منتخب احادیث

کلمہ طیبہ

نماز

علم و ذکر

اکرام مسلم

اخلاص نیت

تصحیح نیت

دعوت و تبلیغ

تالیف

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ

ترتیب و ترجمہ

مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی مدظلہ

مُنتخب احادیث

دعوت و تبلیغ کی چھ صفات

سے متعلق

منتخب احادیث

کلمہ طیبہ

نماز

علم و ذکر

اکرام مسلم

اخلاص نیت

یعنی تصحیح نیت

دعوت و تبلیغ

تالیف

حضرت مولوی محمد یوسف کاندھلوی رح

ترتیب و ترجمہ

مولوی محمد سعد صاحب کاندھلوی مدظلہ

ادارہ اشاعتِ دینیات (پرائیویٹ) لمیٹڈ

idara

IDARA ISHA'AT-E-DINIYAT (P) LTD.

اس کتاب میں اعراب کی غلطیوں کو درست کیا گیا ہے اور چند مقامات پر ضروری وضاحتیں پیش کی گئیں ہیں۔

نام کتاب: منتخب احادیث

Muntakhab Ahadith

تالیف: حضرت مولوی محمد یوسف کاندھلویؒ

باہتمام: محمد یونس

9788171014354 00000

ISBN: 81-7101-436-4

اشاعت ۲۰۰۷ء

Edition- 2007

TP-074-07

Published by
IDARA ISHA'AT-E-DINIYAT (P) LTD.
168/2, Jha House, Hazrat Nizamuddin
New Delhi-110 013 (India)
Tel.: 2692 6832/33 Fax: +91-11-2632 2787
Email: **sales@idara.com idara@yahoo.com**
Visit us at: **www.idara.com**

Typesetted at: **DTP Division**
IDARA ISHA'AT-E-DINIYAT (P) LTD.
P.O. Box 9795, Jamia Nagar, New Delhi-110025 (India)

حضرت مولانا محمد یوسف صاحبؒ کے مسودہ میں سے ایک صفحہ کا عکس

الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وان تقيم الصلوة وتؤتي الزكاة
وتحج وتعتمر وتغتسل من الجنابة وان تتم الوضوء وتصوم رمضان قال فاذا فعلت ذلك
فانا مسلم قال نعم قال صدقت رواه ابن خزيمة عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم
في سوال جبرئيل اياه عن الاسلام قال فذكره ترغيب ص ۱۱۳ ج ۱ ورواه ابن حبان
تبلغ الحلية من المؤمن حيث الوضوء رواه مسلم عن ابي هريرة ولفظ ابن خزيمة
ان الحلية تبلغ مواضع الطهور ولفظ الشيخين عنه ان امتي يدعون يوم القيامة
غرا محجلين من آثار الوضوء فمن استطاع منكم ان يطيل غرته فليفعل ترغيب ص ۱۱۳ ج ۱
اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل وجهه خرج من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينيه مع
الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها يداه مع
الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل رجليه خرجت كل خطيئة مشتها رجلاه مع الماء
او مع آخر قطر الماء حتى يخرج نقيا من الذنوب رواه مسلم واللفظ له ومالك والترمذي
عن ابي هريرة ورواه مالك والنسائي وغيرهما عن عبد الله الصنابحي بلفظ اذا
توضأ العبد المسلم فمضمض خرجت الخطايا من فيه فاذا استنثر خرجت الخطايا من
انفه فاذا غسل وجهه خرجت الخطايا من وجهه حتى تخرج من تحت اشفار عينيه فاذا
غسل يديه خرجت الخطايا من يديه حتى تخرج من تحت اظفار يديه فاذا مسح برأسه
خرجت الخطايا من رأسه حتى تخرج من اذنيه فاذا غسل رجليه خرجت الخطايا
من رجليه حتى تخرج من تحت اظفار رجليه ثم كان مشيه الى المسجد وصلاته نافلة
من ترغيب ج ۱ [illegible] مفصلا عن عمرو بن عبسة وفي آخره بدل ثم كان مشيه الى آخره

فہرست مضامین

مقدمہ	V
عرضِ مترجم	VIII
ابتدائیہ	XIV
کلمہ طیبہ	
ایمان	1
غیب کی باتوں پر ایمان	34
موت کے بعد پیش آنے والے حالات پر ایمان	73
تعمیلِ اوامر میں کامیابی کا یقین	110
نماز	
فرض نمازیں	133
باجماعت نماز	156
سنن ونوافل	189
خشوع وخضوع	232
وضو کے فضائل	245
مسجد کے فضائل واعمال	255
علم وذکر	
علم	261
قرآنِ کریم اور حدیث شریف سے اثر لینا	288
ذکر	
قرآنِ کریم کے فضائل	292

326	اللہ تعالیٰ کے ذکر کے فضائل
384	رسول اللہ ﷺ سے منقول اذکار اور دعائیں
	اکرامِ مسلم
427	مسلمان کا مقام
444	حسن اخلاق
460	مسلمانوں کے حقوق
525	صلۂ رحمی
535	مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا
563	مسلمانوں کے باہمی اختلافات کو دور کرنا
570	مسلمان کی مالی اعانت
	اخلاصِ نیت یعنی تصحیح نیت
579	اخلاص
594	اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین کے ساتھ اور اجر و انعام کے شوق میں عمل کرنا
599	ریاکاری
	دعوت و تبلیغ
613	دعوت اور اُس کے فضائل
648	اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے کے فضائل
673	اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے کے آداب و اعمال
721	**لایعنی سے بچنا**
741	مراجع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ وَدَعَا بِدَعْوَتِھِمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

اَمَّا بَعْدُ!

یہ ایک حقیقت ہے جس کو بلا کسی توریہ وتملُّق کے کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت عالم اسلام کی وسیع ترین، قوی ترین اور مفید ترین دعوت، تبلیغی جماعت کی دعوت ہے جس کا مرکز، مرکزِ تبلیغ نظام الدین دہلی ہے۔[1] جس کا دائرہ عمل واثر صرف برصغیر نہیں اور صرف ایشیا بھی نہیں، متعدد براعظم اور ممالک اسلامیہ وغیر اسلامیہ ہیں۔

دعوتوں اور تحریکوں اور انقلابی واصلاحی کوششوں کی تاریخ بتلاتی ہے کہ جب کسی دعوت و تحریک پر کچھ زمانہ گزر جاتا ہے یا اس کا دائرہ عمل وسیع سے وسیع تر ہو جاتا ہے (اور خاص طور پر جب اس کے ذریعہ نفوذ واثر اور قیادت کے منافع نظر آنے لگتے ہیں) تو اس دعوت وتحریک میں بہت سی ایسی خامیاں، غلط مقاصد اور اصل مقصد سے تغافل شامل ہو جاتا ہے جو اس دعوت کی

---

[1] اس اظہار واثبات میں دوسری مفید وضروری دعوتوں اور تحریکوں، حقائق اور ضروریات زمانہ سے آگہی اور وقت کے فتنوں سے مقابلہ کی صلاحیت پیدا کرنے والی مساعی اور تنظیموں کی نفی یا تحقیر مقصود نہیں ہے۔ تبلیغی دعوت وتحریک کی وسعت وافادیت کا صرف ایجابی انداز میں اظہار واقرار ہے۔

افادیت وتاثیر کو کم یا بالکل معدوم کر دیتا ہے۔ لیکن یہ تبلیغی دعوت ابھی تک (جہاں تک راقم کے علم و مشاہدہ کا تعلق ہے) بڑے پیمانے پر ان آزمائشوں سے محفوظ ہے۔ اس میں ایثار وقربانی کا جذبہ، رضائے الٰہی کی طلب، اور حصولِ ثواب کا شوق، اسلام اور مسلمانوں کا احترام واعتراف، تواضع و انکسارِ نفس، فرائض کی ادائیگی کا اہتمام اور اس میں ترقی کا شوق، یادِ الٰہی اور ذکرِ خداوندی کی مشغولیت، غیر مفید اور غیر ضروری مشاغل و اعمال سے امکانی حد تک احتراز اور حصولِ مقصد ورضائے الٰہی کے لئے طویل سے طویل سفر اختیار کرنا اور مشقت برداشت کرنا شامل اور معمول بہ ہے۔

جماعت کی یہ خصوصیت اور امتیاز، داعیِ اول کے اخلاص، انابت الی اللہ، اس کی دعاؤں، جدّ وجہد وقربانی اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا وقبولیت کے بعد ان اصول وضوابط کا بھی نتیجہ ہے جو شروع سے اس کے داعی اول (حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ) نے اس کے لیے ضروری قرار دیئے اور جن کی ہمیشہ تلقین وتبلیغ کی گئی۔ وہ کلمہ طیبہ کے معانی وتقاضوں پر غور، فرائض وعبادات کے فضائل کا علم، علم وذکر کی فضیلت کا استحضار، ذکرِ خداوندی میں مشغولیت، اکرام مسلم اور مسلمان کے حق کی شناسائی و ادائیگی، ہر عمل میں تصحیح نیت و اخلاص، ترکِ مالا یعنی، اللہ کے راستہ میں نکلنے اور سفر کرنے کے فضائل وترغیبات کا استحضار اور شوق، یہ وہ عناصر اور خصائص تھے جنہوں نے اس دعوت کو ایک سیاسی، مادی تحریک اور استحصالِ فوائد، حصولِ جاہ ومنصب کا ذریعہ بننے سے محفوظ کر دیا اور وہ ایک خالص دینی دعوت اور حصولِ رضائے الٰہی کا ذریعہ رہی۔

یہ اصول وعناصر جو اس دعوت و جماعت کے لیے ضروری قرار دیئے گئے، کتاب وسنت سے ماخوذ ہیں، اور وہ رضائے الٰہی کے حصول و دین کی حفاظت کے لیے ایک پاسبان ومحافظ کا درجہ رکھتے ہیں ان سب کے مآخذ کتابِ الٰہی اور سنت واحادیثِ نبوی ہیں۔

ضرورت تھی کہ ایک مستقل وعلیحدہ کتاب میں ان آیات واحادیث ومآخذ کو جمع کر دیا جاتا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس دعوت الی الخیر کے داعیِ ثانی مولانا محمد یوسف صاحبؒ (خلفِ رشید داعیِ اول حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ) نے جن کی نظر کتبِ احادیث پر بہت وسیع اور گہری تھی، ان اصولوں، ضوابط واحتیاطوں کے مآخذ کو ایک کتاب میں جمع کر دیا اور اس میں پورے

استیعاب واستقصاء سے کام لیا، یہاں تک کہ یہ کتاب ان اصولوں وضوابط اور ہدایات کا مجموعہ نہیں بلکہ مَوسُوعَہ[1] بن گئی جس میں بلا انتخاب واختصار ان سب کا علیٰ اختلافِ الدَّرَجات ذکر کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی تقدیر اور توفیقِ الٰہی کی بات ہے کہ اب یہ کتاب ان کے حَفِید[2] سعید عزیز القدر مولوی سعد صاحب اَطَالَ اللہُ بَقَائَہٗ وَوَفَّقَہٗ لِاَکْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ کی توجہ واہتمام سے شائع ہو رہی ہے اور اس کا افادہ عام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس عمل وخدمت کو قبول فرمائے اور زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَی اللہِ بِعَزِیْزٍ۔

ابوالحسن علی ندویؒ

دائرہ شاہ علم اللہ

رائے بریلی ۲۰ / ذیقعدہ ۱٤۱۸ھ

---

[1] جدید عربی میں دائرۃ المعارف کو موسوعہ بھی کہتے ہیں جس میں ہر چیز کا تعارف اور تشریح ہوتی ہے۔

[2] نبیرہ یعنی فرزندِ دختر۔

عرضِ مترجم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۔

[آل عمران : ١٦٤]

ترجمہ: حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا ہے جب کہ اُن ہی میں سے، اُن میں ایک ایسا عظیم الشان رسول بھیجا کہ (انسانوں میں سے ہونے کی وجہ سے اُن کے عالی صفات سے لوگ بے تکلف فائدہ اُٹھاتے ہیں) وہ رسول ان کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں (آیاتِ قرآنیہ کے ذریعہ ان کو دعوت دیتے ہیں، نصیحت کرتے ہیں) ان کے اخلاق کو بناتے اور سنوارتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اپنی سنت اور طریقے کی تعلیم دیتے ہیں۔ بلاشبہ ان رسول کی تشریف آوری سے قبل یہ لوگ کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔ (آل عمران:۱۶۴)

درج بالا آیت کے ذیل میں اور اس موضوع پر حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ نے ''حضرت مولانا محمد الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت'' کے مقدمے میں تحریر فرمایا ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو کارِ نبوت کے یہ فرائض عطا ہوئے ہیں، تلاوتِ قرآن کے ذریعے دعوت،

تزکیہ اور تعلیمِ کتاب وحکمت۔ قرآنِ کریم اور احادیثِ صحیحہ کے نصوص سے یہ ثابت ہے کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اپنے نبی کے اتباع میں اُمَمِ عالم کی طرف مبعوث ہے۔ حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

(آل عمران: ۱۱۰)

ترجمہ: اے مسلمانو! تم بہترین جماعت ہو جو لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی، اچھے کاموں کو بتاتے ہو اور بُرے کاموں سے روکتے ہو۔

اُمتِ مسلمہ فرائضِ نبوت میں سے دعوتِ خیر اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں نبی کی جانشین ہے۔ اس لئے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو کارِ نبوت کے جو فرائض عطا ہوئے ہیں، تلاوتِ آیات کے ذریعہ دعوت، تزکیہ اور تعلیمِ کتاب وحکمت، یہ اعمال اُمتِ مسلمہ کے بھی ذمہ آ گئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو دعوت، تعلیم وتعلّم، ذکر وعبادت پر جان ومال خرچ کرنے والا بنایا۔ ان اعمال کو دوسرے اشغال پر ترجیح دی گئی اور ہر حال میں ان اعمال کی مشق کرائی گئی۔ ان اعمال میں انہماک کے ساتھ تکالیف اور شدائد پر صبر سکھلایا گیا۔ دوسرں کو نفع پہنچانے کے لئے اپنی جان ومال لگانے والا بنایا گیا اور وَجَاهِدُوْا فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ''اور اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے محنت اور کوشش کیا کرو جیسا محنت کرنے کا حق ہے'' کی تعمیل میں نبیوں والے مزاج پر ریاضت ومجاہدہ اور قربانی وایثار کے وہ نقشے تیار ہوئے جن سے امت کا اعلیٰ ترین مجموعہ وجود میں آیا۔ جس دور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم والے یہ اعمال مجموعی طور پر عمومِ امت میں زندہ رہے اُس دور کے لئے خیر القرون کی شہادت دی گئی۔

پھر قرناً بعدَ قرن خواص نے یعنی اکابرِ اُمت نے ان نبوی فرائض کی ادائیگی میں پوری توجہ اور کوشش مبذول فرمائی اور انہیں کے مجاہدات کا نور ہے جس سے کاشانۂ اسلام میں روشنی ہے۔

اِس دور میں اللہ جل شانہ نے حضرت مولانا محمد الیاسؒ کے دل میں دین کے مٹنے پر سوز و فکر و بے چینی اور امت کے لئے درد، کڑھن اور غم اس درجے میں بھر دیا جو اُن کے وقت کے اکابر

کی نظر میں اپنی مثال آپ تھا۔ وہ ہر وقت جَمِیعُ مَا جَاءَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو طریقے اللہ رب العزت کی طرف سے لائے ہیں'' ان سب کو سارے عالم میں زندہ کرنے کے لیے مضطرب رہتے تھے اور وہ اس بات کے پورے جزم کے ساتھ داعی تھے کہ احیاء دین کے لئے جدو جہد اسی وقت مقبول اور مؤثر ہوگی جب کہ جدو جہد میں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ زندہ ہو۔ ایسے داعی تیار ہوں جو اپنے علم وعمل، فکر ونظر، طریقِ دعوت اور ذوق وحال میں انبیاء علیہم السلام اور خصوصاً محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص مناسبت رکھتے ہوں۔ صحتِ ایمان، اور ظاہری عملِ صالح کے ساتھ ان کے باطنی احوال بھی منہاجِ نبوت پر ہوں۔ محبتِ الٰہی، خشیتِ الٰہی، تعلق مع اللہ کی کیفیت ہو۔ اخلاق وعادات وشمائل میں اتباعِ سننِ نبوی کا اہتمام ہو۔ حُبّ للہ، بُغض للہ، رأفت ورحمت بالمسلمین اور شفقت علی الخلق ان کی دعوت کا محرک ہو اور انبیاء علیہم السلام کے بار بار دہرائے ہوئے اصول کے مطابق سوائے اجرِ الٰہی کی طلب کے کوئی مقصود نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے احیائے دین کی ایسی دھن ہو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان ومال قربان کرنے کا شوق انہیں کھینچے کھینچے لئے پھرتا ہو اور جاہ ومنصب، مال ودولت، عزت وشہرت، نام ونمود اور ذاتی آرام وآسائش کا کوئی خیال راہ میں مانع نہ ہو۔ ان کا اُٹھنا بیٹھنا، بولنا چالنا غرض ان کی زندگی کی ہر جنبش وحرکت اسی ایک سمت میں سمٹ کر رہ جائے۔

جدو جہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ زندہ کرنے اور زندگی کے تمام شعبوں کو اللہ جل شانہ کے اوامر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر لانے اور کام کرنے والوں میں یہ صفات پیدا کرنے کے لئے چھ نمبر مقرر کیے گئے۔ اس وقت کے اہلِ حق علماء ومشائخ نے تائید فرمائی۔ ان کے فرزندِ رشید حضرت مولانا محمد یوسفؒ نے اپنی داعیانہ ومجاہدانہ زندگی اس کام کو اسی نہج پر بڑھانے اور ان صفات کے حامل مجمع کو تیار کرنے کی کوشش میں کھپا دی۔ ان عالی صفات کے بارے میں حدیث، سیرت اور تاریخ کی معتبر کتب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام ؓ کی زندگی کے واقعات نمونہ کے طور پر ''حیاۃ الصحابہ'' کی تین جلدوں میں جمع کیے۔ یہ کتاب ان کی حیات میں ہی بحمد اللہ شائع ہوگئی۔

مولانا محمد یوسفؒ نے ان صفات (چھ نمبروں) کے بارے میں منتخب احادیثِ پاک کا

مجموعہ بھی تیار کرلیا تھا لیکن اس کی ترتیب وتکمیل کے آخری مراحل سے قبل ہی وہ اس عالمِ فانی سے عالَمِ جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ متعدد خدّام ورفقاء سے حضرتؒ نے اس مجموعہ کی تیاری کا ذکر فرمایا اور اس پر حضرتؒ، اللہ جل شانہ کا شکر اور اپنی خوشی کا اظہار فرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ ان کے دل میں کیا کیا عزائم تھے اور اس کے ہر ہر رنگ کو وہ کس طرح اُجاگر کرکے دلنشیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسی طرح مقدر تھا۔ اب اُس "**منتخب احادیث**" کا مجموعہ اردو ترجمہ کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔

اس کتاب کے ترجمہ میں آسان، عام فہم زبان اختیار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ حدیث کے مفہوم کی وضاحت کے لئے بعض مقامات پر قوسین کی عبارت اور فائدہ کو اختصار کے ساتھ تحریر کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ چونکہ مولانا محمد یوسفؒ کو اپنی کتاب کے مسودہ پر نظرِ ثانی کا موقع نہیں ملا تھا اس لیے اس میں کافی محنت کرنی پڑی جس میں متنِ حدیث کی درستگی، رواۃِ حدیث کی جرح و تعدیل، حدیث کی تصحیح وتحسین، وتضعیف، شرح غریب الحدیث وغیرہ بھی شامل ہے۔ اس سلسلے میں جو مراجع پیشِ نظر رہے ان کی فہرست کتاب کے آخر میں دی گئی ہے۔

اس تمام کام میں بقدرِ استطاعت احتیاط کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور علمائے کرام کی ایک جماعت نے اس کام میں بھرپور اعانت فرمائی ہے۔ اللہ جل شانہ ان کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ بشری لغزشیں ممکن ہیں۔ حضراتِ علماء سے درخواست ہے کہ جو چیز اصلاح کے لیے ضروری خیال فرمائیں اس سے مطلع فرمائیں۔

یہ مجموعہ جس مقصد کے لئے حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب فرمایا تھا اور اس کی اہمیت کو جس طرح حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ نے واضح فرمایا اس کا تقاضا یہ ہے کہ اس کو ہر قسم کی ترمیم اور اختصار سے محفوظ رکھا جائے۔

حق تعالیٰ جل شانہ نے جن عالی علوم کی تبلیغ واشاعت کے لئے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو ذریعہ بنایا ان علوم سے پورا فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ اس علم کے مطابق یقین بنایا جائے۔ اللہ رب العزت کے عالی فرمان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ارشادات کو پڑھتے اور سنتے وقت اپنے آپ کو کچھ نہ جاننے والا سمجھا جائے یعنی انسانی

مشاہدہ پر سے یقین ہٹایا جائے، غیب کی خبروں پر یقین لایا جائے، جو کچھ پڑھا اور سنا جائے اسے دل سے سچا مانا جائے۔ جب قرآنِ کریم پڑھنے یا سننے بیٹھا جائے تو یوں سمجھا جائے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ مجھ سے مخاطب ہے۔ کلام کو پڑھتے اور سنتے وقت صاحبِ کلام کی عظمت جتنی طاری ہوگی اور اس کلام کی طرف جتنی توجہ ہوگی اسی قدر کلام کا اثر زیادہ ہوگا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا:

﴿وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ﴾ (المائدہ:۸۳)

ترجمہ: اور جب یہ لوگ اس کتاب کو سنتے ہیں جو رسول پر نازل ہوئی ہے تو (قرآنِ کریم کے تاثر سے) آپ ان کی آنکھوں کو آنسوؤں سے بہتا ہوا دیکھتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ (المائدہ:۸۳)

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا:

﴿فَبَشِّرْ عِبَادِ○ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ○﴾ (الزمر: ۱۷، ۱۸)

ترجمہ: آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو اس کلامِ الٰہی کو کان لگا کر سنتے ہیں پھر اس کی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے اور یہی عقل والے ہیں۔ (زمر:۱۷، ۱۸)

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ: اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ فِى السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ، كَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ، قَالُوْا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِىُّ الْكَبِيْرُ

(رواہ البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ

تعالیٰ آسمان میں کوئی حکم نافذ فرماتے ہیں تو فرشتے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے رعب وہیبت کی وجہ سے کانپ اُٹھتے ہیں اور اپنے پروں کو ہلانے لگتے ہیں اور فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس طرح سنائی دیتا ہے جیسا چکنے پتھر پر زنجیر مارنے کی آواز ہوتی ہے۔ پھر جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کردی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا اور واقعی وہ عالی شان ہے، سب سے بڑا ہے (یوں جب فرشتوں پر حکم واضح ہوجاتا ہے تو وہ اُس کی تعمیل میں لگ جاتے ہیں)۔

ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہے:

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ : اَنَّہٗ کَانَ اِذَ تَکَلَّمَ بِکَلِمَۃٍ اَعَادَھَا ثَلَاثًا حَتّٰی تُفْھَمَ　(رواہ البخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی (اہم) بات ارشاد فرماتے تو اس کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ اس کو سمجھ لیا جائے۔ اس لئے مناسب ہے کہ حدیث پاک کو تین مرتبہ دھیان سے پڑھا جائے یا سنایا جائے۔ محبت اور ادب کے ساتھ پڑھنے اور سننے کی مشق ہو۔ باتیں نہ کی جائیں۔ باوضو دوزانو بیٹھنے کی کوشش ہو۔ سہارا نہ لگایا جائے۔ نفس کے مجاہدے کے ساتھ اس علم میں مشغول ہوں۔ مقصد یہ ہے کہ دل قرآن وحدیث سے اثر لینے لگ جائے۔ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدوں کا یقین پیدا ہوکر دین کی ایسی طلب پیدا ہو کہ ہر عمل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اور مسائل علماء حضرات سے معلوم کرکے عمل کرنے والے بنتے چلے جائیں۔

اب اس کتاب کی ابتداء اُس خطبہ کے ابتدائی حصے سے کی جاتی ہے جو حضرت مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ نے اپنی کتاب ''امانی الاحبار شرح معانی الآثار'' کے لئے تحریر فرمایا تھا۔

محمد سعد کاندھلوی

مدرسہ کاشف العلوم

بستی حضرت نظام الدین اولیاء، نئی دہلی

۸/ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۱ھ

مطابق ۷/ستمبر ۲۰۰۰ء

ابتدائیه:

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ لِيُفِيْضَ عَلَيْهِ النِّعَمَ الَّتِیْ لَا يُفْنِيْهَا مُرُوْرُ الزَّمَانِ مِنْ خَزَائِنِهِ الَّتِیْ لَا تَنْقُصُهَا الْعَطَايَا وَلَا تَبْلُغُهَا الْاَذْهَانُ وَاَوْدَعَ فِيْهِ الْجَوَاهِرَ الْمَكْنُوْنَةَ الَّتِیْ بِاتِّصَافِهَا يَسْتَفِيْدُ مِنْ خَزَائِنِ الرَّحْمٰنِ وَيَفُوْزُبِهَا اَبَدَ الْآبَادِ فِیْ دَارِ الْجِنَانِ ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ الَّذِیْ اُعْطِیَ بِشَفَاعَةِ الْمُذْنِبِيْنَ وَاُرْسِلَ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَاصْطَفَاهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بِالسِّيَادَةِ وَالرِّسَالَةِ قَبْلَ خَلْقِ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ وَاجْتَبَاهُ لِتَشْرِيْحِ مَا عِنْدَهٗ مِنَ الْعَطَايَا وَالنِّعَمِ فِیْ خَزَائِنِهِ الَّتِیْ لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى وَكَشَفَ مِنْ ذَاتِهِ الْعُلْيَّةِ عَلَيْهِ مَالَمْ يَكْشِفْ عَلٰى اَحَدٍ وَمِنْ صِفَاتِهِ الْجَلِيْلَةِ الَّتِیْ لَمْ يَطَّلِعْ عَلَيْهَا اَحَدٌ لَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ وَشَرَحَ صَدْرَهُ الْمُبَارَكَ لِاِدْرَاكِ مَااُوْدِعَ فِی الْاِنْسَانِ مِنَ الْاِسْتِعْدَادَاتِ الَّتِیْ بِهَا يَتَقَرَّبُ الْعِبَادُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى حَقَّ التَّقَرُّبِ وَيَسْتَعِيْنُهٗ فِیْ اُمُوْرِ دُنْيَاهُ وَآخِرَتِهِ وَعَلَّمَهٗ طُرُقَ تَصْحِيْحِ الْاَعْمَالِ الَّتِیْ تَصْدُرُ مِنَ الْاِنْسَانِ فِیْ كُلِّ حِيْنٍ وَآنٍ فَبِصِحَّتِهَا يَنَالُ الْفَوْزَ فِی الدَّارَيْنِ وَبِفَسَادِهَا الْحِرْمَانَ وَالْخُسْرَانَ وَرَضِیَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنِ الصَّحَابَةِ الْكِرَامِ الَّذِيْنَ اَخَذُوْا عَنِ النَّبِیِّ الْاَطْهَرِ الْاَكْرَمِ ﷺ الْعُلُوْمَ الَّتِیْ صَدَرَتْ مِنْ مِشْكٰوةِ نُبُوَّتِهِ فِیْ كُلِّ حِيْنٍ اَكْثَرَ مِنْ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ فَاَخَذُوا الْعُلُوْمَ بِاَسْرِهَا وَكَمَالِهَا فَوَعَوْهَا وَحَفِظُوْهَا حَقَّ الْوَعْیِ وَالْحِفْظِ وَصَحِبُوا النَّبِیَّ ﷺ فِی السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَشَهِدُوْا مَعَهُ الدَّعْوَةَ وَالْجِهَادَ وَالْعِبَادَاتِ وَالْمُعَامَلَاتِ وَالْمُعَاشَرَاتِ فَتَعَلَّمُوا الْاَعْمَالَ عَلٰى طَرِيْقَتِهٖ بِالْمُصَاحَبَةِ فَهَنِيْئاً لَهُمْ حَيْثُ اَخَذُوا الْعُلُوْمَ عَنْهُ بِالْمُشَافَهَةِ الْعَمَلِ بِهَا بِلَا وَاسِطَةٍ ثُمَّ لَمْ يَقْتَصِرُوْا عَلٰى نُفُوْسِهِمُ الْقُدْسِيَّةِ بَلْ قَامُوْا وَبَلَّغُوا كُلَّ مَاوَعَوْهُ وَحَفِظُوْهُ مِنَ الْعُلُوْمِ وَالْاَعْمَالِ حَتّٰى مَلَاُوا الْعَالَمَ بِالْعُلُوْمِ الرَّبَّانِيَّةِ وَالْاَعْمَالِ الرُّوْحَانِيَّةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ فَصَارَ الْعَالَمُ دَارَالْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ وَالْاِنْسَانُ مَنْبَعَ النُّوْرِ وَالْهِدَايَةِ وَمَصْدَرَ الْعِبَادَةِ وَالْخِلَافَةِ.

ترجمہ:

تمام تعریفیں صرف اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی کے لئے ہیں جس نے انسان کو پیدا کیا تا کہ انسان پر اپنی وہ نعمتیں جو زمانہ کے گزرنے سے ختم نہیں ہوتیں لٹائے، وہ نعمتیں ایسے خزانوں میں ہیں جو کہ عطا کرنے سے گھٹتے نہیں اور جن تک انسانوں کے ذہنوں کی رسائی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر صلاحیتوں کے ایسے جوہر چھپا رکھے ہیں جن کو بروئے کار لا کر انسان، رحمٰن کے خزانوں سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے اور وہ اُن ہی صلاحیتوں سے ہمیشہ ہمیشہ کی جنت میں رہنے کی سعادت بھی حاصل کرسکتا ہے۔

اللہ کی رحمت اور درود وسلام ہو محمد ﷺ پر جو تمام نبیوں اور رسولوں کے سردار ہیں، جن کو گنہگاروں کی شفاعت کرنے کا اعزاز دیا گیا ہے، جن کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا، جن کو اللہ تعالیٰ نے لوحِ محفوظ اور قلم بنانے سے پہلے تمام نبیوں اور رسولوں کی سرداری اور بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کا شرف عطا کرنے کے لئے چنا اور جن کا انتخاب اللہ تعالیٰ نے اس لئے کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لامحدود خزانوں میں جو نعمتیں ہیں ان کی تفصیل بیان کریں اور اُن کو اپنی ذاتِ عالی کے وہ علوم ومعارف عطا کئے جو اَب تک کسی پر نہیں کھولے تھے اور اپنی جلیل القدر صفات ان پر منکشف فرمائیں جن کو کوئی نہیں جانتا تھا نہ کوئی مُقرَّب فرشتہ نہ کوئی نبی مرسَل، اور ان کے سینہ مبارک کو ان صلاحیتوں کے ادراک کے لئے کھول دیا جو اللہ تعالیٰ نے انسان میں ودیعت فرمائی ہیں جن فطری صلاحیتوں سے بندے اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کرتے ہیں ان صلاحیتوں سے بندے اپنی دنیا وآخرت کے امور میں مدد حاصل کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انسان سے ہر لمحہ صادر ہونے والے اعمال کی درستگی کے طریقوں کا علم دیا، کیوں کہ دُنیا و آخرت کی کامیابی کا مدار اعمال کی درستگی پر ہے۔ جیسے ان کی خرابی دونوں جہان میں محرومی وخسارہ کا باعث ہے۔

اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے راضی ہو جنھوں نے نبی اطہر واکرم سے اُن علوم کو پورا اور اکمل درجہ میں حاصل کیا جن علوم کی تعداد درختوں کے پتوں اور بارش کے قطروں سے زیادہ ہے

اور جن کا ظہور چراغ نبوت سے ہر وقت ہوتا تھا پھر انہوں نے اُن علوم کو ایسا یاد کیا اور محفوظ رکھا، جیسا کہ یاد کرنے اور محفوظ رکھنے کا حق ہے۔ وہ سفر و حضر میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے اور اُن کے ساتھ دعوت و جہاد، عبادات، معاملات اور معاشرت کے مواقع میں شریک رہے پھر ان اعمال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر آپ کے ساتھ رہ کر سیکھا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کو مبارک ہو جنہوں نے بغیر کسی واسطے کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بالمُشافہ علوم اور اُن پر عمل سیکھا پھر انہوں نے ان علوم کو صرف اپنے نفوسِ قُدسیہ تک محدود نہیں رکھا بلکہ جو علوم و معارف ان کے دلوں میں محفوظ تھے اور جن اعمال کو وہ کرنے والے تھے وہ دوسروں تک پہنچائے اور سارے عالم کو علوم ربانیہ اور اعمال روحانیہ مصطفویہ سے بھر دیا۔ چنانچہ اُس کے نتیجہ میں سارا عالم عِلم، اور اہلِ عِلم کا گہوارہ بن گیا اور انسان نور و ہدایت کا سرچشمہ بن گئے اور عبادت و خلافت کی بنیاد پر آ گئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۂ طیّبہ

ایمان

ایمان لغت میں کسی کی بات کو کسی کے اعتماد پر یقینی طور سے مان لینے کا نام ہے، اور دین کی خاص اصطلاح میں خبرِ رسول کو بغیر مشاہدہ کے محض رسول کے اعتماد پر یقینی طور سے مان لینے کا نام ایمان ہے۔

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ﴾ [الانبیاء:٢٥]

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا جس کے پاس ہم نے یہ وحی نہ بھیجی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں اس لئے میری ہی عبادت کرو۔ (انبیاء:٢٥)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَ جِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ﴾ [الانفال:٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والے تو وہی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کی آیتیں اُن کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں اُن کے ایمان کو قوی تر کر دیتی ہیں اور وہ اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہیں۔ (انفال:٢)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فَاَمَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا﴾ [النساء: ١٧٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اچھی طرح اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لیا تو اللہ تعالیٰ عنقریب ایسے لوگوں کو اپنی رحمت اور فضل میں داخل کریں گے اور انہیں اپنے تک پہنچنے کا سیدھا راستہ دکھائیں گے (جہاں انہیں رہنمائی کی ضرورت پیش آئے گی ان کی دستگیری فرمائیں گے)۔ (نساء:١٧٥)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ﴾ [المؤمن:٥١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور قیامت کے دن بھی مدد کریں گے جس دن اعمال لکھنے والے فرشتے گواہی دینے کھڑے ہوں گے۔ (مؤمن:٥١)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾ [الانعام:٨٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں شرک کی ملاوٹ نہیں کی، امن انہی کے لئے ہے اور یہی لوگ ہدایت پر ہیں۔ (انعام:٨٢)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِيْنَ آمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ [البقرة:١٦٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ایمان والوں کو تو اللہ تعالیٰ ہی سے زیادہ محبت ہوتی ہے۔ (بقرہ:۱۶۵)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ [الانعام: ۱۶۲]

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ فرمادیجئے کہ بیشک میری نماز اور میری ہر عبادت، میرا جینا اور مرنا، سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو سارے جہاں کے پالنے والے ہیں۔ (انعام:۱۶۵)

احادیثِ نبویہ

﴿ 1 ﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَۃً، فَاَفْضَلُھَا قَوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَدْنَاھَا اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ، وَالْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِنَ الْاِیْمَانِ۔ رواہ مسلم، باب بیان عدد شعب الایمان......، رقم: ۱۵۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں۔ ان میں سب سے افضل شاخ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللہ کا کہنا ہے اور ادنیٰ شاخ تکلیف دینے والی چیزوں کا راستہ سے ہٹانا ہے اور حیا ایمان کی ایک (اہم) شاخ ہے۔ (مسلم)

فائدہ: حیا کی حقیقت یہ ہے کہ وہ انسان کو غلط کام سے بچنے پر آمادہ کرتی ہے اور صاحب حق کے حق میں کوتاہی کرنے سے روکتی ہے۔

﴿ 2 ﴾ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: مَنْ قَبِلَ مِنِّیَ الْکَلِمَۃَ الَّتِیْ عَرَضْتُ عَلٰی عَمِّیْ فَرَدَّھَا عَلَیَّ فَھِیَ لَہٗ نَجَاۃٌ۔ رواہ احمد ۶/۱

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس کلمہ کو قبول کرلے جس کو میں نے اپنے چچا (ابو طالب) پر (ان کے انتقال کے وقت) پیش کیا تھا اور

انہوں نے اُسے رد کر دیا تھا وہ کلمہ اس شخص کے لئے نجات (کا ذریعہ) ہے۔ (مسند احمد)

﴿ 3 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : جَدِّدُوا اِيْمَانَكُمْ، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَكَيْفَ نُجَدِّدُ اِيْمَانَنَا؟ قَالَ: اَكْثِرُوا مِنْ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ.

رواه احمد والطبرانی واسناد احمد حسن، الترغیب ٤١٥/٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہا کرو۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ہم اپنے ایمان کو کس طرح تازہ کریں؟ ارشاد فرمایا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کو کثرت سے کہتے رہا کرو۔ (مسند احمد، طبرانی، ترغیب)

﴿ 4 ﴾ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآاِلٰهَ اِلاَّاللهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ. رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء ان دعوة المسلم مستجابة، رقم: ٣٣٨٣

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تمام اذکار میں سب سے افضل ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ہے اور تمام دعاؤں میں سب سے افضل دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے۔ (ترمذی)

فائدہ : لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ سب سے افضل اس لئے ہے کہ سارے دین کا دار و مدار ہی اس پر ہے اس کے بغیر نہ ایمان صحیح ہوتا ہے اور نہ کوئی مسلمان بنتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کو افضل دعا اس لئے فرمایا گیا کہ کریم کی تعریف کا مطلب سوال ہی ہوتا ہے۔ اور دعا اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے کا نام ہے۔ (مظاہر حق)

﴿ 5 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَاقَالَ عَبْدٌ: لَآاِلٰهَ اِلاَّ اللهُ قَطُّ مُخْلِصًا اِلاَّ فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى تُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ.

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب، باب دعاء ام سلمة رضی الله عنها، رقم: ٣٥٩٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (جب) کوئی بندہ دل کے اخلاص کے ساتھ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کہتا ہے تو اس کلمہ کے لئے یقینی طور پر آسمان کے

دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ یہ کلمہ سیدھا عرش تک پہنچتا ہے۔یعنی فوراً قبول ہوتا ہے بشرطیکہ وہ کلمہ کہنے والا کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو۔ (ترمذی)

فائدہ: اخلاص کے ساتھ کہنا یہ ہے کہ اس میں ریا اور نفاق نہ ہو۔

کبیرہ گناہوں سے بچنے کی شرط جلد قبول ہونے کے لئے ہے۔اور اگر کبیرہ گناہوں کے ساتھ بھی کہا جائے تو نفع اور ثواب سے اس وقت بھی خالی نہیں۔ (مرقاۃ)

﴿ 6 ﴾ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ شَدَّادٌ وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَاضِرٌ يُصَدِّقُهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: هَلْ فِيْكُمْ غَرِيْبٌ يَعْنِيْ اَهْلَ الْكِتَابِ؟ قُلْنَا: لَا يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَاَمَرَ بِغَلْقِ الْبَابِ وَقَالَ: اِرْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ وَقُوْلُوْا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ فَرَفَعْنَا اَيْدِيَنَا سَاعَةً، ثُمَّ وَضَعَ ﷺ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ بَعَثْتَنِيْ بِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ وَاَمَرْتَنِيْ بِهَا وَوَعَدْتَنِيْ عَلَيْهَا الْجَنَّةَ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا اَبْشِرُوْا فَاِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ. رواه احمد والطبرانی والبزار ورجاله موثقون،مجمع الزوائد ١٦٤/١

حضرت یعلیٰ بن شدّاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت شدّاد رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ بیان فرمایا اور حضرت عُبادہ رضی اللہ عنہ جو کہ اس وقت موجود تھے اس واقعہ کی تصدیق فرمائی کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کوئی اجنبی (غیر مسلم) تو مجمع میں نہیں؟ ہم نے عرض کیا: کوئی نہیں۔ارشاد فرمایا: دروازہ بند کردو۔اس کے بعد ارشاد فرمایا: ہاتھ اٹھاؤ اور کہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ۔ ہم نے تھوڑی دیر ہاتھ اٹھائے رکھے (اور کلمہ طیبہ پڑھا) پھر آپؐ نے اپنا ہاتھ نیچے کرلیا۔پھر فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اے اللہ آپ نے مجھے یہ کلمہ دے کر بھیجا ہے اور اس (کلمہ کی تبلیغ) کا مجھے حکم فرمایا ہے اور اس کلمہ پر جنت کا وعدہ فرمایا ہے اور آپ وعدہ خلاف نہیں ہیں۔اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: خوش ہوجاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت فرمادی۔ (مُسْنَد احمد، طَبَرانی بزار،مَجْمَعُ الزَّوائِد)

﴿ 7 ﴾ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ، قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ، قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ:

وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ ۔ رواه البخاری باب الثیاب البیض، رقم ۵۸۲۷

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو بندہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور پھر اسی پر اس کی موت آجائے تو وہ جنت میں ضرور جائے گا۔ میں نے عرض کیا: اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اگر چہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (ہاں) اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اگر چہ اس نے چوری کی ہو۔ میں نے پھر عرض کیا: اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اگر چہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اگر چہ اس نے چوری کی ہو۔ میں نے عرض کیا: اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اگر چہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اگر چہ اس نے چوری کی ہو۔ ابوذر کے عَلٰی الرَّغْم وہ جنت میں ضرور جائے گا۔ (بخاری)

فائدہ : عَلٰی الرَّغْم عربی زبان کا ایک خاص محاورہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں یہ کام نا گوار بھی ہو اور تم اس کا نہ ہونا بھی چاہتے ہو تب بھی یہ ہو کر رہے گا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو حیرت تھی کہ اتنے بڑے بڑے گناہوں کے باوجود جنت میں کیسے داخل ہوگا جبکہ عدل کا تقاضا یہی ہے کہ گناہوں پر سزا دی جائے لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی حیرت دور کرنے کے لئے فرمایا خواہ ابوذر کو کتنا ہی نا گوار گزرے وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ اب اگر اس نے گناہ بھی کئے ہوں گے تو ایمان کے تقاضے سے وہ توبہ استغفار کر کے گناہ معاف کرا لے گا یا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے معاف فرما کر بغیر کسی عذاب کے ہی یا گناہوں کی سزا دینے کے بعد بہر حال جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے۔

علماء نے لکھا ہے کہ اس حدیث شریف میں کلمہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے سے مراد پورے دین و توحید پر ایمان لانا ہے اور اس کو اختیار کرنا ہے۔ (معارف الحدیث)

﴿8﴾ عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : یَدْرُسُ الْاِسْلَامُ کَمَا یَدْرُسُ وَشْیُ الثَّوْبِ حَتّٰی لَا یُدْرٰی مَا صِیَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا نُسُكٌ وَیُسْرٰی عَلٰی کِتَابِ اللّٰهِ فِیْ لَیْلَةٍ فَلَا یَبْقٰی فِی الْاَرْضِ مِنْهُ آیَةٌ وَیَبْقٰی طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ الشَّیْخُ الْکَبِیْرُ وَالْعَجُوْزُ الْکَبِیْرَةُ یَقُوْلُوْنَ اَدْرَکْنَا آبَاءَ نَا عَلٰی هٰذِهِ الْکَلِمَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَنَحْنُ نَقُوْلُهَا۔ قَالَ صِلَةُ بْنُ زُفَرَ

لِحُذَیْفَةَ: فَمَا تُغْنِیْ عَنْهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَهُمْ لَا یَدْرُوْنَ مَاصِیَامٌ وَّلَا صَدَقَةٌ وَّلَا نُسُكٌ؟ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حُذَیْفَةُ فَرَدَّدَهَا عَلَیْهِ ثَلٰثًا، كُلُّ ذٰلِكَ یُعْرِضُ عَنْهُ حُذَیْفَةُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْهِ فِی الثَّالِثَةِ فَقَالَ: یَا صِلَةُ تُنَجِّیْهِمْ مِنَ النَّارِ. رواه الحاکم وقال هذا حدیث صحیح علیٰ شرط مسلم ولم یخرجاه ٤٧٣/٤

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس طرح کپڑے کے نقش ونگار گھس جاتے ہیں اور ماند پڑ جاتے ہیں اسی طرح اسلام بھی ایک زمانہ میں ماند پڑ جائے گا یہاں تک کہ کسی شخص کو یہ علم تک نہ رہے گا کہ روزہ کیا چیز ہے اور صدقہ وحج کیا چیز۔ ایک شب آئے گی کہ قرآن سینوں سے اٹھالیا جائے گا اور زمین پر اس کی ایک آیت بھی باقی نہ رہے گی۔ متفرق طور پر کچھ بوڑھے مرد اور کچھ بوڑھی عورتیں رہ جائیں گی جو یہ کہیں گے کہ ہم نے اپنے بزرگوں سے یہ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سنا تھا اس لئے ہم بھی یہ کلمہ پڑھ لیتے ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد صِلَہ نے پوچھا: جب انہیں روزہ، صدقہ اور حج کا بھی علم نہ ہوگا تو بھلا صرف یہ کلمہ انہیں کیا فائدہ دے گا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ انہوں نے تین بار یہی سوال دہرایا ہر بار حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اعراض کرتے رہے ان کے تیسری مرتبہ (اصرار) کے بعد فرمایا: صِلَہ! یہ کلمہ ہی ان کو دوزخ سے نجات دلائے گا۔ (مستدرک حاکم)

﴿ 9 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَفَعَتْهُ یَوْمًا مِنْ دَهْرِهٖ یُصِیْبُهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ مَا اَصَابَهٗ.

رواه البزار والطبرانی ورواته رواة الصحیح، الترغیب ٤١٤/٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اس کو یہ کلمہ ایک دن (یومِ قیامت) ضرور فائدہ دے گا (نجات دلائے گا) اگر چہ اُس کو کچھ نہ کچھ سزا پہلے بھگتنا پڑے۔ (بزار، طبرانی، ترغیب)

﴿ 10 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِوَصِیَّةِ نُوْحٍ ابْنَهٗ؟ قَالُوا: بَلٰى، قَالَ: اَوْصٰى نُوْحٌ ابْنَهٗ فَقَالَ لِابْنِهٖ: یَا بُنَیَّ اِنِّیْ اُوْصِیْكَ بِاثْنَتَیْنِ وَاَنْهَاكَ عَنِ اثْنَتَیْنِ. اُوْصِیْكَ بِقَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِنَّهَا لَوْ وُضِعَتْ فِیْ كِفَّةِ الْمِیْزَانِ وَوُضِعَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ فِیْ كِفَّةٍ لَرَجَحَتْ بِهِنَّ، وَلَوْ كَانَتْ حَلْقَةً لَقَصَمَتْهُنَّ

حَتّٰی تَخْلُصَ اِلَی اللّٰہِ، وَبِقَوْلِ! سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ، فَاِنَّھَا عِبَادَۃُ الْخَلْقِ، وَبِھَا تُقْطَعُ اَرْزَاقُھُمْ، وَاَنْھَاکَ عَنِ اثْنَتَیْنِ، الشِّرْکِ وَالْکِبْرِ، فَاِنَّھُمَا یَحْجُبَانِ عَنِ اللّٰہِ۔ (الحدیث) رواہ البزاروفیہ محمد بن اسحاق وھو مدلس وھو ثقة وبقیة رجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد۔ ۹۲/۱۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: کیا میں تمہیں وہ وصیت نہ بتاؤں جو (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو کی تھی؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور بتائیے۔ ارشادفرمایا: (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو وصیت میں فرمایا: میرے بیٹے! تم کو دو کام کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور دو کاموں سے روکتا ہوں۔ ایک تو میں تمہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے کہنے کا حکم کرتا ہوں کیونکہ اگر یہ کلمہ ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور تمام آسمان وزمین کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو کلمہ والا پلڑا جھک جائے گا اور اگر تمام آسمان وزمین کا ایک گھیرا ہو جائے تو بھی یہ کلمہ اس گھیرے کو توڑ کر اللہ تعالیٰ تک پہنچ کر رہے گا۔ دوسری چیز جس کا حکم دیتا ہوں وہ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ کا پڑھنا ہے کیونکہ یہ تمام مخلوق کی عبادت ہے اور اسی کی برکت سے مخلوقات کو روزی دی جاتی ہے۔ اور میں تم کو دو باتوں سے روکتا ہوں شرک سے اور تکبر سے کیونکہ یہ دونوں برائیاں بندہ کو اللہ تعالیٰ سے دور کردیتی ہیں۔

(بزار، مجمع الزوائد)

﴿ 11 ﴾ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَۃً لَا یَقُوْلُھَا رَجُلٌ یَحْضُرُہُ الْمَوْتُ اِلَّا وَجَدَ رُوْحُہٗ لَھَا رَوْحًا حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ جَسَدِہٖ وَکَانَتْ لَہٗ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ رواہ ابو یعلی ورجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۶۷/۳

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے ایسا شخص پڑھے جس کی موت کا وقت قریب ہو تو اس کی روح جسم سے نکلتے وقت اس کلمہ کی بدولت ضرور راحت پائے گی اور کلمہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔ (وہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے) (ابویعلی، مجمع الزوائد)

﴿ 12 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ) اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَکَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِنَ الْخَیْرِ مَا یَزِنُ شَعِیْرَۃً ثُمَّ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ

قَالَ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَـانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مَا يَزِنُ مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً.

(وهو جزء من الحديث) رواه البخاري، باب قول الله تعالىٰ: لما خلقت بيدي، رقم: ٧٤١٠

حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ شخص جہنم سے نکلے گا جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہوگا اور اس کے دل میں ایک جَو کے وزن کے برابر بھی بھلائی ہوگی (یعنی ایمان ہوگا) پھر ہر وہ شخص جہنم سے نکلے گا جس نے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہوگا اور اس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر بھی خیر ہوگی۔ (یعنی ایمان ہوگا) پھر ہر وہ شخص جہنم سے نکلے گا جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہوگا اور اس کے دل میں ذرّہ برابر بھی خیر ہوگی۔ (بخاری)

﴿ 13 ﴾ عَنِ الْـمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ اِلاَّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ اَوْ ذُلِّ ذَلِيْلٍ اِمَّا يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ اَهْلِهَا اَوْيُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا۔ رواه احمد ٤/٦

حضرت مقداد بن اسود ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: روئے زمین پر کسی شہر، گاؤں، صحرا کا کوئی گھر یا خیمہ ایسا باقی نہیں رہے گا جہاں اللہ تعالیٰ اسلام کے کلمہ کو داخل نہ فرمادیں، ماننے والے کو کلمہ والا بنا کر عزت دیں گے نہ ماننے والے کو ذلیل فرمائیں گے پھر وہ مسلمانوں کے ماتحت بن کر رہیں گے۔ (مسند احمد)

﴿ 14 ﴾ عَنِ ابْـنِ شِـمَـاسَـةَ الْـمَهْرِيِّ قَالَ: حَضَرْ نَا عَمْرَوبْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِيْ سِيَا قَةِ الْـمَوْتِ يَبْـكِيْ طَوِيْلًا وَحَوَّلَ وَجْهَهٗ اِلَى الْجِدَارِ، فَجَعَلَ ابْنُهٗ يَقُوْلُ: يَا اَبَتَاهُ! اَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِـكَـذَا؟ اَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَذَا قَالَ فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ وَقَالَ: اِنَّ اَفْـضَـلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًارَسُوْلُ اللّٰهِ، اِنِّي قَدْ كُنْتُ عَلٰى اَطْبَاقٍ ثَـلٰـثٍ، لَـقَـدْ رَاَيْتُنِيْ وَمَا اَحَدٌ اَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنِّيْ، وَلَا اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اَكُوْنَ قَـدِاسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ مِنْهُ، فَلَوْمُتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ فِيْ قَـلْبِـيْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلْاُ بَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهٗ، قَـالَ: فَـقَـبَـضْـتُ يَدِيْ قَالَ: مَالَكَ يَاعَمْرُو؟ قَالَ قُلْتُ: اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ: تَشْتَرِطُ

بِـمَـاذَا؟قُلْتُ: اَنْ يُغْفَرَلِيْ قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو اَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ ؟ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا؟ وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟ وَمَا كَانَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَا اَجَلَّ فِيْ عَيْنَيَّ مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ اُطِيْقُ اَنْ اَمْلَاَعَيْنَيَّ مِنْهُ اِجْلَالًا لَهُ وَلَوْ سُئِلْتُ اَنْ اَصِفَهُ مَااَطَقْتُ لِاَنِّيْ لَمْ اَكُنْ اَمْلَاُ عَيْنَيَّ مِنْهُ وَلَوْ مُتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ وَلِيْنَا اَشْيَاءَ مَا اَدْرِيْ مَا حَالِيْ فِيْهَا فَاِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِيْ نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِيْ فَسُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ سَنًّا ثُمَّ اَقِيْمُوا حَوْلَ قَبْرِيْ قَدْرَ مَاتُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰى اَسْتَاْنِسَ بِكُمْ،وَاَنْظُرَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّيْ۔

رواه مسلم،باب كون الإسلام يهدم ما قبله......،رقم ٣٢١

حضرت ابن شِماسہ مَہری رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے آخری وقت میں موجود تھے۔ وہ زار و قطار رو رہے تھے اور دیوار کی طرف اپنا رخ کئے ہوئے تھے۔ان کے صاحبزادے ان کو تسلّی دینے کے لئے کہنے لگے ابا جان! کیا نبی کریم ﷺ نے آپ کو فلاں بشارت نہیں دی تھی؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو فلاں بشارت نہیں دی تھی؟ یعنی آپ کو تو نبی کریم ﷺ نے بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں۔ یہ سن کر انہوں نے (دیوار کی طرف سے) اپنا رخ بدلا اور فرمایا سب سے افضل چیز جو ہم نے (آخرت کے لئے) تیار کی ہے وہ اس بات کی شہادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ میری زندگی کے تین دور گذرے ہیں۔ایک دور تو وہ تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ سے بغض رکھنے والا مجھ سے زیادہ کوئی اور شخص نہ تھا اور جبکہ میری سب سے بڑی تمنا یہ تھی کہ کسی طرح آپ پر میرا قابو چل جائے تو میں آپ کو مار ڈالوں۔ یہ تو میری زندگی کا سب سے بدتر دور تھا، اگر (خدانخواستہ) میں اس حال پر مرجاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا۔اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کا حق ہونا ڈال دیا تو میں آپ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا: اپنا ہاتھ مبارک بڑھائیے تاکہ میں آپ سے بیعت کروں۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک بڑھا دیا، میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔آپؐ نے فرمایا: عمرو یہ کیا؟ میں نے عرض کیا: میں کچھ شرط لگانا چاہتا ہوں۔ فرمایا: کیا شرط لگانا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: یہ کہ میرے سب گناہ معاف ہوجائیں۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمرو! کیا تمہیں خبر نہیں کہ اسلام تو کفر کی زندگی کے گناہوں کا تمام قصہ ہی پاک

کردیتا ہے اور ہجرت بھی پچھلے تمام گناہ معاف کردیتی ہے اور حج بھی پچھلے سب گناہ ختم کردیتا ہے۔ یہ دوُر وہ تھا جب کہ آپ سے زیادہ پیارا، آپ سے زیادہ بزرگ وبرتر میری نظر میں کوئی اور نہ تھا۔ آپ کی عظمت کی وجہ سے میری یہ تاب نہ تھی کہ کبھی آپ کو نظر بھر کر دیکھ سکتا، اگر مجھ سے آپ کی صورت مبارک پوچھی جائے تو میں کچھ نہیں بتا سکتا کیونکہ میں نے کبھی پوری طرح آپ کو دیکھا ہی نہیں۔ کاش اگر میں اس حال پر مرجاتا تو امید ہے کہ جنتی ہوتا۔ پھر ہم کچھ چیزوں کے متولّی اور ذمہ دار بنے اور نہیں کہہ سکتے کہ ہمارا حال ان چیزوں میں کیا رہا (یہ میری زندگی کا تیسرا دور تھا) اچھا دیکھو جب میری وفات ہوجائے تو میرے (جنازے کے) ساتھ کوئی واویلا اور شوروشغب کرنے والی عورت نہ جانے پائے نہ (زمانہ جاہلیت کی طرح) آگ میرے جنازے کے ساتھ ہو۔ جب مجھے دفن کرچکو تو میری قبر پر اچھی طرح مٹی ڈالنا اور جب (فارغ ہوجاؤ) تو میری قبر کے پاس اتنی دیر ٹھہرنا جتنی دیر میں اُونٹ ذبح کرکے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ تمہاری وجہ سے میرا دل لگا رہے اور مجھے معلوم ہوجائے کہ میں اپنے رب کے بھیجے ہوئے فرشتوں کے سوالات کے جوابات کیا دیتا ہوں۔ (مسلم)

﴿ 15 ﴾ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! اِذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلاَّ الْمُؤْمِنُوْنَ. رواه مسلم، باب غلظ تحريم الغلول......، رقم: ٣٠٩

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خطّاب کے بیٹے! جاؤ، لوگوں میں یہ اعلان کردو کہ جنت میں صرف ایمان والے ہی داخل ہوں گے۔ (مسلم)

﴿ 16 ﴾ عَنْ اَبِيْ لَيْلٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : وَيْحَكَ يَا اَبَا سُفْيَانَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَاَسْلِمُوا تَسْلَمُوا. (وهو بعض الحديث) رواه الطبراني وفيه حرب بن الحسن الطحان وهو ضعيف وقد وثق، مجمع الزوائد ٦/ ٢٥٠

حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (ابوسفیان سے) ارشاد فرمایا: ابوسفیان تمہاری حالت پر افسوس ہے۔ میں تو تمہارے پاس دنیا وآخرت (کی بھلائی) لے کر آیا ہوں، تم اسلام قبول کرلو، سلامتی میں آجاؤ گے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 17 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ شُفِّعْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ! اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ خَرْدَلَةٌ فَيَدْخُلُوْنَ، ثُمَّ اَقُوْلُ اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ اَدْنٰى شَيْءٍ.

رواه البخاري، باب كلام الرب تعالى يوم القيامة ......، رقم: ٧٥٠٩

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب قیامت کا دن ہوگا تو مجھے شفاعت کی اجازت دی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! جنت میں ہر اس شخص کو داخل فرما دیجئے جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی (ایمان) ہو، (اللہ تعالیٰ میری اس شفاعت کو قبول فرمالیں گے) اور وہ لوگ جنت میں داخل ہوجائیں گے۔ پھر میں عرض کروں گا جنت میں ہر اس شخص کو داخل فرما دیجئے جس کے دل میں ذرا سا بھی (ایمان) ہو۔ (بخاری)

﴿ 18 ﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَخْرِجُوْا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَيُخْرَجُوْنَ مِنْهَا قَدِاسْوَدُّوْا، فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ جَانِبِ السَّيْلِ، اَلَمْ تَرَ اَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً؟.

رواه البخاري، باب تفاضل اهل الايمان في الاعمال، رقم: ٢٢

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہوچکے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی دوزخ سے نکال لو چنانچہ ان لوگوں کو بھی نکال لیا جائے گا۔ ان کی حالت یہ ہوگی کہ جل کر سیاہ فام ہوگئے ہوں گے۔ اس کے بعد ان کو نہرِ حیات میں ڈالا جائے گا تو وہ اس طرح (فوری طور پر تروتازہ ہوکر) نکل آئیں گے جیسے دانہ سیلاب کے کوڑے میں (پانی اور کھاد ملنے کی وجہ سے فوری) اُگ آتا ہے۔ کبھی تم نے غور کیا ہے کہ وہ کیسا زرد بل کھایا ہوا نکلتا ہے۔ (بخاری)

﴿ 19 ﴾ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!

مَا الْاِیْمَانُ؟ قَالَ: اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَ تْكَ سَیِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ.

(الحدیث) رواه الحاکم و صححه، ووافقه الذهبی ۱/۱۳، ۱٤

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کو اپنے اچھے عمل سے خوشی ہو اور اپنے بُرے کام پر رنج ہو تو تم مؤمن ہو۔ (مستدرک حاکم)

﴿ 20 ﴾ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ: ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلًا.

رواه مسلم، باب الدلیل علی ان من رضی باللّٰه ربا ......، رقم: ۱۵۱

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایمان کا مزہ اس نے چکھا (اور ایمان کی لذت اُسے ملی) جو اللہ تعالیٰ کو رب، اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول ماننے پر راضی ہو جائے۔ (مسلم)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اسلام کے مطابق عمل اور حضرت محمد ﷺ کی اطاعت، اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ اور اسلام کی محبت کے ساتھ ہو جس کو یہ بات نصیب ہوگئی یقیناً ایمانی لذت میں بھی اس کا حصہ ہوگیا۔

﴿ 21 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ: اَنْ یَّکُوْنَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ، وَاَنْ یَّکْرَهَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ کَمَا یَکْرَهُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ.

رواه البخاری، باب حلاوة الایمان، رقم:۱٦

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی حلاوت اسی کو نصیب ہوگی جس میں تین باتیں پائی جائیں گی۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی محبت اس کے دل میں سب سے زیادہ ہو۔ دوسرے یہ کہ جس شخص سے بھی محبت ہو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہو۔ تیسرے یہ کہ ایمان کے بعد کُفر کی طرف پلٹنے سے اس کو اتنی نفرت اور ایسی اذیّت ہو جیسی کہ آگ میں ڈالے جانے سے ہوتی ہے۔ (بخاری)

﴿ 22 ﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ، وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ، وَاَعْطٰی لِلّٰهِ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ.

رواه ابو داؤد، باب الدليل على زيادة الايمان و نقصانه، رقم: ٤٦٨١

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کسی سے محبت کی اور اسی کے لئے دشمنی کی اور (جس کو دیا) اللہ تعالیٰ ہی کے لئے دیا اور (جس کو نہیں دیا) اللہ تعالیٰ ہی کے لئے نہیں دیا تو اس نے ایمان کی تکمیل کر لی۔

(ابو داؤد)

﴿ 23 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لِاَبِیْ ذَرٍّ: يَا اَبَاذَرٍّ! اَیُّ عُرَى الْاِيْمَانِ اَوْثَقُ؟ قَالَ: اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: الْمُوَالَاةُ فِی اللّٰهِ وَالْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ. رواه البيهقي في شعب الإيمان ٧/ ٧٠

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: بتلاؤ ایمان کی کون سی کڑی زیادہ مضبوط ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کو زیادہ علم ہے (لہٰذا آپ ﷺ ہی ارشاد فرمائیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی کے لئے باہمی تعلق و تعاون ہو اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کسی سے محبت ہو اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کسی سے بغض و عداوت ہو۔ (بیہقی)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ ایمانی شعبوں میں سب سے زیادہ جاندار اور پائیدار شعبہ یہ ہے کہ بندے کا دنیا میں جس کے ساتھ جو برتاؤ ہو، خواہ تعلق کا ہو یا ترکِ تعلق کا، محبت ہو یا عداوت، وہ اپنے نفس کے تقاضے سے نہ ہو، بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اور انہی کے حکم کے ماتحت ہو۔

﴿ 24 ﴾ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: طُوْبٰى لِمَنْ آمَنَ بِیْ وَرَآنِیْ مَرَّةً وَطُوْبٰى لِمَنْ آمَنَ بِیْ وَلَمْ يَرَنِیْ سَبْعَ مِرَارٍ. رواه احمد ٣/ ١٥٥

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اس کو تو ایک بار مبارکباد اور جس نے مجھے نہیں دیکھا اور

پھر مجھ پر ایمان لایا اس کو سات بار مبارکباد۔ (مسند احمد)

﴿ 25 ﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: ذَكَرُوا عِنْدَ عَبْدِاللهِ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَاِيْمَانَهُمْ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُاللهِ اِنَّ اَمْرَ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانَ بَيِّنًا لِمَنْ رَآهُ وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهُ مَا آمَنَ مُؤْمِنٌ اَفْضَلَ مِنْ اِيْمَانٍ بِغَيْبٍ ثُمَّ قَرَاَ: "الٓمّٓ ○ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ". رواه الحاكم وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٢/٢٦٠

حضرت عبدالرحمان بن یزیدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ﷺ کے سامنے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اور ان کے ایمان کا تذکرہ چھیڑ دیا۔ اس پر حضرت عبداللہ ﷺ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی صداقت ہر اس شخص کے سامنے جس نے آپ کو دیکھا تھا بالکل صاف اور واضح تھی۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! سب سے افضل ایمان اس شخص کا ہے جس کا ایمان بن دیکھے ہو۔ پھر اس کے ثبوت میں انھوں نے یہ آیت پڑھی "الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ سے يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ" تک۔ ترجمہ: الٓمّٓ یہ کتاب ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں، متقیوں کے لئے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔ (مستدرک حاکم)

﴿ 26 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : وَدِدْتُ اَنِّيْ لَقِيْتُ اِخْوَانِيْ، قَالَ فَقَالَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ لَيْسَ نَحْنُ اِخْوَانُكَ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِيْ وَلٰكِنْ اِخْوَانِيَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِيْ وَلَمْ يَرَوْنِيْ. رواه احمد ٣/١٥٥

حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تمنا ہے کہ میں اپنے بھائیوں سے ملتا۔ صحابہ ﷺ نے عرض کیا: کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم تو میرے صحابہ ہو اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لائیں گے۔ (مسند احمد)

﴿ 27 ﴾ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اِذْ طَلَعَ رَاكِبَانِ، فَلَمَّا رَآهُمَا قَالَ: كِنْدِيَّانِ مَذْحِجِيَّانِ حَتّٰى اَتَيَاهُ، فَاِذَا رِجَالٌ مِنْ

مَذْحِج، قَالَ فَدَنَا اِلَيْهِ اَحَدُهُمَا لِيُبَايِعَهُ، قَالَ فَلَمَّا اَخَذَ بِيَدِهٖ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ مَنْ رَآكَ فَآمَنَ بِكَ وَصَدَّقَكَ وَاتَّبَعَكَ مَاذَا لَهٗ؟ قَالَ: طُوْبٰى لَهٗ،قَالَ فَمَسَحَ عَلٰى يَدِهٖ فَانْصَرَفَ، ثُمَّ اَقْبَلَ الْآخَرُ حَتّٰى اَخَذَ بِيَدِهٖ لِيُبَايِعَهٗ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ مَنْ آمَنَ بِكَ وَ صَدَّقَكَ وَاتَّبَعَكَ وَلَمْ يَرَكَ قَالَ: طُوْبٰى لَهٗ ثُمَّ طُوْبٰى لَهٗ ثُمَّ طُوْبٰى لَهٗ، قَالَ فَمَسَحَ عَلٰى يَدِهٖ فَانْصَرَفَ.

رواه احمد ١٥٢/٤

حضرت ابوعبدالرحمان جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ دوسوار (سامنے سے آتے) نظر آئے۔ جب آپ ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں قبیلہ کِندَہ اور قبیلہ مَذحِج کے لوگ معلوم ہوتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو وہ قبیلہ مذحج کے لوگ تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان میں ایک شخص بیعت کے لئے آپ ﷺ کے قریب آئے۔ جب انہوں نے آپ کا دست مبارک ہاتھ میں لیا تو عرض کیا: یارسول اللہ! جس نے آپ کی زیارت کی آپ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی اور آپ کا اتباع بھی کیا فرمایئے اس کو کیا ملے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو مبارک باد ہو۔ یہ سن کر (برکت لینے کے لئے) انہوں نے آپ کے دست مبارک پر ہاتھ پھیرا اور بیعت کر کے چلے گئے۔ پھر دوسرے شخص آگے بڑھے انہوں نے بھی بیعت کے لئے آپ کا دست مبارک اپنے ہاتھ میں لیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! جو آپ کو دیکھے بغیر ایمان لائے، آپ کی تصدیق کرے اور آپ کا اتباع کرے فرمایئے اس کو کیا ملے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو مبارک ہو، مبارک ہو، مبارک ہو۔ انہوں نے بھی آپ کے دست مبارک پر ہاتھ پھیرا اور بیعت کر کے چلے گئے۔ (مسند احمد)

﴿ 28 ﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰى وَحَقَّ مَوَالِيْهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ. رواه البخاری، باب تعليم الرجل امته واهله، رقم: ٩٧

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے

ہیں جن کے لئے دوہرا ثواب ہے۔ ایک وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو (یہودی ہو یا عیسائی) اپنے نبی پر ایمان لائے پھر (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر بھی ایمان لائے۔ دوسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرے اور اپنے آقاؤں کے حقوق بھی ادا کرے۔ تیسرا وہ شخص جس کی کوئی باندی ہو اور اس نے اس کی خوب اچھی تربیت کی ہو اور اسے خوب اچھی تعلیم دی ہو پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لی ہو تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔ (بخاری)

فائدہ: حدیث شریف کا مقصد یہ ہے کہ ان لوگوں کے نامہ اعمال میں ہر عمل کا ثواب دوسروں کے عمل کے مقابلہ میں دوہرا لکھا جائے گا۔ مثلاً اگر کوئی دوسرا شخص نماز پڑھے تو اسے دس گنا ثواب ملے گا اور یہی عمل ان تینوں میں سے کوئی کرے تو اسے بیس گنا ثواب ملے گا۔

(مظاہر حق)

﴿ 29 ﴾ عَنْ اَوْسَطَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: خَطَبَنَا اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَامِيْ هٰذَا عَامَ الْاَوَّلِ، وَبَكٰى اَبُوْبَكْرٍ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: سَلُوا اللّٰهَ الْمُعَافَاةَ اَوْ قَالَ الْعَافِيَةَ فَلَمْ يُؤْتَ اَحَدٌ قَطُّ بَعْدَ الْيَقِيْنِ اَفْضَلَ مِنَ الْعَافِيَةِ اَوِ الْمُعَافَاةِ. رواه احمد ۱/۳

حضرت اوسطؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے بیان کرتے ہوئے فرمایا: ایک سال پہلے رسول اللہ ﷺ میرے کھڑے ہونے کی اسی جگہ (خطبہ کے لئے) کھڑے ہوئے تھے۔ یہ کہہ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ سے (اپنے لئے) عافیت مانگا کرو کیونکہ ایمان و یقین کے بعد عافیت سے بڑھ کر کسی کو کوئی نعمت نہیں دی گئی۔ (مسند احمد)

﴿ 30 ﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِالْيَقِيْنِ وَالزُّهْدِ وَاَوَّلُ فَسَادِهَا بِالْبُخْلِ وَالْاَمَلِ. رواه البيهقى ۷/۴۲۷

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کی اصلاح کی ابتدا یقین اور دنیا سے بے رغبتی کی وجہ سے ہوئی ہے اور اس کی بربادی کی ابتدا بخل اور لمبی امیدوں کی وجہ سے ہوگی۔ (بیہقی)

﴿ 31 ﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ

تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب في التوكل على الله، رقم: ٢٣٤٤

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ پر اس طرح توکل کرنے لگو جیسا کہ توکل کا حق ہے تو تمہیں اس طرح روزی دی جائے جس طرح پرندوں کو روزی دی جاتی ہے۔ وہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام بھرے پیٹ واپس آتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 32 ﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّهُ غَزَامَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ، فَلَمَّاقَفَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَفَلَ مَعَهُ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ، وَنِمْنَا نَوْمَةً فَاِذَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدْعُوْنَا وَاِذَا عِنْدَهُ اَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِيْ وَاَنَا نَائِمٌ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ صَلْتًا، فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ فَقُلْتُ: اللهُ، ثَلَاثًا، وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ.

رواه البخاري، باب من علق سيفه بالشجر......، رقم: ٢٩١٠

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس غزوہ میں شریک تھے جو نجد کی طرف ہوا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ سے واپس ہوئے تو یہ بھی آپ کے ساتھ واپس ہوئے (واپسی میں یہ واقعہ پیش آیا کہ) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دوپہر کے وقت ایک ایسے جنگل میں پہنچے جہاں کیکر کے درخت زیادہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ وہاں آرام کرنے کے لئے ٹھہر گئے۔ صحابہ درختوں کے سائے کی تلاش میں اِدھر اُدھر پھیل گئے رسول اللہ ﷺ نے بھی کیکر کے درخت کے نیچے آرام فرمانے کے لئے قیام کیا اور درخت پر اپنی تلوار لٹکا دی اور ہم بھی تھوڑی دیر کے لئے (درختوں کے سائے میں) سو گئے۔ اچانک (ہم نے سنا کہ) رسول اللہ ﷺ ہمیں آواز دے رہے ہیں (جب ہم وہاں پہنچے) تو آپ کے پاس ایک دیہاتی (کافر) موجود تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں سو رہا تھا اس نے میری تلوار مجھ پر سونت لی۔ پھر میری آنکھ کھل گئی تو میں نے دیکھا کہ میری ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں ہے۔ اس نے مجھ

سے کہا: تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے تین مرتبہ کہا: اللہ۔ آپ ﷺ نے اس دیہاتی کو کوئی سزا نہیں دی اور اٹھ کر بیٹھ گئے۔ (بخاری)

﴿ 33 ﴾ عَنْ صَالِحِ بْنِ مِسْمَارٍ وَجَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ رَحِمَهُمَا اللهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ: مَااَنْتَ يَا حَارِثُ بْنَ مَالِكٍ! قَالَ: مُؤْمِنٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مُؤْمِنٌ حَقًّا؟ قَالَ: مُؤْمِنٌ حَقًّا. قَالَ فَاِنَّ لِكُلِّ حَقٍّ حَقِيْقَةً، فَمَاحَقِيْقَةُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: عَزَفَتْ نَفْسِيْ مِنَ الدُّنْيَا، وَاَسْهَرْتُ لَيْلِيْ، وَاَظْمَاْتُ نَهَارِيْ، وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى عَرْشِ رَبِّيْ حِيْنَ يُجَاءُ بِهٖ وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُوْنَ فِيْهَا، وَكَاَنِّيْ اَسْمَعُ عُوَاءَ اَهْلِ النَّارِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مُؤْمِنٌ نَوَّرَ قَلْبَهٗ. رواہ عبد الرزاق فی مصنفه، باب الایمان والاسلام ۱۲۹/۱۱

حضرت صالح بن مسمارؒ اور حضرت جعفر بن بُرقانؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حارث بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: حارث! تم کس حال میں ہو؟ انہوں نے عرض کیا: (اللہ کے فضل سے) میں ایمان کی حالت میں ہوں۔ آپ نے دریافت فرمایا: کیا سچے مؤمن ہو؟ انہوں نے عرض کیا: سچا مؤمن ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: (سوچ کر کہو) ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے، تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ یعنی تم نے کس بات کی وجہ سے یہ طے کرلیا کہ میں سچّا مؤمن ہوں۔ عرض کیا: (میری بات کی حقیقت یہ ہے) کہ میں نے اپنا دل دنیا سے ہٹالیا ہے، رات کو جاگتا ہوں، دن کو پیاسا رہتا ہوں یعنی روزہ رکھتا ہوں اور جس وقت میرے رب کا عرش لایا جائے گا اس منظر کو گویا میں دیکھ رہا ہوں۔ جنت والوں کی آپس کی ملاقاتوں کا منظر میری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے اور گویا کہ (میں اپنے کانوں سے) دوزخیوں کی چیخ و پکار کو سن رہا ہوں یعنی جنت اور دوزخ کا تصور ہر وقت رہتا ہے۔ آپ ﷺ نے (ان کی اس گفتگو کو سن کر) ارشاد فرمایا: (حارث) ایسے مؤمن ہیں جن کا دل ایمان کے نور سے روشن ہو چکا ہے۔

(مصنف عبدالرزاق)

﴿ 34 ﴾ عَنْ مَاعِزٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اِيْمَانٌ بِاللهِ وَحْدَهٗ، ثُمَّ الْجِهَادُ، ثُمَّ حَجَّةٌ بَرَّةٌ، تَفْضُلُ سَائِرَ الْعَمَلِ كَمَا بَيْنَ مَطْلَعِ الشَّمْسِ اِلٰى مَغْرِبِهَا. رواه احمد ۳۴۲/٤

حضرت ماعز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ اعمال میں

کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اعمال میں سب سے افضل عمل) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، جو اکیلے ہیں پھر جہاد کرنا پھر مقبول حج۔ ان اعمال اور باقی اعمال میں فضیلت کا اتنا فرق ہے جتنا کہ مشرق و مغرب کے درمیان فاصلے کا فرق ہے۔ (مسند احمد)

﴿ 35 ﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : ذَكَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ یَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْیَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : اَلاَ تَسْمَعُوْنَ؟ اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِیْمَانِ، اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِیْمَانِ یَعْنِی: التَّقَحُّلَ. رواہ ابو داؤد، باب النھی عن کثیر من الارفاہ رقم: ٤١٦١

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے ایک دن آپؐ کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غور سے سنو، دھیان دو۔ یقیناً سادگی ایمان کا حصہ ہے، یقیناً سادگی ایمان کا حصہ ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اس سے مراد تکلفات اور زیب و زینت کی چیزوں کا چھوڑنا ہے۔

﴿ 36 ﴾ عَنْ عَمْرِوبْنِ عَبَسَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: فَاَیُّ الْاِیْمَانِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الْھِجْرَةُ، قَالَ: فَمَا الْھِجْرَةُ؟ قَالَ: تَھْجُرُ السُّوْءَ. (وھو بعض الحدیث) رواہ احمد ٤/١١٤

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: کون سا ایمان افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ ایمان جس کے ساتھ ہجرت ہو۔ انہوں نے دریافت کیا: ہجرت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہجرت یہ ہے کہ تم بُرائی کو چھوڑ دو۔ (مسند احمد)

﴿ 37 ﴾ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللهِ! قُلْ لِی فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ، وَفِی حَدِیْثِ اَبِی اُسَامَةَ: غَیْرَكَ، قَالَ: قُلْ آمَنْتُ بِاللهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ. رواہ مسلم، باب جامع اوصاف الاسلام، رقم: ١٥٩

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ کو اسلام کی کوئی ایسی (جامع) بات بتا دیجئے کہ آپ کے بتانے کے بعد پھر اس سلسلے میں مجھے کسی دوسرے سے پوچھنے کی ضرورت باقی نہ رہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ کہو کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا پھر اس بات پر قائم رہو۔ (مسلم)

فائدہ : یعنی اول تو دل سے اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر ایمان لاؤ پھر اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کے احکامات پر عمل کرو اور یہ ایمان وعمل وقتی نہ ہو بلکہ پختگی کے ساتھ اس پر قائم رہو۔ (مظاہر حق)

﴿ 38 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَخْلُقُ فِيْ جَوْفِ اَحَدِ كُمْ كَمَا يَخْلُقُ الثَّوْبُ الْخَلِقُ فَاسْئَلُوا اللهَ اَنْ يُّجَدِّدَ الْاِيْمَانَ فِي قُلُوْبِكُمْ. رواه الحاكم وقال هذا حديث لم يخرج في الصحيحين ورواته مصريون ثقات، وقد احتج مسلم في الصحيح، ووافقه الذهبي ٤/١

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان تمہارے دلوں میں اسی طرح پرانا (اور کمزور) ہو جاتا ہے جس طرح کپڑا پرانا ہو جاتا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو کہ وہ تمہارے دلوں میں ایمان کو تازہ رکھیں۔

(مستدرک حاکم)

﴿ 39 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ لِيْ عَنْ اُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ اَوْتَكَلَّمْ.

رواه البخاري، باب الخطاو النسيان في العتاقة ......،رقم: ٢٥٢٨

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کے (اُن) وسوسوں کو معاف فرما دیا ہے (جو ایمان اور یقین کے خلاف یا گناہ کے بارے میں ان کے دل میں بغیر اختیار کے آئیں) جب تک کہ وہ ان وسوسوں کے مطابق عمل نہ کرلیں یا ان کو زبان پر نہ لائیں۔ (بخاری)

﴿ 40 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَاَلُوْهُ: اِنَّا نَجِدُ فِيْ اَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ يَتَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ: اَوَقَدْ وَجَدْ تُمُوْهُ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ذٰلِكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ. رواه مسلم، باب بيان الوسوسة في الايمان ......،رقم: ٣٤٠

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چند صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر

ہوئے اور عرض کیا: ہمارے دلوں میں بعض ایسے خیالات آتے ہیں کہ ان کو زبان پر لانا ہم بہت برا سمجھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا واقعی تم ان خیالات کو زبان پر لانا برا سمجھتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہی تو ایمان ہے۔ (مسلم)

فائدہ: یعنی جب یہ وَساوِس وخیالات تمہیں اتنے پریشان کرتے ہیں کہ ان پر یقین رکھنا تو دور کی بات ان کو زبان پر لانا بھی تمہیں گوارا نہیں تو یہی تو کمالِ ایمان کی نشانی ہے۔

(نووی)

﴿ 41 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَكْثِرُوا مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَبْلَ اَنْ يُحَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا. رواه ابو يعلى باسناد جيد قوى، الترغيب ٤١٦/٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی گواہی کثرت سے دیتے رہا کرو، اس سے پہلے کہ ایسا وقت آئے کہ تم اس کلمہ کو (موت یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے) نہ کہہ سکو۔ (ابویعلی، ترغیب)

﴿ 42 ﴾ عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رواه مسلم، باب الدليل على ان من مات ......، رقم:١٣٦

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ یقین کے ساتھ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

﴿ 43 ﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ حَقٌّ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رواه ابو يعلى فى مسنده ١٥٩/١

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اس بات کا یقین کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ (کا وجود) حق ہے وہ جنت میں جائے گا۔ (ابویعلی)

﴿ 44 ﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : اِنِّيْ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مَنْ اَقَرَّ لِيْ بِا لتَّوْحِيْدِ دَخَلَ حِصْنِيْ وَمَنْ دَخَلَ حِصْنِيْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِيْ.

رواه الشيرازي وهو حديث صحيح، الجامع الصغير ٢٤٣/٢

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے میری توحید کا اقرار کیا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا، اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہوا۔ (شیرازی، جامع صغیر)

﴿ 45 ﴾ عَنْ مَكْحُوْلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ يُحَدِّثُ قَالَ: جَاءَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ هَرِمٌ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! رَجُلٌ غَدَرَوَفَجَرَوَلَمْ يَدَ عْ حَاجَةً وَّلَا دَاجَةً اِلَّا اقْتَطَفَهَا بِيَمِيْنِهٖ، لَوْ قُسِمَتْ خَطِيْئَتُهُ بَيْنَ اَهْلِ الْاَرْضِ لَاَوْبَقَتْهُمْ، فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَاَسْلَمْتَ؟ فَقَالَ: اَمَّا اَنَا فَاَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : فَاِنَّ اللّٰهَ غَافِرٌ لَكَ مَا كُنْتَ كَذٰلِكَ وَمُبَدِّلٌ سَيِّئَاتِكَ حَسَنَاتٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَغَدَرَاتِيْ وَفَجَرَاتِيْ؟ فَقَالَ: وَغَدَرَاتِكَ وَفَجَرَاتِكَ، فَوَلّٰى الرَّجُلُ يُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ.

التفسير لابن كثير ٣٤٠/٣

حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بہت بوڑھا شخص جس کی دونوں بھنویں اس کی آنکھوں پر آپڑی تھیں اس نے آکر عرض کیا: یارسول اللہ! ایک ایسا آدمی جس نے بہت بدعہدی، بدکاری کی اور اپنی جائز ناجائز ہر خواہش پوری کی اور اس کے گناہ اتنے زیادہ ہیں کہ اگر تمام زمین والوں میں تقسیم کردیئے جائیں تو وہ سب کو ہلاک کردیں تو کیا اس کے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم مسلمان ہو چکے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں! میں کلمہ شہادت ''اَشْهَدُاَنْ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ'' کا اقرار کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک تم اس کلمہ کے اقرار پر رہو گے اللہ تعالیٰ تمہاری تمام بدعہدیاں اور بدکاریاں معاف فرماتے رہیں گے اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدلتے رہیں گے۔ اس بوڑھے نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری تمام بدعہدیاں اور بدکاریاں معاف؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں تمہاری تمام بدعہدیاں اور بدکاریاں معاف ہیں۔ یہ سن کر وہ بڑے میاں اَللّٰهُ اَكْبَر، لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ کہتے ہوئے پیٹھ پھیر کر (خوشی خوشی) واپس

چلے گئے۔ (تفسیر ابن کثیر)

﴿ 46 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اللهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلاً مِّنْ اُمَّتِيْ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلاَئِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ سِجِلاًّ، كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَتُنْكِرُمِنْ هٰذَا شَيْئًا؟ اَظَلَمَكَ كَتَبَتِيَ الْحَافِظُوْنَ؟ يَقُوْلُ: لَا،يَارَبِّ! فَيَقُوْلُ: اَفَلَكَ عُذْرٌ؟ فَيَقُوْلُ: لَا،يَارَبِّ! فَيَقُوْلُ: بَلٰى، اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَاِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَيُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، فَيَقُوْلُ: اُحْضُرْ وَزْنَكَ، فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ! مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلاَّتِ؟ فَقَالَ: فَاِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ: فَتُوْضَعُ السِّجِلاَّتُ فِيْ كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلاَّتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ، وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللهِ شَيْءٌ

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ما جاء فيمن يموت......، رقم: ٢٦٣٩

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت میں سے ایک شخص کو منتخب فرما کر ساری مخلوق کے رُوبرُو بلائیں گے اور اس کے سامنے اعمال کے ننانوے دفاتر کھولیں گے۔ ہر دفتر حدِّ نگاہ تک پھیلا ہوا ہوگا۔ اس کے بعد اس سے سوال کیا جائے گا کہ ان اعمال ناموں میں سے تُو کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے ان فرشتوں نے جو اعمال لکھنے پر متعیّن تھے تجھ پر کچھ ظلم کیا ہے (کہ کوئی گناہ بغیر کئے ہوئے لکھ لیا ہو یا کرنے سے زیادہ لکھ دیا ہو)؟ وہ عرض کرے گا: نہیں (نہ انکار کی گنجائش ہے نہ فرشتوں نے ظلم کیا) پھر ارشاد ہوگا: تیرے پاس ان بداعمالیوں کا کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا: کوئی عذر بھی نہیں۔ ارشاد ہوگا: اچھا تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں۔ پھر کاغذ کا ایک پرزہ نکالا جائے گا جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لکھا ہوا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جا اس کو تلوا لے۔ وہ عرض کرے گا: اتنے دفتروں کے مقابلہ میں یہ پُرزہ کیا کام دے گا؟ ارشاد ہوگا: تجھ پر ظلم نہیں ہوگا۔ پھر ان سب دفتروں کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا اور کاغذ کا وہ پُرزہ دوسرے پلڑے میں، تو اس پُرزے کے وزن کے مقابلہ میں دفتروں والا پلڑا اڑنے لگے گا (سچی بات یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز وزن ہی نہیں رکھتی۔ (ترمذی)

﴿ 47 ﴾ عَنْ اَبِیْ عَمْرَۃَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللہِ لَا یَلْقَی اللہَ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ بِھَا اِلَّا حَجَبَتْہُ عَنِ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، وَفِی رِوَایَۃٍ: لَا یَلْقَی اللہَ بِھِمَا اَحَدٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَّا اُدْخِلَ الْجَنَّۃَ عَلٰی مَا کَانَ فِیْہِ.

رواہ احمد و الطبرانی فی الکبیر و الاوسط ورجالہ ثقات، مجمع الزوائد ١/١٦٥

حضرت ابوعمرہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ یہ گواہی کہ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں'' کو لے کر اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حال میں ملے کہ وہ اس پر (دل سے) یقین رکھتا ہو تو یہ کلمۂ شہادت ضرور اس کے لئے دوزخ کی آگ سے آڑ بن جائے گا۔ ایک روایت میں ہے جو شخص ان دونوں باتوں (اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت) کا اقرار لے کر اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن ملے گا وہ جنت میں داخل کیا جائے گا خواہ اس کے (اعمال نامہ میں) کتنے ہی گناہ ہوں۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: شارحینِ حدیث دیگر احادیث مبارکہ کی روشنی میں اس حدیث اور اس جیسی احادیث کا مطلب یہ بتلاتے ہیں کہ جو شہادتیں یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچے گا اور اس کے اعمال نامہ میں گناہ ہوئے تو بھی اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ضرور داخل فرمادیں گے یا تو اپنے فضل سے معاف فرما کر یا گناہوں کی سزا دے کر۔ (معارف الحدیث)

﴿ 48 ﴾ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: قَالَ: لَا یَشْھَدُ اَحَدٌ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللہِ فَیَدْخُلَ النَّارَ، اَوْ تَطْعَمَہُ.

(وھو بعض الحدیث) رواہ مسلم، باب الدلیل علی ان من مات ......،رقم: ١٤٩

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا نہیں ہوسکتا کہ کوئی شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد ﷺ) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں پھر وہ جہنم میں داخل ہو یا دوزخ کی آگ اس کو کھائے۔ (مسلم)

﴿ 49 ﴾ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: مَنْ شَھِدَ

اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَذَلَّ بِهَا لِسَانُهُ وَاطْمَاَنَّ بِهَا قَلْبُهُ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ.

رواه البيهقي في شعب الايمان ٤١/١

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔ جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور اس کی زبان اس کلمہ (طیبہ کو کثرت) سے (کہنے کی وجہ سے) مانوس ہوگئی ہو اور دل کو اس کلمہ (کے کہنے) سے اطمینان ملتا ہو ایسے شخص کو جہنم کی آگ نہیں کھائے گی۔ (بیہقی)

﴿50﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ وَهِيَ تَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ يَرْجِعُ ذٰلِكَ اِلٰى قَلْبٍ مُوْقِنٍ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا.

رواه احمد ٢٢٩/٥

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی بھی اس حال میں موت آئے کہ وہ پکے دل سے گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مغفرت فرمادیں گے۔ (مسند احمد)

﴿51﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمُعَاذٌ رَدِيْفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ: يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ! قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ يَا مُعَاذُ! قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا قَالَ: مَامِنْ اَحَدٍ يَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ. قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا؟ قَالَ: اِذًا يَتَّكِلُوْا، وَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ تَاَثُّمًا.

رواه البخاري، باب من خص بالعلم قوما....، رقم: ١٢٨

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت مُعاذ رضی اللہ عنہ سے جبکہ وہ آپ کے ساتھ ایک ہی کجاوے پر سوار تھے فرمایا: مُعاذ بن جبل! انہوں نے عرض کیا: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ سَعْدَيْكَ (اللہ کے رسول میں حاضر ہوں) رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا، معاذ! انھوں نے عرض کیا: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ (اللہ کے رسول

حاضر ہوں) رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا، معاذ! انھوں نے عرض کیا: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَ سَعْدَيْكَ (اللہ کے رسول حاضر ہوں) تین بار ایسا ہی ہوا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سچے دل سے شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر ایسے شخص کو حرام کردیا ہے۔ حضرت مُعاذ رضی اللہ عنہ نے (یہ خوش خبری سن کر) عرض کیا: کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ کردوں تا کہ وہ خوش ہو جائیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے (عمل کرنا چھوڑ دیں گے) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے آخر کار اس خوف سے کہ (حدیث چھپانے کا) گناہ نہ ہو اپنے آخری وقت میں یہ حدیث لوگوں سے بیان کردی۔ (بخاری)

فائدہ: جن احادیث میں صرف لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ کے اقرار پر دوزخ کی آگ کا حرام ہونا مذکور ہے شارحین نے ان جیسی احادیث کے دو مطلب بیان کئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ دوزخ کے ابدی عذاب سے نجات مراد ہے یعنی کفار و مشرکین کی طرح ہمیشہ ان کو دوزخ میں نہیں رکھا جائے گا گو برے اعمال کی سزا کے لئے کچھ وقت دوزخ میں ڈالا جائے۔ دوسرا مطلب یہ کہ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ کی شہادت پورے اسلام کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے جس نے سچے دل سے اور سوچ سمجھ کر یہ شہادت دی اس کی زندگی مکمل طور پر دین اسلام کے مطابق ہوگی۔ (مظاہر حق)

﴿52﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ خَالِصًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ.

(وهو بعض الحديث) رواه البخاري، باب صفة الجنة والنار، رقم: ٦٥٧٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت کا سب سے زیادہ نفع اٹھانے والا وہ شخص ہوگا جو اپنے دل کے خلوص کے ساتھ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ کہے۔ (مسند احمد)

﴿53﴾ عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَشْهَدُ عِنْدَ اللهِ لَا يَمُوْتُ عَبْدٌ يَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهٖ، ثُمَّ يُسَدِّدُ اِلَّا سَلَكَ

فِی الْجَنَّةِ . (الحديث) رواه احمد ١٦/٤

حضرت رِفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے یہاں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ سچے دل سے شہادت دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں پھر اپنے اعمال کو درست رکھتا ہو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔ (مسند احمد)

﴿ 54 ﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنِّیْ لَاَ عْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُوْلُهَا عَبْدٌ حَقًّا مِنْ قَلْبِهٖ فَيَمُوْتُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ.

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٧٢/١

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے کوئی بندہ بھی دل سے حق سمجھ کر کہے اور اسی حالت پر اس کی موت آئے تو اللہ تعالیٰ اس پر ضرور جہنم کی آگ حرام فرما دیں گے، وہ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ہے۔ (مستدرک حاکم)

﴿ 55 ﴾ عَنْ عِيَاضٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَفَعَهُ قَالَ: اِنَّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ كَلِمَةٌ، عَلَى اللهِ كَرِيْمَةٌ، لَهَا عِنْدَ اللهِ مَكَانٌ، وَهِيَ كَلِمَةٌ مَنْ قَالَهَا صَادِقًا اَدْخَلَهُ اللهُ بِهَا الْجَنَّةَ وَمَنْ قَالَهَا كَاذِبًا حَقَنَتْ دَمَهُ وَاَحْرَزَتْ مَالَهُ وَلَقِيَ اللهَ غَدًا فَحَاسَبَهُ.

رواه البزار ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ١٧٤/١

حضرت عیاض انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑی عزت والا قیمتی کلمہ ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑا رتبہ و مقام حاصل ہے۔ جو شخص اسے سچے دل سے کہے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے اور جو اسے جھوٹے دل سے کہے گا تو یہ کلمہ (دنیا میں تو) اس کی جان و مال کی حفاظت کا ذریعہ بن جائے گا لیکن کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے باز پرس فرمائیں گے۔ (بزار، مجمع الزوائد)

فائدہ: جھوٹے دل سے کلمہ کہنے پر جان و مال کی حفاظت ہوگی کیونکہ یہ شخص ظاہری طور پر مسلمان ہے لہٰذا مقابلہ کرنے والے کافر کی طرح نہ اُسے قتل کیا جائے گا اور نہ اُس کا مال لیا جائے گا۔

﴿ 56 ﴾ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : مَنْ شَھِدَ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ یُصَدِّقُ قَلْبُہٗ لِسَانَہٗ دَخَلَ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَ. رواہ ابو یعلی ۱/۶۸

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے لَآ اِلٰـہَ اِلاَّ اللّٰہُ کی گواہی اس طرح دی کہ اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرتا ہو تو وہ جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔ (مسند ابو یعلی)

﴿ 57 ﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : اَبْشِرُوْا وَبَشِّرُوْا مَنْ وَرَاءَکُمْ اَنَّہٗ مَنْ شَھِدَ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ صَادِقًا بِھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ.

رواہ احمد والطبرنی فی الکبیر ورجالہ ثقات، مجمع الزوائد ۱/۱۵۹

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوشخبری لو اور دوسروں کو بھی خوشخبری دے دو کہ جو شخص سچے دل سے لَآ اِلٰـہَ اِلاَّ اللّٰہُ کا اقرار کرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 58 ﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَنْ شَھِدَ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ.

مجمع البحرین فی زوائد المعجمین ۱/۶۵ قال المحقق: صحیح لجمیع طرقہ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اخلاص کے ساتھ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مجمع البحرین)

﴿ 59 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ فَرَاَیْتُ فِیْ عَارِضَتَیِ الْجَنَّۃِ مَکْتُوْبًا ثَلاَ ثَۃَ اَسْطُرٍ بِالذَّھَبِ: السَّطْرُ الْاَوَّلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ

اللهِ، وَالسَّطْرُ الثَّانِي مَا قَدَّمْنَا وَجَدْنَا وَمَا أَكَلْنَا رَبِحْنَا وَمَا خَلَّفْنَا خَسِرْنَا، وَالسَّطْرُ الثَّالِثُ أُمَّةٌ مُذْنِبَةٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ. رواه الرافعي وابن النجار وهو حديث صحيح، الجامع الصغير ١/٦٤٥

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے جنت کے دونوں طرف تین سطریں سونے کے پانی سے لکھی ہوئی دیکھیں۔ پہلی سطر ''لَآ اِلٰـهَ اِلاَّ اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ''۔ دوسری سطر ''جو ہم نے آگے بھیج دیا یعنی صدقہ وغیرہ کر دیا اس کا ثواب ہمیں مل گیا اور جو دنیا میں ہم نے کھاپی لیا اس کا ہم نے نفع اٹھالیا اور جو کچھ ہم چھوڑ آئے اس میں ہمیں نقصان ہوا''۔ تیسری سطر ''اُمت گنہگار ہے اور رب بخشنے والا ہے۔'' (رافعی، ابن نجار)

﴿ 60 ﴾ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: لَنْ يُّوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ يَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللهِ اِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ.

رواه البخاري، باب العمل الذي يبتغى به وجه الله تعالى، رقم ٦٤٢٣

حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قیامت کے دن لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ کو اس طرح سے کہتا ہوا آئے کہ اس کلمہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ہی کی رضامندی چاہتا ہو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو ضرور حرام فرما دیں گے۔

(بخاری)

﴿ 61 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ فَارَقَ الدُّنْيَا عَلَى الْاِخْلَاصِ لِلّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، فَارَقَهَا وَاللهُ عَنْهُ رَاضٍ. رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٢/٣٣٢

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو شخص دنیا سے اس حال میں رخصت ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے مخلص تھا جو اکیلے ہیں جن کا کوئی شریک نہیں ہے اور (اپنی زندگی میں) نماز قائم کرتا رہا، (اور اگر صاحبِ مال تھا تو) زکوۃ دیتا رہا، تو وہ شخص اس حال میں رخصت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی تھے۔ (مستدرک حاکم)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے لئے مخلص ہونے سے مراد یہ ہے کہ دل سے فرمانبرداری اختیار کی ہو۔

﴿ 62 ﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ قَلْبَہٗ لِلْاِیْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَہٗ سَلِیْمًا وَلِسَانَہٗ صَادِقًا وَنَفْسَہٗ مُطْمَئِنَّۃً وَخَلِیْقَتَہٗ مُسْتَقِیْمَۃً وَجَعَلَ اُذُنَہٗ مُسْتَمِعَۃً وَعَیْنَہٗ نَاظِرَۃً. (الحدیث) رواہ احمد ۱۴۷/۵

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اپنے دل کو ایمان کے لئے خالص کرلیا اور اپنے دل کو (کفر وشرک) سے پاک کرلیا، اپنی زبان کو سچا رکھا، اپنے نفس کو مطمئن بنایا (کہ اُس کو اللہ کی یاد سے اور اُس کی مرضیات پر چلنے سے اطمینان ملتا ہو)، اپنی طبیعت کو درست رکھا (کہ وہ بُرائی کی طرف نہ چلتی ہو)، اپنے کان کو حق سننے والا بنایا اور اپنی آنکھ کو (ایمان کی نگاہ سے) دیکھنے والا بنایا۔ (مسند احمد)

﴿ 63 ﴾ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ لَا یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ، وَمَنْ لَقِیَہٗ یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا دَخَلَ النَّارَ.

رواہ مسلم، باب الدلیل علی من مات ......رقم: ۲۷۰

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ وہ اُس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

﴿ 64 ﴾ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ مَاتَ لَایُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النَّارَ. عمل الیوم واللیلۃ للنسائی، رقم: ۱۱۲

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کی موت اس حال میں آئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس پر دوزخ کی آگ حرام کردی۔ (عَمَلُ الْیوم واللّیلۃ)

﴿ 65 ﴾ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا فَقَدْ حَلَّتْ لَهُ مَغْفِرَتُهُ.

رواه الطبراني في الكبير واسناده لا باس به، مجمع الزوائد ١/١٦٤

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس کی موت اس حال میں آئی کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو یقیناً اس کے لئے مغفرت ضروری ہوگئی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 66 ﴾ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَا مُعَاذُ! هَلْ سَمِعْتَ مُنْذُ اللَّيْلَةِ حِسًّا؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: إِنَّهُ أَتَانِيْ آتٍ مِنْ رَبِّيْ، فَبَشَّرَنِيْ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفَلَا أَخْرُجُ إِلَى النَّاسِ فَأُبَشِّرُهُمْ، قَالَ: دَعْهُمْ فَلْيَسْتَبِقُوا الصِّرَاطَ۔ رواه الطبراني في الكبير ٢٠/٥٩

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معاذ! کیا تم نے رات کوئی آہٹ سنی؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک فرشتہ آیا۔ اس نے مجھے یہ خوشخبری دی کہ میری امت میں سے جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کے پاس جا کر یہ خوشخبری نہ سنا دوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہیں اپنے حال پر رہنے دو تاکہ (اعمال کے) راستہ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے رہیں۔ (طبرانی)

﴿ 67 ﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَا مُعَاذُ! أَتَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ؟ قَالَ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ: فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا. (الحديث) رواه مسلم، باب الدليل على ان من مات ......، رقم: ١٤٤

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معاذ! تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض

کیا: اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو بندہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اسے عذاب نہ دے۔ (مسلم)

﴿ 68 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ لَقِيَ اللهَ لاَ يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَلَا يَقْتُلُ نَفْسًا لَقِيَ اللهَ وَهُوَ خَفِيْفُ الظَّهْرِ.

رواه الطبراني في الكبير وفي اسناده ابن لهيعة، مجمع الزوائد ١٦٧/١ ابن لهيعة صدوق، تقريب التهذيب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو اور نہ کسی کو قتل کیا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں (ان دو گناہوں کا بوجھ نہ ہونے کی وجہ سے) ہلکا پھلکا حاضر ہوگا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 69 ﴾ عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا وَلَمْ يَتَنَدَّ بِدَمٍ حَرَامٍ اُدْخِلَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ.

رواه الطبراني في الكبير و رجاله موثقون، مجمع الزوائد ١٦٥/١

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور کسی کے ناحق خون میں ہاتھ نہ رنگے ہوں تو وہ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے گا داخل کر دیا جائے گا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غیب کی باتوں پر ایمان

اللہ تعالیٰ پر اور تمام غیبی امور پر ایمان لانا اور حضرت محمد ﷺ کی ہر خبر کو مشاہدہ کے بغیر محض ان کے اعتماد پر یقینی طور پر مان لینا اور ان کی خبر کے مقابلہ میں فانی لذتوں، انسانی مشاہدوں اور مادّی تجربوں کو چھوڑ دینا۔

اللہ تعالیٰ، اُس کی صفاتِ عالیہ، اُس کے رسول اور تقدیر پر ایمان

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ ج وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَی الزَّكٰوةَ ج وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴾

[البقرہ: ۱۷۷]

(جب یہود ونصاریٰ نے کہا کہ ہمارا اور مسلمانوں کا قبلہ ایک ہے تو ہم عذاب کے مستحق کیسے ہوسکتے ہیں تو اس خیال کی تردید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) کوئی یہی نیکی (وکمال) نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق کی طرف کرو یا مغرب کی طرف، بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ (کی ذات و صفات) پر یقین رکھے اور (اسی طرح) آخرت کے دن پر، فرشتوں پر، تمام آسمانی کتابوں اور نبیوں پر یقین رکھے اور مال کی محبت اور اپنی حاجت کے باوجود، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، سوال کرنے والوں اور غلاموں کو آزاد کرانے میں مال دے اور نماز کی پابندی کرے اور زکاۃ بھی ادا کرے اور ان عقیدوں اور اعمال کے ساتھ، اُن کے یہ اخلاق بھی ہوں کہ جب وہ کسی جائز کام کا عہد کرلیں تو اس عہد کو پورا کریں اور وہ تنگدستی میں، بیماری میں اور لڑائی کے سخت وقت میں مستقل مزاج رہنے والے ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو سچے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جن کو متقی کہا جاسکتا ہے۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ط هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَز فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ﴾ (فاطر: ٣)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لوگو! اللہ تعالیٰ کے ان احسانات کو یاد کرو جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کئے ہیں۔ ذرا سوچو تو سہی، اللہ تعالیٰ کے علاوہ بھی کوئی خالق ہے جو تم کو آسمان و زمین سے روزی پہنچاتا ہو، اُس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر تم کہاں چلے جارہے ہو۔ (فاطر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ط وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ج وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ﴾ [الانعام: ١٠١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وہ آسمانوں اور زمین کو بغیر نمونے کے پیدا کرنے والے ہیں، ان کی کوئی اولاد کہاں ہوسکتی ہے جبکہ ان کی کوئی بیوی ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ ہی نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہی ہر چیز کو جانتے ہیں۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ○ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الْخَالِقُوْنَ﴾

[الواقعة: ٥٨، ٥٩]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اچھا یہ تو بتاؤ کہ جو منی تم عورتوں کے رحم میں پہنچاتے ہو، کیا تم اس سے انسان بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں۔ (واقعہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ○ ءَ اَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ﴾

[الواقعة: ٦٣،٦٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اچھا پھر یہ تو بتاؤ، کہ زمین میں جو بیج تم ڈالتے ہو اس کو تم اگاتے ہو، یا ہم اس کے اگانے والے ہیں۔ (واقعہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِىْ تَشْرَبُوْنَ○ ءَ اَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ○ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْ لَا تَشْكُرُوْنَ○ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِىْ تُوْرُوْنَ○ ءَ اَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ﴾ [الواقعة: ٦٨-٧٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اچھا پھر یہ تو بتاؤ کہ جو پانی تم پیتے ہو اس کو بادلوں سے تم نے برسایا، یا ہم اس کے برسانے والے ہیں اگر ہم چاہیں تو اس پانی کو کڑوا کردیں۔ تم کیوں شکر نہیں کرتے۔ اچھا پھر یہ تو بتاؤ کہ جس آگ کو تم سلگاتے ہو، اس کے خاص درخت کو (اور اسی طرح جن ذرائع سے یہ آگ پیدا ہوتی ہے ان کو) تم نے پیدا کیا یا ہم اس کے پیدا کرنے والے ہیں۔

(واقعہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ط يُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَىِّ ط ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ○ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ج وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ط ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ○ وَهُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِىْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ط قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ○ وَهُوَ الَّذِىْ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ط قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ○ وَهُوَ الَّذِىْ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ط فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَىْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ج وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ لا وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ط اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ط اِنَّ فِىْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴾ [الانعام: ٩٥-٩٩]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک اللہ تعالیٰ بیج اور گٹھلی کو پھاڑنے والے ہیں۔ وہی جاندار کو بے جان سے نکالتے ہیں اور وہی بے جان کو جاندار سے نکالتے ہیں۔ وہی تو اللہ ہیں جن کی ایسی قدرت ہے، پھر تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کہاں اس کے غیر کی طرف چلے جا رہے ہو؟ وہی اللہ صبح کو رات سے نکالنے والے ہیں اور اُس نے رات کو آرام کے لئے بنایا اور اُس نے سورج اور چاند کی رفتار کو حساب سے رکھا، اور ان کی رفتار کا حساب ایسی ذات کی طرف سے مقرر ہے جو بڑی قدرت اور بڑے علم والے ہیں۔ اور اُس نے تمھارے فائدے کے لئے ستارے بنائے ہیں تاکہ تم ان کے ذریعے سے رات کے اندھیروں میں، خشکی اور دریا میں راستہ معلوم کر سکو۔ اور ہم نے یہ نشانیاں خوب کھول کھول کر بیان کر دیں ان لوگوں کے لئے جو بھلے اور برے کی سمجھ رکھتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ وہی ہیں جنہوں نے تم کو اصل کے اعتبار سے ایک ہی انسان سے پیدا کیا پھر کچھ عرصہ کے لئے تمہارا ٹھکانہ زمین ہے پھر تمہیں قبر کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ بیشک ہم نے یہ دلائل بھی کھول کر بیان کر دیئے ان لوگوں کے لئے جو سوجھ بوجھ رکھتے ہیں۔

اور وہی اللہ تعالیٰ ہیں جنہوں نے آسمان سے پانی اتارا اور ایک ہی پانی سے مختلف قسم کے نباتات کو زمین سے نکالا۔ پھر ہم نے اس سے سبز کھیتی نکالی، پھر اُس کھیتی سے ہم ایسے دانے نکالتے ہیں جو اوپر تلے ہوتے ہیں اور کھجور کی شاخوں میں سے ایسے گچھے نکالتے ہیں جو پھل کے بوجھ کی وجہ سے جھکے ہوئے ہوتے ہیں اور پھر اسی ایک پانی سے انگور کے باغ اور زیتون اور انار کے درخت پیدا کئے جن کے پھل رنگ، صورت، ذائقہ میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں اور بعض ایک دوسرے سے نہیں بھی ملتے۔ ذرا ہر ایک پھل میں غور تو کرو جب وہ پھل لاتا ہے تو بالکل کچا اور بدمزہ ہوتا ہے اور پھر اس کے پکنے میں بھی غور کرو کہ اس وقت تمام صفات میں کامل ہوتا ہے۔ بیشک یقین والوں کے لئے ان چیزوں میں بڑی نشانیاں ہیں۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالیٰ: ﴿فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ [الجاثية:٣٦، ٣٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو آسمانوں کے رب ہیں اور زمینوں کے بھی رب ہیں اور تمام جہانوں کے رب ہیں اور آسمانوں اور زمین میں ہر قسم کی

بڑائی ان ہی کے لئے ہے۔ وہی زبردست اور حکمت والے ہیں۔ (جاثیہ)

وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ [آلِ عمران:۲۶/۲۷]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: آپ یوں کہا کیجئے کہ اے اللہ، اے تمام سلطنت کے مالک، آپ ملک کا جتنا حصہ جس کو دینا چاہیں دے دیتے ہیں اور جس سے چاہیں چھین لیتے ہیں اور آپ جس کو چاہیں عزت عطا کریں اور جس کو چاہیں ذلیل کر دیں۔ ہر قسم کی بھلائی آپ ہی کے اختیار میں ہے۔ بے شک آپ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہیں اور آپ رات کو دن میں داخل کرتے ہیں اور آپ ہی دن کو رات میں داخل کرتے ہیں یعنی آپ بعض موسموں میں رات کے کچھ حصہ کو دن میں داخل کر دیتے ہیں جس سے دن بڑا ہونے لگتا ہے اور بعض موسموں میں دن کے حصے کو رات میں داخل کر دیتے ہیں جس سے رات بڑی ہو جاتی ہے اور آپ جاندار چیز کو بے جان سے نکالتے ہیں اور بے جان چیز کو جاندار سے نکالتے ہیں اور آپ جس کو چاہیں بے شمار رزق عطا فرماتے ہیں۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ط وَيَعْلَمُ مَافِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ط وَمَاتَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّافِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰى اَجَلٌ مُّسَمًّى ج ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾

[الانعام: ۵۹، ۶۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور غیب کے تمام خزانے اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں، ان خزانوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور وہ خشکی اور تری کی تمام چیزوں کو جانتے ہیں، اور درخت سے کوئی پتہ گرنے والا ایسا نہیں جس کو وہ نہ جانتے ہوں، اور زمین کی تاریکیوں میں جو کوئی بیج بھی پڑتا ہے وہ اس کو جانتے ہیں اور ہر تر اور خشک چیز پہلے سے اللہ تعالیٰ کے یہاں لوح محفوظ میں لکھی

جا چکی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ ہی ہیں جو رات میں تم کو سلا دیتے ہیں اور جو کچھ تم دن میں کر چکے ہو اس کو جانتے ہیں پھر (اللہ تعالیٰ ہی) تم کو نیند سے جگا دیتے ہیں تا کہ زندگی کی مقررہ مدت پوری کی جائے۔ آخر کار تم سب کو انہی کی طرف واپس جانا ہے، وہ تم کو ان اعمال کی حقیقت سے آگاہ کر دیں گے جو تم کیا کرتے تھے۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قُلْ اَغَيْرَ اللهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ﴾ [الانعام:١٤]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ ان سے کہیے کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو اپنا مددگار بنالوں جو آسمانوں اور زمین کے خالق ہیں، اور وہی سب کو کھلاتے ہیں اور انہیں کوئی نہیں کھلاتا (کہ وہ ذات ان حاجتوں سے پاک ہے)۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ ز وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ﴾ [الحجر: ٢١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے کے خزانے بھرے پڑے ہیں۔ مگر پھر ہم حکمت سے ہر چیز کو ایک معین مقدار سے اتارتے رہتے ہیں۔ (حجر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا﴾ [النساء: ١٣٩]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کیا یہ لوگ کافروں کے پاس عزت تلاش کرتے ہیں تو یاد رکھیں کہ عزت تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔ (نساء)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ق اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ز وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ [العنكبوت ٦٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور کتنے ہی جانور ایسے ہیں جو اپنی روزی جمع کر کے نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کو بھی ان کے مقدر کی روزی پہنچاتے ہیں اور تمہیں بھی، اور وہی سب کی سنتے ہیں اور سب کو جانتے ہیں۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰہُ سَمْعَکُمْ وَاَبْصَارَکُمْ وَ خَتَمَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ مَّنْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ یَاْتِیْکُمْ بِہٖ ط اُنْظُرْ کَیْفَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ ھُمْ یَصْدِفُوْنَ﴾

[الانعام: ٤٦]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ ان سے فرمایئے کہ ذرا یہ تو بتاؤ اگر تمہاری بد عملی پر اللہ تعالیٰ تمہارے سننے اور دیکھنے کی صلاحیت تم سے چھین لیں اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دیں (کہ پھر کسی بات کو سمجھ نہ سکو) تو کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ذات اس کائنات میں ہے جو تم کو یہ چیزیں دوبارہ لوٹا دے۔ آپ دیکھئے تو ہم کس طرح مختلف پہلوؤں سے نشانیاں بیان کرتے ہیں پھر بھی یہ لوگ بے رُخی کرتے ہیں۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیْکُمُ الَّیْلَ سَرْمَدًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مَنْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ یَاْتِیْکُمْ بِضِیَآءٍ ط اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ○ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیْکُمُ النَّھَارَ سَرْمَدًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مَنْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ یَاْتِیْکُمْ بِلَیْلٍ تَسْکُنُوْنَ فِیْہِ ط اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ﴾

[القصص: ٧١، ٧٢]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ ان سے پوچھئے بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت کے دن تک رات ہی رہنے دیں تو اللہ تعالیٰ کے سوا وہ کون سا معبود ہے جو تمہارے لئے روشنی لے آئے، کیا تم سنتے نہیں؟ آپ ان سے یہ بھی پوچھئے کہ یہ تو بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت کے دن تک دن ہی رہنے دیں تو اللہ تعالیٰ کے سوا وہ کون سا معبود ہے جو تمہارے لئے رات لے آئے تاکہ تم اس میں آرام کرو۔ کیا تم دیکھتے نہیں؟ (قصص)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمِنْ اٰیٰتِہِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ کَالْاَعْلَامِ○ اِنْ یَّشَاْ یُسْکِنِ الرِّیْحَ فَیَظْلَلْنَ رَوَاکِدَ عَلٰی ظَھْرِہٖ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ○ اَوْ یُوْبِقْھُنَّ بِمَا کَسَبُوْا وَیَعْفُ عَنْ کَثِیْرٍ﴾

[الشوریٰ: ٣٢-٣٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے سمندر میں پہاڑ جیسے جہاز ہیں، اگر وہ چاہیں تو ہوا کو ٹھہرا دیں اور وہ جہاز سمندر کی سطح پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں۔ بیشک اس میں قدرت پر دلالت کے لئے ہر صابر و شاکر مومن کے لئے نشانیاں ہیں۔ یا اگر وہ چاہیں تو

ہوا چلا کر ان جہازوں کے سواروں کو ان کے برے اعمال کی وجہ سے تباہ کر دیں اور بہت سوں سے تو درگذر ہی فرما دیتے ہیں۔ (شوریٰ)

وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلاً ط یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ ج وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ﴾ [سبا: ۱۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہم نے داوٗد (علیہ السلام) کو اپنی طرف سے بڑی نعمت دی تھی۔ چنانچہ ہم نے پہاڑوں کو حکم دیا تھا کہ داوٗد علیہ السلام کے ساتھ مل کر تسبیح کیا کرو۔ اور یہی حکم پرندوں کو دیا تھا اور ہم نے ان کے لئے لوہے کو موم کی طرح نرم کر دیا تھا۔ (سبا)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ قف فَمَا کَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ یَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ق وَمَا کَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِیْنَ﴾ [القصص: ۸۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہم نے قارون کی شرارتوں کی وجہ سے اس کو اپنے محل سمیت زمین میں دھنسا دیا۔ پھر اس کی مدد کے لئے کوئی جماعت بھی کھڑی نہیں ہوئی جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اس کو بچا لیتی اور نہ وہ اپنے آپ کو خود ہی بچا سکا۔ (قصص)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ فَاَوْحَیْنَا اِلٰی مُوْسٰٓی اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ط فَانْفَلَقَ فَکَانَ کُلُّ فِرْقٍ کَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ ﴾ [الشعراء: ٦٣]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم دیا کہ اپنی لاٹھی کو دریا پر مارو۔ چنانچہ لکڑی مارتے ہی دریا پھٹ گیا (اور وہ پھٹ کر کئی حصے ہو گیا گویا متعدد سڑکیں کھل گئیں) اور ہر حصہ اتنا بڑا تھا جیسے بڑا پہاڑ۔ (شعراء)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ کَلَمْحٍ ۢ بِالْبَصَرِ﴾ [القمر: ٥٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہمارا حکم تو بس ایک مرتبہ کہہ دینے سے پلک جھپکنے کی طرح پورا ہو جاتا ہے۔ (قمر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ﴾ [الاعراف: ٥٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اُسی کا کام ہے پیدا کرنا اور اُسی کا حکم چلتا ہے۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ﴾ [اعراف: ۵۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (ہر نبی نے آکر اپنی قوم کو ایک ہی پیغام دیا کہ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو) ان کے سوا کوئی ذات بھی عبادت کے لائق نہیں۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴾ [لقمن:۲۷]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (اس ذات پاک کی خوبیاں اس کثرت سے ہیں کہ) اگر جتنے درخت زمین بھر میں ہیں ان سے قلم تیار کیے جائیں اور یہ جو سمندر ہیں اس کو اور اس کے علاوہ مزید سات سمندروں کو ان قلموں کے لئے بطور سیاہی کے استعمال کیا جائے اور پھر ان قلموں اور سیاہی سے اللہ تعالیٰ کے کمالات لکھنے شروع کیے جائیں تو سب قلم اور سیاہی ختم ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ کے کمالات کا بیان پورا نہ ہوگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ زبردست اور حکمت والے ہیں۔ (لقمن)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴾ [التوبة:۵۱]

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ فرما دیجئے کہ ہمیں جو چیز بھی پیش آئے گی وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی پیش آئے گی۔ وہی ہمارے آقا اور مولیٰ ہیں (لہٰذا اس مصیبت میں بھی ہمارے لئے کوئی بہتری ہوگی) اور مسلمانوں کو چاہئے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کریں۔ (توبہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴾

[یونس:۱۰۷]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اگر اللہ تعالیٰ تم کو کوئی تکلیف پہنچائیں تو ان کے سوا اس کو دور کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ اور اگر وہ تم کو کوئی راحت پہنچانا چاہیں تو ان کے فضل کو کوئی پھیرنے

والا نہیں بلکہ وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں پہنچاتے ہیں۔ وہ بڑی مغفرت کرنے والے اور نہایت مہربان ہیں۔ (یونس)

احادیثِ نبویہ

﴿ 70 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: حَدِّثْنِي مَا الْإِيْمَانُ؟ قَالَ: الْإِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَتُؤْمِنَ بِالْمَوْتِ وَبِالْحَيَاةِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَتُؤْمِنَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحِسَابِ وَالْمِيْزَانِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ: فَإِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَقَدْ آمَنْتُ؟ قَالَ: إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ آمَنْتَ

(وهو قطعة من حديث طويل). رواه احمد ۳۱۹/۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے بتائیے ایمان کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان (کی تفصیل) یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ، آخرت کے دن، فرشتوں، اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاؤ۔ مرنے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لاؤ۔ جنت، دوزخ، حساب اور اعمال کے ترازو پر ایمان لاؤ۔ اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا جب میں ان تمام باتوں پر ایمان لے آیا تو (کیا) میں ایمان والا ہو گیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم ان چیزوں پر ایمان لے آئے تو تم ایمان والے بن گئے۔ (مسند احمد)

﴿ 71 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْإِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ، وَبِلِقَائِهِ، وَرُسُلِهِ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ.

(الحديث) رواه البخاري، باب سؤال جبريل عليه السلام النبي ﷺ......، رقم: ۵۰

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو، اُس کے فرشتوں کو اور (آخرت میں) اللہ تعالیٰ سے ملنے کو اور اُس کے رسولوں کو حق جانو اور حق مانو (اور مرنے کے بعد دوبارہ) اٹھائے جانے کو حق جانو اور حق مانو۔ (بخاری)

﴿ 72 ﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ مَاتَ یُؤْمِنُ بِاللہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ، قِیْلَ لَہٗ اُدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ الثَّمَانِیَۃِ شِئْتَ.

رواہ احمد وفی اسنادہ شھر بن حوشب وقدوثق،مجمع الزوائد ۱/۱۸۲

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اس سے کہا جائے گا کہ تم جنت کے آٹھ دروازں میں سے جس سے چاہو داخل ہو جاؤ۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿ 73 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: اِنَّ لِلشَّیْطَانِ لَمَّۃً بِابْنِ آدَمَ وَلِلْمَلَکِ لَمَّۃً، فَاَمَّا لَمَّۃُ الشَّیْطَانِ فَاِیْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَکْذِیْبٌ بِالْحَقِّ، وَاَمَّا لَمَّۃُ الْمَلَکِ فَاِیْعَادٌ بِالْخَیْرِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْحَقِّ، فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِکَ فَلْیَعْلَمْ اَنَّہٗ مِنَ اللہِ فَلْیَحْمَدِ اللہَ، وَمَنْ وَجَدَ الْاُخْرٰی فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ثُمَّ قَرَاَ: ﴿ اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُ کُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ ﴾ الآیۃ.

رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن صحیح غریب، باب ومن سورۃ البقرۃ،رقم :۲۹۸۸

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کے دل میں ایک خیال تو شیطان کی طرف سے آتا ہے اور ایک خیال فرشتے کی طرف سے آتا ہے۔ شیطان کی طرف سے آنے والا خیال یہ ہوتا ہے کہ وہ بُرائی پر اور حق کو جھٹلانے پر ابھارتا ہے۔ فرشتے کی طرف سے آنے والا خیال یہ ہوتا ہے کہ وہ نیکی اور حق کی تصدیق پر ابھارتا ہے ۔لہٰذا جو شخص اپنے اندر نیکی اور حق کی تصدیق کا خیال پائے اس کو سمجھنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے (ہدایت) ہے اور اس پر اس کو شکر کرنا چاہئے اور جو شخص اپنے اندر دوسری کیفیت (شیطانی خیال) پائے تو اس کو چاہئے کہ شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنِ کریم کی آیت تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے "شیطان تمہیں فقر سے ڈراتا ہے اور گناہ کے لئے اُکساتا ہے"۔ (ترمذی)

﴿ 74 ﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: اَجِلُّوا اللہَ یَغْفِرْ لَکُمْ.

رواہ احمد ۵/۱۹۹

حضرت ابو دَرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی

عظمت دل میں بٹھاؤ وہ تمہیں بخش دیں گے۔ (مسند احمد)

﴿ 75 ﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْمَا رَوٰی عَنِ اللّٰہِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَنَّہٗ قَالَ: یَاعِبَادِیْ! اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ، وَجَعَلْتُہٗ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا، فَلَا تَظَالَمُوا، یَا عِبَادِیْ! کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ہَدَیْتُہٗ، فَاسْتَہْدُوْنِیْ اَہْدِکُمْ، یَا عِبَادِیْ! کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُہٗ، فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ، یَا عِبَادِیْ! کُلُّکُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ کَسَوْتُہٗ، فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ، یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ، وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا، فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ، یَا عِبَادِیْ! اِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ، وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ، یَا عِبَادِیْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَآخِرَکُمْ، وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ، کَانُوا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْکُمْ، مَازَادَ ذٰلِكَ فِیْ مُلْکِیْ شَیْئًا، یَا عِبَادِیْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَآخِرَکُمْ، وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ، کَانُوا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْکُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْکِیْ شَیْئًا، یَا عِبَادِیْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَآخِرَکُمْ، وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ، قَامُوا فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ فَسَاَلُوْنِیْ، فَاَعْطَیْتُ کُلَّ اِنْسَانٍ مَسْاَلَتَہٗ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِیْ اِلَّا کَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ، یَا عِبَادِیْ! اِنَّمَا ھِیَ اَعْمَالُکُمْ اُحْصِیْھَا لَکُمْ، ثُمَّ اُوَفِّیْکُمْ اِیَّاھَا، فَمَنْ وَجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ، وَمَنْ وَجَدَ غَیْرَ ذٰلِكَ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَہٗ.

رواہ مسلم، باب تحریم الظلم، رقم: ٦٥٧٢

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام کیا ہے لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں لہٰذا مجھ سے ہدایت مانگو، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھلاؤں لہٰذا تم مجھ سے کھانا مانگو، میں تمہیں کھلاؤں گا۔ میرے بندو! تم سب برہنہ ہو سوائے اس کے جس کو میں پہناؤں لہٰذا تم مجھ سے لباس مانگو، میں تمہیں پہناؤں گا۔ میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کرتا ہوں لہٰذا مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تمہیں بخش دوں گا۔ میرے بندو! تم مجھے نقصان پہنچانا چاہو تو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے اور تم مجھے نفع پہنچانا چاہو تو ہرگز نفع نہیں پہنچا سکتے۔ میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے، انسان اور جنات، سب اُس شخص کی طرح ہو جائیں جس کے دل میں تم

میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے تو یہ بات میری بادشاہت میں کوئی اضافہ نہیں کرسکتی۔ میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے، انسان اور جنات، اُس شخص کی طرح ہو جائیں جو تم میں سے سب سے زیادہ فاجر و فاسق ہے تو یہ چیز میری بادشاہت میں کوئی کمی نہیں کرسکتی۔ میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے، انسان اور جنات، سب ایک کھلے میدان میں جمع ہو کر مجھ سے سوال کریں، اور میں ہر ایک کو اس کے سوال کے مطابق عطا کردوں تو اس سے میرے خزانوں میں اتنی ہی کمی ہوگی جتنی کمی سوئی کو سمندر میں ڈال کر نکالنے سے سمندر کے پانی میں ہوتی ہے، (اور یہ کمی کوئی کمی نہیں ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں بھی سب کو دے دینے سے کچھ کمی نہیں آتی) میرے بندو! تمہارے اعمال ہی ہیں جن کو میں تمہارے لئے محفوظ کر رہا ہوں، پھر تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ لہٰذا جو شخص (اللہ کی توفیق سے) نیک عمل کرے تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے، اور جس شخص سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے (کیونکہ اس سے گناہ کا سرزد ہونا نفس ہی کے تقاضے سے ہوا)۔ (مسلم)

﴿ 76 ﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لَا یَنَامُ وَلَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَنَامَ، یَخْفِضُ الْقِسْطَ وَیَرْفَعُہٗ، یُرْفَعُ اِلَیْہِ عَمَلُ اللَّیْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّھَارِ، وَعَمَلُ النَّھَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّیْلِ، حِجَابُہُ النُّوْرُ لَوْ کَشَفَہٗ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْھِہٖ مَا انْتَھٰی اِلَیْہِ بَصَرُہٗ مِنْ خَلْقِہٖ

رواہ مسلم، باب فی قولہ علیہ السلام: ان اللہ لاینام......، رقم:٤٤٥

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر ہمیں پانچ باتیں ارشاد فرمائیں: (۱) اللہ تعالیٰ نہ سوتے ہیں اور سونا ان کی شان کے مناسب (بھی) نہیں، (۲) روزی کو کم اور کشادہ فرماتے ہیں۔ (۳) اُن کے پاس رات کے اعمال دن سے پہلے، (۴) دن کے اعمال رات سے پہلے پہنچ جاتے ہیں، اور (۵) (ان کے اور مخلوق کے درمیان) پردہ اُن کا نور ہے۔ اگر وہ یہ پردہ اٹھا دیں تو جہاں تک مخلوق کی نظر جائے ان کی ذات کے انوار سب کو جلا ڈالیں۔ (مسلم)

﴿ 77 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اِسْرَافِیْلَ مُنْذُ یَوْمَ خَلَقَہٗ صَآفًّا قَدَمَیْہِ لَا یَرْفَعُ بَصَرَہٗ، بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الرَّبِّ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی سَبْعُوْنَ نُوْرًا،

مَا مِنْهَا مِنْ نُوْرٍ يَدْنُوْمِنْهُ اِلَّا احْتَرَقَ.　　مصابیح السنة للبغوی وعده من الحسان ٤/٣١

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب سے اسرافیل علیہ السلام کو پیدا فرمایا ہے وہ دونوں پاؤں برابر کئے کھڑے ہیں نظر اوپر نہیں اٹھاتے۔ ان کے اور پروردگار کے درمیان نور کے ستر پردے ہیں، ہر پردہ ایسا ہے کہ اگر اسرافیل اس کے قریب بھی جائیں تو جل کر راکھ ہو جائیں۔　　(مصابیح السنۃ)

﴿ 78 ﴾ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفىٰ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِجِبْرِيْلَ: هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ؟فَانْتَفَضَ جِبْرِيْلُ وَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ سَبْعِيْنَ حِجَابًا مِنْ نُوْرٍ لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِهَا لَا حْتَرَقْتُ.　　مصابیح السنة للبغوی وعده من الحسان ٤/٣٠

حضرت زرارہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا: کیا تم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ یہ سن کر جبرئیل علیہ السلام کانپ اٹھے اور عرض کیا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے اور ان کے درمیان تو نور کے ستر پردے ہیں اگر میں کسی ایک کے نزدیک بھی پہنچ جاؤں تو جل جاؤں۔　　(مصابیح السنۃ)

﴿ 79 ﴾ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ، وَقَالَ: يَدُ اللهِ مَلْاىٰ لَا يَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ،سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ: اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَدِهٖ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ، وَبِيَدِهِ الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَ يَرْفَعُ.　　رواه البخاری، باب قوله وکان عرشه علی الماء،رقم: ٤٦٨٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم خرچ کرو میں تمہیں دوں گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ یعنی اس کا خزانہ بھرا ہوا ہے۔ رات اور دن کا مسلسل خرچ اس خزانہ کو کم نہیں کرتا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو پیدا کیا اور (اس سے بھی پہلے جب کہ) ان کا عرش پانی پر تھا کتنا خرچ کیا ہے (اس کے باوجود) ان کے خزانہ میں کچھ کمی نہیں ہوئی، تقدیر کے اچھے برے فیصلوں کا ترازو ان ہی کے ہاتھ میں ہے۔　　(بخاری)

﴿ 80 ﴾ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقْبِضُ اللهُ الْاَرْضَ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ، وَ يَطْوِى السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ، اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ؟

رواه البخاری، باب قول اللّٰه تعالٰی ملك الناس، رقم: ۷۳۸۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو اپنے قبضہ میں لیں گے اور آسمانوں کو اپنے داہنے ہاتھ میں لپیٹیں گے پھر فرمائیں گے کہ میں ہی بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ؟ (بخاری)

﴿ 81 ﴾ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنِّىْ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ، اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ لِلّٰهِ سَاجِدًا، وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَااَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلاً وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا، وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ، وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ، لَوَدِدْتُ اَنِّىْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو تعلمون ......، رقم: ۲۳۱۲

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ باتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان (عظمتِ الٰہی کے بوجھ سے) چرچراتا ہے (جیسے کہ چارپائی وغیرہ وزن سے بولنے لگتی ہے) اور آسمان کا حق ہے کہ وہ چرچرائے (کہ عظمت کا بوجھ بہت ہوتا ہے) اس میں چار انگلیوں کے برابر بھی کوئی جگہ خالی نہیں ہے جہاں کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی سجدہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے نہ رکھے ہوئے ہو۔ اللہ کی قسم! اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو کم ہنستے اور زیادہ روتے، اور بستروں پر اپنی بیویوں سے لطف اندوز نہ ہوتے اور اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہوئے ویرانوں میں نکل جاتے۔ کاش میں ایک درخت ہوتا جو (جڑ سے) کاٹ دیا جاتا۔ (ترمذی)

﴿ 82 ﴾ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَاللّٰهُ الَّذِىْ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ

الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ الْوَکِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِی الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِی الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِی الْمُتَعَالِی الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّؤُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوْالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِی الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِی الْبَدِیْعُ الْبَاقِی الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ.

رواہ الترمذی وقال : ھذا حدیث غریب، باب حدیث فی اسماء اللّٰہ......، رقم: ۳۵۰۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، ایک کم سو۔ جس نے ان کو خوب اچھی طرح یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی مالک و معبود نہیں۔ اس کے ننانوے صفاتی نام یہ ہیں:-

اَلرَّحْمٰنُ	بے حد رحم کرنے والا	اَلرَّحِیْمُ	نہایت مہربان
اَلْمَلِكُ	حقیقی بادشاہ	اَلْقُدُّوْسُ	ہر عیب سے پاک
اَلسَّلَامُ	ہر آفت سے سلامت رکھنے والا	اَلْمُؤْمِنُ	امن و ایمان عطا فرمانے والا
اَلْمُهَیْمِنُ	پوری نگہبانی فرمانے والا	اَلْعَزِیْزُ	سب پر غالب
اَلْجَبَّارُ	خرابی کا درست کرنے والا	اَلْمُتَکَبِّرُ	بہت بڑائی اور عظمت والا
اَلْخَالِقُ	پیدا فرمانے والا	اَلْبَارِئُ	ٹھیک ٹھیک بنانے والا
اَلْمُصَوِّرُ	صورت بنانے والا	اَلْغَفَّارُ	گناہوں کا بہت زیادہ بخشنے والا
اَلْقَهَّارُ	سب کو اپنے قابو میں رکھنے والا	اَلْوَهَّابُ	سب کچھ عطا کرنے والا
الرَّزَّاقُ	بہت بڑا روزی دینے والا	اَلْفَتَّاحُ	سب کیلئے رحمت کے دروازے کھولنے والا
اَلْعَلِیْمُ	سب کچھ جاننے والا	اَلْقَابِضُ	تنگی کرنے والا
اَلْبَاسِطُ	فراخی کرنے والا	اَلْخَافِضُ	پست کرنے والا
اَلرَّافِعُ	بلند کرنے والا	اَلْمُعِزُّ	عزت دینے والا

اَلْمُذِلُّ	ذلت دینے والا	اَلسَّمِیْعُ	سب کچھ سننے والا
اَلْبَصِیْرُ	سب کچھ دیکھنے والا	اَلْحَکَمُ	اٹل فیصلے والا
اَلْعَدْلُ	سراپا عدل وانصاف	اَللَّطِیْفُ	بھیدوں کا جاننے والا
اَلْخَبِیْرُ	ہر بات سے باخبر	اَلْحَلِیْمُ	نہایت بردبار
اَلْعَظِیْمُ	بڑی عظمت والا	اَلْغَفُوْرُ	بہت بخشنے والا
اَلشَّکُوْرُ	قدردان (تھوڑے پر بہت دینے والا)	اَلْعَلِیُّ	بلند مرتبہ والا
اَلْکَبِیْرُ	بہت بڑا	اَلْحَفِیْظُ	حفاظت کرنے والا
اَلْمُقِیْتُ	سب کو زندگی کا سامان عطا کرنے والا	اَلْحَسِیْبُ	سب کے لئے کافی ہوجانے والا
اَلْجَلِیْلُ	بڑی بزرگی والا	اَلْکَرِیْمُ	بے مانگے عطا فرمانے والا
اَلرَّقِیْبُ	نگراں	اَلْمُجِیْبُ	قبول فرمانے والا
اَلْوَاسِعُ	وسعت رکھنے والا	اَلْحَکِیْمُ	بڑی حکمتوں والا
اَلْوَدُوْدُ	اپنے بندوں کو چاہنے والا	اَلْمَجِیْدُ	عزت وشرافت والا
اَلْبَاعِثُ	زندہ کرکے قبروں سے اُٹھانے والا	اَلشَّہِیْدُ	ایسا حاضر جو سب کچھ دیکھتا ہے اور جانتا ہے
اَلْحَقُّ	اپنی ساری صفات کے ساتھ موجود	اَلْوَکِیْلُ	کام بنانے والا
اَلْقَوِیُّ	بڑی طاقت وقوت والا	اَلْمَتِیْنُ	بہت مضبوط
اَلْوَلِیُّ	سرپرست ومددگار	اَلْحَمِیْدُ	تعریف کا مستحق
اَلْمُحْصِیْ	سب مخلوقات کے بارے میں پوری معلومات رکھنے والا	اَلْمُبْدِئُ	پہلی بار پیدا کرنے والا
اَلْمُعِیْدُ	دوبارہ پیدا کرنے والا	اَلْمُحْیِیْ	زندگی بخشنے والا
اَلْمُمِیْتُ	موت دینے والا	اَلْحَیُّ	ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والا
اَلْقَیُّوْمُ	سب کو قائم رکھنے اور سنبھالنے والا	اَلْوَاجِدُ	سب کچھ اپنے پاس رکھنے والا یعنی ہر چیز اس کے خزانے میں ہے

اَلْمَاجِدُ	بڑائی والا	اَلْوَاحِدُ	ایک
اَلْاَحَدُ	اکیلا	اَلصَّمَدُ	سب سے بے نیاز اور سب اس کے محتاج
اَلْقَادِرُ	بہت زیادہ قدرت والا	اَلْمُقْتَدِرُ	سب پر کامل اقتدار رکھنے والا
اَلْمُقَدِّمُ	آگے کر دینے والا	اَلْمُؤَخِّرُ	پیچھے کر دینے والا
اَلْاَوَّلُ	سب سے پہلے	اَلْآخِرُ	سب کے بعد یعنی جب کوئی نہ تھا، کچھ نہ تھا، جب بھی وہ موجود تھا اور جب کوئی نہ رہے گا کچھ نہ رہے گا وہ اس وقت اور اس کے بعد بھی موجود رہے گا۔
اَلظَّاهِرُ	بالکل ظاہر یعنی دلائل کے اعتبار سے اُس کا وجود بالکل ظاہر ہے	اَلْبَاطِنُ	نگاہوں سے اوجھل
اَلْوَالِي	ہر چیز کا ذمہ دار	اَلْمُتَعَالِي	مخلوق کی صفات سے برتر
اَلْبَرُّ	بڑا محسن	اَلتَّوَّابُ	توبہ کی توفیق دینے والا اور توبہ قبول کرنے والا
اَلْمُنْتَقِمُ	مجرمین سے بدلہ لینے والا	اَلْعَفُوُّ	بہت معافی دینے والا
الرَّؤُوْفُ	بہت شفقت رکھنے والا	مَالِكُ الْمُلْكِ	سارے جہاں کا مالک
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ	عظمت وجلال اور انعام و اکرام والا	اَلْمُقْسِطُ	حقدار کا حق ادا کرنے والا
اَلْجَامِعُ	ساری مخلوق کو قیامت کے دن یکجا کرنے والا	اَلْغَنِيُّ	خود بے نیاز جس کو کسی سے کوئی حاجت نہیں
اَلْمُغْنِي	اپنی عطا کے ذریعہ بندوں کو بے نیاز کر دینے والا	اَلْمَانِعُ	روک دینے والا
اَلضَّارُّ	(اپنی حکمت اور مشیت کے تحت) ضرر پہنچانے والا	اَلنَّافِعُ	نفع پہنچانے والا

اَلنُّوْرُ	سراپا نور اور نور بخشنے والا	اَلْهَادِي	سیدھا راستہ دکھانے اور اس پر چلانے والا
اَلْبَدِيْعُ	بلانمونہ بنانے والا	اَلْبَاقِي	ہمیشہ رہنے والا (جس کو کبھی فنا نہیں)
اَلْوَارِثُ	سب کے فنا ہو جانے کے بعد باقی رہنے والا	اَلرَّشِيْدُ	صاحبِ رُشد وحکمت (جس کا ہر فعل اور فیصلہ درست ہے)
اَلصَّبُوْرُ	بہت برداشت کرنے والا (کہ بندوں کی بڑی سے بڑی نافرمانیوں دیکھتا ہے اور فوراً عذاب بھیج کر ان کو تہس نہس نہیں کر دیتا) (ترمذی)		

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے بہت سے نام ہیں جو قرآنِ کریم یا دیگر روایات میں مذکور ہیں جن میں سے ننانوے اس حدیث میں ہیں۔ (مظاہر حق)

﴿ 83 ﴾ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَامُحَمَّدُ ! اُنْسُبْ لَنَا رَبَّكَ، فَاَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ ○ اَللهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴾. (رواه احمد ٥/١٣٤)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مشرکین نے نبی کریم ﷺ سے کہا: اے محمد! ہمیں اپنے پروردگار کا نسب تو بتلایئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت (سورہ اخلاص) نازل فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے: آپ کہہ دیجیے کہ وہ یعنی اللہ تعالیٰ ایک ہے اور بے نیاز ہے، اُس کی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔ (مسند احمد)

﴿ 84 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: (قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ): كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ، وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ، اَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّايَ اَنْ يَقُوْلَ: اِنِّيْ لَنْ اُعِيْدَهٗ كَمَا بَدَاْتُهٗ، وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ اَنْ يَقُوْلَ: اتَّخَذَ اللهُ وَلَدًا، وَاَنَا الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لِيْ كُفُوًا اَحَدٌ. رواه البخاري، باب قوله الله الصمد، رقم: ٤٩٧٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک حدیثِ قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشادِ مبارک نقل فرماتے ہیں: آدم کے بیٹے نے مجھے جھٹلایا حالانکہ یہ اس کے لئے

مناسب نہیں تھا اور مجھے برا بھلا کہا حالانکہ اُسے اس کا حق نہیں تھا۔اس کا مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے میں اسے دوبارہ زندہ نہیں کرسکتا جیسا کہ میں نے پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا، اور اس کا برا بھلا کہنا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے میں نے کسی کو اپنا بیٹا بنالیا ہے حالانکہ میں بے نیاز ہوں نہ میری کوئی اولاد ہے نہ میں کسی کی اولاد ہوں اور نہ کوئی میرے برابر کا ہے۔ (بخاری)

﴿ 85 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ: لَا یَزَالُ النَّاسُ یَتَسَاءَ لُوْنَ حَتّٰی یُقَالَ: هٰذَا خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللهَ ؟ فَاِذَا قَالُوا ذٰلِكَ فَقُوْلُوا: اَللهُ اَحَدٌ اللهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ، ثُمَّ لْیَتْفُلْ عَنْ یَسَارِهٖ ثَلَاثًا وَلْیَسْتَعِذْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. رواہ ابو داؤد، مشکوۃ المصابیح، رقم: ۷۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لوگ ہمیشہ (اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں) ایک دوسرے سے پوچھتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا ہے (لیکن) اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ (نعوذ باللہ) جب لوگ یہ بات کہیں تو تم یہ کلمات کہو: اَللهُ اَحَدٌ اللهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ **ترجمہ:** اللہ تعالیٰ ایک ہیں، اللہ تعالیٰ کسی کے محتاج نہیں سب ان کے محتاج ہیں نہ اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہیں۔اور نہ کوئی اللہ تعالیٰ کا ہمسر ہے۔پھر اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھتکار دے اور اللہ تعالیٰ سے شیطان مردود کی پناہ مانگے۔

(ابوداؤد، مشکوۃ المصابیح)

﴿ 86 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: قَالَ اللهُ تَعَالٰی: یُؤْذِیْنِی ابْنُ آدَمَ، یَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ، بِیَدِی الْاَمْرُ، اُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ.

رواہ البخاری، باب قول اللہ تعالیٰ یریدون ان یبدلوا کلام اللہ، رقم: ۷٤۹۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک حدیثِ قُدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں: آدم کا بیٹا مجھے تکلیف دینا چاہتا ہے، زمانہ کو برا بھلا کہتا ہے حالانکہ زمانہ (کچھ نہیں وہ) تو میں ہی ہوں، میرے ہی ہاتھ میں (زمانے کے) تمام معاملات ہیں، میں جس طرح چاہتا ہوں رات اور دن کو گردش دیتا ہوں۔ (بخاری)

﴿ 87 ﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَااَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰی اَذًی سَمِعَہُ مِنَ اللّٰہِ، یَدَّعُوْنَ لَہُ الْوَلَدَ ثُمَّ یُعَافِیْھِمْ وَیَرْزُقُھُمْ.

رواہ البخاری،باب قول اللّٰہ تعالیٰ ان اللّٰہ ھو الرزاق......رقم: ۷۳۷۸

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تکلیف دہ بات سن کر اللہ تعالیٰ سے زیادہ برداشت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ مشرکین اس کے بیٹا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور پھر بھی وہ انہیں عافیت دیتا ہے اور روزی عطا کرتا ہے۔ (بخاری)

﴿ 88 ﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ کَتَبَ فِیْ کِتَابِہٖ فَھُوَ عِنْدَہٗ فَوْقَ الْعَرْشِ: اِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ غَضَبِیْ.

رواہ مسلم، باب فی سعۃ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ......رقم: ٦٩٦٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو لوح محفوظ میں یہ لکھ دیا ”میری رحمت میرے غصہ سے بڑھی ہوئی ہے“۔ یہ تحریر ان کے سامنے عرش پر موجود ہے۔ (مسلم)

﴿ 89 ﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: لَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الْعُقُوْبَۃِ، مَا طَمِعَ بِجَنَّتِہٖ اَحَدٌ، وَلَوْ یَعْلَمُ الْکَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الرَّحْمَۃِ، مَا قَنِطَ مِنْ جَنَّتِہٖ اَحَدٌ.

رواہ مسلم، باب فی سعۃ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ ......رقم: ٦٩٧٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اگر مؤمن کو اُس سزا کا صحیح علم ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کے یہاں نافرمانوں کے لئے ہے تو اس کی جنت کی کوئی امید نہ رکھے اور اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کی اس رحمت کا صحیح علم ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کے یہاں ہے تو اس کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہو۔ (مسلم)

﴿ 90 ﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ لِلّٰہِ مِائَۃَ رَحْمَۃٍ، اَنْزَلَ مِنْھَا رَحْمَۃً وَاحِدَۃً بَیْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَھَائِمِ وَالْھَوَامِّ، فَبِھَا یَتَعَاطَفُوْنَ، وَ بِھَا یَتَرَاحَمُوْنَ، وَبِھَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰی وَلَدِھَا، وَاَخَّرَ اللّٰہُ تِسْعًا وَتِسْعِیْنَ رَحْمَۃً، یَرْحَمُ بِھَا عِبَادَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.

رواہ مسلم، باب فی سعۃ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ......رقم: ٦٩٧٤

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ: فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ اَکْمَلَھَا بِھٰذِہِ الرَّحْمَۃِ۔ (رقم: ٦٩٧٧)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں سو رحمتیں ہیں۔ اُس نے اُن میں سے ایک رحمت جن وانس، جانوروں اور کیڑے مکوڑوں کے درمیان اتاری ہے۔ اُسی ایک حصہ کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر نرمی اور رحم کرتے ہیں، اُسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچے پر شفقت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتوں کو قیامت کے دن کے لئے رکھا ہے کہ اِن کے ذریعہ اپنے بندوں پر رحم فرمائیں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اپنی اِن ننانوے رحمتوں کو اِس دنیوی رحمت کے ساتھ ملا کر مکمل فرمائیں گے (پھر سو کی سو رحمتوں کے ذریعے اپنے بندوں پر رحم فرمائیں گے)۔ (مسلم)

﴿ 91 ﴾ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ: قُدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِسَبْیٍ، فَاِذَا امْرَاَۃٌ مِنَ السَّبْیِ، تَبْتَغِیْ، اِذَا وَجَدَتْ صَبِیًّا فِی السَّبْیِ، اَخَذَتْہُ فَاَلْصَقَتْہُ بِبَطْنِھَا وَاَرْضَعَتْہُ، فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَتَرَوْنَ ھٰذِہِ الْمَرْاَۃَ طَارِحَۃً وَلَدَھَا فِی النَّارِ؟ قُلْنَا: لَا وَ اللّٰہِ! وَھِیَ تَقْدِرُ عَلٰی اَنْ لَا تَطْرَحَہٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَللّٰہُ اَرْحَمُ بِعِبَادِہٖ مِنْ ھٰذِہٖ بِوَلَدِھَا۔ رواہ مسلم، باب فی سعۃ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ ......، رقم: ٦٩٧٨

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی لائے گئے۔ ان میں ایک عورت پر نظر پڑی جو اپنا بچہ تلاش کرتی پھر رہی تھی۔ جونہی اُسے بچہ ملا اُس نے اُسے اٹھا کر اپنے پیٹ سے لگایا اور دودھ پلایا۔ نبی کریم ﷺ نے ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے، یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ کی قسم نہیں، خصوصاً جبکہ اُسے بچے کو آگ میں نہ ڈالنے کی قدرت بھی ہے (کوئی مجبوری نہیں)۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ عورت اپنے بچے پر جتنا رحم و پیار کرتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے کہیں زیادہ رحم و پیار کرتے ہیں۔ (مسلم)

﴿ 92 ﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ صَلٰوۃٍ وَقُمْنَا مَعَہٗ، فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ وَھُوَ فِی الصَّلٰوۃِ: اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِی وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِیُّ ﷺ قَالَ لِلْاَعْرَابِیِّ: لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا یُرِیْدُ رَحْمَۃَ اللّٰہِ۔

رواہ البخاری، باب رحمۃ الناس والبھائم، رقم: ٦٠١٠

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ ایک دیہات کے رہنے والے (نومسلم) نے نماز میں ہی کہا: اے اللہ! (صرف) مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کر، ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کر۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو اس دیہات کے رہنے والے سے فرمایا: تم نے بڑی وسیع چیز کو تنگ کردیا (گھبراؤ نہیں! رحمت تو اتنی ہے کہ سب پر چھا جائے پھر بھی تنگ نہ ہو تم ہی اسے تنگ سمجھ رہے ہو)۔ (بخاری)

﴿ 93 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ اِلَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ یَهُوْدِیٌّ وَلَا نَصْرَانِیٌّ، ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ، اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ. رواہ مسلم ،باب وجوب الإیمان ......،رقم:۳۸٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اس امت میں کوئی شخص یہودی یا عیسائی ایسا نہیں جو میری (نبوت کی) خبر سنے پھر اس دین پر ایمان نہ لائے جس کو دیکر مجھے بھیجا گیا ہے، اور (اسی حال پر) مرجائے تو یقیناً وہ دوزخیوں میں ہوگا۔ (مسلم)

﴿ 94 ﴾ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَاقَالَ: جَاءَ تْ مَلَائِکَةٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّهٗ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ یَقْظَانُ، فَقَالُوا: اِنَّ لِصَاحِبِکُمْ هٰذَا مَثَلاً، قَالَ:فَاضْرِبُوا لَهٗ مَثَلاً، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّهٗ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ یَقْظَانُ،فَقَالُوا: مَثَلُهٗ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا وَجَعَلَ فِیْهَا مَاْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِیًا،فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِیَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَکَلَ مِنَ الْمَاْدُبَةِ، وَمَنْ لَمْ یُجِبِ الدَّاعِیَ لَمْ یَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ یَاْکُلْ مِنَ الْمَاْدُبَةِ، فَقَالُوا: اَوِّلُوْهَا لَهٗ یَفْقَهُهَا،فَقَالَ بَعْضُهُمْ:اِنَهٗ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ یَقْظَانُ،فَقَالُوا: فَالدَّارُ: الْجَنَّةُ، وَالدَّاعِی: مُحَمَّدٌ ﷺ، فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصٰی مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ فَرْقٌ بَیْنَ النَّاسِ. رواہ البخاری، باب الإقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ رقم:۷۲۸۱

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کچھ فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت آئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے تھے۔ فرشتوں نے آپس میں

کہا: آپ سوئے ہوئے ہیں۔ کسی فرشتے نے کہا: آنکھیں سورہی ہیں لیکن دل تو جاگ رہا ہے۔ پھر آپس میں کہنے لگے تمہارے اِن ساتھی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں ایک مثال ہے، اس کو ان کے سامنے بیان کرو۔ دوسرے فرشتوں نے کہا: وہ تو سو رہے ہیں (لہٰذا بیان کرنے سے کیا فائدہ؟) ان میں سے بعض نے کہا: بے شک آنکھیں سورہی ہیں لیکن دل تو جاگ رہا ہے۔ پھر فرشتے ایک دوسرے سے کہنے لگے: ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے مکان بنایا اور اس میں دعوت کا انتظام کیا۔ پھر لوگوں کو بلانے کے لئے آدمی بھیجا، جس نے اس بلانے والے کی بات مان لی وہ مکان میں داخل ہوگا اور کھانا بھی کھائے گا اور جس نے اس بلانے والے کی بات نہ مانی وہ نہ مکان میں داخل ہوگا اور نہ ہی کھانا کھائے گا یہ سن کر فرشتوں نے آپس میں کہا: اس مثال کی وضاحت کرو تا کہ یہ سمجھ لیں۔ بعض نے کہا: یہ تو سو رہے ہیں (وضاحت کرنے سے کیا فائدہ؟) دوسروں نے کہا: آنکھیں سورہی ہیں مگر دل تو بیدار ہے۔ پھر کہنے لگے: وہ مکان جنت ہے (جسے اللہ تعالیٰ نے بنایا اور اس میں مختلف نعمتیں رکھ کر دعوت کا انتظام کیا) اور (اس جنت کی طرف) بلانے والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی (لہٰذا وہ جنت میں داخل ہوگا اور وہاں کی نعمتیں حاصل کریگا) اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی (لہٰذا وہ جنت کی نعمتوں سے محروم رہے گا) محمد صلی اللہ علیہ سلم نے لوگوں کی دو قسمیں بنا دیں (ماننے والے اور نہ ماننے والے)۔　(بخاری)

فائدہ: حضرات انبیاء علیہم السلام کی یہ خصوصیت ہے کہ ان کی نیند عام انسانوں کی نیند سے مختلف ہوتی ہے۔ عام انسان نیند کی حالت میں بالکل بے خبر ہوتے ہیں جب کہ انبیاء نیند کی حالت میں بھی بالکل بے خبر نہیں ہوتے۔ ان کی نیند کا تعلق صرف آنکھوں سے ہوتا ہے دل نیند کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کی ذات عالی سے جڑا رہتا ہے۔　(بذل المجہود)

﴿ 95 ﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْمًا فَقَالَ: يَا قَوْمِ اِنِّیْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَیَّ، وَاِنِّیْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ، فَالنَّجَاءَ، فَاَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا، وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ، فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ، فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ

اَطَاعَنِیْ فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ، وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ.

رواه البخاري باب الإقتداء بسنن رسول الله ﷺ،رقم:۷۲۸۳

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اور اِس دین کی مثال جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دیکر بھیجا ہے اس شخص کی سی ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا میری قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے دشمن کا لشکر دیکھا ہے اور میں ایک سچا ڈرانے والا ہوں لہٰذا نجات کی فکر کرو۔ اس پر اس کی قوم کے کچھ لوگوں نے تو اس کا کہنا مانا اور آہستہ آہستہ رات میں ہی چل پڑے اور دشمن سے نجات پالی۔ کچھ لوگوں نے اس کو جھوٹا سمجھا اور صبح تک اپنے گھروں میں رہے۔ دشمن کا لشکر صبح ہوتے ہی ان پر ٹوٹ پڑا اور ان کو تباہ و برباد کر ڈالا۔ یہی مثال اس شخص کی ہے جس نے میری بات مان لی اور میرے لائے ہوئے دین کی پیروی کی (وہ نجات پاگیا) اور یہی مثال اس شخص کی ہے جس نے میری بات نہ مانی اور اس دین کو جھٹلا دیا جس کو میں لے کر آیا ہوں (وہ ہلاک ہوگیا)۔ (بخاری)

فائدہ: چونکہ عربوں میں صبح سویرے حملہ کرنے کا رواج تھا اس وجہ سے دشمن کے حملے سے محفوظ رہنے کے لئے راتوں رات سفر کیا جاتا تھا۔

﴿ 96 ﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنِّیْ مَرَرْتُ بِاَخٍ لِیْ مِنْ قُرَیْظَةَ فَكَتَبَ لِیْ جَوَامِعَ مِنَ التَّوْرَاةِ، أَلاَ أَعْرِضُهَا عَلَیْكَ؟ قَالَ: فَتَغَیَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ عَبْدُ اللهِ یَعْنِیْ ابْنَ ثَابِتٍ، فَقُلْتُ لَهُ: اَلاَ تَرَی مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ: رَضِیْنَا بِاللهِ تَعَالیٰ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلاً، قَالَ:فَسُرِّیَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَقَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ،لَوْ اَصْبَحَ فِیْكُمْ مُوْسیٰ ثُمَّ اتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ، اِنَّكُمْ حَظِّیْ مِنَ الْاُمَمِ وَاَنَا حَظُّكُمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ. رواه احمد ٤/٢٦٥

حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا اپنے ایک بھائی کے پاس سے گذر ہوا جو کہ قبیلہ بنی قریظہ میں سے ہے۔ اس نے (میرے فائدہ کی غرض سے) تورات سے کچھ جامع باتیں لکھ کر دی ہیں، اجازت ہو تو آپ کے سامنے پیش کردوں؟ حضرت

عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا میں نے کہا: عمر! کیا آپ رسول اللہ علیہ السلام کے چہرہ مبارک پر غصہ کے آثار نہیں دیکھ رہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فوراً اپنی غلطی کا احساس ہوا اور عرض کیا" رَضِینَا بِاللّٰہِ تَعَالیٰ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلاً "ہم اللہ تعالیٰ کو رب، اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول مان کر راضی ہو چکے ہیں۔ یہ کلمات سن کر آپؐ کے چہرہ سے غصہ کا اثر زائل ہوا اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر موسیٰ (علیہ السلام) تم میں موجود ہوتے اور تم مجھے چھوڑ کر ان کا اتباع کرتے تو یقیناً گمراہ ہو جاتے۔ امتوں میں سے تم میرے حصے میں آئے ہو اور نبیوں میں سے میں تمہارے حصے میں آیا ہوں (لہٰذا تمہاری کامیابی میری ہی اتباع میں ہے)۔

(مسند احمد)

﴿ 97 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: كُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی، قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! وَمَنْ یَاْبٰی؟قَالَ: مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی۔ رواه البخاری، باب الإقتداء بسنن رسول الله ﷺ ،رقم: ۷۲۸۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے ان لوگوں کے جو انکار کر دیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! (جنت میں جانے سے) کون انکار کر سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی یقیناً اس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا۔ (بخاری)

﴿ 98 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی یَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ. رواه البغوی فی شرح السنة ۲۱۳/۱، قال النووی: حدیث صحیح، رویناه فی کتاب الحجة باسناد صحیح، جامع العلوم والحکم ص ۳٦٤

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک (کامل) ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی نفسانی چاہتیں اس دین کے تابع نہ ہو جائیں جس کو میں لے کر آیا ہوں۔ (شرح السنۃ)

﴿99﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ، ثُمَّ قَالَ لِيْ: يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ، وَمَنْ اَحْيَا سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيْ فِي الْجَنَّةِ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ما جاء في الاخذ بالسنة......،رقم: ٢٦٧٨

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: میرے بیٹے! اگر تم صبح وشام (ہر وقت) اپنے دل کی یہ کیفیت بنا سکتے ہو کہ تمہارے دل میں کسی کے بارے میں ذرا بھی کھوٹ نہ ہو تو ضرور ایسا کرو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بیٹے! یہ بات میری سنت میں سے ہے اور جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ (ترمذی)

﴿100﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ اِلٰى بُيُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا اُخْبِرُوْا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا: وَاَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَدْ غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ، فَقَالَ اَحَدُهُمْ: اَمَّا اَنَا فَاَنَا اُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا، وَقَالَ آخَرُ: اَنَا اَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلَا اُفْطِرُ، وَقَالَ آخَرُ: اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا، فَجَاءَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؟ اَمَا وَاللهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهُ، لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ، وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ، وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ.

رواه البخاري، باب الترغيب في النكاح، رقم: ٥٠٦٣

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی عبادت کے بارے میں پوچھنے کے لئے تین شخص ازواجِ مطہرات کے پاس آئے۔ جب ان لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا حال بتایا گیا تو انہوں نے آپ کی عبادت کو تھوڑا سمجھا اور کہا: ہمارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا مقابلہ؟ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی لغزشیں (اگر ہوں بھی تو) معاف فرمادی ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا: میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا، اور کبھی ناغہ نہیں ہونے دوں گا۔ تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے دور رہوں گا، کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ (ان میں آپس میں یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا: کیا تم لوگوں نے یہ باتیں کہی ہیں؟

غور سے سنو، اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور تم میں سب سے زیادہ تقویٰ اختیار کرنے والا ہوں، لیکن میں روزہ رکھتا ہوں اور نہیں بھی رکھتا، نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں (یہی میرا طریقہ ہے لہٰذا) جس نے میرے طریقہ سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ (بخاری)

﴿101﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهُ اَجْرُ شَهِیْدٍ.

رواہ الطبرانی باسناد لا باس به،الترغیب ۱/ ۸۰

حضرت ابو ہریرہ ؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جس نے میرے طریقے کو میری امت کے بگاڑ کے وقت مضبوطی سے تھامے رکھا اُسے شہید کا ثواب ملے گا۔

(طبرانی، ترغیب)

﴿102﴾ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ رَحِمَهُ اللهُ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: تَرَكْتُ فِیْكُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِیِّهٖ.

رواہ الإمام مالك فی الموطاء النهی عن القول فی القدر ص ۷۰۲

حضرت مالک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہے۔

(موطا امام مالک)

﴿103﴾ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ یَوْمًا بَعْدَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُیُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَبِمَاذَا تَعْهَدُ اِلَیْنَا یَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: اُوْصِیْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ، فَاِنَّهُ مَنْ یَعِشْ مِنْكُمْ یَرَ اخْتِلَافًا كَثِیْرًا، وَاِیَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ، فَاِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَیْكُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ، عَضُّوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ.

رواہ الترمذی، وقال: هذاحدیث حسن صحیح،باب ماجاء فی الاخذ بالسنة الجامع الترمذی ۲/ ۵۲ طبع فاروقی کتب خانہ،ملتان

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن صبح کی نماز کے بعد ایسے موثر انداز میں نصیحت فرمائی کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دلوں میں خوف پیدا ہو گیا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یہ تو رخصت ہونے والے کی نصیحت معلوم ہوتی ہے پھر آپ ہمیں کس چیز کی وصیت فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کی اور (امیر کی بات) سننے اور ماننے کی وصیّت کرتا ہوں اگرچہ وہ امیر حبشی غلام ہو۔ تم میں جو میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت اختلافات دیکھے گا۔ تم دین میں نئی نئی باتیں پیدا کرنے سے بچو کیونکہ ہر نئی بات گمراہی ہے۔ لہٰذا تم ایسا زمانہ پاؤ تو میری اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ (ترمذی)

﴿104﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ رَاٰی خَاتَمًا مِنْ ذَھَبٍ فِیْ یَدِ رَجُلٍ، فَنَزَعَہٗ فَطَرَحَہٗ وَقَالَ: یَعْمِدُ اَحَدُکُمْ اِلٰی جَمْرَۃٍ مِنْ نَارٍ فَیَجْعَلُھَا فِیْ یَدِہٖ فَقِیْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَھَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: خُذْ خَاتَمَکَ انْتَفِعْ بِہٖ، قَالَ: لَا، وَاللّٰہِ! لَا آخُذُہٗ اَبَدًا، وَقَدْ طَرَحَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ. رواہ مسلم، باب تحریم خاتم الذھب ......، رقم: ٥٤٧٢

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ نے اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: (کتنی تعجب کی بات ہے کہ) تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے کو اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتا ہے یعنی جو شخص اپنے ہاتھوں میں سونے کی کوئی چیز پہنے گا اُس کا ہاتھ دوزخ میں چلا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد اس شخص سے کہا گیا: اپنی انگوٹھی لے لو (اور) اس (کو بیچ کر یا ہدیہ کر کے اس) سے فائدہ اٹھالو! اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم! نہیں، جس چیز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینک دیا ہو میں اُس کو کبھی نہیں اُٹھاؤں گا۔ (مسلم)

﴿105﴾ قَالَتْ زَیْنَبُ: دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ حَبِیْبَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ حِیْنَ تُوُفِّیَ اَبُوْھَا اَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ اُمُّ حَبِیْبَۃَ بِطِیْبٍ فِیْہِ صُفْرَۃٌ خَلُوْقٌ اَوْغَیْرُہٗ فَدَھَنَتْ مِنْہُ جَارِیَۃً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَیْھَا ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰہِ مَالِیْ بِالطِّیْبِ مِنْ حَاجَۃٍ غَیْرَ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: لَا یَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَعَشْرًا. رواہ البخاری، باب تحد المتوفی عنھا اربعۃ اشھر وعشرا، رقم: ٥٣٣٤

حضرت زینب رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی اہلیہ محترمہ حضرت اُمِّ حَبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس وقت گئی جب ان کے والد حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو منگوائی جس میں خلوق یا کسی اور چیز کی ملاوٹ کی وجہ سے زردی تھی اس میں سے کچھ خوشبو لونڈی کو لگائی پھر اسے اپنے رخساروں پر مل لیا، اس کے بعد فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کے استعمال کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ بات صرف یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے سوائے شوہر کے (کہ اس کا سوگ) چار مہینے دس دن ہے۔ (بخاری)

فائدہ: خَلُوق ایک قسم کی مرکّب خوشبو کا نام ہے جس کے اجزاء میں اکثر حصہ زعفران کا ہوتا ہے۔

﴿106﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ: مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: مَا اَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيْرِ صَلٰوةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ، وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، قَالَ: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ.

رواه البخاري، باب علامة الحب في الله ......، رقم: ٦١٧١

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا قیامت کب آئے گی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے لئے تم نے کیا تیار کر رکھا ہے؟ اس نے عرض کیا: میں نے قیامت کے لئے نہ تو زیادہ (نفلی) نمازیں نہ زیادہ (نفلی) روزے تیار کئے ہیں۔ اور نہ زیادہ صدقہ، ہاں ایک بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو پھر (قیامت میں) تم ان ہی کے ساتھ ہو گے جن سے تم نے (دنیا میں) محبت رکھی۔ (بخاری)

﴿107﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّكَ لَاَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ، وَاِنَّكَ لَاَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَهْلِيْ وَمَالِيْ، وَاِنَّكَ لَاَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ وَلَدِيْ، وَاِنِّيْ لَاَكُوْنُ فِي الْبَيْتِ فَاَذْكُرُكَ فَمَا اَصْبِرُ حَتّٰى آتِيَ فَاَنْظُرَ اِلَيْكَ، وَاِذَا ذَكَرْتُ مَوْتِيْ وَمَوْتَكَ، عَرَفْتُ اَنَّكَ اِذَا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ رُفِعْتَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ، وَاِنِّيْ اِذَا

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ خَشِيْتُ اَنْ لاَ اَرَاكَ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا حَتّٰى نَزَلَ جِبْرِيْلُ عليه السلام بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ج وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾ رواه الطبرانی فی الصغیر والاوسط ورجاله رجال الصحیح غیر عبدالله بن عمران العابدی وهو ثقه، مجمع الزوائد ٧/٦٣

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں، اپنی بیوی اور مال سے بھی زیادہ محبوب ہیں اور اپنی اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں اور آپ کا خیال آجاتا ہے تو صبر نہیں آتا جب تک کہ حاضر ہو کر زیارت نہ کرلوں۔ مجھے یہ خبر ہے کہ اس دنیا سے تو آپ کو اور مجھے رخصت ہونا ہے اس کے بعد آپ تو انبیاء (علیہم السلام) کے درجہ پر چلے جائیں گے اور (مجھے اول تو یہ معلوم نہیں کہ میں جنت میں پہنچوں گا بھی یا نہیں) اگر میں جنت میں پہنچ بھی گیا تو (چونکہ میرا درجہ آپ سے بہت نیچے ہوگا اس لئے) مجھے اندیشہ ہے کہ میں وہاں آپ کی زیارت نہ کرسکوں گا تو مجھے کیسے صبر آئے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے ان کی بات سن کر کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے، "وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ج" **ترجمہ:** اور جو شخص اللہ و رسول کا کہنا مان لے گا تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صلحاء۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿108﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِيْ لِيْ حُبًّا، نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ، يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِيْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ. رواه مسلم، باب فیمن یودّ رؤیة النبی ﷺ ...... رقم: ٧١٤٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں مجھ سے زیادہ محبت رکھنے والے لوگوں میں وہ (بھی) ہیں جو میرے بعد آئیں گے، ان کی یہ آرزو ہوگی کہ کاش وہ اپنا گھربار اور مال سب قربان کر کے کسی طرح مجھ کو دیکھ لیتے۔ (مسلم)

﴿109﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ

الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا، وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ.

رواہ مسلم، باب المساجد و مواضع الصلوۃ، رقم:۱۱۶۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے چھ چیزوں کے ذریعے دیگر انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے: (۱) مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے (۲) رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی (اللہ تعالیٰ دشمنوں کے دل میں میرا رعب اور خوف پیدا فرمادیتے ہیں) (۳) مالِ غنیمت میرے لئے حلال بنادیا گیا (پچھلی امتوں میں مالِ غنیمت کو آگ آکر جلادیتی تھی) (۴) ساری زمین میرے لئے مسجد یعنی نماز پڑھنے کی جگہ بنادی گئی (پچھلی امتوں میں عبادت صرف مخصوص جگہوں میں ادا ہوسکتی تھی) اور ساری زمین کی (مٹی کو) میرے لئے پاک بنادیا گیا (تیمم کے ذریعے بھی پاکی حاصل کی جاسکتی ہے) (۵) ساری مخلوق کے لئے مجھے نبی بنا کر بھیجا گیا (مجھ سے پہلے انبیاء کو خاص طور پر ان کی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا) (۶) نبوت اور رسالت کا سلسلہ مجھ پر ختم کیا گیا (یعنی اب میرے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا)۔ (مسلم)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ''مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں'' اس کا مطلب یہ ہے کہ مختصر الفاظ پر مشتمل چھوٹے چھوٹے جملوں میں بہت سے معانی موجود ہوتے ہیں۔

﴿110﴾ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنِّيْ عَبْدُ اللهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ. (الحديث) رواه الحاكم

وقال: هذاحديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ۴۱۸/۲

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور آخری نبی ہوں۔ (مستدرک حاکم)

﴿111﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَاَحْسَنَهُ وَاَجْمَلَهُ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهِ وَيَعْجَبُوْنَ لَهُ وَيَقُوْلُوْنَ: هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ: فَاَنَا اللَّبِنَةُ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ.

رواه البخاري، باب خاتم النبيين، رقم: ۳۵۳۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے گھر بنایا ہو اور اس میں ہر طرح کا حسن اور خوبصورتی پیدا کی ہو لیکن گھر کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ہو۔ اب لوگ مکان کے چاروں طرف گھومتے ہیں، مکان کی خوشنمائی کو پسند کرتے ہیں لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں آخری نبی ہوں۔ (بخاری)

﴿112﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا، فَقَالَ: يَا غُلَامُ! اِنِّيْ اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، اِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰهَ، وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَّنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَاِنِ اجْتَمَعُوا عَلٰى اَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ.

رواه الترمذی وقال:هذا حدیث حسن صحیح،باب حدیث حنظلة ......،رقم: ٢٥١٦

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک دن (سواری پر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بچے! میں تمہیں چند (اہم) باتیں سکھاتا ہوں: اللہ تعالیٰ (کے احکام) کی حفاظت کرو، اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق کا خیال رکھو، ان کو اپنے سامنے پاؤ گے (ان کی مدد تمہارے ساتھ رہے گی) جب مانگو تو اللہ تعالیٰ سے مانگو، جب مدد لو تو اللہ تعالیٰ سے (ہی) لو۔ اور یہ بات جان لو کہ اگر ساری امت جمع ہو کر تمہیں کچھ نفع پہنچانا چاہے تو وہ تمہیں اتنا ہی نفع پہنچا سکتی ہے جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے (تقدیر میں) لکھ دیا ہے، اور اگر سب مل کر نقصان پہنچانا چاہیں تو اتنا ہی نقصان پہنچا سکتے ہیں جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری (تقدیر میں) لکھ دیا ہے۔ (تقدیر کے) قلموں (سے سب کچھ لکھوا کر ان) کو اُٹھا لیا گیا ہے اور (تقدیر کے) کاغذات کی سیاہی خشک ہو چکی ہے۔ یعنی تقدیری فیصلوں میں ذرہ برابر بھی تبدیلی ممکن نہیں ہے۔ (ترمذی)

﴿113﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لِكُلِّ شَيْءٍ حَقِيْقَةٌ وَمَا بَلَغَ عَبْدٌ حَقِيْقَةَ الْاِيْمَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَمَا اَخْطَاَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَهُ.

رواه احمد والطبرانی ورجاله ثقات، ورواه الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد ٧/٤٠٤

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ اس کا پختہ یقین یہ نہ ہو کہ جو حالات اس کو پیش آئے ہیں وہ آنے ہی تھے اور جو حالات اس پر نہیں آئے وہ آ ہی نہیں سکتے تھے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: انسان جن حالات سے بھی دوچار ہو اس بات کا یقین ہونا چاہئے کہ جو کچھ بھی پیش آیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر تھا اور معلوم نہیں کہ اس میں میرے لئے کیا خیر چھپی ہوئی ہو۔ تقدیر پر یقین انسان کے ایمان کی حفاظت اور وسوسوں سے اطمینان کا ذریعہ ہے۔

﴿114﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ، قَالَ: وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ. رواه مسلم، باب حجاج آدم وموسٰى صلى الله عليهما وسلم، رقم: ٦٧٤٨

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان بنانے سے پچاس ہزار سال پہلے تمام مخلوقات کی تقدیریں لکھدیں اُس وقت اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا۔ (مسلم)

﴿115﴾ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَرَغَ اِلٰى كُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَلْقِهِ خَمْسٍ: مِنْ اَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَمَضْجَعِهِ وَاَثَرِهِ وَرِزْقِهِ. رواه احمد ١٩٧/٥

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ ہر بندے کی پانچ باتیں لکھ کر فارغ ہو چکے ہیں: اس کی موت کا وقت، اس کا عمل (اچھا ہو یا برا)، اس کے دفن ہونے کی جگہ، اس کی عمر اور اس کا رزق۔ (مسند احمد)

﴿116﴾ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ الْمَرْءُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ. رواه احمد ١٨١/٢

حضرت عمرو بن شعیب، اپنے باپ دادا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ ہر اچھی بری تقدیر پر کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے ایمان نہ رکھے۔ (مسند احمد)

﴿117﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ: يَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ، وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ، وَيُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَيُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ. رواه الترمذی، باب ماجاء ان الإیمان بالقدر ......،رقم ٢١٤٥

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لے آئے۔ (۱) اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ذات عبادت و بندگی کے لائق نہیں اور میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اُنہوں نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے، (۲) مرنے پر ایمان لائے، (۳) مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لائے، (۴) تقدیر پر ایمان لائے۔ (ترمذی)

﴿118﴾ عَنْ اَبِيْ حَفْصَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لِاِبْنِهٖ: يَا بُنَيَّ! اِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ حَقِيْقَةِ الْإِيْمَانِ حَتّٰى تَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَمَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْقَلَمَ فَقَالَ لَهٗ: اُكْتُبْ، فَقَالَ: رَبِّ وَمَاذَا اَكْتُبُ؟ قَالَ: اُكْتُبْ مَقَادِيْرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ، يَا بُنَيَّ! اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ مَاتَ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا فَلَيْسَ مِنِّيْ.

رواہ ابو داؤد باب فی القدر، رقم: ٤٧٠٠

حضرت ابوحفصہؒ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا: میرے بیٹے! تم کو حقیقی ایمان کی لذت ہرگز حاصل نہیں ہوسکتی جب تک کہ تم اس کا یقین نہ کرلو کہ جو کچھ تمہیں پیش آیا ہے تم اس سے کسی طرح بھی چھوٹ نہیں سکتے تھے اور جو تمہیں پیش نہیں آیا وہ تم پر آ ہی نہیں سکتا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے بنائی وہ قلم ہے پھر اس کو حکم دیا: لکھ! اس نے عرض کیا: پروردگار کیا لکھوں؟ ارشاد ہوا: قیامت تک جس چیز کے لئے جو کچھ مقدر ہو چکا ہے وہ سب لکھ۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس یقین کے علاوہ کسی دوسرے یقین پر مرے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ (ابوداؤد)

﴿119﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَكَّلَ اللّٰهُ بِالرَّحِمِ مَلَكًا

فَيَقُوْلُ: اَىْ رَبِّ نُطْفَةٌ، اَىْ رَبِّ عَلَقَةٌ، اَىْ رَبِّ مُضْغَةٌ، فَإِذَا اَرَادَ اللهُ اَنْ يَّقْضِيَ خَلْقَهَا، قَالَ: اَىْ رَبِّ ذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى؟ اَشَقِيٌّ اَمْ سَعِيْدٌ؟ فَمَا الرِّزْقُ؟ فَمَا الْاَجَلُ؟ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِي بَطْنِ اُمِّهٖ. رواه البخاري، كتاب القدر، رقم: ٦٥٩٥

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بچہ دانی پر ایک فرشتہ مقرر فرما رکھا ہے وہ یہ عرض کرتا رہتا ہے: اے میرے رب !اب یہ نطفہ ہے، اے میرے رب! اب یہ جما ہوا خون ہے، اے میرے رب! اب یہ گوشت کا لوتھڑا ہے، (اللہ تعالیٰ کے سب کچھ جاننے کے باوجود فرشتہ اللہ تعالیٰ کو بچے کی مختلف شکلیں بتاتا رہتا ہے) پھر جب اللہ تعالیٰ اس کو پیدا کرنا چاہتے ہیں تو فرشتہ پوچھتا ہے اس کے متعلق کیا لکھوں؟ لڑکا یا لڑکی؟ بدبخت یا نیک بخت؟ روزی کیا ہوگی؟ عمر کتنی ہوگی؟ چنانچہ ساری تفصیلات اسی وقت لکھ لی جاتی ہیں جب وہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ (بخاری)

﴿120﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَاِنَّ اللهَ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ما جاء في الصبر على البلاء، رقم: ٢٣٩٦

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنی آزمائش سخت ہوتی ہے اس کا بدلہ بھی اتنا ہی بڑا ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتے ہیں تو ان کو آزمائش میں ڈالتے ہیں۔ پھر جو اس آزمائش پر راضی رہا اللہ تعالیٰ بھی اس سے راضی ہو جاتے ہیں اور جو ناراض ہوا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿121﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللهُ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ، وَاَنَّ اللهَ جَعَلَهٗ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ، لَيْسَ مِنْ اَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُهٗ اِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ شَهِيْدٍ. رواه البخاري، كتاب احاديث الانبياء، رقم: ٣٤٧٤

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ ہیں فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا ایک عذاب ہے جس پر چاہیں نازل فرمائیں (لیکن) اسی کو اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کے لئے رحمت بنادیا ہے۔ اگر کسی شخص کے علاقہ میں طاعون کی وبا پھیل جائے اور وہ اپنے علاقہ میں صبر کے ساتھ ثواب کی امید پر ٹھہرا رہے اور اس کا یقین رکھے کہ وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے مقدر کردیا ہے (پھر تقدیری طور پر وبا میں مبتلا ہو جائے اور اس کی موت واقع ہو جائے) تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔ (بخاری)

فائدہ : طاعون ایک وبائی بیماری ہے، جس میں ران، یا بغل، یا گردن میں ایک پھوڑا نکلتا ہے اس میں سخت سوزش ہوتی ہے۔ اکثر آدمی اس بیماری میں دوسرے یا تیسرے روز مرجاتے ہیں۔ طاعون ہر وبائی بیماری کو بھی کہا گیا ہے۔ (تکملہ فتح الملہم) حکم یہ ہے کہ طاعون کے علاقہ سے نہ بھاگا جائے اسی وجہ سے حدیث شریف میں ثواب کی امید پر ٹھہرنے کو کہا گیا ہے۔ (فتح الباری)

﴿122﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِیْنَ خَدَمْتُہُ عَشْرَ سِنِیْنَ فَمَا لَامَنِیْ عَلٰی شَیْءٍ قَطُّ اُتِیَ فِیْہِ عَلٰی یَدَیَّ فَاِنْ لَامَنِیْ لَائِمٌ مِنْ اَھْلِہٖ قَالَ: دَعُوْہُ فَاِنَّہُ لَوْ قُضِیَ شَیْءٌ کَانَ. مصابیح السنة للبغوي وعده من الحسان ٤/٥٧

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آٹھ سال کی عمر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شروع کی اور دس سال تک خدمت کی (اس عرصہ میں) جب کبھی میرے ہاتھ سے کوئی نقصان ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے کبھی اس پر ملامت نہیں فرمائی۔ اگر آپ ﷺ کے گھر والوں میں سے کبھی کسی نے کچھ کہا بھی تو آپ ﷺ نے فرمادیا: رہنے دو (کچھ نہ کہو) کیونکہ اگر کسی نقصان کا ہونا مقدر ہوتا ہے تو وہ ہو کر رہتا ہے۔ (مصابیح السنة)

﴿123﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : کُلُّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ، حَتّٰی الْعَجْزُ وَالْکَیْسُ. رواه مسلم، باب كل شيء بقدر، رقم: ٦٧٥١

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب کچھ تقدیر میں لکھا جاچکا ہے یہاں تک کہ (انسان کا) ناسمجھ اور ناکارہ ہونا، ہوشیار اور قابل ہونا بھی تقدیر ہی سے ہے۔ (مسلم)

﴿124﴾ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ، وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ، اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللهِ، وَلَا تَعْجِزْ، وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَرُ اللهِ، وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ. رواه مسلم، باب الإيمان بالقدر......، رقم: ٦٧٧٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: طاقتور مؤمن کمزور مؤمن سے بہتر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے اور یوں ہر مؤمن میں بھلائی ہے۔ (یاد رکھو) جو چیز تم کو نفع دے اس کی حرص کرو اور اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات سے مدد طلب کیا کرو اور ہمت نہ ہارو اور اگر تمہیں کوئی نقصان پہنچ جائے تو یہ نہ کہو اگر میں ایسا کر لیتا تو ایسا اور ایسا ہو جاتا البتہ یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر یونہی تھی اور انہوں نے جو چاہا کیا، کیونکہ "اگر" (کا لفظ) شیطان کے کام کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ (مسلم)

فائدہ: انسان کا یوں کہنا "اگر میں ایسا کر لیتا تو ایسا اور ایسا ہو جاتا" اُس وقت منع ہے جب کہ اس کا استعمال کسی ایسے جملہ میں ہو جس کا مقصد تقدیر کے ساتھ مقابلہ ہو اور اپنی تدبیر پر ہی اعتماد ہو اور یہ عقیدہ ہو کہ تقدیر کوئی چیز نہیں کیونکہ اس صورت میں شیطان کو تقدیر پر سے یقین ہٹانے کا موقع مل جاتا ہے۔ (مظاہر حق)

﴿125﴾ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلَا وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِيْنَ نَفَثَ فِيْ رُوْعِي اَنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا، فَاتَّقُوا اللهَ وَاَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ وَلَايَحْمِلَنَّكُمْ اِسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوا بِمَعَاصِي اللهِ فَاِنَّهُ لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللهِ اِلَّا بِطَاعَتِهِ.

(وهو طرف من الحديث) شرح السنة للبغوي ١٤/٣٠٥، قال المحشي: رجاله ثقات وهو مرسل

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرئیل (علیہ السلام) نے (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ جب تک کوئی شخص اپنا (مقدر) رزق پورا نہیں کر لیتا وہ ہرگز مر نہیں سکتا، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور رزق حاصل کرنے میں صاف ستھرے طریقے اختیار کرو، ایسا نہ ہو کہ رزق کی تاخیر تم کو رزق کی تلاش

میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر آمادہ کردے، کیونکہ تمہارا رزق اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے اور جو چیز ان کے قبضہ میں ہو وہ صرف ان کی فرمانبرداری ہی سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ (شرح السنۃ)

﴿126﴾ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا اَدْبَرَ: حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَلُوْمُ عَلَى الْعَجْزِ وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَاِذَا غَلَبَكَ اَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ.

رواه ابوداؤد، باب الرجل يحلف على حقه،رقم: ٣٦٢٧

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو شخصوں کے درمیان فیصلہ فرمایا۔ جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا جب وہ واپس جانے لگا تو اس نے (افسوس کے ساتھ) حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ کہا (اللہ تعالیٰ ہی میرے لئے کافی ہیں اور وہ بہترین کام بنانے والے ہیں) یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ مناسب تدبیر نہ کرنے پر ملامت کرتے ہیں، اس لئے ہمیشہ پہلے اپنے معاملات میں سمجھداری سے کام لیا کرو پھر اس کے بعد بھی اگر حالات ناموافق ہو جائیں تو حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ پڑھو (اور اس سے اپنی دلی تسلی کرلیا کرو کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی میرے لئے کافی ہے اور وہی ان حالات میں بھی میرے کام بنائیں گے)۔ (ابوداؤد)

موت کے بعد پیش آنے والے حالات پر ایمان

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ○ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ﴾ [الحج: ۱،۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لوگو! اپنے رب سے ڈرو، یقیناً قیامت کا زلزلہ بڑا ہولناک ہوگا۔ جس دن تم اس زلزلہ کو دیکھو گے تو یہ حال ہوگا کہ تمام دودھ پلانے والی عورتیں اپنے دودھ پیتے بچے کو دہشت کی وجہ سے بھول جائیں گی اور تمام حاملہ عورتیں اپنا حمل گرادیں گی اور لوگ نشے کی سی حالت میں دکھائی دیں گے حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے، بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے ہی بہت سخت (جس کی وجہ سے وہ مدہوش نظر آئیں گے)۔ (حج)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَلَا يَسْئَلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ○ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ؕ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ

مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۢ بِبَنِيْهِ○ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ○ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُئْوِيْهِ○ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ○ كَلَّاؕ﴾ [المعارج:۱۰ـ۱۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اس دن یعنی قیامت کے دن کوئی دوست کسی دوست کو نہیں پوچھے گا باوجودیکہ ایک دوسرے کو دکھا دیئے جائیں گے (یعنی ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے) اس روز مجرم اس بات کی تمنا کرے گا کہ عذاب سے چھوٹنے کے لئے اپنے بیٹوں کو، بیوی کو، بھائی کو اور خاندان کو جن میں وہ رہتا تھا اور تمام اہل زمین کو اپنے فدیہ میں دے دے اور یہ فدیہ دے کر اپنے آپ کو چھڑا لے۔ یہ ہرگز نہیں ہوگا۔ (معارج)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ط اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ○ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ج وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ﴾ [ابراهيم:٤٢،٤٣]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو کچھ یہ ظالم لوگ کر رہے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ کو (فوری پکڑ نہ کرنے کی وجہ سے) بے خبر ہرگز نہ سمجھو کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے صرف اس دن تک کے لئے مہلت دے رکھی ہے جس دن ہیبت سے ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی اور وہ حساب کی جگہ کی طرف سر اٹھائے ہوئے دوڑے جا رہے ہوں گے اور آنکھوں کی ایسی ٹکٹکی بندھے گی کہ آنکھ جھپکے گی نہیں اور ان کے دل بالکل بدحواس ہوں گے۔ (ابراہیم)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ ج فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ○ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ﴾ [الاعراف:۸،۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اس دن اعمال کا وزن ایک حقیقت ہے۔ پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا تو وہی کامیاب ہوگا۔ اور جن کے ایمان و اعمال کا پلہ ہلکا ہوگا تو یہی لوگ ہونگے جنہوں نے اپنا نقصان کیا اس لئے کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ج وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ○ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ط اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ

شَكُوْرٌ۝ الَّذِیْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّلَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ﴾ [فاطر:۳۳۔۳۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (اچھے عمل کرنے والوں کے لئے) جنت میں ہمیشہ رہنے کے باغات ہوں گے جس میں وہ لوگ داخل ہوں گے اور ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس ریشم کا ہوگا اور وہ ان باغوں میں داخل ہو کر کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے ہمیشہ کے لئے ہر قسم کا رنج وغم دور کیا۔ بیشک ہمارے رب بڑے بخشنے والے اور بڑے قدر دان ہیں جنہوں نے ہمیں ہمیشہ رہنے کے مقام میں داخل کیا جہاں نہ ہم کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے نہ ہی کسی قسم کی تھکاوٹ پہنچتی ہے۔ (فاطر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ۝ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ۝ یَلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ۝ كَذٰلِكَ ۫ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ۝ یَدْعُوْنَ فِیْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِیْنَ۝ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰی ۚ وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ۝ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ﴾ [الدخان:۵۱۔۵۷]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے پُرامن مقام میں ہونگے یعنی باغوں اور نہروں میں۔ وہ لوگ باریک اور موٹا ریشم پہنے ہوئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ یہ سب باتیں اسی طرح ہوں گی۔ اور ہم ان کا نکاح، گوری اور بڑی آنکھوں والی حوروں سے کر دیں گے۔ وہاں اطمینان سے ہر قسم کے میوے منگوا رہے ہوں گے۔ وہاں سوائے اس موت کے جو دنیا میں آچکی تھی دوبارہ موت کا ذائقہ بھی نہ چکھیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ان ڈرنے والوں کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھیں گے، یہ سب کچھ ان کو آپ کے رب کے فضل سے ملا۔ بڑی کامیابی یہی ہے۔ (دخان)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا۝ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِیْرًا۝ یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُوْنَ یَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِیْرًا۝ وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا۝ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا یَوْمًا عَبُوْسًا

قَمْطَرِيْرًا ○ فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ○ وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ○ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ○ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ○ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ○ قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ○ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ○ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ○ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ○ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ○ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ○ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴾ [الدھر:۵-۲۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک نیک لوگ ایسے پیالوں میں شراب پئیں گے جس میں کافور ملا ہوا ہوگا۔ وہ ایک چشمہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے خاص بندے پئیں گے اور اس چشمہ کو وہ خاص بندے جہاں چاہیں گے بہا کر لے جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ضروری اعمال کو خلوص سے پورا کرتے ہیں اور وہ ایسے دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی کا اثر کم وبیش ہر کسی پر ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں، غریب یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اور وہ یوں کہتے ہیں کہ ہم تو تم کو محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کسی بدلے کے خواہش مند ہیں اور نہ "شکریہ" کے، اور ہم اپنے رب سے اس دن کا خوف کرتے ہیں جو دن نہایت تلخ اور نہایت سخت ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو اس اطاعت اور اخلاص کی برکت سے اس دن کی سختی سے بچالیں گے اور ان کو تازگی اور خوشی عطا فرمائیں گے اور ان لوگوں کو ان کی دین میں پختگی کے بدلے میں جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائیں گے۔ وہ وہاں اس حالت میں ہوں گے کہ جنت میں تخت پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور جنت میں نہ دھوپ کی تپش پائیں گے اور نہ سخت سردی (بلکہ فرحت بخش معتدل موسم ہوگا) اور جنت کے درختوں کے سائے ان لوگوں پر جھکے ہوئے ہوں گے اور ان کے پھل ان کے اختیار میں کردیئے جائیں گے یعنی ہر وقت بلا مشقت پھل لے سکیں گے اور ان پر چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالوں کا دَور چل رہا ہوگا اور شیشے بھی چاندی کے ہوں گے یعنی صاف شفاف ہوں گے جن کو بھرنے والوں نے مناسب انداز سے بھرا ہوگا اور

ان کو وہاں ایسی شراب بھی پلائی جائے گی جس میں خشک ادرک کی ملاوٹ ہوگی جس کے چشمے کا نام جنت میں سَلسَبِیل مشہور ہوگا اور ان کے پاس یہ چیزیں لے کر ایسے لڑکے آنا جانا کریں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے۔ اور وہ لڑکے اس قدر حسین ہوں گے کہ تم ان کو بکھرے ہوئے موتی سمجھو گے اور جب تم وہاں دیکھو گے تو بکثرت نعمتیں اور بہت بڑی سلطنت دیکھو گے۔ اور ان اہل جنت پر سبز رنگ کے باریک اور موٹے ریشم کے لباس ہوں گے اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ انھیں ان کے رب خود نہایت پاکیزہ شراب پلائیں گے۔ اہل جنت سے کہا جائے گا کہ یہ سب نعمتیں تمہارے نیک اعمال کا صلہ ہیں اور تمہاری محنت و کوشش مقبول ہوئی۔

(دہر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۝ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۝ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۝ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۝ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۝ عُرُبًا اَتْرَابًا ۝ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴾

[الواقعة:۲۷۔۴۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور داہنے والے، کیا ہی اچھے ہیں داہنے والے (مراد وہ لوگ ہیں جن کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور ان کے لئے جنت کا فیصلہ ہوگا) وہ لوگ ایسے باغات میں ہوں گے جن میں بغیر کانٹے کے بیریاں ہوں گی اور اس باغ کے درختوں میں تہ بہ تہ کیلے لگے ہوں گے اور ان باغوں میں سائے پھیلے ہوں گے اور بہتا ہوا پانی ہوگا اور کثرت سے میوے ہوں گے جن کی نہ کبھی فصل ختم ہوگی اور نہ ان کے کھانے میں کوئی روک ٹوک ہوگی اور ان باغوں میں اونچے اونچے بچھونے ہوں گے۔ ہم نے وہاں کی عورتوں کو خاص طور پر بنایا ہے کہ وہ ہمیشہ کنواری رہیں گی، خاوندوں کی محبوبہ اور اہل جنت کی ہم عمر ہوں گی۔ یہ سب نعمتیں داہنے والوں کے لئے ہیں اور ان کی ایک بڑی جماعت تو پہلے لوگوں میں سے ہوگی اور ایک بڑی جماعت پچھلے لوگوں میں سے ہوگی۔ (واقعہ)

فائدہ: پہلے لوگوں سے مراد پچھلی اُمتوں کے لوگ اور پچھلے لوگوں سے مُراد اس امت

کے لوگ ہیں۔ (بیان القرآن)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَلَكُمْ فِيهَا مَاتَشْتَهِيْ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُوْنَ○ نُزُلاً مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ﴾ [حم السجدة: ۳۱، ۳۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جنت میں تمہارے لئے ہر وہ چیز موجود ہوگی جس کو تمہارا دل چاہے گا اور جو تم وہاں مانگو گے، ملے گا۔ یہ سب کچھ اس ذات کی طرف سے بطور مہمانی کے ہوگا جو بہت بخشنے والے نہایت مہربان ہیں۔ (حم سجدہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ○ جَهَنَّمَ ج يَصْلَوْنَهَا ج فَبِئْسَ الْمِهَادُ○ هٰذَا لا فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ○ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖ اَزْوَاجٌ﴾ [ص: ۵۵-۵۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور بے شک سرکشوں کے لئے بہت ہی برا ٹھکانہ ہے یعنی دوزخ جس میں وہ گریں گے۔ وہ کیسی بری جگہ ہے۔ یہ کھولتا ہوا پانی اور پیپ (موجود) ہے، یہ لوگ اس کو چکھیں اور اس کے علاوہ اور بھی اس قسم کی مختلف ناگوار چیزیں ہیں (اُس کو بھی چکھیں)۔ (ص)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ○ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ○ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ○ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ○ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ﴾ [المرسلت: ۲۹-۳۳]

اللہ تعالیٰ دوزخیوں سے فرمائیں گے چلو اس عذاب کی طرف جس کو تم جھٹلاتے تھے۔ تم دھوئیں کے ایسے سائے کی طرف چلو جو بلند ہو کر پھٹ کر تین حصوں میں ہو جائے گا جس میں نہ سایہ ہے نہ وہ آگ کی تپش سے بچاتا ہے۔ وہ آگ ایسے انگارے برسائے گی جیسے بڑے محل، گویا کہ وہ کالے اونٹ ہوں یعنی جب وہ انگارے اوپر کو اٹھیں گے تو محل نما معلوم ہوں گے اور جب نیچے آ کر گریں گے تو اونٹ کے مثل معلوم ہوں گے۔ (مرسلات)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ط ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ط يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ﴾ [الزمر: ۱۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ان دوزخیوں کو آگ اوپر سے بھی گھیرے میں لئے ہوئے ہوگی اور

نیچے سے بھی گھیرے ہوئے ہوگی یہی وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتے ہیں، اے میرے بندو! مجھ سے ڈرتے رہو۔ (زمر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ○ طَعَامُ الْاَثِيْمِ○ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ○ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ○ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ○ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ○ ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ○ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ﴾

[الدخان:٤٣۔٥٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک دوزخ میں بڑے گناہ گاروں کے لئے زَقُّوم کا درخت خوراک ہے اور وہ صورت میں کالے تیل کی تلچھٹ کی طرح ہوگا جو پیٹ میں ایسا جوش مارے گا جیسے کھولتا ہوا گرم پانی اور فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس مجرم کو پکڑو اور گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ دھکیل دو اور اس کے سر پر تکلیف دینے والا گرم پانی چھوڑ دو (اور تمسخر کرتے ہوئے کہا جائے گا کہ) لے چکھ لے۔ تو بڑا باعزت ومکرّم ہے (یعنی تو دنیا میں بڑا عزت والا سمجھا جاتا تھا اس لئے میرے حکموں پر چلنے میں شرم محسوس کرتا تھا، اب یہ تیری تعظیم ہو رہی ہے) اور یہ تمام وہی چیزیں ہیں جس میں تم شک کر کے انکار کر دیتے تھے۔ (دخان)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿مِنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ○ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ﴾

[ابراهيم:١٦،١٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (اور سرکش شخص) اب اس کے آگے دوزخ ہے اور اس کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا جس کو (سخت پیاس کی وجہ سے) گھونٹ گھونٹ کر کے پیئے گا (لیکن سخت گرم ہونے کی وجہ سے) آسانی کے ساتھ حلق سے نیچے نہ اتار سکے گا اور اس کو ہر طرف سے موت آتی معلوم ہوگی اور وہ کسی طرح مرے گا نہیں (بلکہ اسی طرح سسکتا رہے گا) اور اس عذاب کے علاوہ اور بھی سخت عذاب ہوتا رہے گا۔ (ابراہیم)

احادیثِ نبویہ

﴿127﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَدْ شِبْتَ قَالَ: شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلاَتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَ لُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب،باب ومن سورة الواقعة، رقم:٣٢٩٧

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ پر بڑھاپا آگیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے سورہ ھُود، سورہ واقِعہ، سورہ مُرسَلات، سورہ عَمَّ یَتَسَاءَ لون اور سورہ اِذَاالشَّمْسُ کُوِّرَتْ نے بوڑھا کردیا۔

فائدہ: بوڑھا اس لئے کردیا کہ ان سورتوں میں قیامت اور آخرت اور مجرموں پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا بڑا ہولناک بیان ہے۔

﴿128﴾ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَحَمِدَاللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصُرْمٍ، وَ وَلَّتْ حَذَّاءَ، وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْاِنَاءِ يَتَصَابُّهَا صَاحِبُهَا، وَاِنَّكُمْ مُنْتَقِلُوْنَ مِنْهَا اِلٰى دَارٍ لَازَوَالَ لَهَا، فَانْتَقِلُوا بِخَيْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ ، فَاِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا، لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا ، وَوَاللهِ لَتُمْلَاَنَّ، اَفَعَجِبْتُمْ ؟ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيْظٌ مِنَ الزِّحَامِ،وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، مَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ، حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِيْ وَ بَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا، وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا، فَمَا اَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا اَصْبَحَ اَمِيْرًا عَلٰى مِصْرٍ مِنَ الْاَمْصَارِ، وَاِنِّيْ اَعُوْذُ بِاللهِ اَنْ اَكُوْنَ فِيْ نَفْسِيْ عَظِيْمًا وَعِنْدَ اللهِ صَغِيْرًا، وَاِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا تَنَاسَخَتْ،حَتّٰى تَكُوْنَ آخِرُعَاقِبَتِهَا مُلْكًا، فَسَتَخْبُرُوْنَ وَتُجَرِّبُوْنَ الْاُمَرَاءَ بَعْدَنَا.

رواه مسلم، باب الدنيا سجن للمؤمن و جنة للكافر،رقم:٧٤٣٥

حضرت خالد بن عمیر عدوی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عُتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے

ہم لوگوں میں بیان کیا۔ پہلے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: بلاشبہ دنیا نے اپنے ختم ہونے کا اعلان کردیا اور پیٹھ پھیر کر تیزی سے جارہی ہے اور دنیا میں سے تھوڑا سا حصہ باقی رہ گیا ہے جیسا کہ برتن میں پینے کی چیز تھوڑی سی رہ جاتی ہے اور آدمی اسے چوس لیتا ہے تم دنیا سے منتقل ہوکر ایسے گھر کی طرف جاؤ گے جو کبھی ختم نہیں ہوگا اس لئے جو سب سے اچھی چیز (نیک اعمال) تمہارے پاس ہے اسے لے کر تم اس گھر کی طرف جاؤ۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ جہنم کے کنارے سے ایک پتھر پھینکا جائے گا جو ستر سال تک جہنم میں گرتا رہے گا لیکن پھر بھی گہرائی تک نہیں پہنچ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم یہ جہنم بھی ایک دن انسانوں سے بھر جائے گی، کیا تمہیں اس بات پر حیرت ہے؟ اور ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جنت کے دروازے کے دو پٹوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہے لیکن ایک دن ایسا آئے گا کہ جنتیوں کے ہجوم کی وجہ سے اتنا چوڑا دروازہ بھی بھرا ہوا ہوگا۔ میں نے وہ زمانہ بھی دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم سات آدمی تھے، میں بھی ان میں شامل تھا۔ ہمیں کھانے کو صرف درخت کے پتے ملتے تھے جنہیں مسلسل کھانے کی وجہ سے ہمارے جبڑے زخمی ہوگئے تھے۔ مجھے ایک چادر مل گئی تو میں نے اس کے دو ٹکڑے کئے آدھے کی میں نے لنگی بنالی اور آدھے کی سعد بن مالک نے لنگی بنالی۔ آج ہم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی شہر کا گورنر بنا ہوا ہے۔ میں اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنی نگاہ میں تو بڑا بنوں اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں چھوٹا ہوں۔ نبوت کا طریقہ ختم ہوتا جارہا ہے اور اس کی جگہ بادشاہت نے لے لی ہے۔ ہمارے بعد تم دوسرے گورنروں کا تجربہ کرلوگے۔ (مسلم)

﴿129﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وَاَتَاكُمْ مَاتُوْعَدُوْنَ غَدًامُؤَجَّلُوْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَا حِقُوْنَ، اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ. رواہ مسلم، باب ما يقال عند دخول القبور ......، رقم: ٢٢٥٥

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے ہاں باری ہوتی اور رات کو تشریف لاتے تو آپ ﷺ رات کے آخری حصہ میں بقیع (قبرستان) تشریف لے جاتے اور ارشاد فرماتے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وَاَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ

لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ **ترجمہ:** اے مسلمان بستی والو! السلام علیکم، تم پر وہ کل آ گئی جس میں تمہیں مرنے کی خبر دی گئی تھی اور انشاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع والوں کی مغفرت فرما دیجئے۔ (مسلم)

﴿130﴾ عَنْ مُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَ اللهِ مَا الدُّنْيَا فِيْ الْآخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ هٰذِهٖ فِي الْيَمِّ، فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ بِمَ تَرْجِعُ؟

رواہ مسلم، باب فناء الدنیا......،رقم:۷۱۹۷

حضرت مستورِد بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی دریا میں ڈال کر نکالے پھر دیکھے کہ پانی کی کتنی مقدار انگلی پر لگی ہوئی ہے یعنی جس طرح انگلی پر لگا ہوا پانی دریا کے مقابلہ میں بہت تھوڑا ہے ایسے ہی دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں بہت تھوڑی ہے۔ (مسلم)

﴿131﴾ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللهِ.

رواه الترمذی وقال هذا حديث حسن،باب حدیث الكيس من دان نفسه......،رقم: ۲٤٥۹

حضرت شداد بن اَوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سمجھدار آدمی وہ ہے جو اپنے نفس کا مُحاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے۔ اور نا سمجھ آدمی وہ ہے جو نفس کی خواہشوں پر چلے اور اللہ تعالیٰ سے امیدیں رکھے (کہ اللہ تعالیٰ بڑے معاف فرمانے والے ہیں)۔ (ترمذی)

﴿132﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَاشِرَ عَشْرَةٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! مَنْ اَكْيَسُ النَّاسِ، وَاَحْزَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: اَكْثَرُهُمْ ذِكْرًا لِلْمَوْتِ، وَاَكْثَرُهُمْ اِسْتِعْدَادًا لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَوْتِ، اُولٰئِكَ هُمُ الْاَكْيَاسُ، ذَهَبُوْا بِشَرَفِ الدُّنْيَا وَكَرَامَةِ الْاٰخِرَةِ.

رواه ابن ماجه با ختصار، رواه الطبرانی فی الصغير واسناده حسن،مجمع الزوائد ۱/۵۵٦

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں دس آدمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ حاضر ہوا۔ انصار میں سے ایک صاحب نے کھڑے ہوکر عرض کیا: اللہ کے نبی! لوگوں میں سب سے زیادہ سمجھدار اور محتاط آدمی کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سب سے زیادہ موت کو یاد کرنے والا ہو اور موت کے آنے سے پہلے سب سے زیادہ موت کی تیاری کرنے والا ہو (جو لوگ ایسا کریں) وہی سمجھدار ہیں۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کی شرافت اور آخرت کی عزت حاصل کرلی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿133﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ خَطًّا مُرَبَّعًا، وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ، وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا إِلٰى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ، فَقَالَ: هٰذَا الْإِنْسَانُ، وَهٰذَا أَجَلُهُ مُحِيْطٌ بِهٖ. أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهٖ. وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ، وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ، فَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا، وَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا. رواه البخاري، باب في الامل وطوله، رقم: ٦٤١٧

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مُربّع (چار لکیروں والی) شکل بنائی۔ پھر اس مربع شکل میں ایک دوسری لکیر کھینچی جو اس مربع سے باہر نکل گئی۔ پھر اس مربع شکل کے اندر چھوٹی چھوٹی لکیریں بنائیں۔ جس کی صورت علماء نے مختلف لکھی ہے جن میں سے ایک یہ ہے۔

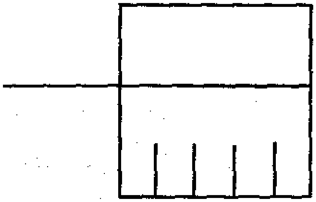

اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ درمیانی لکیر تو آدمی ہے اور جو (مُربّع لکیر) اس کو چاروں طرف سے گھیر رہی ہیں وہ اس کی موت ہے کہ آدمی اس سے نکل ہی نہیں سکتا، اور جو لکیر باہر نکل رہی ہے وہ اس کی امیدیں ہیں کہ وہ اس کی زندگی سے بھی آگے ہیں اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیریں اس کی بیماریاں اور حادثات ہیں۔ ہر چھوٹی لکیر ایک آفت ہے اگر ایک سے بچ جائے تو دوسری پکڑ لیتی ہے اور اگر اس سے جان چھوٹ جائے تو کوئی دوسری آفت آپکڑتی ہے۔ (بخاری)

﴿134﴾ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : اثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ الْمَوْتُ، وَالْمَوْتُ خَيْرٌ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ، وَقِلَّةُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ.

رواه احمد با سنادين ورجال احدهما رجال الصحيح، مجمع الزوائد ١٠/٤٥٣

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ دو چیزیں ایسی ہیں جن کو آدمی پسند نہیں کرتا۔ (پہلی چیز) موت ہے حالانکہ موت اس کے لئے فتنہ سے بہتر ہے یعنی مرنے کی وجہ سے آدمی دین کو نقصان پہنچانے والے فتنوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور (دوسری چیز) مال کا کم ہونا جس کو آدمی پسند نہیں کرتا حالانکہ مال کی کمی آخرت کے حساب کو بہت کم کرنے والی ہے۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿135﴾ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ لَقِيَ اللهَ يَشْهَدُ اَنْ لَآاِلٰهَ اِلَّااللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ وَآمَنَ بِالْبَعْثِ وَالْحِسَابِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

ذكر الحافظ ابن كثير هذا الحديث يطوله فى البداية والنهاية ٥/٣٠٤

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، (اور اس حال میں ملے کہ) مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے اور حساب وکتاب پر ایمان لایا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (البدایہ والنہایہ)

﴿136﴾ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ لِاَبِي الدَّرْدَاءِ: اَلَا تَبْتَغِيْ لِاَضْيَافِكَ مَا يَبْتَغِي الرِّجَالُ لِاَضْيَافِهِمْ فَقَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَؤُوْدًا لَا يُجَاوِزُهَا الْمُثْقِلُوْنَ فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ.

رواه البيهقى فى شعب الايمان ٧/٣٠٩

حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ اور لوگوں کی طرح اپنے مہمانوں کی مہمان نوازی کرنے کے لئے مال کیوں نہیں کماتے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے سامنے ایک

مشکل گھاٹی ہے اس پر زیادہ بوجھ والے آسانی سے نہ گذر سکیں گے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس گھاٹی سے گذرنے کے لئے ہلکا پھلکا رہوں۔ (بیہقی)

﴿137﴾ عَنْ هَانِئٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ رَحِمَهُ اللهُ اَنَّهُ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ بَكٰى حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ، فَقِيْلَ لَهُ تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلا تَبْكِيْ وَتَبْكِيْ مِنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَاِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ اَيْسَرُ مِنْهُ، وَاِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَارَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب،باب ما جاء في فظاعة القبر......،رقم:٢٣٠٨

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو بہت روتے یہاں تک کہ آنسوؤں سے اپنی ڈاڑھی کو تر کردیتے۔ ان سے عرض کیا گیا (یہ کیا بات ہے) کہ آپ جنت و دوزخ کے تذکرہ پر نہیں روتے اور قبر کو دیکھ کر اس قدر روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے، اگر بندہ اس سے نجات پا گیا تو آگے کی منزلیں اس سے زیادہ آسان ہیں، اور اگر اس منزل سے نجات نہ پاسکا تو بعد کی منزلیں اس سے زیادہ سخت ہیں (نیز) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: میں نے کوئی منظر قبر کے منظر سے زیادہ خوفناک نہیں دیکھا۔ (ترمذی)

﴿138﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَاسْاَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ الْآنَ يُسْاَلُ.

رواه ابوداؤد، باب الإستغفار عندالقبر......،رقم: ٣٢٢١

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کے دفن سے فارغ ہوجاتے تو قبر کے پاس کھڑے ہوتے اور ارشاد فرماتے کہ اپنے بھائی کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کرو، اور یہ مانگو کہ اللہ تعالیٰ اس کو (سوالات کے جوابات میں) ثابت قدم رکھیں کیونکہ اس وقت اس سے پوچھ گچھ ہو رہی ہے۔ (ابوداؤد)

﴿139﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مُصَلَّاہُ فَرَآی نَاسًا کَاَنَّھُمْ یَکْتَشِرُوْنَ قَالَ: اَمَا اِنَّکُمْ لَوْ اَکْثَرْتُمْ ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَکُمْ عَمَّا اَرَی الْمَوْتِ فَاَکْثِرُوا مِنْ ذِکْرِ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ، فَاِنَّہٗ لَمْ یَاْتِ عَلَی الْقَبْرِ یَوْمٌ اِلَّا تَکَلَّمَ فَیَقُوْلُ: اَنَا بَیْتُ الْغُرْبَۃِ، وَاَنَا بَیْتُ الْوَحْدَۃِ وَاَنَا بَیْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَیْتُ الدُّوْدِ، فَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَہُ الْقَبْرُ: مَرْحَبًا وَاَھْلًا، اَمَّا اَنْ کُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ یَمْشِیْ عَلٰی ظَھْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّیْتُکَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِکَ، قَالَ: فَیَتَّسِعُ لَہٗ مَدَّ بَصَرِہٖ وَیُفْتَحُ لَہٗ بَابٌ اِلَی الْجَنَّۃِ، وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْکَافِرُ قَالَ لَہُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَلَا اَھْلًا اَمَّا اَنْ کُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ یَمْشِیْ عَلٰی ظَھْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّیْتُکَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِکَ، قَالَ: فَیَلْتَئِمُ عَلَیْہِ حَتّٰی یَلْتَقِیَ عَلَیْہِ وَتَخْتَلِفَ اَضْلَاعُہٗ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِاَصَابِعِہٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَھَا فِیْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ: وَیُقَیِّضُ اللّٰہُ لَہٗ سَبْعِیْنَ تِنِّیْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِنْھَا نَفَخَ فِی الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَیْئًا مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا، فَیَنْھَسْنَہٗ وَیَخْدِشْنَہٗ حَتّٰی یُفْضٰی بِہٖ اِلَی الْحِسَابِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ، اَوْ حُفْرَۃٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ. رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن غریب، باب حدیث اکثروا ذکر ھاذم اللذات، رقم: ۲٤٦۰

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے مسجد میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ بعض لوگوں کے دانت ہنسی کی وجہ سے کھل رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم لذتوں کے توڑنے والی چیز موت کو کثرت سے یاد کیا کرو تو تمہاری یہ حالت نہ ہو جو میں دیکھ رہا ہوں، لہٰذا لذتیں ختم کرنے والی چیز موت کو کثرت سے یاد کیا کرو کیونکہ قبر پر کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جس میں وہ یہ آواز نہ دیتی ہو کہ میں پردیس کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں۔ جب مؤمن بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے تمہارا آنا مبارک ہے، بہت اچھا کیا جو تم آگئے۔ جتنے لوگ میری پیٹھ پر چلتے تھے مجھے تم ان سب میں زیادہ پسند تھے۔ آج جب تم میرے سپرد کئے گئے ہو اور میرے پاس آئے ہو تو میرے بہترین سلوک کو بھی دیکھو گے۔ اس کے بعد قبر جہاں تک مُردے کی نظر پہنچ سکے وہاں تک کشادہ ہو جاتی ہے اور اس کے لئے ایک دروازہ جنت کی طرف کھول دیا جاتا ہے۔ اور جب کوئی گنہگار یا کافر قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے تیرا آنا نامبارک ہے، بہت برا کیا جو تو آیا۔ جتنے لوگ میری پیٹھ پر چلتے تھے ان سب میں تجھ ہی سے مجھے

زیادہ نفرت تھی۔ آج جب تو میرے حوالے ہوا ہے اور میرے پاس آیا ہے تو میرے برے سلوک کو بھی دیکھ لے گا۔ اس کے بعد قبر اُسے اس طرح دباتی ہے کہ پسلیاں آپس میں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈال کر بتایا کہ اس طرح ایک جانب کی پسلیاں دوسری جانب میں گھس جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر ستر اژدھے ایسے مسلّط کر دیتے ہیں کہ اگر ایک بھی ان میں سے زمین پر پھنکار مار دے تو اس کے (زہریلے) اثر سے قیامت تک زمین پر گھاس اگنا بند ہو جائے، وہ اس کو قیامت تک کاٹتے اور ڈستے رہیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ (ترمذی)

﴿140﴾ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَاَنَّمَا عَلٰى رُؤُوْسِنَا الطَّيْرُ وَفِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ، فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ: اِسْتَعِيْذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا قَالَ: وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّيَ اللهُ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَادِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَاهٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ قَالَ فَيَقُوْلُ: هُوَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَيَقُوْلَانِ: وَمَا يُدْرِيْكَ؟ فَيَقُوْلُ: قَرَاْتُ كِتَابَ اللهِ فَآمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ قَالَ: فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ قَدْصَدَقَ عَبْدِيْ فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهُ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ قَالَ: فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا قَالَ وَيُفْتَحُ لَهُ فِيْهَا مَدَّ بَصَرِهٖ قَالَ: وَاِنَّ الْكَافِرَ، فَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ: وَتُعَادُ رُوْحُهُ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهُ:مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَادِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ،فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ، فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا اِلَى النَّارِ قَالَ: فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا قَالَ: وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهُ.

رواہ ابو داؤد،باب المسألة فی القبر......،رقم: ٤٧٥٣

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری صحابی کے جنازے میں (قبرستان) گئے۔ جب ہم قبر کے پاس پہنچے جو کہ

ابھی کھودی نہیں گئی تھی، نبی کریم ﷺ (وہاں قبر کی تیاری کے انتظار میں) تشریف فرما ہوئے اور آپ کے ارد گرد ہم بھی اس طرح متوجہ ہو کر بیٹھ گئے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ آپ کے ہاتھ میں لکڑی تھی جس سے زمین کو کرید رہے تھے (جو کسی گہری سوچ کے وقت ہوتا ہے) پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور دو یا تین مرتبہ فرمایا: ''عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو'' پھر ارشاد فرمایا: (اللہ کا مؤمن بندہ اس دنیا سے منتقل ہو کر جب عالم برزخ میں پہنچتا ہے، یعنی قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے، تو) اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، وہ اس کو بٹھاتے ہیں، پھر اس سے پوچھتے ہیں کہ تمہارا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ پھر پوچھتے ہیں تمہارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے۔ پھر پوچھتے ہیں کہ یہ آدمی جو تم میں (نبی بنا کر) بھیجے گئے تھے (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ وہ کہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں کہ تمہیں یہ بات کس نے بتائی یعنی تمہیں ان کے رسول ہونے کا علم کس ذریعہ سے ہوا؟ وہ کہتا ہے میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا، اور اس کو سچ مانا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مؤمن بندہ فرشتوں کے مذکورہ بالا سوالات کے جوابات جب اس طرح ٹھیک ٹھیک دے دیتا ہے تو) ایک منادی آسمان سے ندا دیتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسمان سے اعلان کرایا جاتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا، لہٰذا اس کے لئے جنت کا بستر بچھا دو، اُسے جنت کا لباس پہنا دو، اور اس کے لئے جنت میں ایک دروازہ کھولدو چنانچہ وہ دروازہ کھولدیا جاتا ہے اور اس سے جنت کی خوشگوار ہوائیں اور خوشبوئیں آتی رہتی ہیں، اور قبر اس کے لئے حد نگاہ تک کھول دی جاتی ہے (یہ حال تو رسول اللہ ﷺ نے مرنے والے مؤمن کا بیان فرمایا) اس کے بعد آپ نے کافر کی موت کا ذکر کیا اور ارشاد فرمایا: مرنے کے بعد اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے اور اس کے پاس (بھی) دو فرشتے آتے ہیں وہ اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے افسوس میں کچھ نہیں جانتا پھر فرشتے اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا تھا؟ وہ کہتا ہے: ہائے افسوس میں کچھ نہیں جانتا۔ پھر فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ یہ آدمی جو تمہارے اندر (بحیثیت نبی کے) بھیجا گیا تھا، تمہارا اس کے بارے میں کیا خیال تھا؟ وہ پھر بھی یہی کہتا ہے: ہائے افسوس میں کچھ نہیں جانتا۔ (اس سوال وجواب کے بعد) آسمان سے ایک پکارنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے پکارتا ہے کہ اس نے جھوٹ کہا۔ پھر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ایک

مُنادِی آواز لگاتا ہے کہ اس کے لئے آگ کا بستر بچھا دو اور اُسے آگ کا لباس پہنا دو اور اس کے لئے دوزخ کا ایک دروازہ کھول دو (چنانچہ یہ سب کچھ کر دیا جاتا ہے) رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: (دوزخ کے اس دروازے سے) دوزخ کی گرمی اور جلانے جھلسانے والی ہوائیں اس کے پاس آتی رہتی ہیں اور قبر اس پر اتنی تنگ کر دی جاتی ہے کہ جس کی وجہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔ (ابوداؤد)

فائدہ: فرشتوں کا کافر کو یوں کہنا کہ اس نے جھوٹ کہا، اس کا مطلب یہ ہے کہ کافر کا فرشتوں کے سوال کے جواب میں اپنے انجان ہونے کو ظاہر کرنا جھوٹ ہے کیونکہ حقیقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی توحید، اس کے رسول اور دین اسلام کا منکر تھا۔

﴿141﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ، وَاِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ ﷺ؟ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهٗ، فَيُقَالُ لَهٗ: اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ، فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا وَاَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهٗ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: لَا اَدْرِيْ، كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُهُ النَّاسُ، فَيُقَالُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ.

رواه البخاري، باب ماجاء في عذاب القبر، رقم: ١٣٧٤

حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے، اور اس کے ساتھی (یعنی اس کے جنازے کے ساتھ آنے والے) واپس چل دیتے ہیں اور (ابھی وہ اتنے قریب ہوتے ہیں کہ) ان کی جوتیوں کی آواز وہ سن رہا ہوتا ہے، اتنے میں اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، وہ اس کو بٹھاتے ہیں۔ پھر اس سے پوچھتے ہیں: تم اس شخص محمد ﷺ کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ جو مؤمن ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ (یہ جواب سن کر) اس سے کہا جاتا ہے کہ (ایمان نہ لانے کی وجہ سے) دوزخ میں جو تمہاری جگہ ہوتی اس کو دیکھ لو، اب اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تمہیں جنت میں جگہ دی ہے (دوزخ اور جنت کے دونوں مقام اس کے

سامنے کردیئے جاتے ہیں) چنانچہ وہ دونوں کو ایک ساتھ دیکھتا ہے۔ اور جو منافق اور کافر ہوتا ہے تو اسی طرح (مرنے کے بعد) اس سے بھی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں) پوچھا جاتا ہے کہ اس شخص کے بارے میں تم کیا کہتے تھے؟ وہ منافق اور کافر کہتا ہے کہ میں ان کے بارے میں خود تو کچھ جانتا نہیں، دوسرے لوگ جو کہا کرتے تھے وہی میں بھی کہتا تھا (اس کے اس جواب پر) اس کو کہا جاتا ہے کہ تو نے نہ تو خود جانا اور نہ ہی (جاننے والوں کی) پیروی کی۔ (پھر سزا کے طور پر) لوہے کے ہتھوڑوں سے اس کو مارا جاتا ہے جس سے وہ اس طرح چیختا ہے کہ انسان و جنات کے علاوہ اس کے آس پاس کی ہر چیز اس کا چیخنا سنتی ہے۔ (بخاری)

﴿142﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ: اَللّٰهُ اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ: اللّٰهُ، اللّٰهُ

رواہ مسلم، باب ذھاب الإیمان آخر الزمان، رقم: ۳۷۵، ۳۷۶

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ (ایسا برا وقت نہ آجائے کہ) دنیا میں اللہ اللہ بالکل نہ کہا جائے۔ ایک اور حدیث میں اس طرح ہے کہ کسی ایسے شخص کے ہوتے ہوئے قیامت قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کہتا ہو۔ (مسلم)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ قیامت اس وقت آئے گی جب کہ دنیا اللہ تعالیٰ کی یاد سے بالکل ہی خالی ہو جائے گی۔

اس حدیث کا یہ مطلب بھی بیان کیا گیا ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ دنیا میں ایسا شخص موجود ہو جو یہ کہتا ہو: لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو۔

(مرقاۃ)

﴿143﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ.

رواہ مسلم، باب قرب الساعة، رقم: ۷۴۰۲

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت بدترین آدمیوں پر ہی قائم ہوگی۔ (مسلم)

﴿144﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِيْ أُمَّتِيْ فَيَمْكُثُ أَرْبَعِيْنَ: لَا أَدْرِيْ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا، أَوْ أَرْبَعِيْنَ شَهْرًا، أَوْ أَرْبَعِيْنَ عَامًا، فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِيْنَ، لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ، فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ، حَتّٰى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ، حَتّٰى تَقْبِضَهُ قَالَ: فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا، فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُوْلُ: أَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ، حَسَنٌ عَيْشُهُمْ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ، فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغٰى لِيْتًا وَرَفَعَ لِيْتًا، قَالَ: وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ إِبِلِهِ قَالَ: فَيَصْعَقُ، وَيَصْعَقُ النَّاسُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ، ثُمَّ يُقَالُ: أَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ، فَيُقَالُ: مِنْ كَمْ؟ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ، تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ قَالَ: فَذٰلِكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا، وَذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ.

رواہ مسلم، باب فی خروج الدجال......، رقم: ۷۳۸۱

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى تَغَيَّرَتْ وُجُوْهُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مِنْ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ تِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعِيْنَ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ

(الحديث) رواه البخاري، باب قوله: وترى الناس سكارى، رقم: ٤٧٤١

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت سے پہلے) دجّال نکلے گا اور وہ چالیس تک ٹھہرے گا۔ اس حدیث کو روایت کرنے والے صحابی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب چالیس سے چالیس دن تھے، یا چالیس مہینے، یا چالیس سال۔ آگے حدیث بیان کرتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ (حضرت) عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کو (دنیا میں) بھیجیں گے گویا کہ وہ عروہ بن مسعود ہیں (یعنی ان کی شکل وصورت حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملتی جلتی ہوگی)۔ وہ دجال کو تلاش کریں گے (اور اس کا تعاقب کریں گے اور اس کو پکڑ کر) اس کا خاتمہ کردیں گے۔ پھر سات سال تک لوگ ایسے رہیں گے کہ دو آدمیوں کے درمیان (بھی) آپس

میں دشمنی نہیں ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ (ملکِ) شام کی طرف سے ایک (خاص قسم کی) ٹھنڈی ہوا چلائیں گے جس کا یہ اثر ہوگا کہ روئے زمین پر کوئی شخص ایسا باقی نہیں رہے گا جس کے دل میں ذرّہ برابر بھی ایمان ہو (بہر حال اس ہوا سے تمام اہل ایمان ختم ہو جائیں گے) یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی شخص کسی پہاڑ کے اندر (بھی) چلا جائے گا تو یہ ہوا وہیں پہنچ کر اس کا خاتمہ کر دے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے بعد صرف برے لوگ ہی دنیا میں رہ جائیں گے (جن کے دل ایمان سے بالکل خالی ہوں گے) ان میں پرندوں والی تیزی اور پھرتی ہوگی (یعنی جس طرح پرندے اڑنے میں پھرتیلے ہوتے ہیں اسی طرح یہ لوگ اپنی غلط خواہشات کے پورا کرنے میں پھرتی دکھائیں گے) اور (دوسروں پر ظلم وزیادتی کرنے میں) درندوں والی عادات ہوں گی، بھلائی کو بھلا نہیں سمجھیں گے اور برائی کو برا نہ جانیں گے۔ شیطان ایک شکل بنا کر ان کے سامنے آئے گا اور ان سے کہے گا: کیا تم میرا حکم نہیں مانو گے؟ وہ کہیں گے تم ہم کو کیا حکم دیتے ہو؟ یعنی جو تم کہو وہ ہم کریں۔ تو شیطان انہیں بتوں کی پرستش کا حکم دے گا (اور وہ اس کی تعمیل کریں گے) اور اس وقت ان پر روزی کی فراوانی ہوگی، اور ان کی زندگی (بظاہر) بڑی اچھی (عیش و نشاط والی) ہوگی۔ پھر صور پھونکا جائے گا، جو کوئی اس صور کی آواز کو سنے گا (اس آواز کی دہشت اور خوف سے بے ہوش ہو جائے گا اور اس کی وجہ سے اس کا سر جسم پر سیدھا قائم نہ رہ سکے گا بلکہ) اس کی گردن اِدھر اُدھر ڈھلک جائے گی۔ سب سے پہلے جو شخص صور کی آواز سنے گا (اور جس پر سب سے پہلے اس کا اثر پڑے گا) وہ ایک آدمی ہوگا جو اپنے اونٹ کے حوض کو مٹی سے درست کر رہا ہوگا، وہ بے ہوش اور بے جان ہو کر گر جائے گا یعنی مر جائے گا اور دوسرے سب لوگ بھی اسی طرح بے جان ہو کر گر جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ (ہلکی سی) بارش برسائیں گے ایسی جیسے کہ شبنم، اس کے اثر سے انسانوں کے جسموں میں جان پڑ جائے گی۔ پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو ایک دم سب کے سب کھڑے ہو جائیں گے (اور چاروں طرف) دیکھنے لگیں گے۔ پھر کہا جائے گا کہ لوگو! اپنے رب کی طرف چلو (اور فرشتوں کو حکم ہوگا کہ) انہیں (حساب کے میدان میں) کھڑا کرو (کیونکہ) ان سے پوچھ گچھ ہوگی (اور ان کے اعمال کا حساب کتاب ہوگا) پھر حکم ہوگا کہ ان میں سے دوزخیوں کے گروہ کو نکالو۔ عرض کیا جائے گا کہ کتنے میں سے کتنے؟ حکم ہوگا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ وہ دن

ہوگا جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا یعنی اس روز کی سختی اور لمبائی کا تقاضا یہی ہوگا کہ وہ بچوں کو بوڑھا کر دے اگرچہ حقیقت میں بچے بوڑھے نہ ہوں اور یہی وہ دن ہوگا جس میں پنڈلی کھولی جائے گی یعنی جس دن اللہ تعالیٰ خاص قسم کا ظہور فرمائیں گے۔ (مسلم)

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جب صحابہ کرام ﷺ نے سنا کہ ہزار میں سے نوسو ننانوے جہنم میں جائیں گے تو اس بات سے وہ اتنے پریشان ہوئے کہ چہروں کے رنگ بدل گئے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بات یہ ہے کہ نوسوننانوے جو جہنم میں جائیں گے وہ یاجوج ماجوج (اوران کی طرح کفار ومشرکین) میں سے ہوں گے، اور ایک ہزار میں سے ایک (جو جنت میں جائے گا) وہ تم میں سے (اور تمہارا طریقہ اختیار کرنے والوں میں سے) ہوگا۔

(بخاری)

﴿145﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: کَیْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الْاُذُنَ مَتٰی یُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَیَنْفُخُ فَکَاَنَّ ذٰلِکَ ثَقُلَ عَلٰی اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ، فَقَالَ لَھُمْ: قُوْلُوْا: حَسْبُنَا اللہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ، عَلَی اللہِ تَوَکَّلْنَا.

رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن، باب ماجاء فی شان الصور، رقم: ٢٤٣١

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کیسے خوش اور چین سے رہ سکتا ہوں حالانکہ صور والے فرشتے نے صور کو منہ میں لے لیا ہے، اور اس نے کان لگا رکھا ہے کہ کب اس کو صور پھونک دینے کا حکم ہو اور وہ پھونک دے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس بات کو بھاری محسوس کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حَسْبُنَا اللہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللہِ تَوَکَّلْنَا کہتے رہا کرو۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہمارے لئے کافی ہیں اور وہ بہترین کام بنانے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا۔ (ترمذی)

﴿146﴾ عَنِ الْمِقْدَادِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ یَقُوْلُ: تُدْنَی الشَّمْسُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنَ الْخَلْقِ، حَتّٰی تَکُوْنَ مِنْہُ کَمِقْدَارِ مِیْلٍ فَیَکُوْنُ النَّاسُ عَلٰی قَدْرِ اَعْمَالِھِمْ فِی الْعَرَقِ، فَمِنْھُمْ مَنْ یَّکُوْنُ اِلٰی کَعْبَیْہِ، وَمِنْھُمْ مَنْ یَّکُوْنُ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ، وَمِنْھُمْ مَنْ یَّکُوْنُ اِلٰی حَقْوَیْہِ، وَمِنْھُمْ مَنْ یُّلْجِمُہُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا قَالَ: وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ بِیَدِہٖ اِلٰی فِیْہِ.

رواہ مسلم، باب فی صفۃ یوم القیامۃ، رقم: ٧٢٠٦

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن سورج مخلوق سے قریب کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ان سے صرف ایک میل کی مسافت کے بقدر رہ جائے گا اور (اس کی گرمی سے) لوگ اپنے اعمال کے بقدر پسینہ میں ہوں گے یعنی جن کے اعمال جتنے بُرے ہوں گے اسی قدر اُن کو پسینہ زیادہ آئے گا۔ بعض وہ ہوں گے جن کا پسینہ ان کے ٹخنوں تک ہوگا اور بعض کا پسینہ ان کے گھٹنوں تک ہوگا اور بعض کا ان کی کمر تک ہوگا اور بعض وہ ہوں گے جن کا پسینہ ان کے منہ تک پہنچ رہا ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا (کہ ان کا پسینہ یہاں تک پہنچ رہا ہوگا)۔　　(مسلم)

﴿147﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثَلَاثَةَ اَصْنَافٍ: صِنْفًا مُشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلٰی وُجُوْهِهِمْ قِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللهِ! وَكَیْفَ یَمْشُوْنَ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ؟ قَالَ: اِنَّ الَّذِیْ اَمْشَاهُمْ عَلٰی اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یُمْشِیَهُمْ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ، اَمَا اِنَّهُمْ یَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكَةٍ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن، باب ومن سورة بني اسرآئيل، رقم: ٣١٤٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگ تین قسموں میں اٹھائے جائیں گے۔ پیدل چلنے والے، سوار اور منہ کے بل چلنے والے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! منہ کے بل کس طرح چل سکیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس اللہ نے انہیں پاؤں کے بل چلایا ہے، وہ ان کو منہ کے بل چلانے پر بھی یقیناً قدرت رکھتے ہیں۔ اچھی طرح سمجھ لو! یہ لوگ اپنے منہ کے ذریعے ہی زمین کے ہر ٹیلے اور ہر کانٹے سے بچیں گے۔

(ترمذی)

﴿148﴾ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَیُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَیْسَ بَیْنَهُ وَبَیْنَهُ تُرْجُمَانٌ، فَیَنْظُرُ اَیْمَنَ مِنْهُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهٖ، وَیَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ، وَیَنْظُرُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَلَا یَرٰی اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ.

رواه البخاري، باب كلام الرب تعالى......، رقم: ٧٥١٢

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) تم میں سے ہر شخص سے اللہ تعالیٰ اس طرح کلام فرمائیں گے کہ درمیان میں

کوئی ترجمان نہیں ہوگا، (اس وقت بندہ بے بسی سے اِدھر اُدھر دیکھے گا) جب اپنی داہنی جانب دیکھے گا تو اپنے اعمال کے سوا اسے کچھ نظر نہ آئے گا اور جب اپنی بائیں جانب دیکھے گا تو اپنے اعمال کے سوا اسے کچھ نظر نہ آئے گا اور جب اپنے سامنے دیکھے گا تو آگ کے علاوہ کچھ نظر نہ آئے گا۔ لہٰذا دوزخ کی آگ سے بچو اگرچہ خشک کھجور کے ٹکڑے (کو صدقہ کرنے) کے ذریعہ ہی سے ہو۔ (بخاری)

﴿149﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلَاتِهٖ: اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ؟ قَالَ: اَنْ يُّنْظَرَ فِيْ كِتَابِهٖ فَيُتَجَاوَزَ عَنْهُ اِنَّهٗ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ هَلَكَ.

(الحديث) رواه احمد ٦/٤٨

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے بعض نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا (اے اللہ میرا حساب آسان فرما دیجئے) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آسان حساب کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ کے اعمال نامہ پر نظر ڈالی جائے پھر اس سے درگذر کر دیا جائے کیونکہ اے عائشہ اس دن جس کے حساب میں پوچھ گچھ کی جائے گی وہ تو ہلاک ہو جائے گا۔ (مسند احمد)

﴿150﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَخْبِرْنِيْ مَنْ يَّقْوٰى عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ فَقَالَ: يُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْهِ كَالصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ.

رواه البيهقي في كتاب البعث والنشور، مشكوة المصابيح، رقم: ٥٥٦٣

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: مجھے بتایئے کہ قیامت کے دن (جو کہ پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا) کسے کھڑے رہنے کی طاقت ہوگی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ'' ترجمہ: جس دن سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے لئے یہ کھڑا ہونا اتنا آسان کر دیا جائے گا کہ وہ دن اُس کے لئے فرض نماز کی ادائیگی کے بقدر رہ جائے گا۔ (بیہقی، مشکوۃ)

﴿151﴾ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ اَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا.

رواه الترمذي، باب منه حديث تخيير النبی ﷺ،......رقم: ٢٤٤١

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اُس نے مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) دو باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا، یا تو اللہ تعالیٰ میری آدھی امت کو جنت میں داخل فرمادیں یا (سب کے لئے) مجھے شفاعت کرنے کا حق دے دیں تو میں نے حق شفاعت کو اختیار کرلیا، (تا کہ سارے ہی مسلمان اس سے فائدہ اُٹھاسکیں کوئی محروم نہ رہے) چنانچہ میری شفاعت ہر اُس شخص کے لئے ہوگی جو اس حال میں مرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔ (ترمذی)

﴿152﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: شَفَاعَتِي لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِي. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب منه حديث شفاعتي......، رقم: ٢٤٣٥

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کبیرہ کرنے والوں کے حق میں میری شفاعت صرف میری اُمت کے لوگوں کے لئے مخصوص ہوگی (دوسری اُمتوں کے لوگوں کے لئے نہیں ہوگی)۔ (ترمذی)

﴿153﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ، فَيَاْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ: اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِاِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّهُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ، فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَاِنَّهُ كَلِيْمُ اللهِ، فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَاِنَّهُ رُوْحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ، فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ فَيَاْتُوْنِي فَاَقُوْلُ: اَنَا لَهَا، فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ اَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ، فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، وَاَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ

رَاْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُوْلُ: يَارَبِّ! اُمَّتِي اُمَّتِي، فَيُقَالُ: انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ، فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَامُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُوْلُ: يَارَبِّ ! اُمَّتِي اُمَّتِي، فَيُقَالُ: اِنْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ اَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ، فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ اُمَّتِي اُمَّتِي، فَيَقُوْلُ: اِنْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ اَدْنٰى اَدْنٰى اَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ مِنَ النَّارِ مِنَ النَّارِ،فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ،ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ،ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَاْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَه، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُوْلُ: يَارَبِّ! اِئْذَنْ لِي فِيْمَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَيَقُوْلُ: وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ لَاُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. رواه البخاري،باب كلام الرب تعالى......،رقم: ٧٥١٠

(وَفِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ) عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّوْنَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ، وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ،فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ، قَدْ عَادُوا حُمَمًا فَيُلْقِيْهِمْ فِي نَهْرٍ فِي اَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ نَهْرُ الْحَيَاةِ، فَيَخْرُجُوْنَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ قَالَ: فَيَخْرُجُوْنَ كَاللُّؤْلُؤِ فِيْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ،يَعْرِفُهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ، هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اَدْخَلَهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ فَمَا رَاَيْتُمُوْهُ فَهُوَ لَكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنَ الْعَالَمِيْنَ، فَيَقُوْلُ: لَكُمْ عِنْدِيْ اَفْضَلُ مِنْ هٰذَا، فَيَقُوْلُوْنَ: يَارَبَّنَا! اَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُ: رِضَائِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ اَبَدًا. رواه مسلم، باب معرفة طريق الرؤية،رقم: ٤٥٤

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو (پریشانی کی وجہ سے) لوگ ایک دوسرے کے پاس بھاگے بھاگے پھریں گے۔ چنانچہ (حضرت) آدم (علیہ السلام) کے پاس جائیں گے اور ان سے عرض کریں گے: آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کر دیجئے وہ فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں، تم ابراہیم

(علیہ السلام) کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔ یہ ان کے پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں لیکن تم موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جاؤ وہ کلیم اللہ (یعنی اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنے والے) ہیں۔ یہ ان کے پاس جائیں گے وہ بھی فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں لیکن تم عیسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جاؤ وہ رُوحُ اللہ اور کَلِمَۃُ اللہ ہیں۔ یہ ان کے پاس جائیں گے وہ بھی فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں البتہ تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ لوگ میرے پاس آئیں گے میں کہوں گا: (بہت اچھا) شفاعت کا حق مجھے حاصل ہے۔ اس کے بعد میں اپنے رب سے اجازت مانگوں گا مجھے اجازت مل جائے گی اور اللہ تعالیٰ میرے دل میں اپنی ایسی تعریفیں ڈالیں گے جو اس وقت مجھے نہیں آتیں۔ میں ان کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا۔ ارشاد ہوگا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات مانی جائے گی، مانگو ملے گا، شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: یا رب میری امت! میری امت! یعنی میری امت کو بخش دیجئے۔ مجھ سے کہا جائے گا: جاؤ، جس کے دل میں جو کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی جہنم سے نکال لو۔ میں جاؤں گا اور حکم کی تعمیل کروں گا۔ واپس آ کر پھر ان ہی کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا۔ ارشاد ہوگا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات مانی جائے گی، مانگو ملے گا، شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: یا رب میری امت! میری امت! (مجھ سے) کہا جائے گا: جاؤ، جس کے دل میں ایک ذرہ یا ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی نکال لو۔ میں جاؤں گا اور حکم کی تعمیل کروں گا۔ واپس آ کر پھر ان ہی کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا۔ ارشاد ہوگا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات مانی جائے گی مانگو ملے گا۔ شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا۔ یا رب میری امت! میری امت (مجھ سے) کہا جائے گا: جاؤ جس کے دل میں ایک رائی کے دانہ سے بھی کم سے کمتر ایمان ہو اسے بھی نکال لو۔ میں جاؤں گا اور حکم کی تعمیل کر کے چوتھی مرتبہ واپس آؤں گا۔ اور پھر ان ہی کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا۔ ارشاد ہوگا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات مانی جائے گی مانگو ملے گا۔ شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: میرے رب! مجھے ان کے نکالنے کی بھی اجازت دے دیجئے جنہوں نے کلمہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ

پڑھا ہو۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: میری عزت کی قسم، میرے بلند مرتبہ کی قسم، میری بڑائی کی قسم اور میری بزرگی کی قسم! جنہوں نے یہ کلمہ پڑھ لیا ہے انہیں تو میں ضرور جہنم سے (خود) نکال لوں گا۔ (بخاری)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس طرح ہے کہ (چوتھی مرتبہ آپ ﷺ کی بات کے جواب میں) اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: فرشتے بھی شفاعت کر چکے، انبیاء (علیہم السلام) بھی شفاعت کر چکے اور مؤمنین بھی شفاعت کر چکے اب اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن کے علاوہ اور کوئی باقی نہیں رہا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مٹھی بھر کر ایسے لوگوں کو دوزخ سے نکال لیں گے جنہوں نے پہلے کبھی کوئی خیر کا کام نہ کیا ہوگا وہ لوگ دوزخ میں (جل کر) کوئلہ ہو چکے ہوں گے، جنت کے دروازوں کے سامنے ایک نہر ہے جسے نہرِ حیات کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں ان لوگوں کو ڈال دیں گے۔ وہ اس میں سے (فوری طور پر تروتازہ ہوکر) نکل آئیں گے جیسے دانہ سیلاب کے کوڑے میں (پانی اور کھاد ملنے کی وجہ سے فوری) اُگ آتا ہے اور یہ لوگ موتی کی طرح صاف ستھرے اور چمکدار ہو جائیں گے، ان کی گردنوں میں سونے کے پٹے پڑے ہوئے ہوں گے جن سے جنتی ان کو پہچانیں گے کہ یہ لوگ (جہنم کی آگ سے) اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی نیک عمل کیے ہوئے جنت میں داخل کر دیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ (ان سے) فرمائیں گے، جنت میں داخل ہو جاؤ جو کچھ تم نے (جنت میں) دیکھا وہ سب تمہارا ہے۔ وہ کہیں گے: ہمارے رب! آپ نے ہمیں وہ کچھ عطا فرما دیا جو دنیا میں کسی کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: میرے پاس تمہارے لئے اس سے افضل نعمت ہے۔ وہ عرض کریں گے: ہمارے رب! اس سے افضل کیا نعمت ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میری رضا، اس کے بعد اب میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔ (مسلم)

فائدہ: حدیث شریف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رُوحُ اللہ اور کَلِمَۃُ اللہ اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ اُن کی پیدائش بغیر باپ کے صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کلمہ ''کُنْ'' سے اس طرح ہوئی ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُن کی ماں کے گریبان میں پھونکا جس سے وہ ایک رُوح اور جان دار چیز بن گئے۔ (تفسیر ابن کثیر)

﴿154﴾ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ.

رواه البخاري، باب صفة الجنة والنار، رقم:٦٥٦٦

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی ایک جماعت جن کا لقب جہنمی ہوگا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پر یہ لوگ دوزخ سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے۔ (بخاری)

﴿155﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ، مِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن، باب منه دخول سبعين الفا......،رقم:٢٤٤٠

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں بعض افراد وہ ہوں گے جو قوموں کی شفاعت کریں گے۔ یعنی ان کا مقام یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ان کو قوموں کی شفاعت کی اجازت دیں گے۔ بعض وہ ہوں گے جو قبیلے کی شفاعت کریں گے، بعض وہ ہوں گے جو عُصْبَہ کی شفاعت کریں گے اور بعض وہ ہوں گے جو ایک آدمی کی شفاعت کر سکیں گے (اللہ تعالیٰ ان سب کی سفارشوں کو قبول فرمائیں گے) یہاں تک کہ وہ سب جنت میں پہنچ جائیں گے۔ (ترمذی)

فائدہ: دس سے چالیس تک کی تعداد والی جماعت کو عُصْبَہ (کنبہ) کہتے ہیں۔

﴿156﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا (فِیْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ)قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ: بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَیُّ شَیْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ؟ قَالَ: اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِیْ طَرْفَةِ عَيْنٍ؟ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ، ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ، تَجْرِیْ بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ، وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ، حَتّٰى تَعْجِزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ، حَتّٰى يَجِیْءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ اِلَّا زَحْفًا قَالَ: وَفِیْ حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَاْمُوْرَةٌ تَاْخُذُ مَنْ اُمِرَتْ بِهٖ فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ وَمَكْدُوْسٌ فِی النَّارِ وَالَّذِیْ نَفْسُ

اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِیَدِهٖ اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِیْنَ خَرِیْفًا.

رواه مسلم،باب ادنى اهل الجنة منزلة فيها،رقم:٤٨٢

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن صفتِ امانت اور صلۂ رحمی کو (ایک شکل دے کر) چھوڑ دیا جائے گا۔ یہ دونوں چیزیں پُل صراط کے دائیں بائیں کھڑی ہوجائیں گی (تاکہ اپنی رعایت کرنے والوں کی سفارش اور نہ رعایت کرنے والوں کی شکایت کریں) تمہارا پہلا قافلہ پل صراط سے بجلی کی طرح تیزی کے ساتھ گزر جائے گا۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان، بجلی کی طرح تیز گذرنے کا کیا مطلب ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے بجلی کو نہیں دیکھا کہ وہ کس طرح پَل بھر میں گذر کر لوٹ بھی آتی ہے۔ اس کے بعد گذرنے والے ہوا کی طرح تیزی سے گذریں گے پھر تیز پرندوں کی طرح پھر جواں مردوں کے دوڑنے کی رفتار سے۔ غرض ہر شخص کی رفتار اس کے اعمال کے مطابق ہوگی اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط پر کھڑے ہوکر کہہ رہے ہوں گے اے میرے رب! ان کو سلامتی سے گذار دیجئے ان کو سلامتی سے گزار دیجئے، یہاں تک کہ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو اپنے اعمال کی کمزوری کی وجہ سے پل صراط پر گھسٹ کر ہی چل سکیں گے۔ پل صراط کے دونوں طرف لوہے کے آنکڑے لٹکے ہوئے ہوں گے جس کے بارے میں حکم دیا جائے گا وہ اس کو پکڑ لیں گے۔ بعض لوگوں کو ان آنکڑوں کی وجہ سے صرف خراش آئے گی وہ تو نجات پا جائیں گے اور بعض جہنم میں دھکیل دیئے جائیں گے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں ابوہریرہ کی جان ہے، بلاشبہ جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے۔ (مسلم)

﴿157﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: بَيْنَمَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهَرٍ حَافَّتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ، قُلْتُ: مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ، فَاِذَا طِيْنُهُ مِسْكٌ اَذْفَرُ.

رواه البخاري،باب في الحوض،رقم:٦٥٨١

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں چلنے کے دوران میرا گزر ایک نہر پر ہوا، اس کے دونوں جانب کھوکھلے موتیوں سے تیار کئے ہوئے گنبد بنے ہوئے تھے۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ

یہ نہر کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس کی مٹی (جو اس کی تہہ میں تھی) وہ نہایت مہکنے والی مشک تھی۔ (بخاری)

﴿158﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ، وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ، وَمَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ الْوَرِقِ، وَرِيْحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ، فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ بَعْدَهُ أَبَدًا.

رواه مسلم ،باب اثبات حوض نبينا ......رقم: ٥٩٧١

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے حوض کی مسافت ایک مہینے کی ہے اور اس کے دونوں کونے بالکل برابر ہیں یعنی اس کی لمبائی چوڑائی برابر ہے اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے اور اس کی خوشبو مُشک سے بھی اچھی ہے اور اس کے کوزے آسمان کے تاروں کی طرح (بے شمار) ہیں جو اس کا پانی پی لے گا اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ (مسلم)

فائدہ: "حوض کی مسافت ایک مہینے کی ہے" اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو حوض کوثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے" وہ اس قدر طویل وعریض ہے کہ اس کی ایک جانب سے دوسری جانب تک ایک مہینے کی مسافت ہے۔

﴿159﴾ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَإِنَّهُمْ يَتَبَاهَوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً وَإِنِّيْ أَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً.

رواه الترمذي وقال: هذاحديث حسن غريب،باب ماجاء في صفة الحوض،رقم: ٢٤٤٣

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (آخرت میں) ہر نبی کا ایک حوض ہے اور انبیاء آپس میں اس بات پر فخر کریں گے کہ ان میں سے کس کے پاس پینے والے زیادہ آتے ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ سب سے زیادہ پینے کے لئے لوگ میرے پاس آئیں گے (اور میرے حوض سے سیراب ہوں گے)۔ (ترمذی)

﴿160﴾ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَأَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ

وَكَلِمَتُهُ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ. زَادَ جُنَادَةُ: مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ اَيِّهَا شَاءَ.

رواه البخاری،باب قوله تعالی یأهل الکتاب ......،رقم:۳٤۳۵

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلے ہیں، ان کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بندے اور رسول ہیں، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام (بھی) اللہ تعالیٰ کے بندے اور ان کے رسول ہیں، اور ان کا کلمہ ہیں (کہ اُن کی پیدائش بغیر باپ کے صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کلمہ "کُن" سے ہوئی) اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ ایک روح یعنی جان ہیں (جس جان کو حضرت جبرئیل علیہ السلام کی پھونک کے ذریعہ حضرت مریم علیہا السلام کے بطن تک پہنچایا گیا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت مریم علیہا السلام کے گریبان میں پھونکا تھا) اور یہ کہ جنت برحق ہے، دوزخ برحق ہے (جو ان سب کی گواہی دے) خواہ اس کا عمل کیسا ہی ہو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے۔ حضرت جنادہ رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں: وہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ (بخاری)

﴿161﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ اللّٰهُ: اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَاَتْ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ، فَاقْرَءُ وا اِنْ شِئْتُمْ ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ﴾

رواه البخاری،باب ماجاء فی صفة الجنة ......،رقم:۳۲٤٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیثِ قُدسی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں کبھی ان کا خیال گزرا۔ اگر تم چاہو تو قرآن کی یہ آیت پڑھو: "فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ"

ترجمہ: کوئی آدمی بھی اُن نعمتوں کو نہیں جانتا جو ان بندوں کے لئے چھپا کر رکھی گئی ہیں جن میں ان کی آنکھوں کے لئے ٹھنڈک کا سامان ہے۔ (بخاری)

﴿162﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَوْضِعُ

سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

رواه البخاري، باب ماجاء في صفة الجنة ......، رقم: ٣٢٥٠

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک کوڑے کی جگہ یعنی کم سے کم جگہ بھی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر (اور زیادہ قیمتی) ہے۔ (بخاری)

﴿163﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ اَوْ مَوْضِعُ قَدَمٍ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا، وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَاَتْ مَابَيْنَهُمَا رِيْحًا، وَلَنَصِيْفُهَا يَعْنِي الْخِمَارَ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا. رواه البخاري، باب صفة الجنة والنار، رقم: ٦٥٦٨

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں تمہاری ایک کمان کے برابر جگہ یا ایک قدم کے برابر جگہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔ اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت (جنت سے) زمین کی طرف جھانکے تو جنت سے لے کر زمین تک (کی جگہ کو) روشن کردے اور خوشبو سے بھردے اور اس کا دوپٹہ بھی دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اُس سے بہتر ہے۔ (بخاری)

﴿164﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً، يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ، لَايَقْطَعُهَا، وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ﴾.

رواه البخاري، باب قوله وظل ممدود، رقم: ٤٨٨١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ سوار اس کے سائے میں سو سال چل کر بھی اس کو پار نہ کرسکے اور تم چاہو تو یہ آیت پڑھو "وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ" اور (جنتی) لمبے سایوں میں (ہوں گے)۔ (بخاری)

﴿165﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ، وَلَا يَتْفِلُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ، وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ قَالُوا: فَمَا بَالُ الطَّعَامِ؟ قَالَ: جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ، يُلْهَمُونَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ، كَمَا يُلْهَمُونَ

النَّفس۔ رواه مسلم، باب فی صفات الجنة و اهلها،رقم:٧١٥٢

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جنتی جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے (لیکن) نہ تو تھوک آئے گا، نہ پیشاب پاخانہ ہوگا اور نہ ناک کی صفائی کی ضرورت ہوگی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کھانے کا کیا ہوگا؟ یعنی ہضم کیسے ہوگا آپ نے ارشاد فرمایا: ڈکار آئے گی اور پسینہ مشک کے پسینے کی طرح ہوگا یعنی غذا کا جو اثر نکلنا ہوگا وہ ڈکار اور پسینہ کے ذریعہ نکل جایا کرے گا اور جنتیوں کی زبان پر اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح اس طرح جاری ہوگی جس طرح ان کا سانس جاری ہوگا۔ (مسلم)

﴿166﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: یُنَادِیْ مُنَادٍ: اِنَّ لَکُمْ اَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا اَبَدًا، وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَحْیَوا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا، وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا، وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْکُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾

رواه مسلم، باب فی دوام نعیم اهل الجنة ......، رقم: ٧١٥٧

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک پکارنے والا جنتیوں کو پکارے گا کہ تمہارے لئے صحت ہے کبھی بیمار نہ ہوگے، تمہارے لئے زندگی ہے کبھی موت نہ آئے گی، تمہارے لئے جوانی ہے کبھی بڑھاپا نہیں آئے گا اور تمہارے لئے خوشحالی ہے کبھی کوئی پریشانی نہ ہوگی۔ یہ حدیث اس آیت کی تفسیر ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْکُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ"

ترجمہ: اور ان سے پکار کر کہا جائے گا یہ جنت تم کو تمہارے اعمال کے بدلے دی گئی ہے۔

(مسلم)

﴿167﴾ عَنْ صُهَیْبٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ یَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰی: تُرِیْدُوْنَ شَیْئًا اَزِیْدُکُمْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: اَلَمْ تُبَیِّضْ وُجُوْهَنَا؟ اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَیَکْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا اُعْطُوا شَیْئًا اَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰی رَبِّهِمْ عَزَّوَجَلَّ.

رواه مسلم، باب اثبات رؤية المؤمنين فی الآخرة ......،رقم:٤٤٩

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب

جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے ارشاد فرمائیں گے: کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو مزید ایک چیز عطا کروں یعنی تم کو جو کچھ اب تک عطا ہوا ہے اس پر مزید ایک خاص چیز عنایت کروں؟ وہ کہیں گے: کیا آپ نے ہمارے چہرے روشن نہیں کردیئے اور کیا آپ نے ہمیں دوزخ سے بچا کر جنت میں داخل نہیں کردیا؟ (اب اس کے علاوہ اور کیا چیز ہوسکتی ہے جس کی ہم خواہش کریں، بندوں کے اس جواب کے بعد) پھر اللہ تعالیٰ پردہ ہٹادیں گے (جس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے) اب ان کا حال یہ ہوگا کہ جو کچھ اب تک انہیں ملا تھا اس سب سے زیادہ محبوب ان کے لئے اپنے رب کے دیدار کی نعمت ہوگی۔ (مسلم)

﴿168﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَغْبِطُوا فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ، اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا هُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ، اِنَّ لَهٗ عِنْدَ اللهِ قَاتِلًا لَا یَمُوْتُ.

رواہ الطبرانی فی الاوسط ورجالہ ثقات، مجمع الزوائد ١٠/٦٤٣

الْقَاتِلُ: النَّارُ (شرح السنة ١٤/٢٩٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کسی گناہگار کو نعمتوں میں دیکھ کر اس پر رشک نہ کرو، تمہیں معلوم نہیں موت کے بعد اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کے لئے ایک ایسا قاتل ہے جس کو کبھی موت نہیں آئے گی (قاتل سے مراد دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ رہے گا)۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿169﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِیْلَ: یَارَسُوْلَ اللهِ! اِنْ كَانَتْ لَكَافِیَةً، قَالَ: فُضِّلَتْ عَلَیْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّیْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا. رواہ البخاری، باب صفة النار وانها مخلوقة، رقم: ٣٢٦٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری اس دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہی (دنیا کی آگ) کافی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ کی آگ دنیا کی آگ کے مقابلہ میں اُنہتر [٦٩] درجہ بڑھادی گئی ہے۔ ہر درجہ کی حرارت دنیا کی آگ کی حرارت کے برابر ہے۔ (بخاری)

﴿170﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا، مِنْ اَهْلِ النَّارِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً. ثُمَّ يُقَالُ : يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا، وَاللهِ يَا رَبِّ! وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَامِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا، وَاللهِ يَارَبِّ! مَامَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ، وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ.

رواه مسلم، باب صبغ انعم اهل الدنيا فى النار،رقم:۷۰۸۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن دوزخیوں میں سے ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جس نے اپنی دنیا کی زندگی نہایت عیش و آرام کے ساتھ گزاری ہوگی، اس کو دوزخ کی آگ میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا: آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی کوئی اچھی حالت دیکھی ہے، اور کیا کبھی عیش و آرام کا کوئی دور تجھ پر گزرا ہے؟ وہ اللہ کی قسم کھا کر کہے گا کبھی نہیں میرے رب! اسی طرح ایک شخص جنتیوں میں سے ایسا لایا جائے گا جس کی زندگی سب سے زیادہ تکلیف میں گذری ہوگی، اس کو جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا: آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی کوئی دکھ دیکھا ہے، کیا کوئی دور تجھ پر تکلیف کا گزرا ہے؟ وہ اللہ کی قسم کھا کر کہے گا کبھی نہیں میرے رب! کبھی کوئی تکلیف مجھ پر نہیں گزری اور میں نے کبھی کوئی تکلیف نہیں دیکھی۔ (مسلم)

﴿171﴾ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهِ.

رواه مسلم، باب جهنم ،رقم: ۷۱۷۰

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بعض دوزخیوں کو آگ ان کے ٹخنوں تک پکڑے گی اور بعض کو ان کے گھٹنوں تک پکڑے گی اور بعضوں کو ان کی کمر تک پکڑے گی اور بعض کو ان کی ہنسلی (گردن کے نیچے کی ہڈی) تک پکڑے گی۔

(مسلم)

﴿172﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَرَاَ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ﴾ (البقرة:۱۳۲) قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : لَوْ اَنَّ

قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَافْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ، فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامَهُ.

رواه الترمذی و قال:هذا حديث حسن صحيح،باب ماجاء فی صفة شراب اهل النار، رقم:٢٥٨٥

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "اِتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ" ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور (کامل) اسلام ہی پر جان دینا۔ (اللہ تعالیٰ سے اور ان کے عذاب سے ڈرنے کے بارے میں (آپ نے بیان فرمایا: "زَقُّوْم" کا اگر ایک قطرہ دنیا میں ٹپک جائے تو دنیا میں بسنے والوں کے سامانِ زندگی کو خراب کر دے، تو کیا حال ہوگا اس شخص کا جس کا کھانا ہی زقوم ہوگا (زقوم جہنم میں پیدا ہونے والا ایک درخت ہے)۔ (ترمذی)

﴿173﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيْلَ: اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ! لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِيْلُ! اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ! لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ، قَالَ: فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ تَعَالٰى النَّارَ قَالَ: يَا جِبْرِيْلُ! اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ! لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا، فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ، ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِيْلُ! اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ! لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا۔

رواه ابو داؤد،باب فی خلق الجنة والنار: ٤٧٤٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو جبرئیل (علیہ السلام) سے فرمایا: جاؤ جنت کو دیکھو، انہوں نے جا کر دیکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے آ کر عرض کیا: اے میرے رب! آپ کی عزت کی قسم جو کوئی بھی اس جنت کا حال سنے گا وہ اس میں ضرور پہنچے گا یعنی پہنچنے کی پوری کوشش کرے گا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو ناگواریوں سے گھیر دیا یعنی شرعی احکام کی پابندی لگا دی، جن پر عمل کرنا نفس کو ناگوار ہے۔ پھر فرمایا: جبرئیل اب جا کر دیکھو چنانچہ انہوں نے جا کر دیکھا۔ پھر آ کر عرض کیا: اے میرے رب! آپ کی عزت کی قسم اب تو مجھے یہ ڈر ہے کہ اس میں کوئی بھی نہ جا سکے گا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے

دوزخ کو پیدا کیا تو جبرئیل (علیہ السلام) سے فرمایا: جبرئیل جاؤ جہنم کو دیکھو انہوں نے جا کر دیکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے آ کر عرض کیا: اے میرے رب! آپ کی عزت کی قسم جو کوئی بھی اس کا حال سنے گا اس میں داخل ہونے سے بچے گا یعنی بچنے کی پوری کوشش کرے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو نفسانی خواہشات سے گھیر دیا پھر فرمایا: جبرئیل اب جا کر دیکھو انہوں نے جا کر دیکھا۔ پھر آ کر عرض کیا اے میرے رب! آپ کی عزت کی قسم، آپ کے بلند مرتبہ کی قسم! اب تو مجھے یہ ڈر ہے کہ کوئی بھی جہنم میں داخل ہونے سے نہ بچ سکے گا۔ (ابوداؤد)

تعمیلِ اوامر میں کامیابی کا یقین

اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی سے براہِ راست استفادہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے اوامر کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر پورا کرنے میں دنیا وآخرت کی تمام کامیابیوں کا یقین کرنا۔

آیاتِ قرآنیه

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ط وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا﴾

[الاحزاب:٣٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور کسی مؤمن مرد اور مؤمن عورت کے لئے اس بات کی گنجائش نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کسی کام کا حکم دے دیں تو پھر ان کو اپنے کام میں کوئی اختیار باقی رہے یعنی اس کی گنجائش نہیں رہتی کہ وہ کام کریں یا نہ کریں بلکہ عمل کرنا ہی ضروری ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا تو وہ یقیناً کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہوگا۔ (احزاب)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ [النساء:٦٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہم نے ہر ایک رسول کو اسی مقصد کے لئے بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ان کی اطاعت کی جائے۔ (نساء)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ج وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ [الحشر:٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو کچھ تمہیں رسول دیں وہ لے لو اور جس چیز سے روکیں رک جایا کرو (یعنی جو حکم بھی دیں اس کو مان لو)۔ (حشر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾ [الاحزاب:٢١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں اچھا نمونہ ہے خاص طور سے اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کی امید رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرتا ہے۔ (احزاب)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ [النّور:٦٣]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ ان پر کوئی آفت آجائے یا ان پر کوئی دردناک عذاب نازل ہو۔ (نور)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ج وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [النحل:٩٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو شخص کوئی نیک کام کرے مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ایمان والا ہو تو ہم اُسے ضرور اچھی زندگی بسر کرائیں گے (یہ دُنیا میں ہوگا اور آخرت میں) ان کے اچھے کاموں کے بدلے میں ان کو اجر دیں گے۔ (نحل)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ [الاحزاب:٧١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جس نے اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی بات مانی، اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔ (احزاب)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [آل عمران:٣١]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو تم میری فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے اور تمہارے سب گناہ بخش دیں گے اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والے مہربان ہیں۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا﴾

[مریم:٩٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اللہ تعالیٰ ان کے لئے مخلوق کے دل میں محبت پیدا کردیں گے۔ (مریم)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا﴾

[طٰہٰ:١١٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جس نے نیک کام کئے ہوں گے اور وہ ایمان بھی رکھتا ہوگا اس کو اس کے عمل کا پورا بدلہ ملے گا اور اس کو نہ کسی زیادتی کا خوف ہوگا اور نہ ہی حق تلفی کا یعنی نہ یہ ہوگا کہ گناہ کئے بغیر لکھ دیا جائے اور نہ ہی کوئی نیکی کم لکھ کر حق تلفی کی جائے گی۔ (طٰہٰ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ☆ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾

[الطلاق:٢،٣]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر مشکل سے خلاصی کی کوئی نہ کوئی صورت پیدا کردیتے ہیں اور اس کو ایسی جگہ سے روزی پہنچاتے ہیں جہاں سے اس کو خیال بھی نہیں ہوتا۔ (طلاق)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ص وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ﴾ [الانعام:٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی ایسی قوموں کو ہلاک کر دیا جن کو ہم نے دنیا میں ایسی قوت دی تھی کہ تم کو وہ قوت نہیں دی (جسمانی قوت، مال کی فراوانی، بڑے خاندان والا ہونا، عزت کا ملنا، عمروں کا دراز ہونا، حکومتی طاقت کا ہونا وغیرہ وغیرہ) اور ہم نے ان پر خوب بارشیں برسائیں ہم نے ان کے کھیت اور باغوں کے نیچے سے نہریں جاری کیں پھر (باوجود اس قوت و سامان کے) ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر دیا اور ان کے بعد ان کی جگہ دوسری جماعتوں کو پیدا کر دیا۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا﴾ [الکهف:٤٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مال اور اولاد تو دنیا کی زندگی کی (فنا ہونے والی) رونق ہیں اور اچھے اعمال جو ہمیشہ باقی رہنے والے ہیں وہ آپ کے رب کے یہاں یعنی آخرت میں ثواب کے اعتبار سے بھی ہزار درجہ بہتر ہیں اور امید لگانے کے اعتبار سے بھی ہزار درجہ بہتر ہیں یعنی اچھے اعمال پر جو امیدیں وابستہ ہوتی ہیں وہ آخرت میں پوری ہوں گی اور امید سے بھی زیادہ ثواب ملے گا۔ اس کے برعکس مال و اسباب سے امیدیں پوری نہیں ہوتیں۔ (کہف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ط وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْآ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [النحل:٩٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو کچھ تمہارے پاس دنیا میں ہے وہ ایک دن ختم ہو جائے گا اور جو عمل تم اللہ تعالیٰ کے پاس بھیج دو گے وہ ہمیشہ باقی رہے گا۔ (نحل)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ج وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾ [القصص:٦٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو کچھ تم کو دنیا میں دیا گیا ہے وہ تو صرف دنیا کی چند روزہ زندگی گذارنے کا سامان اور یہاں کی (فنا ہونے والی) رونق ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے، کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے؟ (قصص)

احادیثِ نبویہ

﴿174﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ سَبْعًا، هَلْ تَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا فَقْرًا مُنْسِيًا، اَوْ غِنیً مُطْغِيًا، اَوْمَرَضًا مُفْسِدًا، اَوْهَرَمًا مُفْنِدًا، اَوْ مَوتًا مُجْهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ اَوِ السَّاعَةَ؟ فَالسَّاعَةُ اَدْهٰی وَاَمَرُّ.

رواه الترمذی وقال:هذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی المبادرة بالعمل،رقم:٢٣٠٦ الجامع الصحیح وهو سنن الترمذی طبع دارالباز

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات چیزوں سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو۔ کیا تمہیں ایسی تنگدستی کا انتظار ہے جو سب کچھ بھلا دے، یا ایسی مالداری کا جو سرکش بنا دے، یا ایسی بیماری کا جو ناکارہ کردے، یا ایسے بڑھاپے کا جو عقل کھو دے، یا ایسی موت کا جو اچانک آجائے (کہ بعض وقت توبہ کرنے کا موقع بھی نہیں ملتا) یا دجّال کا جو آنے والی چھپی ہوئی برائیوں میں بدترین برائی ہے، یا قیامت کا؟ قیامت تو بڑی سخت اور بڑی کڑوی چیز ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ انسان کو ان سات چیزوں میں سے کسی چیز کے آنے سے پہلے نیک اعمال کے ذریعہ اپنی آخرت کی تیاری کرلینی چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ ان رکاوٹوں میں سے کوئی رکاوٹ آجائے اور انسان اعمال صالحہ سے محروم ہو جائے۔

﴿175﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ: فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ، يَتْبَعُهُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقٰى عَمَلُهُ.

رواه مسلم، کتاب الزهد:٧٤٢٤

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں: دو چیزیں واپس آجاتی ہیں اور ایک ساتھ رہ جاتی ہے۔ گھر والے، مال اور عمل ساتھ جاتے ہیں۔ پھر گھر والے اور مال واپس آجاتا ہے اور عمل ساتھ رہ جاتا ہے۔ (مسلم)

﴿176﴾ عَنْ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ يَوْمًافَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ: اَلاَ اِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَاْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ اَلاَ وَاِنَّ الْآخِرَةَ اَجَلٌ صَادِقٌ يَقْضِيْ فِيْهَا مَلِكٌ قَادِرٌ، اَلاَ وَاِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهٗ بِحَذَافِيْرِهٖ فِي الْجَنَّةِ، اَلاَ وَاِنَّ الشَّرَّ كُلَّهٗ بِحَذَافِيْرِهٖ فِي النَّارِ اَلاَ فَاعْمَلُوْا وَاَنْتُمْ مِنَ اللهِ عَلٰى حَذَرٍ، وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مَعْرُوْضُوْنَ عَلٰى اَعْمَالِكُمْ، فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ، وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ. مسند الشافعي ١/١٤٨

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا: غور سے سنو، دنیا ایک عارضی اور وقتی سودا ہے (اور اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے اس لئے) اس میں ہر اچھے برے کا حصہ ہے اور سب اس سے کھاتے ہیں۔ بلاشبہ آخرت مقررہ وقت پر آنے والی سچی حقیقت ہے اور اس میں قدرت رکھنے والا بادشاہ فیصلہ کرے گا۔ غور سے سنو، ساری بھلائیاں اور اس کی تمام قسمیں جنت میں ہیں اور ہر قسم کی برائی اور اس کی تمام قسمیں جہنم میں ہیں۔ اچھی طرح سمجھ لو، جو کچھ کرو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کرو اور سمجھ لو، تم اپنے اپنے اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کئے جاؤ گے۔ جس شخص نے ذرہ برابر کوئی نیکی کی ہوگی وہ اس کو بھی دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اس کو بھی دیکھ لے گا۔

(مسند، شافعی)

﴿177﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُهٗ يُكَفِّرُ اللهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ: اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا اِلَّا اَنْ يَتَجَاوَزَ اللهُ عَنْهَا.

رواه البخاري، باب حسن إسلام المرء، رقم: ٤١

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب بندہ اسلام قبول کر لیتا ہے اور اسلام کا حسن اس کی زندگی میں آجاتا ہے تو جو برائیاں اس نے پہلے کی ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ اسلام کی برکت سے ان سب کو معاف

فرما دیتے ہیں۔ اس کے بعد اس کی نیکیوں اور برائیوں کا حساب یہ رہتا ہے کہ ایک نیکی پر دس گنا سے سات سو گنا تک ثواب دیا جاتا ہے اور برائی کرنے پر وہ اسی ایک برائی کی سزا کا مستحق ہوتا ہے ہاں البتہ اللہ تعالیٰ اس سے بھی درگذر فرما دیں تو بات دوسری ہے۔ (بخاری)

فائدہ: زندگی میں اسلام کے حسن کا آنا یہ ہے کہ دل ایمان کے نور سے روشن ہو اور جسم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے آراستہ ہو۔

﴿178﴾ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْإِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا.

(وهو جزء من الحديث) رواه مسلم،باب بيان الايمان والإسلام......،رقم:٩٣

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام (کے ارکان میں سے) یہ ہے کہ (دل وزبان سے) تم یہ شہادت ادا کرو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں (کوئی ذات عبادت وبندگی کے لائق نہیں) اور یہ کہ محمد ﷺ ان کے رسول ہیں اور نماز ادا کرو، زکوٰۃ ادا کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو اور اگر تم حج کی طاقت رکھتے ہو تو حج کرو۔ (مسلم)

﴿179﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْإِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَسْلِيْمُكَ عَلٰى اَهْلِكَ فَمَنِ انْتَقَصَ شَيْئًا مِنْهُنَّ فَهُوَ سَهْمٌ مِنَ الْإِسْلَامِ يَدَعُهٗ، وَمَنْ تَرَكَهُنَّ كُلَّهُنَّ فَقَدْ وَلَّى الْإِسْلَامَ ظَهْرَهٗ.

رواه الحاكم في المستدرك ١/٢١ وقال: هذا الحديث مثل الاول في الاستقامة

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور ان کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، حج کرو، نیکی کا حکم کرو، برائی سے روکو، اور اپنے گھر والوں کو سلام کرو۔ جس شخص نے ان میں سے کسی چیز میں کچھ کمی کی تو وہ اسلام کے ایک حصہ کو چھوڑ رہا ہے اور جس نے ان سب کو بالکل ہی چھوڑ دیا اس نے اسلام سے منہ پھیر لیا۔ (مستدرک حاکم)

﴿180﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْإِسْلَامُ ثَمَانِيَةُ اَسْهُمٍ، اَلْإِسْلَامُ سَهْمٌ وَالصَّلٰوةُ سَهْمٌ وَالزَّكَاةُ سَهْمٌ وَحَجُّ الْبَيْتِ سَهْمٌ وَالصِّيَامُ سَهْمٌ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ سَهْمٌ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ سَهْمٌ وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ سَهْمٌ وَقَدْ خَابَ مَنْ لَا سَهْمَ لَهُ.

رواہ البزار وفیہ یزید بن عطاء وثقہ احمد وغیرہ وضعفہ جماعۃ وبقیۃ رجالہ ثقات، مجمع الزوائد ۱/۱۹۱

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کے آٹھ حصے (اہم) ہیں۔ ایمان ایک حصہ ہے، نماز پڑھنا ایک حصہ ہے، زکوٰۃ دینا ایک حصہ ہے، حج کرنا ایک حصہ ہے، اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا ایک حصہ ہے، رمضان کے روزے رکھنا ایک حصہ ہے، نیکی کا حکم کرنا ایک حصہ ہے، برائی سے روکنا ایک حصہ ہے، بلاشبہ وہ شخص ناکام ہے جس کا (اسلام کے ان اہم حصوں میں سے کسی میں بھی) کوئی حصہ نہیں۔　(بزار، مجمع الزوائد)

﴿181﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْإِسْلَامُ اَنْ تُسْلِمَ وَجْهَكَ لِلّٰهِ وَتَشْهَدَ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ.

(الحدیث) رواہ احمد ۱/۳۱۹

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اپنے آپ کو (عقائد اور اعمال میں) اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دو اور (دل وزبان سے) تم یہ شہادت ادا کرو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں (کوئی ذات عبادت و بندگی کے لائق نہیں) محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔　(مسند احمد)

﴿182﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، قَالَ: تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا، فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا.

رواہ البخاری، باب وجوب الزکاۃ، رقم:۱۳۹۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دیہات کے رہنے والے ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جس کے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی

عبادت کیا کرو کسی کو ان کا شریک نہ ٹھہراؤ، فرض نماز پڑھا کرو، فرض زکوٰۃ ادا کیا کرو اور رمضان کے روزے رکھا کرو۔ ان صاحب نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! (جو اعمال آپ نے فرمائے ہیں ویسے ہی کروں گا) ان میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ پھر جب وہ صاحب چلے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا ہو وہ ان کو دیکھ لے۔ (بخاری)

﴿183﴾ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَصِيَامُ رَمَضَانَ، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ، قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الزَّكَاةَ، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ، قَالَ: فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَاللهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ. رواه البخاری، باب الزكاة من الاسلام، رقم: ٤٦

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہلِ نجد میں سے ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ ہم ان کی آواز کی گنگناہٹ تو سن رہے تھے (لیکن فاصلہ پر ہونے کی وجہ سے) ان کی بات ہمیں سمجھ میں نہیں آرہی تھی یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچ گئے تو ہمیں سمجھ میں آیا کہ وہ آپ سے اسلام (کے اعمال) کے بارے میں دریافت کر رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے (ان کے جواب میں) ارشاد فرمایا: دن رات میں پانچ (فرض) نمازیں ہیں۔ ان صاحب نے عرض کیا: کیا ان نمازوں کے علاوہ بھی کوئی نماز میرے اوپر فرض ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! لیکن اگر تم نفل پڑھنا چاہو تو پڑھ سکتے ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے روزے فرض ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: کیا ان روزوں کے علاوہ بھی کوئی روزہ مجھ پر فرض ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: نہیں! مگر نفل روزہ رکھنا چاہو تو رکھ سکتے ہو۔ (اس کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ اس پر بھی انہوں نے عرض کیا: کیا زکوٰۃ کے علاوہ بھی کوئی صدقہ مجھ پر فرض ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: نہیں! مگر نفلی صدقہ دینا چاہو تو دے سکتے ہو۔ اس

کے بعد وہ صاحب یہ کہتے ہوئے چلے گئے: اللہ کی قسم! میں ان اعمال میں نہ تو زیادتی کروں گا اور نہ ہی کمی کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس شخص نے سچ کہا تو کامیاب ہوگیا۔ (بخاری)

﴿184﴾ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ: بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَلَّا تُشْرِكُوْا بِاللهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوْا، وَلَا تَزْنُوْا، وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهُ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ، فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللهُ فَهُوَ اِلَى اللهِ، اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ، وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ، فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ. رواه البخاری، کتاب الایمان، رقم:۱۸

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی ایک جماعت سے جو آپ کے گرد بیٹھی تھی، مخاطب ہو کر فرمایا: مجھ سے اس پر بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، (فقر کے ڈر سے) اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، جان بوجھ کر کسی پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور شرعی احکامات میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ جو کوئی تم میں سے اس عہد کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اور جو شخص (شرک کے علاوہ) ان میں سے کسی گناہ میں مبتلا ہو جائے اور پھر دنیا میں اس کو اس گناہ کی سزا بھی مل جائے (جیسے حد وغیرہ جاری ہو جائے) تو وہ سزا اس کے گناہ کے لئے کفارہ ہو جائے گی۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کسی گناہ کی پردہ پوشی فرمائی (اور دنیا میں اسے سزا نہ ملی) تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے، چاہیں (وہ اپنے فضل و کرم سے) آخرت میں بھی درگذر فرمائیں اور چاہیں تو عذاب دیں (حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) ہم نے ان باتوں پر آپؐ سے بیعت کی۔ (بخاری)

﴿185﴾ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اَوْصَانِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ: لَا تُشْرِكْ بِاللهِ وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ، وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ، وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللهِ، وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّهُ رَاْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ، وَاِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ، وَاِيَّاكَ

وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ هَلَكَ النَّاسُ، وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَاَنْتَ فِيْهِمْ فَاثْبُتْ، وَاَنْفِقْ عَلٰى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ اَدَبًا وَاَخِفْهُمْ فِى اللهِ. رواه احمد ٥/٢٣٨

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس باتوں کی وصیت فرمائی: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا اگرچہ تمہیں قتل کردیا جائے اور جلا دیا جائے۔ والدین کی نافرمانی نہ کرنا اگرچہ وہ تمہیں اس بات کا حکم دیں کہ بیوی کو چھوڑ دو اور سارا مال خرچ کردو۔ فرض نماز جان بوجھ کر نہ چھوڑنا کیونکہ جو شخص فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑ دیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری سے نکل جاتا ہے۔ شراب نہ پینا کیونکہ یہ ہر برائی کی جڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرنا کیونکہ نافرمانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اترتی ہے۔ میدان جنگ سے نہ بھاگنا اگرچہ تمہارے ساتھی ہلاک ہوجائیں۔ جب لوگوں میں موت (وبا کی صورت میں) عام ہوجائے (جیسے طاعون وغیرہ) اور تم ان میں موجود ہو تو وہاں سے نہ بھاگنا۔ گھر والوں پر اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرنا، (تربیت کے لئے) ان پر سے لکڑی نہ ہٹانا۔ ان کو اللہ تعالیٰ سے ڈراتے رہنا۔ (مسند احمد)

فائدہ: اس حدیث شریف میں والدین کی اطاعت کے بارے میں جو ارشاد فرمایا ہے وہ اطاعت کے اعلیٰ درجہ کا بیان ہے۔ جیسے اسی حدیث شریف میں یہ فرمان کہ "اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا اگرچہ تمہیں قتل کردیا جائے اور جلا دیا جائے" اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں زبان سے کلمہ کفر کہہ دینے کی گنجائش ہے جب کہ دل ایمان پر مطمئن ہو۔ (مرقاۃ)

﴿186﴾ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ ﷺ: مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلَاةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، جَاهَدَ فِىْ سَبِيْلِ اللهِ اَوْ جَلَسَ فِىْ اَرْضِهِ الَّتِىْ وُلِدَ فِيْهَا فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ! اَفَلَا نُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: اِنَّ فِى الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللهَ فَاسْاَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهُ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ. رواه البخاري، باب درجات المجاهدين في سبيل الله، رقم: ٢٧٩٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ

تعالیٰ پر اوران کے رسول پر ایمان لائے، نماز قائم کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا کہ اسے جنت میں داخل فرمائیں خواہ اس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا ہو یا اسی سرزمین پر رہا ہو جہاں اس کی پیدائش ہوئی یعنی جہاد نہ کیا ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنادیں؟ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: (نہیں) کیونکہ جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد پر جانے والوں کے لئے تیار کر رکھے ہیں جن میں سے ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو کیونکہ وہ جنت کا سب سے بہترین اور سب سے اعلیٰ مقام ہے اور اس کے اوپر رحمان کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔ (بخاری)

﴿187﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: خَمْسٌ مَنْ جَاءَ بِھِنَّ مَعَ اِیْمَانٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مَنْ حَافَظَ عَلَی الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلٰی وُضُوْئِھِنَّ وَرُکُوْعِھِنَّ وَسُجُوْدِھِنَّ وَمَوَاقِیْتِھِنَّ وَصَامَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلاً وَآتَی الزَّکَاةَ طَیِّبَةً بِھَا نَفْسُہٗ وَاَدَّی الْاَمَانَةَ، قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللہِ! وَمَا اَدَاءُ الْاَمَانَةِ؟ قَالَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ اِنَّ اللہَ لَمْ یَاْمَنِ ابْنَ آدَمَ عَلٰی شَیْءٍ مِنْ دِیْنِہٖ غَیْرَھَا. رواہ الطبرانی باسناد جید، الترغیب ۱/۲۴۱

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایمان کے ساتھ پانچ اعمال کرتا ہوا (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) آئے گا وہ جنت میں داخل ہوگا: پانچ نمازوں کو ان کے وقت پر اہتمام سے اس طرح پڑھے کہ ان کا وضو اور رکوع سجدہ صحیح طور پر کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، اگر حج کی طاقت ہو تو حج کرے، خوش دلی سے زکوٰۃ دے اور امانت ادا کرے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! امانت کے ادا کرنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: جنابت کا غسل کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم کے بیٹے کے دینی اعمال میں سے کسی عمل پر اعتماد نہیں فرمایا سوائے غسلِ جنابت کے (کیونکہ غسل جنابت ایسا چھپا ہوا عمل ہے کہ اس کے کرنے پر اللہ تعالیٰ کا خوف ہی اسے آمادہ کرسکتا ہے)۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿188﴾ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ یَقُوْلُ: اَنَا زَعِیْمٌ لِمَنْ آمَنَ بِیْ وَاَسْلَمَ وَھَاجَرَ بِبَیْتٍ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ، وَبَیْتٍ فِیْ وَسَطِ

الْجَنَّةِ، وَاَنَازَعِيْمٌ لِمَنْ آمَنَ بِيْ وَاَسْلَمَ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ، وَبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ وَبَيْتٍ فِيْ اَعْلٰى غُرَفِ الْجَنَّةِ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ لَمْ يَدَعْ لِلْخَيْرِ مَطْلَبًا وَلَا مِنَ الشَّرِّ مَهْرَبًا يَمُوْتُ حَيْثُ شَاءَ اَنْ يَمُوْتَ. رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحيح ١٠/٤٨٠

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص کے لئے جو مجھ پر ایمان لائے، فرمانبرداری اختیار کرے اور ہجرت کرے، ایک گھر جنت کے مُضافات میں، ایک گھر جنت کے درمیان میں دلانے کا ذمہ دار ہوں اور میں اس شخص کے لئے جو مجھ پر ایمان لائے، فرمانبرداری اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے۔ ایک گھر جنت کے مضافات میں، ایک گھر جنت کے درمیان میں اور ایک گھر جنت کے بالا خانوں میں دلانے کا ذمہ دار ہوں۔ جس شخص نے ایسا کیا اس نے ہر قسم کی بھلائی کو حاصل کرلیا اور ہر قسم کی برائی سے بچ گیا اب اس کی موت چاہے جیسے آئے (وہ جنت کا مستحق ہوگیا)۔ (ابن حبان)

﴿189﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: مَنْ لَقِيَ اللهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا يُصَلِّي الْخَمْسَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهٗ.

(الحديث) رواه احمد ٥/٢٣٢

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ وہ ان کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، پانچوں وقت کی نماز پڑھتا ہو اور رمضان کے روزے رکھتا ہو اس کی مغفرت کردی جائے گی۔

(مسند احمد)

﴿190﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ لَقِيَ اللهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَاَدّٰى زَكَاةَ مَالِهٖ طَيِّبًا بِهَا نَفْسُهٗ مُحْتَسِبًا وَسَمِعَ وَاَطَاعَ فَلَهُ الْجَنَّةُ.

(الحديث) رواه احمد ٢/٣٦١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو، اپنے مال کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ ثواب کی نیت سے ادا کی ہو اور (مسلمانوں کے) امام کی بات کو سن کر اسے مانا ہو تو اس کے لئے جنت ہے۔ (مسند احمد)

﴿191﴾ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ. رواه الترمذى وقال: حديث فضالة حديث حسن صحيح، باب ماجاء فى فضل من مات مرابطا، رقم: ١٦٢١

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے، یعنی نفسانی خواہشات کے خلاف چلنے کی کوشش کرے۔ (ترمذی)

﴿192﴾ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا يَخِرُّ عَلٰى وَجْهِهٖ مِنْ يَوْمٍ وُلِدَ اِلٰى يَوْمٍ يَمُوْتُ فِىْ مَرْضَاةِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ لَحَقَّرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رواه احمد والطبرانى فى الكبير وفيه: بقية وهو مدلس ولكنه صرح بالتحديث وبقية رجاله وثقوا،مجمع الزوائد١/٢١٠

حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی پیدائش کے دن سے موت کے دن تک اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے منہ کے بل (سجدہ میں) پڑا رہے تو قیامت کے دن وہ اپنے اس عمل کو بھی کم سمجھے گا۔

(مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿193﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللهُ شَاكِرًا صَابِرًا، وَمَنْ لَمْ تَكُوْنَا فِيْهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا: مَنْ نَظَرَ فِىْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاقْتَدٰى بِهٖ، وَمَنْ نَظَرَ فِىْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ فَحَمِدَ اللهَ عَلٰى مَا فَضَّلَهُ بِهٖ عَلَيْهِ، كَتَبَهُ اللهُ شَاكِرًا وَصَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِىْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ وَنَظَرَ فِىْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاَسِفَ عَلٰى مَافَاتَهُ مِنْهُ، لَمْ يَكْتُبْهُ اللهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا. رواه الترمذى وقال: هذا حديث حسن غريب، باب انظروا الى من هو اسفل منكم، رقم: ٢٥١٢

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص میں دو عادتیں ہوں اللہ تعالیٰ اس کو شاکرین اور صابرین کی جماعت میں شمار کرتے ہیں اور جس میں یہ دو عادتیں نہ پائی جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کو شکر اور صبر کرنے والوں میں نہیں لکھتے۔ جو شخص دین میں اپنے سے بہتر کو دیکھے اور اس کی پیروی کرے، اور دنیا

کے بارے میں اپنے سے کم درجہ کے لوگوں کو دیکھے اور اس پر اللہ کا شکر ادا کرے کہ (اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے) اس کو ان لوگوں سے بہتر حالت میں رکھا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو شکر اور صبر کرنے والوں میں لکھ دیتے ہیں۔ اور جو شخص دین کے بارے میں اپنے سے کم تر لوگوں کو دیکھے اور دنیا کے بارے میں اپنے سے اونچے لوگوں کو دیکھے اور دنیا کے کم ملنے پر افسوس کرے تو اللہ تعالیٰ نہ اس کو صبر کرنے والوں میں شمار فرمائیں گے نہ شکر گذاروں میں شمار فرمائیں گے۔

(ترمذی)

﴿194﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: الدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ. رواه مسلم، باب الدنیا سجن للمؤمن......، رقم: ٧٤١٧

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔ (مسلم)

فائدہ: ایک مؤمن کے لئے جنت میں جو نعمتیں تیار ہیں اس لحاظ سے یہ دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جو ہمیشہ کا عذاب ہے اس لحاظ سے دنیا اس کے لئے جنت ہے۔

(مرقاۃ)

﴿195﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا اتُّخِذَ الْفَیْءُ دُوَلًا، وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّکَاةُ مَغْرَمًا، وَتُعُلِّمَ لِغَیْرِ الدِّیْنِ، وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ، وَاَدْنٰی صَدِیْقَهٗ وَاَقْصٰی اَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ، وَسَادَ الْقَبِیْلَةَ فَاسِقُهُمْ، وَکَانَ زَعِیْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ، وَاُکْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَیْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ، وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ، وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْیَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِیْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا، وَآیَاتٍ تَتَابَعُ کَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْکُهٗ فَتَتَابَعَ. رواه الترمذی وقال: هذا حدیث غریب، باب ماجاء فی علامة حلول المسخ والخسف، رقم: ٢٢١١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مالِ غنیمت کو اپنی ذاتی دولت سمجھا جانے لگے، امانت کو مالِ غنیمت سمجھا جانے لگے یعنی امانت کو ادا کرنے کے بجائے خود استعمال کرلیا جائے، زکوۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے یعنی خوشی سے دینے کے بجائے ناگواری سے دی جائے۔ علم، دین کے لئے نہیں بلکہ دنیا کے لئے حاصل کیا جانے لگے،

آدمی بیوی کی فرمانبرداری اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے، دوست کو قریب اور باپ کو دور کرے، مسجدوں میں کھلم کھلا شور مچایا جانے لگے، قوم کی سرداری فاسق کرنے لگے، قوم کا سربراہ قوم کا سب سے ذلیل آدمی بن جائے، آدمی کا اکرام اس کے شر سے بچنے کے لئے کیا جانے لگے، گانے والی عورتوں اور ساز و باجے کا رواج ہو جائے، شراب عام پی جانے لگے اور امت کے بعد والے لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کو برا کہنے لگیں اس وقت سرخ آندھی، زلزلے، زمین کے دھنس جانے، آدمیوں کی صورت بگڑ جانے اور آسمان سے پتھروں کے برسنے کا انتظار کرنا چاہئے اور ایسے ہی مسلسل آفات کے آنے کا انتظار کرو جس طرح کسی ہار کا دھاگا ٹوٹ جائے اور اس کے موتی پے در پے جلدی جلدی گرنے لگیں۔ (ترمذی)

﴿196﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ مَثَلَ الَّذِيْ يَعْمَلُ السَّيِّـئَاتِ، ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ، ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَـةً فَانْفَكَّتْ حَلَقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً اُخْرٰى فَانْفَكَّتْ حَلَقَةٌ اُخْرٰى، حَتّٰى يَخْرُجَ اِلَى الْاَرْضِ. رواه احمد ٤/١٤٥

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص گناہ کرتا ہے پھر نیک اعمال کرتا رہتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس پر ایک تنگ زِرَہ ہو جس نے اس کا گلا گھونٹ رکھا ہو۔ پھر وہ کوئی نیکی کرے جس کی وجہ سے اس زرہ کی ایک کڑی کھل جائے، پھر دوسرا کوئی نیک عمل کرے جس کی وجہ سے دوسری کڑی کھل جائے (اسی طرح نیکیاں کرتا رہے اور کڑیاں کھلتی رہیں) یہاں تک کہ پوری زرہ کھُل کر زمین پر آپڑے۔ (مسند احمد)

فائدہ: مراد یہ ہے کہ گنہگار گناہوں میں بندھا ہوا ہوتا ہے اور پریشان رہتا ہے، نیکیاں کرنے کی وجہ سے گناہوں کا بندھن کھل جاتا ہے اور پریشانی دور ہو جاتی ہے۔

﴿197﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ: مَاظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ اِلَّا اُلْقِيَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبُ وَلَا فَشَى الزِّنَا فِيْ قَوْمٍ قَطُّ اِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ الْحَقِّ اِلَّا فَشَى فِيْهِمُ الدَّمُ

وَلَا خَتَرَقَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ.

رواه الامام مالك في الموطا،باب ماجاء في الغلول ص٤٧٦

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی قوم میں مالِ غنیمت کے اندر خیانت کھلّم کھلاّ ہونے لگے تو ان کے دلوں میں دشمن کا رعب ڈال دیا جاتا ہے۔ جب کسی قوم میں زنا عام طور سے ہونے لگے تو اس میں اموات کی کثرت ہو جاتی ہے۔ جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرنے لگے تو اس کا رزق اٹھالیا جاتا ہے یعنی اس کے رزق میں برکت ختم کر دی جاتی ہے۔ جب کوئی قوم فیصلوں کے کرنے میں ناانصافی کرتی ہے تو ان میں خونریزی پھیل جاتی ہے۔ جب کوئی قوم عہد کو توڑنے لگے تو اس پر اس کے دشمن مسلط کر دیئے جاتے ہیں۔ (موطا امام مالک)

﴿198﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: اِنَّ الظَّالِمَ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهُ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: بَلٰى وَاللهِ حَتَّى الْحُبَارَى لَتَمُوْتُ فِيْ وَكْرِهَا هَزْلًا لِظُلْمِ الظَّالِمِ.

رواه البيهقي في شعب الايمان ٦/٥٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک صاحب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ظالم آدمی صرف اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ اس پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اپنا تو نقصان کرتا ہی ہے اللہ تعالیٰ کی قسم! ظالم کے ظلم سے سُرخاب (پرندہ) بھی اپنے گھونسلے میں سوکھ سوکھ کر مر جاتا ہے۔ (بیہقی)

فائدہ: ظلم کا نقصان خود ظالم کی ذات تک محدود نہیں رہتا اس کے ظلم کی نحوست سے قسم قسم کی مصیبتیں نازل ہوتی رہتی ہیں، بارشیں بند ہو جاتی ہیں، پرندوں کو بھی جنگل میں کہیں دانہ نصیب نہیں ہوتا اور بالآخر وہ بھوک سے اپنے گھونسلوں میں مر جاتے ہیں۔

﴿199﴾ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَعْنِيْ مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ لِاَصْحَابِهِ: هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟ قَالَ: فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ يَقُصَّ، وَاِنَّهُ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ اِنَّهُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ،وَاِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِيْ وَاِنَّهُمَا قَالَا لِيْ: انْطَلِقْ، وَاِنِّيْ انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا، وَاِنَّا اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَاِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ وَاِذَا هُوَ يَهْوِيْ بِالصَّخْرَةِ لِرَاْسِهِ فَيَثْلَغُ رَاْسَهُ فَيَتَدَهْدَهُ الْحَجَرُ هَاهُنَا، فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ فَيَاْخُذُهُ فَلَا

يَرْجِعُ اِلَيْهِ حَتّٰى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ مَافَعَلَ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى، قَالَ: قُلْتُ سُبْحَانَ اللهِ، مَا هٰذَانِ؟ قَالَ: قَالَا لِيْ: اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَاِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوْبٍ مِنْ حَدِيْدٍ، وَاِذَا هُوَ يَاْتِيْ اَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهٖ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ اِلٰى قَفَاهُ، وَمَنْخِرَهُ اِلٰى قَفَاهُ، وَعَيْنَهُ اِلٰى قَفَاهُ، قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ اَبُوْرَجَاءٍ: فَيَشُقُّ۔قَالَ: ثُمَّ يَتَحَوَّلُ اِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ مَافَعَلَ بِالْجَانِبِ الْاَوَّلِ، فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذٰلِكَ الْجَانِبِ حَتّٰى يَصِحَّ ذٰلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: سُبْحَانَ اللهِ، مَا هٰذَانِ؟قَالَ: قَالَا لِيْ: اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى مِثْلِ التَّنُّوْرِ، قَالَ وَاَحْسِبُ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: فَاِذَا فِيْهِ لَغَطٌ وَاَصْوَاتٌ، قَالَ: فَاطَّلَعْنَا فِيْهِ فَاِذَا فِيْهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ، وَاِذَا هُمْ يَاْتِيْهِمْ لَهَبٌ مِنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ، فَاِذَا اَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَاهٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: قَالَا لِيْ: اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ، حَسِبْتُ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اَحْمَرَ مِثْلِ الدَّمِ،وَاِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ، وَاِذَا عَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيْرَةً، وَاِذَا ذٰلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ، ثُمَّ يَاْتِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ يَسْبَحُ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَيْهِ، كُلَّمَا رَجَعَ اِلَيْهِ فَغَرَ لَهُ فَاهُ فَاَلْقَمَهُ حَجَرًا، قَالَ:قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَانِ؟ قَالَ: قَالَا لِيْ: اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ كَرِيْهِ الْمَرْآةِ كَاَكْرَهِ مَا اَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مَرْآةً، فَاِذَا عِنْدَهُ نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَا؟ قَالَ: قَالَا لِيْ: اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيْهَا مِنْ كُلِّ لَوْنِ الرَّبِيْعِ، وَاِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيْلٌ لَا اَكَادُ اَرٰى رَاْسَهُ طُوْلًا فِي السَّمَاءِ، وَاِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ اَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَاَيْتُهُمْ قَطُّ، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَا؟ مَاهٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: قَالَا لِيْ: اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ عَظِيْمَةٍ لَمْ اَرَ رَوْضَةً قَطُّ اَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا اَحْسَنَ، قَالَ: قَالَا لِيْ: اِرْقَ،فَارْتَقَيْتُ فِيْهَا، قَالَ: فَارْتَقَيْنَا فِيْهَا فَانْتَهَيْنَا اِلٰى مَدِيْنَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ، فَاَتَيْنَا بَابَ الْمَدِيْنَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيْهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ، وَشَطْرٌ كَاَقْبَحِ مَا اَنْتَ رَاءٍ، قَالَ:قَالَا لَهُمْ:اِذْهَبُوا فَقَعُوا فِيْ ذٰلِكَ النَّهَرِ،قَالَ: وَاِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِيْ كَاَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ مِنَ الْبَيَاضِ، فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيْهِ، ثُمَّ رَجَعُوا اِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ، قَالَ: قَالَا لِيْ: هٰذِهٖ جَنَّةُ عَدْنٍ وَهٰذَاكَ مَنْزِلُكَ، قَالَ:فَسَمَا بَصَرِيْ صُعُدًا

فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ، قَالَ: قَالَا لِيْ: هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: بَارَكَ اللهُ فِيكُمَا، ذَرَانِيْ فَأَدْخُلَهُ، قَالَا أَمَّا الْآنَ فَلَا وَأَنْتَ دَاخِلُهُ، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: فَإِنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا، فَمَاهٰذَا الَّذِيْ رَأَيْتُ؟ قَالَ: قَالَا لِيْ: أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُكَ، أَمَّا الرَّجُلُ الْأَوَّلُ الَّذِيْ أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفِضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ، وَأَمَّا الَّذِيْ أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ إِلٰى قَفَاهُ وَمَنْخِرُهُ إِلٰى قَفَاهُ وَعَيْنُهُ إِلٰى قَفَاهُ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُوْ مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ الْآفَاقَ، وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِيْنَ فِيْ مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّوْرِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِيْ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهَرِ وَيُلْقَمُ الْحِجَارَةَ فَإِنَّهُ آكِلُ الرِّبَا، وَأَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيْهُ الْمَرْآةِ الَّذِيْ عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا فَإِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيْلُ الَّذِيْ فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيْمُ عليه السلام وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِيْنَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُوْدٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ. قَالَ: فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ؟فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ، وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا شَطْرًا مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرًا مِنْهُمْ قَبِيْحٌ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُمْ.

رواه البخاری، باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح،رقم: ۷۰۴۷

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے صحابہ سے پوچھا کرتے تھے کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ جو کوئی خواب بیان کرتا (تو آپ اس کی تعبیر ارشاد فرماتے) ایک صبح رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کو میں نے خواب دیکھا ہے کہ دو فرشتے میرے پاس آئے اور مجھے اٹھا کر کہا: ہمارے ساتھ چلئے۔ میں ان کے ساتھ چل دیا۔ ایک شخص پر ہمارا گذر ہوا جو لیٹا ہوا ہے اور دوسرا اس کے پاس پتھر اٹھائے ہوئے کھڑا ہے اور وہ لیٹے ہوئے شخص کے سر پر زور سے پتھر مارتا ہے جس کی وجہ سے اس کا سر کچل جاتا ہے اور پتھر لڑھک کر دوسری طرف چلا جاتا ہے۔ یہ جا کر پتھر اٹھا کر لاتا ہے اس کے واپس آنے سے پہلے اس کا سر بالکل صحیح جیسے پہلے تھا ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ پھر یہ اسی طرح پتھر مارتا ہے اور وہی کچھ ہوتا ہے جو پہلے ہوا تھا۔ میں نے ان دونوں سے تعجب سے کہا سُبْحَانَ اللہ یہ دونوں شخص کون ہیں؟ (اور یہ کیا معاملہ ہو رہا ہے؟) انہوں نے کہا: چلئے آگے چلئے۔ ہم آگے چلے، ہمارا گذر ایک شخص پر ہوا جو چت لیٹا ہوا ہے اور ایک شخص اس کے پاس زنبور (لوہے کی

کیلیں نکالنے والا آلہ) لئے کھڑا ہے جو لیٹے ہوئے شخص کے چہرے کے ایک جانب آ کر اس کا جبڑا، نتھنا، اور آنکھ گدّی تک چیرتا چلا جاتا ہے۔ پھر دوسری جانب بھی اسی طرح کرتا ہے ابھی یہ دوسری جانب سے فارغ نہیں ہوتا کہ پہلی جانب بالکل اچھی ہو جاتی ہے وہ اسی طرح کرتا رہتا ہے۔ میں نے ان دونوں سے کہا: سُبْحَانَ اللّٰہ یہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے کہا چلئے آگے چلئے۔ ہم آگے چلے ایک تنور کے پاس پہنچے جس میں بڑا شور وغل ہو رہا ہے ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا تو اس میں بہت سے مرد وعورت ننگے ہیں ان کے نیچے سے آگ کا ایک شعلہ آتا ہے جب وہ ان کو اپنی لپیٹ میں لیتا ہے تو وہ چیخنے لگتے ہیں میں نے ان دونوں سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: چلئے آگے چلئے۔ ہم آگے چلے ایک نہر پر پہنچے جو خون کی طرح سرخ تھی اور اس میں ایک شخص تیر رہا تھا اور نہر کے کنارے دوسرا شخص تھا جس نے بہت سے پتھر جمع کر رکھے تھے، جب تیرنے والا شخص تیرتے ہوئے اس شخص کے پاس آتا ہے جس نے پتھر جمع کئے ہوئے ہیں تو یہ شخص اپنا منہ کھول دیتا ہے تو کنارے والا شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا ہے (جس کی وجہ سے وہ دور) چلا جاتا ہے۔ اور پھر تیر کر واپس اسی شخص کے پاس آتا ہے جب بھی یہ شخص تیرتے ہوئے کنارے والے شخص کے پاس آتا ہے تو اپنا منہ کھول دیتا ہے اور کنارے والا شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا ہے۔ میں نے ان دونوں سے پوچھا: یہ دونوں شخص کون ہیں؟ ان دونوں نے کہا: چلئے آگے چلئے۔ پھر ہم آگے چلے تو جتنے بدصورت آدمی تم نے دیکھے ہوں گے ان سب سے زیادہ بدصورت آدمی کے پاس سے ہم گذرے، اس کے پاس آگ جل رہی تھی جس کو وہ بھڑکا رہا تھا اور اس کے چاروں طرف دوڑ رہا تھا۔ میں نے ان سے پوچھا: یہ شخص کون ہے؟ انہوں نے کہا: چلئے آگے چلئے۔ پھر ہم ایک ایسے باغ میں پہنچے جو ہرا بھرا تھا اور اس میں موسمِ بہار کے تمام پھول تھے۔ اس باغ کے درمیان ایک بہت لمبے صاحب نظر آئے۔ ان کے بہت زیادہ لمبے ہونے کی وجہ سے میرے لئے ان کے سر کو دیکھنا مشکل تھا، ان کے چاروں طرف بہت سارے بچے تھے اتنے زیادہ بچے میں نے کبھی نہیں دیکھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ اور یہ بچے کون ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا: آگے چلئے آگے چلئے، پھر ہم چلے اور ایک بڑے باغ میں پہنچے، میں نے اتنا بڑا اور خوبصورت باغ کبھی نہیں دیکھا۔ انہوں نے مجھ سے کہا اس کے اوپر چڑھیے۔ ہم اس پر چڑھے اور ایسے شہر کے قریب پہنچے جو اس طرح بنا ہوا تھا کہ اس کی ایک اینٹ

سونے کی تھی اور ایک اینٹ چاندی کی تھی۔ ہم شہر کے دروازے کے پاس پہنچے اور اسے کھلوایا، وہ ہمارے لئے کھول دیا گیا۔ ہم اس میں ایسے لوگوں سے ملے جن کے جسم کا آدھا حصہ اتنا خوبصورت تھا کہ تم نے اتنا خوبصورت نہ دیکھا ہوگا اور آدھا حصہ اتنا بدصورت تھا کہ اتنا بدصورت تم نے نہ دیکھا ہوگا۔ ان دونوں فرشتوں نے ان لوگوں سے کہا کہ جاؤ اس نہر میں کود جاؤ۔ میں نے دیکھا سامنے ایک چوڑی نہر بہہ رہی ہے اس کا پانی دودھ جیسا سفید ہے۔ وہ لوگ اس میں کود گئے، پھر جب وہ ہمارے پاس واپس آئے تو ان کی بدصورتی ختم ہو چکی تھی اور وہ بہت خوبصورت ہو چکے تھے۔ دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کا گھر ہے، میری نظر اوپر اٹھی تو میں نے سفید بادل کی طرح ایک محل دیکھا انہوں نے کہا: یہی آپ کا گھر ہے۔ میں نے ان سے کہا: بَارَكَ اللهُ فِيكُمَا (اللہ تعالیٰ تم دونوں میں برکت دیں) مجھے چھوڑو، میں اس کے اندر جاؤں۔ انہوں نے کہا: ابھی نہیں لیکن بعد میں تشریف لے جائیں گے۔ میں نے ان سے پوچھا: آج رات میں نے عجیب چیزیں دیکھی ہیں، یہ کیا ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا: اب ہم آپ کو بتاتے ہیں: (پہلا شخص) جس کے پاس سے آپ گذرے اور اُس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا یہ وہ ہے جو قرآن سیکھتا ہے اور اس کو چھوڑ دیتا ہے (نہ پڑھتا ہے نہ عمل کرتا ہے) اور فرض نماز چھوڑ کر سو جاتا ہے۔ (دوسرا) وہ شخص جس کے پاس سے آپ گذرے اور اُس کے جبڑے، نتھنے اور آنکھ کو گدی تک چیرا جا رہا تھا یہ وہ ہے جو صبح گھر سے نکل کر جھوٹ بولتا ہے اور وہ جھوٹ دنیا میں پھیل جاتا ہے۔ (تیسرے) وہ ننگے مرد اور عورتیں جنہیں آپ نے تنور میں جلتے ہوئے دیکھا تھا زنا کار مرد اور عورتیں ہیں۔ (چوتھے) وہ شخص جس کے پاس سے آپ گذرے جو نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر ڈالا جا رہا تھا سود خور ہے۔ (پانچواں) وہ بدصورت آدمی جس کے پاس سے آپ گذرے جو آگ جلا رہا تھا اور اس کے چاروں طرف دوڑ رہا تھا جہنم کا داروغہ ہے جس کا نام مالک ہے۔ (چھٹے) وہ صاحب جو باغ میں تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور وہ بچے جو ان کے چاروں طرف تھے یہ وہ ہیں جو بچپن ہی میں فطرت (اسلام) پر مر گئے۔ اس پر کسی صحابی نے پوچھا: یا رسول اللہ مشرکین کے بچوں کا کیا ہوگا؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: مشرکین کے بچے بھی (وہی) تھے۔ اور وہ لوگ جن کا آدھا جسم خوبصورت اور آدھا جسم بدصورت تھا یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اچھے عمل کے ساتھ برے عمل کیے اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ معاف کر دیئے۔ (بخاری)

﴿200﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِنِّیْ لَأَعْرِفُ اُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بَیْنَ الْأُمَمِ، قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! وَکَیْفَ تَعْرِفُ اُمَّتَكَ؟ قَالَ: أَعْرِفُھُمْ یُؤْتَوْنَ کُتُبَھُمْ بِأَیْمَانِھِمْ وَأَعْرِفُھُمْ بِسِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِنْ اَثَرِالسُّجُوْدِ وَأَعْرِفُھُمْ بِنُوْرِھِمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ. رواہ احمد ۱۹۹/۵

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ساری امتوں میں سے اپنی امت کو قیامت کے دن پہچان لوں گا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میں اُنہیں ان کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں دیئے جانے کی وجہ سے پہچانوں گا اور انہیں ان کے چہروں کے نور کی وجہ سے پہچانوں گا جو سجدوں کی کثرت کی وجہ سے ان پر نمایاں ہوگا۔ اور انہیں ان کے ایک (خاص) نور کی وجہ سے پہچانوں گا جو ان کے آگے آگے دوڑ رہا ہوگا۔

(مسند احمد)

فائدہ: یہ نور ہر مؤمن کے ایمان کی روشنی ہوگی۔ ہر ایک کی ایمانی قوت کے بقدر اسے روشنی ملے گی۔ (کشف الرحمٰن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نماز

اللہ تعالیٰ کی قدرت سے براہِ راست استفادہ کے لئے اللہ رب العزت کے اوامر کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر پورا کرنے میں سب سے اہم اور بنیادی عمل نماز ہے۔

فرض نمازیں

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ [العنکبوت:٤٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُم عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (البقرة:٢٧٧)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے خصوصًا نماز کی

پابندی کی اور زکوۃ ادا کی تو ان کے رب کے پاس ان کا ثواب محفوظ ہے اور نہ ان کو کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ﴾ [ابراهيم: ٣١]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ میرے ایمان والے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ نماز کی پابندی رکھیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ خفیہ اور اعلانیہ خیرات بھی کیا کریں اس دن کے آنے سے پہلے پہلے کہ جس دن نہ کوئی خرید وفروخت ہوگی (کہ کوئی چیز دے کر نیک اعمال خرید لئے جائیں) اور نہ اس دن کوئی دوستی کام آئے گی (کہ کوئی دوست تمھیں نیک اعمال دے دے)۔ (ابراہیم)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ﴾

[ابراهيم: ٤٠]

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی: اے میرے رب! مجھ کو اور میری اولاد کو نماز کا خاص اہتمام کرنے والا بنا دیجئے۔ اے ہمارے رب! اور میری یہ دعا قبول کر لیجئے۔ (ابراہیم)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۭ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾ [بنی اسرائیل: ٧٨]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: زوالِ آفتاب سے لے کر رات کا اندھیرا ہونے تک نمازیں ادا کیا کیجئے یعنی ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز بھی ادا کیا کیجئے۔ بیشک فجر کی نماز (اعمال لکھنے والے) فرشتوں کے حاضر ہونے کا وقت ہے۔ (بنی اسرائیل)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ﴾ [المؤمنون: ٩]

(اللہ تعالیٰ نے کامیاب ایمان والوں کی ایک صفت یہ بیان فرمائی کہ) وہ اپنی فرض نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔ (مؤمنون)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى

ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ [الجمعة:٩]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! جب جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے لئے اذان دی جائے تو تم اللہ تعالیٰ کی یاد یعنی خطبہ اور نماز کی طرف فوراً چل دیا کرو اور خرید وفروخت (اور اسی طرح دوسرے مشاغل) چھوڑ دیا کرو۔ یہ بات تمہارے لئے بہتر ہے اگر تمہیں کچھ سمجھ ہو۔ (جمعہ)

احادیثِ نبویہ

﴿ 1 ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ. رواه البخاری، باب دعاؤ کم ایمانکم......، رقم:٨

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم کی گئی ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی گواہی دینا یعنی اس حقیقت کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ (بخاری)

﴿ 2 ﴾ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ اَجْمَعَ الْمَالَ، وَاَكُوْنَ مِنَ التَّاجِرِيْنَ، وَلٰكِنْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ: سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ، وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ.

رواه البغوی فی شرح السنة، مشكاة المصابيح، رقم:٥٢٠٦

حضرت جبیر بن نفیر رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ میں مال جمع کروں اور تاجر بنوں بلکہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ آپ اپنے رب کی تسبیح اور تعریف کرتے رہیں، نماز پڑھنے والوں میں شامل رہیں اور اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت آجائے۔ (شرح السنۃ، مشکاۃ المصابیح)

﴿ 3 ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سُؤَالِ جِبْرَئِيْلَ اِيَّاهُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ: الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاَنْ تُقِيْمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ، وَتَعْتَمِرَ، وَتَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَاَنْ تُتِمَّ الْوُضُوْءَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ: فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَنَا مُسْلِمٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: صَدَقْتَ.

رواه ابن خزيمة ١/٤

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جبرئیل علیہ السلام نے (جب کہ وہ ایک اجنبی شخص کی شکل میں حاضر ہوئے تھے) اسلام کے بارے میں سوال کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم (دل وزبان سے) اس بات کی شہادت ادا کرو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز پڑھو، زکوٰۃ ادا کرو، حج اور عمرہ کرو، جنابت سے پاک ہونے کے لئے غسل کرو، وضو کو پورا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے پوچھا: جب میں یہ سارے اعمال کرلوں تو کیا میں مسلمان ہو جاؤں گا؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ (ابن خزیمہ)

﴿ 4 ﴾ عَنْ قُرَّةَ بْنِ دَعْمُوْصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَلْفَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فِيْ حِجَّةِ الْوَدَاعِ فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا؟ قَالَ: اَعْهَدُ اِلَيْكُمْ اَنْ تُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَتُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَتَحُجُّوا الْبَيْتَ الْحَرَامَ وَتَصُوْمُوا رَمَضَانَ فَاِنَّ فِيْهِ لَيْلَةً خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ وَتُحَرِّمُوا دَمَ الْمُسْلِمِ وَمَالَهُ وَالْمُعَاهِدَ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَتَعْتَصِمُوا بِاللّٰهِ وَالطَّاعَةِ.

رواه البيهقي في شعب الايمان ٣٤٢/٤

حضرت قرہ بن دعموص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہماری ملاقات نبی کریم ﷺ سے حجۃ الوداع میں ہوئی۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں کن چیزوں کی وصیت فرماتے ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: میں تم کو اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، بیت اللہ کا حج کرو اور رمضان کے روزے رکھو، اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ مسلمان اور ذِمّی (جس سے معاہدہ کیا ہوا ہے) کے قتل کرنے کو اور ان کے مال لینے کو حرام سمجھو البتہ کسی جرم کے ارتکاب پر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ان کو سزا دی جائے گی۔ اور تمہیں وصیت کرتا ہوں

کہ تم اللہ تعالیٰ کو اور اس کی فرمانبرداری کو مضبوطی سے پکڑے رہو یعنی ہمت کے ساتھ دین کے کاموں میں اللہ تعالیٰ کے غیر کی خوشنودی اور ناراضگی کی پرواہ کئے بغیر لگے رہو۔ (بیہقی)

﴿ 5 ﴾ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ. رواه احمد ٣/٣٤٠

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے۔ (مسند احمد)

﴿ 6 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : جُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلَاةِ.

(وهو بعض الحديث)رواه النسائي، باب حب النساء، رقم: ٣٣٩١

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ (نسائی)

﴿ 7 ﴾ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : اَلصَّلَاةُ عَمُوْدُ الدِّيْنِ.

رواه ابو نعيم في الحلية وهو حديث حسن، الجامع الصغير ٢/١٢٠

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز دین کا ستون ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، جامع صغیر)

﴿ 8 ﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ : اَلصَّلَاةَ الصَّلَاةَ، اتَّقُوا اللهَ فِيْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ. رواه ابو داؤد، باب في حق المملوك، رقم: ٥١٥٦

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وصیت یہ ارشاد فرمائی: نماز، نماز۔ اپنے غلاموں اور ماتحتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو یعنی ان کے حقوق ادا کرو۔ (ابوداؤد)

﴿ 9 ﴾ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَقْبَلَ مِنْ خَيْبَرَ، وَمَعَهُ غُلَامَانِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَخْدِمْنَا، قَالَ: خُذْ اَيَّهُمَا شِئْتَ، قَالَ: خِرْلِيْ قَالَ: خُذْ هٰذَا وَلَا تَضْرِبْهُ، فَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ مَقْفِلَنَا مِنْ خَيْبَرَ، وَاِنِّيْ قَدْ نُهِيْتُ عَنْ ضَرْبِ اَهْلِ الصَّلٰوةِ.

(وهو بعض الحديث)رواه احمد والطبراني، مجمع الزوائد ٤/٤٣٣

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے واپس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو غلام تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں خدمت کے لئے کوئی خادم دے دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں سے جو چاہو لے لو۔ انہوں نے عرض کیا: آپ ہی پسند فرمادیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: اس کو لے لولیکن اس کو مارنا نہیں کیوں کہ خیبر سے واپسی پر میں نے اس کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور مجھے نمازیوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 10 ﴾ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَھُنَّ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ، مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَ ھُنَّ وَصَلَّاھُنَّ لِوَقْتِھِنَّ وَاَتَمَّ رُکُوْعَھُنَّ وَخُشُوْعَھُنَّ، کَانَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَھْدٌ اَنْ یَّغْفِرَلَہٗ، وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَلَیْسَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَھْدٌ، اِنْ شَاءَ غَفَرَلَہٗ، وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ. رواہ ابو داؤد، باب المحافظة علی الصلوات، رقم: ٤٢٥

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ جو شخص ان نمازوں کے لئے اچھی طرح وضو کرتا ہے، انہیں مستحب وقت میں ادا کرتا ہے، رکوع (سجدہ) اطمینان کے ساتھ کرتا ہے، اور پورے خشوع سے پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کی ضرور مغفرت فرمائیں گے۔ اور جو شخص ان نمازوں کو وقت پر ادا نہیں کرتا اور نہ ہی خشوع سے پڑھتا ہے تو اس سے مغفرت کا کوئی وعدہ نہیں۔ چاہیں مغفرت فرمائیں چاہیں عذاب دیں۔ (ابوداؤد)

﴿ 11 ﴾ عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَیْدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَی الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلٰی وُضُوْءِ ھَا وَمَوَاقِیْتِھَا وَرُکُوْعِھَا وَسُجُوْدِھَا یَرَاھَا حَقًّا لِلّٰہِ عَلَیْہِ حُرِّمَ عَلَی النَّارِ. رواہ احمد ٤/٢٦٧

حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص پانچوں نمازوں کی اس طرح پابندی کرے کہ وضو اور اوقات کا اہتمام کرے، رکوع اور سجدہ اچھی طرح کرے اور اس طرح نماز پڑھنے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے ذمہ ضروری سمجھے تو اس آدمی کو جہنم کی آگ پر حرام کردیا جائے گا۔ (مسند احمد)

﴿ 12 ﴾ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ بْنِ رِبْعِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ: اِنِّی فَرَضْتُ عَلٰی اُمَّتِکَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ، وَعَھِدْتُ عِنْدِیْ عَھْدًا، اَنَّہُ مَنْ جَاءَ یُحَافِظُ عَلَیْھِنَّ لِوَقْتِھِنَّ اَدْخَلْتُہُ الْجَنَّۃَ، وَمَنْ لَمْ یُحَافِظْ عَلَیْھِنَّ فَلَا عَھْدَ لَہُ عِنْدِیْ.

رواہ ابو داؤد ، باب المحافظۃ علی الصلوات،رقم: ٤٣٠

حضرت ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اس بات کی میں نے ذمہ داری لے لی ہے کہ جو شخص (میرے پاس) اس حال میں آئے گا کہ اس نے ان پانچ نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کیا ہوگا اس کو جنت میں داخل کروں گا اور جس شخص نے نمازوں کا اہتمام نہیں کیا ہوگا تو مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں (چاہے معاف کردوں یا سزا دوں)۔ (ابوداؤد)

﴿ 13 ﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَنْ عَلِمَ اَنَّ الصَّلَاۃَ حَقٌّ وَاجِبٌ دَخَلَ الْجَنَّۃَ. رواہ عبداللّٰہ بن احمد فی زیاداتہ و ابو یعلی الا انہ قال: حَقٌّ مَکْتُوْبٌ وَاجِبٌ. والبزار بنحوہ، ورجالہ موثقون، مجمع الزوائد ٢/١٥

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز پڑھنے کو ضروری سمجھے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسند احمد، ابویعلی، بزار، مجمع الزوائد)

﴿ 14 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قُرْطٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الصَّلَاۃُ فَاِنْ صَلُحَتْ صَلُحَ سَائِرُ عَمَلِہٖ، وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِہٖ. رواہ الطبرانی فی الاوسط ولا باس باسنادہ انشاء اللّٰہ، الترغیب ١/٢٤٥

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا۔ اگر نماز اچھی ہوئی تو باقی اعمال بھی اچھے ہوں گے، اور اگر نماز خراب ہوئی تو باقی اعمال بھی خراب ہوں گے۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿ 15 ﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ ﷺ: اِنَّ فُلَانًا یُصَلِّیْ فَاِذَا اَصْبَحَ سَرَقَ قَالَ: سَیَنْھَاہُ مَا یَقُوْلُ. رواہ البزار ورجالہ ثقات، مجمع الزوائد ٢/٥٣١

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: فلاں شخص (رات کو) نماز پڑھتا ہے پھر صبح ہوتے ہی چوری کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی نماز اس کو اس برے کام سے عنقریب ہی روک دے گی۔ (بزار، مجمع الزوائد)

﴿ 16 ﴾ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ صَلَّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ هٰذَا الْوَرَقُ، وَقَالَ: ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ط ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ﴾ [هود: ١١٤](وهو جزء من الحديث) رواه احمد ٥/٤٣٧

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے ہی گر جاتے ہیں جیسے یہ پتے گر رہے ہیں۔ پھر آپؐ نے قرآن کریم کی آیت "وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ط ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ" تلاوت فرمائی۔ **ترجمہ:** اے محمد! آپ دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز کی پابندی کیا کیجئے۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ باتیں مکمل نصیحت ہیں ان لوگوں کے لئے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔ (مسند احمد)

فائدہ: بعض علماء کے نزدیک دو کناروں سے مراد دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں صبح کی نماز اور دوسرے حصے میں ظہر اور عصر کی نمازیں مراد ہیں۔ رات کے کچھ حصوں میں نماز پڑھنے سے مراد مغرب اور عشاء کی نمازوں کا پڑھنا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

﴿ 17 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ، مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ. رواه مسلم، باب الصلوات الخمس......، رقم: ٥٥٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچوں نمازیں، جمعہ کی نماز پچھلے جمعہ تک اور رمضان کے روزے پچھلے رمضان تک درمیانی اوقات کے تمام گناہوں کے لئے کفارہ ہیں جبکہ ان اعمال کو کرنے والا کبیرہ گناہوں سے بچے۔ (مسلم)

﴿ 18 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: مَنْ حَافَظَ عَلٰی هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ لَمْ یُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ.

(الحدیث) رواه ابن خزيمة في صحيحه، ۲/ ۱۸۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ان پانچ فرض نمازوں کو پابندی سے پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوتا۔ (ابن خزیمہ)

﴿ 19 ﴾ عَنْ عَبْدِاللہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللہُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: اَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلَاةَ یَوْمًا، فَقَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَیْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَبُرْهَانًا، وَنَجَاةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَمَنْ لَّمْ یُحَافِظْ عَلَیْهَا لَمْ یَكُنْ لَهٗ نُوْرٌ وَلَا بُرْهَانٌ، وَلَا نَجَاةٌ، وَكَانَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَعَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ.

رواه احمد والطبراني في الكبير والاوسط، ورجال احمد ثقات، مجمع الزوائد ۲/ ۲۱

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے نماز کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی، اس (کے پورے ایماندار ہونے) کی دلیل ہوگی اور قیامت کے دن عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہوگی۔ جو شخص نماز کا اہتمام نہیں کرتا اس کے لئے قیامت کے دن نہ نور ہوگا، نہ (اس کے پورے ایماندار ہونے کی) کوئی دلیل ہوگی، نہ عذاب سے بچنے کا کوئی ذریعہ ہوگا اور وہ قیامت کے دن فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 20 ﴾ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللہُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ ﷺ عَلَّمُوْهُ الصَّلَاةَ. رواه الطبراني في الكبير ۸/ ۳۸۰ وفي الحاشية: قال في المجمع ۱/ ۲۹۳: رواه الطبراني والبزار ورجاله رجال الصحيح

حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سب سے پہلے اسے نماز سکھاتے۔ (طبرانی)

﴿ 21 ﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ: قِیْلَ: یَارَسُوْلَ اللہِ! اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ؟ قَالَ:

جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن، باب حديث ينزل ربنا كل ليلة......،رقم: ٣٤٩٩

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: یا رسول اللہ! کون سے وقت کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ ارشاد فرمایا: رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد۔ (ترمذی)

﴿ 22 ﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهَا، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَعْتَمِلُ فَكَانَ بَيْنَ مَنْزِلِهٖ وَمُعْتَمَلِهٖ خَمْسَةُ اَنْهَارٍ، فَاِذَا اَتَى مُعْتَمَلَهُ عَمِلَ فِيْهِ مَاشَاءَ اللهُ فَاَصَابَهُ الْوَسَخُ اَوِ الْعَرَقُ فَكُلَّمَا مَرَّ بِنَهَرٍ اغْتَسَلَ مَاكَانَ ذٰلِكَ يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهٖ، فَكَذٰلِكَ الصَّلَاةُ كُلَّمَا عَمِلَ خَطِيْئَةً فَدَعَا وَاسْتَغْفَرَ غُفِرَ لَهُ مَاكَانَ قَبْلَهَا. رواه البزار والطبراني في الاوسط والكبير وزادفيه ثُمَّ صَلَّى صَلَاةً اِسْتَغْفَرَ غَفَرَ اللهُ لَهُ مَاكَانَ قَبْلَهَا و فيه: عبدالله بن قريظ ذكره ابن حبان في الثقات، بقية رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٢/٣٢

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: پانچوں نمازیں درمیانی اوقات کے لئے کفارہ ہیں یعنی ایک نماز سے دوسری نماز تک جو صغیرہ گناہ ہوجاتے ہیں وہ نماز کی برکت سے معاف ہوجاتے ہیں۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص کا کوئی کارخانہ ہے جس میں وہ کچھ کاروبار کرتا ہے اس کے کارخانہ اور مکان کے درمیان پانچ نہریں پڑتی ہیں۔ جب وہ کارخانہ میں کام کرتا ہے تو اس کے بدن پر میل لگ جاتا ہے یا اسے پسینہ آجاتا ہے۔ پھر گھر جاتے ہوئے ہر نہر پر غسل کرتا ہوا جاتا ہے۔ اس (بار بار غسل کرنے) سے اس کے جسم پر میل نہیں رہتا۔ یہی حال نماز کا ہے کہ جب بھی کوئی گناہ کرلیتا ہے تو دعا استغفار کرنے سے اللہ تعالیٰ نماز سے پہلے کے تمام گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔ (بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 23 ﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اُمِرْنَا اَنْ نُسَبِّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَنَحْمَدَهُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَنُكَبِّرَهُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ قَالَ: فَرَاَى رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: اَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ تُسَبِّحُوْا فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ

وَتَحْمَدُوا اللهَ ثَلاَ ثًا وَّثَلاَ ثِيْنَ وَتُكَبِّرُوا اَرْبَعًا وَثَلاَ ثِيْنَ ؟ قَالَ: نَعَم، قَالَ: فَاجْعَلُوا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَاجْعَلُوا التَّهْلِيْلَ مَعَهُنَّ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثَهُ فَقَالَ: افْعَلُوا.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث صحيح، باب منه ماجاء في التسبيح والتكبير والتحميد عند المنام، رقم: ٣٤١٣، الجامع الصحيح وهو سنن الترمذي، طبع دار الكتب العلمية

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) حکم دیا گیا تھا کہ ہم ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللهِ ۳۳ مرتبہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ مرتبہ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ مرتبہ پڑھیں۔ ایک انصاری صحابی نے خواب میں دیکھا کوئی صاحب کہتے ہیں: کیا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللهِ ۳۳ مرتبہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ مرتبہ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ مرتبہ پڑھو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! ان صاحب نے کہا: ہر کلمہ کو ۲۵ مرتبہ کرلو اور ان کلمات کے ساتھ (۲۵ مرتبہ) لَآ اِلٰـهَ اِلَّااللّٰهُ کا اضافہ کر لو۔ چنانچہ صبح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر خواب بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا ہی کرلو، یعنی اس کی اجازت فرمادی۔ (ترمذی)

﴿ 24 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَقَالُوا: قَدْ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فَقَالَ: وَمَاذَاكَ؟ قَالُوا: يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ، وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَتَسْبِقُوْنَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ؟ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ. قَالُوْا: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَ تَحْمَدُوْنَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ، ثَلَا ثًا وَثَلَا ثِيْنَ مَرَّةً، قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ: فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا، فَفَعَلُوا مِثْلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ.

رواه مسلم، باب استحباب الذكر بعد الصلاة......، رقم: ١٣٤٧

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتبہ فقراء مہاجرین حاضر ہوئے اور عرض کیا: مالدار بلند درجے اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں لے

گئے۔آپ ﷺ نے پوچھا: وہ کیسے؟ انہوں نے عرض کیا: جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ نماز پڑھتے ہیں، جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں، وہ روزہ رکھتے ہیں (لیکن) وہ صدقہ دیتے ہیں ہم نہیں دے سکتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیا میں تمھیں ایسی چیز نہ سکھادوں کہ جس کی وجہ سے تم اپنے سے آگے بڑھنے والوں کے درجوں کو حاصل کرلو اور اپنے سے کم درجہ والے سے آگے بڑھے رہو اور کوئی تم سے اس وقت تک افضل نہ ہو جب تک کہ یہ عمل نہ کرلے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور بتادیجئے۔ آپؐ نے ارشادفرمایا: ہرنماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، ۳۳، ۳۳، ۳۳ مرتبہ پڑھ لیا کرو (چنانچہ انہوں نے اس پر عمل شروع کردیا لیکن مالداروں کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچ گیا تو وہ بھی اس پر عمل کرنے لگے) فقراء مہاجرین نے دوبارہ حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی یہ سن لیا اور وہ بھی یہی کرنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہیں عطا فرمادیتے ہیں۔ (مسلم)

﴿ 25 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ، وَقَالَ: تَمَامَ الْمِائَةِ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

رواه مسلم باب استحباب الذكر بعد الصلاة، وبيان صفته، رقم: ١٣٥٢

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو شخص ہرنماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ مرتبہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ مرتبہ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۳ مرتبہ پڑھے، یہ کل ۹۹ مرتبہ ہوا، اور سو کی گنتی پوری کرتے ہوئے ایک مرتبہ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھے اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (مسلم)

﴿ 26 ﴾ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْحَسَنِ الضَّمْرِيِّ اَنَّ اُمَّ الْحَكَمِ اَوْضُبَاعَةَ ابْنَتَيْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَتْهُ عَنْ اِحْدَاهُمَا اَنَّهَا قَالَتْ: اَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَبْيًا فَذَهَبْتُ اَنَا وَاُخْتِيْ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَحْنُ فِيْهِ وَسَاَلْنَاهُ اَنْ

يَـامُرَلَـنَا بِشَيْءٍ مِنَ السَّبْيِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَبَقَكُنَّ يَتَامَى بَدْرٍ، وَلٰكِنْ سَادُلُّكُنَّ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكُنَّ مِنْ ذٰلِكَ، تُكَبِّرْنَ اللهَ عَلٰى اِثْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَكْبِيْرَةً وَثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً وَثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

رواه ابوداؤد، باب في مواضع قسم الخمس ......، رقم: ٢٩٨٧

حضرت فضل بن حسن ضمری سے روایت ہے کہ زبیر بن عبدالمطلب کی دو صاحبزادیوں میں سے حضرت اُمّ حکم یا حضرت ضُباعہ رضی اللہ عنہما نے یہ واقعہ بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے۔ میں اور میری بہن اور نبی کریم ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہؓ ہم تینوں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنی مشکلات کا ذکر کر کے کچھ قیدی خدمت کے لئے مانگے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خادم کے دینے میں تو بدر کے یتیم تم سے پہلے ہیں البتہ میں تمہیں خادم سے بہتر چیز بتاتا ہوں۔ ہر نماز کے بعد یہ تینوں کلمے: سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۳، ۳۳ مرتبہ اور ایک مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. پڑھ لیا کرو۔ (ابوداؤد)

﴿ 27 ﴾ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ: ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً، وَثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً، وَاَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ تَكْبِيْرَةً فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ. رواه مسلم، باب استحباب الذكر بعد الصلاة......، رقم: ١٣٥٠

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کے بعد پڑھے جانے والے چند کلمات ایسے ہیں جن کا پڑھنے والا کبھی محروم نہیں ہوتا۔ وہ کلمات ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ہیں۔ (مسلم)

﴿ 28 ﴾ عَنِ السَّائِبِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمَّا زَوَّجَهٗ فَاطِمَةَ بَعَثَ مَعَهٗ بِخَمِيْلَةٍ، وَوِسَادَةٍ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ، وَرَحَيَيْنِ وَسِقَاءٍ، وَجَرَّتَيْنِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ذَاتَ يَوْمٍ: وَاللهِ لَقَدْ سَنَوْتُ حَتّٰى لَقَدِ اشْتَكَيْتُ صَدْرِيْ، قَالَ: وَقَدْ جَاءَ اللهُ اَبَاكِ بِسَبْيٍ فَاذْهَبِيْ فَاسْتَخْدِمِيْهِ، فَقَالَتْ: وَاَنَا وَاللهِ قَدْ طَحَنْتُ

حَتّٰی مَجِلَتْ یَدَایَ، فَاَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكِ اَیْ بُنَیَّةُ؟ قَالَتْ: جِئْتُ لِاُسَلِّمَ عَلَیْكَ وَاسْتَحْیَتْ اَنْ تَسْاَلَهُ وَرَجَعَتْ فَقَالَ: مَا فَعَلْتِ، قَالَتْ: اِسْتَحْیَیْتُ اَنْ اَسْاَلَهُ، فَاَتَیْنَاهُ جَمِیْعًا، فَقَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَقَدْ سَنَوْتُ حَتّٰی اشْتَكَیْتُ صَدْرِی، وَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: قَدْ طَحَنْتُ حَتّٰی مَجِلَتْ یَدَایَ، وَقَدْ جَاءَكَ اللّٰهُ بِسَبْیٍ وَسَعَةٍ فَاَخْدِمْنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَاللّٰهِ لَا اُعْطِیْكُمَا وَاَدَعُ اَهْلَ الصُّفَّةِ تَطْوٰی بُطُوْنُهُمْ لَا اَجِدُ مَا اُنْفِقُ عَلَیْهِمْ، وَلٰكِنِّی اَبِیْعُهُمْ وَاُنْفِقُ عَلَیْهِمْ اَثْمَانَهُمْ، فَرَجَعَا فَاَتَاهُمَا النَّبِیُّ ﷺ، وَقَدْ دَخَلَا فِیْ قَطِیْفَتِهِمَا اِذَا غَطَّیَا رُؤُوْسَهُمَا تَكَشَّفَتْ اَقْدَامُهُمَا وَاِذَا غَطَّیَا اَقْدَامَهُمَا تَكَشَّفَتْ رُؤُوْسُهُمَا فَثَارَا، فَقَالَ: مَكَانَكُمَا ثُمَّ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمَا بِخَیْرٍ مِمَّا سَاَلْتُمَانِی؟ قَالَا: بَلٰی، فَقَالَ: كَلِمَاتٌ عَلَّمَنِیْهِنَّ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: تُسَبِّحَانِ فِی دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَتَحْمَدَانِ عَشْرًا، وَتُكَبِّرَانِ عَشْرًا، وَاِذَا اَوَیْتُمَا اِلٰی فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ، وَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَثَلَاثِیْنَ قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ عَلَّمَنِیْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْكَوَّاءِ: وَلَا لَیْلَةَ صِفِّیْنَ، فَقَالَ: قَاتَلَكُمُ اللّٰهُ یَا اَهْلَ الْعِرَاقِ نَعَمْ، وَلَا لَیْلَةَ صِفِّیْنَ. رواہ احمد ۱/۱۰۶

حضرت سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کی شادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ایک چادر، ایک چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، دو چکیاں، ایک مشکیزہ اور دو مٹکے بھیجے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اللہ کی قسم! کنویں سے ڈول کھینچتے کھینچتے میرے سینے میں درد ہو گیا تمہارے والد کے پاس کچھ قیدی اللہ تعالیٰ نے بھیجے ہیں ان کے خدمت میں جا کر ایک خادم مانگ لو۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میرے ہاتھوں میں بھی چکی چلاتے چلاتے گٹے پڑ گئے۔ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گئیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پیاری بیٹی کیسے آنا ہوا؟ حضرت فاطمہ نے عرض کیا: سلام کرنے آئی ہوں اور شرم کی وجہ سے اپنی ضرورت نہ بتا سکیں اور یوں ہی واپس آ گئیں۔ میں نے ان سے پوچھا: کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: میں تو شرم کی وجہ سے خادم نہ مانگ سکی۔ پھر ہم دونوں اکٹھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کنویں سے پانی کھینچتے کھینچتے میرے سینے میں تکلیف ہو گئی اور حضرت فاطمہ نے عرض کیا: چکی چلا چلا کر

میرے ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس قیدی بھیجے ہیں اور کچھ وسعت عطا فرمائی ہے اس لئے ہمیں بھی ایک خادم دے دیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! صُفّہ والے بھوک کی وجہ سے ایسے حال میں ہیں کہ ان کے پیٹوں پر بل پڑے ہوئے ہیں ان پر خرچ کرنے کے لئے میرے پاس اور کچھ نہیں ہے اس لئے یہ غلام بیچ کر ان کی رقم کو صُفّہ والوں پر خرچ کروں گا۔ یہ سن کر ہم دونوں واپس آ گئے۔ رات کو ہم دونوں چھوٹے سے ایک کمبل میں لیٹے ہوئے تھے کہ جب اس سے سر ڈھانکتے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو ڈھانکتے تو سر کھل جاتا۔ اچانک رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے ہم دونوں جلدی سے اٹھنے لگے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اپنی جگہ لیٹے رہو اور فرمایا: تم نے مجھ سے جو خادم مانگا ہے کیا تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتادوں؟ ہم نے عرض کیا: ضرور بتلایئے۔ ارشاد فرمایا: یہ چند کلمات مجھے جبرئیل علیہ السلام نے سکھائے ہیں۔ تم دونوں ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان الله، دس مرتبہ الحمد لله دس مرتبہ الله اكبر کہہ لیا کرو اور جب بستر پر لیٹو تو ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! جب سے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات سکھائے ہیں میں نے ان کا پڑھنا کبھی نہ چھوڑا۔ ابن کَوّاء رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا (کیا آپ نے) جنگ صِفّین کی رات میں بھی ان کلمات کو پڑھنا نہ چھوڑا؟ فرمایا: عراق والو! تم پر اللہ کی مار ہو، جنگ صِفّین کی رات کو بھی میں نے یہ کلمات نہیں چھوڑے۔ (مسند احمد)

﴿ 29 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خَصْلَتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، هُمَا يَسِيْرٌ، وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ: يُسَبِّحُ اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا، وَيُكَبِّرُ عَشْرًا قَالَ: فَاَنَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالَ: فَقَالَ: خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَاَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ، وَاِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهِ سَبَّحَ وَحَمِدَ وَكَبَّرَ مِائَةً، فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَاَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ، فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ الْوَاحِدِ اَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ، قَالَ: كَيْفَ لَا يُحْصِيْهِمَا؟ قَالَ: يَاْتِي اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ، وَهُوَ فِي صَلَاةٍ، فَيَقُوْلُ: اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا، حَتّٰى شَغَلَهُ وَلَعَلَّهُ اَنْ لَا يَعْقِلَ، وَيَاْتِيْهِ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتّٰى يَنَامَ. رواه ابن حبان، قال المحقق: حديث صحيح ٥/٣٥٤

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو عادتیں ایسی ہیں جو مسلمان بھی ان کی پابندی کرے وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ وہ دونوں عادتیں آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں۔ ایک یہ کہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، دس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے ہاتھ کی انگلیوں پر شمار فرما رہے تھے کہ یہ (تینوں کلمات دس دس مرتبہ پانچ نمازوں کے بعد) پڑھنے میں ایک سو پچاس ہوئے لیکن اعمال کی ترازو میں (دس گنا ہوجانے کی وجہ سے) پندرہ سو ہونگے۔ دوسری عادت یہ کہ جب سونے کے لئے بستر پر آئے تو سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ سو مرتبہ پڑھے (اس طور پر کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ مرتبہ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ مرتبہ پڑھ لیا کرے) یہ پڑھنے میں سو کلمے ہوگئے جن کا ثواب ایک ہزار نیکیاں ہوگئیں (اب ان کی اور دن بھر کی نمازوں کے بعد کی کل میزان دو ہزار پانچ سو نیکیاں ہوگئیں) آپؐ نے ارشاد فرمایا: دن میں دو ہزار پانچ سو گناہ کون کرتا ہوگا؟ یعنی اتنے گناہ نہیں ہوتے اور دو ہزار پانچ سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ! یہ کیا بات ہے کہ ان عادتوں پر عمل کرنے والے آدمی کم ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یہ اس وجہ سے کہ) شیطان نماز میں آکر کہتا ہے کہ فلاں ضرورت اور فلاں بات یاد کر یہاں تک کہ اس کو ان ہی خیالات میں مشغول کر دیتا ہے تاکہ ان کلمات کے پڑھنے کا دھیان نہ رہے۔ اور شیطان بستر پر آکر سلاتا رہتا ہے یہاں تک کہ ان کلمات کو پڑھے بغیر ہی سو جاتا ہے۔ (ابن حبان)

﴿ 30 ﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ بِيَدِهٖ وَقَالَ: يَا مُعَاذُ! وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ، فَقَالَ: اُوْصِيْكَ يَا مُعَاذُ! لَا تَدَعَنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ! اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ. رواه ابو داؤد، باب فی الاستغفار، رقم: ١٥٢٢

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: معاذ، اللہ کی قسم! مجھے تم سے محبت ہے۔ پھر فرمایا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ کسی بھی نماز کے بعد یہ پڑھنا نہ چھوڑنا: اَللّٰهُمَّ! اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ. **ترجمہ**: اے اللہ! میری مدد فرمائیے کہ میں آپ کا ذکر کروں اور آپ کا شکر کروں

اورآپ کی اچھی عبادت کروں۔ (ابوداؤد)

﴿ 31 ﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ قَرَاَ آیَةَ الْكُرْسِیِّ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ، لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا اَنْ يَمُوْتَ. رواه النسائی فی عمل اليوم والليلة، رقم: ١٠٠، وفی رواية: وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

رواه الطبرانی فی الكبير والاوسط باسانيد واحدها جيد، مجمع الزوائد ١٠/١٢٨

حضرت ابوامامہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو شخص ہرفرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لیا کرے اس کو جنت میں جانے سے صرف اس کی موت ہی روکے ہوئے ہے۔ایک روایت میں آیت الکرسی کے ساتھ سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنے کا بھی ذکر ہے۔ (عمل الیوم واللیلۃ،طبرانی،مجمع الزوائد)

﴿ 32 ﴾ عَنْ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ قَرَاَ آیَةَ الْكُرْسِیِّ فِیْ دُبُرِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ فِیْ ذِمَّةِ اللّٰهِ اِلَی الصَّلَاةِ الْاُخْرٰی.

رواه الطبرانی واسناده حسن، مجمع الزوائد ١٠/١٢٨

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص فرض نماز کے بعد ’’ آیت الکرسی‘‘ پڑھ لیتا ہے وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے۔ (طبرانی،مجمع الزوائد)

﴿ 33 ﴾ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ نَبِيِّكُمْ ﷺ اِلَّا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ خَطَايَایَ وَذُنُوْبِیْ كُلَّهَا، اَللّٰهُمَّ وَانْعَشْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاهْدِنِیْ بِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ، لَا يَهْدِیْ لِصَالِحِهَا، وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ.

رواه الطبرانی فی الصغير والاوسط واسناده جيد، مجمع الزوائد ١٠/١٤٥

حضرت ابوایوب ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی انہیں نماز سے فارغ ہوکر یہی دعا مانگتے ہوئے سنا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ خَطَايَایَ وَذُنُوْبِیْ كُلَّهَا، اَللّٰهُمَّ وَانْعَشْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاهْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ، لَا يَهْدِیْ لِصَالِحِهَا، وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ. ترجمہ: یااللہ! میری تمام غلطیاں اور گناہ معاف

فرمایئے۔ یا اللہ! مجھے بلندی عطا فرمایئے، میری کمی کو دور فرمایئے اور مجھے اچھے اعمال اور اچھے اخلاق کی توفیق نصیب فرمایئے اس لئے کہ اچھے اعمال اور اچھے اخلاق کی ہدایت آپ کے علاوہ اور کوئی نہیں دے سکتا اور برے کاموں اور برے اخلاق کو آپ کے سوا اور کوئی دور نہیں کرسکتا۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 34 ﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّی الْبَرْدَیْنِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ.

رواہ البخاری، باب فضل صلوۃ الفجر، رقم: ۵۷۴

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دو ٹھنڈی نمازیں پڑھتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (بخاری)

فائدہ: دو ٹھنڈی نمازوں سے مراد فجر اور عصر کی نماز ہے۔ فجر ٹھنڈے وقت کے اختتام پر اور عصر ٹھنڈک کی ابتداء پر ادا کی جاتی ہے۔ ان دونوں نمازوں کا خاص طور پر اس لئے ذکر فرمایا کہ فجر کی نماز نیند کے غلبہ کی وجہ سے اور عصر کی نماز کاروباری مشغولیت کی وجہ سے پڑھنا مشکل ہوتا ہے لہٰذا ان دو نمازوں کا اہتمام کرنے والا یقینا باقی تین نمازوں کا بھی اہتمام کرے گا۔

(مرقاۃ)

﴿ 35 ﴾ عَنْ رُوَیْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: لَنْ یَلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰی قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا، یَعْنِی الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ.

رواہ مسلم، باب فضل صلاتی الصبح والعصر ......، رقم: ۱۴۳۶

حضرت رویبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھتا ہے یعنی فجر اور عصر وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ (مسلم)

﴿ 36 ﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ فِیْ دُبُرِ صَلَاۃِ الْفَجْرِ وَھُوَ ثَانٍ رِجْلَیْہِ قَبْلَ اَنْ یَتَکَلَّمَ: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ کُتِبَتْ لَہٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِیَ عَنْہُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَکَانَ یَوْمَہٗ ذٰلِکَ فِیْ حِرْزٍ مِنْ کُلِّ مَکْرُوْہٍ وَ

حَرْسٍ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ يُدْرِكَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اِلَّا الشِّرْكَ بِاللهِ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب في ثواب كلمة التوحيد ......، رقم: ٣٤٧٤ ورواه النسائي في عمل اليوم والليلة، رقم: ١١٧ وذكر **بِيَدِهِ الْخَيْرُ** مكان **يُحْيِي وَيُمِيْتُ**، وزادفيه: **وَكَانَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ قَالَهَا عِتْقُ رَقَبَةٍ**، رقم: ١٢٧ورواه النسائي ايضا في عمل اليوم والليلة، من حديث معاذ، وزادفيه: **وَمَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ أُعْطِيَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي لَيْلَتِهِ**، رقم:١٢٦

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فجر کی نماز کے بعد (جس طرح نماز میں بیٹھتے ہیں اسی طرح) دوزانو بیٹھے ہوئے بات کرنے سے پہلے دس مرتبہ (یہ کلمات) پڑھتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ عصر کی نماز کے بعد بھی دس مرتبہ پڑھ لیتا ہے۔ تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں، دس درجے بلند کردیئے جاتے ہیں، پورے دن ہر ناگوار اور ناپسندیدہ چیز سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ کلمات شیطان سے بچانے کے لئے پہرہ داری کا کام دیتے ہیں اور اس دن شرک کے علاوہ کوئی گناہ اسے ہلاک نہ کرسکے گا۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ہر کلمہ پڑھنے پر اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اور عصر کی نماز کے بعد پڑھنے پر بھی رات بھر وہی ثواب ملتا ہے جو فجر کی نماز کے بعد پڑھنے پر دن بھر ملتا ہے۔ (وہ کلمات یہ ہیں) **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ**۔ ایک روایت میں **يُحْيِي وَيُمِيْتُ** کی جگہ **بِيَدِهِ الْخَيْرُ** ہے **ترجمه:** اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اپنی ذات وصفات میں اکیلے ہیں، کوئی ان کا شریک نہیں، سارا ملک، دنیا وآخرت انہی کا ہے، انہی کے ہاتھ میں تمام تر بھلائی ہے اور جتنی خوبیاں ہیں وہ انہی کے لئے ہیں، وہی زندہ کرتے ہیں، وہی مارتے ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہیں۔ (ترمذی، عمل الیوم واللیلۃ)

﴿ 37 ﴾ عَنْ جُنْدُبٍ الْقَسْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللهِ، فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَاِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ، ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلٰى وَجْهِهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ. رواه مسلم، باب فضل صلاة العشاء ......، رقم: ١٤٩٤

حضرت جندب قسری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص

فجر کی نماز پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے (لہٰذا اسے نہ ستاؤ) اور اس بات کا خیال رکھو کہ اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں لئے ہوئے شخص کو ستانے کی وجہ سے تم سے کسی چیز کا مطالبہ نہ فرمالیں کیونکہ جس سے اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں لئے ہوئے شخص کے بارے میں مطالبہ فرمائیں گے اس کی پکڑ فرمائیں گے پھر اسے اوندھے منہ جہنم کی آگ میں ڈالدیں گے۔ (مسلم)

﴿ 38 ﴾ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهِ فَقَالَ: إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ ثُمَّ مُتَّ فِيْ لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِنْهَا، وَإِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذٰلِكَ، فَإِنَّكَ إِنْ مُتَّ فِيْ يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِنْهَا.

رواه ابو داؤد، باب ما يقول اذا اصبح، رقم: ٥٠٧٩

حضرت مسلم بن حارث تمیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چپکے سے ارشاد فرمایا: جب تم مغرب کی نماز سے فارغ ہوجاؤ تو سات مرتبہ یہ دعا پڑھ لیا کرو: "اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ" "یا اللہ! مجھ کو دوزخ سے محفوظ رکھئے" جب تم اس کو پڑھ لو گے اور پھر اسی رات تمہاری موت آجائے تو دوزخ سے محفوظ رہو گے اور اگر اس دعا کو سات مرتبہ فجر کی نماز کے بعد (بھی) پڑھ لو اور اسی دن تمہاری موت آجائے تو دوزخ سے محفوظ رہو گے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے چپکے سے اس لئے فرمایا تا کہ سننے والے کے دل میں بات کی اہمیت رہے۔ (بذل المجہود)

﴿ 39 ﴾ عَنْ أُمِّ فَرْوَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ فِيْ أَوَّلِ وَقْتِهَا. رواه ابو داؤد، باب المحافظة على الصلوات، رقم: ٤٢٦

حضرت اُمِّ فروہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے افضل عمل کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اول وقت میں نماز پڑھنا۔ (ابوداؤد)

﴿ 40 ﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ! أَوْتِرُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ. رواه ابو داؤد، باب استحباب الوتر، رقم: ١٤١٦

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن والو یعنی

مسلمانو! وتر پڑھ لیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہیں، وتر پڑھنے کو پسند فرماتے ہیں۔ (ابوداؤد)

فائدہ: وتر بے جوڑ عدد کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے وتر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے جوڑ کا کوئی نہیں۔ وتر پڑھنے کو پسند فرمانا بھی اس وجہ سے ہے کہ اس نماز کی رکعتوں کی تعداد طاق ہے۔ (مجمع بحار الانوار)

﴿ 41 ﴾ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ، وَهِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، وَهِيَ الْوِتْرُ، فَجَعَلَهَا لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ الْعِشَاءِ اِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ. رواه ابو داؤد، باب استحباب الوتر، رقم:١٤١٨

حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک اور نماز تمہیں عطا فرمائی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، وہ نمازِ وتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اس کا وقت نماز عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک مقرر فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: عربوں میں سرخ اونٹ بہت قیمتی مال سمجھا جاتا تھا۔

﴿ 42 ﴾ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ ﷺ بِثَلَاثٍ: بِصَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ، وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

رواه الطبراني في الكبير و رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٢/٤٦٠

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی: ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنا، سونے سے پہلے وتر پڑھنا اور فجر کی دو رکعت سنت ادا کرنا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: جنہیں رات کو اٹھنے کی عادت ہے ان کے لئے اٹھ کر وتر پڑھنا افضل ہے اور اگر اٹھنے کی عادت نہیں تو سونے سے پہلے ہی پڑھ لینے چاہئیں۔

﴿ 43 ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهُ، وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا طُهُوْرَ لَهُ، وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا صَلَاةَ لَهُ، اِنَّمَا مَوْضِعُ الصَّلَاةِ مِنَ الدِّيْنِ

كَمَوْضِعِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ.

رواه الطبراني في الاوسط والصغير وقال: تفرد به الحسين بن الحكم الحِبَري، الترغيب ١/٢٤٦

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو امانت دار نہیں وہ کامل ایمان والا نہیں۔ جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں اور جو نماز نہ پڑھے اس کا کوئی دین نہیں۔ نماز کا درجہ دین میں ایسا ہی ہے جیسے سر کا درجہ بدن میں ہے یعنی جیسے سر کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح نماز کے بغیر دین باقی نہیں رہ سکتا۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿ 44 ﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: بَيْنَ الرَّجُلِ وَ بَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ.

رواه مسلم، باب بيان اطلاق اسم الكفر ......، رقم: ٢٤٧

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: نماز کا چھوڑنا مسلمان کو کفر و شرک تک پہنچانے والا ہے۔ (مسلم)

فائدہ : علماء نے اس حدیث کے کئی مطلب بیان فرمائے ہیں جس میں سے ایک یہ ہے کہ بے نمازی گناہوں کے کرنے پر بے باک ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کے کفر میں داخل ہونے کا خطرہ ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ بے نمازی کے برے خاتمے کا اندیشہ ہے۔ (مرقاۃ)

﴿ 45 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ. رواه البزار والطبراني في الكبير، وفيه: سهل بن محمود ذكره ابن ابي حاتم وقال: روى عنه احمد بن ابراهيم الدورقي وسعدان بن يزيد، قلت: وروى عنه محمد بن عبد الله المخرمي ولم يتكلم فيه احد، وبقية رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٢/٢٦

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز چھوڑ دی وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے سخت ناراض ہوں گے۔ (بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 46 ﴾ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ، فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ. رواه ابن حبان (واسناده صحيح) ٤/٣٣٠

حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال ودولت سب چھین لیا گیا ہو۔ (ابن حبان)

﴿ 47 ﴾ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مُرُوا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ، وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ، وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ. رواه ابوداؤد، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة، رقم: ٤٩٥

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ اور دادا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم کیا کرو۔ دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے انہیں مارو اور اس عمر میں پہنچ کر (بہن بھائی کو) علیحدہ علیحدہ بستروں پر سلاؤ۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مار ایسی ہو کہ جس سے کوئی جسمانی نقصان نہ پہنچے نیز چہرے پر نہ ماریں۔

باجماعت نماز

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرَّاکِعِیْنَ﴾

[البقرۃ: ٤٣]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو (یعنی باجماعت نماز پڑھو)۔ (بقرہ)

احادیثِ نبویہ

﴿ 48 ﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُلَہٗ مَدٰی صَوْتِہٖ، وَیَشْھَدُ لَہٗ کُلُّ رَطْبٍ وَیَابِسٍ، وَشَاھِدُ الصَّلَاۃِ یُکْتَبُ لَہٗ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ صَلَاۃً، وَیُکَفَّرُ عَنْہُ مَا بَیْنَھُمَا. رواہ ابوداؤد، باب رفع الصوت بالاذان، رقم: ٥١٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤذن کے گناہ وہاں تک معاف کردیئے جاتے ہیں جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے (یعنی اگر اتنی مسافت

تک کی جگہ اس کے گناہوں سے بھر جائے تو بھی وہ سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں)۔ جاندار و بے جان جو مؤذن کی آواز سنتے ہیں وہ سب قیامت کے دن اس کے لئے گواہی دیں گے۔ مؤذن کی آواز پر نماز میں آنے والے کے لئے پچیس نمازوں کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور ایک نماز سے پچھلی نماز تک کے درمیانی اوقات کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد)

فائدہ: بعض علماء کے نزدیک پچیس نمازوں کا ثواب مؤذن کے لئے ہے اور اس کی ایک اذان سے پچھلی اذان تک کے درمیانی گناہوں کی معافی ہو جاتی ہے۔ (بذل المجہود)

﴿ 49 ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُغْفَرُ لِلْمُؤَذِّنِ مُنْتَهٰى اَذَانِهٖ، وَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ سَمِعَ صَوْتَهٗ. رواه احمد والطبراني في الكبير والبزار الا انه قال: وَيُجِيْبُهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٢/٨١

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤذن کی آواز جہاں جہاں تک پہنچتی ہے وہاں تک اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے، ہر جاندار اور بے جان جو اس کی اذان کو سنتے ہیں اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ ہر جاندار اور بے جان اس کی اذان کا جواب دیتے ہیں۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 50 ﴾ عَنْ اَبِيْ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اِذَا كُنْتَ فِي الْبَوَادِيْ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَسْمَعُ صَوْتَهٗ شَجَرٌ، وَلَا مَدَرٌ، وَلَا حَجَرٌ، وَلَا جِنٌّ، وَلَا اِنْسٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ. رواه ابن خزيمه ١/٢٠٣

حضرت ابوصعصعہ ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا: جب تم جنگلات میں ہوا کرو تو بلند آواز سے اذان دیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مؤذن کی آواز کو جو درخت، مٹی کے ڈھیلے، پتھر، جن اور انسان سنتے ہیں وہ سب قیامت کے دن مؤذن کے لئے گواہی دیں گے۔ (ابن خزیمہ)

﴿ 51 ﴾ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ، وَالْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهٗ بِمَدِّ صَوْتِهٖ، وَيُصَدِّقُهٗ مَنْ سَمِعَهٗ مِنْ رَطْبٍ وَّ يَابِسٍ، وَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰى مَعَهٗ. رواه النسائي، باب رفع الصوت بالاذان، رقم: ٦٤٧

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلا شبہ اللہ تعالیٰ اگلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں، فرشتے ان کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔ اور مؤذن کے اتنے ہی زیادہ گناہ معاف کئے جاتے ہیں جتنی حد تک وہ اپنی آواز بلند کرے، جو جاندار و بے جان اس کی اذان کو سنتے ہیں اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور مؤذن کو ان تمام نمازیوں کے برابر اجر ملتا ہے جنہوں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی۔ (نسائی)

فائدہ: بعض علماء نے حدیث شریف کے دوسرے جملے کا یہ مطلب بھی بیان فرمایا ہے کہ مؤذن کے وہ گناہ جو اذان دینے کی جگہ سے اذان کی آواز پہنچنے کی جگہ تک کے درمیانی علاقے میں ہوئے ہوں سب معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ ایک مطلب یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ مؤذن کی اذان کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے وہاں تک کے رہنے والے لوگوں کے گناہوں کو مؤذن کی سفارش کی وجہ سے معاف کر دیا جائے گا۔ (بذل المجہود)

﴿ 52 ﴾ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه مسلم، باب فضل الاذان ...... رقم: ٨٥٢

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مؤذن قیامت کے دن سب سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے۔ (مسلم)

فائدہ: علماء نے اس حدیث کے کئی معانی بیان فرمائے ہیں۔ ایک یہ کہ چونکہ مؤذن کی اذان سن کر لوگ مسجد میں نماز پڑھنے جاتے ہیں لہٰذا نمازی تابع اور مؤذن اصل ہوا اور اصل چونکہ سردار ہوتا ہے اس لئے اس کی گردن لمبی ہوگی تا کہ اس کا سر نمایاں نظر آئے۔ دوسرا یہ کہ چونکہ مؤذن کو بہت زیادہ ثواب ملے گا اس لئے وہ اپنے زیادہ ثواب کے شوق میں گردن اٹھا اٹھا کر دیکھے گا اس لئے اس کی گردن لمبی نظر آئے گی۔ تیسرا یہ کہ مؤذن کی گردن بلند ہوگی اس لئے کہ وہ اپنے اعمال پر نادم نہ ہوگا، اور جو نادم ہوتا ہے اس کی گردن جھکی ہوئی ہوتی ہے۔ چوتھا یہ کہ گردن لمبی ہونے سے مراد یہ ہے کہ مؤذن میدانِ حشر میں سب سے ممتاز نظر آئے گا۔ بعض علماء کے نزدیک حدیث شریف کا ترجمہ یہ ہے کہ قیامت کے دن مؤذن جنت کی طرف تیزی سے جائیں گے۔ (نووی)

﴿ 53 ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ اَذَّنَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَكُتِبَ لَهُ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ بِتَاْذِيْنِهٖ سِتُّوْنَ حَسَنَةً وَبِاِقَامَتِهٖ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً.

رواه الحاكم وقال هذا حديث صحيح على شرط البخاري ووافقه الذهبي ١/٢٠٥

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے بارہ سال اذان دی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ اس کے لئے ہر اذان کے بدلہ میں ساٹھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہر اقامت کے بدلہ میں تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (مستدرک حاکم)

﴿ 54 ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا يَهُوْلُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ، وَلَا يَنَالُهُمُ الْحِسَابُ، هُمْ عَلٰى كَثِيْبٍ مِنْ مِسْكٍ حَتّٰى يُفْرَغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلَائِقِ: رَجُلٌ قَرَاَ الْقُرْآنَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ، وَاَمَّ بِهٖ قَوْمًا وَهُمْ رَاضُوْنَ بِهٖ، وَدَاعٍ يَدْعُوْ اِلَى الصَّلَوَاتِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ، وَعَبْدٌ اَحْسَنَ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ وَفِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ مَوَالِيْهِ.

رواه الترمذي باختصار، وقد رواه الطبراني في الاوسط والصغير،
وفيه: عبدالصمد بن عبد العزيز المقرى ذكره ابن حبان في الثقات، مجمع الزوائد ٢/٨٥

حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ جن کو قیامت کی سخت گھبراہٹ کا خوف نہیں ہوگا، نہ ان کو حساب کتاب دینا پڑے گا۔ جب تک مخلوق اپنے حساب و کتاب سے فارغ ہو وہ مشک کے ٹیلوں پر تفریح کریں گے۔ ایک وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے قرآن شریف پڑھا اور اس طرح امامت کی کہ مقتدی اس سے راضی رہے۔ دوسرا وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے لوگوں کو نماز کے لئے بلاتا ہو۔ تیسرا وہ شخص جو اپنے رب سے بھی اچھا معاملہ رکھے اور اپنے ماتحتوں سے بھی اچھا معاملہ رکھے۔ (ترمذی، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 55 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ۔ اُرَاهُ قَالَ۔ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَغْبِطُهُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ: رَجُلٌ يُنَادِيْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، وَرَجُلٌ يَؤُمُّ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ، وَعَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب احاديث في صفة الثلاثة الذين يحبهم الله، رقم: ٢٥٦٦

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگ قیامت کے دن مُشک کے ٹیلوں پر ہونگے۔ ان پر اگلے پچھلے سب لوگ رشک کریں گے۔ ایک وہ شخص جو دن رات کی پانچ نمازوں کے لئے اذان دیا کرتا تھا۔ دوسرا وہ شخص جس نے لوگوں کی امامت کی اور وہ اس سے راضی رہے۔ تیسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کرے اور اپنے آقاؤں کا بھی حق ادا کرے۔ (ترمذی)

﴿ 56 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ، اَللّٰهُمَّ! اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِیْنَ.

رواه ابو داؤد باب ما يجب على المؤذن ......، رقم: ٥١٧

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امام ذمہ دار ہے اور مؤذن پر بھروسہ کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! اماموں کی رہنمائی فرما اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔ (ابوداؤد)

فائدہ: امام کے ذمہ دار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ امام پر اپنی نماز کے علاوہ مقتدیوں کی نمازوں کی بھی ذمہ داری ہے اس لئے جتنا ہو سکے امام کو ظاہری اور باطنی طور سے اچھی نماز پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں ان کے لئے دعا بھی فرمائی ہے۔ مؤذن پر بھروسہ کئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں نے نماز روزے کے اوقات کے بارے میں اس پر اعتماد کیا ہے۔ لہٰذا مؤذن کو چاہئے کہ وہ صحیح وقت پر اذان دے اور چونکہ مؤذن سے بعض مرتبہ اذان کے اوقات میں غلطی ہو جاتی ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے مغفرت کی دعا کی ہے۔ (بذل المجہود)

﴿ 57 ﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ، ذَهَبَ حَتّٰی یَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ قَالَ سُلَیْمَانُ رَحِمَهُ اللهُ: فَسَاَلْتُهُ عَنِ الرَّوْحَاءِ؟ فَقَالَ: هِیَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ سِتَّةٌ وَّثَلَاثُوْنَ مِیْلًا.

رواه مسلم، باب فضل الاذان ......، رقم: ٨٥٤

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

شیطان جب نماز کے لئے اذان سنتا ہے تو مقامِ رَوْحَاء تک دور چلا جاتا ہے۔ حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مقام روحاء کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ مدینہ سے چھتیس میل دور ہے۔ (مسلم)

﴿ 58 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ، فَاِذَا قُضِيَ التَّاْذِيْنُ اَقْبَلَ، حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ اَدْبَرَ، حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ، حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُوْلُ لَهُ: اُذْكُرْ كَذَا، وَاذْكُرْ كَذَا، لِمَالَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ، حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ مَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى.

رواه مسلم، باب فضل الاذان ......، رقم: ٨٥٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان بآواز ہوا خارج کرتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان نہ سنے پھر جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آجاتا ہے۔ جب اقامت کہی جاتی ہے تو پھر بھاگ جاتا ہے اور اقامت پوری ہونے کے بعد پھر واپس آجاتا ہے تاکہ نمازی کے دل میں وسوسہ ڈالے۔ چنانچہ نمازی سے کہتا ہے: یہ بات یاد کر اور یہ بات یاد کر۔ ایسی ایسی باتیں یاد دلاتا ہے جو باتیں نمازی کو نماز سے پہلے یاد نہ تھیں یہاں تک کہ نمازی کو یہ بھی خیال نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں ہوئیں۔ (مسلم)

﴿ 59 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَافِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا اِلَّا اَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا.

(وهو جزء من الحديث) رواه البخاري، باب الاستهام في الاذان، رقم: ٦١٥

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صف کا ثواب معلوم ہو جاتا اور انہیں اذان اور پہلی صف قرعہ اندازی کے بغیر حاصل نہ ہوتی تو وہ ضرور قرعہ اندازی کرتے۔ (بخاری)

﴿ 60 ﴾ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِذَا كَانَ الرَّجُلُ بِاَرْضِ قِيٍّ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَتَوَضَّأْ، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ مَاءً فَلْيَتَيَمَّمْ، فَاِنْ اَقَامَ صَلّٰى مَعَهُ مَلَكَاهُ،

وَاِنْ اَذَّنَ وَاَقَامَ صَلّٰی خَلْفَهٗ مِنْ جُنُوْدِ اللّٰهِ مَالَا يُرٰی طَرَفَاهُ. رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ ۱/ ۵۱۰

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص جنگل میں ہو اور نماز کا وقت ہوجائے تو وضو کرے، پانی نہ ملے تو تیمّم کرے۔ پھر جب وہ اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے دونوں (لکھنے والے) فرشتے اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ اور اگر اذان دیتا ہے پھر اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کے لشکروں کی یعنی فرشتوں کی اتنی بڑی تعداد نماز پڑھتی ہے کہ جن کے دونوں کنارے دیکھے نہیں جاسکتے۔

(مصنف عبدالرزاق)

﴿ 61 ﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَعْجَبُ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِيْ رَاْسِ شَظِيَّةٍ بِجَبَلٍ يُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ وَيُصَلِّيْ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِيْ هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ لِلصَّلَاةِ يَخَافُ مِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ. رواہ ابوداؤد، باب الاذان فی السفر، رقم: ۱۲۰۳

حضرت عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تمہارے رب اس بکری چرانے والے سے بے حد خوش ہوتے ہیں جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے اس بندے کو دیکھو اذان کہہ کر نماز پڑھ رہا ہے سب میرے ڈر کی وجہ سے کر رہا ہے میں نے اپنے بندے کی مغفرت کردی اور جنت کا داخلہ طے کردیا۔ (ابوداؤد)

﴿ 62 ﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ: الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ، وَعِنْدَ الْبَاْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُ بَعْضًا.

رواہ ابو داؤد، باب الدعاء عند اللقاء، رقم: ۲۵۴۰

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو وقتوں کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں۔ ایک اذان کے وقت دوسرے اس وقت جب گھمسان کی لڑائی شروع ہوجائے۔ (ابوداؤد)

﴿ 63 ﴾ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ

يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، غُفِرَلَهٗ ذَنْبُهٗ.

رواه مسلم، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ......، رقم: ٨٥١

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مؤذن کی اذان سننے کے وقت یہ کہا: وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ترجمہ: میں بھی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں، اور میں اللہ تعالیٰ کو رب ماننے پر، محمد ﷺ کو رسول ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر راضی ہوں۔ (مسلم)

﴿ 64 ﴾ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِىْ فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِيْنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه هكذا ووافقه الذهبى ١/٢٠٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دینے کھڑے ہوئے۔ جب اذان دے چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یقین کے ساتھ ان جیسے کلمات کہتا ہے جو مؤذن نے اذان میں کہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مستدرک حاکم)

فائدہ: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اذان کا جواب دینے والا وہی الفاظ دہرائے جو مؤذن نے کہے۔ البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہا جائے۔ (مسلم)

﴿ 65 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ يَفْضُلُوْنَنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قُلْ كَمَا يَقُوْلُوْنَ فَاِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَهْ.

رواه ابوداؤد، باب ما يقول اذا سمع المؤذن، رقم: ٥٢٤

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اذان کہنے والے ہم سے اجر وثواب میں بڑھے ہوئے ہیں (کیا کوئی ایسا عمل ہے کہ ہمیں بھی اذان دینے والی فضیلت مل جائے؟) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہی کلمات کہا کرو جو مؤذن کہتے ہیں پھر جب تم اذان کا جواب دے چکو تو دعا مانگو (جو مانگو گے) وہ دیا جائے گا۔ (ابوداؤد)

﴿ 66 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ، فَقُوْلُوا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَيَّ صَلَاۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ بِھَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللّٰہَ لِيَ الْوَسِيْلَۃَ، فَاِنَّھَا مَنْزِلَۃٌ فِي الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ، وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ھُوَ، فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَۃَ حَلَّتْ عَلَيْہِ الشَّفَاعَۃُ.

رواہ مسلم، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ......، رقم: ٨٤٩

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب مؤذن کی آواز سنو تو اسی طرح کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو۔ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر اس کے بدلے دس رحمتیں بھیجتے ہیں پھر میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرو کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک (خاص) مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ کے لئے مخصوص ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ جو شخص میرے لئے وسیلہ کی دعا مانگے گا وہ میری شفاعت کا حق دار ہوگا۔ (مسلم)

﴿ 67 ﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلَاۃِ الْقَائِمَۃِ، آتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَۃَ وَالْفَضِيْلَۃَ، وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّہٗ، حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَۃِ.

رواہ البخاری، باب الدعاء عند النداء، رقم: ٦١٤ ورواہ البیھقی فی سننه الکبری، وزادفی آخرہ: اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ١/ ٤١٠

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان سننے کے وقت اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلَاۃِ الْقَائِمَۃِ، آتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَۃَ وَالْفَضِيْلَۃَ، وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّہٗ، اِنَّكَ

لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ، تو قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ ترجمہ: اے اللہ اس پوری دعوت اور (اذان کے بعد) ادا کی جانے والی نماز کے رب! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ عطا فرما دیجئے اور فضیلت عطا فرما دیجئے اور ان کو اس مقام محمود پر پہنچا دیجئے جس کا آپ نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، بیشک آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ (بخاری، بیہقی)

﴿ 68 ﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُنَادِي الْمُنَادِي: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ النَّافِعَةِ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَارْضَ عَنْهُ رِضًا لَا تَسْخَطُ بَعْدَهُ، اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ دَعْوَتَهُ. رواه احمد ۳/۳۳۷

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان سن کر یہ دعا مانگے: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ النَّافِعَةِ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَارْضَ عَنْهُ رِضًا لَا تَسْخَطُ بَعْدَهُ. اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائیں گے۔ ترجمہ: اے اللہ! اے اس مکمل دعوت (اذان) اور نفع دینے والی نماز کے رب، حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت نازل فرمائیے، اور آپ ان سے ایسے راضی ہو جائیں کہ اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہوں۔

(مسند احمد)

﴿ 69 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ قَالُوْا: فَمَاذَا نَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن، باب في العفو والعافية، رقم: ۳۵۹٤

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیانی وقت میں دعا رد نہیں ہوتی یعنی قبول ہوتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کیا دعا مانگیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت مانگا کرو۔ (ترمذی)

﴿ 70 ﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاسْتُجِيْبَ الدُّعَاءُ. رواه احمد ۳/۳٤۲

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز کے لئے

اقامت کہی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے۔
(مسند احمد)

﴿ 71 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ وُضُوْئَهُ، ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَی الصَّلَاةِ فَاِنَّهُ فِیْ صَلَاةٍ مَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَی الصَّلَاةِ، وَاِنَّهُ يُكْتَبُ لَهُ بِاِحْدٰی خُطْوَتَيْهِ حَسَنَةٌ، وَيُمْحٰی عَنْهُ بِالْاُخْرٰی سَيِّئَةٌ، فَاِذَا سَمِعَ اَحَدُكُمُ الْاِقَامَةَ فَلَا يَسْعَ، فَاِنَّ اَعْظَمَكُمْ اَجْرًا اَبْعَدُكُمْ دَارًا قَالُوْا: لِمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: مِنْ اَجْلِ كَثْرَةِ الْخُطَا.

رواه الامام مالك في الموطا، جامع الوضوء ص ٢٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز ہی کے ارادے سے مسجد کی طرف جاتا ہے، تو جب تک وہ اس ارادے پر قائم رہتا ہے اسے نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ اس کے ایک قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر اس کی ایک برائی مٹادی جاتی ہے۔ جب تم میں کوئی اقامت سنے تو دوڑ کر نہ چلے اور تم میں سے جس کا گھر مسجد سے جتنا زیادہ دور ہوگا اتنا ہی اس کا ثواب زیادہ ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے یہ سن کر پوچھا کہ ابو ہریرہ! گھر دور ہونے کی وجہ سے ثواب زیادہ کیوں ہوگا؟ فرمایا: اس لئے کہ قدم زیادہ ہوں گے۔
(مؤطا امام مالک)

﴿ 72 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فِیْ بَيْتِهٖ، ثُمَّ اَتَی الْمَسْجِدَ كَانَ فِیْ صَلَاةٍ حَتّٰی يَرْجِعَ فَلَا يَقُلْ هٰكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ.

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ١/٢٠٦

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر سے وضو کر کے مسجد آتا ہے تو گھر واپس آنے تک اسے نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں اور ارشاد فرمایا: اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔
(مستدرک حاکم)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جیسے نماز کی حالت میں دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں ایک دوسرے میں ڈالنا درست نہیں اور بلا وجہ ایسا کرنا پسندیدہ عمل نہیں اسی طرح جو گھر سے وضو کر کے نماز کے

ارادے سے مسجد آئے اس کے لئے بھی یہ مناسب نہیں کیونکہ نماز کا ثواب حاصل کرنے کی وجہ سے یہ شخص بھی گویا نماز کے حکم میں ہوتا ہے جیسا کہ دیگر روایات میں اس کی وضاحت ہے۔

﴿ 73 ﴾ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَحِمَهُ اللهُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ، لَمْ يَرْفَعْ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى اِلَّا كَتَبَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ حَسَنَةً، وَلَمْ يَضَعْ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى اِلَّا حَطَّ اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهُ سَيِّئَةً، فَلْيُقَرِّبْ اَحَدُكُمْ اَوْلِيُبَعِّدْ، فَاِنْ اَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى فِيْ جَمَاعَةٍ غُفِرَ لَهُ فَاِنْ اَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلُّوا بَعْضًا وَبَقِيَ بَعْضٌ صَلّٰى مَا اَدْرَكَ وَاَتَمَّ مَا بَقِيَ، كَانَ كَذٰلِكَ، فَاِنْ اَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلُّوا فَاَتَمَّ الصَّلَاةَ، كَانَ كَذٰلِكَ.

رواه ابوداؤد، باب ماجاء في الهدى في المشي الى الصلاة، رقم: ٥٦٣

حضرت سعید بن مسیّبؒ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز کیلئے نکلتا ہے تو ہر دائیں قدم کے اٹھانے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ہر بائیں قدم کے رکھنے پر اس کا ایک گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ (اب اسے اختیار ہے) کہ چھوٹے چھوٹے قدم رکھے یا لمبے لمبے قدم رکھے۔ اگر یہ شخص مسجد آکر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لیتا ہے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ اگر مسجد آکر دیکھتا ہے کہ جماعت ہو رہی ہے اور لوگ نماز کا کچھ حصہ پڑھ چکے ہیں اور کچھ باقی ہے تو اسے جتنی نماز مل جاتی ہے اسے (جماعت کے ساتھ) پڑھ لیتا ہے اور باقی نماز خود مکمل کر لیتا ہے تو اس پر بھی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اگر یہ شخص مسجد آکر دیکھتا ہے کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں اور یہ اپنی نماز پڑھ لیتا ہے تو اس پر بھی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

﴿ 74 ﴾ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ مُتَطَهِّرًا اِلٰى صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ فَاَجْرُهُ كَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ، وَمَنْ خَرَجَ اِلٰى تَسْبِيْحِ الضُّحٰى لَا يُنْصِبُهُ اِلَّا اِيَّاهُ فَاَجْرُهُ كَاَجْرِ الْمُعْتَمِرِ، وَصَلَاةٌ عَلٰى اِثْرِ صَلَاةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِيْ عِلِّيِّيْنَ.

رواه ابو داؤد، باب ماجاء في فضل المشي الى الصلوة، رقم: ٥٥٧

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے

گھر سے اچھی طرح وضو کر کے فرض نماز کے ارادے سے نکلتا ہے اسے احرام باندھ کر حج پر جانے والے کی طرح ثواب ملتا ہے۔ اور جو شخص صرف چاشت کی نماز پڑھنے کے لئے مشقت اٹھا کر اپنی جگہ سے نکلتا ہے اسے عمرہ کرنے والے کی طرح ثواب ملتا ہے۔ ایک نماز کے بعد دوسری نماز اس طرح پڑھنا کہ درمیان میں کوئی فضول کام اور بے فائدہ بات نہ ہو، یہ عمل اونچے درجہ کے اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿ 75 ﴾ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَتَوَضَّأُ اَحَدُكُمْ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ وَيُسْبِغُهُ، ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلَاةَ فِيْهِ اِلَّا تَبَشْبَشَ اللهُ اِلَيْهِ كَمَا يَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ بِطَلْعَتِهٖ. رواه ابن خزيمه فی صحيحه ٢/٣٧٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے اور وضو کو کمال درجہ تک پہنچا دیتا ہے۔ پھر صرف نماز ہی کے ارادے سے مسجد میں آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندہ سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے کہ کسی دور گئے ہوئے رشتہ دار کے اچانک آنے سے اس کے گھر والے خوش ہوتے ہیں۔ (ابن خزیمہ)

﴿ 76 ﴾ عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فِیْ بَيْتِهٖ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ، فَهُوَ زَائِرُ اللهِ، وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُوْرِ اَنْ يُكْرِمَ الزَّائِرَ.

رواه الطبرانی فی الكبير واحد اسناديه رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٢/ ١٤٩

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے گھر میں اچھی طرح وضو کر کے مسجد آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے (اللہ تعالیٰ اس کے میزبان ہیں) اور میزبان کے ذمہ ہے کہ مہمان کا اکرام کرے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 77 ﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ، فَاَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَنْتَقِلُوا اِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُمْ: اِنَّهُ بَلَغَنِی اَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ، قَالُوا: نَعَمْ، يَارَسُوْلَ اللهِ! قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ: يَابَنِیْ سَلِمَةَ! دِيَارَكُمْ! تُكْتَبْ آثَارُكُمْ، دِيَارَكُمْ! تُكْتَبْ آثَارُكُمْ.

رواه مسلم، باب فضل كثرة الخطا الى المساجد، رقم:١٥١٩

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی کے ارد گرد کچھ زمین خالی پڑی تھی۔ بنوسلمہ (جو مدینہ منورہ میں ایک قبیلہ تھا ان کے مکانات مسجد سے دور تھے) انہوں نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب ہی کہیں منتقل ہو جائیں۔ یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم لوگ مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بیشک ہم یہی چاہ رہے ہیں۔ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: بنوسلمہ وہیں رہو! تمہارے (مسجد تک آنے کے) سب قدم لکھے جاتے ہیں، وہیں رہو! تمہارے (مسجد تک آنے کے) سب قدم لکھے جاتے ہیں۔ (مسلم)

﴿ 78 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مِنْ حِیْنَ یَخْرُجُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنْزِلِهٖ اِلٰی مَسْجِدِیْ فَرِجْلٌ تَكْتُبُ لَهٗ حَسَنَةً، وَرِجْلٌ تَحُطُّ عَنْهُ سَیِّئَةً حَتّٰی یَرْجِعَ.

رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحيح ٤/٥٠٣

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر سے میری مسجد کے لئے نکلتا ہے تو اس کے گھر واپس ہونے تک ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ہر دوسرے قدم پر ایک برائی مٹائی جاتی ہے۔ (ابن حبان)

﴿ 79 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْهِ الشَّمْسُ. قَالَ: تَعْدِلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَةٌ، وَتُعِیْنُ الرَّجُلَ فِیْ دَابَّتِهٖ فَتَحْمِلُهٗ عَلَیْهَا، اَوْتَرْفَعُ لَهٗ عَلَیْهَا مَتَاعَهٗ، صَدَقَةٌ، قَالَ: وَالْكَلِمَةُ الطَّیِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِیْهَا اِلَی الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَتُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَةٌ.

رواه مسلم، باب بيان ان اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف ......رقم: ٢٣٣٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر انسان کے ذمہ ہے کہ ہر دن جس میں سورج نکلتا ہے اپنے بدن کے ہر جوڑ کی طرف سے (اس کی سلامتی کے شکرانے میں) ایک صدقہ ادا کرے۔ تمہارا دو آدمیوں کے درمیان انصاف کر دینا صدقہ ہے۔ کسی آدمی کو اس کی سواری پر بٹھانے میں یا اس کا سامان اٹھا کر اس پر رکھوانے میں اس کی مدد کرنا صدقہ ہے۔ اچھی بات کہنا صدقہ ہے۔ ہر وہ قدم جو نماز کے لئے اٹھاؤ صدقہ ہے اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دو یہ بھی صدقہ ہے۔ (مسلم)

﴿ 80 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: قَالَ: اِنَّ اللهَ لَيُضِیْءُ لِلَّذِيْنَ يَتَخَلَّلُونَ اِلَی الْمَسَاجِدِ فِی الظُّلَمِ بِنُوْرٍ سَاطِعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رواه الطبرانی فی الاوسط و اسناده حسن، مجمع الزوائد ۲/۱٤۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اندھیروں میں مساجد کی طرف جاتے ہیں، (چاروں طرف) پھیلنے والے نور سے مُنوّر فرمائیں گے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 81 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْمَشَّاءُوْنَ اِلَی الْمَسَاجِدِ فِی الظُّلَمِ، اُولٰئِكَ الْخَوَّاضُوْنَ فِیْ رَحْمَةِ اللهِ. رواه ابن ماجه وفی اسناده اسماعیل بن رافع تكلم فيه الناس، وقال الترمذی: ضعفه بعض اهل العلم وسمعت محمدا یعنی البخاری يقول هو ثقة مقارب الحديث الترغيب ۱/۲۱۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اندھیروں میں بکثرت مسجدوں میں جانے والے لوگ ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت میں غوطہ لگانے والے ہیں۔ (ابن ماجہ، ترغیب)

﴿ 82 ﴾ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رواه ابو داؤد، باب ماجاء فی المشی الی الصلوة فی الظلم، رقم: ٥٦١

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اندھیروں میں بکثرت مسجدوں کو جاتے رہتے ہیں ان کو قیامت کے دن پورے پورے نور کی خوشخبری سنا دیجئے۔ (ابوداؤد)

﴿ 83 ﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی شَیْءٍ يُكَفِّرُ الْخَطَايَا، وَيَزِيْدُ فِی الْحَسَنَاتِ؟ قَالُوا: بَلٰی، يَارَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ. اَوِ الطُّهُوْرِ. فِی الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلٰی هٰذَا الْمَسْجِدِ وَالصَّلَاةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَمَا مِنْ اَحَدٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا حَتّٰی يَاْتِیَ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّیَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَوْ مَعَ

الْإِمَامِ، ثُمَّ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ الَّتِي بَعْدَهَا، إِلَّا قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ.

(الحديث) رواه بن حبان، قال المحقق: اسناده صحيح ١٢٧/٢

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلاؤں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرماتے ہیں اور نیکیوں میں اضافہ فرماتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیں۔ فرمایا: طبیعت کی ناگواری کے باوجود (مثلاً سردی کے موسم میں) اچھی طرح وضو کرنا، مسجد کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا۔ جو شخص بھی اپنے گھر سے وضو کر کے مسجد میں آئے اور مسلمانوں کے ساتھ باجماعت نماز پڑھے پھر اس کے بعد والی نماز کے انتظار میں بیٹھ جائے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں: یا اللہ! اس کی مغفرت فرمادیجئے، یا اللہ! اس پر رحم فرمادیجئے۔ (ابن حبان)

﴿ 84 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُوْ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوْا: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ.

رواه مسلم، باب فضل اسباغ الوضوء على المكاره، رقم:٥٨٧

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے عمل نہ بتلاؤں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتے ہیں اور درجے بلند فرماتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ضرور بتلائیے۔ ارشاد فرمایا: ناگواری ومشقت کے باوجود کامل وضو کرنا، مساجد کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا یہی حقیقی رِباط ہے۔ (مسلم)

فائدہ: "رِباط" کے مشہور معنی "اسلامی سرحد پر دشمن سے حفاظت کے لئے پڑاؤ ڈالنے" کے ہیں جو بڑا عظیم الشان عمل ہے۔ اس حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے ان اعمال کو رباط غالباً اس لحاظ سے فرمایا کہ جیسے سرحد پر پڑاؤ ڈال کر حفاظت کی جاتی ہے اسی طرح ان اعمال کے ذریعہ نفس وشیطان کے حملوں سے اپنی حفاظت کی جاتی ہے۔ (مرقاۃ)

﴿ 85 ﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: اِذَا تَطَهَّرَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ يَرْعَى الصَّلَاةَ كَتَبَ لَهُ كَاتِبَاهُ. (اَوْكَاتِبُهُ.) بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى الْمَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَالْقَاعِدُ يَرْعَى الصَّلَاةَ كَالْقَانِتِ، وَيُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ مِنْ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِ. رواه احمد ٤/١٥٧

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر مسجد آکر نماز کے انتظار میں رہتا ہے تو اس کے اعمال لکھنے والے فرشتے ہر اس قدم کے بدلہ جو اس نے مسجد کی طرف اٹھایا دس نیکیاں لکھتے ہیں۔ اور نماز کے انتظار میں بیٹھنے والا عبادت کرنے والے کی طرح ہے۔ اور گھر سے نکلنے کے وقت سے لے کر گھر واپس لوٹنے تک نماز پڑھنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ (مسند احمد)

﴿ 86 ﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ (قَالَ اللهُ تَعَالٰى): يَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّ، قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى؟ قُلْتُ: فِي الْكَفَّارَاتِ، قَالَ: مَا هُنَّ؟ قُلْتُ: مَشْيُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَالْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ، وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكْرُوْهَاتِ، قَالَ: ثُمَّ فِيْمَ؟ قُلْتُ: اِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَلِيْنُ الْكَلَامِ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، قَالَ: سَلْ.قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ، وَاَنْ تَغْفِرَلِيْ وَتَرْحَمَنِيْ، وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ، وَاَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ اِلٰى حُبِّكَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا.

(وهو بعض الحديث) رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ومن سورة ص، رقم: ٣٢٣٥

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں) ارشاد فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کیا: اے میرے رب میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: مُقرَّب فرشتے کون سے اعمال کے افضل ہونے میں آپس میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ان اعمال کے بارے میں جو گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ ارشاد ہوا: وہ اعمال کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: جماعت کی نمازوں کے لئے چل کر جانا، ایک نماز کے بعد سے دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھے رہنا اور ناگواری کے

باوجود (مثلاً سردی کے موسم میں) اچھی طرح وضو کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور کونسے اعمال کے افضل ہونے میں آپس میں بحث کررہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کھانا کھلانا، نرم بات کرنا اور رات کو جب لوگ سورہے ہوں نماز پڑھنا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: مانگو، میں نے یہ دعا مانگی: اَللّٰهُمَ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ، وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمَنِیْ، وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَةً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ، وَاَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ اِلٰى حُبِّكَ **ترجمه:** ''یااللہ! میں آپ سے نیکیوں کے کرنے، برائیوں کے چھوڑنے اور مسکینوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس بات کا کہ آپ مجھے معاف فرمادیجئے، مجھ پر رحم فرمادیجئے اور جب آپ کسی قوم کو آزمائش میں ڈالنے اور عذاب میں مبتلا کرنے کا فیصلہ فرمائیں تو مجھے آزمائے بغیر اپنے پاس بلالیجئے۔ یااللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی محبت کا اور اس شخص کی محبت کا جو آپ سے محبت رکھتا ہو اور اس عمل کی محبت کا جو آپ کی محبت سے مجھے قریب کردے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دعا حق ہے لہٰذا اسے سیکھنے کے لئے بار بار پڑھو۔ (ترمذی)

﴿ 87 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَحَدُكُمْ فِیْ صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ، وَالْمَلَائِكَةُ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، مَالَمْ يَقُمْ مِنْ صَلَاتِهِ اَوْ يُحْدِثْ. رواه البخاری، باب اذا قال: احد كم آمين ......، رقم: ٣٢٢٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے وہ شخص اس وقت تک نماز کا ثواب پاتا رہتا ہے جب تک وہ نماز کے انتظار میں رہتا ہے۔ فرشتے اس کے لئے یہ دعا کرتے رہتے ہیں: یااللہ! اس کی مغفرت فرمایئے اور اس پر رحم فرمایئے۔ (نماز پڑھنے کے بعد بھی) جب تک نماز کی جگہ باوضو بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے یہی دعا کرتے رہتے ہیں۔ (بخاری)

﴿ 88 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مُنْتَظِرُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، كَفَارِسٍ اشْتَدَّ بِهِ فَرَسُهُ فِیْ سَبِيْلِ اللهِ، عَلٰى كَشْحِهِ وَهُوَ فِی الرِّبَاطِ الْاَكْبَرِ.

رواه احمد والطبرانی فی الاوسط، واسناد احمد صالح، الترغيب ٢٨٤/١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنے والا اس شہسوار کی طرح ہے جس کا گھوڑا اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیزی سے لے کر دوڑے۔ نماز کا انتظار کرنے والا (نفس وشیطان کے خلاف) سب سے بڑے مورچہ پر ہے۔ (مسند احمد، طبرانی، ترغیب)

﴿ 89 ﴾ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ، ثَلاثًا، وَلِلثَّانِيْ مَرَّةً. رواه ابن ماجه، باب فضل الصف المقدم، رقم:٩٩٦

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ دعائے مغفرت فرماتے تھے۔ (ابن ماجہ)

﴿ 90 ﴾ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ، قَالُوا: يَارَسُوْلَ اللهِ، وَعَلَى الثَّانِيْ؟ قَالَ: وَعَلَى الثَّانِيْ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَوُّوا صُفُوْفَكُمْ وَحَاذُوا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ، وَلِيْنُوا فِيْ اَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيْمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ. يَعْنِيْ. اَوْلَادَ الضَّاْنِ الصِّغَارَ. رواه احمد والطبرانی فی الکبیر و رجال احمد موثقون، مجمع الزوائد ٢/٢٥٢

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پہلی صف والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور اس کے فرشتے ان کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا دوسری صف والوں کے لئے بھی یہ فضیلت ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوسری صف والوں کے لئے بھی یہ فضیلت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھا رکھا کرو، کاندھوں کو کاندھوں کی سیدھ میں رکھا کرو، صفوں کو سیدھا رکھنے میں اپنے بھائیوں کے لئے نرم بن جایا کرو اور صفوں کے درمیانی خلا کو پُر کیا کرو اس لئے کہ شیطان (صفوں میں خالی جگہ دیکھ کر) تمہارے درمیان بھیڑ کے بچوں کی طرح گھس جاتا ہے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: بھائیوں کے لئے نرم بن جانے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی صف سیدھی کرنے کے لئے تم پر ہاتھ رکھ کر آگے پیچھے ہونے کو کہے تو اس کی بات مان لیا کرو۔

﴿ 91 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ

اَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا، وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا.

رواه مسلم، باب تسوية الصفوف......، رقم:٩٨٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کی صفوں میں سب سے زیادہ ثواب پہلی صف کا ہے اور سب سے کم ثواب آخری صف کا ہے۔ عورتوں کی صفوں میں سب سے زیادہ ثواب آخری صف کا ہے اور سب سے کم ثواب پہلی صف کا ہے۔ (مسلم)

﴿ 92 ﴾ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَخَلَّلُ الصَّفَ مِنْ نَاحِيَةٍ اِلٰى نَاحِيَةٍ، يَمْسَحُ صُدُوْرَنَا وَمَنَاكِبَنَا وَيَقُوْلُ: لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَكَانَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْاُوَلِ.

رواه ابوداؤد، باب تسوية الصفوف، رقم:٦٦٤

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صف میں ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک تشریف لاتے، ہمارے سینوں اور کاندھوں پر ہاتھ مبارک پھیر کر صفوں کو سیدھا فرماتے اور ارشاد فرماتے: (صفوں میں) آگے پیچھے نہ رہو اگر ایسا ہوا تو تمہارے دلوں میں ایک دوسرے سے اختلاف پیدا ہوجائے گا اور فرمایا کرتے: اللہ تعالیٰ اگلی صف والوں پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور ان کے لئے فرشتے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

(ابوداؤد)

﴿ 93 ﴾ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَلُوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوَلَ، وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ اَحَبُّ اِلَى اللهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَمْشِيْهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا. رواه ابوداؤد، باب في الصلوة تقام......، رقم:٥٤٣

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اگلی صفوں سے قریب صف والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور اس کے فرشتے ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو اس قدم سے زیادہ کوئی قدم محبوب نہیں جس کو انسان صف کی خالی جگہ کو پُر کرنے کے لئے اٹھاتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿ 94 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ. رواه ابوداؤد، باب من يستحب ان يلي الامام في الصف ......، رقم:٦٧٦

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ صفوں کے دائیں جانب کھڑے ہونے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ (ابوداؤد)

﴿ 95 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ عَمَّرَ جَانِبَ الْمَسْجِدِ الْاَيْسَرِ لِقِلَّةِ اَهْلِهِ فَلَهُ اَجْرَانِ.

رواه الطبراني في الكبير، وفيه: بقية، وهو مدلس و قد عنعنه، ولكنه ثقة، مجمع الزوائد ٢/٢٥٧

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد میں صف کی بائیں جانب اس لئے کھڑا ہوتا ہے کہ وہاں لوگ کم کھڑے ہیں تو اسے دو اجر ملتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: صحابہ کرام ﷺ کو جب معلوم ہوا کہ صف کے دائیں حصہ کی فضیلت بائیں کے مقابلہ میں زیادہ ہے تو سب کو شوق ہوا کہ اسی طرف کھڑے ہوں جس کی وجہ سے بائیں طرف کی جگہ خالی رہنے لگی۔ اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں جانب کھڑے ہونے کی فضیلت بھی ارشاد فرمائی۔

﴿ 96 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُونَ الصُّفُوْفَ.

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٢١٤/١

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ صفوں کی خالی جگہیں پُر کرنے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے ان کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ (مستدرک حاکم)

﴿97﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يَصِلُ عَبْدٌ صَفًّا اِلَّا رَفَعَهُ اللهُ بِهٖ دَرَجَةً، وَذَرَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مِنَ الْبِرِّ.

(وهو بعض الحديث) رواه الطبراني في الاوسط ولا باس باسناده، الترغيب ٣٢٢/١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں اور فرشتے اس پر رحمتوں کو بکھیر دیتے ہیں۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿ 98 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خِيَارُكُمْ اَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلٰوةِ، وَمَا مِنْ خَطْوَةٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنْ خَطْوَةٍ مَشَاهَا رَجُلٌ اِلٰى فُرْجَةٍ فِي الصَّفِّ فَسَدَّهَا. رواه البزار باسناد حسن، وابن حبان في صحيحه كلاهما بالشطر الاول، ورواه بتمامه الطبراني في الاوسط، الترغيب ١/٣٢٢

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو نماز میں اپنے مونڈھے نرم رکھتے ہیں۔ سب سے زیادہ ثواب دلانے والا وہ قدم ہے جس کو انسان صف کی خالی جگہ کو پُر کرنے کے لئے اٹھاتا ہے۔

(بزار، ابن حبان، طبرانی، ترغیب)

فائدہ: نماز میں اپنے مونڈھے نرم رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی صف میں داخل ہونا چاہے تو دائیں بائیں کے نمازی اس کے لئے اپنے مونڈھوں کو نرم کردیں تاکہ آنے والا صف میں داخل ہوجائے۔

﴿ 99 ﴾ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ سَدَّ فُرْجَةً فِي الصَّفِّ غُفِرَ لَهُ. رواه البزار واسناده حسن، مجمع الزوائد ٢/٢٥١

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صف میں خالی جگہ کو پُر کیا اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ (بزار، مجمع الزوائد)

﴿100﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللهُ. (وهو بعض الحديث) رواه ابو داؤد، باب تسوية الصفوف، رقم:٦٦٦

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے ملادیتے ہیں اور جو شخص صف کو توڑتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کردیتے ہیں۔ (ابوداؤد)

فائدہ : صف توڑنے کا مطلب یہ ہے کہ صف کے درمیان ایسی جگہ پر کوئی سامان رکھ دے کہ صف پوری نہ ہوسکے یا صف میں خالی جگہ دیکھ کر بھی اسے پُر نہ کرے (مرقاۃ)

﴿101﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: سَوُّوا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ. رواه البخاري، باب اقامة الصف من تمام الصلاة، رقم:٧٢٣

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھا کیا کرو کیونکہ نماز کو اچھی طرح ادا کرنے میں صفوں کو سیدھا کرنا شامل ہے۔ (بخاری)

﴿102﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ تَوَضَّاَ لِلصَّلَاةِ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ مَشٰى اِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ، فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ، اَوْمَعَ الْجَمَاعَةِ، اَوْفِي الْمَسْجِدِ، غَفَرَاللّٰهُ لَهُ ذُنُوْبَهُ.

رواه مسلم باب فضل الوضوء والصلوة عقبه، رقم:٥٤٩

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کامل وضو کرتا ہے پھر فرض نماز کے لئے چل کر جاتا ہے اور نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ (مسلم)

﴿103﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيَعْجَبُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْجَمْعِ.

رواه احمد واسناده حسن، مجمع الزوائد ١٦٣/٢

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ باجماعت نماز پڑھنے پر خوش ہوتے ہیں۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿104﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَضْلُ صَلَاةِ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ بِضْعٌ وَّعِشْرُوْنَ دَرَجَةً. رواه احمد ٣٧٦/١

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا جماعت سے نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے بیس درجے سے بھی زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

(مسند احمد)

﴿105﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَفِيْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا.

(الحديث) رواه البخاري، باب فضل صلوة الجماعة، رقم:٦٤٧

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا جماعت سے نماز پڑھنا اپنے گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ (بخاری)

﴿106﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً. رواه مسلم، باب فضل صلوة الجماعة ......، رقم:١٤٧٧

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے اجر وثواب میں ستائیس درجے زیادہ ہے۔ (مسلم)

﴿107﴾ عَنْ قُبَاثِ بْنِ اَشْيَمَ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَلَاةُ الرَّجُلَيْنِ يَؤُمُّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ اَزْكٰى عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ صَلَاةِ اَرْبَعَةٍ تَتْرٰى، وَصَلَاةُ اَرْبَعَةٍ يَؤُمُّ اَحَدُهُمْ اَزْكٰى عِنْدَاللّٰهِ مِنْ صَلَاةِ ثَمَانِيَةٍ تَتْرٰى، وَصَلَاةُ ثَمَانِيَةٍ يَؤُمُّ اَحَدُهُمْ اَزْكٰى عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ مِائَةٍ تَتْرٰى. رواه البزار والطبراني في الكبير ورجال الطبراني موثقون، مجمع الزوائد ١٦٣/٢

حضرت قباث بن اشیم لیثی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو آدمیوں کی جماعت کی نماز کہ ایک امام ہو ایک مقتدی، اللہ تعالیٰ کے نزدیک چار آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اسی طرح چار آدمیوں کی جماعت کی نماز آٹھ آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے زیادہ پسندیدہ ہے اور آٹھ آدمیوں کی جماعت کی نماز سو آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿108﴾ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰى مِنْ صَلَاتِهٖ وَحْدَهٗ، وَصَلَاتَهٗ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰى مِنْ صَلَاتِهٖ مَعَ الرَّجُلِ، وَمَا كَثُرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. (وهو بعض الحديث) رواه ابو داؤد، باب في فضل صلوة الجماعة، رقم: ٥٥٤ سنن ابي داؤد طبع دار الباز للنشر والتوزيع

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کا دوسرے کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنا اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے افضل ہے اور تین آدمیوں کا باجماعت نماز پڑھنا دو آدمیوں کے باجماعت نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ اسی طرح جماعت کی نماز میں مجمع جتنا زیادہ ہوگا اتنا ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔ (ابوداؤد)

﴿109﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلصَّلَاۃُ فِی جَمَاعَۃٍ تَعْدِلُ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ صَلَاۃً، فَاِذَا صَلَّاھَا فِی فَلَاۃٍ فَاَتَمَّ رُکُوْعَھَا وَسُجُوْدَھَا بَلَغَتْ خَمْسِیْنَ صَلَاۃً. رواہ ابو داؤد، باب ماجاء فی فضل المشی الی الصلوۃ، رقم: ٥٦٠

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جماعت سے نماز پڑھنے کا ثواب پچیس نمازوں کے برابر ہوتا ہے اور جب کوئی شخص جنگل بیابان میں نماز پڑھتا ہے اور اس کا رکوع سجدہ بھی پورا کرتا ہے یعنی تسبیحات کو اطمینان سے پڑھتا ہے تو اس نماز کا ثواب پچاس نمازوں کے برابر پہنچ جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿110﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَا مِنْ ثَلَاثَۃٍ فِی قَرْیَۃٍ وَّلَا بَدْوٍ لَاتُقَامُ فِیْھِمُ الصَّلَاۃُ اِلَّا قَدِاسْتَحْوَذَ عَلَیْھِمُ الشَّیْطَانُ، فَعَلَیْکَ بِالْجَمَاعَۃِ، فَاِنَّمَا یَاْکُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِیَۃَ. رواہ ابوداؤد، باب التشدید فی ترک الجماعۃ، رقم: ٥٤٧

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں باجماعت نماز نہ ہوتی ہو تو ان پر شیطان پوری طرح غالب آجاتا ہے اس لئے جماعت سے نماز پڑھنے کو ضروری سمجھو۔ بھیڑیا اکیلی بکری کو کھا جاتا ہے (اور آدمیوں کا بھیڑیا شیطان ہے)۔ (ابوداؤد)

﴿111﴾ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِیُّ ﷺ وَاشْتَدَّ بِہٖ وَجَعُہٗ اسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَہٗ فِیْ اَنْ یُّمَرَّضَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَذِنَّ لَہٗ فَخَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ بَیْنَ رَجُلَیْنِ تَخُطُّ رِجْلَاہُ فِی الْاَرْضِ. رواہ البخاری، باب الغسل والوضوء فی المخضب ......، رقم: ١٩٨

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور آپ ﷺ کی تکلیف بڑھ گئی تو آپ ﷺ نے دوسری بیویوں سے اس بات کی اجازت لی کہ آپ ﷺ کی تیمارداری

میرے گھر میں کی جائے۔ انہوں نے آپ ؐ کو اس بات کی اجازت دے دی۔ (پھر جب نماز کا وقت ہوا تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کا سہارا لے کر (مسجد جانے کے لئے اس طرح) نکلے کہ (کمزوری کی وجہ سے) آپ ؐ کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ (بخاری)

﴿112﴾ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَا صَلّٰى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمْ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتّٰى تَقُوْلَ الْاَعْرَابُ: هٰؤُلَاءِ مَجَانِيْنُ اَوْ مَجَانُوْنَ، فَاِذَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ انْصَرَفَ اِلَيْهِمْ، فَقَالَ: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَالَكُمْ عِنْدَ اللهِ لَاَحْبَبْتُمْ اَنْ تَزْدَادُوا فَاقَةً وَحَاجَةً قَالَ فَضَالَةُ: وَاَنَا يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في معيشة اصحاب النبي ﷺ، رقم:٢٣٦٧

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھاتے تو صف میں کھڑے بعض اصحابِ صُفّہ بھوک کی شدت کی وجہ سے گر جاتے یہاں تک کہ باہر کے دیہاتی لوگ ان کو دیکھتے تو یوں سمجھتے کہ یہ دیوانے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اگر تمہیں وہ ثواب معلوم ہو جائے جو تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے یہاں ہے تو تم اس سے بھی زیادہ تنگدستی اور فاقے میں رہنا پسند کرو۔ حضرت فضالہ فرماتے ہیں کہ میں اس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ (ترمذی)

﴿113﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ. رواه مسلم، باب فضل صلاة العشاء والصبح في جماعة، رقم:١٤٩١

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے گویا اس نے آدھی رات عبادت کی اور جو فجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھ لے گویا اس نے پوری رات عبادت کی۔

﴿114﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ اَثْقَلَ صَلَاةٍ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ.

(الحديث) رواه مسلم، باب فضل صلاة الجماعة ......، رقم: ١٤٨٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافقین پر سب سے زیادہ بھاری عشاء اور فجر کی نماز ہے۔ (مسلم)

﴿115﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّهْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْهِ، وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.

(وهو طرف من الحديث) رواه البخاری، باب الاستهام فی الاذان، رقم:٦١٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو ظہر کی نماز کے لئے دوپہر کی گرمی میں چل کر مسجد جانے کی فضیلت معلوم ہو جاتی تو وہ ظہر کی نماز کے لئے دوڑتے ہوئے جاتے۔ اور اگر انہیں عشاء اور فجر، کی نمازوں کی فضیلت معلوم ہو جاتی تو وہ ان نمازوں کے لئے مسجد جاتے چاہے انہیں (کسی بیماری کی وجہ سے) گھسٹ کر ہی جانا پڑتا۔ (بخاری)

﴿116﴾ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَهُوَ فِیْ ذِمَّةِ اللهِ فَمَنْ اَخْفَرَ ذِمَّةَ اللهِ كَبَّهُ اللهُ فِی النَّارِ لِوَجْهِهٖ.

رواه الطبرانی فی الکبیر ورجاله رجال الصحیح، مجمع الزوائد ٢٩/٢

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آئے ہوئے شخص کو ستائے گا اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ جہنم میں پھینک دیں گے۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿117﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلّٰی لِلّٰهِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جَمَاعَةٍ یُدْرِكُ التَّكْبِیْرَةَ الْاُوْلٰی كُتِبَتْ لَهٗ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ.

رواه الترمذی، باب ماجاء فی فضل التكبیرة الاولی، رقم: ٢٤١ قال الحافظ المنذری: رواه الترمذی وقال: لااعلم احدا رفعه الا ما روی مسلم بن قتیبة عن طعمة بن عمر وقال المملی رحمه الله: ومسلم وطعمة وبقیة رواته ثقات، الترغیب ٢٦٣/١

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص

چالیس دن اخلاص سے تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھتا ہے تو اس کو دو پروانے ملتے ہیں۔ ایک پروانہ جہنم سے بری ہونے کا دوسرا نفاق سے بری ہونے کا۔ (ترمذی)

﴿118﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْهَمَمْتُ اَنْ آمُرَ فِتْيَتِیْ فَيَجْمَعُ حُزَمًا مِنْ حَطَبٍ ثُمَّ آتِیْ قَوْمًا يُصَلُّوْنَ فِیْ بُيُوْتِهِمْ لَيْسَتْ بِهِمْ عِلَّةٌ فَاُحَرِّقُهَا عَلَيْهِمْ. رواه ابوداؤد، باب التشديد فی ترك الجماعة، رقم:٥٤٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا دل چاہتا ہے کہ چند جوانوں سے کہوں کہ بہت سارا ایندھن اکٹھا کر کے لائیں پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو بغیر کسی عذر کے گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔ (ابوداؤد)

﴿119﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ، غُفِرَلَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ، وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا. رواه مسلم، باب فضل من استمع وانصت فی الخطبة،رقم:١٩٨٨

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر جمعہ کی نماز کے لئے آتا ہے، خوب دھیان سے خطبہ سنتا ہے اور خطبہ کے دوران خاموش رہتا ہے تو اس جمعہ سے گزشتہ جمعہ تک اور مزید تین دن کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ جس شخص نے کنکریوں کو ہاتھ لگایا یعنی دورانِ خطبہ ان سے کھیلتا رہا (یا ہاتھ، چٹائی، کپڑے وغیرہ سے کھیلتا رہا) تو اس نے فضول کام کیا (اور اس کی وجہ سے جمعہ کا خاص ثواب ضائع کردیا)۔ (مسلم)

﴿120﴾ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَهُ، وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِيَابِهٖ ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى يَأْتِیَ الْمَسْجِدَ فَيَرْكَعَ اِنْ بَدَا لَهُ وَلَمْ يُؤْذِ اَحَدًا، ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُهُ حَتّٰى يُصَلِّیَ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى. رواه احمد ٤٢٠/٥

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے، اگر خوشبو ہو تو اسے بھی استعمال کرتا ہے،

اچھے کپڑے پہنتا ہے، اس کے بعد مسجد جاتا ہے۔ پھر مسجد آکر اگر موقع ہو تو نفل نماز پڑھ لیتا ہے اور کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا یعنی لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے پھلانگتا ہوا نہیں جاتا۔ پھر جب امام خطبہ دینے کے لئے آتا ہے اس وقت سے نماز ہونے تک خاموش رہتا ہے یعنی کوئی بات چیت نہیں کرتا تو یہ اعمال اس جمعہ سے گذشتہ جمعہ تک کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہو جاتے ہیں۔ (مسند احمد)

﴿121﴾ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنَ الطُّهْرِ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ اَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى. رواه البخاري، باب الدهن للجمعة، رقم:٨٨٣

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے، جتنا ہو سکے پاکی کا اہتمام کرتا ہے اور تیل لگاتا ہے یا اپنے گھر سے خوشبو استعمال کرتا ہے پھر مسجد جاتا ہے۔ مسجد پہنچ کر جو دو آدمی پہلے سے ساتھ بیٹھے ہوں ان کے درمیان میں نہیں بیٹھتا اور جتنی توفیق ہو جمعہ سے پہلے نماز پڑھتا ہے۔ پھر جب امام خطبہ دیتا ہے اس کو توجہ اور خاموشی سے سنتا ہے تو اس شخص کے اس جمعہ سے گزشتہ جمعہ تک کے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ (بخاری)

﴿122﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمَعِ: مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِيْنَ! اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللهُ لَكُمْ عِيْدًا فَاغْتَسِلُوا وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ.

رواه الطبراني في الاوسط والصغير ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ٢/٣٨٨

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ جمعہ کے دن ارشاد فرمایا: مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے اس دن کو تمہارے لئے عید کا دن بنایا ہے لہٰذا اس دن غسل کیا کرو اور مسواک کا اہتمام کیا کرو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿123﴾ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَيَسُلُّ الْخَطَايَا مِنْ اُصُوْلِ الشَّعْرِ اِسْتِلَالًا. رواه الطبراني في الكبير ورجاله ثقات، مجمع الزوائد٢/١٧٧،

طبع مؤسسة المعارف بيروت

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن کا غسل گناہوں کو بالوں کی جڑوں تک سے نکال دیتا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿124﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: اِذَا كَانَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ یَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ، وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِیْ یُهْدِیْ بَدَنَةً، ثُمَّ كَالَّذِیْ یُهْدِیْ بَقَرَةً، ثُمَّ كَبْشًا، ثُمَّ دَجَاجَةً، ثُمَّ بَیْضَةً، فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَیَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ. رواه البخاری، باب الاستماع الی الخطبة یوم الجمعة، رقم:٩٢٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پہلے آنے والے کا نام پہلے، اس کے بعد آنے والے کا نام اس کے بعد لکھتے ہیں (اسی طرح آنے والوں کے نام ان کے آنے کی ترتیب سے لکھتے رہتے ہیں)۔ جو جمعہ کی نماز کے لئے سویرے جاتا ہے اسے اونٹ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اس کے بعد آنے والے کو گائے صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اس کے بعد آنے والے کو مینڈھا، اس کے بعد والے کو مرغی، اس کے بعد والے کو انڈا صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ جب امام خطبہ دینے کے لئے آتا ہے تو فرشتے اپنے وہ رجسٹر جن میں آنے والوں کے نام لکھے گئے ہیں لپیٹ دیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

﴿125﴾ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: لَحِقَنِیْ عَبَایَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَحِمَهُ اللهُ، وَاَنَا مَاشٍ اِلَی الْجُمُعَةِ فَقَالَ: اَبْشِرْ، فَاِنَّ خُطَاكَ هٰذِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ، سَمِعْتُ اَبَاعَبْسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَی النَّارِ. رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن صحیح غریب، باب ماجاء فی فضل من اغبرت قدماه فی سبیل الله، رقم:١٦٣٢

حضرت یزید بن ابی مریم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کی نماز کے لئے پیدل جارہا تھا کہ حضرت عبایہ بن رفاعہؒ مجھے مل گئے اور فرمانے لگے: تمہیں خوشخبری ہو کہ تمہارے یہ قدم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہیں۔ میں نے ابو عبس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے قدم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں غبار آلود ہوئے تو وہ قدم دوزخ کی آگ پر حرام ہیں۔ (ترمذی)

﴿126﴾ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ ثُمَّ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشٰى، وَلَمْ يَرْكَبْ، وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ اَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا.

رواه ابو داؤد، باب في الغسل للجمعة،رقم:٣٤٥

حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جوشخص جمعہ کے دن خوب اچھی طرح غسل کرتا ہے، بہت سویرے مسجد جاتا ہے، پیدل جاتا ہے سواری پر سوار نہیں ہوتا، امام سے قریب ہو کر بیٹھتا ہے اور توجہ سے خطبہ سنتا ہے اس دوران کسی قسم کی بات نہیں کرتا، خاموش رہتا ہے تو وہ جتنے قدم چل کر مسجد آتا ہے اسے ہر ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں کا ثواب اور ایک سال کی راتوں کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿127﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ، وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَدَنَا، فَاقْتَرَبَ وَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اَجْرُ قِيَامِ سَنَةٍ وَصِيَامِهَا. رواه احمد ٢/٢٠٩

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص جمعہ کے دن اچھی طرح غسل کرتا ہے، بہت سویرے جمعہ کے لئے جاتا ہے، امام کے بالکل قریب بیٹھتا ہے اور خطبہ توجہ سے سنتا ہے اس دوران خاموش رہتا ہے تو وہ جتنے قدم چل کر مسجد آتا ہے اسے ہر ہر قدم کے بدلے سال بھر کی تہجد اور سال بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔ (مسند احمد)

﴿128﴾ عَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْاَيَّامِ، وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللهِ وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ وَفِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ: خَلَقَ اللهُ فِيْهِ آدَمَ وَاَهْبَطَ اللهُ فِيْهِ آدَمَ اِلَى الْاَرْضِ وَفِيْهِ تَوَفَّى اللهُ آدَمَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْاَلُ اللهَ فِيْهَا الْعَبْدُ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ، مَالَمْ يَسْاَلْ حَرَامًا وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَامِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا اَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ اِلَّا وَهُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ.

رواه ابن ماجه،باب في فضل الجمعة، رقم:١٠٨٤

حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کا دن سارے دنوں کا سردار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں سارے دنوں میں سب سے زیادہ عظمت والا ہے۔ یہ دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن سے بھی زیادہ مرتبہ والا ہے۔ اس دن میں پانچ (اہم) باتیں ہوئیں۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، اسی دن ان کو زمین پر اتارا، اسی دن ان کو موت دی۔ اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ بندہ اس میں جو چیز بھی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا فرماتے ہیں بشرطیکہ کسی حرام چیز کا سوال نہ کرے اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ تمام مقرّب فرشتے، آسمان، زمین، ہوائیں، پہاڑ، سمندر سب جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں (اس لئے کہ قیامت جمعہ کے دن ہی آئے گی)۔ (ابن ماجہ)

﴿129﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَلَا تَغْرُبُ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَمَامِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا وَهِيَ تَفْزَعُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا هٰذَيْنِ الثَّقَلَيْنِ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ. رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحيح ٧/٥

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورج کے طلوع وغروب والے دنوں میں کوئی بھی دن جمعہ کے دن سے افضل نہیں یعنی جمعہ کا دن تمام دنوں سے افضل ہے۔ انسان و جنات کے علاوہ تمام جاندار جمعہ کے دن سے گھبراتے ہیں (کہ کہیں قیامت قائم نہ ہو جائے)۔ (ابن حبان)

﴿130﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهَا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَهِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ. رواه احمد، الفتح الربانی ١٣/٦

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ مسلمان بندہ اس میں اللہ تعالیٰ سے جو مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا فرما دیتے ہیں اور وہ گھڑی عصر کے بعد ہوتی ہے۔
(مسند احمد، الفتح الربانی)

﴿131﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: ھِیَ مَا بَیْنَ اَنْ یَجْلِسَ الْاِمَامُ اِلَی اَنْ تُقْضَی الصَّلَاۃُ.

رواہ مسلم، باب فی الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ، رقم: ۱۹۷۵

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمعہ کی گھڑی کے بارے میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: وہ گھڑی خطبہ شروع ہونے سے لیکر نماز کے ختم ہونے تک کا درمیانی وقت ہے۔ (مسلم)

فائدہ: جمعہ کے دن قبولیت والی گھڑی کی تعیین کے بارے میں اور بھی احادیث ہیں لہٰذا اس پورے دن زیادہ سے زیادہ دعا اور عبادت کا اہتمام کرنا چاہئے۔ (نووی)

سنن ونوافل

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [بنی اسرائیل:۷۹]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے خطاب فرمایا: اور رات کے بعض حصے میں بیدار ہوکر تہجد کی نماز پڑھا کریں جو کہ آپ کے لئے پانچ نمازوں کے علاوہ ایک زائد نماز ہے۔ امید ہے کہ اس تہجد پڑھنے کی وجہ سے آپ کے رب آپ کو مقام محمود میں جگہ دیں گے۔ (بنی اسرائیل)

فائدہ: قیامت میں جب سب لوگ پریشان ہوں گے تو رسول اللہ ﷺ کی سفارش پر اس پریشانی سے نجات ملے گی اور حساب کتاب شروع ہوگا۔ اس سفارش کے حق کو مقام محمود کہتے ہیں۔ (بیان القرآن)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا﴾ [الفرقان:٦٤]

(اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کی ایک صفت یہ بیان فرمائی کہ) وہ لوگ اپنے رب

کے سامنے سجدے میں اور کھڑے ہوکر رات گذارتے ہیں۔ (فرقان)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ز وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ○ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ج جَزَآءً م بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [السجدة:١٦، ١٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وہ لوگ راتوں کو اپنے بستروں سے اٹھ کر اپنے رب کو عذاب کے ڈر سے اور ثواب کی امید سے پکارتے رہتے ہیں (یعنی نماز، ذکر، دعا میں لگے رہتے ہیں) اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خیرات کیا کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا جو سامان خزانۂ غیب میں موجود ہے اس کی کسی شخص کو بھی خبر نہیں۔ یہ ان کو ان اعمال کا بدلہ ملے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔ (سجدہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ○ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ط اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ○ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ○ وَبِالْاَسْحَارِهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ [الذّريٰت:١٥-١٨]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: متقی لوگ باغات اور چشموں میں ہوں گے ان کے رب نے انہیں جو ثواب عطا کیا ہوگا وہ اسے خوشی خوشی لے رہے ہوں گے۔ وہ لوگ اس سے پہلے یعنی دنیا میں نیکی کرنے والے تھے۔ وہ لوگ رات میں بہت ہی کم سویا کرتے تھے (یعنی رات کا اکثر حصہ عبادت کی مشغولیت میں گزرتا تھا) اور شب کے آخری حصے میں استغفار کیا کرتے تھے۔ (ذاریات)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ○ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا○ نِّصْفَهٗٓ اَوِانْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا○ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا○ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا○ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا○ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا﴾ [المزمل:١-٧]

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے خطاب فرمایا: اے چادر اوڑھنے والے! رات کو تہجد کی نماز میں کھڑے رہا کریں مگر کچھ دیر آرام فرمالیں یعنی آدھی رات یا آدھی رات سے کچھ کم یا آدھی رات سے کچھ زیادہ آرام فرمالیں۔ اور (اس تہجد کی نماز میں) قرآن کریم کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کیجئے۔ (تہجد کے حکم کی ایک حکمت یہ ہے کہ رات کے اٹھنے کے مجاہدے کی وجہ سے طبیعت میں بھاری

کلام برداشت کرنے کی استعداد خوب کامل ہوجائے کیونکہ) ہم عنقریب آپ پر ایک بھاری کلام (یعنی قرآن کریم) نازل کرنے والے ہیں۔ (دوسری حکمت یہ ہے کہ) رات کا اٹھنا نفس کو خوب کچلتا ہے اور اس وقت بات ٹھیک نکلتی ہے (یعنی قراءت ذکر اور دعا کے الفاظ خوب اطمینان سے ادا ہوتے ہیں اور ان اعمال میں جی لگتا ہے۔ (تیسری حکمت یہ ہے کہ) آپ کو دن میں بہت سے مشاغل رہتے ہیں (جیسے تبلیغی مشغلہ لہٰذا رات کا وقت تو یکسوئی کے ساتھ عبادتِ الٰہی کے لئے ہونا چاہئے) (مزمل)

احادیث نبویہ

﴿132﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَیْنِ یُصَلِّیْهِمَا، وَاِنَّ الْبِرَّ لَیُذَرُّ عَلٰی رَاْسِ الْعَبْدِ مَادَامَ فِیْ صَلَاتِهٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ. قَالَ اَبُوالنَّضْرِ: یَعْنِی الْقُرْآنَ.

رواه الترمذی، باب ماتقرب العباد الی اللّٰہ بمثل ما خرج منه، رقم: ٢٩١١

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دو رکعت نماز کی توفیق دے دیں اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔ بندہ جب تک نماز میں مشغول رہتا ہے بھلائیاں اس کے سر پر بکھیر دی جاتی ہیں۔ اور بندے اللہ تعالیٰ کا قرب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز کے ذریعہ حاصل نہیں کر سکتے جو خود اللہ تعالیٰ کی ذات سے نکلتی ہے یعنی قرآن شریف۔ (ترمذی)

فائدہ: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ قرب قرآن کریم کی تلاوت سے حاصل ہوتا ہے۔

﴿133﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِقَبْرٍ فَقَالَ: مَنْ صَاحِبُ هٰذَا الْقَبْرِ؟ فَقَالُوْا: فُلَانٌ فَقَالَ: رَكْعَتَانِ اَحَبُّ اِلٰی هٰذَا مِنْ بَقِیَّةِ دُنْیَاكُمْ.

رواه الطبرانی فی الاوسط ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ٢/٥١٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے

گذرے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ قبر کس شخص کی ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: فلاں شخص کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس قبر والے شخص کے نزدیک دو رکعتوں کا پڑھنا تمہاری دنیا کی باقی تمام چیزوں سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ دو رکعت کی قیمت تمام دنیا کے ساز و سامان سے زیادہ ہے، اس کا صحیح علم قبر میں پہنچ کر ہوگا۔

﴿134﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ، وَالْوَرَقُ یَتَھَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَیْنِ مِنْ شَجَرَۃٍ قَالَ: فَجَعَلَ ذٰلِکَ الْوَرَقُ یَتَھَافَتُ، قَالَ: فَقَالَ: یَا اَبَاذَرٍّ! قُلْتُ: لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَیُصَلِّی الصَّلَاۃَ یُرِیْدُ بِھَا وَجْہَ اللّٰہِ فَتَھَافَتُ عَنْہُ ذُنُوْبُہٗ کَمَا یَتَھَافَتُ ھٰذَا الْوَرَقُ عَنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ. رواہ احمد ۵/۱۷۹

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے، پتے درختوں سے گر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں ہاتھ میں لیں ان کے پتے اور بھی گرنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوذر! میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان بندہ جب اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس سے اس کے گناہ ایسے ہی گرتے ہیں جیسے یہ پتے اس درخت سے گر رہے ہیں۔ (مسند احمد)

﴿135﴾ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَابَرَ عَلٰی اثْنَتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً بَنَی اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ، اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّھْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الظُّھْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

رواہ النسائی، باب ثواب من صلی فی الیوم واللیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ ......، رقم:۱۷۹٦

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتی ہیں: جو شخص بارہ رکعتیں پڑھنے کی پابندی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں محل بناتے ہیں۔ چار رکعت ظہر سے پہلے، دو رکعت ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے۔ (نسائی)

﴿136﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ.

رواه مسلم، باب استحباب ركعتي سنة الفجر ......، رقم:١٦٨٦

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نوافل (اور سنتوں) میں سے کسی نماز کا اتنا زیادہ اہتمام نہ تھا جتنا کہ فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت سنت پڑھنے کا اہتمام تھا۔ (مسلم)

﴿137﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ فِيْ شَاْنِ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ: لَهُمَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا.

رواه مسلم، استحباب ركعتي سنة الفجر ......، رقم:١٦٨٩

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعت سنتوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: یہ دو رکعتیں مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔ (مسلم)

﴿138﴾ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللهُ تَعَالٰى عَلَى النَّارِ.

رواه النسائي، باب الاختلاف على اسماعيل بن ابي خالد، رقم:١٨١٧

حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور ظہر کے بعد چار رکعتیں پابندی سے پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ پر حرام فرما دیتے ہیں۔ (نسائی)

فائدہ: ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں اور ظہر کے بعد کی چار رکعتوں میں دو رکعتیں سنتِ مؤکدہ ہیں اور دو نفل ہیں۔

﴿139﴾ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَامِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يُصَلِّيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَتَمَسُّ وَجْهَهُ النَّارُ اَبَدًا اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ.

رواه النسائي، باب الاختلاف على اسماعيل بن ابي خالد، رقم:١٨١٤

حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی

مؤمن بندہ ظہر کے بعد چار رکعتیں پڑھتا ہے اسے جہنم کی آگ انشاء اللہ کبھی نہیں چھوئے گی۔
(نسائی)

﴿140﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ: اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاُحِبُّ اَنْ يَصْعَدَ لِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ. رواه الترمذي وقال: حديث عبدالله بن السائب حديث حسن غريب، باب ماجاء في الصلاة عند الزوال، رقم:٤٧٨ الجامع الصحيح وهو سنن الترمذي

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے زوال کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے اور آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس گھڑی میں میرا کوئی نیک عمل آسمان کی طرف جائے۔ (ترمذی)

فائدہ: ظہر سے پہلے کی چار رکعت سے مراد چار رکعت سنت مؤکدہ ہیں۔ اور بعض علماء کے نزدیک زوال کے بعد یہ چار رکعت ظہر کی سنت مؤکدہ کے علاوہ ہیں۔

﴿141﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ مِنْ صَلَاةِ السَّحَرِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَلَيْسَ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَاَ: ﴿يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ﴾ [النحل:٤٨] الآية. كُلُّهَا رواه الترمذي وقال: هذا حديث غريب، باب ومن سورة النحل، رقم:٣١٢٨

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: زوال کے بعد ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں تہجد کی چار رکعتوں کے برابر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے۔ پھر آیت کریمہ تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے: سایہ دار چیزیں اور ان کے سائے (زوال کے وقت) کبھی ایک طرف کو اور کبھی دوسری طرف کو عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہوئے جھکے جاتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿142﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاً صَلّٰى

قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا. رواہ ابو داؤد، باب الصلاۃ قبل العصر، رقم:۱۲۷۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائیں جو عصر سے پہلے چار رکعت پڑھتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿143﴾ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. رواہ البخاری، باب تطوع قیام رمضان من الایمان، رقم:۳۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان کی رات میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے اور اس کے اجر وانعام کے شوق میں نماز پڑھتا ہے اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ (بخاری)

﴿144﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ: شَهْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ. رواہ ابن ماجہ، باب ماجاء فی قیام شھر رمضان، رقم:۱۳۲۸

حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) رمضان کے مہینہ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ ایسا مہینہ ہے کہ جس کے روزوں کو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کیا ہے اور میں نے تمہارے لئے اس کی تراویح کو سنت قرار دیا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے اور اس کے اجر وانعام کے شوق میں اس مہینہ کے روزے رکھتا ہے اور تراویح پڑھتا ہے وہ گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہوجاتا ہے جیسا کہ اپنی ماں سے آج ہی پیدا ہوا ہو۔ (ابن ماجہ)

﴿145﴾ عَنْ اَبِيْ فَاطِمَةَ الْاَزْدِيِّ اَوِ الْاَسَدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ النَّبِيُّ ﷺ: يَا اَبَا فَاطِمَةَ! اِنْ اَرَدْتَ اَنْ تَلْقَانِيْ فَاَكْثِرِ السُّجُوْدَ. رواہ احمد ۳/۸۲۴

حضرت ابوفاطمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوفاطمہ! اگر تم مجھ سے (آخرت میں) ملنا چاہتے ہو تو سجدے زیادہ کیا کرو یعنی نمازیں کثرت سے پڑھا کرو۔ (مسند احمد)

﴿146﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اَوَّلَ مَا

يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ، فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهِ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ: انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَيُكَمِلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ، ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلٰى ذٰلِكَ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء ان اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة الصلاة ......، رقم:٤١٣

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا۔ اگر نماز اچھی ہوئی تو وہ شخص کامیاب اور بامراد ہوگا اور اگر نماز خراب ہوئی تو وہ ناکام ونامراد ہوگا۔ اگر فرض نماز میں کچھ کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: دیکھو! کیا میرے بندے کے پاس کچھ نفلیں بھی ہیں جن سے فرضوں کی کمی پوری کردی جائے۔ اگر نفلیں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ ان سے فرضوں کی کمی پوری فرمادیں گے۔ اس کے بعد پھر اسی طرح باقی اعمال روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کا حساب ہوگا یعنی فرض روزوں کی کمی نفل روزوں سے پوری کی جائے گی اور فرض زکوٰۃ کی کمی نفلی صدقات سے پوری کی جائے گی۔ (ترمذی)

﴿147﴾ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَغْبَطَ أَوْلِيَائِيْ عِنْدِيْ لَمُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ ذُوْحَظٍّ مِنَ الصَّلَاةِ، أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ، وَ كَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَرَ بِإِصْبَعَيْهِ فَقَالَ: عُجِلَتْ مَنِيَّتُهُ قَلَّتْ بَوَاكِيْهِ قَلَّ تُرَاثُهُ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء في الكفاف ......،رقم:٢٣٤٧

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے دوستوں میں میرے نزدیک زیادہ قابل رشک وہ مؤمن ہے جو ہلکا پھلکا ہو یعنی دنیا کے ساز وسامان اور اہل وعیال کا زیادہ بوجھ نہ ہو، نماز سے اس کو بڑا حصہ ملا ہو یعنی نوافل کثرت سے پڑھتا ہو، اپنے رب کی عبادت اچھی طرح کرتا ہو، اللہ تعالیٰ کی اطاعت (جس طرح ظاہر میں کرتا ہو اسی طرح) تنہائی میں بھی کرتا ہو، لوگوں میں گمنام ہو اس کی طرف انگلیوں سے اشارے نہ کئے جاتے ہوں یعنی لوگوں میں مشہور نہ ہو، روزی صرف گذارے کے قابل ہو جس پر صبر کرکے عمر گزار دے۔ پھر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے چٹکی بجائی (جیسے کسی چیز کے جلد ہو جانے پر چٹکی بجاتے ہیں) اور ارشاد فرمایا: اسے موت جلدی آجائے نہ اس پر رونے والیاں زیادہ ہوں اور نہ میراث زیادہ ہو۔ (ترمذی)

﴿148﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلْمَانَ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَهُ قَالَ: لَمَّا فَتَحْنَا خَيْبَرَ أَخْرَجُوا غَنَائِمَهُمْ مِنَ الْمَتَاعِ وَالسَّبْيِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ غَنَائِمَهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! لَقَدْ رَبِحْتُ رِبْحًا مَارَبِحَ الْيَوْمَ مِثْلَهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ هٰذَا الْوَادِيْ قَالَ: وَيْحَكَ وَمَا رَبِحْتَ؟ قَالَ: مَازِلْتُ أَبِيْعُ وَ أَبْتَاعُ حَتّٰى رَبِحْتُ ثَلَاثَ مِائَةِ أُوْقِيَةٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أُنَبِّئُكَ بِخَيْرِ رَجُلٍ رَبِحَ، قَالَ: مَاهُوَ يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الصَّلَاةِ.

رواه ابو داؤد، باب في التجارة في الغزو، رقم:٢٦٦٧ مختصر سنن ابي داؤد للمنذري

حضرت عبداللہ بن سلمانؒ سے روایت ہے کہ ایک صحابی ﷺ نے مجھے بتایا کہ ہم لوگ جب خیبر فتح کر چکے تو لوگوں نے اپنا مالِ غنیمت نکالا جس میں مختلف سامان اور قیدی تھے اور خرید وفروخت شروع ہوگئی (کہ ہر شخص اپنی ضروریات خریدنے لگا اور دوسری زائد چیزیں فروخت کرنے لگا) اتنے میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے آج کی اس تجارت میں اس قدر نفع ہوا کہ یہاں تمام لوگوں میں سے کسی کو بھی اتنا نفع نہیں ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے تعجب سے پوچھا کہ کتنا کمایا؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں سامان خریدتا رہا اور بیچتا رہا جس میں تین سو اُوقیہ چاندی نفع میں بچی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں بہترین نفع حاصل کرنے والا شخص بتاتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ نفع کیا ہے (جسے اس آدمی نے حاصل کیا)؟ ارشاد فرمایا: فرض نماز کے بعد دو رکعت نفل۔ (ابوداؤد)

فائدہ : ایک اُوقیہ چالیس درہم اور ایک درہم تقریباً تین گرام چاندی کا ہوتا ہے۔ اس طرح تقریباً تین ہزار تولہ چاندی ہوئی۔

﴿149﴾ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ. إِذَا هُوَ نَامَ. ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ مَكَانَ كُلِّ عُقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ

فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقَدُهُ، فَأَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ. رواه ابوداؤد، باب قيام الليل،رقم:١٣٠٦ وفي رواية ابن ماجه: فَيُصْبِحُ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ قَدْ أَصَابَ خَيْرًا وَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ، أَصْبَحَ كَسِلًا خَبِيْثَ النَّفْسِ لَمْ يُصِبْ خَيْرًا. باب ماجاء في قيام الليل،رقم:١٣٢٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص سوتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے ہر گرہ پر یہ پھونک دیتا ہے ''ابھی رات بہت پڑی ہے سو تا رہ''۔ اگر انسان بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا نام لے لیتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وضو کر لیتا ہے تو دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے پھر اگر تہجد پڑھ لیتا ہے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں۔ چنانچہ صبح کو چست ہشاش بشاش ہوتا ہے اسے بہت بڑی خیر مل چکی ہوتی ہے اور اگر تہجد نہیں پڑھتا تو سست رہتا ہے، طبیعت بوجھل ہوتی ہے اور بہت بڑی خیر سے محروم ہو جاتا ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

﴿150﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: رَجُلَانِ مِنْ أُمَّتِيْ يَقُوْمُ أَحَدُهُمَا مِنَ اللَّيْلِ فَيُعَالِجُ نَفْسَهُ إِلَى الطُّهُوْرِ، وَعَلَيْهِ عُقَدٌ فَيَتَوَضَّأُ، فَإِذَا وَضَّأَ يَدَيْهِ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَإِذَا وَضَّأَ وَجْهَهُ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَإِذَا مَسَحَ رَأْسَهُ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَإِذَا وَضَّأَ رِجْلَيْهِ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَيَقُوْلُ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ لِلَّذِيْنَ وَرَاءَ الْحِجَابِ: انْظُرُوْا إِلَى عَبْدِيْ هٰذَا يُعَالِجُ نَفْسَهُ مَاسَأَلَنِيْ عَبْدِيْ هٰذَا فَهُوَ لَهُ. رواه احمد، الفتح الربانى ١/٣٠٤

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری امت کے دو آدمیوں میں سے ایک رات کو اٹھتا ہے اور طبیعت کے نہ چاہتے ہوئے اپنے آپ کو اس حال میں وضو پر آمادہ کرتا ہے کہ اس پر شیطان کی طرف سے گرہیں لگی ہوتی ہیں۔ جب وضو میں اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب چہرہ دھوتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، جب سر کا مسح کرتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے، جب پاؤں دھوتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں جو انسانوں کی نگاہوں سے اوجھل ہیں: میرے اس بندہ کو دیکھو کہ وہ کس طرح مشقت اٹھا رہا ہے۔ میرا یہ بندہ مجھ سے جو مانگے گا وہ اسے ملے گا۔ (مسند احمد، الفتح الربانی)

﴿151﴾ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللهِ، وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، أَوْ دَعَا اسْتُجِيْبَ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ.

رواه البخاري، باب فضل من تعارّ من الليل فصلّى، رقم: ١١٥٤

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی رات کو آنکھ کھل جائے اور پھر وہ یہ پڑھ لے لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَسُبْحَانَ اللهِ، وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ اور اس کے بعد اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي اے اللہ میری مغفرت فرما دیجئے کہے یا کوئی اور دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ پھر اگر وضو کر کے نماز پڑھنے لگ جائے تو اس کی نماز قبول کی جاتی ہے۔ (بخاری)

﴿152﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَاأَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ. أَوْ-لَآ إِلٰهَ غَيْرُكَ، قال سفيان: وزاد عبد الكريم ابو اميّة: وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

رواه البخاري، باب التهجد بالليل، رقم: ١١٢٠

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو جب تہجد کے لئے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ

الْحَقُّ، وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَ قَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَااَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.یا.لَآاِلٰهَ غَيْرُكَ **ترجمہ:** اے اللہ! تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں، آپ ہی آسمانوں اور زمین کو اور جومخلوق ان میں آباد ہے ان کے سنبھالنے والے ہیں۔ تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں، زمین و آسمان اور ان کی تمام مخلوقات پر حکومت صرف آپ ہی کی ہے۔ تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں آپ زمین و آسمان کے روشن کرنے والے ہیں تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں آپ زمین و آسمان کے بادشاہ ہیں۔ تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں، اصل وجود آپ ہی کا ہے، آپ کا وعدہ حق ہے (ٹل نہیں سکتا) آپ سے ملاقات ضرور ہوگی، آپ ہی کا فرمان حق ہے، جنت کا وجود حق ہے، جہنم کا وجود حق ہے، سارے انبیاء علیہم السلام برحق ہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم برحق (رسول) ہیں اور قیامت ضرور آئے گی۔ اے اللہ میں نے اپنے آپ کو آپ کے سپرد کردیا، میں نے آپ کو دل سے مانا، میں نے آپ ہی پر بھروسہ کیا، آپ ہی کی طرف متوجہ ہوا، (نہ ماننے والوں میں سے) جس سے جھگڑا کیا آپ ہی کی مدد سے کیا اور آپ ہی کی بارگاہ میں فریاد لایا ہوں لہٰذا میرے ان گناہوں کو معاف کردیجئے جواب سے پہلے کیے اور جو اس کے بعد کروں اور جو گناہ میں نے چھپا کر کیے اور جو علانیہ کیے۔ آپ ہی توفیق دے کر دینی اعمال میں آگے بڑھانے والے ہیں اور آپ ہی توفیق چھین کر پیچھے ہٹانے والے ہیں۔ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بھلائی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی قوت صرف اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔ (بخاری)

﴿153﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ، شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ، وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ، صَلٰوةُ اللَّيْلِ.

رواه مسلم، باب فضل صوم المحرم، رقم: ٢٧٥٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان المبارک کے بعد سب سے افضل روزے ماہ محرّم کے ہیں اور فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز رات کی (نماز تہجد) ہے۔ (مسلم)

﴿154﴾ عَنْ اِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْمُزَنِيِّ رَحِمَهُ اللهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا بُدَّ مِنْ صَلٰوةٍ بِلَيْلٍ وَلَوْ حَلْبَ شَاةٍ، وَمَا كَانَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ فَهُوَ مِنَ اللَّيْلِ.

رواه الطبراني في الكبير وفيه: محمد بن اسحاق وهو مدلس وبقية رجاله ثقات، مجمع الزوائد ٢/٥٢١، وهو ثقة، ١٠/٩٢

حضرت ایاس بن معاویہ مزنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تہجد ضرور پڑھا کرو اگرچہ اتنی تھوڑی دیر ہی کے لئے ہو جتنی دیر میں بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے اور جو نماز بھی عشاء کے بعد پڑھی جائے وہ تہجد میں شامل ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: سو کر اٹھنے کے بعد جو نفل نماز پڑھی جائے اسے تہجد کہتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک عشاء کے بعد سونے سے پہلے جو نفل پڑھ لئے جائیں وہ بھی تہجد ہے۔ (اعلاء السنن)

﴿155﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَضْلُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ عَلٰى صَلٰوةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلٰى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ.

رواه الطبراني في الكبير ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ٢/٥١٩

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نفل نماز دن کی نفل نماز سے ایسی ہی افضل ہے جیسا کہ چھپ کر دیا ہوا صدقہ علانیہ صدقہ سے افضل ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿156﴾ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَاِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ، وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ. رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط البخاري ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ١/٣٠٨

حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تہجد ضرور پڑھا کرو۔ وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ رہا ہے، اس سے تمہیں اپنے رب کا قرب حاصل ہوگا، گناہ معاف ہوں گے اور گناہوں سے بچے رہو گے۔ (مستدرک حاکم)

﴿157﴾ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللهُ، وَيَضْحَكُ اِلَيْهِمْ، وَيَسْتَبْشِرُ بِهِمُ الَّذِيْ اِذَا انْكَشَفَتْ فِئَةٌ، قَاتَلَ وَرَاءَهَا بِنَفْسِهِ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فَاِمَّا اَنْ

يُقْتَلَ، وَاِمَّا اَنْ يَنْصُرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَيَكْفِيَهُ، فَيَقُوْلُ: اُنْظُرُوا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا كَيْفَ صَبَرَلِيْ بِنَفْسِهِ؟ وَالَّذِيْ لَهُ امْرَاَةٌ حَسَنَةٌ، وَفِرَاشٌ لَيِّنٌ حَسَنٌ، فَيَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَقُوْلُ: يَذَرُ شَهْوَتَهُ، وَيَذْكُرُنِي، وَلَوْ شَاءَ رَقَدَ، وَالَّذِيْ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ، وَكَانَ مَعَهُ رَكْبٌ فَسَهِرُوا ثُمَّ هَجَعُوا فَقَامَ مِنَ السَّحَرِ فِيْ ضَرَّاءَ وَسَرَّاءَ. رواه الطبراني في الكبير با سناد حسن،الترغيب ٤٣٤/١

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ محبت فرماتے ہیں اور انہیں دیکھ کر بے حد خوش ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو جہاد میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اکیلا لڑتا رہے جبکہ اس کے سب ساتھی میدان چھوڑ جائیں پھر یا تو وہ شہید ہوجائے یا اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائیں اور اسے غلبہ عطا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتے ہیں: میرے اس بندہ کو دیکھو! میری خوشنودی کی خاطر کس طرح میدان میں جما رہا۔ دوسرا وہ شخص ہے جس کے پہلو میں خوبصورت بیوی ہو اور بہترین نرم بستر موجود ہو اور پھر وہ (ان سب کو چھوڑ کر) تہجد میں مشغول ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: دیکھو! اپنی چاہتوں کو چھوڑ رہا ہے اور مجھے یاد کررہا ہے اگر چاہتا تو سوتا رہتا۔ تیسرا وہ شخص ہے جو سفر میں قافلے کے ساتھ ہو اور قافلے والے رات دیر تک جاگ کر سو چکے ہوں۔ یہ اخیر شب میں طبیعت چاہے نہ چاہے ہر حال میں تہجد کے لئے اٹھ کھڑا ہو۔

(طبرانی،ترغیب)

﴿158﴾ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا، وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا، اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَاَفْشَى السَّلَامَ، وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده قوی ٢٦٢/٢

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن میں اندر کی چیزیں باہر سے اور باہر کی چیزیں اندر سے نظر آتی ہیں۔ یہ بالاخانے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے تیار فرمائے ہیں جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں، خوب سلام پھیلاتے ہیں اور رات کو اس وقت نماز پڑھتے ہیں جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔ (ابن حبان)

﴿159﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ جِبْرَئِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ: عِشْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مَيِّتٌ، وَاعْمَلْ مَاشِئْتَ فَاِنَّكَ مَجْزِيٌّ بِهِ، وَاَحْبِبْ مَنْ

شِئْتَ فَاِنَّكَ مُفَارِقُهُ، وَاعْلَمْ اَنَّ شَرَفَ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ، وَعِزَّهُ اسْتِغْنَاءُهُ عَنِ النَّاسِ.

رواه الطبراني في الاوسط واسناده حسن، الترغيب ١/٤٣١

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ جتنا بھی زندہ رہیں ایک دن موت آنی ہے۔ آپ جو چاہیں عمل کریں اس کا بدلہ آپ کو دیا جائے گا۔ جس سے چاہیں محبت کریں آخر ایک دن اس سے جدا ہونا ہے۔ جان لیجئے کہ مؤمن کی بزرگی تہجد پڑھنے میں ہے اور مؤمن کی عزت لوگوں سے بے نیاز رہنے میں ہے۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿160﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا عَبْدَ اللهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ.

رواه البخاري، باب ما يكره من ترك قيام الليل لمن كان يقومه، رقم: ١١٥٢

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: عبداللہ! تم فلاں کی طرح مت ہو جانا کہ وہ رات کو تہجد پڑھا کرتا تھا پھر تہجد چھوڑ دی۔ (بخاری)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ بلا کسی عذر کے اپنے دینی معمول کو چھوڑنا اچھی بات نہیں ہے۔ (مظاہر حق)

﴿161﴾ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَتَشَهَّدْ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لْيُلْحِفْ فِي الْمَسْئَلَةِ ثُمَّ اِذَا دَعَا فَلْيَتَمَسْكَنْ وَلْيَتَبَاْسْ وَلْيَتَضَعَّفْ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَذَاكَ الْخِدَاجُ اَوْ كَالْخِدَاجِ.

رواه احمد ٤/١٦٧

حضرت مطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں لہٰذا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو ہر دو رکعتوں کے اخیر میں تشہد پڑھے۔ پھر دعا میں اصرار کرے، مسکنت اختیار کرے، بے کسی اور کمزوری کا اظہار کرے۔ جس نے ایسا نہ کیا اس کی نماز ادھوری ہے۔ (مسند احمد)

فائدہ: تشہد کے بعد دعا، نماز میں بھی اور سلام کے بعد بھی مانگی جاسکتی ہے۔

﴿162﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِالنَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً وَهُوَ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فِي الْمَدِيْنَةِ قَالَ: فَقُمْتُ أُصَلِّي وَرَاءَهُ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ، فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، فَقُلْتُ إِذَا جَاءَ مِائَةَ آيَةٍ رَكَعَ، فَجَاءَهَا فَلَمْ يَرْكَعْ، فَقُلْتُ إِذَا جَاءَ مِائَتَيْ آيَةٍ رَكَعَ، فَجَاءَهَا فَلَمْ يَرْكَعْ، فَقُلْتُ إِذَا خَتَمَهَا رَكَعَ، فَخَتَمَ فَلَمْ يَرْكَعْ، فَلَمَّا خَتَمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ، اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ، وِتْرًا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ، فَقُلْتُ إِنْ خَتَمَهَا رَكَعَ، فَخَتَمَهَا وَلَمْ يَرْكَعْ، وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ افْتَتَحَ سُوْرَةَ الْمَائِدَةِ، فَقُلْتُ: إِذَا خَتَمَ رَكَعَ، فَخَتَمَهَا فَرَكَعَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ، وَيُرَجِّعُ شَفَتَيْهِ فَأَعْلَمُ أَنَّهُ يَقُوْلُ غَيْرَ ذٰلِكَ، ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى، وَيُرَجِّعُ شَفَتَيْهِ فَأَعْلَمُ أَنَّهُ يَقُوْلُ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا أَفْهَمُ غَيْرَهُ ثُمَّ افْتَتَحَ سُوْرَةَ الْأَنْعَامِ فَتَرَكْتُهُ وَذَهَبْتُ.

رواه عبد الرزاق في مصنفه ٢/١٤٧

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا۔ آپؐ مدینہ منورہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ میں بھی آپؐ کے پیچھے نماز پڑھنے کھڑا ہوگیا اور مجھے یہ خیال تھا کہ آپؐ کو یہ معلوم نہیں کہ میں آپ کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بقرہ شروع فرمائی۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ سو آیتوں پر رکوع فرمائیں گے لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو آیتیں پڑھ لیں اور رکوع نہ فرمایا تو میں نے سوچا کہ دوسو آیتوں پر رکوع فرمائیں گے مگر دوسو آیتوں پر بھی رکوع نہ فرمایا تو مجھے خیال ہوا کہ سورت کے ختم پر رکوع فرمائیں گے۔ جب آپؐ نے سورت ختم فرمائی تو اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ، اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ، تین مرتبہ پڑھا۔ پھر سورہ آل عمران شروع فرمائی تو میں نے خیال کیا کہ اس کے ختم پر تو رکوع فرما ہی لیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت ختم فرمائی لیکن رکوع نہیں فرمایا اور تین مرتبہ اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ، پڑھا۔ پھر سورہ مائدہ شروع فرمادی۔ میں نے سوچا سورہ مائدہ کے ختم پر رکوع فرمائیں گے۔ چنانچہ آپؐ نے سورہ مائدہ کے ختم پر رکوع فرمایا تو میں نے آپؐ کو رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھتے سنا اور آپ اپنے ہونٹوں کو ہلا رہے تھے (جس کی وجہ سے) میں سمجھا کہ آپؐ اس کے ساتھ کچھ اور بھی پڑھ رہے ہیں۔ پھر آپؐ

نے سجدہ فرمایا اور میں نے آپؐ کو سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھتے سنا اور آپؐ اپنے ہونٹوں کو ہلا رہے تھے (جس کی وجہ سے) میں سمجھا کہ آپؐ اس کے ساتھ کچھ اور بھی پڑھ رہے ہیں جس کو میں نہیں سمجھ رہا تھا۔ پھر (دوسری رکعت میں) سورہ انعام شروع فرمائی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے چھوڑ کر چلا آیا (کیونکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے کی مزید ہمت نہ کرسکا)۔ (مصنف عبدالرزاق)

﴿163﴾ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَيْلَةً حِيْنَ فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِيْ بِهَا قَلْبِيْ، وَتَجْمَعُ بِهَا اَمْرِيْ، وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِيْ، وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِيْ، وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ، وَتُزَكِّيْ بِهَا عَمَلِيْ، وَتُلْهِمُنِيْ بِهَا رُشْدِيْ، وَتَرُدُّ بِهَا اُلْفَتِيْ، وَتَعْصِمُنِيْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ، اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ اِيْمَانًا وَيَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ، وَرَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقَضَاءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ، وَالنَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَاءِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِيْ وَاِنْ قَصُرَ رَاْيِيْ وَضَعُفَ عَمَلِيْ اِفْتَقَرْتُ اِلٰى رَحْمَتِكَ، فَاَسْاَلُكَ يَاقَاضِيَ الْاُمُوْرِ، وَيَاشَافِيَ الصُّدُوْرِ، كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ، اَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ، وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ. اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَاْيِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِيْ، وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْاَلَتِيْ مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَهُ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوْ خَيْرٍ اَنْتَ مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ فَاِنِّيْ اَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْهِ وَاَسْاَلُكَهُ بِرَحْمَتِكَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ ذَاالْحَبْلِ الشَّدِيْدِ، وَالْاَمْرِ الرَّشِيْدِ، اَسْاَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ، وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ، الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ، الْمُوْفِيْنَ بِالْعُهُوْدِ، اَنْتَ رَحِيْمٌ وَدُوْدٌ، وَاِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ سِلْمًا لِاَوْلِيَائِكَ وَعَدُوًّا لِاَعْدَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ اَحَبَّكَ وَنُعَادِيْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ، اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَنُوْرًا فِيْ قَبْرِيْ وَنُوْرًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِيْ، وَنُوْرًا عَنْ يَمِيْنِيْ، وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ، وَنُوْرًا مِنْ فَوْقِيْ، وَنُوْرًا مِنْ تَحْتِيْ، وَنُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ، وَنُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ، وَنُوْرًا فِيْ شَعْرِيْ، وَنُوْرًا فِيْ بَشَرِيْ، وَنُوْرًا فِيْ لَحْمِيْ، وَنُوْرًا فِيْ دَمِيْ، وَنُوْرًا فِيْ عِظَامِيْ، اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَاَعْطِنِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِيْ نُوْرًا، سُبْحَانَ الَّذِيْ تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهٖ، سُبْحَانَ الَّذِيْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ

بِهٖ، سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ، سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ، سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ، سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث غريب، باب منه دعاء: اللّٰهم اني اسئلك رحمة من عندك ......، رقم: ٣٤١٩

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات تہجد کی نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِيْ بِهَا قَلْبِيْ، وَتَجْمَعُ بِهَا اَمْرِيْ، وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِيْ، وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِيْ، وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ، وَتُزَكِّيْ بِهَا عَمَلِيْ، وَتُلْهِمُنِيْ بِهَا رُشْدِيْ، وَتَرُدُّ بِهَا اُلْفَتِيْ، وَتَعْصِمُنِيْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ، اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ اِيْمَانًا وَيَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ، وَرَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقَضَاءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ، وَالنَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَاءِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِيْ وَاِنْ قَصُرَ رَأْيِيْ وَضَعُفَ عَمَلِيْ افْتَقَرْتُ اِلٰى رَحْمَتِكَ، فَاَسْاَلُكَ يَاقَاضِيَ الْاُمُوْرِ، وَيَاشَافِيَ الصُّدُوْرِ، كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ، اَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ، وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ. اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِيْ، وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْاَلَتِيْ مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَهٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوْ خَيْرٍ اَنْتَ مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ فَاِنِّيْ اَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْهِ وَاَسْاَلُكَهٗ بِرَحْمَتِكَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ ذَاالْحَبْلِ الشَّدِيْدِ، وَالْاَمْرِ الرَّشِيْدِ، اَسْاَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ، وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ، الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ، الْمُوْفِيْنَ بِالْعُهُوْدِ، اَنْتَ رَحِيْمٌ وَدُوْدٌ، وَاِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ سِلْمًا لِاَوْلِيَائِكَ وَعَدُوًّا لِاَعْدَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ اَحَبَّكَ وَنُعَادِيْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ، اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَنُوْرًا فِيْ قَبْرِيْ وَنُوْرًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِيْ، وَنُوْرًا عَنْ يَمِيْنِيْ، وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ، وَنُوْرًا مِنْ فَوْقِيْ، وَنُوْرًا مِنْ تَحْتِيْ، وَنُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ، وَنُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ، وَنُوْرًا فِيْ شَعْرِيْ، وَنُوْرًا فِيْ بَشَرِيْ، وَنُوْرًا فِيْ لَحْمِيْ، وَنُوْرًا فِيْ دَمِيْ، وَنُوْرًا فِيْ عِظَامِيْ، اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَاَعْطِنِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِيْ نُوْرًا، سُبْحَانَ

الَّذِیْ تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِہٖ، سُبْحَانَ الَّذِیْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَکَرَّمَ بِہٖ، سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَہٗ، سُبْحَانَ ذِی الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ، سُبْحَانَ ذِی الْمَجْدِ وَالْکَرَمِ، سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ.

ترجمہ:- اے اللہ! میں آپ سے آپ کی خاص رحمت مانگتا ہوں جس سے آپ میرے دل کو ہدایت نصیب فرمادیجئے اور اس کے ذریعے میرے کام کو آسان فرمادیجئے اور میری پریشان حالی کو اس رحمت کے ذریعہ دور فرمادیجئے اور میری غیر حاضری کے معاملات کی نگہبانی فرمادیجئے اور جو چیزیں میرے پاس ہیں ان کو اس رحمت کے ذریعہ بلندی اور عزت نصیب فرمادیجئے اور میرے عمل کو اس رحمت کے ذریعہ (شرک وریا) سے پاک فرمادیجئے اور میرے دل میں اس رحمت کے ذریعہ وہی بات ڈال دیجئے جو میرے لئے صحیح اور مناسب ہو اور جس چیز سے مجھے محبت ہو وہ مجھے اس رحمت کے ذریعہ عطا فرمادیجئے اور اس رحمت کے ذریعہ میری ہر برائی سے حفاظت فرمادیجئے۔ یا اللہ! مجھے ایسا ایمان اور یقین نصیب فرمادیجئے جس کے بعد کسی قسم کا بھی کفر نہ ہو اور مجھے اپنی وہ رحمت عطا فرمائیے جس کے طفیل مجھے دنیا وآخرت میں آپ کی جانب سے عزت و شرف کا مقام حاصل ہو جائے۔ یا اللہ! میں آپ سے فیصلوں کی درستگی، اور آپ کے ہاں شہیدوں والی مہمانی، اور خوش نصیبوں والی زندگی اور دشمنوں کے مقابلہ میں آپ کی مدد کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! میں آپ کے سامنے اپنی حاجت پیش کرتا ہوں اگرچہ میری عقل ناقص ہے اور میرا عمل کمزور ہے میں آپ کی رحمت کا محتاج ہوں۔ اے کام بنانے والے اور دلوں کو شفا دینے والے! جس طرح آپ اپنی قدرت سے (ایک ساتھ بہنے والے) سمندروں کو ایک دوسرے سے جدا رکھتے ہیں (کہ کھارا میٹھے سے الگ رہتا ہے اور میٹھا کھارے سے الگ) اسی طرح میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے دوزخ کی آگ سے اور اس عذاب سے جس کو دیکھ کر آدمی واویلا کرنے (موت کی دعا مانگنے) لگے اور قبر کے عذاب سے دور رکھیے۔ یا اللہ! جس بھلائی تک میری عقل نہ پہنچ سکی، اور میرا عمل اس بھلائی کے حاصل کرنے میں کمزور رہا، اور میری نیت بھی اس تک نہ پہنچی، اور میں نے آپ سے اس بھلائی کی درخواست بھی نہ کی ہو جس کا آپ نے اپنی مخلوق میں کسی بندے سے وعدہ فرمایا ہو یا کوئی ایسی بھلائی ہو کہ اس کو آپ اپنے بندوں میں کسی کو دینے والے ہوں، اے تمام جہانوں کے پالنے والے! میں بھی آپ سے اس بھلائی کا خواہش

مند ہوں اور اس کو آپ کی رحمت کے وسیلے سے مانگتا ہوں۔ اے مضبوط عہد والے اور نیک کاموں کے مالک اللہ! میں آپ سے عذاب کے دن امن کا، اور قیامت کے دن جنت میں ان لوگوں کے ساتھ رہنے کا سوال کرتا ہوں جو آپ کے مُقرّب، اور آپ کے دربار میں حاضر رہنے والے، رکوع سجدے میں پڑے رہنے والے اور عہدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ بیشک آپ بڑے مہربان اور بہت محبت فرمانے والے ہیں اور بلاشبہ آپ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ یا اللہ! ہمیں دوسروں کو خیر کی راہ دکھانے والا اور خود ہدایت یافتہ بنا دیجئے، ایسا نہ کیجئے کہ ہم خود بھی گمراہ ہوں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والے ہوں۔ آپ کے دوستوں سے ہماری صلح ہو آپ کے دشمنوں کے ہم دشمن ہوں۔ جو آپ سے محبت رکھے ہم آپ کی اس محبت کی وجہ سے اس سے محبت کریں اور جو آپ کا مخالف ہو ہم آپ کی اس دشمنی کی وجہ سے اس سے دشمنی کریں۔ اے اللہ! یہ دعا کرنا میرا کام ہے اور قبول کرنا آپ کا کام ہے اور یہ میری کوشش ہے اور بھروسہ آپ کی ذات پر ہے۔ یا اللہ! میرے دل میں نور ڈال دیجئے، اور میری قبر کو نورانی کر دیجئے میرے آگے نور میرے پیچھے نور، میرے دائیں نور، میرے بائیں نور، میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور یعنی میرے ہر طرف آپ کا ہی نور ہو، اور میرے کانوں میں نور، میری آنکھوں میں نور، میرے روئیں روئیں میں نور، میری کھال میں نور، میرے گوشت میں نور، میرے خون میں نور، اور میری ہڈی ہڈی میں نور ہی نور کر دیں۔ اے اللہ میرے نور کو بڑھا دیجئے، مجھ کو نور عطا فرما دیجئے اور میرے لئے نور مقدر فرما دیجئے۔ پاک ہے وہ ذات، عزت جس کی چادر ہے اور اس کا فرمان عزت والا ہے، شرافت و بزرگی جس کا لباس ہے اور اس کی بخشش ہے۔ پاک ہے وہ ذات کہ ہر عیب سے پاکی صرف اسی کی شایانِ شایان ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو بڑے فضل اور نعمتوں والی ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو بڑے شرف و کرم والی ہے۔ اور پاک ہے وہ ذات جو بڑے جلال و اکرام کی مالک ہے۔ (ترمذی)

﴿164﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلّٰی فِیْ لَیْلَةٍ بِمِائَةِ آیَةٍ لَمْ یُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ، وَمَنْ صَلّٰی فِیْ لَیْلَةٍ بِمِائَتَیْ آیَةٍ فَاِنَّهٗ یُكْتَبُ مِنَ الْقَانِتِیْنَ الْمُخْلِصِیْنَ.

رواه الحاكم وقال: صحيح على شرط مسلم ووافقه الذهبي ۱/۳۰۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی

رات نماز میں سو آیات پڑھ لیتا ہے وہ اس رات اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوتا اور جو شخص کسی رات نماز میں دوسو آیات پڑھ لیتا ہے وہ اس رات مخلص عبادت گزاروں میں شمار ہوتا ہے۔ (مستدرک حاکم)

﴿165﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ، وَمَنْ قَرَاَ بِاَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ. رواه ابن خزيمة في صحيحه ۱۸۱/۲

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تہجد میں دس آیتیں پڑھ لیتا ہے وہ اس رات غافلین میں شمار نہیں ہوتا۔ جو سو آیتیں پڑھ لیتا ہے اس کا شمار عبادت گزاروں میں ہوتا ہے اور جو ہزار آیتیں پڑھ لیتا ہے وہ ان لوگوں میں شمار ہوتا ہے جن کو قنطار برابر ثواب ملتا ہے۔ (ابن خزیمہ)

﴿166﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلْقِنْطَارُ اثْنَا عَشَرَ اَلْفَ اُوْقِيَةٍ، كُلُّ اُوْقِيَةٍ خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ. رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده حسن ۳۱۱/۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قنطار بارہ ہزار اُوقیہ کا ہوتا ہے۔ ہر اوقیہ زمین وآسمان کے درمیان کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ (ابن حبان)

﴿167﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى ثُمَّ اَيْقَظَ امْرَاَتَهُ فَصَلَّتْ، فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ، وَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ ثُمَّ اَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰى، فَاِنْ اَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ. رواه النسائي، باب الترغيب في قيام الليل، رقم: ۱۶۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرمائیں جو رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے پھر اپنی بیوی کو بھی جگائے اور وہ بھی نماز پڑھے اور اگر (نیند کے غلبہ کی وجہ سے) وہ نہ اٹھی تو اس کے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے کر جگا دے۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحمت فرمائیں جو رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے پھر اپنے شوہر کو جگائے اور وہ بھی نماز پڑھے اور اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے کر

اٹھادے۔ (نسائی)

فائدہ : اس حدیث کا تعلق ان میاں بیوی سے ہے جو تہجد کا شوق رکھتے ہوں اور اس طرح اٹھانا ان کے درمیان ناگواری کا سبب نہ ہو۔ (معارف الحدیث)

﴿168﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا اَیْقَظَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّیَا اَوْصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ جَمِیْعًا كُتِبَ فِی الذّٰكِرِیْنَ وَالذّٰكِرَاتِ.

رواه ابو داؤد، باب قيام الليل، رقم: ١٣٠٩

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی رات میں اپنے گھر والوں کو جگاتا ہے اور میاں بیوی دونوں تہجد کی (کم از کم) دو رکعت پڑھ لیتے ہیں تو ان دونوں کا شمار کثرت سے ذکر کرنے والوں میں ہو جاتا ہے۔

(ابوداؤد)

﴿169﴾ عَنْ عَطَاءٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: اَخْبِرِیْنِیْ بِاَعْجَبِ مَارَاَیْتِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَتْ: وَاَیُّ شَانِهٖ لَمْ یَكُنْ عَجَبًا؟ اِنَّهٗ اَتَانِیْ لَیْلَةً فَدَخَلَ مَعِیَ لِحَافِیْ ثُمَّ قَالَ: ذَرِیْنِیْ اَتَعَبَّدْ لِرَبِّیْ، فَقَامَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّیْ، فَبَكٰی حَتّٰی سَالَتْ دُمُوْعُهٗ عَلٰی صَدْرِهٖ، ثُمَّ رَكَعَ فَبَكٰی، ثُمَّ سَجَدَ فَبَكٰی ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَبَكٰی، فَلَمْ یَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰی جَاءَ بِلَالٌ یُؤْذِنُهٗ بِالصَّلَاةِ، فَقُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا یُبْكِیْكَ وَقَدْ غَفَرَاللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَاتَاَخَّرَ؟ قَالَ: اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا، وَلِمَ لَا اَفْعَلُ وَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیَّ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ: ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ﴾ الآيات.

اخرجه ابن حبان في صحيحه اقامة الحجة ص ١١٢

حضرت عطاءؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی عجیب بات جو آپ نے دیکھی ہو وہ سنادیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی کون سی بات عجیب نہ تھی۔ ایک رات میرے پاس تشریف لائے اور میرے ساتھ میرے لحاف میں لیٹ گئے۔ پھر فرمانے لگے: چھوڑو میں تو اپنے رب کی عبادت کروں۔ یہ فرما کر بستر سے اٹھے، وضو فرمایا پھر نماز کے لئے کھڑے ہوگئے اور رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ آنسو سینہ مبارک تک بہنے لگے۔ پھر رکوع فرمایا اور اس میں بھی اسی طرح

روتے رہے۔ پھر سجدہ فرمایا اس میں بھی اسی طرح روتے رہے۔ پھر سجدے سے اٹھے اور اسی طرح روتے رہے یہاں تک کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آکر صبح کی نماز کے لئے آواز دی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اتنا کیوں رو رہے ہیں جب کہ آپ کے اگلے پچھلے گناہ (اگر ہوتے بھی تو) اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیئے ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: تو کیا پھر میں شکر گذار بندہ نہ بنوں؟ اور میں ایسا کیوں نہ کروں جب کہ آج رات مجھ پر ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ﴾ سے سورہ آل عمران کے ختم تک کی آیات نازل ہوئی ہیں۔ (ابن حبان، اقامۃ الحجۃ)

﴿170﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنِ امْرِیءٍ تَكُوْنُ لَهُ صَلٰوةٌ بِلَيْلٍ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ اِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ اَجْرَ صَلٰوتِهٖ وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ.

رواه النسائي، باب من كان له صلاة بالليل ......، رقم: ١٧٨٥

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تہجد پڑھنے کا عادی ہو اور نیند کے غلبہ کی وجہ سے (کسی رات) آنکھ نہ کھلی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے تہجد کا ثواب لکھ دیتے ہیں اور اس کا سونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ایک انعام ہے کہ بغیر تہجد پڑھے اسے (اس رات) تہجد کا ثواب مل جاتا ہے۔ (نسائی)

﴿171﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ اَتٰى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِی اَنْ يَقُوْمَ، يُصَلِّی مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتّٰى اَصْبَحَ، كُتِبَ لَهُ مَانَوٰى وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ. رواه النسائي، باب من اتى فراشه وهو ينوى القيام فنام، رقم: ١٧٨٨

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو سونے کے لئے بستر پر آئے اور اس کی نیت رات کو تہجد پڑھنے کی تھی لیکن وہ ایسا سویا کہ صبح ہی جاگا تو اس کو اس کی نیت پر تہجد کا ثواب ملتا ہے اور اس کا سونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک انعام ہے۔ (نسائی)

﴿172﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَعَدَ فِی مُصَلَّاهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يُسَبِّحَ رَكْعَتَیِ الضُّحٰى لَا يَقُوْلُ اِلَّا خَيْرًا

غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ، وَإِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ ۔ رواہ ابوداؤد، باب صلوۃ الضحی، رقم:۱۲۸۷

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فجر کی نماز سے فارغ ہو کر اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے، خیر کے علاوہ کوئی بات نہیں کرتا پھر دو رکعت اشراق کی نماز پڑھتا ہے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں چاہے وہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہی ہوں۔ (ابوداؤد)

﴿173﴾ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ ذَكَرَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَمْ تَمَسَّ جِلْدَهُ النَّارُ ۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان ۳/۴۲۰

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے: جو شخص فجر کی نماز پڑھ کر سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے پھر دو یا چار رکعت (اشراق کی نماز) پڑھتا ہے تو اس کی کھال کو (بھی) دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی۔ (بیہقی)

﴿174﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَ عُمْرَةٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ. رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ما ذكر مما يستحب من الجلوس ......، رقم:۵۸۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھتا ہے پھر آفتاب نکلنے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے پھر دو رکعت نفل پڑھتا ہے تو اسے حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: کامل حج اور عمرہ کا ثواب، کامل حج اور عمرہ کا ثواب، کامل حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی)

﴿175﴾ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللهَ ـ عَزَّوَجَلَّ ـ يَقُوْلُ: ابْنَ آدَمَ لَاتَعْجِزَنَّ مِنْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفِكَ آخِرَهُ.

رواہ احمد و رجالہ ثقات، مجمع الزوائد ۲/۴۹۲

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: آدم کے بیٹے! دن کے شروع میں چار رکعت پڑھنے سے عاجز نہ بنو میں تمہارے دن بھر کے کام بنادوں گا۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

فائدہ: یہ فضیلت اشراق کی نماز کی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد چاشت کی نماز ہو۔

﴿176﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَعْثًا فَاَعْظَمُوا الْغَنِیْمَةَ، وَاَسْرَعُوا الْکَرَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ: یَارَسُوْلَ اللهِ، مَا رَاَیْنَا بَعْثًا قَطُّ اَسْرَعَ کَرَّةً وَلَا اَعْظَمَ غَنِیْمَةً مِنْ هٰذَا الْبَعْثِ! فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَسْرَعَ کَرَّةً مِنْهُ، وَاَعْظَمَ غَنِیْمَةً؟ رَجُلٌ تَوَضَّاَ فِیْ بَیْتِهٖ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ عَمِدَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی فِیْهِ الْغَدَاةَ، ثُمَّ عَقَّبَ بِصَلَاةِ الضَّحْوَةِ فَقَدْ اَسْرَعَ الْکَرَّةَ، وَاَعْظَمَ الْغَنِیْمَةَ.

رواه ابو يعلى ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٤٩١/٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا جو بہت ہی جلد بہت سارا مالِ غنیمت لیکر واپس لوٹ آیا۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم نے کوئی ایسا لشکر نہیں دیکھا جو اتنی جلدی اتنا سارا مالِ غنیمت لیکر واپس لوٹ آیا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی کم وقت میں اس مال سے بہت زیادہ غنیمت کمانے والا شخص نہ بتاؤں؟ یہ وہ شخص ہے جو اپنے گھر سے اچھی طرح وضو کر کے مسجد جاتا ہے، فجر کی نماز پڑھتا ہے، پھر (سورج نکلنے کے بعد) اشراق کی نماز پڑھتا ہے تو یہ بہت تھوڑے وقت میں بہت زیادہ نفع کمانے والا ہے۔ (ابویعلی، مجمع الزوائد)

﴿177﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَةٌ، فَکُلُّ تَسْبِیْحَةٍ صَدَقَةٌ، وَکُلُّ تَحْمِیْدَةٍ صَدَقَةٌ، وَکُلُّ تَهْلِیْلَةٍ صَدَقَةٌ، وَکُلُّ تَکْبِیْرَةٍ صَدَقَةٌ، وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَةٌ، وَیُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰی. رواه مسلم، باب استحباب صلاة الضحى......،رقم: ١٦٧١

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص کے ذمے اس کے جسم کے ایک ایک جوڑ کی سلامتی کے شکرانے میں روزانہ صبح کو ایک صدقہ ہوتا

ہے۔ہر بار سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا صدقہ ہے، ہر بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا صدقہ ہے، ہر بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا صدقہ ہے، ہر بار اللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا صدقہ ہے، بھلائی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ہر جوڑ کے شکر کی ادائیگی کے لئے چاشت کے وقت دو رکعتیں پڑھنا کافی ہوجاتی ہیں۔ (مسلم)

﴿178﴾ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: فِي الْإِنْسَانِ ثَلٰثُمِائَةٍ وَسِتُّوْنَ مَفْصِلًا، فَعَلَيْهِ اَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ قَالُوا: وَمَنْ يُطِيْقُ ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا، وَالشَّيْءُ تُنَحِّيْهِ عَنِ الطَّرِيْقِ، فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تُجْزِئُكَ. رواه ابو داؤد، باب في اماطة الاذى عن الطريق، رقم: ٥٢٤٢

حضرت بریدہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آدمی میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ اس کے ذمہ ضروری ہے کہ ہر جوڑ کی سلامتی کے شکرانہ میں ایک صدقہ ادا کیا کرے۔ صحابہ ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اتنے صدقے کون ادا کرسکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: مسجد میں اگر تھوک پڑا ہو تو اسے دفن کردینا صدقہ کا ثواب رکھتا ہے، راستہ سے تکلیف دینے والی چیز کا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے، اگر ان عملوں کا موقع نہ ملے تو چاشت کی دو رکعت نماز پڑھنا ان سب صدقات کے بدلے تمہارے لئے کافی ہے۔ (ابوداؤد)

﴿179﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَةِ الضُّحٰى غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُهُ، وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

رواه ابن ماجه، باب ماجاء في صلوة الضحى، رقم: ١٣٨٢

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چاشت کی دو رکعت پڑھنے کا اہتمام کرتا ہے اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (ابن ماجہ)

﴿180﴾ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى الضُّحٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ، وَمَنْ صَلّٰى اَرْبَعًا كُتِبَ مِنَ الْعَابِدِيْنَ، وَمَنْ صَلّٰى سِتًّا كُفِيَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، وَمَنْ صَلّٰى ثَمَانِيًا كَتَبَهُ اللّٰهُ مِنَ الْقَانِتِيْنَ، وَمَنْ صَلّٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ بَنَى اللّٰهُ لَهُ

بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَمَا مِنْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا لِلّٰهِ مَنٌّ يَمُنُّ بِهِ عَلٰى عِبَادِهِ وَصَدَقَةٌ، وَمَا مَنَّ اللّٰهُ عَلٰى أَحَدٍ مِنْ عِبَادِهِ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ يُلْهِمَهُ ذِكْرَهُ.

رواه الطبراني في الكبير وفيه: موسى بن يعقوب الزمعي، وثقه ابن معين وابن حبان، وضعفه ابن المديني وغيره، وبقية رجاله ثقات، مجمع الزوائد ٢/٤٩٤

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاشت کے دو نفل پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوتا، جو چار نفل پڑھتا ہے وہ عبادت گذاروں میں لکھا جاتا ہے، جو چھ نفل پڑھتا ہے اس کے اس دن کے کاموں میں مدد کی جاتی ہے، جو آٹھ نفل پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے فرماں برداروں میں لکھ دیتے ہیں اور جو بارہ نفل پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں محل بنا دیتے ہیں۔ ہر دن اور رات میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر صدقہ اور احسان فرماتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے پر سب سے بڑا احسان یہ ہوتا ہے کہ اسے اپنے ذکر کی توفیق عطا فرما دیں۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿181﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً.

رواه الترمذي وقال: حديث ابي هريرة حديث غريب، باب ماجاء في فضل التطوع ......، رقم: ٤٣٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں اس طرح پڑھتا ہے کہ ان کے درمیان کوئی فضول بات نہیں کرتا تو اسے بارہ سال کی عبادت کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: مغرب کے بعد دو رکعتیں سنت مؤکدہ کے علاوہ چار رکعت نوافل اور پڑھی جائیں تو چھ ہو جائیں گی۔ بعض علماء کے نزدیک یہ چھ رکعت، مغرب کی دو رکعت سنت مؤکدہ کے علاوہ ہیں۔ (مرقاۃ، مظاہر حق)

﴿182﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ: يَا بِلَالُ، حَدِّثْنِي بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجٰى عِنْدِيْ أَنِّيْ لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِيْ سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا

صَلَّيْتُ بَذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِيْ اَنْ اُصَلِّيَ.

رواه البخاری، باب فضل الطهور بالليل والنهار ......، رقم: ۱۱۴۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فجر کی نماز کے وقت دریافت فرمایا: بلال! اسلام لانے کے بعد اپنا وہ عمل بتاؤ جس سے تمہیں ثواب کی سب سے زیادہ امید ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمھارے جوتوں کی آہٹ رات خواب میں سنی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے اپنے اعمال میں سب سے زیادہ امید جس عمل سے ہے وہ یہ ہے کہ میں نے رات یا دن میں جب کسی وقت بھی وضو کیا ہے تو اس وضو سے اتنی نماز (تَحِيَّةُ الْوُضُوْءِ) ضرور پڑھی ہے جتنی مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وقت توفیق ملی۔ (بخاری)

صلوٰۃ التسبیح

﴿183﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: يَاعَبَّاسُ! يَا عَمَّاهُ! اَلَا اُعْطِيْكَ؟ اَلَا اَمْنَحُكَ؟ اَلَا اَحْبُوْكَ؟ اَلَا اَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيْمَهُ وَحَدِيْثَهُ خَطَاَهُ وَعَمْدَهُ، صَغِيْرَهُ وَكَبِيْرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ. عَشْرَ خِصَالٍ. اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً، فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِيْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ، فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ، اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ، فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً، فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ عُمُرِكَ مَرَّةً.

رواه ابوداؤد، باب صلوة التسبيح، رقم: ۱۲۹۷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: عباس! میرے چچا! کیا میں آپ کو ایک عطیہ نہ کروں؟ کیا ایک

ہدیہ نہ کروں؟ کیا ایک تحفہ پیش نہ کروں؟ کیا میں آپ کو ایسا عمل نہ بتاؤں جب آپ اس کو کریں گے تو آپ کو دس فائدے حاصل ہوں گے یعنی اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے، پچھلے، پرانے، نئے، غلطی سے کئے ہوئے، جان بوجھ کر کئے ہوئے، چھوٹے، بڑے، چھپ کر کئے ہوئے، کھلّم کھلاّ کیے ہوئے گناہ سب ہی معاف فرمادیں گے۔ وہ عمل یہ ہے کہ آپ چار رکعت (صلوٰۃ التسبیح) پڑھیں اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھیں۔ جب آپ پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہوجائیں تو قیام ہی کی حالت میں رکوع سے پہلے سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ پندرہ مرتبہ کہیں۔ پھر رکوع کریں اور رکوع میں بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہیں۔ پھر رکوع سے اٹھ کر قومہ میں بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدے میں چلے جائیں اور اس میں بھی یہ کلمات دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدے سے اٹھ کر جلسہ میں یہی کلمات دس مرتبہ کہیں۔ پھر دوسرے سجدے میں بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہیں۔ پھر دوسرے سجدے کے بعد بھی کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھے بیٹھے یہی کلمات دس مرتبہ کہیں۔ چاروں رکعت اسی طرح پڑھیں اور اس ترتیب سے ہر رکعت میں یہ کلمات پچھتر مرتبہ کہیں۔ (میرے چچا) اگر آپ سے ہوسکے تو روزانہ یہ نماز ایک مرتبہ پڑھا کریں۔ اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعہ کے دن پڑھ لیا کریں۔ اگر آپ یہ بھی نہ کرسکیں۔ تو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ اگر یہ بھی نہ کرسکیں تو سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو زندگی میں ایک مرتبہ ہی پڑھ لیں۔ (ابوداؤد)

﴿184﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَجَّهَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اِلٰى بِلَادِ الْحَبَشَةِ فَلَمَّا قَدِمَ اعْتَنَقَهُ، وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَلَا اَهَبُ لَكَ، اَلَا اُبَشِّرُكَ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اُتْحِفُكَ؟ قَالَ: نَعَمْ: يَارَسُوْلَ اللهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ مَا تَقَدَّمَ.

اخرجه الحاكم وقال: هذا اسناد صحيح لا غبار عليه ومما يستدل به على صحة هذا الحديث استعمال الائمة من اتباع التابعين الى عصرنا هذا اياه ومواظبتهم عليه وتعليمهم الناس منهم عبدالله بن المبارك رحمه الله، قال الذهبي: هذا اسناد صحيح لا غبار عليه ١/٣١٩

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو حبشہ روانہ فرمایا۔ جب وہ وہاں سے مدینہ طیبہ آئے تو آپ ﷺ نے ان کو گلے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایک ہدیہ نہ دوں؟ کیا میں تمہیں ایک

خوشخبری نہ سناؤں؟ کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں؟ انہوں نے عرض کیا: ضرور ارشاد فرمائیے۔ پھر آپؐ نے صلاۃ التسبیح کی تفصیل بیان فرمائی۔ (مستدرک حاکم)

﴿185﴾ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ، قَالَ: ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُجَبْ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن، باب في ايجاب الدعاء ......، رقم: ٣٤٧٦

حضرت فضالہ بن عبید ؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوئے اور نماز پڑھی۔ پھر یہ دعا مانگی: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ ''اے اللہ میری مغفرت فرمائیے، مجھ پر رحم فرمائیے''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازی سے ارشاد فرمایا: تم نے دعا مانگنے میں جلدی کی، جب تم نماز پڑھ کر بیٹھو تو پہلے اللہ تعالیٰ کی شایان شان تعریف کرو اور مجھ پر درود بھیجو پھر دعا مانگو۔

حضرت فضالہ ؓ فرماتے ہیں پھر ایک اور صاحب نے نماز پڑھی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ آپؐ نے ان صاحب سے ارشاد فرمایا: اب تم دعا کرو قبول ہوگی۔ (ترمذی)

﴿186﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِأَعْرَابِيٍّ، وَهُوَ يَدْعُوْ فِيْ صَلَاتِهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: يَامَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُوْنُ، وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ، وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ، وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ، وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ، يَعْلَمُ مَثَاقِيْلَ الْجِبَالِ، وَمَكَايِيْلَ الْبِحَارِ، وَعَدَدَ قَطْرِ الْأَمْطَارِ، وَعَدَدَ وَرَقِ الْأَشْجَارِ، وَعَدَدَ مَا أَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ، وَأَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ، وَلَا تُوَارِيْ مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً، وَلَا أَرْضٌ أَرْضًا، وَلَا بَحْرٌ مَا فِيْ قَعْرِهِ، وَلَا جَبَلٌ مَا فِيْ وَعْرِهِ، اِجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِيْ آخِرَهُ، وَخَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِيْمَهُ، وَخَيْرَ أَيَّامِيْ يَوْمَ أَلْقَاكَ فِيْهِ، فَوَكَّلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْأَعْرَابِيِّ رَجُلًا فَقَالَ: إِذَا صَلّٰى فَأْتِنِيْ بِهِ، فَلَمَّا صَلّٰى أَتَاهُ، وَقَدْ كَانَ أُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَهَبٌ مِنْ بَعْضِ الْمَعَادِنِ، فَلَمَّا أَتَاهُ الْأَعْرَابِيُّ وَهَبَ لَهُ الذَّهَبَ، وَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ يَا أَعْرَابِيُّ؟ قَالَ: مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ، هَلْ تَدْرِيْ

لِمَ وَهَبْتُ لَكَ الذَّهَبَ؟ قَالَ: لِلرَّحِمِ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: اِنَّ لِلرَّحِمِ حَقًّا، وَلٰكِنْ وَهَبْتُ لَكَ الذَّهَبَ بِحُسْنِ ثَنَاءِكَ عَلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ.

رواہ الطبرانی فی الاوسط ورجالہ رجال الصحیح غیر عبداللہ بن محمد بن ابی عبد الرحمن الاذرمی وھو ثقة، مجمع الزوائد. ۱/۲۴۲

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیہات کے رہنے والے ایک شخص کے پاس سے گزرے جو نماز میں یوں دعا مانگ رہے تھے: يَامَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُوْنُ، وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ، وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُونَ، وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ، وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ، يَعْلَمُ مَثَاقِيْلَ الْجِبَالِ، وَمَكَايِيْلَ الْبِحَارِ، وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ، وَعَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ، وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ، وَاَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ، وَلَا تُوَارِي مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً، وَلَا اَرْضٌ اَرْضًا، وَلَا بَحْرٌ مَا فِيْ قَعْرِهٖ، وَلَا جَبَلٌ مَافِيْ وَعْرِهٖ، اِجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِيْ آخِرَهٗ، وَخَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِيْمَهٗ، وَخَيْرَ اَيَّامِيْ يَوْمَ اَلْقَاكَ فِيْهِ، **ترجمه:** اے وہ ذات جس کو آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں اور کسی کا خیال وگمان اس تک پہنچ نہیں سکتا اور نہ ہی تعریف بیان کرنے والے اس کی تعریف بیان کر سکتے ہیں اور نہ زمانے کی مصیبتیں اس پر اثر انداز ہوسکتی ہیں اور نہ اسے زمانے کی آفتوں کا کوئی خوف ہے، (اے وہ ذات) جو پہاڑوں کے وزن، دریاؤں کے پیمانے، بارش کے قطروں کی تعداد اور درختوں کے پتوں کی تعداد کو جانتی ہے اور (اے وہ ذات جو) ان تمام چیزوں کو جانتی ہے جن پر رات کا اندھیرا چھا جاتا ہے اور جن پر دن روشنی ڈالتا ہے، نہ اس سے ایک آسمان دوسرے آسمان کو چھپا سکتا ہے اور نہ ایک زمین دوسری زمین کو اور نہ سمندر اس چیز کو چھپا سکتے ہیں جو ان کی تہہ میں ہے اور نہ کوئی پہاڑ ان چیزوں کو چھپا سکتا ہے جو اس کی سخت چٹانوں میں ہے، آپ میری عمر کے آخری حصہ کو سب سے بہترین حصہ بنا دیجئے اور میرے آخری عمل کو سب سے بہترین عمل بنا دیجئے اور میرا بہترین دن وہ بنا دیجئے جس دن میری آپ سے ملاقات ہو یعنی موت کا دن۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو مقرر فرمایا کہ جب یہ نماز سے فارغ ہو جائیں تو انہیں میرے پاس لے آنا۔ چنانچہ وہ نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کان سے کچھ سونا ہدیہ میں آیا ہوا تھا۔ آپؐ نے انہیں وہ سونا ہدیہ میں دیا۔ پھر ان دیہات کے رہنے والے شخص سے پوچھا: تم کس قبیلہ کے ہو؟

انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! قبیلہ بنو عامر سے ہوں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ سونا میں نے تمہیں کیوں ہدیہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ اس وجہ سے کہ ہماری آپ کی رشتہ داری ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: رشتہ داری کا بھی حق ہوتا ہے لیکن میں نے تمہیں سونا اس وجہ سے ہدیہ کیا کہ تم نے بہت اچھے انداز میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: نفل نماز کے ہر رکن میں اس طرح کی دعائیں پڑھی جا سکتی ہیں۔

﴿187﴾ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَامِنْ عَبْدٍ یُذْنِبُ ذَنْبًا فَیُحْسِنُ الطُّھُوْرَ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ، ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ، ثُمَّ قَرَأَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ: ﴿وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ﴾ اِلٰی آخِرِ الْاٰیَۃِ

[آل عمران:١٣٥] رواه ابو داؤد، باب في الاستغفار، رقم:١٥٢١

حضرت ابوبکر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے پھر وہ اچھی طرح وضو کرے اور اٹھ کر دو رکعت پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتے ہیں۔ اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ **ترجمہ:** اور وہ بندے (جن کا حال یہ ہے) کہ جب ان سے کوئی گناہ ہو جاتا ہے یا کوئی برا کام کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو جلد ہی انہیں اللہ تعالیٰ یاد آ جاتے ہیں، پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کے طالب ہوتے ہیں، اور بات بھی یہ ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے؟ اور برے کام پر وہ اڑتے نہیں، اور وہ یقین رکھتے ہیں (کہ توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں)۔ (ابوداؤد)

﴿188﴾ عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَا اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا ثُمَّ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلٰی بَرَازٍ مِنَ الْاَرْضِ فَصَلّٰی فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ، وَاسْتَغْفَرَ اللّٰہَ مِنْ ذٰلِکَ الذَّنْبِ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ. رواه البيهقي في شعب الايمان ٤٠٣/٥

حضرت حسنؒ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: جس شخص سے کوئی گناہ ہوا پھر اس نے اچھی طرح وضو کیا اور کھلے میدان میں جا کر دو رکعت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اس گناہ

کی معافی چاہی تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور معاف فرمادیتے ہیں۔ (بیہقی)

﴿189﴾ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُوْلُ: اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌلِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ. اَوْ قَالَ: عَاجِلِ اَمْرِيْ وَآجِلِهٖ. فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ. اَوْقَالَ: فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَآجِلِهٖ. فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ، قَالَ: وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ. رواه البخاري، باب ماجاء في التطوع مثنىٰ مثنىٰ، رقم:١١٦٢

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اپنے معاملات میں استخارہ کرنے کا طریقہ ایسے ہی اہتمام سے سکھاتے تھے جس اہتمام سے ہمیں قرآن مجید کی سورت سکھاتے تھے۔ آپ ؐ فرماتے تھے: جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے (اوراس کے نتیجہ کے بارے میں فکر مند ہوتو اس کو اس طرح استخارہ کرنا چاہئے کہ)وہ پہلے دونفل پڑھے اس کے بعد اس طرح دعا کرے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌلِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ. (اَوْقَالَ: عَاجِلِ اَمْرِيْ وَآجِلِهٖ). فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ. (اَوْقَالَ: فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَآجِلِهٖ.) فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ، **ترجمہ:** یااللہ! میں آپ سے آپ کے علم کے ذریعہ خیر چاہتا ہوں، آپ کی قدرت کے ذریعہ قوت چاہتا ہوں اور آپ کے بڑے فضل کا آپ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ آپ تو ہر کام کی قدرت رکھتے ہیں اور میں کسی بھی کام کی قدرت نہیں رکھتا آپ سب کچھ جانتے ہیں اور میں کچھ نہیں جانتا اور آپ ہی تمام پوشیدہ باتوں کو خوب اچھی طرح جاننے والے ہیں۔ یا

اللہ! اگر آپ کے علم میں یہ کام میرے دین، میری دنیا اور انجام کے لحاظ سے میرے لئے بہتر ہو تو اس کو میرے لئے مقدر فرما دیجئے اور آسان بھی فرما دیجئے۔ پھر اس میں میرے لئے برکت بھی دے دیجئے۔ اگر آپ کے علم میں یہ کام میرے دین، میری دنیا اور انجام کے لحاظ سے میرے لئے بہتر نہ ہو تو اس کام کو مجھ سے الگ رکھیے اور مجھے اس سے روک دیجئے اور جہاں بھی جس کام میں میرے لئے بہتری ہو وہ مجھے نصیب فرما دیجئے پھر مجھے اس کام سے راضی اور مطمئن کر دیجئے۔ (دعا میں دونوں جگہ جب "هٰذَا الْاَمْرَ" پر پہنچے تو اپنی ضرورت کا دھیان رکھے جس کے لئے استخارہ کر رہا ہے)۔ (بخاری)

﴿190﴾ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ النَّاسُ اِلَيْهِ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، فَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ وَاِنَّهُمَا لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ، وَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتّٰى يَنْكَشِفَ مَابِكُمْ، وَذٰلِكَ اَنَّ ابْنًا لِلنَّبِيِّ ﷺ مَاتَ يُقَالُ لَهُ: اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ

رواه البخاري، باب الصلاة في كسوف القمر، رقم:١٠٦٣

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا۔ آپ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے (تیزی سے) مسجد پہنچے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ آپ نے انھیں دو رکعت نماز پڑھائی اور گرہن بھی ختم ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ کسی کی موت کی وجہ سے یہ گرہن نہیں ہوتے (بلکہ زمین و آسمان کی دوسری مخلوقات کی طرح ان پر بھی اللہ تعالیٰ کا حکم چلتا ہے اور ان کی روشنی و تاریکی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے) اس لئے جب سورج اور چاند گرہن ہوں تو اس وقت تک نماز اور دعا میں مشغول رہو جب تک ان کا گرہن ختم نہ ہو جائے۔ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات (اسی دن) ہوئی تھی اور بعض لوگ یہ کہنے لگے تھے کہ گرہن ان کی موت کی وجہ سے ہوا ہے، اس لئے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی۔ (بخاری)

﴿191﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِلَى

الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى، وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

رواه مسلم، باب كتاب صلاة الا ستسقاء، رقم: ٢٠٧٠

حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بارش کی دعا مانگنے کے لئے عیدگاہ تشریف لے گئے، اور آپؐ نے قبلہ کی طرف رخ کر کے اپنی چادر مبارک کو الٹا (یہ گویا نیک فال تھی کہ اللہ تعالیٰ ہمارا حال اس طرح بدل دیں)۔ (مسلم)

﴿192﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا حَزَبَهٗ اَمْرٌ صَلّٰى.

رواه ابو داؤد، باب وقت قيام النبي ﷺ من الليل، رقم: ١٣١٩

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک تھا کہ جب کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو آپ فوراً نماز میں مشغول ہو جاتے۔ (ابوداؤد)

﴿193﴾ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ عَلٰى اَهْلِهٖ بَعْضُ الضِّيْقِ فِي الرِّزْقِ اَمَرَ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ﴾

اتحاف السادة المتقين عن مصنف عبدالرزاق وعبد بن حميد ٣/١١

حضرت معمرؒ ایک قریشی صاحب سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں پر خرچ کی کچھ تنگی ہوتی تو آپؐ ان کو نماز کا حکم فرماتے اور پھر یہ آیت تلاوت فرماتے: ﴿وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْاَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى﴾ ترجمہ: اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کیجئے اور خود بھی نماز کے پابند رہیے۔ ہم آپ سے معاش نہیں چاہتے، معاش تو آپ کو ہم دینگے، اور بہتر انجام تو پرہیزگاری ہی کا ہے۔

(مصنف عبدالرزاق، اتحاف السادۃ)

﴿194﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلَى اللّٰهِ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِنْ خَلْقِهٖ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، اَسْئَلُكَ اَلَّا تَدَعَ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً

هِـيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا لِيْ، ثُمَّ يَسْاَلُ اللهَ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَاشَاءَ فَاِنَّهٗ يُقَدَّرُ. رواه ابن ماجه، باب ماجاء في صلوة الحاجة، رقم:١٣٤٨ قال البوصيري: قلت: رواه الترمذي من طريق فائد به دون قوله. ثُمَّ يَسْاَلُ اللهَ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا الى آخره ورواه الحاكم في المستدرك باختصار وزاد بعد قوله: وَعَـزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ، وله شاهد من حديث انس رواه الاصبهاني ورواه ابويعلى الموصلي في مسنده من طريق فائد به ......، مصباح الزجاجة ٢٤٦/١

حضرت عبداللہ بن اَبی اوفی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: جس شخص کو کوئی بھی ضرورت پیش آئے جس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہو یا مخلوق میں کسی سے ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر اس طرح دعا کرے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَـالَـمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِـرٍّ وَالسَّلَامَـةَ مِـنْ كُلِّ اِثْمٍ، اَسْئَلُكَ اَلَّا تَدَعَ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِـيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا لِيْ **ترجمہ:** ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بڑے حلم والے اور بڑے کریم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہیں عرشِ عظیم کے مالک ہیں۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کے رب ہیں۔ یا اللہ! میں آپ سے اُن تمام چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو آپ کی رحمت کو لازم کرنے والی ہیں اور جن سے آپ کا مغفرت فرمانا یقینی ہو جاتا ہے۔ میں آپ سے ہر نیکی میں سے حصہ لینے کا اور ہر گناہ سے محفوظ رہنے کا سوال کرتا ہوں۔ میں آپ سے اس بات کا بھی سوال کرتا ہوں کہ آپ میرا کوئی گناہ باقی نہ چھوڑیے جس کو آپ بخش نہ دیں اور نہ کوئی فکر جسے آپ دور نہ فرمادیں اور نہ ہی کوئی ضرورت باقی چھوڑیے جس میں آپ کی رضامندی ہو جسے آپ میرے لئے پورا نہ فرمادیں“۔ اس دعا کے بعد اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کے بارے میں جو چاہے مانگے اسے ملے گا۔ (ابن ماجہ)

﴿195﴾ عَـنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُـوْلَ اللهِ: اِنِّـيْ اُرِيْـدُ اَنْ اَخْرُجَ اِلَـى الْبَـحْـرَيْـنِ فِيْ تِجَارَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ. رواه الطبراني في الكبير و رجاله موثقون، مجمع الزوائد ٥٧٢/٢

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! میں بحرین تجارت کے لئے جانا چاہتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (سفر سے پہلے) دو رکعت نفل پڑھ لینا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿196﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَكَ فَصَلِّ رَكْعَتَیْنِ تَمْنَعَانِكَ مَدْخَلَ السُّوْءِ، وَاِذَا خَرَجْتَ مِنْ مَنْزِلِكَ فَصَلِّ رَكْعَتَیْنِ تَمْنَعَانِكَ مَخْرَجَ السُّوْءِ. رواہ البزار ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ۲/۵۷۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم گھر میں داخل ہوتو دو رکعت نماز پڑھ لیا کرو یہ دو رکعتیں تمہیں گھر میں داخل ہونے کے بعد کی برائی سے بچالیں گی۔ اسی طرح گھر سے نکلنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لیا کرو یہ دو رکعتیں تمہیں گھر سے باہر نکلنے کے بعد کی برائی سے بچالیں گی۔ (بزار، مجمع الزوائد)

﴿197﴾ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَهُ: كَیْفَ تَقْرَاُ فِی الصَّلَاةِ، فَقَرَاْتُ عَلَیْهِ اُمَّ الْقُرْآنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِی التَّوْرَاةِ وَلَا فِی الْاِنْجِیْلِ وَلَا فِی الزَّبُوْرِ وَلَا فِی الْقُرْآنِ مِثْلَهَا وَاِنَّهَا لَسَبْعُ الْمَثَانِیْ.

رواہ احمد، الفتح الربانی ۱۸/۶۵

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم نماز کے شروع میں کیا پڑھتے ہو؟ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سورہ فاتحہ پڑھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ نے نہ تورات، نہ انجیل، نہ زبور اور نہ باقی قرآن میں اس جیسی کوئی سورت اُتاری ہے۔ اور یہی وہ (سورہ فاتحہ کی) سات آیتیں ہیں جو ہر نماز کی ہر رکعت میں دہرائی جاتی ہیں۔ (مسند احمد، الفتح الربانی)

﴿198﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ، وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ، فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ، وَاِذَا قَالَ: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ، فَاِذَا قَالَ: ﴿مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ﴾ قَالَ: مَجَّدَنِیْ

عَبْدِیْ. وَقَالَ: مَرَّةً: فَوَّضَ اِلَیَّ عَبْدِیْ. فَاِذَا قَالَ: ﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ قَالَ: هٰذَا بَيْنِیْ وَبَيْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ، فَاِذَا قَالَ: ﴿ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ قَالَ: هٰذَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَاسَاَلَ.

وهو جزء من الحديث، رواه مسلم، باب وجوب قراءة الفاتحة فی كل ركعة......،رقم:۸۷۸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے سورہ فاتحہ کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کردیا ہے (پہلی آدھی سورت کا تعلق مجھ سے ہے اور دوسری آدھی سورت کا تعلق میرے بندے سے ہے) اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو وہ مانگے گا۔ جب بندہ کہتا ہے اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کے رب ہیں'' تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری خوبی بیان کی۔ جب بندہ کہتا ہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ''جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں'' تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: بندے نے میری تعریف کی۔ جب بندہ کہتا ہے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ''جو جزا اور سزا کے دن کے مالک ہیں'' تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی۔ جب بندہ کہتا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ''ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے مدد مانگتے ہیں'' تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے یعنی عبادت کرنا میرے لئے ہے اور مدد مانگنا بندے کی ضرورت ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اسے دیا جائے گا۔ جب بندہ کہتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ''ہمیں سیدھے راستے پر چلا دیجئے، ان لوگوں کے راستہ پر جن لوگوں پر آپ نے فضل فرمایا ہے، نہ اُن لوگوں کے راستہ پر جن پر آپ کا غضب نازل ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے'' تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سورت کا یہ حصہ خالص میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے نے جو مانگا وہ اسے مل گیا۔ (مسلم)

﴿199﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِذَا قَالَ الْاِمَامُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوا: آمِيْنَ، فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

رواه البخاری، باب جهر المأموم بالتامين،رقم:۷۸۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب امام (سورہ فاتحہ کے اخیر میں) غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ، کہے تو تم آمین کہو اس لئے کہ جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل جائے یعنی دونوں کی آمین کا وقت ایک ہو تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

﴿200﴾ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ (فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ): وَاِذَا قَالَ: غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ، فَقُوْلُوا آمِيْنَ، يُجِبْكُمُ اللهُ.

رواه مسلم، باب التشهد في الصلاة،رقم:٩٠٤

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو آمین کہو، اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول فرمائیں گے۔ (مسلم)

﴿201﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلَى اَهْلِهِ اَنْ يَجِدَ فِيْهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهِ، خَيْرٌ لَّهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ.

رواه مسلم، باب فضل قراءة القرآن......،رقم:١٨٧٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کسی کو یہ پسند ہے کہ جب وہ گھر جائے تو وہاں تین حاملہ اونٹنیاں موجود ہوں جو بڑی اور موٹی ہوں؟ ہم نے عرض کیا: یقیناً۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تین آیتوں کو تم میں سے کوئی شخص نماز میں پڑھتا ہے وہ تین بڑی اور موٹی اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔ (مسلم)

فائدہ: چونکہ عربوں کے نزدیک اونٹ نہایت پسندیدہ چیز تھی خاص طور سے وہ اونٹنی جس کا کوہان خوب گوشت سے بھرا ہو اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی مثال دی اور فرمایا کہ قرآن کریم کا پڑھنا اس پسندیدہ مال سے بھی بہتر ہے۔

﴿202﴾ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ رَكَعَ رَكْعَةً

اَوْ سَجَدَ سَجْدَةً، رُفِعَ بِهَا دَرَجَةً وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً. رواه كله احمد والبزار بنحوه باسانيد وبعضها رجاله رجال الصحيح ورواه الطبراني في الاوسط، مجمع الزوائد ٢/٥١٥

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص ایک رکوع کرتا ہے یا ایک سجدہ کرتا ہے اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور اس کی ایک غلطی معاف کر دی جاتی ہے۔ (مسند احمد، بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿203﴾ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي يَوْمًا وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَالَ رَجُلٌ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَنِ الْمُتَكَلِّمُ؟ قَالَ: اَنَا، قَالَ: رَاَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلاثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا، اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلُ. رواه البخاري، كتاب الاذان، رقم: ٧٩٩

حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپؐ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه اس پر ایک شخص نے کہا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ، آپؐ نے جب نماز ختم فرمائی تو دریافت فرمایا: کس نے یہ کلمات کہے تھے؟ اس شخص نے عرض کیا: میں نے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: میں نے تیس سے کچھ زائد فرشتے دیکھے ہر ایک ان کلمات کا ثواب پہلے لکھنے میں دوسرے سے آگے بڑھ رہا تھا۔ (بخاری)

﴿204﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِذَا قَالَ الْاِمَامُ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. رواه مسلم، باب التسميع والتحميد والتامين، رقم: ٩١٣

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب امام (رکوع سے اٹھتے ہوئے) سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم: اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ مل جاتا ہے اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (مسلم)

﴿205﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَقْرَبُ مَايَكُوْنُ الْعَبْدُ

مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ. رواه مسلم، باب ما يقال في الركوع والسجود،رقم:١٠٨٣

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ نماز کے دوران سجدہ کی حالت میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے لہٰذا (اس حالت میں) خوب دعائیں کیا کرو۔ (مسلم)

فائدہ: نفل نمازوں کے سجدوں میں خاص طور پر دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہئے۔

﴿206﴾ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً، وَمَحَا عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً، وَرَفَعَ لَهٗ بِهَا دَرَجَةً فَاسْتَكْثِرُوا مِنَ السُّجُوْدِ. رواه ابن ماجه، باب ماجاء في كثرة السجود، رقم:١٤٢٤

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ضرور ایک نیکی لکھدیتے ہیں، ایک گناہ معاف فرمادیتے ہیں اور ایک درجہ بلند کردیتے ہیں۔ لہٰذا خوب کثرت سے سجدے کیا کرو یعنی نماز پڑھا کرو۔ (ابن ماجہ)

﴿207﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِذَا قَرَاَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ، اِعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِيْ، يَقُوْلُ: يَاوَيْلِيْ! اُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ.

رواه مسلم، باب بيان اطلاق اسم الكفر......،رقم:٢٤٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ابن آدم سجدہ کی آیت تلاوت کر کے سجدہ کرلیتا ہے تو شیطان روتا ہوا ایک طرف ہٹ جاتا ہے اور کہتا ہے: ہائے افسوس! ابن آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اور اس نے سجدہ کیا تو وہ جنت کا مستحق ہوگیا۔ اور مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اور میں نے سجدہ سے انکار کیا تو میں جہنم کا مستحق ہوگیا۔ (مسلم)

﴿208﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ (فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ): اِذَا فَرَغَ اللهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَاَرَادَ اَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ اَرَادَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، اَمَرَ

الْمَلَائِكَةَ اَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا. مِمَّنْ اَرَادَ اللهُ تَعَالَى اَنْ يَرْحَمَهُ. مِمَّنْ يَقُوْلُ: لَآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ، فَيَعْرِفُوْنَهُمْ فِي النَّارِ، يَعْرِفُوْنَهُمْ بِاَثَرِ السُّجُوْدِ. تَاْكُلُ النَّارُ مِنَ ابْنِ آدَمَ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ. حَرَّمَ اللهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ، فَيُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ. رواه مسلم، باب معرفة طريق الرؤية، رقم:٤٥١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فارغ ہوجائیں گے اور یہ ارادہ فرمائیں گے کہ اپنی رحمت سے جن کو چاہیں دوزخ سے نکال لیں تو فرشتوں کو حکم فرمائیں گے کہ جن لوگوں نے دنیا میں شرک نہ کیا ہو اور لَآاِلٰـهَ اِلَّا اللهُ کہا ہو انہیں دوزخ کی آگ سے نکال لیں۔ فرشتے ان لوگوں کو سجدہ کے نشانات کی وجہ سے پہچان لیں گے۔ آگ سجدوں کے نشانات کے علاوہ تمام جسم کو جلادے گی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ پر سجدہ کے نشانات کو جلانا حرام کردیا ہے اور یہ لوگ (جن کے بارے میں فرشتوں کو حکم دیا گیا تھا) جہنم کی آگ سے نکال لئے جائیں گے۔ (مسلم)

فائدہ: سجدہ کے نشانات سے مراد وہ سات اعضاء ہیں جن پر انسان سجدہ کرتا ہے دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں پیر اور پیشانی (ناک سمیت)۔ (نووی)

﴿209﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ. رواه مسلم، باب التشهد فى الصلاة،رقم:٩٠٣

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کریم کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ (مسلم)

﴿210﴾ عَنْ خَفَّافِ بْنِ اِيْمَاءَ بْنِ رَحَضَةَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ يُشِيْرُ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ يَسْحَرُ بِهَا، وَكَذَبُوْا وَلٰكِنَّهُ التَّوْحِيْدُ.

رواه احمد مطولا، والطبرانى فى الكبير ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ٢/٣٣٣

حضرت خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب نماز کے اخیر میں یعنی قعدہ میں بیٹھتے تو اپنی شہادت کی انگلی مبارک سے اشارہ فرماتے۔ مشرکین کہتے تھے یہ اس اشارہ

سے (اَلْعِیَاذُ بِاللہِ) جادو کرتے ہیں، حالانکہ وہ جھوٹ بولتے تھے بلکہ رسول اللہ ﷺ اس سے توحید کا اشارہ فرماتے تھے یعنی یہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کا اشارہ ہے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿211﴾ عَنْ نَافِعٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ وَأَتْبَعَهَا بَصَرَهُ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَهِيَ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيْدِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ. رواہ احمد ۲/۱۱۹

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز (کے قعدہ) میں بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے اور (شہادت کی) انگلی سے اشارہ فرمایا اور نگاہ انگلی پر رکھی۔ پھر (نماز کے بعد) فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: یہ (شہادت کی انگلی) شیطان پر لوہے سے زیادہ سخت ہے یعنی تشہد کی حالت میں شہادت کی انگلی سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اشارہ کرنا شیطان پر نیزے وغیرہ پھینکنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ (مسند احمد)

خشوع وخضوع

آیاتِ قرآنیه

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی ق وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ﴾

[البقرة:۲۳۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تمام نمازوں کی اور خاص طور پر درمیان والی نماز یعنی نماز عصر کی پابندی کیا کرو اور اللہ تعالیٰ کے سامنے باادب اور نیازمند ہو کر کھڑے رہا کرو۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَاسْتَعِیْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ط وَاِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ﴾

[البقرة: ٤٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: صبر اور نماز کے ذریعہ سے مدد لیا کرو۔ بیشک وہ نماز دشوار ضرور ہے مگر جن کے دلوں میں خشوع ہے ان پر کچھ بھی دشوار نہیں۔ (بقرہ)

فائدہ: صبر یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو نفسانی خواہشات سے روکے اور اللہ تعالیٰ کے تمام احکام پورے کرے۔ نیز تکلیفوں کو برداشت کرنا بھی صبر ہے۔ (کشف الرحمان)

آیت شریفہ میں دین پر عمل کرنے کے لئے صبر اور نماز کے ذریعہ سے مدد کا حکم دیا گیا ہے۔ (فتح الملہم)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ﴾

[المؤمنون: ۱،۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یقیناً وہ ایمان والے کامیاب ہوگئے جو اپنی نماز میں خشوع خضوع کرنے والے ہیں۔ (مؤمنون)

احادیثِ نبویہ

﴿212﴾ عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوْبَةٌ، فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا، إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَالَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً، وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ.

رواه مسلم، باب فضل الوضوء......،صحيح مسلم ۲۰٦/۱ طبع داراحياء التراث العربى

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان بھی فرض نماز کا وقت آنے پر اس کے لئے اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر خوب خشوع کے ساتھ نماز پڑھتا ہے جس میں رکوع بھی اچھی طرح کرتا ہے تو جب تک کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے یہ نماز اس کے لئے پچھلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔ اور نماز کی یہ فضیلت اس کو ہمیشہ حاصل ہوتی رہے گی۔ (مسلم)

فائدہ: نماز کا خشوع یہ ہے کہ دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور خوف ہو اور اعضاء میں سکون ہو۔ اور خشوع میں یہ بات بھی شامل ہے کہ قیام کی حالت میں نگاہ سجدے کی جگہ پر، رکوع میں پیروں کی انگلیوں کی طرف، سجدے میں ناک پر اور بیٹھنے کی حالت میں گود پر ہو۔

(بیان القرآن، شرح سنن ابی داود للعینی)

﴿213﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ

وُضُوْءَ هٗ، ثُمَّ صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

رواه ابو داؤد، باب كراهية الوسوسة......، رقم: ٩٠٥

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر دو رکعت اس طرح پڑھتا ہے کہ اس میں کچھ بھولتا نہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف پوری طرح متوجہ رہتا ہے تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ (ابوداؤد)

﴿214﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَامِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ يَقُوْمُ فِيْ صَلَاتِهٖ فَيَعْلَمُ مَا يَقُوْلُ اِلَّا انْفَتَلَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مِنَ الْخَطَايَا لَيْسَ عَلَيْهِ ذَنْبٌ. (الحديث) رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح وله طرق عن ابى اسحاق ولم يخرجاه ووافقه الذهبى ٣٩٩/٢

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو مسلمان بھی کامل وضو کرتا ہے پھر اپنی نماز میں اس طرح دھیان سے کھڑا ہوتا ہے کہ اسے معلوم ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے تو نماز سے اس حال میں فارغ ہوتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا جیسے اس دن تھا جس دن اس کو اس کی ماں نے جنا تھا۔ (مستدرک حاکم)

﴿215﴾ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰی عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ، غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ عُلَمَاؤُنَا يَقُوْلُوْنَ: هٰذَا الْوُضُوْءُ اَسْبَغُ مَا يَتَوَضَّأُ بِهٖ اَحَدٌ لِلصَّلَاةِ. رواه مسلم، باب صفة الوضوء وكماله، رقم: ٥٣٨

حضرت حمران رحمہ اللہ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لئے پانی منگوایا اور وضو کرنا شروع کیا۔ پہلے اپنے ہاتھوں کو (گٹوں تک) تین مرتبہ دھویا پھر کلی کی اور ناک صاف کی پھر اپنے چہرہ کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنے

دائیں ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں ہاتھ کو بھی اسی طرح تین مرتبہ دھویا پھر سر کا مسح کیا پھر دائیں پیر کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں پیر کو بھی اسی طرح تین مرتبہ دھویا پھر فرمایا: جس طرح میں نے وضو کیا ہے اسی طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ وضو کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: جو شخص میرے اس طریقے کے مطابق وضو کرتا ہے پھر دو رکعت نماز اس طرح پڑھتا ہے کہ دل میں کسی چیز کا خیال نہیں لاتا تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ حضرت ابن شہابؒ نے فرمایا: ہمارے علماء فرماتے ہیں کہ یہ نماز کے لئے کامل ترین وضو ہے۔ (مسلم)

﴿216﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَرْبَعًا۔ شَكَّ سَهْلٌ۔ يُحْسِنُ فِيْهِمَا الرُّكُوْعَ وَالْخُشُوْعَ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ غُفِرَ لَهُ. رواه احمد و اسناده حسن، مجمع الزوائد ٢/٥٦٤

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر دو رکعت پڑھتا ہے یا چار رکعت، ان میں اچھی طرح رکوع کرتا ہے اور خشوع سے بھی پڑھتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿217﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَامِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ عَلَيْهِمَا اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.

رواه ابو داؤد، باب كراهية الوسوسة.....، رقم: ٩٠٦

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھتا ہے کہ دل نماز کی طرف متوجہ رہے اور اعضاء میں بھی سکون ہو تو اس کے لئے یقیناً جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

﴿218﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: طُوْلُ الْقُنُوْتِ. رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحيح ٥/٥٤

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کون سی نماز سب سے افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: جس نماز میں قیام لمبا ہو۔ (ابن حبان)

﴿219﴾ عَنْ مُغِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ، قَالَ: اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا؟

رواه البخاري، باب قوله: ليغفرلك الله ماتقدم من ذنبك ......، رقم: ٤٨٣٦

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں اتنا لمبا) قیام فرماتے کہ آپ کے پاؤں مبارک پر ورم آجاتا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ (اگر ہوں بھی تو) معاف فرمادیئے (پھر آپ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں؟) ارشاد فرمایا: کیا (اس بات پر) میں شکر گذار بندہ نہ بنوں۔ (بخاری)

﴿220﴾ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْصَرِفُ وَمَا كُتِبَ لَهُ اِلَّا عُشْرُ صَلَاتِهِ تُسْعُهَا ثُمُنُهَا سُبُعُهَا سُدُسُهَا خُمُسُهَا رُبُعُهَا ثُلُثُهَا نِصْفُهَا. رواه ابوداؤد، باب ماجاء في نقصان الصلوة، رقم: ٧٩٦

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آدمی نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اس کے لئے ثواب کا دسواں حصہ لکھا جاتا ہے اسی طرح بعض کے لئے نواں، آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھائی، تہائی، آدھا حصہ لکھا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حدیث شریف سے مراد یہ ہے کہ جس قدر نماز کی ظاہری شکل اور اندرونی کیفیات سنت کے مطابق ہوتی ہیں اتنا ہی زیادہ اجر وثواب ملتا ہے۔ (بذل المجہود)

﴿221﴾ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلصَّلَاةُ مَثْنٰى مَثْنٰى، تَشَهَّدُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَتَضَرُّعٌ، وَتَخَشُّعٌ، وَتَسَاكُنٌ ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ تَقُوْلُ: يَارَبِّ يَا رَبِّ ثَلَاثًا فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ كَذٰلِكَ فَهِيَ خِدَاجٌ. رواه احمد ١٦٧/٤

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: نماز کی دو دو رکعتیں اس طرح پڑھو کہ ہر دو رکعتوں کے اخیر میں تشہد پڑھو۔ نماز میں عاجزی، سکون اور مسکنت کا اظہار کرو۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو دعا کے لئے اپنے رب کے سامنے اس طرح اُٹھاؤ کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں تمہارے چہرے کی طرف ہوں۔ پھر تین بار یا رب یا رب کہہ کر دعا کرو۔ جس نے اس طرح نہ کیا اس کی نماز (اجرو ثواب کے لحاظ سے) ناقص ہوگی۔ (مسند احمد)

﴿222﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَایَزَالُ اللّٰہُ مُقْبِلًا عَلَی الْعَبْدِ فِیْ صَلَاتِہٖ مَالَمْ یَلْتَفِتْ، فَاِذَا صَرَفَ وَجْھَہٗ انْصَرَفَ عَنْہُ.

رواہ النسائی، باب التشدید فی الالتفات فی الصلاۃ، رقم: ۱۱۹۶

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندہ کی طرف اس وقت تک توجہ فرماتے ہیں جب تک وہ نماز میں کسی اور طرف متوجہ نہ ہو۔ جب بندہ اپنی توجہ نماز سے ہٹالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے اپنی توجہ ہٹالیتے ہیں۔ (نسائی)

﴿223﴾ عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ اَقْبَلَ اللّٰہُ عَلَیْہِ بِوَجْھِہٖ حَتّٰی یَنْقَلِبَ اَوْ یُحْدِثَ حَدَثَ سُوْءٍ.

رواہ ابن ماجہ، باب المصلی یتنخم، رقم: ۱۰۲۳

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی جب نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف پوری توجہ فرماتے ہیں یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہوجائے یا (نماز میں) کوئی ایسا عمل کرلے جو نماز کے خشوع کے خلاف ہو۔ (ابن ماجہ)

﴿224﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَا یَمْسَحِ الْحَصٰی فَاِنَّ الرَّحْمَۃَ تُوَاجِھُہٗ. رواہ الترمذی وقال: حدیث ابی ذر حدیث حسن، باب ماجاء فی کراھیۃ مسح الحصی......، رقم: ۳۷۹

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو تو نماز کی حالت میں بلاضرورت کنکریوں پر ہاتھ نہ پھیرے کیونکہ اس وقت اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: ابتدائے اسلام میں مسجدوں کے اندر صفوں کی جگہ کنکریاں بچھائی جاتی تھیں۔ کبھی کوئی کنکری کھڑی رہ جاتی جس کی وجہ سے سجدہ کرنا مشکل ہو جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار کنکریاں ہٹانے سے اس لئے منع فرمایا ہے کہ یہ وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کے متوجہ ہونے کا ہے۔ کنکریاں ہٹانے یا اس قسم کے کسی دوسرے کام میں متوجہ ہونے کی وجہ سے رحمت سے محرومی نہ ہو جائے۔

﴿225﴾ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا فِي الصَّلٰوةِ وَرَفَعْنَا رُؤُوْسَنَا مِنَ السُّجُوْدِ اَنْ نَطْمَئِنَّ عَلَى الْاَرْضِ جُلُوْسًا وَلَا نَسْتَوْفِزَ عَلٰى اَطْرَافِ الْاَقْدَامِ. رواه بتمامه هكذا الطبراني في الكبير واسناده حسن، وقد تكلم الازدي وابن حزم في بعض رجاله بمالا يقدح، مجمع الزوائد ٢/٣٢٥

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ جب ہم نماز کی حالت میں سجدہ سے سر اٹھائیں تو اطمینان سے زمین پر بیٹھیں، پنجوں کے بل نہ بیٹھیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿226﴾ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اُعْبُدِ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ، وَاعْدُدْ نَفْسَكَ فِي الْمَوْتٰى، وَاِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا تُسْتَجَابُ، وَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَشْهَدَ الصَّلَاتَيْنِ الْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ وَلَوْ حَبْوًا فَلْيَفْعَلْ.

رواه الطبراني في الكبير والرجل الذي من النخع لم اجد من ذكره وقد وردمن وجه آخر وسماه جابرًا. وفي الحاشية: وله شواهد يتقوى به، مجمع الزوائد ٢/١٦٥

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے انتقال کے وقت فرمایا: میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کرو گویا تم ان کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت نصیب نہ ہو تو پھر یہ دھیان میں رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہے ہیں۔ اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کیا کرو (اپنے آپ کو زندوں میں نہ سمجھو کہ پھر نہ کسی بات سے خوشی نہ کسی بات سے رنج) مظلوم کی بددعا سے اپنے آپ کو بچاتے رہو کیونکہ وہ فوراً قبول ہوتی ہے۔ جو تم میں سے عشاء اور فجر کی جماعت میں شریک ہونے کے لئے

زمین پر گھسٹ کر بھی جا سکتا ہو تو اسے گھسٹ کر جماعت میں شریک ہو جانا چاہئے۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿227﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ كُنْتَ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. (الحديث) رواه ابو محمد الابراهيمی فی كتاب الصلوة وابن النجار عن ابن عمرو هو حديث حسن، الجامع الصغير ٢/٦٩

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی طرح نماز پڑھا کرو جو سب سے رخصت ہونے والا ہو یعنی جس کو گمان ہو کہ یہ میری زندگی کی آخری نماز ہے اور اس طرح نماز پڑھو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو، اگر یہ حالت پیدا نہ ہو سکے تو کم از کم یہ کیفیت ضرور ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہے ہیں۔ (جامع الصغیر)

﴿228﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ، سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ، فَتَرُدُّ عَلَيْنَا، فَقَالَ: إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا.

رواه مسلم، باب تحريم الكلام فی الصلاة ......، رقم: ١٢٠١

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ابتدائے اسلام میں) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی حالت میں سلام کر لیا کرتے تھے اور آپؐ ہمیں سلام کا جواب دیا کرتے تھے۔ جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس آئے تو ہم نے (پہلی عادت کے مطابق) آپؐ کو سلام کیا آپؐ نے ہمیں جواب نہ دیا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پہلے ہم آپ کو نماز کی حالت میں سلام کرتے تھے آپ ہمیں جواب دیتے تھے (لیکن اس مرتبہ آپؐ نے جواب نہ دیا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز میں صرف نماز ہی کی طرف مشغول رہنا چاہئے۔ (مسلم)

﴿229﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُصَلِّيْ وَفِيْ صَدْرِهٖ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ ﷺ. رواه ابو داؤد، باب البكاء فی الصلاة، رقم: ٩٠٤

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپؐ کے سینہ مبارک سے رونے کی آواز (سانس رکنے کی وجہ سے) ایسی مسلسل

آرہی تھی جیسے چکّی کی آواز ہوتی ہے۔ (ابوداؤد)

﴿230﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَرْفُوْعًا قَالَ: مَثَلُ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَمَثَلِ الْمِيْزَانِ مَنْ اَوْفٰى اسْتَوْفٰى.

رواه البيهقي هكذا ورواه غيره عن الحسن مرسلا وهو الصواب، الترغيب ۱/۳۵۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرض نماز کی مثال ترازو کی سی ہے جو نماز کو پوری طرح ادا کرتا ہے اسے پورا اجر ملتا ہے۔ (بیہقی، ترغیب)

﴿231﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ دَهْرِشَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مُرْسَلًا (قَالَ) لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْ عَبْدٍ عَمَلًا حَتّٰى يُحْضِرَ قَلْبَهُ مَعَ بَدَنِهِ. اتحاف السادة ۳/۱۱۲، قال المنذري: رواه محمد بن نصر المروزي في كتاب الصلاة هكذا مرسلا ووصله ابو منصور الديلمي في مسند الفردوس من حديث ابي ابن كعب والمرسل اصح، الترغيب ۱/۳۴۶

حضرت عثمان بن ابی دہرش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کے اسی عمل کو قبول فرماتے ہیں جس میں وہ اپنے بدن کے ساتھ دل کو بھی متوجہ رکھتا ہے۔ (اتحاف)

﴿232﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: الصَّلَاةُ ثَلَاثَةُ اَثْلَاثٍ: الطُّهُوْرُ ثُلُثٌ، وَالرُّكُوْعُ ثُلُثٌ، وَالسُّجُوْدُ ثُلُثٌ، فَمَنْ اَدَّاهَا بِحَقِّهَا قُبِلَتْ مِنْهُ، وَقُبِلَ مِنْهُ سَائِرُ عَمَلِهِ، وَمَنْ رُدَّتْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ رُدَّ عَلَيْهِ سَائِرُ عَمَلِهِ. رواه البزار وقال: لا نعلمه مرفوعا الا عن المغيرة بن مسلم، قلت: والمغيرة ثقة واسناده حسن، مجمع الزوائد ۲/۳۴۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کے تین حصے ہیں۔ یعنی نماز کا پورا ثواب ان تین حصوں کے صحیح ادا کرنے پر ملتا ہے۔ پاکی حاصل کرنا تہائی حصہ ہے۔، رکوع تہائی حصہ ہے اور سجدہ تہائی حصہ ہے۔ جو شخص نماز آداب کی رعایت کے ساتھ پڑھتا ہے اس کی نماز قبول کی جاتی ہے اور اس کے سارے اعمال بھی قبول کئے جاتے ہیں۔ جس کی نماز (صحیح نہ پڑھنے کی وجہ سے) قبول نہیں ہوتی اس کے دوسرے اعمال بھی قبول نہیں ہوتے۔ (بزار، مجمع الزوائد)

﴿233﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْعَصْرَ فَبَصُرَ بِرَجُلٍ يُصَلِّی، فَقَالَ: يَافُلَانُ اتَّقِ اللهَ، اَحْسِنْ صَلَاتَكَ اَتَرَوْنَ اَنِّیْ لَا اَرَاكُمْ، اِنِّیْ لَاَرَى مِنْ خَلْفِیْ كَمَا اَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ، اَحْسِنُوا صَلَاتَكُمْ وَاَتِمُّوا رُكُوْعَكُمْ وَسُجُوْدَكُمْ.

رواه ابن خزيمة ۱/۳۳۲

حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی۔ اس کے بعد آپؐ نے ایک صاحب کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو اُنہیں آواز دے کر فرمایا: یا فلاں اللہ تعالیٰ سے ڈرو! نماز کو اچھی طرح سے پڑھو۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں تم کو نہیں دیکھتا؟ میں اپنے پیچھے کی چیزوں کو بھی ایسا ہی دیکھتا ہوں جیسا کہ اپنے سامنے کی چیزوں کو دیکھتا ہوں۔ اپنی نمازوں کو اچھی طرح پڑھا کرو، رکوع اور سجدوں کو پورے طور پر ادا کیا کرو۔ (ابن خزیمہ)

فائدہ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھے کی چیزوں کو بھی دیکھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ہے۔

﴿234﴾ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا رَكَعَ فَرَّجَ اَصَابِعَهُ وَاِذَا سَجَدَ ضَمَّ اَصَابِعَهُ. رواه الطبرانی فی الکبیر و اسناده حسن مجمع الزوائد ۲/۳۲۵

حضرت وائل بن حجر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع فرماتے تو (ہاتھوں کی) انگلیاں کھلی رکھتے اور جب سجدہ فرماتے تو انگلیاں ملا لیتے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿235﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يُتِمُّ رُكُوْعَهُ وَسُجُوْدَهُ لَمْ يَسْاَلِ اللهَ تَعَالٰى شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ عَاجِلًا اَوْ آجِلًا.

اتحاف السادة المتقين عن الطبرانی فی الکبیر ۳/۲۱

حضرت ابو درداء ﷺ روایت فرماتے ہیں: جو شخص دو رکعت اس طرح پڑھتا ہے کہ اس کا رکوع اور سجدہ پورے طور پر کرتا ہے (اس کے بعد) اللہ تعالیٰ سے جو مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو وہ فوراً یا (کسی مصلحت کی وجہ سے) کچھ دیر کے بعد ضرور عطا فرماتے ہیں۔ (طبرانی، اتحاف)

﴿236﴾ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللهِ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ الَّذِیْ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهُ وَيَنْقُرُ فِیْ سُجُوْدِهٖ مَثَلُ الْجَائِعِ يَاْكُلُ التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَيْنِ لَا تُغْنِيَانِ

عَنْهُ شَيْئًا. رواه الطبراني في الكبير و ابو يعلي و اسناده حسن، مجمع الزوائد ٢/٣٠٣

حضرت ابوعبداللہ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو پورے طریقے پر رکوع نہیں کرتا اور سجدہ میں بھی ٹھونگیں مارتا ہے اس بھوکے شخص کی سی ہے جو ایک دو کھجوریں کھائے جس سے اس کی بھوک دور نہیں ہوتی اسی طرح ایسی نماز کسی کام نہیں آتی۔ (طبرانی، ابویعلی، مجمع الزوائد)

﴿237﴾ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَوَّلُ شَيْءٍ يُرْفَعُ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْخُشُوْعُ حَتّٰى لَا تَرٰى فِيْهَا خَاشِعًا.

رواه الطبراني في الكبير واسناده حسن، مجمع الزوائد ٢/٣٢٦

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت میں سب سے پہلے خشوع اٹھایا جائے گا یہاں تک کہ تمہیں امت میں ایک بھی خشوع والا نہ ملے گا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿238﴾ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِيْ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ؟ قَالَ: لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا، اَوْ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَلَا فِي السُّجُوْدِ.

رواه احمد والطبراني في الكبير والاوسط ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٢/٣٠٠

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدترین چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں سے چوری کر لیتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! نماز میں سے کس طرح چوری کر لیتا ہے؟ ارشاد فرمایا: اس کا رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہیں کرتا۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿239﴾ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَنْظُرُ اللهُ اِلٰى صَلَاةِ رَجُلٍ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهُ بَيْنَ رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ. رواه احمد، الفتح الرباني ٣/٢٦٧)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی نماز کی طرف دیکھتے ہی نہیں جو رکوع اور سجدہ کے درمیان یعنی قومہ میں اپنی

کمر کو سیدھا نہ کرے۔ (مسند احمد، الفتح الربانی)

﴿240﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطٰنُ مِنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماذكر في الالتفات في الصلاة، رقم: ٥٩٠

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا کیسا ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ شیطان کا آدمی کی نماز میں سے اچک لینا ہے۔ (ترمذی)

﴿241﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ، اَوْلَا تَرْجِعُ اِلَيْهِمْ.

رواه مسلم، باب النهي عن رفع البصر......، رقم: ٩٦٦

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں وہ باز آجائیں ورنہ ان کی نگاہیں اوپر کی اوپر ہی رہ جائیں گی۔ (مسلم)

﴿242﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرَدَّ، فَقَالَ: اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَرَجَعَ فَصَلّٰى كَمَا صَلّٰى، ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰى فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، ثَلَاثًا، فَقَالَ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَيْرَهُ، فَعَلِّمْنِيْ، فَقَالَ: اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلَاتِكَ كُلِّهَا.

رواه البخاري، باب وجوب القراءة للامام والماموم في الصلوات كلها......، رقم: ٧٥٧

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔ ایک اور صاحب بھی مسجد میں آئے اور نماز پڑھی پھر (رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: جاؤ نماز پڑھو

کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ گئے اور جیسے نماز پہلے پڑھی تھی ویسی ہی نماز پڑھ کر آئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آ کر سلام کیا۔ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: جاؤ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس طرح تین مرتبہ ہوا۔ ان صاحب نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ ؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا آپ مجھے نماز سکھایئے۔ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوا کرو تو تکبیر کہا کرو پھر قرآن مجید میں سے جو کچھ تم پڑھ سکو پڑھو۔ پھر رکوع میں جاؤ تو اطمینان سے رکوع کرو پھر رکوع سے کھڑے ہو تو اطمینان سے کھڑے ہو۔ پھر سجدہ میں جاؤ تو اطمینان سے سجدہ کرو پھر سجدہ سے اٹھو تو اطمینان سے بیٹھو یہ سب کام اپنی پوری نماز میں کرو۔ (بخاری)

وضو کے فضائل

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾

[المائدة:٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو پہلے اپنے منہ کو اور کہنیوں تک اپنے ہاتھوں کو دھولیا کرو اپنے سروں کا مسح کرلیا کرو اور اپنے پاؤں بھی ٹخنوں تک دھولیا کرو۔

(مائدہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَاللّٰہُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ﴾ [التوبة:١٠٨]

اور اللہ تعالیٰ خوب پاک رہنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔ (توبہ)

احادیثِ نبویہ

﴿243﴾ عَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَأُ الْمِیْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَآنِ۔ اَوْتَمْلَأُ۔ مَابَیْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَالصَّلَاۃُ نُوْرٌ، وَالصَّدَقَۃُ بُرْھَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِیَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّۃٌ لَّکَ اَوْ عَلَیْکَ. (الحدیث) رواہ مسلم، باب فضل الوضوء،رقم:٥٣٤

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو آدھا ایمان ہے۔ الحمدللہ کہنا (اعمال کے) ترازو کو ثواب سے بھر دیتا ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ آسمان وزمین کے درمیان کی خالی جگہ کو ثواب سے بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے، صدقہ دلیل ہے، صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن تمہارے حق میں دلیل ہے یا تمہارے خلاف دلیل ہے یعنی اگر اس کی تلاوت کی اور اس پر عمل کیا تو یہ تمہاری نجات کا ذریعہ ہوگا ورنہ تمہاری پکڑ کا ذریعہ ہوگا۔ (مسلم)

فائدہ : اس حدیث شریف میں وضو کو آدھا ایمان اس لئے فرمایا ہے کہ ایمان سے دل کے کفر وشرک کی ناپاکی دور ہوتی ہے اور وضو سے اعضاء کی ناپاکی دور ہوتی ہے۔ نماز کے نور ہونے کا ایک معنی یہ ہے کہ نماز گناہ اور بے حیائی سے روکتی ہے جس طرح نور اندھیرے کو دور کرتا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ نماز کی وجہ سے نمازی کا چہرہ قیامت کے دن روشن ہوگا اور دنیا میں بھی نمازی کے چہرہ پر تر وتازگی ہوگی۔ تیسرا معنی یہ ہے کہ نماز قبر اور قیامت کے اندھیروں میں روشنی ہے۔ صدقہ کے دلیل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مال انسان کو محبوب ہوتا ہے اور جب وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اس کو خرچ کرتا ہے اور صدقہ کرتا ہے تو یہ صدقہ کرنا اس کے ایمان میں سچا ہونے کی علامت اور دلیل ہے۔ صبر کے روشنی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ صبر کرنے والا شخص یعنی اللہ تعالیٰ کے حکموں کو پورا کرنے والا، نافرمانی سے رکنے والا اور تکلیفوں کو برداشت کرنے والا اپنے اندر ہدایت کی روشنی لئے ہوئے ہے۔ (نووی، مرقاۃ)

﴿244﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ خَلِیْلِیْ ﷺ یَقُوْلُ: تَبْلُغُ الْحِلْیَۃُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوَضُوْءُ. رواہ مسلم، باب تبلغ الحلیۃ......، رقم:٥٨٦

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مؤمن کا زیور قیامت کے دن وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے یعنی اعضاء کے جن حصوں تک وضو کا پانی پہنچے گا وہاں تک زیور پہنایا جائے گا۔ (مسلم)

﴿245﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ اُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یُطِیْلَ غُرَّتَہٗ فَلْیَفْعَلْ.

رواہ البخاری، باب فضل الوضوء والغر المحجلون......،رقم:۱۳۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری امت قیامت کے دن اس حال میں بلائی جائے گی کہ ان کے ہاتھ پاؤں اور چہرے وضو میں دُھلنے کی وجہ سے روشن اور چمکدار ہوں گے لہٰذا جو شخص اپنی روشنی کو بڑھانا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے بڑھائے۔ (بخاری)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ وضو اس اہتمام سے کیا جائے کہ اعضاءِ وضو میں کوئی جگہ خشک نہ رہے۔ (مظاہر حق)

﴿246﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَاہُ مِنْ جَسَدِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِہٖ.

رواہ مسلم، باب خروج الخطایا......، رقم:۵۷۸

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا (یعنی سنتوں اور آداب ومستحبات کا اہتمام کیا) تو اس کے گناہ جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔ (مسلم)

فائدہ: علماء کی تحقیق یہ ہے کہ وضو، نماز وغیرہ عبادات سے صرف گناہ صغیرہ معاف ہوتے ہیں۔ کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اس لئے وضو نماز وغیرہ عبادات کے ساتھ توبہ واستغفار کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔ البتہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کسی کے گناہ کبیرہ بھی معاف فرمادیں تو دوسری بات ہے۔ (نووی)

﴿247﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ یَقُوْلُ: لَا

يُسْبِغُ عَبْدٌ الْوُضُوْءَ اِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ.

رواه البزار ورجاله موثقون والحديث حسن ان شاء الله، مجمع الزوائد ١/٥٤٢

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو بندہ کامل وضو کرتا ہے یعنی ہر عضو کو اچھی طرح تین مرتبہ دھوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ (بزار، مجمع الزوائد)

﴿248﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ. اَوْ فَيُسْبِغُ. الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ، يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ . رواه مسلم، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، رقم:٥٥٣، وفی رواية لمسلم عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ: مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (الحديث)، باب الذكر المستحب عقب الوضوء،رقم:٥٥٤، وفی رواية لا بن ماجه عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ: ثُمَّ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ......، باب مایقال بعد الوضوء، رقم: ٤٦٩، وفی رواية لابی داؤد عَنْ عُقْبَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ: فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ رَفَعَ نَظَرَهٗ اِلَی السَّمَاءِ باب ما يقول الرجل إذا توضأ، رقم: ١٧٠: وفی رواية للترمذی عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ، وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ .

(الحديث) باب فی ما يقال بعد الوضوء ،رقم:٥٥

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص (مستحبات اور آداب کا اہتمام کرتے ہوئے) اچھی طرح وضو کرے پھر اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھے اس کے لئے یقینی طور پر جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہوجائے۔ حضرت عُقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کی روایت میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کا پڑھنا مذکور ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں تین مرتبہ ان کلمات کو پڑھنا مذکور ہے۔ ایک دوسری روایت میں حضرت عُقبہ رضی اللہ عنہ سے وضو کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر ان کلمات

کا پڑھنا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک اور روایت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ کلمات نقل کئے گئے ہیں: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ، وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ. **ترجمہ:** میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں، اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں میں سے بنا۔

﴿249﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ كُتِبَ فِيْ رَقٍّ ثُمَّ طُبِعَ بِطَابِعٍ فَلَمْ يُكْسَرْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (وهو جزء من الحديث) رواه الحاكم وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ١/٥٦٤

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کے بعد سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ پڑھتا ہے تو ان کلمات کو ایک کاغذ پر لکھ کر اس پر مہر لگا دی جاتی ہے جو قیامت تک نہیں توڑی جائے گی یعنی اس کے ثواب کو آخرت کے لئے ذخیرہ کر دیا جائے گا۔ (مستدرک حاکم)

﴿250﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ وَاحِدَةً فَتِلْكَ وَظِيْفَةُ الْوُضُوْءِ الَّتِيْ لَا بُدَّ مِنْهَا، وَمَنْ تَوَضَّأَ اثْنَتَيْنِ فَلَهٗ كِفْلَانِ، وَمَنْ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا فَذٰلِكَ وُضُوْئِيْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ. رواه احمد ٢/٩٨

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو میں ایک ایک مرتبہ ہر عضو کو دھوتا ہے تو یہ فرض کے درجے میں ہے اور جو شخص وضو میں دو دو مرتبہ ہر عضو کو دھوتا ہے تو اسے اجر کے دو حصے ملتے ہیں اور جو شخص وضو میں تین تین مرتبہ ہر عضو کو دھوتا ہے تو یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کا وضو ہے۔ (مسند احمد)

﴿251﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ، فَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ اَنْفِهٖ، فَاِذَا

غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ حَتّٰى تَخرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ، فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ، فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَاْسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَيْهِ، فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهُ نَافِلَةً لَهُ.

رواه النسائی، باب مسح الاذنين مع الراس......،رقم:۱۰۳

وَفِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ عَنْ عَمْرِوبْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ،وَفِيْهِ مَكَانَ (ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهُ نَافِلَةً) فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، وَمَجَّدَهُ بِالَّذِيْ هُوَ لَهُ اَهْلٌ، وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ، اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ.

رواه مسلم، باب اسلام عمرو بن عبسة،رقم:۱۹۳۰

حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مؤمن بندہ وضو کرتا ہے اوراس دوران کلی کرتا ہے تو اسکے منہ کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں۔ جب وہ ناک صاف کرتا ہے تو ناک کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں۔ جب چہرہ دھوتا ہے تو چہرے کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ پلکوں کی جڑوں سے نکل جاتے ہیں۔ جب ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ کانوں سے نکل جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں۔ پھر اس کا مسجد کی طرف چل کر جانا اور نماز پڑھنا اس کے لئے مزید (فضیلت کا ذریعہ) ہوتا ہے۔ (نسائی)

ایک دوسری روایت میں حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر وضو کے بعد کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد وثنا اور بزرگی بیان کرتا ہے جو ان کی شان کے لائق ہے اور اپنے دل کو (تمام فکروں سے) خالی کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتا ہے تو یہ شخص نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہو۔ (مسلم)

فائدہ: پہلی روایت کا بعض علماء نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ وضوء سے تمام جسم کے

گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور نماز پڑھنے سے تمام باطنی گناہ بھی معاف ہوجاتے ہیں۔
(کشف المغطاء)

﴿252﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَيُّمَا رَجُلٍ قَامَ اِلٰى وُضُوْئِهٖ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ، ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ نَزَلَتْ خَطِيْئَتُهُ مِنْ كَفَّيْهِ مَعَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَاِذَا مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ نَزَلَتْ خَطِيْئَتُهُ مِنْ لِسَانِهٖ وَشَفَتَيْهِ مَعَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ نَزَلَتْ خَطِيْئَتُهُ مِنْ سَمْعِهٖ وَبَصَرِهٖ مَعَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَرِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ سَلِمَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ هُوَ لَهُ وَمِنْ كُلِّ خَطِيْئَةٍ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ، قَالَ: فَاِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَتَهُ وَاِنْ قَعَدَ قَعَدَ سَالِمًا۔ رواه احمد ٥/٢٦٣

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی نماز کے ارادے سے وضو کرنے کے لئے اٹھتا ہے پھر اپنے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوتا ہے تو اس کی ہتھیلیوں کے گناہ پانی کے پہلے قطرہ کے ساتھ ہی جھڑ جاتے ہیں۔ پھر جب کلی کرتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک صاف کرتا ہے تو اس کی زبان اور ہونٹوں کے گناہ پانی کے پہلے قطرہ کے ساتھ ہی جھڑ جاتے ہیں۔ پھر جب اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے کان اور آنکھ کے گناہ پانی کے پہلے قطرہ کے ساتھ ہی جھڑ جاتے ہیں۔ پھر جب ہاتھوں کو کہنیوں تک اور پیروں کو ٹخنوں تک دھوتا ہے تو اپنے ہر گناہ اور غلطی سے اس طرح پاک صاف ہوجاتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہو۔ پھر جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس نماز کی وجہ سے درجہ بلند کردیتے ہیں اور اگر بیٹھا رہتا ہے (نماز میں مشغول نہیں ہوتا) تو بھی گناہوں سے پاک صاف ہوکر بیٹھا رہتا ہے۔ (مسند احمد)

﴿253﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ تَوَضَّاَ عَلٰى طُهْرٍ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ۔ رواه ابو داؤد، باب الرجل يجدد الوضوء......،رقم:٦٢

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے: جو شخص وضو ہونے کے باوجود تازہ وضو کرتا ہے اسے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ (ابوداؤد)

فائدہ: علماء نے لکھا ہے کہ وضو کے باوجود نیا وضو کرنے کی شرط یہ ہے کہ پہلے وضو

سے کوئی عبادت کرلی ہو۔ (بذل المجہود)

﴿254﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِی لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ. رواہ مسلم، باب السواك،رقم:٥٨٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت مشقت میں پڑ جائے گی تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (مسلم)

﴿255﴾ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ: اَلْحَیَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ. رواہ الترمذی وقال: حدیث ابی ایوب حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی فضل التزویج والحث علیه، رقم:١٠٨٠

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: چار چیزیں پیغمبروں کی سنتوں میں سے ہیں۔حیا کا ہونا، خوشبو لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔ (ترمذی)

﴿256﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَاِعْفَاءُ اللِّحْیَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْاَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الْاِبِطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكَرِیَّا: قَالَ مُصْعَبٌ: وَنَسِیْتُ الْعَاشِرَةَ، اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ. رواہ مسلم، باب خصال الفطرة،رقم:٦٠٤

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: دس چیزیں انبیاء علیہم السلام کی سنتوں میں سے ہیں: مونچھیں کاٹنا، ڈاڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑوں کو (اور اسی طرح جسم میں جہاں جہاں میل جمتا ہے مثلاً کان اور ناک کے سوراخ اور بغلوں وغیرہ کا) اہتمام سے دھونا، بغل کے بال اکھیڑنا، زیرناف بال مونڈنا اور پانی سے استنجا کرنا۔ حدیث کے راوی حضرت مصعبؒ فرماتے ہیں کہ دسویں چیز میں بھول گیا۔ میرا گمان ہے کہ دسویں چیز کلی کرنا ہے۔ (مسلم)

﴿257﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ. رواہ النسائی، باب الترغیب فی السواك،رقم:٥

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسواک منہ کو صاف کرنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔ (نسائی)

﴿258﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَاجَاءَ نِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَطُّ اِلَّا اَمَرَنِیْ بِالسِّوَاکِ، لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ اُحْفِیَ مُقَدَّمَ فِیَّ. رواہ احمد ۲۶۳/۵

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے مجھے مسواک کرنے کی تاکید کی یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ مسواک زیادہ کرنے کی وجہ سے میں اپنے مسوڑھوں کو چھیل نہ ڈالوں۔ (مسند احمد)

﴿259﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ لَا یَرْقُدُ مِنْ لَیْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَیَسْتَیْقِظُ اِلَّا یَتَسَوَّکُ قَبْلَ اَنْ یَتَوَضَّاَ. رواہ ابوداؤد، باب السواک لمن قام باللیل، رقم:۵۷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دن یا رات میں جب بھی سو کر اٹھتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک ضرور فرماتے۔ (ابوداؤد)

﴿260﴾ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَسَوَّکَ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّی قَامَ الْمَلَکُ خَلْفَهُ فَیَسْتَمِعُ لِقِرَاءَ تِهٖ فَیَدْنُوْ مِنْهُ. اَوْ کَلِمَةً نَحْوَهَا. حَتّٰی یَضَعَ فَاهُ عَلٰی فِیْهِ، فَمَا یَخْرُجُ مِنْ فِیْهِ شَیْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا صَارَ فِیْ جَوْفِ الْمَلَکِ، فَطَهِّرُوْا اَفْوَاهَکُمْ لِلْقُرْاٰنِ. رواہ البزار ورجالہ ثقات، مجمع الزوائد ۲۶۵/۲

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ مسواک کر کے نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کی تلاوت خوب دھیان سے سنتا ہے، پھر اس کے بہت قریب آجاتا ہے یہاں تک کہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھ دیتا ہے قرآن کریم کا جو بھی لفظ اس نمازی کے منہ سے نکلتا ہے سیدھا فرشتہ کے پیٹ میں پہنچتا ہے (اور اس طرح یہ فرشتوں کا محبوب بن جاتا ہے) اس لئے تم اپنے منہ قرآن کریم کی تلاوت کے لئے صاف ستھرے رکھو یعنی مسواک کا اہتمام کرو۔ (بزار، مجمع الزوائد)

﴿261﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: رَکْعَتَانِ بِسِوَاکٍ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِیْنَ رَکْعَةً بِغَیْرِ سِوَاکٍ. رواہ البزار ورجالہ موثقون، مجمع الزوائد ۲۶۳/۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسواک کر کے دو رکعتیں پڑھنا بغیر مسواک کئے ستر رکعتیں پڑھنے سے افضل ہے۔

﴿262﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ لِيَتَهَجَّدَ، يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ. رواه مسلم، باب السواك، رقم: ٥٩٣

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تہجد کے لئے اٹھتے تو مسواک سے اپنے منہ کو اچھی طرح رگڑ کر صاف کرتے۔ (مسلم)

﴿263﴾ عَنْ شُرَيْحٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ؟ قَالَتْ: بِالسِّوَاكِ. رواه مسلم، باب السواك، رقم: ٥٩٠

حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے؟ انہوں نے فرمایا: سب سے پہلے آپ ﷺ مسواک کرتے تھے۔ (مسلم)

﴿264﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ لِشَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ حَتَّى يَسْتَاكَ.

رواه الطبراني في الكبير و رجاله موثقون، مجمع الزوائد ٢/٢٦٦

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر سے کسی نماز کیلئے اس وقت تک نہیں نکلتے تھے جب تک مسواک نہ فرما لیتے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿265﴾ عَنْ أَبِي خَيْرَةَ الصُّبَاحِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ فِي الْوَفْدِ الَّذِيْنَ أَتَوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَزَوَّدَنَا الْأَرَاكَ نَسْتَاكُ بِهِ، فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللهِ عِنْدَنَا الْجَرِيْدُ، وَلٰكِنَّا نَقْبَلُ كَرَامَتَكَ وَعَطِيَّتَكَ. (الحديث) رواه الطبراني في الكبير و اسناده حسن، مجمع الزوائد ٢/٢٦٨

حضرت ابو خیرہ صباحی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس وفد میں شامل تھا جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے ہمیں پیلو کے درخت کی لکڑیاں مسواک کرنے کے لئے توشہ میں دیں۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس (مسواک کیلئے) کھجور کے درخت کی ٹہنیاں موجود ہیں لیکن ہم آپ ﷺ کے اس اکرام اور عطیہ کو قبول کرتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

مسجد کے فضائل واعمال

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ قف فَعَسٰٓی اُولٰٓئِكَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ﴾

[التوبة:١٨]

اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کرنا ان ہی لوگوں کا کام ہے جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور نماز کی پابندی کی اور زکوٰۃ دی اور (اللہ تعالیٰ پر ایسا توکل کیا کہ) سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور سے نہ ڈرے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں امید ہے کہ یہ لوگ ہدایت پانے والوں میں سے ہونگے یعنی اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ (توبہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ لا یُسَبِّحُ لَہٗ فِیْھَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ○ رِجَالٌ لا لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ لا یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْہِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ﴾ [النور:٣٦،٣٧]

(اللہ تعالیٰ نے ہدایت پانے والوں کا حال بیان فرمایا کہ) وہ ایسے گھروں میں جا کر

عبادت کیا کرتے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان گھروں کا ادب کیا جائے اور ان میں اللہ کا نام لیا جائے۔ ان گھروں میں ایسے لوگ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے نہ کسی قسم کی خرید غافل کرتی ہے نہ کسی قسم کی فروخت، وہ لوگ ایسے دن یعنی قیامت سے ڈرتے رہتے ہیں جس دن بہت سے دل پلٹ جائیں گے اور بہت سی آنکھیں اُلٹ جائیں گی۔ (نور)

فائدہ : ان گھروں سے مراد مساجد ہیں اور ان کا ادب یہ ہے کہ ان میں جنابت کی حالت میں داخل نہ ہوا جائے، کوئی ناپاک چیز داخل نہ کی جائے، شور نہ مچایا جائے، دنیا کے کام اور دنیا کی باتیں نہ کی جائیں، بدبودار چیز کھا کر نہ جایا جائے۔ (بیان القرآن)

احادیثِ نبویہ

﴿266﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی مَسَاجِدُهَا، وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا.

رواه مسلم، باب فضل الجلوس فی مصلاه......، رقم: ١٥٢٨

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب جگہوں سے زیادہ محبوب مساجد ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند جگہیں بازار ہیں۔ (مسلم)

﴿267﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَلْمَسَاجِدُ بُیُوْتُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ تُضِیْءُ لِاَهْلِ السَّمَاءِ کَمَا تُضِیْءُ نُجُوْمُ السَّمَاءِ لِاَهْلِ الْاَرْضِ.

رواه الطبرانی فی الکبیر ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ٢/ ١١٠

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مساجد زمین میں اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں۔ یہ آسمان والوں کیلئے ایسے چمکتی ہیں جیسا کہ زمین والوں کے لئے آسمان کے ستارے چمکتے ہیں۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿268﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ:

مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا يُذْكَرُ فِيْهِ اسْمُ اللهِ، بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحيح ٤/٤٨٦

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے کوئی مسجد بنائی جس میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنا دیتے ہیں۔ (ابن حبان)

﴿269﴾ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ اَعَدَّ اللهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ.

رواه البخاری، باب فضل من غدا الی المسجد......،رقم:٦٦٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح اور شام مسجد جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی کا انتظام فرماتے ہیں جتنی مرتبہ صبح یا شام مسجد جاتا ہے اتنی ہی مرتبہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے مہمانی کا انتظام فرماتے ہیں۔ (بخاری)

﴿270﴾ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْغُدُوُّ وَالرَّوَاحُ اِلَى الْمَسْجِدِ مِنَ الْجِهَادِ فِي سَبِيْلِ اللهِ. رواه الطبرانی فی الكبير، وفيه: القاسم ابو عبد الرحمن ثقة وفيه اختلاف، مجمع الزوائد ٢/١٤٧

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح اور شام مسجد جانا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے میں داخل ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿271﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: اَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ قَالَ: اَقَطْ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ، قَالَ الشَّيْطَانُ: حُفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ.

رواه ابو داؤد، باب ما يقول الرجل عند دخوله المسجد، رقم:٤٦٦

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: اَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ "میں عظمت والے اللہ کی اور اس کی کریم ذات کی اور اس کی نہ

ختم ہونے والی بادشاہت کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے'' جب یہ دعا پڑھی جاتی ہے تو شیطان کہتا ہے: مجھ سے (یہ شخص) پورے دن کے لئے محفوظ ہو گیا۔ (ابوداؤد)

﴿272﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ اَلِفَ الْمَسْجِدَ اَلِفَہُ اللّٰہُ. رواه الطبرانی فی الاوسط وفیه: ابن لهیعة وفیه کلام، مجمع الزوائد۲/۱۳۵

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد سے محبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿273﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اَلْمَسْجِدُ بَیْتُ کُلِّ تَقِیٍّ، وَتَکَفَّلَ اللّٰہُ لِمَنْ کَانَ الْمَسْجِدُ بَیْتَہُ بِالرَّوْحِ وَالرَّحْمَۃِ، وَالْجَوَازِ عَلَی الصِّرَاطِ اِلٰی رِضْوَانِ اللّٰہِ اِلَی الْجَنَّۃِ. رواه الطبرانی فی الکبیر والاوسط والبزار وقال: اسناده حسن، قلت: ورجال البزار کلهم رجال الصحیح، مجمع الزوائد۲/۱۳۴

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مسجد ہر متقی کا گھر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ جس کا گھر مسجد ہو اسے راحت دوں گا، اس پر رحمت کروں گا، پل صراط کا راستہ آسان کر دوں گا، اپنی رضا نصیب کروں گا اور اسے جنت عطا کروں گا۔ (طبرانی، بزار، مجمع الزوائد)

﴿274﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الشَّیْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ، کَذِئْبِ الْغَنَمِ، یَاْخُذُ الشَّاۃَ الْقَاصِیَۃَ وَالنَّاحِیَۃَ، فَاِیَّاکُمْ وَالشِّعَابَ، وَعَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ وَالْعَامَّۃِ وَالْمَسْجِدِ. رواه احمد ۵/۲۳۲

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان انسان کا بھیڑیا ہے بکریوں کے بھیڑیئے کی طرح کہ وہ ہر ایسی بکری کو پکڑ لیتا ہے جو ریوڑ سے دور ہو، الگ تھلگ ہو، اس لئے گھاٹیوں میں علیحدہ ٹھہرنے سے بچو۔ اجتماعیت کو، عام لوگوں میں رہنے کو اور مسجد کو لازم پکڑو۔ (مسند احمد)

﴿275﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَہُ بِالْاِیْمَانِ، قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ﴾ رواه الترمذي و قال: هذا حديث حسن غريب، باب ومن سورة التوبة،رقم:٣٠٩٣

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی کو بکثرت مسجد میں آنے والا دیکھو تو اس کے ایماندار ہونے کی گواہی دو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ **ترجمہ**: مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿276﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا تَوَطَّنَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ وَالذِّكْرِ، اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ لَهُ كَمَا يَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ، اِذَا قَدِمَ عَلَيْهِم. رواه ابن ماجه، باب لزوم المساجد وانتظار الصلوة،رقم:٨٠٠

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان نماز اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے مساجد کو اپنا ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے گھر کے لوگ اپنے کسی گم شدہ کے واپس آنے پر خوش ہوتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: مساجد کو ٹھکانا بنالینے سے مراد مساجد سے خصوصی تعلق اور مساجد میں کثرت سے آنا ہے۔

﴿277﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ كَانَ يُوَطِّنُ الْمَسَاجِدَ فَشَغَلَهُ اَمْرٌ اَوْ عِلَّةٌ، ثُمَّ عَادَ اِلٰى مَا كَانَ، اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ اِلَيْهِ كَمَا يَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ اِذَا قَدِمَ. رواه ابن خزيمة ١/١٨٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مساجد کو ٹھکانا بنایا ہوا تھا یعنی مساجد میں کثرت سے آتا جاتا تھا پھر وہ کسی کام میں مشغول ہو گیا یا بیماری کی وجہ سے رک گیا، پھر دوبارہ مساجد کو اسی طرح ٹھکانا بنالیا تو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ کر ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے کہ گھر کے لوگ اپنے کھوئے ہوئے کے واپس آنے پر خوش ہوتے ہیں۔

(ابن خزیمۃ)

﴿278﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ لِلْمَسَاجِدِ اَوْتَادًا، الْمَلَائِكَةُ جُلَسَاؤُهُمْ، اِنْ غَابُوا يَفْتَقِدُونَهُمْ، وَاِنْ مَرِضُوا عَادُوهُمْ، وَاِنْ كَانُوا فِیْ حَاجَةٍ

اَعَانُوهُمْ وَقَالَ ﷺ: جَلِيْسُ الْمَسْجِدِ عَلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ: اَخٌ مُسْتَفَادٌ، اَوْ كَلِمَةٌ مُحْكَمَةٌ، اَوْ رَحْمَةٌ مُنْتَظَرَةٌ. رواه احمد ٢/٤١٨

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کثرت سے مسجدوں میں جمع رہتے ہیں وہ مسجدوں کے کھونٹے ہیں۔ فرشتے ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ اگر وہ مسجدوں میں موجود نہ ہوں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں۔ اگر وہ بیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی عیادت کرتے ہیں۔ اگر وہ کسی ضرورت کے لئے جائیں تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: مسجد میں بیٹھنے والا تین فائدوں میں سے ایک فائدہ حاصل کرتا ہے۔ کسی بھائی سے ملاقات ہوتی ہے جس سے کوئی دینی فائدہ ہو جاتا ہے یا کوئی حکمت کی بات سننے کو مل جاتی ہے یا اللہ تعالیٰ کی رحمت مل جاتی ہے جس کا ہر مسلمان کو انتظار رہتا ہے۔ (مسند احمد)

﴿279﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ، وَاَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ. رواه ابو داؤد، باب اتخاذ المساجد في الدور، رقم ٤٥٥

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محلّوں میں مساجد بنانے کا حکم فرمایا اور اس بات کا بھی حکم فرمایا: مساجد کو صاف ستھرا رکھا جائے اور ان میں خوشبو بسائی جائے۔ (ابوداؤد)

﴿280﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَلْقُطُ الْقَذٰى مِنَ الْمَسْجِدِ فَتُوُفِّيَتْ فَلَمْ يُؤْذَنِ النَّبِيُّ ﷺ بِدَفْنِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِذَا مَاتَ لَكُمْ مَيِّتٌ فَآذِنُونِي، وَصَلّٰى عَلَيْهَا، وَقَالَ: اِنِّي رَاَيْتُهَا فِي الْجَنَّةِ لِمَا كَانَتْ تَلْقُطُ الْقَذٰى مِنَ الْمَسْجِدِ.

رواه الطبراني في الكبير و رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٢/١١٥

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت مسجد سے کوڑا کرکٹ اٹھاتی تھی۔ اس کا انتقال ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے دفن کرنے کی اطلاع نہیں دی گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو مجھے اس کی اطلاع دے دیا کرو۔ آپ ﷺ نے اس عورت کی نماز جنازہ پڑھی اور ارشاد فرمایا: میں نے اسے جنت میں دیکھا اس لئے کہ وہ مسجد سے کوڑا کرکٹ اٹھاتی تھی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عِلم و ذکر

عِلم

اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی سے براہِ راست استفادہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے اوامر کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر پورا کرنے کی غرض سے اللہ والا علم حاصل کرنا یعنی اس بات کی تحقیق کرنا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے اس حال میں کیا چاہتے ہیں۔

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ﴿كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ﴾ [البقرة ۱۵۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جس طرح (ہم نے کعبہ کو قبلہ مقرر کر کے تم پر اپنی نعمت کو مکمل کیا اسی طرح) ہم نے تم لوگوں میں ایک (عظیم الشان) رسول بھیجا جو تم ہی میں سے ہیں وہ تم کو ہماری

آیات پڑھ پڑھ کرسناتے ہیں، تم کونفس کی گندگی سے پاک کرتے ہیں، تم کو قرآنِ کریم کی تعلیم دیتے ہیں، اوراس قرآنِ کریم کی مراداوراپنی سنت اورطریقہ کی (بھی) تعلیم دیتے ہیں اورتم کو ایسی (مفید) باتوں کی تعلیم دیتے ہیں جن کی تم کوخبر بھی نہ تھی۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴾ [النساء:١١٣]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے: اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اورعلم کی باتیں نازل فرمائیں اورآپ کووہ باتیں سکھائی ہیں جوآپ نہ جانتے تھے اورآپ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔ (نساء)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِىْ عِلْمًا﴾ [طٰهٰ: ١١٤]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے: اورآپ یہ دعا کیجئے کہ اے میرے رب میرا علم بڑھادیجئے۔ (طٰہٰ)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ [النمل:١٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور بلاشبہ ہم نے داؤد اور سلیمان کوعلم عطا فرمایا اوراس پر ان دونوں نبیوں نے کہا کہ سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت دی۔ (نمل)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴾

[العنكبوت:٤٣]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اورہم یہ مثالیں لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں، (لیکن) انہیں علم والے ہی سمجھتے ہیں۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ [فاطر:٢٨]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک اللہ تعالیٰ سے ان کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو ان کی عظمت کا علم رکھتے ہیں۔ (فاطر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ [الزمر:٩]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے: آپ کہہ دیجئے کہ کیا علم والے اور بے علم برابر ہوسکتے ہیں؟ (زمر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِى الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ج وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ لا وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾ [المجادلة:١١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! جب تم سے یہ کہا جائے کہ مجلسوں میں دوسروں کے بیٹھنے کے لئے گنجائش کردو تو تم آنے والے کو جگہ دے دیا کرو اللہ تعالیٰ تم کو جنت میں کھلی جگہ دیں گے۔ اور جب کسی ضرورت کی وجہ سے تمہیں کہا جائے کہ مجلس سے اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو، اللہ تعالیٰ (اس حکم کو اسی طرح دوسرے احکامات کو، ماننے کی وجہ سے) تم میں سے ایمان والوں کے، اور جنہیں علم (علم دین) دیا گیا ہے ان کے درجے بلند کریں گے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہیں۔ (مجادلہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾

[البقرة ٤٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور سچ میں جھوٹ کو نہ ملاؤ اور جان بوجھ کر حق کو (یعنی شرعی احکام کو) نہ چھپاؤ جبکہ تم جانتے ہو۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾ [البقرة: ٤٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کیا (غضب ہے کہ) تم، لوگوں کو تو نیکی کا حکم کرتے ہو اور اپنی خبر بھی نہیں لیتے حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو (جس کا تقاضا یہ تھا کہ تم علم پر عمل کرتے) تو

پھر کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰكُمْ عَنْهُ﴾ [هود: ٨٨]

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا: (اور میں جس طرح ان باتوں کی تم کو تعلیم کرتا ہوں، خود بھی تو اس پر عمل کرتا ہوں) اور میں یہ نہیں چاہتا کہ جس کام سے تمہیں منع کروں میں خود اسے کروں۔ (ہود)

احادیثِ نبویہ

﴿ 1 ﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَثَلُ مَابَعَثَنِیَ اللّٰهُ مِنَ الْهُدٰی وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيْرِ اَصَابَ اَرْضًا، فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ، قَبِلَتِ الْمَاءَ، فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ، وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ، اَمْسَكَتِ الْمَاءَ، فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا، وَاَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً اُخْرٰی، اِنَّمَا هِیَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَاً، فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِیْ دِيْنِ اللّٰهِ وَ نَفَعَهُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَ مَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَی اللّٰهِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ.

رواه البخاری، باب فضل من علم و علّم، رقم: ٧٩

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے جس علم وہدایت کے ساتھ بھیجا ہے اس کی مثال اس بارش کی طرح ہے جو کسی زمین پر خوب برسے۔ (اور جس زمین پر بارش برسی وہ تین طرح کی تھی) (۱) اس کا ایک ٹکڑا عمدہ تھا جس نے پانی کو اپنے اندر جذب کرلیا، پھر خوب گھاس اور سبزہ اگایا۔ (۲) زمین کا ایک (دوسرا) ٹکڑا سخت تھا (جس نے پانی کو جذب تو نہیں کیا لیکن) اس کے اوپر پانی جمع ہوگیا، اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی لوگوں کو نفع پہنچایا۔ انہوں نے خود بھی پیا، جانوروں کو بھی پلایا اور کھیتوں کو بھی سیراب کیا۔ (۳) وہ بارش زمین کے ایسے ٹکڑوں پر بھی برسی جو چٹیل میدان ہی تھے جس نے نہ پانی جمع کیا اور نہ ہی گھاس اُگائی۔

(اسی طرح لوگ بھی تین قسم کے ہوتے ہیں پہلی مثال) اُس شخص کی ہے جس نے دین

میں سمجھ حاصل کی اور جس ہدایت کو دے کر اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے اللہ تعالیٰ نے اُسے اس ہدایت سے نفع پہنچایا، اس نے خود بھی سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا، (دوسری مثال اس شخص کی ہے جس نے خود تو فائدہ نہیں اٹھایا مگر دوسرے لوگوں نے اس سے فائدہ حاصل کیا)، (تیسری مثال) اس شخص کی ہے جس نے اس کی طرف سر اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور نہ اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کو قبول کیا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے۔ (بخاری)

﴿ 2 ﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهُ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء فی تعليم القرآن، رقم: ٢٩٠٧

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن شریف سیکھے اور سکھائے۔ (ترمذی)

﴿ 3 ﴾ عَنْ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ وَ تَعَلَّمَهُ وَعَمِلَ بِهِ اُلْبِسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَاجًا مِنْ نُوْرٍ ضَوْؤُهُ مِثْلُ ضَوْءِ الشَّمْسِ، وَيُكْسٰى وَالِدَيْهِ حُلَّتَانِ لَا يَقُوْمُ بِهِمَا الدُّنْيَا، فَيَقُوْلَانِ بِمَا كُسِيْنَا هٰذَا؟ فَيُقَالُ بِاَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ۔

رواه الحاكم و قال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه الذهبی ١/٥٦٨

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن شریف پڑھے اسے سیکھے اور اس پر عمل کرے، اس کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا جو نور کا بنا ہوا ہوگا اس کی روشنی سورج کی روشنی کی طرح ہوگی۔ اس کے والدین کو ایسے دو جوڑے پہنائے جائیں گے کہ تمام دنیا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ وہ عرض کریں گے یہ جوڑے ہمیں کس وجہ سے پہنائے گئے؟ ارشاد ہوگا: تمہارے بچے کے قرآن شریف پڑھنے کے بدلے میں۔

(مستدرک حاکم)

﴿ 4 ﴾ عَنْ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ، وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ضَوْئُهُ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوْتِ الدُّنْيَا،

لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا.

رواه ابوداؤد، باب في ثواب قراءة القرآن، رقم: ١٤٥٣

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن شریف پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ پھر اگر وہ سورج تمہارے گھروں میں طلوع ہو (تو جتنی روشنی وہ پھیلائے گا اس تاج کی روشنی اس سے بھی زیادہ ہوگی) تو تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا گمان ہے جو خود قرآن شریف پر عمل کرنے والا ہو یعنی جب والدین کے لئے یہ انعام ہے تو عمل کرنے والے کا انعام اس سے کہیں زیادہ ہوگا۔ (ابوداؤد)

﴿ 5 ﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ فَقَدِ اسْتَدْرَجَ النُّبُوَّةَ بَيْنَ جَنْبَيْهِ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يُوْحٰى اِلَيْهِ، لَا يَنْبَغِيْ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اَنْ يَجِدَ مَعَ مَنْ وَجَدَ، وَلَا يَجْهَلَ مَعَ مَنْ جَهِلَ، وَفِيْ جَوْفِهِ كَلَامُ اللهِ.

رواه الحاكم وقال: صحيح الاسناد، الترغيب ٢/٣٥٢

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کلام اللہ شریف پڑھا اُس نے علومِ نبوت کو اپنی پسلیوں کے درمیان لے لیا گو اس کی طرف وحی نہیں بھیجی جاتی۔ حافظ قرآن کے لئے مناسب نہیں کہ غصہ کرنے والوں کے ساتھ غصہ سے پیش آئے یا جاہلانہ سلوک کرنے والوں کے ساتھ جہالت کا سلوک کرے جبکہ وہ اپنے اندر اللہ تعالیٰ کا کلام لئے ہوئے ہے۔ (مستدرک حاکم، ترغیب)

﴿ 6 ﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ: عِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ، وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةُ اللهِ عَلٰى ابْنِ اٰدَمَ.

رواه الحافظ ابوبكر الخطيب في تاريخه باسناد حسن، الترغيب ١/١٠٣

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک وہ علم ہے جو دل میں اتر جائے وہی علم نافع ہے اور دوسرا وہ علم ہے جو صرف زبان پر ہو یعنی عمل اور اخلاص سے خالی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کے خلاف (اس کے مجرم

ہونے کی) دلیل ہے یعنی یہ علم الزام دیگا کہ جاننے کے باوجود عمل کیوں نہیں کیا۔ (ترغیب)

﴿ 7 ﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ: اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوْ اِلَى الْعَقِيْقِ فَيَأْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ، فِي غَيْرِ اِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ؟ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ: اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ اَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ، وَ ثَلَاثٌ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ ثَلَاثٍ، وَاَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَرْبَعٍ، وَمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ؟

رواہ مسلم، باب فضل قراءة القرآن......رقم: ۱۸۷۳

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ ہم لوگ صُفّہ میں بیٹھے تھے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون شخص اس کو پسند کرتا ہے کہ روزانہ صبح بازار بُطحان یا عَقِیق میں جائے اور دو عمدہ اونٹنیاں بغیر کسی گناہ (مثلاً چوری وغیرہ) اور بغیر قطع رحمی کے لے آئے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کو تو ہم میں سے ہر شخص پسند کرے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا صبح کے وقت مسجد میں جا کر قرآن کی دو آیتوں کا سیکھنا یا پڑھنا دو اونٹنیوں سے، تین آیتوں کا تین اونٹنیوں سے اور چار کا چار سے افضل ہے اور ان کے برابر اونٹوں سے افضل ہے۔ (مسلم)

فائدہ: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آیتوں کی تعداد اونٹنیوں اور اونٹوں کی تعداد سے افضل ہے مثلاً ایک آیت ایک اونٹنی اور ایک اونٹ دونوں سے افضل ہے۔

﴿ 8 ﴾ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ يُعْطِيْ.

(الحديث) رواه البخاري، باب من يرد الله به خيرا ـ رقم: ۷۱

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اُسے دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔ میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں، جبکہ اللہ تعالیٰ عطا کرنے والے ہیں۔ (بخاری)

فائدہ: حدیث شریف کے دوسرے جملہ کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم علم کے تقسیم کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس علم کی سمجھ، اس میں غور وفکر اور اُس کے مطابق عمل کی توفیق دینے والے ہیں ۔ (مرقاۃ)

﴿ 9 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: ضَمَّنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ ۔ رواه البخاري، باب قول النبي ﷺ اللهم علمه الكتاب، رقم: ٧٥

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور یہ دعا دی: یا اللہ! اسے قرآن کا علم عطا فرما دیجئے۔ (بخاری)

﴿ 10 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَ يَظْهَرَ الزِّنَا۔

رواه البخاري، باب رفع العلم وظهور الجهل، رقم: ٨٠

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت آجائے گی، شراب (کھلم کھلا) پی جائے گی۔ اور زنا پھیل جائے گا۔ (بخاری)

﴿ 11 ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِيْ اَظَافِيْرِيْ، ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ يَعْنِيْ عُمَرَ قَالُوْا: فَمَا اَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْعِلْمَ.

رواه البخاري، باب اللبن، رقم: ٧٠٠٦

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں ایک مرتبہ سو رہا تھا کہ (اسی حالت میں) مجھے دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا۔ میں نے اس سے اتنا پیا کہ میں اپنے ناخنوں تک سے سیرابی کے (آثار) نکلتے ہوئے محسوس کر رہا تھا۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر کو دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ آپ نے اس کی کیا تعبیر کی؟ ارشاد فرمایا: علم۔ یعنی عمر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے علوم میں سے بھرپور حصہ ملے گا۔ (بخاری)

﴿ 12 ﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَنْ يَشْبَعَ

الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَسْمَعُهُ، حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ .

رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء فی فضل الفقه على العبادة،رقم: ٢٦٨٦

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن بھلائی (یعنی علم) سے کبھی سیر نہیں ہوتا۔ وہ علم کی باتوں کو سن کر سیکھتا رہتا ہے۔ (یہاں تک کہ اسے موت آجاتی ہے) اور جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔ (ترمذی)

﴿ 13 ﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا اَبَا ذَرٍّ! لَاَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ، خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تُصَلِّيَ مِائَةَ رَكْعَةٍ، وَ لَاَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ، عُمِلَ بِهٖ اَوْ لَمْ يُعْمَلْ، خَيْرٌ مِنْ اَنْ تُصَلِّيَ اَلْفَ رَكْعَةٍ.

رواه ابن ماجه، باب فضل من تعلم القرآن وعلّمه، رقم: ٢١٩

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ابوذر! اگر تم صبح جاکر ایک آیت کلام اللہ شریف کی سیکھ لو تو نوافل کی سو رکعات سے افضل ہے اور اگر ایک باب علم کا سیکھ لو خواہ وہ اس وقت کا عمل ہو یا نہ ہو (مثلاً تیمّم کے مسائل) تو ہزار رکعات نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابن ماجہ)

﴿ 14 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ جَاءَ مَسْجِدِيْ هٰذَا، لَمْ يَاْتِهٖ اِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ اَوْ يُعَلِّمُهُ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ اِلٰى مَتَاعِ غَيْرِهٖ.

رواه ابن ماجه، باب فضل العلماء......رقم: ٢٢٧

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو میری اس مسجد یعنی مسجد نبوی میں صرف کسی خیر کی بات کو سیکھنے یا سکھانے کے لئے آئے تو وہ (ثواب میں) اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے درجہ میں ہے۔ اور جو اس کے علاوہ کسی اور غرض سے آئے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو دوسرے کے ساز و سامان کو دیکھ رہا ہو (اور ظاہر ہے کہ دوسرے کی چیزوں کو دیکھنے سے اپنا کوئی فائدہ نہیں)۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: حدیث شریف میں مذکورہ فضیلت تمام مساجد کے لئے ہے کیونکہ مساجد، مسجدِ

نبوی کی تابع ہیں۔ (انجاح الحاجہ)

﴿ 15 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ یَقُوْلُ: خَیْرُکُمْ اَحَاسِنُکُمْ اَخْلاَقًا اِذَا فَقِهُوْا. رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحيح على شرط مسلم ١/ ٢٩٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو تم میں سب سے اچھے اخلاق والے ہیں جب کہ ساتھ ساتھ ان میں دین کی سمجھ بھی ہو۔ (ابن حبان)

﴿ 16 ﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: النَّاسُ مَعَادِنُ کَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، فَخِیَارُهُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ خِیَارُهُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوا.

(الحديث) رواه احمد ٢/ ٥٣٩

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ کانوں کی طرح ہیں جس طرح سونے چاندی کی کانیں ہوتی ہیں۔ جو لوگ اسلام لانے سے پہلے بہتر رہے وہ لوگ اسلام کے زمانہ میں بھی بہتر ہیں جب کہ ان میں دین کی سمجھ ہو۔ (مسند احمد)

فائدہ: اس حدیث شریف میں انسانوں کو کانوں کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ جس طرح مختلف کانوں میں مختلف معدنیات ہوتی ہیں بعض زیادہ قیمتی جیسے سونا چاندی، بعض کم قیمتی جیسے چونا اور کوئلہ اسی طرح مختلف انسانوں میں مختلف عادات وصفات ہوتی ہیں جن کی وجہ سے بعض اونچے درجہ کے ہوتے ہیں اور بعض کم درجہ کے ہوتے ہیں۔ پھر جس طرح سونا چاندی جب تک کان میں پڑا رہتا ہے اس کی قیمت وہ نہیں ہوتی جو کان سے نکلنے کے بعد ہوتی ہے اسی طرح جب تک آدمی کفر کی ظلمت میں چھپا رہتا ہے خواہ اس کے اندر کتنی ہی سخاوت ہو، کتنی ہی شجاعت ہو اس کی وہ قیمت نہیں ہوتی جو اسلام لانے کے بعد دین کی سمجھ بوجھ حاصل کر لینے سے ہوتی ہے۔ (مظاہر حق)

﴿ 17 ﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ لَا یُرِیْدُ اِلَّا اَنْ یَتَعَلَّمَ خَیْرًا، اَوْ یُعَلِّمَهُ، کَانَ لَهُ کَاَجْرِ حَاجٍّ تَامًّا حَجَّتَهُ.

رواه الطبراني في الكبير ورجاله موثقون كلهم، مجمع الزوائد ١/ ٣٢٩

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص خیر کی بات سیکھنے یا سکھانے ہی کے لئے مسجد جائے تو اس کا ثواب اس حاجی کے ثواب کی طرح ہے جس کا حج کامل ہو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 18 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: عَلِّمُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا. (الحديث) رواه احمد ١/٢٨٣

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو (دین) سکھاؤ، ان کے ساتھ آسانی کا برتاؤ کرو اور سختی کا برتاؤ نہ کرو۔ (مسند احمد)

﴿ 19 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ مَرَّ بِسُوْقِ الْمَدِيْنَةِ فَوَقَفَ عَلَيْهَا وَقَالَ: يَاأَهْلَ السُّوْقِ مَا اَعْجَزَكُمْ؟ قَالُوا: وَمَا ذَاكَ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ؟ قَالَ: ذَاكَ مِيْرَاثُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يُقَسَّمُ، وَاَنْتُمْ هٰهُنَا، اَلَا تَذْهَبُوْنَ فَتَاْخُذُوْنَ نَصِيْبَكُمْ مِنْهُ ؟ قَالُوا: وَاَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجُوْا سِرَاعًا، وَوَقَفَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَهُمْ حَتّٰى رَجَعُوا، فَقَالَ لَهُمْ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! فَقَدْ اَتَيْنَا الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَلَمْ نَرَ فِيْهِ شَيْئًا يُقَسَّمُ! فَقَالَ لَهُمْ اَبُوْهُرَيْرَةَ: وَمَارَاَيْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ اَحَدًا؟ قَالُوْا: بَلٰى اِرَاَيْنَا قَوْمًا يُصَلُّوْنَ، وَقَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ، وَقَوْمًا يَتَذَاكَرُوْنَ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ، فَقَالَ لَهُمْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَيْحَكُمْ فَذَاكَ مِيْرَاثُ مُحَمَّدٍ ﷺ.

رواه الطبراني في الاوسط واسناده حسن، مجمع الزوائد ١/٣٣١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مدینہ کے بازار سے گزرتے ہوئے ٹھہر گئے اور فرمایا: بازار والو! تمہیں کس چیز نے عاجز بنا دیا ہے؟ لوگوں نے پوچھا: ابوہریرہ کیا بات ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یہاں بیٹھے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تقسیم ہو رہی ہے۔ کیا تم جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث سے اپنا حصہ لینا نہیں چاہتے؟ لوگوں نے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کہاں تقسیم ہو رہی ہے؟ آپ نے فرمایا: مسجد میں۔ لوگ دوڑے ہوئے مسجد میں گئے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ لوگوں کے واپس آنے کے انتظار میں وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ لوگ واپس آگئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا بات ہوئی کہ تم واپس آگئے؟ انہوں نے عرض کیا: ابوہریرہ ہم مسجد گئے، جب ہم مسجد میں داخل ہوئے تو ہم نے وہاں کوئی چیز تقسیم ہوتی ہوئی نہیں دیکھی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تم نے مسجد میں کسی کو نہیں

دیکھا؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، ہم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے، کچھ لوگ قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے اور کچھ لوگ حلال وحرام کا مذاکرہ کر رہے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر افسوس ہے، یہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث ہے۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 20 ﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِذَا اَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّيْنِ، وَاَلْهَمَهُ رُشْدَهُ.

رواه البزارو الطبراني في الكبير ورجالهٗ موثقون، مجمع الزوائد ۱/۳۲۷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں اور صحیح بات اس کے دل میں ڈالتے ہیں۔ (بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 21 ﴾ عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَجَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ اِذْ اَقْبَلَ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ، فَاَقْبَلَ اِثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ، قَالَ: فَوَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا، وَ اَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلاَ اُخْبِرُكُمْ عَلَى النَّفَرِ الثَّلاَثَةِ؟ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللهِ تَعَالٰى فَآوَاهُ اللهُ اِلَيْهِ، وَاَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللهُ مِنْهُ، وَاَمَّا الْآخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ.

رواه البخاري، باب من قعد حيث ينتهي به المجلس......، رقم: ٦٦

حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور لوگ بھی آپؐ کے پاس موجود تھے۔ اتنے میں تین آدمی آئے، دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور ایک چلا گیا۔ وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو گئے۔ ان میں سے ایک صاحب کو حلقہ میں خالی جگہ نظر آئی وہ اس جگہ بیٹھ گئے، دوسرے صاحب لوگوں کے پیچھے بیٹھ گئے اور تیسرا آدمی (جیسا کے اوپر گذرا) پشت پھیر کر چلا گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ حلقہ سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ ایک نے تو اللہ تعالیٰ کے پاس اپنی جگہ بنائی یعنی حلقہ میں بیٹھ گیا تو اللہ

تعالیٰ نے اسے (اپنی رحمت میں) جگہ دے دی۔ دوسرے نے (حلقہ کے اندر بیٹھنے میں) شرم محسوس کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس کے ساتھ حیا کا معاملہ فرمایا یعنی اپنی رحمت سے محروم نہ فرمایا اور تیسرے نے بے رُخی کی، اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے بے رُخی کا معاملہ فرمایا۔ (بخاری)

﴿ 22 ﴾ عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ الْعَبْدِیِّ رَحِمَهُ اللهُ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: یَاْتِیْکُمْ رِجَالٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ یَتَعَلَّمُوْنَ، فَاِذَا جَاؤُوْکُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَیْرًا قَالَ: فَکَانَ اَبُوْسَعِیْدٍ اِذَا رَآنَا قَالَ: مَرْحَبًا بِوَصِیَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ۔

رواه الترمذی، باب ماجاء فی الاستیصاء......، رقم: ٢٦٥١

حضرت ابو ہارون عبدیؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرمایا: تمہارے پاس لوگ مشرق کی جانب سے دین کا علم سیکھنے آئیں گے۔ لہٰذا جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرنا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے شاگرد ابو ہارون عبدیؒ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ہمیں دیکھتے تو فرماتے: خوش آمدید ان لوگوں کو جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وصیت فرمائی۔ (ترمذی)

﴿ 23 ﴾ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ طَلَبَ عِلْمًا فَاَدْرَکَهُ کَتَبَ اللهُ لَهُ کِفْلَیْنِ مِنَ الْاَجْرِ، وَ مَنْ طَلَبَ عِلْمًا فَلَمْ یُدْرِکْهُ کَتَبَ اللهُ لَهُ کِفْلًا مِنَ الْاَجْرِ۔ رواه الطبرانی فی الکبیر ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ١/ ٣٣٠

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص علم کی تلاش میں لگے پھر اس کو حاصل بھی کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دو اجر لکھ دیتے ہیں۔ اور جو شخص علم کا طالب ہو لیکن اُس کو حاصل نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک اجر لکھ دیتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 24 ﴾ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَ هُوَ فِی الْمَسْجِدِ مُتَّکِئٌ عَلٰی بُرْدٍ لَهُ اَحْمَرَ، فَقُلْتُ لَهُ: یَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنِّیْ جِئْتُ اَطْلُبُ الْعِلْمَ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِطَالِبِ الْعِلْمِ، اِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ لَتَحُفُّهُ الْمَلَائِکَةُ بِاَجْنِحَتِهَا، ثُمَّ یَرْکَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰی یَبْلُغُوْا السَّمَاءَ الدُّنْیَا مِنْ مَحَبَّتِهِمْ لِمَا یَطْلُبُ۔

رواه الطبرانی فی الکبیر ورجاله رجال الصحیح، مجمع الزوائد ١/ ٣٤٣

حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ اس وقت اپنی سرخ دھاریوں والی چادر پر ٹیک لگائے تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں علم حاصل کرنے آیا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: طالب علم کو خوش آمدید ہو! طالب علم کو فرشتے اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں اور پھر اس کثرت سے آکر اوپر تلے جمع ہوتے رہتے ہیں کہ آسمان تک پہونچ جاتے ہیں اور وہ اس علم کی محبت کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں جس کو یہ طالب علم حاصل کررہا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 25 ﴾ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ عَزَّوَجَلَّ لِلْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا قَعَدَ عَلٰى كُرْسِيِّهِ لِفَصْلِ عِبَادِهِ: إِنِّيْ لَمْ أَجْعَلْ عِلْمِيْ وَحِلْمِيْ فِيْكُمْ إِلَّا وَ أَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَغْفِرَ لَكُمْ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكُمْ وَلَا أُبَالِيْ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر ورواتہ ثقات، الترغیب ۱/۱۰۱

حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کے لئے اپنی (شان کے مطابق) کرسی پر تشریف فرما ہوں گے تو علماء سے فرمائیں گے: میں نے اپنے علم اور حلم یعنی نرمی اور برداشت سے تمہیں اسی لئے نوازا تھا کہ میں چاہتا تھا کہ تمہاری کوتاہیوں کے باوجود تم سے درگزر کروں اور مجھ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ یعنی تم چاہے کتنے ہی بڑے گنہگار ہو تمہیں بخشا میرے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿ 26 ﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْماً سَلَكَ اللهُ بِهِ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَ إِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰاتِ وَالْأَرْضِ، وَ الْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَاءِ، وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا، وَرَّثُوْا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ. رواہ ابو داؤد، باب فی فضل العلم، رقم: ۳۶٤۱

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص علم دین حاصل کرنے کے لئے کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی

وجہ سے اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلا دیتے ہیں یعنی علم حاصل کرنا اُس کے لئے جنت میں داخلہ کا ایک سبب بن جاتا ہے۔فرشتے طالب علم کی خوشنودی کے لئے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔عالم کے لئے آسمان وزمین کی ساری مخلوقات اور مچھلیاں جو پانی کے اندر ہیں سب کی سب دعائے مغفرت کرتی ہیں ۔ بلاشبہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودہویں رات کے چاند کو سارے ستاروں پر فضیلت ہے ۔ بلاشبہ علماء انبیاء علیہم السّلام کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السّلام دینار اور درہم (مال ودولت) کا وارث نہیں بناتے وہ تو علم کا وارث بناتے ہیں،لہٰذا جس شخص نے علم دین حاصل کیا اس نے (اس میراث میں سے) بھرپور حصہ لیا۔ (ابوداؤد)

﴿ 27 ﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: وَ مَوْتُ الْعَالِمِ مُصِیْبَۃٌ لَا تُجْبَرُ وَ ثُلْمَۃٌ لَا تُسَدُّ وَ ھُوَ نَجْمٌ طُمِسَ، مَوْتُ قَبِیْلَۃٍ اَیْسَرُ مِنْ مَوْتِ عَالِمٍ. (وھو بعض الحدیث) رواہ البیھقی فی شعب الایمان ۲/۲٦٤

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: عالم کی موت ایسی مصیبت ہے جس کی تلافی نہیں ہوسکتی اور ایسا نقصان ہے جو پورا نہیں ہوسکتا اور عالم ایسا ستارہ ہے جو (موت کی وجہ سے) بے نور ہوگیا۔ایک پورے قبیلے کی موت ایک عالم کی موت سے کم درجہ کی ہے۔ (بیہقی)

﴿ 28 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِنَّ مَثَلَ الْعُلَمَاءِ کَمَثَلِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَاءِ یُھْتَدٰی بِھَا فِیْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ، فَاِذَا انْطَمَسَتِ النُّجُوْمُ اَوْشَکَ اَنْ تَضِلَّ الْھُدَاۃُ. رواہ احمد ۳/۱۵۷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علماء کی مثال ان ستاروں کی طرح ہے جن سے خشکی اور تری کے اندھیروں میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔جب ستارے بے نور ہوجاتے ہیں تو اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ راستہ چلنے والے بھٹک جائیں۔ (مسند احمد)

فائدہ: مراد یہ ہے کہ علماء کے نہ ہونے سے لوگ گمراہ ہوجاتے ہیں۔

﴿ 29 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقِيْهٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ۔

رواه الترمذي و قال: هذا حديث غريب، باب ماجاء في فضل الفقه على العبادة، رقم: ٢٦٨١

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عالمِ دین شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ شیطان کے لئے ایک ہزار عابدوں کو دھوکہ دینا آسان ہے، پورے دین کی سمجھ رکھنے والے ایک عالم کو دھوکہ دینا مشکل ہے۔

﴿ 30 ﴾ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ اللهَ وَمَلَا ئِكَتَهُ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ حَتّٰى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَ حَتّٰى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ۔ رواه الترمذي

وقال: هذا حديث حسن غريب صحيح، باب ماجاء في فضل الفقه على العبادة، رقم: ٢٦٨٥

حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں ایک عابد تھا اور دوسرا عالم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک معمولی شخص پر۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو بھلائی سکھلانے والے پر اللہ تعالیٰ، ان کے فرشتے، آسمان اور زمین کی تمام مخلوقات یہاں تک کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلی (پانی میں اپنے اپنے انداز میں) رحمت بھیجتی اور دعائیں کرتی ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 31 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ وَمَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُاللهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ۔

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب منه حديث ان الدنيا ملعونة، رقم: ٢٣٢٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: غور سے سنو! دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہے،

البتہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور وہ چیزیں جو اللہ تعالیٰ سے قریب کریں (یعنی نیک عمل) اور عالم اور طالب علم کہ یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور نہیں ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 32 ﴾ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اُغْدُ عَالِماً اَوْ مُتَعَلِّمًا اَوْ مُسْتَمِعًا اَوْ مُحِبًّا وَلَا تَکُنِ الْخَامِسَةَ فَتَهْلِكَ وَالْخَامِسَةُ اَنْ تُبْغِضَ الْعِلْمَ وَاَهْلَهُ

رواه الطبراني في الثلاثة والبزار ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ١/٣٢٨

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم یا تو عالم بنو، یا طالب علم بنو، یا علم توجہ سے سننے والے بنو، یا علم اور علم والوں سے محبت کرنے والے بنو (ان چار کے علاوہ) پانچویں قسم کے مت بنو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ پانچویں قسم یہ ہے کہ تم علم اور علم والوں سے بغض رکھو۔ (طبرانی، بزار، مجمع الزوائد)

﴿ 33 ﴾ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ: رَجُلٍ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰی هَلَکَتِهِ فِی الْحَقِّ، وَرَجُلٍ آتَاهُ اللهُ حِکْمَةً فَهُوَ یَقْضِیْ بِهَا وَیُعَلِّمُهَا۔ رواه البخاري، باب انفاق المال في حقه، رقم: ١٤٠٩

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: حسد دو شخصوں کے علاوہ کسی پر جائز نہیں یعنی اگر حسد کرنا کسی پر جائز ہوتا تو یہ دو شخص ایسے تھے کہ ان پر جائز ہوتا۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا والے کاموں میں خرچ کرتا ہو۔ دوسرے وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور اسے دوسروں کو سکھاتا ہو۔ (بخاری)

﴿ 34 ﴾ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ، اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ، شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا یُرٰی عَلَیْهِ اَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا یَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ، حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ، فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْهِ اِلٰی رُکْبَتَیْهِ، وَوَضَعَ کَفَّیْهِ عَلٰی فَخِذَیْهِ، وَ قَالَ: یَا مُحَمَّدُ! اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَ تُقِیْمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِیَ الزَّکَاةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَ تَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ، یَسْئَلُهُ، وَیُصَدِّقُهُ، قَالَ: فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلَائِکَتِهِ،

وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، وَقَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِحْسَانِ؟ قَالَ: اَنْ تَعْبُدَاللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ، فَاِنَّهُ يَرَاكَ: قَالَ: فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، قَالَ: فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا؟ قَالَ: اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا، وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ، الْعَالَةَ، رِعَاءَ الشَّاءِ، يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِيْ: يَا عُمَرُ اَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ، اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: فَاِنَّهُ جِبْرِيْلُ، اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ۔

رواه مسلم، باب بيان الايمان والاسلام......رقم ۹۳

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شخص آیا جس کا لباس انتہائی سفید اور بال گہرے سیاہ تھے، نہ اس کی حالت سے سفر کے آثار ظاہر تھے (کہ جس سے سمجھا جاتا کہ یہ کوئی مسافر شخص ہے) اور نہ ہم میں سے کوئی اس کو پہچانتا تھا (جس سے یہ ظاہر ہوتا کہ یہ مدینہ کا مقامی ہے) بہر حال وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے قریب آ کر بیٹھا کہ اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے ملا لئے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھ لئے۔ اس کے بعد اس نے عرض کیا: اے محمد! مجھے بتائیے کہ اسلام کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام (کے ارکان میں سے) یہ ہے کہ تم (دل وزبان سے) یہ گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ذات عبادت و بندگی کے لائق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر بیت اللہ کے حج کی طاقت رکھتے ہو تو حج کرو۔ یہ سن کر اس شخص نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں اس شخص پر تعجب ہوا کہ سوال کرتا ہے (گویا کہ جانتا نہ ہو) اور پھر تصدیق بھی کرتا ہے (جیسے پہلے سے جانتا ہو) پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے بتائیے کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو، ان کے فرشتوں کو، ان کی کتابوں کو، ان کے رسولوں کو اور قیامت کے دن کو دل سے مانو اور اچھی بری تقدیر پر یقین رکھو۔ اس شخص نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے بتائیے کہ احسان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی اس طرح کرو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت نصیب نہ ہو تو پھر اتنا تو دھیان میں رکھو کہ اللہ تعالیٰ

تمہیں دیکھ رہے ہیں۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے (کہ کب آئے گی)؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں جواب دینے والا، سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا یعنی اس بارے میں میرا علم تم سے زیادہ نہیں۔ اس شخص نے عرض کیا: پھر مجھے اس کی کچھ نشانیاں ہی بتا دیجئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس کی ایک نشانی تو یہ ہے کہ) باندی اپنی مالکہ کو جنے گی اور (دوسری نشانی یہ ہے کہ) تم دیکھو گے کہ جن کے پاؤں میں جوتا اور جسم پر کپڑا نہیں ہے، فقیر ہیں، بکریاں چرانے والے ہیں وہ بڑی بڑی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر وہ شخص چلا گیا۔ میں نے کچھ دیر توقف کیا (اور آنے والے شخص کے بارے میں دریافت نہیں کیا) پھر آپؐ نے خود ہی مجھ سے پوچھا: عمر! جانتے ہو یہ سوالات کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور ان کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو تمہارے پاس تمہارا دین سکھانے کے لئے آئے تھے۔ (مسلم)

فائدہ: حدیث شریف میں قیامت کی نشانیوں میں باندی کا اپنی مالکہ کو جننے کا ایک مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب والدین کی نافرمانی عام ہو جائے گی یہاں تک کہ لڑکیاں جن کی طبیعت میں ماؤں کی اطاعت زیادہ ہوتی ہے وہ بھی نہ صرف یہ کہ ماؤں کی نافرمان ہو جائیں گی بلکہ اُلٹا ان پر اس طرح حکم چلائیں گی جس طرح ایک مالکہ اپنی باندی پر حکم چلاتی ہے۔ اسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عنوان سے تعبیر فرمایا ہے کہ عورت اپنی مالکہ کو جنے گی۔ دوسری نشانی کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب مال اور دولت ان لوگوں کے ہاتھ میں آجائے گی جو اس کے اہل نہیں ہوں گے۔ ان کی دلچسپی اونچے اونچے مکانات بنانے میں ہوگی اور اسی میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ (معارف الحدیث)

﴿ 35 ﴾ عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْ لُ اللهِ ﷺ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ، اَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ، وَالْآخَرُ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ، اَيُّهُمَا اَفْضَلُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَضْلُ هٰذَا الْعَالِمِ الَّذِيْ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ رَجُلًا۔ رواه الدارمی ١/١٠٩

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بنی اسرائیل کے دو شخصوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ ان دونوں میں کون افضل ہے؟ ان میں سے ایک عالم تھا جو فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو خیر کی باتیں سکھانے میں مشغول ہوجاتا۔ دوسرا دن کو روزہ رکھتا اور رات میں عبادت کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس عالم کی فضیلت جو فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو خیر کی باتیں سکھانے میں مشغول ہوجاتا اس عابد پر جو دن کو روزے رکھتا اور رات میں عبادت کرتا ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ درجہ کے شخص پر ہے۔ (دارمی)

﴿ 36 ﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ وَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ وَتَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ فَاِنِّي امْرُؤٌ مَقْبُوْضٌ وَاِنَّ الْعِلْمَ سَيُقْبَضُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ الرَّجُلَانِ فِي الْفَرِيْضَةِ لَا يَجِدَانِ مَنْ يُخْبِرُ هُمَا بِهَا۔ رواه البيهقي في شعب الايمان ٢/٢٥٥

حضرت عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، فرض احکام سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں دنیا سے اٹھا لیا جاؤں گا اور علم بھی عنقریب اٹھا لیا جائے گا یہاں تک کہ دو شخص ایک فرض حکم کے بارے میں اختلاف کریں گے اور (علم کے کم ہوجانے کی وجہ سے) کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو ان کو اس فرض حکم کے بارے میں صحیح بات بتادے۔ (بیہقی)

﴿ 37 ﴾ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَاَيُّهَا النَّاسُ! خُذُوا مِنَ الْعِلْمِ قَبْلَ اَنْ يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَقَبْلَ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ۔ (الحديث) رواه احمد ٥/٢٦٦

حضرت ابواُمامہ باہلی ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! علم کے واپس لیے جانے اور اٹھا لیے جانے سے پہلے علم حاصل کرلو۔ (مسنداحمد)

﴿ 38 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ اَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ، اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ، اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِيْ صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ، يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ۔ رواه ابن ماجه، باب ثواب معلم النّاس الخير، رقم: ٢٤٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مومن کے مرنے کے بعد جن اعمال کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے اُن میں ایک تو علم ہے جو کسی کو سکھایا اور پھیلایا ہو، دوسرا صالح اولاد ہے جس کو چھوڑا ہو، تیسرا قرآن شریف ہے جو میراث میں چھوڑ گیا ہو، چوتھا مسجد ہے جو بنا گیا ہو، پانچواں مسافرخانہ ہے جس کو اُس نے تعمیر کیا، چھٹا نہر ہے جس کو اُس نے جاری کیا ہو، ساتواں وہ صدقہ ہے جس کو اپنی زندگی اور صحت میں اس طرح دے گیا ہو کہ مرنے کے بعد اس کا ثواب ملتا رہے (مثلاً وقف کی شکل میں صدقہ کر گیا ہو)۔ (ابن ماجہ)

﴿39﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلاَ ثًا حَتّٰى تُفْهَمَ. (الحديث)، رواه البخاري، باب من اعاد الحديث......رقم: ٩٥

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب کوئی بات ارشادفرماتے تو اس کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ (اس بات کو) سمجھ لیا جائے۔ (بخاری)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی اہم بات ارشادفرماتے تو اس بات کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ لیں۔ (مظاہرحق)

﴿40﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا. رواه البخاري، باب كيف يقبض العلم؟رقم: ١٠٠

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ علم کو (آخری زمانے میں) اس طرح نہیں اٹھائیں گے کہ لوگوں (کے دل ودماغ) سے اسے پورے طور پر نکال لیں بلکہ علم کو اس طرح اٹھائیں گے کہ علماء کو ایک ایک کرکے اٹھاتے رہیں گے یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ علماء کے بجائے جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے، ان سے مسئلے پوچھے جائیں گے اور وہ علم کے بغیر فتویٰ دیں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ خود تو گمراہ تھے ہی دوسروں کو بھی گمراہ کردیں گے۔ (بخاری)

﴿41﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ كُلَّ

جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ سَخَّابٍ بِالْاَسْوَاقِ، جِيْفَةٍ بِاللَّيْلِ، حِمَارٍ بِالنَّهَارِ، عَالِمٍ بِاَمْرِ الدُّنْيَا، جَاهِلٍ بِاَمْرِ الْآخِرَةِ۔ رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحيح على شرط مسلم ١/٢٧٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص سے نفرت کرتے ہیں جو سخت مزاج ہو، زیادہ کھانے والا ہو، بازاروں میں چیخنے والا ہو، رات میں مردہ کی طرح (پڑا سوتا رہتا) ہو، دن میں گدھے کی طرح (دنیاوی کاموں میں ہی پھنسا رہتا) ہو، دنیا کے معاملات کا جاننے والا اور آخرت کے امور سے بالکل جاہل ہو۔ (ابن حبان)

﴿42﴾ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! اِنِّي قَدْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا اَخَافُ اَنْ يُنْسِيَ اَوَّلَهُ آخِرُهُ فَحَدِّثْنِي بِكَلِمَةٍ تَكُوْنُ جِمَاعًا، قَالَ: اتَّقِ اللهَ فِيْمَا تَعْلَمُ۔ رواه الترمذي و قال: هذا حديث ليس اسناده بمتصل وهو عندي مرسل، باب ماجاء في فضل الفقه على العبادة، رقم: ٢٦٨٣

حضرت یزید بن سلمہ جعفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ سے کئی حدیثیں سنی ہیں، مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ آخری حدیثیں تو مجھے یاد رہیں اور پہلی حدیثیں یاد نہ رہیں، مجھے اس لئے کوئی جامع بات ارشاد فرمادیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن امور کا تمہیں علم ہے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو یعنی اپنے علم کے مطابق عمل کرو۔

(ترمذی)

﴿43﴾ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوْا بِهِ الْعُلَمَاءَ وَلَا تُمَارُوا بِهِ السُّفَهَاءَ، وَلَا تَخَيَّرُوْا بِهِ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ، فَالنَّارُ النَّارُ۔ رواه ابن ماجه، باب الانتفاع بالعلم والعمل به، رقم: ٢٥٤

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علماء پر بڑائی جتانے، بیوقوفوں سے جھگڑنے یعنی ناسمجھ عوام سے الجھنے اور مجلسیں جمانے کے لئے علم حاصل نہ کرو۔ جو شخص ایسا کرے اس کے لئے آگ ہے آگ۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: ''علم کو مجلسیں جمانے کے لئے حاصل نہ کرو'' اس جملے کا مطلب یہ ہے کہ علم کے ذریعہ سے لوگوں کو اپنی ذات کی طرف متوجہ نہ کرو۔

﴿44﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ اَلْجَمَهُ اللهُ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ رواه ابوداؤد، باب کراهیة منع العلم، رقم: ٣٦٥٨

حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص سے علم کی کوئی بات پوچھی جائے اور وہ (باوجود جاننے کے) اُس کو چھپائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام ڈالیں گے۔ (ابوداؤد)

﴿45﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الَّذِیْ یَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ ثُمَّ لَا یُحَدِّثُ بِهٖ كَمَثَلِ الَّذِیْ یَكْنِزُ الْكَنْزَ ثُمَّ لَا یُنْفِقُ مِنْهُ۔

رواه الطبرانی فی الاوسط وفی اسناده ابن لهیعة، الترغیب ١/١٢٢

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو علم سیکھتا ہے پھر لوگوں کو نہیں سکھاتا اس شخص کی طرح ہے جو خزانہ جمع کرتا ہے پھر اس میں سے خرچ نہیں کرتا۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿46﴾ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا۔ (وهو قطعة من الحدیث) رواه مسلم، باب فی الادعیة، رقم: ٦٩٠٦

حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا" **ترجمه**: یا اللہ! میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو نہ ڈرے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔ (مسلم)

﴿47﴾ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یُسْاَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِیْمَا اَفْنَاهُ، وَ عَنْ عِلْمِهٖ فِیْمَا فَعَلَ، وَ عَنْ مَالِهٖ مِنْ اَیْنَ اكْتَسَبَهُ وَ فِیْمَا اَنْفَقَهُ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِیْمَا اَبْلَاهُ۔

رواه الترمذی و قال: هذا حدیث حسن صحیح، باب فی القیامة، رقم: ٢٤١٧

حضرت ابو برزہ اسلمی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن آدمی کے دونوں قدم اس وقت تک (حساب کی جگہ سے) نہیں ہٹ سکتے جب تک اُس سے اِن چیزوں کے بارے میں پوچھ نہ لیا جائے۔ اپنی عمر کس کام میں خرچ کی؟ اپنے علم پر کیا عمل کیا؟ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اپنی جسمانی قوت کس کام میں لگائی؟ (ترمذی)

﴿48﴾ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْاَزْدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الَّذِیْ یُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَیْرَوَیَنْسٰی نَفْسَهٗ کَمَثَلِ السِّرَاجِ یُضِیْءُ لِلنَّاسِ وَ یَحْرِقُ نَفْسَهٗ. رواه الطبرانی فی الکبیر و اسناده حسن ان شاء اللّٰه تعالیٰ، الترغیب ۱/۱۲٦

حضرت جندب بن عبداللہ ازدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو لوگوں کو خیر کی بات سکھائے اور اپنے آپ کو بھلا دے (خود عمل نہ کرے) اس چراغ کی سی ہے جو لوگوں کے لئے روشنی کرتا ہے لیکن خود کو جلا دیتا ہے۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿49﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَیْرِ فَقِیْهٍ، وَمَنْ لَمْ یَنْفَعْهُ عِلْمُهٗ ضَرَّهٗ جَهْلُهٗ، اِقْرَاِالْقُرْآنَ مَا نَهَاكَ، فَاِنْ لَمْ یَنْهَكَ فَلَسْتَ تَقْرَءُهٗ. رواه الطبرانی فی الکبیر و فیه شهر بن حوشب وهو ضعیف وقد وثق، مجمع الزوائد ۱/٤٤٠

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بعض علم رکھنے والے علمی سمجھ بوجھ نہیں رکھتے (علم کے ساتھ جو سمجھ بوجھ ہونی چاہئے اس سے خالی ہوتے ہیں) اور جس کا علم اسے فائدہ نہ پہنچائے تو اس کی جہالت اسے نقصان پہنچائے گی۔ قرآن کریم کو تم (حقیقت میں) اُس وقت پڑھنے والے (شمار) ہو گے جب تک وہ قرآن تمہیں (گناہوں اور برائیوں سے) روکتا رہے اور اگر وہ تمہیں نہ روکے تو تم اس کو حقیقت میں پڑھنے والے ہی نہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿50﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهٗ قَامَ لَیْلَةً بِمَکَّةَ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَامَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ، وَکَانَ اَوَّاهًا، فَقَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ، وَ حَرَّضْتَ وَ جَهَدْتَ وَ نَصَحْتَ، فَقَالَ: لَیَظْهَرَنَّ الْاِیْمَانُ حَتّٰی یُرَدَّ الْکُفْرُ اِلٰی مَوَاطِنِهٖ، وَلَتُخَاضَنَّ الْبِحَارُ بِالْاِسْلَامِ، وَلَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَتَعَلَّمُوْنَ فِیْهِ الْقُرْآنَ یَتَعَلَّمُوْنَهٗ وَیَقْرَؤُنَهٗ وَیَقُوْلُوْنَ: قَدْ قَرَاْنَا وَعَلِمْنَا، فَمَنْ ذَا الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌمِنَّا؟ (ثُمَّ

قَالَ لِاَصْحَابِهٖ) فَهَلْ فِي اُولٰئِكَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ اُولٰئِكَ؟ قَالَ اُولٰئِكَ مِنْكُمْ وَاُولٰئِكَ وَقُوْدُ النَّارِ۔

رواه الطبراني في الكبير ورجاله ثقات إلا أن هند بنت الحارث الْخَثْعَمِيَّةَ التابعية لم أرمن وثقها ولاجرحها، مجمع الزوائد ۱/۱۹۱ طبع مؤسسة المعارف، بيروت و هند مقبولة۔ تقريب التهذيب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات مکہ مکرّمہ میں کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو بہت (زیادہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) آہ وزاری کرنے والے تھے اٹھے اور عرض کیا: جی ہاں (میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں کہ آپؐ نے پہنچا دیا) آپؐ نے لوگوں کو اسلام کے لئے خوب اُبھارا اور آپؐ نے اس کے لئے خوب کوشش کی اور نصیحت فرمائی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان ضرور غالب ہوکر رہے گا یہاں تک کہ کفر کو اس کے ٹھکانوں کی طرف لوٹا دیا جائے، اور یقیناً تم اسلام کو پھیلانے کے لئے سمندر کا سفر بھی کروگے اور لوگوں پر ضرور ایسا زمانہ آئے گا جس میں لوگ قرآن کریم سیکھیں گے، اس کی تلاوت کریں گے اور کہیں گے ہم نے پڑھ لیا اور جان لیا، اب ہم سے بہتر کون ہوگا؟ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) کیا ان لوگوں میں کوئی خیر ہوسکتی ہے؟ یعنی ان میں ذرہ برابر بھی خیر نہیں ہے اور دعویٰ ہے کہ ہم سے بہتر کون ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا یہ لوگ تم ہی میں سے ہوں گے یعنی اسی امت میں سے ہوں گے اور یہی لوگ دوزخ کا ایندھن ہیں۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿51﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَتَذَاكَرُ يَنْزِعُ هٰذَا بِآيَةٍ وَيَنْزِعُ هٰذَا بِآيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَاَنَّمَا يُفْقَأُ فِي وَجْهِهٖ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ: يَا هٰؤُلَاءِ بِهٰذَا بُعِثْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُمِرْتُمْ؟ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ رواه الطبراني في الاوسط ورجاله ثقات اثبات، مجمع الزوائد ۱/۳۸۹

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے دروازے کے پاس بیٹھے ہوئے آپس میں اس طور پر مذاکرہ کررہے تھے کہ ایک شخص ایک آیت کو اور دوسرا شخص دوسری آیت کو اپنی بات کی دلیل میں پیش کرتا (اس طرح جھگڑے کی سی شکل بن گئی) اتنے میں رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپؐ کا چہرۂ مبارک (غصہ میں) ایسا سرخ ہو رہا تھا گویا آپؐ کے چہرہ مبارک پر انار کے دانے نچوڑ دیئے گئے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! کیا تم اس (جھگڑے) کے لئے دنیا میں بھیجے گئے ہو یا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے؟ میرے اس دنیا سے جانے کے بعد جھگڑنے کی وجہ سے ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ بن جانا (کہ یہ عمل کفر تک پہنچا دیتا ہے) (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿52﴾ عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: اَنَّ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: اِنَّمَا الْاُمُوْرُ ثَلَاثَةٌ: اَمْرٌ تَبَیَّنَ لَكَ رُشْدُهٗ فَاتَّبِعْهُ، وَاَمْرٌ تَبَیَّنَ لَكَ غَیُّهٗ فَاجْتَنِبْهُ، وَاَمْرٌ اُخْتُلِفَ فِیْهِ فَرُدَّهٗ اِلٰی عَالِمِهٖ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ موثقون، مجمع الزوائد ۱/ ۳۹۰

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: امور تین ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جس کا حق ہونا واضح ہو اس کی پیروی کرو، دوسرا وہ جس کا غلط ہونا واضح ہو اس سے بچو، تیسرا وہ جس کا حق ہونا یا غلط ہونا واضح نہ ہو اس کو اس کے جاننے والے یعنی عالم سے پوچھو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿53﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِتَّقُوا الْحَدِیْثَ عَنِّیْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ، وَ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَاْیِهٖ فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ.

رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن باب ماجاء فی الذی یفسر القران برایہ رقم: ۲۹۵۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری طرف نسبت کر کے حدیث بیان کرنے میں احتیاط کرو۔ صرف اسی حدیث کو بیان کرو جس کا حدیث ہونا تمہیں معلوم ہو۔ جس شخص نے جان بوجھ کر میری طرف غلط حدیث منسوب کی اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔ جس نے قرآن کریم کی تفسیر میں اپنی رائے سے کچھ کہا اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔ (ترمذی)

﴿54﴾ عَنْ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: مَنْ قَالَ فِیْ كِتَابِ اللہِ

قرآن کریم اور حدیث شریف سے اثر لینا

آیاتِ قرآنیه

قَالَ تَعَالٰى: ﴿ وَإِذَا سَمِعُوْا مَآ أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰى أَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ﴾ [المائدة:۸۳]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: اور جب یہ لوگ اس کتاب کو سنتے ہیں جو رسول پر نازل ہوئی ہے تو آپ (قرآن کریم کے تاثر سے) ان کی آنکھوں کو آنسوؤں سے بہتا ہوا دیکھتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ (مائدہ)

وَقَالَ تَعَالٰى ﴿ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَأَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴾

[الاعراف:۲۰۴]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو تا کہ

بِرَاْيِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاَ۔ رواه ابو داؤد، باب الكلام فى كتاب الله بلاعلم، رقم: ٣٦٥٢

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآنِ کریم (کی تفسیر) میں اپنی رائے سے کچھ کہا اور وہ حقیقت میں صحیح بھی ہو تب بھی اس نے غلطی کی۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو شخص قرآن کریم کی تفسیر اپنی عقل اور رائے سے کرتا ہے پھر اتفاقاً وہ صحیح بھی ہو جائے تب بھی اس نے غلطی کی کیونکہ اس نے اُس تفسیر کے لئے نہ احادیث کی طرف رجوع کیا اور نہ ہی علمائے اُمت کی طرف رجوع کیا۔ (مظاہر حق)

تم پر رحم کیا جائے۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْئَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰی اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا۔﴾ [الکھف: ۷۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ان بزرگ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اگر آپ (علم حاصل کرنے کے لئے) میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو اتنا خیال رہے کہ آپ کسی بات کے بارے میں پوچھیں نہیں جب تک کہ اس کے متعلق میں خود ہی نہ بتادوں۔ (کہف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فَبَشِّرْ عِبَادِ ○ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدٰهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ [الزمر: ۱۷، ۱۸]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو اس کلام الٰہی کو کان لگا کر سنتے ہیں پھر اس کی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے اور یہی عقل والے ہیں۔ (زمر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ج ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ۔﴾ [الزمر ۲۳]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام یعنی قرآن کریم نازل فرمایا ہے وہ کلام ایسی کتاب ہے جس کے مضامین باہم ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، اس کی باتیں بار بار دہرائی گئی ہیں، جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے بدن اس کتاب کو سن کر کانپ اٹھتے ہیں، پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ (زمر)

احادیث نبویه

﴿55﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِقْرَأْ عَلَیَّ، قُلْتُ: اَقْرَأُ عَلَیْكَ وَ عَلَیْكَ اُنْزِلَ؟ قَالَ فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَیْرِیْ، فَقَرَأْتُ عَلَیْهِ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰی بَلَغْتُ ﴿فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ۭ بِشَهِیْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰی

هٰٓؤُلَاءِ شَهِيْدًا﴾ قَالَ: اَمْسِكْ ، فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.

رواه البخاری، باب فکیف إذا جئنا مِنْ كُلِّ امة بشهید......الآية،رقم: ٤٥٨٢

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں آپ کو پڑھ کر سناؤں جبکہ آپ پر قرآن اترا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ کسی دوسرے سے قرآن سنوں۔ چنانچہ میں نے آپ کے سامنے سورہ نساء پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا " فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاءِ شَهِيْدًا" **ترجمه:** اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو اپنی امت پر گواہ بنائیں گے، تو آپ نے ارشاد فرمایا: بس اب رک جاؤ۔ میں آپ کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ (بخاری)

﴿56﴾ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ، كَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوْا: الْحَقَّ وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ.

رواه البخاری، باب قول اللّٰه تعالیٰ و لا تنفع الشفاعة عنده الا لمن اذن لها الآية، رقم: ٧٤٨١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی حکم نافذ فرماتے ہیں تو فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کی ہیبت و رعب کی وجہ سے کانپ اٹھتے ہیں اور اپنے پروں کو ہلانے لگتے ہیں۔ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس طرح سنائی دیتا ہے جیسے چکنے پتھر پر زنجیر مارنے کی آواز ہوتی ہے۔ پھر جب فرشتوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا، اور واقعی وہ عالی شان ہے، سب سے بڑا ہے۔ (بخاری)

﴿57﴾ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: اِلْتَقٰى عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَلَى الْمَرْوَةِ فَتَحَدَّثَا ثُمَّ مَضٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَ بَقِيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَبْكِيْ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: مَايُبْكِيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: هٰذَا۔ يَعْنِيْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو۔ زَعَمَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ فِيْ

قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ كِبْرٍ كَبَّهُ اللّٰهُ لِوَجْهِهٖ فِي النَّارِ.

رواه احمد و الطبرانی فی الكبير ورجاله رجال الصحيح ، مجمع الزوائد ۱/۲۸۲

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوفؒ فرماتے ہیں کہ مَرْوہ (پہاڑی) پر حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی آپس میں ملاقات ہوئی۔ وہ دونوں کچھ دیر آپس میں بات کرتے رہے پھر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ چلے گئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وہاں روتے ہوئے ٹھہر گئے۔ ایک آدمی نے ان سے پوچھا: ابوعبدالرحمٰن! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ صاحب یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ابھی بتا کر گئے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا اللہ تعالیٰ اسے چہرے کے بل آگ میں ڈال دیں گے۔

(مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

ذکر

اللہ تعالیٰ کے اوامر میں اللہ تعالیٰ کے دھیان کے ساتھ مشغول ہونا یعنی اللہ رب العزت میرے سامنے ہیں اور وہ مجھے دیکھ رہے ہیں۔

قرآن کریم کے فضائل

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْکُمْ مَّوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ لا وَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ○ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْاط ھُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ﴾ [یونس: ۵۷،۵۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لوگو! تمہارے پاس، تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی کتاب آئی ہے جو سراسر نصیحت اور دلوں کی بیماری کے لئے شفا ہے اور (اچھے کام کرنے والوں کے لئے اس قرآن میں) رہنمائی اور (عمل کرنے والے) مؤمنین کے لئے ذریعہ رحمت ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے اس فضل ومہربانی یعنی قرآن کے اترنے پر خوش ہونا چاہئے۔ یہ

قرآن اس دنیا سے بدرجہا بہتر ہے جس کو وہ جمع کررہے ہیں۔ (یونس)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ﴾ [النحل:١٠٢]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ فرمادیجئے کہ بلاشبہ اس قرآن کو روح القدس یعنی جبرئیل علیہ السلام آپ کے رب کی طرف سے لائے ہیں تاکہ یہ قرآن، ایمان والوں کے ایمان کو مضبوط کرے، اور یہ قرآن، فرمانبرداروں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔ (نحل)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾

[بنی اسرائیل:٨٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یہ قرآن جو ہم نازل فرمارہے ہیں، یہ مسلمانوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔ (بنی اسرائیل)

وَقَالَ تَعَالٰی ﴿اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ﴾ [العنکبوت:٤٥]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: جو کتاب آپ پر اتاری گئی ہے اس کی تلاوت کیا کیجئے۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ﴾ [فاطر:٢٩]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کیا کرتے ہیں وہ یقیناً ایسی تجارت کی امید لگائے ہوئے ہیں جس کو کبھی نقصان پہنچنے والا نہیں یعنی ان کو ان کے اعمال کا اجر وثواب پورا پورا دیا جائے گا۔ (فاطر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ○ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ○ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ○ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ○ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ○ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ

الْعٰلَمِيْنَ ☆ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ﴾ [الواقعه:۷۵-۷۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میں ستاروں کے غروب ہونے اور چھپنے کی قسم کھاتا ہوں اور اگر تم سمجھو تو یہ قسم بہت بڑی قسم ہے۔ قسم اس پر کھاتا ہوں کہ یہ قرآن بڑی شان والا ہے جو لوح محفوظ میں درج ہے۔ اس لوح محفوظ کو پاک فرشتوں کے علاوہ اور کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ یہ قرآن رب العالمین کی جانب سے بھیجا گیا ہے تو کیا تم اس کلام کو سرسری بات سمجھتے ہو۔ (واقعہ)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ﴾ [الحشر:۲۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (قرآن کریم اپنی عظمت کی وجہ سے ایسی شان رکھتا ہے کہ) اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے (اور پہاڑ میں شعور وسمجھ ہوتی) تو آپ اس پہاڑ کو دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا۔ (حشر)

احادیثِ نبویہ

﴿58﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ، وَمَسْاَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِيَ السَّائِلِيْنَ، وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب فضائل القرآن، رقم: ۲۹۲۶

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث قدسی بیان فرمائی: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: جس شخص کو قرآن شریف کی مشغولی کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی، میں اس کو دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سارے کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسے خود اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق پر فضیلت ہے۔

(ترمذی)

﴿59﴾ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّكُمْ لَا تَرْجِعُوْنَ

اِلَى اللهِ بِشَىْءٍ اَفْضَلَ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ يَعْنِىْ الْقُرْآنَ.

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد لم يخرجاه ووافقه الذهبى ١/٥٥٥

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کا قُرب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتے جو خود اللہ تعالیٰ سے نکلی ہے یعنی قرآن کریم۔ (مستدرک حاکم)

﴿60﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ: الْقُرْآنُ مُشَفَّعٌ وَمَاحِلٌ مُصَدَّقٌ مَنْ جَعَلَهُ اَمَامَهُ قَادَهُ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ سَاقَهُ اِلَى النَّارِ.

رواه ابن حبّان واسناده جيد ١/٣٣١

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم ایسی شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت قبول کی گئی اور ایسا جھگڑا کرنے والا ہے کہ اس کا جھگڑا تسلیم کر لیا گیا جو شخص اس کو اپنے آگے رکھے یعنی اس پر عمل کرے اس کو یہ جنت میں پہنچا دیتا ہے۔ اور جو اس کو پیٹھ پیچھے ڈال دے یعنی اس پر عمل نہ کرے اس کو یہ جہنم میں گرا دیتا ہے۔

(ابن حبان)

فائدہ: ''قرآن کریم ایسا جھگڑا کرنے والا ہے کہ اُس کا جھگڑا تسلیم کر لیا گیا'' اس کا مطلب یہ ہے کہ پڑھنے اور اُس پر عمل کرنے والوں کے لئے درجات کے بڑھانے میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں جھگڑتا ہے اور اس کے حق میں لاپرواہی کرنے والوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ میرا حق کیوں نہیں ادا کیا۔

﴿61﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُوْلُ الصِّيَامُ: اَىْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَ الشَّهْوَةَ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ، وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ، قَالَ: فَيُشَفَّعَانِ لَهُ.

رواه احمد والطبرانى فى الكبير ورجال الطبرانى رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٣/٤١٩

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ اور قرآن کریم دونوں قیامت کے دن بندہ کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے

گا: اے میرے رب! میں نے اس کو کھانے اور نفسانی خواہش پوری کرنے سے روکے رکھا میری شفاعت اس کے بارے میں قبول فرمائیے۔ قرآن کریم کہے گا: میں نے اسے رات کو سونے سے روکا (کہ یہ رات کو نوافل میں میری تلاوت کرتا تھا) میری شفاعت اس کے بارے میں قبول فرمائیے۔ چنانچہ دونوں اس کے لئے سفارش کریں گے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿62﴾ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِيْنَ. رواه مسلم، باب فضل من يقوم بالقرآن......رقم:۱۸۹۷

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قرآن شریف کی وجہ سے بہت سے لوگوں کے مرتبہ کو بلند فرماتے ہیں اور بہت سوں کے مرتبہ کو گھٹاتے ہیں یعنی جو لوگ اس پر عمل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دنیا و آخرت میں عزت عطا فرماتے ہیں۔ اور جو لوگ اس پر عمل نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل کرتے ہیں۔ (مسلم)

﴿63﴾ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ (لِاَبِيْ ذَرٍّ): عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، وَذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّهُ ذِكْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ، وَ نُوْرٌ لَكَ فِي الْاَرْضِ.

(وهو جزء من الحديث) رواه البيهقي في شعب الايمان ٤/٢٤٢

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اہتمام کیا کرو، اس عمل سے آسمانوں میں تمہارا ذکر ہوگا اور یہ عمل زمین میں تمہارے لئے ہدایت کا نور ہوگا۔ (بیہقی)

﴿64﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ، رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا، فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ. رواه مسلم، باب فضل من يقوم بالقرآن،......رقم:۱۸۹٤

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو ہی شخصوں پر رشک کرنا چاہیے۔ ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کی تلاوت میں مشغول رہتا ہو۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ دن رات اس کو خرچ کرتا ہو۔ (مسلم)

﴿65﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَاُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّۃِ، رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَ طَعْمُھَا طَیِّبٌ، وَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَاُالْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَۃِ، لَا رِیْحَ لَھَا وَطَعْمُھَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی یَقْرَاُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّیْحَانَۃِ، رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَطَعْمُھَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی لَایَقْرَاُالْقُرْآنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَۃِ، لَیْسَ لَھَا رِیْحٌ وَ طَعْمُھَا مُرٌّ۔ رواہ مسلم، باب فضیلۃ حافظ القرآن،......رقم: ۱۸۶۰

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جو مؤمن قرآن شریف پڑھتا ہےاس کی مثال چکوترے کی طرح ہے جس کی خوشبوبھی اچھی ہوتی ہےاورمزہ بھی لذیذ۔ اور جومؤمن قرآن کریم نہیں پڑھتااس کی مثال کھجورکی طرح ہے جس کی خوشبوتونہیں لیکن ذائقہ میٹھاہے۔ اور جومنافق قرآن شریف پڑھتاہےاس کی مثال خوشبودار پھول کی سی ہے کہ خوشبواچھی اور مزہ کڑوا۔ اور جومنافق قرآن شریف نہیں پڑھتااس کی مثال اندرائن کی طرح ہے کہ خوشبوکچھ نہیں اورمزہ کڑوا۔ (مسلم)

فائدہ: اِندرائن خربوزہ کی شکل کاایک پھل ہے جودیکھنے میں خوبصورت اورذائقہ میں بہت تلخ ہوتاہے۔

﴿66﴾ عَنْ عَبْدِاللہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ مَنْ قَرَاَحَرْفًا مِنْ کِتَابِ اللہِ فَلَہُ بِہٖ حَسَنَۃٌ، وَالْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ وَلٰکِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَ مِیْمٌ حَرْفٌ.

رواہ الترمذی، و قال: ھذا حدیث حسن صحیح غریب، باب ماجاء فی من قرأ حرفًا،......رقم ۲۹۱۰

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص قرآن کریم کاایک حرف پڑھےاس کے لئے ایک حرف کے بدلہ ایک نیکی ہے۔ اورایک نیکی کااجردس نیکی کے برابرملتاہے۔ میں یہ نہیں کہتاکہ ساراالٓمّٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اورمیم ایک حرف ہے یعنی یہ تین حروف ہوئے اس پرتیس نیکیاں ملیں گی۔ (ترمذی)

﴿67﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ، فَاقْرَءُ وْہُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَہٗ فَقَرَاَہٗ وَقَامَ بِہٖ کَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْکًا یَفُوْحُ

رِيْحُهُ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ، وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ أُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ.

رواه الترمذي و قال: هذا حديث حسن، باب ماجاء في سورة البقرة وآية الكرسي، رقم: ٢٨٧٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن شریف سیکھو پھر اس کو پڑھو، اس لئے کہ جو شخص قرآن شریف سیکھتا ہے اور پڑھتا ہے اور تہجد میں اس کو پڑھتا رہتا ہے اس کی مثال اس کھلی تھیلی کی سی ہے جو مُشک سے بھری ہوئی ہو کہ اس کی خوشبو تمام مکان میں پھیلتی ہے۔ اور جس شخص نے قرآن کریم سیکھا پھر باوجود اس کے کہ قرآن کریم اُس کے سینے میں ہے وہ سوجاتا ہے یعنی اس کو تہجد میں نہیں پڑھتا اس کی مثال اس مُشک کی تھیلی کی طرح ہے جس کا منہ بند کردیا گیا ہو۔

فائدہ: قرآن کریم کی مثال مُشک کی ہے اور حافظ کا سینہ اس تھیلی کی طرح ہے جس میں مشک ہو۔ لہٰذا قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا حافظ اس مشک کی تھیلی کی طرح ہے جس کا منہ کھلا ہو۔ اور تلاوت نہ کرنے والا مشک کی بند تھیلی کی طرح ہے۔

﴿68﴾ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيْءُ أَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن، باب من قرأ القرآن فليسأل الله به، رقم: ٢٩١٧

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص قرآن مجید پڑھے اسے قرآن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے ہی سوال کرنا چاہئے، عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن مجید پڑھیں گے اور اس کے ذریعہ لوگوں سے سوال کریں گے۔ (ترمذی)

﴿69﴾ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ، بَيْنَمَا هُوَ، لَيْلَةً، يَقْرَأُ فِيْ مِرْبَدِهِ، إِذْ جَالَتْ فَرَسُهُ، فَقَرَأَ، ثُمَّ جَالَتْ أُخْرٰى، فَقَرَأَ، ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا، قَالَ أُسَيْدٌ: فَخَشِيْتُ أَنْ تَطَأَ يَحْيٰى، فَقُمْتُ إِلَيْهَا، فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فَوْقَ رَأْسِيْ، فِيْهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ، عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتّٰى مَا أَرَاهَا، قَالَ: فَغَدَوْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ

اللهِ بَيْنَمَا اَنَا الْبَارِحَةَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ اَقْرَاُ فِي مِرْبَدِي، اِذْ جَالَتْ فَرَسِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِقْرَا ابْنَ حُضَيْرٍ! قَالَ: فَقَرَاْتُ، ثُمَّ جَالَتْ اَيْضًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِقْرَا ابْنَ حُضَيْرٍ! قَالَ: فَقَرَاْتُ، ثُمَّ جَالَتْ اَيْضًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِقْرَا ابْنَ حُضَيْرٍ! قَالَ: فَانْصَرَفْتُ، وَكَانَ يَحْيٰى قَرِيْبًا مِنْهَا، خَشِيْتُ اَنْ تَطَاَهُ، فَرَاَيْتُ مِثْلَ الظُّلَّةِ، فِيْهَا اَمْثَالُ السُّرُجِ، عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتّٰى مَا اَرَاهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تَسْتَمِعُ لَكَ، وَلَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ، مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ.

رواه مسلم، باب نزول السكينة لقراءة القرآن، رقم: ۱۸۵۹

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اپنے باڑے میں ایک رات قرآن مجید پڑھ رہے تھے۔ اچانک ان کی گھوڑی اچھلنے لگی۔ انہوں نے اور پڑھا وہ گھوڑی اور اچھلنے لگی۔ وہ پڑھتے رہے گھوڑی پھر اچھلی۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے خطرہ ہوا کہ گھوڑی کہیں میرے بچے یحیٰ کو (جو وہیں قریب تھا) کچل نہ ڈالے، اس لئے میں گھوڑی کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سر کے اوپر بادل کی طرح کوئی چیز ہے جس میں چراغوں کی طرح کچھ چیزیں روشن ہیں پھر وہ بادل کی طرح کی چیز فضا میں اٹھتی چلی گئی یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ میں صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں گذشتہ رات اپنے باڑے میں قرآن پڑھ رہا تھا اچانک میری گھوڑی اچھلنے لگی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔ انہوں نے عرض کیا: میں پڑھتا رہا وہ گھوڑی پھر اچھلی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر پڑھتے رہتے۔ انہوں نے عرض کیا: میں پڑھتا رہا پھر بھی وہ اچھلتی رہی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔ انہوں نے عرض کیا: پھر میں اٹھ کر چل دیا کیونکہ میرا لڑکا یحیٰ گھوڑی کے قریب ہی تھا مجھے یہ خطرہ ہوا کہ گھوڑی کہیں یحیٰ کو کچل نہ ڈالے تو کیا دیکھتا ہوں کہ بادل کی طرح کوئی چیز ہے جس میں چراغوں کی طرح کچھ چیزیں روشن ہیں پھر وہ چیز فضا میں اٹھتی چلی گئی یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ فرشتے تھے تمہارا قرآن سننے آئے تھے اگر تم صبح تک پڑھتے رہتے تو اور لوگ بھی ان کو دیکھ لیتے، وہ فرشتے ان سے چھپے نہ رہتے۔ (مسلم)

﴿70﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: جَلَسْتُ فِیْ عِصَابَۃٍ مِنْ ضُعَفَاءِ الْمُھَاجِرِیْنَ، وَاِنَّ بَعْضَھُمْ لَیَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِنَ الْعُرْیِ، وَقَارِیٌٔ یَقْرَاُ عَلَیْنَا اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَامَ عَلَیْنَا، فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ سَکَتَ الْقَارِیُٔ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَا کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ؟ قُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنَّہٗ کَانَ قَارِیٌٔ لَنَا یَقْرَاُ عَلَیْنَا فَکُنَّا نَسْتَمِعُ اِلٰی کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِیْ مَعَھُمْ قَالَ: فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَسْطَنَا لِیَعْدِلَ بِنَفْسِہٖ فِیْنَا، ثُمَّ قَالَ بِیَدِہٖ ھٰکَذَا، فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْھُھُمْ لَہٗ. قَالَ: فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَرَفَ مِنْھُمْ اَحَدًا غَیْرِیْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَبْشِرُوْا یَامَعْشَرَ صَعَالِیْکِ الْمُھَاجِرِیْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ اَغْنِیَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ یَوْمٍ، وَذَالِکَ خَمْسُمِائَۃِ سَنَۃٍ.

رواہ ابوداؤد، باب فی القصص، رقم: ٣٦٦٦

حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فقراء مہاجرین کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا (ان لوگوں کے پاس اتنا کپڑا بھی نہ تھا کہ جس سے پورا بدن ڈھانپ لیں) بعض نے بعض کی آڑلی ہوئی تھی۔ اور ایک صحابی رضی اللہ عنہ قرآن شریف پڑھ رہے تھے کہ اس دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور بالکل ہمارے قریب کھڑے ہوگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر تلاوت کرنے والے صحابی خاموش ہوگئے۔ آپؐ نے سلام کیا پھر دریافت فرمایا تم لوگ کیا کررہے تھے؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک تلاوت کرنے والے ہمارے سامنے تلاوت کررہے تھے ہم اللہ کی کتاب کی تلاوت توجہ سے سن رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جنہوں نے میری امت میں ایسے لوگ بنائے کہ ان میں مجھے ٹھہرنے کا حکم دیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھ گئے تاکہ سب کے برابر رہیں (کسی سے قریب کسی سے دور نہ ہوں) پھر سب کو اپنے ہاتھ مبارک سے حلقہ بنا کر بیٹھنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ سب حلقہ بنا کر نبی کریم ﷺ کی طرف منہ کرکے بیٹھ گئے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے مجلس والوں میں میرے علاوہ کسی کو نہیں پہچانا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اے فقرائے مہاجرین کی جماعت! تمہیں قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری ہو اور اس بات کی بھی کہ تم

مالداروں سے آدھے دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ آدھا دن پانچ سو سال کا ہوگا۔

(ابوداؤد)

فائدہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو پہچاننے اور باقی لوگوں کو نہ پہچاننے کی وجہ شاید یہ ہوگی کہ رات کا اندھیرا تھا اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ چونکہ آپ سے قریب تھے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پہچان لیا۔ (بذل المجہود)

﴿71﴾ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ بِحَزَنٍ فَاِذَا قَرَأْتُمُوْهُ فَابْكُوا، فَاِنْ لَّمْ تَبْكُوْا فَتَبَاكَوْا، وَتَغَنَّوا بِهٖ فَمَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا۔ رواه ابن ماجه، باب في حسن الصوت بالقرآن،......رقم: ١٣٣٧

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ قرآن کریم فکر و بے قراری (پیدا کرنے) کے لئے نازل ہوا ہے۔ جب تم اسے پڑھو تو رویا کرو، اگر رونا نہ آئے تو رونے والوں جیسی شکل بنالو۔ اور قرآن شریف کو اچھی آواز سے پڑھو کیونکہ جو شخص اسے اچھی آواز سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنی ہماری کامل اتباع کرنے والوں میں سے نہیں ہے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: علماء نے اس روایت کے دوسرے معنی یہ بھی لکھے ہیں کہ جو شخص قرآن کریم کی برکت سے لوگوں سے مستغنی نہ ہو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

﴿72﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ۔

رواه مسلم، باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن، رقم: ١٨٤٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اتنا کسی کی طرف توجہ نہیں فرماتے جتنا کہ اس نبی کی آواز کو توجہ سے سنتے ہیں جو قرآن کریم خوش الحانی سے پڑھتا ہے۔ (مسلم)

﴿73﴾ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: زَيِّنُوْا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا۔ رواه الحاكم ١/٥٧٥

اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا۔ بس تیرا مقام وہی ہوگا جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ختم ہوگی۔ (ترمذی)

فائدہ: صاحبِ قرآن سے حافظِ قرآن یا کثرت سے تلاوت کرنے والا یا قرآنِ کریم پر تدبر کے ساتھ عمل کرنے والا مراد ہے۔ (طیبی، مرقاۃ)

﴿77﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِيْ يَقْرَءُ الْقُرْآنَ وَ يَتَتَعْتَعُ فِيْهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ اَجْرَانِ.

رواه مسلم، باب فضل الماهر بالقرآن والذى يتتعتع فيه، رقم ١٨٦٢

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حافظ قرآن جسے یاد بھی خوب ہو اور پڑھتا بھی اچھا ہو اس کا حشر قیامت میں ان مُعزّز فرمانبردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو قرآن شریف کو لوح محفوظ سے نقل کرنے والے ہیں۔ اور جو شخص قرآن شریف کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس میں مشقت اٹھاتا ہے اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔ (مسلم)

فائدہ: اٹکنے والے سے مراد وہ حافظ ہے جسے قرآن شریف اچھی طرح یاد نہ ہو لیکن وہ یاد کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہو۔ نیز اس سے مراد وہ دیکھ کر پڑھنے والا بھی ہوسکتا ہے جو دیکھ کر پڑھنے میں بھی اٹکتا ہو لیکن صحیح پڑھنے کی کوشش کر رہا ہو، ایسے شخص کے لئے دو اجر ہیں۔ ایک اجر تلاوت کا ہے دوسرا اجر بار بار اٹکنے کی وجہ سے مشقت برداشت کرنے کا ہے۔ (طیبی، مرقاۃ)

﴿78﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَجِيْءُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَارَبِّ زِدْهُ، فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَارَبِّ ارْضَ عَنْهُ، فَيَرْضٰى عَنْهُ فَيُقَالُ لَهُ اِقْرَاْ وَارْقَ وَيُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً.

رواه الترمذى و قال: هذا حديث حسن صحيح، باب ان الذى ليس فى جوفه من القرآن كالبيت الخرب، رقم: ٢٩١٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صاحبِ قرآن قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کے دربار میں) آئے گا تو قرآن شریف اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا

جائیں گے جن کی قیمت دنیا والے نہیں لگا سکتے۔ والدین کہیں گے: ہمیں یہ جوڑے کس وجہ سے پہنائے گئے ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: تمہارے بچے کے قرآن حفظ کرنے کی وجہ سے۔ پھر صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجوں اور بالا خانوں پر چڑھتا جا۔ چنانچہ جب تک وہ قرآن پڑھتا رہے گا چاہے روانی سے پڑھے چاہے ٹھہر ٹھہر کر پڑھے وہ (جنت کے درجوں اور بالا خانوں پر) چڑھتا جائے گا۔ (مسند احمد، فتح الربانی)

فائدہ: قرآن کریم کا کمزوری کی وجہ سے رنگ بدلے ہوئے آدمی کی شکل میں قرآن والے کے سامنے آنا درحقیقت یہ خود قرآن والے کا ایک نقشہ ہے کہ اس نے راتوں کو قرآن کریم کی تلاوت اور دن میں اس کے احکام پر عمل کر کے اپنے آپ کو کمزور بنالیا تھا۔ (انجاح الحاجۃ)

﴿80﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ لِلّٰہِ اَھْلِیْنَ مِنَ النَّاسِ قَالُوا: مَنْ ھُمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: اَھْلُ الْقُرْآنِ ھُمْ اَھْلُ اللّٰہِ وَخَاصَّتُہٗ۔

رواہ الحاکم، وقال الذہبی: روی من ثلاثۃ اوجہ عن انس ھذا اجودھا ۱/۵۵٦

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے بعض لوگ ایسے ہیں جیسے کسی کے گھر کے خاص لوگ ہوتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: قرآن شریف والے کہ وہ اللہ والے اور اس کے خاص لوگ ہیں۔
(مستدرک حاکم)

﴿81﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِہٖ شَیْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ۔

رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن صحیح، باب ان الذی لیس فی جوفہ شئی......رقم: ۲۹۱۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے دل میں قرآن کریم کا کوئی حصہ بھی محفوظ نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے یعنی جیسے مکان کی رونق وآبادی رہنے والے سے ہے ایسے ہی انسان کے دل کی رونق وآبادی قرآن کریم کو یاد رکھنے سے ہے۔ (ترمذی)

﴿82﴾ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَا مِنِ امْرِیءٍ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورہ کہف کی شروع کی دس آیات یاد کرلیں وہ دجال کے فتنے سے محفوظ ہوگیا۔ اور ایک روایت میں سورہ کہف کی آخری دس آیتوں کے یاد کرنے کا ذکر ہے۔ (مسلم)

﴿86﴾ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَنْ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ سُوْرَةِ الْكَهْفِ فَاِنَّهُ عِصْمَةٌ لَهُ مِنَ الدَّجَّالِ.

رواه النسائی فی عمل الیوم واللیلة، رقم:٩٤٨ قال المحقق:هذا الاسناد رجاله ثقات

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورہ کہف کی آخری دس آیتیں پڑھ لے تو یہ پڑھنا اس کے لئے دجال کے فتنے سے بچاؤ ہوگا۔

(عمل الیوم واللیلۃ)

﴿87﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا: مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ مَعْصُوْمٌ اِلَى ثَمَانِيَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ فِتْنَةٍ، وَ اِنْ خَرَجَ الدَّجَّالُ عُصِمَ مِنْهُ.

التفسیر لابن کثیر عن المختارة للحافظ الضياء المقدسی ٣/٧٥

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھ لے وہ آٹھ دن تک یعنی اگلے جمعہ تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا اور اگر اس دوران دجال نکل آئے تو یہ اس کے فتنہ سے بھی محفوظ رہے گا۔ (تفسیر ابن کثیر)

﴿88﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: سُوْرَةُ الْبَقْرَةِ فِيْهَا آيَةٌ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ لَا تُقْرَاُ فِيْ بَيْتٍ وَ فِيْهِ شَيْطَانٌ اِلَّا خَرَجَ مِنْهُ، آيَةُ الْكُرْسِيِّ.

رواه الحاکم وقال صحيح الاسناد، الترغيب ٢/٣٧٠

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورہ بقرہ میں ایک آیت ہے جو قرآن شریف کی تمام آیتوں کی سردار ہے۔ وہ آیت جیسے ہی کسی گھر میں پڑھی جائے اور وہاں شیطان ہو تو فوراً نکل جاتا ہے، وہ آیت الکرسی ہے۔ (مستدرک حاکم، ترغیب)

﴿89﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ، فَاَتَانِيْ آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ، فَاَخَذْتُهُ وَقُلْتُ: لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ

رات کیا کیا؟ (اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس واقعہ کی خبر دے دی تھی) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس نے اپنی شدید ضرورت اور اہل وعیال کے بوجھ کی شکایت کی اس لئے مجھے اس پر رحم آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خبر دار رہنا اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے وہ دوبارہ آئے گا۔ مجھے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے یقین ہو گیا کہ وہ دوبارہ آئے گا۔ چنانچہ میں اس کی تاک میں لگا رہا۔ (وہ آیا) اور اپنے دونوں ہاتھوں سے غلہ بھرنا شروع کر دیا۔ میں نے اسے پکڑ کر کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس ضرور لے جاؤں گا۔ اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دیجئے میں ضرورت مند ہوں میرے اوپر بال بچوں کا بوجھ ہے اب آئندہ میں نہیں آؤں گا۔ مجھے اس پر رحم آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پھر فرمایا: ابو ہریرہ! تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس نے اپنی شدید ضرورت اور اہل وعیال کے بوجھ کی شکایت کی اس لئے مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہوشیار رہنا! اس نے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا۔ چنانچہ میں پھر اس کی تاک میں رہا۔ (وہ آیا) اور دونوں ہاتھوں سے غلہ بھرنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ کر کہا کہ میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ یہ تیسرا اور آخری موقع ہے، تو نے کہا تھا آئندہ نہیں آؤں گا مگر تو پھر آ گیا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں گا کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے تمہیں نفع پہنچائیں گے۔ میں نے کہا وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا مقرر رہے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ صبح کو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: اس نے کہا تھا کہ وہ مجھے چند ایسے کلمات سکھائے گا جن سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع پہنچائیں گے تو میں نے اس مرتبہ بھی اسے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ کلمات کیا تھے میں نے کہا کہ وہ یہ کہہ گیا: جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا مقرر رہے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ راوی کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خیر کے کاموں پر بہت زیادہ حریص تھے۔ (اس لئے آخری مرتبہ خیر کی بات سن کر اُسے چھوڑ دیا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غور سے سنو اگرچہ وہ جھوٹا ہے لیکن تم سے سچ بول گیا۔

إِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرةِ ، وَ فِيْهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ هِيَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ۔

رواه الترمذی و قال: هذا حديث غريب، باب ماجاء فی سورة البقرة و آية الكرسی، رقم: ٢٨٧٨

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی کوئی چوٹی ہوتی ہے (جو سب سے اوپر اور بالاتر ہوتی ہے) اور قرآن کریم کی چوٹی سورہ بقرہ ہے۔ اور اس میں ایک آیت ایسی ہے جو قرآن شریف کی ساری آیتوں کی سردار ہے، وہ آیت الکرسی ہے۔ (ترمذی)

﴿92﴾ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، وَلَا يُقْرَآنِ فِيْ دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء فی آخر سورة البقرة رقم: ٢٨٨٢

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آسمان وزمین کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے کتاب لکھی۔ اس کتاب میں سے دو آیتیں نازل فرمائیں جن پر اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کو ختم فرمایا۔ یہ آیتیں جس مکان میں تین رات تک پڑھی جاتی رہیں شیطان اس کے نزدیک بھی نہیں آتا۔ (ترمذی)

﴿93﴾ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح ، باب ماجاء فی آخر سورة البقرة، رقم: ٢٨٨١

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں کسی رات میں پڑھ لے تو یہ دونوں آیتیں اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔ (ترمذی)

فائدہ: دو آیتوں کے کافی ہو جانے کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ کہ ان کا پڑھنے والا اس رات ہر بُرائی سے محفوظ رہے گا۔ دوسرا یہ کہ یہ دو آیتیں تہجد کے قائم مقام ہو جائیں گی۔ (نووی)

﴿94﴾ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ

کے رُفقاءِ سفر کے قرآن کریم پڑھنے کی آواز کو پہچان لیتا ہوں جبکہ وہ اپنے کاموں سے واپس آکر رات کو اپنی قیام گاہوں میں قرآن شریف پڑھتے ہیں اور رات کو ان کے قرآن مجید پڑھنے کی آواز سے ان کی قیام گاہوں کو بھی پہچان لیتا ہوں اگرچہ دن میں، میں نے انہیں ان کی قیام گاہوں پر اترتے ہوئے نہ دیکھا ہو۔ (مسلم)

﴿98﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ خَشِيَ مِنْكُمْ اَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ اَوَّلِهِ، وَمَنْ طَمِعَ مِنْكُمْ اَنْ يَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ، وَهِيَ اَفْضَلُ.

رواه الترمذي، باب ماجاء في كراهية النوم قبل الوتر، رقم: ٤٥٥

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نہ اُٹھ سکے گا اس کو رات کے شروع میں (سونے سے پہلے) وِتر پڑھ لینے چاہئیں۔ اور جس کو رات کے آخری حصّے میں اٹھنے کی امید ہو اسے اخیر رات میں وتر پڑھنے چاہئیں کیونکہ رات کے آخری حصے میں قرآن کریم کی تلاوت کے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس وقت تلاوت کرنا افضل ہے۔ (ترمذی)

﴿99﴾ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَاْخُذُ مَضْجَعَهُ يَقْرَاُ سُوْرَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ اِلَّا وَكَّلَ اللهُ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهُ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ.

رواه الترمذي، كتاب الدعوات، رقم: ٣٤٠٧

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی بستر پر جا کر قرآن کریم کی کوئی سی بھی سورت پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں۔ پھر جب بھی وہ بیدار ہو اس کے بیدار ہونے تک کوئی تکلیف دہ چیز اس کے قریب بھی نہیں آتی۔ (ترمذی)

﴿100﴾ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اُعْطِيْتُ مَكَانَ التَّوْرَاةِ السَّبْعَ وَاُعْطِيْتُ مَكَانَ الزَّبُوْرِ الْمِئِيْنَ وَاُعْطِيْتُ مَكَانَ الْاِنْجِيْلِ الْمَثَانِيَ وَ فُضِّلْتُ بِالْمُفَصَّلِ.

رواه احمد ٤/١٠٧

﴿103﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ: آمِيْنَ، وَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِی السَّمَاءِ: آمِيْنَ، فَوَافَقَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ رواه البخاري، باب فضل التامين، رقم: ٧٨١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی (سورہ فاتحہ کے آخر میں) آمین کہتا ہے تو اسی وقت فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں، اگر اس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل جاتی ہے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

﴿104﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهِ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ، اِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِیْ تُقْرَاُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

رواه مسلم، باب استحباب الصلاة النافلة في بيته......، رقم: ١٨٢٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ یعنی گھروں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے آباد رکھو۔ جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔ (مسلم)

﴿105﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِقْرَءُوْا الْقُرْآنَ، فَاِنَّهٗ يَاْتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهٖ، اِقْرَءُوْا الزَّهْرَاوَيْنِ: الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ، فَاِنَّهُمَا يَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، اَوْ كَاَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ، اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ، تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا، اِقْرَءُوا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: بَلَغَنِیْ اَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ۔ رواه مسلم، باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة، رقم: ١٨٧٤

حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قرآن مجید پڑھو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی بن کر آئے گا۔ سورہ بقرہ اور آلِ عمران جو دونوں روشن سورتیں ہیں (خاص طور سے) پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کو اپنے سایہ میں لیے اس طرح آئیں گی جیسے وہ ابر کے دو ٹکڑے ہوں یا دو سائبان ہوں یا قطار باندھے پرندوں کے دو غول ہوں، یہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کے لئے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سورہ کہف کو (حروف کی صحیح ادائیگی کے ساتھ) اس طرح پڑھا جس طرح کہ وہ نازل کی گئی ہے تو یہ سورت اپنے پڑھنے والے کے لئے قیامت کے دن اس کے رہنے کی جگہ سے لے کر مکہ مکرمہ تک نور بن جائے گی۔ جس شخص نے اس سورت کی آخری دس آیات کی تلاوت کی پھر دجّال نکل آیا تو دجال اس پر قابو نہ پا سکے گا۔ (مستدرک حاکم)

﴿108﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَاَ الٓمٓ تَنْزِيْلُ، وَتَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ. رواه الترمذي، باب ماجاء في فضل سورة الملك، رقم: ٢٨٩٢

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ سورہ الٓمٓ سَجْدَه (جو اکیسویں پارے میں ہے) اور تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ نہ پڑھ لیتے۔ (ترمذی)

﴿109﴾ عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَرَاَ يٰسٓ فِيْ لَيْلَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ غُفِرَ لَهُ. رواه ابن حبان (ورجاله ثقات) ٦/٣١٢

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سورہ یٰسین کسی رات میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پڑھی تو اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

(ابن حبان)

﴿110﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَرَاَ الْوَاقِعَةَ كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ يَفْتَقِرْ. رواه البيهقي في شعب الايمان ٢/٤٩١

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے ہر رات سورہ واقعہ پڑھی اس پر فقر نہیں آئے گا۔ (بیہقی)

﴿111﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهُ وَهِيَ سُوْرَةُ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ.

(رواه الترمذي و قال: هذا حديث حسن ، باب ماجاء في فضل سورة الملك،رقم: ٢٨٩١

آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ یہ سورہ ملک پڑھا کرتا تھا۔ پھر عذاب سر کی طرف سے آتا ہے تو سر کہتا ہے کہ تیرے لئے میری طرف سے آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ یہ سورہ ملک پڑھا کرتا تھا۔ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) یہ سورت قبر کے عذاب کو روکنے والی ہے۔ تورات میں اس کا نام سورہ ملک ہے۔ جس شخص نے اس کو کسی رات میں پڑھا اس نے بہت زیادہ ثواب کمایا۔ (مستدرک حاکم)

﴿114﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ رَاْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ: "اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ" وَ "اِذَاالسَّمَآءُ انْفَطَرَتْ" وَ "اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ"۔

رواه الترمذي و قال هذا حديث حسن غريب، باب ومن سورة "إذالشمس كورت"۔ رقم:٣٣٣٣

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے یہ شوق ہو کہ قیامت کے دن کا منظر گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے تو اسے سورہ "اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ' وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ' وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ" پڑھنی چاہئے (اس لئے کہ ان سورتوں میں قیامت کا بیان ہے)۔ (ترمذی)

﴿115﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ، وَ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ، وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبْعَ الْقُرْآنِ۔

رواه الترمذي وقال: هذا حديث غريب، باب ماجاء في اذا زلزلت، رقم: ٢٨٩٤

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورہ اِذَا زُلْزِلَتْ آدھے قرآن کے برابر ہے، سورہ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے اور سورہ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: قرآن کریم میں انسان کی دنیا اور آخرت کی زندگی کو بیان کیا گیا ہے اور سورہ اِذَا زُلْزِلَتْ میں آخرت کی زندگی کا مؤثر انداز میں بیان ہے اس لئے یہ سورت آدھے قرآن کے برابر ہے۔ سورہ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ کو ایک تہائی قرآن کے برابر اس لئے فرمایا کہ قرآن کریم میں بنیادی طور پر تین قسم کے مضمون مذکور ہیں: واقعات، احکامات، توحید۔ سورہ

وَالْفَتْحُ؟ قَالَ: بَلٰی، قَالَ: رُبْعُ الْقُرآنِ، قَالَ: اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ يَآ يُّهَا الْكٰفِرُوْنَ؟ قَالَ: بَلٰی، قَالَ: رُبْعُ الْقُرْآنِ، قَالَ: اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ؟ قَالَ: بَلٰی، قَالَ: رُبْعُ الْقُرْآنِ، قَالَ: تَزَوَّجْ تَزَوَّجْ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء في اذا زلزلت، رقم: ٢٨٩٥

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ میں سے ایک صحابی سے فرمایا: اے فلاں! کیا تم نے شادی کرلی؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! شادی نہیں کی اور نہ میرے پاس اتنا مال ہے کہ میں شادی کرسکوں یعنی میں غریب آدمی ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تمہیں سورۂ اخلاص یاد نہیں؟ عرض کیا جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) تہائی قرآن (کے برابر) ہے۔ پوچھا: کیا تمہیں سورہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے پوچھا: کیا تمہیں قُلْ يَآ يُّهَا الْكٰفِرُوْنَ یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے۔ پوچھا: کیا تمہیں سورہ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے، شادی کرلو شادی کرلو۔ (ترمذی)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ جب تمہیں یہ سورتیں یاد ہیں تو تم غریب نہیں بلکہ غنی ہو لہٰذا تمہیں شادی کرنی چاہئے۔ (عارضۃ الاحوذی)

﴿119﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: اَقْبَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَجَبَتْ، فَسَاَلْتُهُ: مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: الْجَنَّةُ، قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ: فَاَرَدْتُ اَنْ اَذْهَبَ اِلَى الرَّجُلِ فَاُبَشِّرَهُ ثُمَّ فَرِقْتُ اَنْ يَفُوْتَنِی الْغَدَآءُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاٰثَرْتُ الْغَدَآءَ ثُمَّ ذَهَبْتُ اِلَى الرَّجُلِ فَوَجَدْتُهُ قَدْ ذَهَبَ. رواه امام مالك في الموطأ مالك ماجاء في قراءة قُل هو الله احد، ص ١٩٣

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آیا۔ آپ ﷺ نے ایک شخص کو قُلْ هُوَ اللهُ اَحَد پڑھتے ہوئے سن کر ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی۔ میں نے پوچھا: یارسول اللہ! کیا واجب ہوگئی؟ ارشاد فرمایا: جنت واجب ہوگئی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ ان صاحب کے پاس جا کر یہ خوشخبری سنادوں پھر مجھے ڈر ہوا کہ رسول اللہ

بنا کر بھیجا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے اور (جو بھی سورت پڑھتے اس کے ساتھ) اخیر میں قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ پڑھتے۔ جب یہ لوگ واپس ہوئے تو انہوں نے اس کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے کیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ان سے پوچھو کہ یہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ لوگوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس سورت میں رحمان کی صفات کا بیان ہے اس لئے اسے زیادہ پڑھنا مجھے محبوب ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہیں بتادو کہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت فرماتے ہیں۔ (بخاری)

﴿123﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا: قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ، وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ، يَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَ مَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

رواه ابوداؤد، باب ما يقول عند النوم، رقم:٥٠٥٦

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب رات کو سونے کے لئے لیٹتے تو دونوں ہتھیلیوں کو ملاتے اور قُلْ هُوَ اللهُ اَحَد اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق، اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس، پڑھ کر ہتھیلیوں میں دم فرماتے، پھر جہاں تک آپؐ کے ہاتھ مبارک پہنچ سکتے ان کو جسم مبارک پر پھیرتے، پہلے سر اور چہرے اور جسم کے سامنے کے حصے پر پھیرتے۔ یہ عمل تین مرتبہ فرماتے۔ (ابوداؤد)

﴿124﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خُبَيْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قُلْ، فَلَمْ اَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ، فَلَمْ اَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ، فَقُلْتُ: مَا اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ وَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ، حِيْنَ تُمْسِيْ وَ حِيْنَ تُصْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔ رواه ابوداؤد، باب ما يقول اذا اصبح رقم: ٥٠٨٢

حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (مجھ سے) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو، میں چپ رہا، پھر ارشاد فرمایا: کہو، میں چپ رہا، پھر ارشاد فرمایا: کہو، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا کہوں؟ ارشاد فرمایا: صبح وشام قُلْ هُوَ اللهُ اَحَد، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جحفہ اور ابواء کے درمیان چل رہا تھا کہ اچانک آندھی اور سخت اندھیرا ہم پر چھا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس" پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ لینے لگے اور مجھ سے ارشاد فرمانے لگے: عقبہ تم بھی یہ دوسورتیں پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ لو۔ کسی پناہ لینے والے نے ان جیسی دوسورتوں کی طرح کسی چیز سے پناہ نہیں لی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی پناہ لینے میں کوئی دعا ایسی نہیں ہے جو ان دوسورتوں کی طرح ہو۔ اس خصوصیت میں یہ دوسورتیں بے مثال ہیں۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امامت کرتے وقت ان دونوں سورتوں کو پڑھتے ہوئے سنا۔ (ابوداؤد)

فائدہ: جُحفة اور اَبواء مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے راستہ میں دومشہور مقام تھے۔ (بذل المجہود)

﴿128﴾ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: يُؤْتٰى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ، تَقْدُمُهُ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ۔ (الحديث) رواه مسلم، باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة، رقم: ١٨٧٦

حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن قرآن مجید کو لایا جائے گا اور وہ لوگ بھی لائے جائیں گے جو اس پر عمل کیا کرتے تھے۔ سورہ بقرہ اور آلِ عمران (جو قرآن کی سب سے پہلی سورتیں ہیں) پیش پیش ہوں گی۔ (مسلم)

البتہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور وہ چیزیں جو اللہ تعالیٰ سے قریب کریں (یعنی نیک عمل) اور عالم اور طالب علم کہ یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور نہیں ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 32 ﴾ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اُغْدُ عَالِماً اَوْ مُتَعَلِّمًا اَوْ مُسْتَمِعًا اَوْ مُحِبًّا وَلَا تکُنِ الْخَامِسَۃَ فَتَھْلِكَ وَالْخَامِسَۃُ اَنْ تُبْغِضَ الْعِلْمَ وَاَھْلَہٗ

رواہ الطبرانی فی الثلاثۃ والبزار ورجالہ موثقون، مجمع الزوائد ۱/۳۲۸

حضرت ابوبکرہ ؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم یا تو عالم بنو، یا طالب علم بنو، یا علم توجہ سے سننے والے بنو، یا علم اور علم والوں سے محبت کرنے والے بنو (ان چار کے علاوہ) پانچویں قسم کے مت بنو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ پانچویں قسم یہ ہے کہ تم علم اور علم والوں سے بغض رکھو۔ (طبرانی، بزار، مجمع الزوائد)

﴿ 33 ﴾ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ: رَجُلٍ آتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَسَلَّطَہٗ عَلٰی ھَلَکَتِہٖ فِی الْحَقِّ، وَرَجُلٍ آتَاہُ اللّٰہُ حِکْمَۃً فَھُوَ یَقْضِیْ بِھَا وَیُعَلِّمُھَا۔ رواہ البخاری، باب انفاق المال فی حقہ، رقم: ۱۴۰۹

حضرت ابن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: حسد دو شخصوں کے علاوہ کسی پر جائز نہیں یعنی اگر حسد کرنا کسی پر جائز ہوتا تو یہ دو شخص ایسے تھے کہ ان پر جائز ہوتا۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا والے کاموں میں خرچ کرتا ہو۔ دوسرے وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور اسے دوسروں کو سکھاتا ہو۔ (بخاری)

﴿ 34 ﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ، اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ، شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ، حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ، فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ، وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ، وَ قَالَ: یَا مُحَمَّدُ! اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْھَدَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ، وَ تُقِیْمَ الصَّلَاۃَ، وَتُؤْتِیَ الزَّکَاۃَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَ تَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَعَجِبْنَا لَہٗ، یَسْئَلُہٗ، وَیُصَدِّقُہٗ، قَالَ: فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ، وَمَلَائِکَتِہٖ،

البتہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور وہ چیزیں جو اللہ تعالیٰ سے قریب کریں (یعنی نیک عمل) اور عالم اور طالب علم کہ یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور نہیں ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 32 ﴾ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اُغْدُ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا اَوْ مُسْتَمِعًا اَوْ مُحِبًّا وَلَا تَکُنِ الْخَامِسَةَ فَتَهْلِكَ وَالْخَامِسَةُ اَنْ تُبْغِضَ الْعِلْمَ وَاَهْلَهُ

رواہ الطبرانی فی الثلاثة والبزار ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ۱/۳۲۸

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم یا تو عالم بنو، یا طالب علم بنو، یا علم توجہ سے سننے والے بنو، یا علم اور علم والوں سے محبت کرنے والے بنو (ان چار کے علاوہ) پانچویں قسم کے مت بنو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ پانچویں قسم یہ ہے کہ تم علم اور علم والوں سے بغض رکھو۔ (طبرانی، بزار، مجمع الزوائد)

﴿ 33 ﴾ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ: رَجُلٍ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰی هَلَکَتِهٖ فِی الْحَقِّ، وَرَجُلٍ آتَاهُ اللهُ حِکْمَةً فَهُوَ یَقْضِیْ بِهَا وَیُعَلِّمُهَا۔ رواہ البخاری، باب انفاق المال فی حقه، رقم: ۱۴۰۹

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: حسد دو شخصوں کے علاوہ کسی پر جائز نہیں یعنی اگر حسد کرنا کسی پر جائز ہوتا تو یہ دو شخص ایسے تھے کہ ان پر جائز ہوتا۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا والے کاموں میں خرچ کرتا ہو۔ دوسرے وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور اسے دوسروں کو سکھاتا ہو۔ (بخاری)

﴿ 34 ﴾ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ، اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ، شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا یُرٰی عَلَیْهِ اَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا یَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ، حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ، فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْهِ اِلٰی رُکْبَتَیْهِ، وَوَضَعَ کَفَّیْهِ عَلٰی فَخِذَیْهِ، وَ قَالَ: یَا مُحَمَّدُ! اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَ تُقِیْمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِیَ الزَّکَاةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَ تَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ، یَسْئَلُهُ، وَیُصَدِّقُهُ، قَالَ: فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلَائِکَتِهٖ،

وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ، وَقَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِحْسَانِ؟ قَالَ: اَنْ تَعْبُدَاللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ، فَاِنَّهٗ يَرَاكَ.: قَالَ: فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: مَا الْمَسْؤُلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، قَالَ: فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا؟ قَالَ: اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا، وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ، الْعَالَةَ، رِعَاءَ الشَّاءِ، يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِيْ: يَا عُمَرُ اَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ، اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: فَاِنَّهٗ جِبْرِيْلُ، اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ۔

رواہ مسلم، باب بیان الایمان والاسلام......:رقم ۹۳

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شخص آیا جس کا لباس انتہائی سفید اور بال گہرے سیاہ تھے، نہ اس کی حالت سے سفر کے آثار ظاہر تھے (کہ جس سے سمجھا جاتا کہ یہ کوئی مسافر شخص ہے) اور نہ ہم میں سے کوئی اس کو پہچانتا تھا (جس سے یہ ظاہر ہوتا کہ یہ مدینہ کا مقامی ہے) بہر حال وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے قریب آکر بیٹھا کہ اپنے گھٹنے آپؐ کے گھٹنوں سے ملالئے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھ لئے۔ اس کے بعد اس نے عرض کیا: اے محمد! مجھے بتائیے کہ اسلام کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام (کے ارکان میں سے) یہ ہے کہ تم (دل وزبان سے) یہ گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ذات عبادت وبندگی کے لائق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر بیت اللہ کے حج کی طاقت رکھتے ہو تو حج کرو۔ یہ سن کر اس شخص نے کہا: آپؐ نے سچ فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں اس شخص پر تعجب ہوا کہ سوال کرتا ہے (گویا کہ جانتا نہ ہو) اور پھر تصدیق بھی کرتا ہے (جیسے پہلے سے جانتا ہو) پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے بتائیے کہ ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو، ان کے فرشتوں کو، ان کی کتابوں کو، ان کے رسولوں کو اور قیامت کے دن کو دل سے مانو اور اچھی بری تقدیر پر یقین رکھو۔ اس شخص نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے بتائیے کہ احسان کیا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی اس طرح کرو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت نصیب نہ ہو تو پھر اتنا تو دھیان میں رکھو کہ اللہ تعالیٰ

تمہیں دیکھ رہے ہیں۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے (کہ کب آئے گی)؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں جواب دینے والا، سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا یعنی اس بارے میں میرا علم تم سے زیادہ نہیں۔ اس شخص نے عرض کیا: پھر مجھے اس کی کچھ نشانیاں ہی بتا دیجئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس کی ایک نشانی تو یہ ہے کہ) باندی اپنی مالکہ کو جنے گی اور (دوسری نشانی یہ ہے کہ) تم دیکھو گے کہ جن کے پاؤں میں جوتا اور جسم پر کپڑا نہیں ہے، فقیر ہیں، بکریاں چرانے والے ہیں وہ بڑی بڑی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر وہ شخص چلا گیا۔ میں نے کچھ دیر توقف کیا (اور آنے والے شخص کے بارے میں دریافت نہیں کیا) پھر آپؐ نے خود ہی مجھ سے پوچھا: عمر! جانتے ہو یہ سوالات کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور ان کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو تمہارے پاس تمہارا دین سکھانے کے لئے آئے تھے۔ (مسلم)

فائدہ: حدیث شریف میں قیامت کی نشانیوں میں باندی کا اپنی مالکہ کو جننے کا ایک مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب والدین کی نافرمانی عام ہو جائے گی یہاں تک کہ لڑکیاں جن کی طبیعت میں ماؤں کی اطاعت زیادہ ہوتی ہے وہ بھی نہ صرف یہ کہ ماؤں کی نافرمان ہو جائیں گی بلکہ اُلٹا ان پر اس طرح حکم چلائیں گی جس طرح ایک مالکہ اپنی باندی پر حکم چلاتی ہے۔ اسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عنوان سے تعبیر فرمایا ہے کہ عورت اپنی مالکہ کو جنے گی۔ دوسری نشانی کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب مال اور دولت ان لوگوں کے ہاتھ میں آ جائے گی جو اس کے اہل نہیں ہوں گے۔ ان کی دلچسپی اونچے اونچے مکانات بنانے میں ہوگی اور اسی میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ (معارف الحدیث)

﴿ 35 ﴾ عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ، اَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ، وَالْآخَرُ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ، اَيُّهُمَا اَفْضَلُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَضْلُ هٰذَا الْعَالِمِ الَّذِي يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِي يَصُوْمُ النَّهَارَ وَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ رَجُلًا.

رواه الدارمی ۱/۱۰۹

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بنی اسرائیل کے دو شخصوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ ان دونوں میں کون افضل ہے؟ ان میں سے ایک عالم تھا جو فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو خیر کی باتیں سکھانے میں مشغول ہو جاتا۔ دوسرا دن کو روزہ رکھتا اور رات میں عبادت کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس عالم کی فضیلت جو فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو خیر کی باتیں سکھانے میں مشغول ہو جاتا اس عابد پر جو دن کو روزے رکھتا اور رات میں عبادت کرتا ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ درجہ کے شخص پر ہے۔ (دارمی)

﴿ 36 ﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ وَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ وَتَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ فَإِنِّي امْرُؤٌ مَقْبُوْضٌ وَإِنَّ الْعِلْمَ سَيُقْبَضُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ الرَّجُلَانِ فِي الْفَرِيْضَةِ لَا يَجِدَانِ مَنْ يُخْبِرُ هُمَا بِهَا۔ رواه البيهقي في شعب الايمان ٢/٢٥٥

حضرت عبد اللہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، فرض احکام سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں دنیا سے اٹھا لیا جاؤں گا اور علم بھی عنقریب اٹھا لیا جائے گا یہاں تک کہ دو شخص ایک فرض حکم کے بارے میں اختلاف کریں گے اور (علم کے کم ہو جانے کی وجہ سے) کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو ان کو اس فرض حکم کے بارے میں صحیح بات بتادے۔ (بیہقی)

﴿ 37 ﴾ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَاأَيُّهَا النَّاسُ! خُذُوا مِنَ الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَقَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ۔ (الحديث) رواه احمد ٥/٢٦٦

حضرت ابو اُمامہ باہلی ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! علم کے واپس لیے جانے اور اٹھا لیے جانے سے پہلے علم حاصل کر لو۔ (مسند احمد)

﴿ 38 ﴾ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَ نَشَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْبَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ، أَوْنَهْرًا أَجْرَاهُ، أَوْصَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِيْ صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ، يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ۔ رواه ابن ماجه، باب ثواب معلم النّاس الخير، رقم: ٢٤٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کے مرنے کے بعد جن اعمال کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے اُن میں ایک تو علم ہے جو کسی کو سکھایا اور پھیلایا ہو، دوسرا صالح اولاد ہے جس کو چھوڑا ہو، تیسرا قرآن شریف ہے جو میراث میں چھوڑ گیا ہو، چوتھا مسجد ہے جو بنا گیا ہو، پانچواں مسافر خانہ ہے جس کو اُس نے تعمیر کیا، چھٹا نہر ہے جس کو اُس نے جاری کیا ہو، ساتواں وہ صدقہ ہے جس کو اپنی زندگی اور صحت میں اس طرح دے گیا ہو کہ مرنے کے بعد اس کا ثواب ملتا رہے (مثلاً وقف کی شکل میں صدقہ کر گیا ہو)۔ (ابن ماجہ)

﴿ 39 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلاَ ثًا حَتّٰى تُفْهَمَ. (الحديث)، رواه البخاري، باب من اعاد الحديث......رقم: ٩٥

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو اس کو تین مرتبہ دہراتے تا کہ (اس بات کو) سمجھ لیا جائے۔ (بخاری)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی اہم بات ارشاد فرماتے تو اس بات کو تین مرتبہ دہراتے تا کہ لوگ اچھی طرح سمجھ لیں۔ (مظاہر حق)

﴿40﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا. رواه البخاري، باب كيف يقبض العلم؟رقم: ١٠٠

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ علم کو (آخری زمانے میں) اس طرح نہیں اٹھائیں گے کہ لوگوں (کے دل ودماغ) سے اسے پورے طور پر نکال لیں بلکہ علم کو اس طرح اٹھائیں گے کہ علماء کو ایک ایک کر کے اٹھاتے رہیں گے یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ علماء کے بجائے جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے، ان سے مسئلے پوچھے جائیں گے اور وہ علم کے بغیر فتویٰ دیں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ خود تو گمراہ تھے ہی دوسروں کو بھی گمراہ کر دیں گے۔ (بخاری)

﴿41﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ كُلَّ

جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ سَخَّابٍ بِالْاَسْوَاقِ، جِيفَةٍ بِاللَّيْلِ، حِمَارٍ بِالنَّهَارِ، عَالِمٍ بِاَمْرِ الدُّنْيَا، جَاهِلٍ بِاَمْرِ الْآخِرَةِ۔ رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحيح على شرط مسلم ١/٢٧٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص سے نفرت کرتے ہیں جو سخت مزاج ہو، زیادہ کھانے والا ہو، بازاروں میں چیخنے والا ہو، رات میں مردہ کی طرح (پڑا سوتا رہتا) ہو، دن میں گدھے کی طرح (دنیاوی کاموں میں ہی پھنسا رہتا) ہو، دنیا کے معاملات کا جاننے والا اور آخرت کے امور سے بالکل جاہل ہو۔ (ابن حبان)

﴿42﴾ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! اِنِّي قَدْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا اَخَافُ اَنْ يُنْسِيَ اَوَّلَهُ آخِرُهُ فَحَدِّثْنِي بِكَلِمَةٍ تَكُوْنُ جِمَاعًا، قَالَ: اتَّقِ اللهَ فِيْمَا تَعْلَمُ۔ رواه الترمذي و قال: هذا حديث ليس اسناده بمتصل وهو عندي مرسل، باب ماجاء في فضل الفقه على العبادة، رقم: ٢٦٨٣

حضرت یزید بن سلمہ جعفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ سے کئی حدیثیں سنی ہیں، مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ آخری حدیثیں تو مجھے یاد رہیں اور پہلی حدیثیں یاد نہ رہیں، مجھے اس لئے کوئی جامع بات ارشاد فرمادیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن امور کا تمہیں علم ہے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو یعنی اپنے علم کے مطابق عمل کرو۔ (ترمذی)

﴿43﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوْا بِهِ الْعُلَمَاءَ وَلَا تُمَارُوا بِهِ السُّفَهَاءَ، وَلَا تَخَيَّرُوْا بِهِ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ، فَالنَّارُ النَّارُ۔ رواه ابن ماجه، باب الانتفاع بالعلم والعمل به، رقم: ٢٥٤

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علماء پر بڑائی جتانے، بیوقوفوں سے جھگڑنے یعنی ناسمجھ عوام سے الجھنے اور مجلسیں جمانے کے لئے علم حاصل نہ کرو۔ جو شخص ایسا کرے اس کے لئے آگ ہے آگ۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: ''علم کو مجلسیں جمانے کے لئے حاصل نہ کرو'' اس جملے کا مطلب یہ ہے کہ علم کے ذریعہ سے لوگوں کو اپنی ذات کی طرف متوجہ نہ کرو۔

﴿44﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ اَلْجَمَهُ اللّٰہُ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ رواه ابوداؤد، باب کراهیة منع العلم، رقم: ٣٦٥٨

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص سے علم کی کوئی بات پوچھی جائے اور وہ (باوجود جاننے کے) اُس کو چھپائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام ڈالیں گے۔ (ابوداؤد)

﴿45﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الَّذِیْ یَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ ثُمَّ لَا یُحَدِّثُ بِهٖ كَمَثَلِ الَّذِیْ یَكْنِزُ الْكَنْزَ ثُمَّ لَا یُنْفِقُ مِنْهُ۔

رواه الطبرانی فی الاوسط وفی اسناده ابن لهيعة، الترغيب ١٢٢/١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو علم سیکھتا ہے پھر لوگوں کو نہیں سکھاتا اس شخص کی طرح ہے جو خزانہ جمع کرتا ہے پھر اس میں سے خرچ نہیں کرتا۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿46﴾ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ كَانَ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا۔ (وهو قطعة من الحديث) رواه مسلم، باب فی الادعية، رقم: ٦٩٠٦

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا" **ترجمہ:** یا اللہ! میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو نہ ڈرے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔ (مسلم)

﴿47﴾ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یُسْاَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِیْمَا اَفْنَاهُ، وَ عَنْ عِلْمِهٖ فِیْمَا فَعَلَ، وَ عَنْ مَالِهٖ مِنْ اَیْنَ اكْتَسَبَهُ وَ فِیْمَا اَنْفَقَهُ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِیْمَا اَبْلَاهُ۔

رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن صحيح، باب فی القيامة، رقم: ٢٤١٧

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن آدمی کے دونوں قدم اس وقت تک (حساب کی جگہ سے) نہیں ہٹ سکتے جب تک اُس سے ان چیزوں کے بارے میں پوچھ نہ لیا جائے۔ اپنی عمر کس کام میں خرچ کی؟ اپنے علم پر کیا عمل کیا؟ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اپنی جسمانی قوت کس کام میں لگائی؟ (ترمذی)

﴿48﴾ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْاَزْدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الَّذِيْ يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَوَيَنْسٰى نَفْسَهُ كَمَثَلِ السِّرَاجِ يُضِيْءُ لِلنَّاسِ وَ يَحْرِقُ نَفْسَهُ. رواه الطبراني في الكبير و اسناده حسن ان شاء الله تعالىٰ، الترغيب ١/١٢٦

حضرت جندب بن عبد اللہ ازدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو لوگوں کو خیر کی بات سکھائے اور اپنے آپ کو بھلا دے (خود عمل نہ کرے) اس چراغ کی سی ہے جو لوگوں کے لئے روشنی کرتا ہے لیکن خود کو جلا دیتا ہے۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿49﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيْهٍ، وَمَنْ لَمْ يَنْفَعْهُ عِلْمُهُ ضَرَّهُ جَهْلُهُ، اِقْرَاِالْقُرْآنَ مَا نَهَاكَ، فَاِنْ لَمْ يَنْهَكَ فَلَسْتَ تَقْرَؤُهُ. رواه الطبراني في الكبير و فيه شهر بن حوشب وهو ضعيف وقد وثق، مجمع الزوائد ١/٤٤٠

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بعض علم رکھنے والے علمی سمجھ بوجھ نہیں رکھتے (علم کے ساتھ جو سمجھ بوجھ ہونی چاہئے اس سے خالی ہوتے ہیں) اور جس کا علم اسے فائدہ نہ پہنچائے تو اس کی جہالت اسے نقصان پہنچائے گی۔ قرآن کریم کو تم (حقیقت میں) اُس وقت پڑھنے والے (شمار) ہوگے جب تک وہ قرآن تمہیں (گناہوں اور برائیوں سے) روکتا رہے اور اگر وہ تمہیں نہ روکے تو تم اس کو حقیقت میں پڑھنے والے ہی نہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿50﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَامَ لَيْلَةً بِمَكَّةَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَامَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ، وَكَانَ اَوَّاهًا، فَقَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ، وَ حَرَّضْتَ وَ جَهَدْتَ وَ نَصَحْتَ، فَقَالَ: لَيَظْهَرَنَّ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يُرَدَّ الْكُفْرُ اِلٰى مَوَاطِنِهٖ، وَلَتُخَاضَنَّ الْبِحَارُ بِالْاِسْلَامِ، وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَعَلَّمُوْنَ فِيْهِ الْقُرْآنَ يَتَعَلَّمُوْنَهُ وَيَقْرَؤُنَهُ وَيَقُوْلُوْنَ: قَدْ قَرَاْنَا وَعَلِمْنَا، فَمَنْ ذَا الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌمِنَّا؟ (ثُمَّ

قَالَ لِاَصْحَابِہٖ) فَھَلْ فِیْ اُوْلٰئِکَ مِنْ خَیْرٍ؟ قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَنْ اُوْلٰئِکَ؟ قَالَ اُوْلٰئِکَ مِنْکُمْ وَاُوْلٰئِکَ وَقُوْدُ النَّارِ۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ ثقات إلا أن ھند بنت الحارث الْخَثْعَمِیَّۃَ التابعیۃ لم أرمن وثقھا ولاجرحھا، مجمع الزوائد۔ ۱۹۱/۱ طبع مؤسسۃ المعارف، بیروت و ھند مقبولۃ۔ تقریب التھذیب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات مکہ مکرمہ میں کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے پہنچادیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو بہت (زیادہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) آہ وزاری کرنے والے تھے اٹھے اور عرض کیا: جی ہاں (میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں کہ آپؐ نے پہنچادیا) آپؐ نے لوگوں کو اسلام کے لئے خوب اُبھارا اور آپؐ نے اس کے لئے خوب کوشش کی اور نصیحت فرمائی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان ضرور غالب ہوکر رہے گا یہاں تک کہ کفر کو اس کے ٹھکانوں کی طرف لوٹا دیا جائے، اور یقیناً تم اسلام کو پھیلانے کے لئے سمندر کا سفر بھی کروگے اور لوگوں پر ضرور ایسا زمانہ آئے گا جس میں لوگ قرآن کریم سیکھیں گے، اس کی تلاوت کریں گے اور کہیں گے ہم نے پڑھ لیا اور جان لیا، اب ہم سے بہتر کون ہوگا؟ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) کیا ان لوگوں میں کوئی خیر ہوسکتی ہے؟ یعنی ان میں ذرہ برابر بھی خیر نہیں ہے اور دعویٰ ہے کہ ہم سے بہتر کون ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا یہ لوگ تم ہی میں سے ہوں گے یعنی اسی امت میں سے ہوں گے اور یہی لوگ دوزخ کا ایندھن ہیں۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿51﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ نَتَذَاکَرُ یَنْزِعُ ھٰذَا بِآیَۃٍ وَیَنْزِعُ ھٰذَا بِآیَۃٍ فَخَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کَاَنَّمَا یُفْقَأُ فِیْ وَجْھِہٖ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ: یَا ھٰؤُلَاءِ بِھٰذَا بُعِثْتُمْ اَمْ بِھٰذَا اُمِرْتُمْ؟ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط ورجالہ ثقات اثبات، مجمع الزوائد ۳۸۹/۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے دروازے کے پاس بیٹھے ہوئے آپس میں اس طور پر مذاکرہ کررہے تھے کہ ایک شخص ایک آیت کو اور دوسرا شخص دوسری آیت کو اپنی بات کی دلیل میں پیش کرتا (اس طرح جھگڑے کی سی شکل بن گئی) اتنے میں رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپؐ کا چہرۂ مبارک (غصہ میں) ایسا سرخ ہو رہا تھا گویا آپؐ کے چہرہ مبارک پر انار کے دانے نچوڑ دیئے گئے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! کیا تم اس (جھگڑے) کے لئے دنیا میں بھیجے گئے ہو یا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے؟ میرے اس دنیا سے جانے کے بعد جھگڑنے کی وجہ سے ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ بن جانا (کہ یہ عمل کفر تک پہنچا دیتا ہے) (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿52﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: اَنَّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اِنَّمَا الْاُمُوْرُ ثَلَاثَةٌ: اَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ رُشْدُهُ فَاتَّبِعْهُ، وَاَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ غَيُّهُ فَاجْتَنِبْهُ، وَاَمْرٌ اُخْتُلِفَ فِيْهِ فَرُدَّهُ اِلٰى عَالِمِهٖ.

رواه الطبراني في الكبير ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ١/ ٣٩٠

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: امور تین ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جس کا حق ہونا واضح ہو اس کی پیروی کرو، دوسرا وہ جس کا غلط ہونا واضح ہو اس سے بچو، تیسرا وہ جس کا حق ہونا یا غلط ہونا واضح نہ ہو اس کو اس کے جاننے والے یعنی عالم سے پوچھو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿53﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ، وَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَاْيِهٖ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن باب ماجاء في الذي يفسر القران برايه رقم: ٢٩٥١

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری طرف نسبت کر کے حدیث بیان کرنے میں احتیاط کرو۔ صرف اسی حدیث کو بیان کرو جس کا حدیث ہونا تمہیں معلوم ہو۔ جس شخص نے جان بوجھ کر میری طرف غلط حدیث منسوب کی اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔ جس نے قرآن کریم کی تفسیر میں اپنی رائے سے کچھ کہا اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔ (ترمذی)

﴿54﴾ عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَالَ فِيْ كِتَابِ اللهِ

قرآن کریم اور حدیث شریف

سے اثر لینا

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ تَرٰٓی اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ﴾ [المائدة:٨٣]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: اور جب یہ لوگ اس کتاب کو سنتے ہیں جو رسول پر نازل ہوئی ہے تو آپ (قرآن کریم کے تاثر سے) ان کی آنکھوں کو آنسوؤں سے بہتا ہوا دیکھتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ (مائدہ)

وَقَالَ تَعَالٰی ﴿ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾

[الاعراف:٢٠٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو تا کہ

بِرَاْيِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاَ۔ رواه ابو داؤد، باب الكلام فی كتاب الله بلاعلم، رقم: ٣٦٥٢

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآنِ کریم (کی تفسیر) میں اپنی رائے سے کچھ کہا اور وہ حقیقت میں صحیح بھی ہو تب بھی اس نے غلطی کی۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو شخص قرآن کریم کی تفسیر اپنی عقل اور رائے سے کرتا ہے پھر اتفاقاً وہ صحیح بھی ہو جائے تب بھی اس نے غلطی کی کیونکہ اس نے اُس تفسیر کے لئے نہ احادیث کی طرف رجوع کیا اور نہ ہی علمائے اُمت کی طرف رجوع کیا۔ (مظاہر حق)

تم پر رحم کیا جائے۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْئَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰی اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا۔﴾ [الکہف: ۷۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ان بزرگ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اگر آپ (علم حاصل کرنے کے لئے) میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو اتنا خیال رہے کہ آپ کسی بات کے بارے میں پوچھیں نہیں جب تک کہ اس کے متعلق میں خود ہی نہ بتادوں۔ (کہف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فَبَشِّرْ عِبَادِ ○ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ [الزمر: ۱۷، ۱۸]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو اس کلام الٰہی کو کان لگا کر سنتے ہیں پھر اس کی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے اور یہی عقل والے ہیں۔ (زمر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَللهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ج ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِكْرِ اللهِ۔﴾ [الزمر ۲۳]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام یعنی قرآن کریم نازل فرمایا ہے وہ کلام ایسی کتاب ہے جس کے مضامین باہم ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، اس کی باتیں بار بار دہرائی گئی ہیں، جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے بدن اس کتاب کو سن کر کانپ اٹھتے ہیں، پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ (زمر)

احادیثِ نبویہ

﴿55﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِقْرَاْ عَلَیَّ، قُلْتُ: اَقْرَاُ عَلَیْكَ وَ عَلَیْكَ اُنْزِلَ؟ قَالَ فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَیْرِیْ، فَقَرَاْتُ عَلَیْهِ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰی بَلَغْتُ ﴿فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ م بِشَهِیْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰی

هٰٓؤُلَاءِ شَهِيْدًا﴾ قَالَ: اَمْسِكْ ، فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

رواه البخاري، باب فكيف اِذا جئنا مِنْ كُلِّ امة بشهيد......الآية،رقم: ٤٥٨٢

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں آپ کو پڑھ کر سناؤں جبکہ آپ پر قرآن اترا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ کسی دوسرے سے قرآن سنوں۔ چنانچہ میں نے آپ کے سامنے سورہ نساء پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا "فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاءِ شَهِيْدًا" **ترجمہ:** اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو اپنی امت پر گواہ بنائیں گے، تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: بس اب رک جاؤ۔ میں آپؐ کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ (بخاری)

﴿56﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ، كَاَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوْا: الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ۔

رواه البخاري، باب قول اللّٰه تعالىٰ و لا تنفع الشفاعة عنده الا لمن اذن لها الآية، رقم: ٧٤٨١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی حکم نافذ فرماتے ہیں تو فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کی ہیبت و رعب کی وجہ سے کانپ اٹھتے ہیں اور اپنے پروں کو ہلانے لگتے ہیں۔ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس طرح سنائی دیتا ہے جیسے چکنے پتھر پر زنجیر مارنے کی آواز ہوتی ہے۔ پھر جب فرشتوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور کردی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا، اور واقعی وہ عالی شان ہے، سب سے بڑا ہے۔ (بخاری)

﴿57﴾ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: اِلْتَقَى عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَلَى الْمَرْوَةِ فَتَحَدَّثَا ثُمَّ مَضَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَ بَقِيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَبْكِيْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَايُبْكِيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: هٰذَا۔ يَعْنِيْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو۔ زَعَمَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ فِيْ

قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ كِبْرٍ كَبَّهُ اللّٰهُ لِوَجْهِهٖ فِي النَّارِ۔

رواه احمد و الطبراني في الكبير ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ١/٢٨٢

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوفؒ فرماتے ہیں کہ مَرْوہ (پہاڑی) پر حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی آپس میں ملاقات ہوئی۔ وہ دونوں کچھ دیر آپس میں بات کرتے رہے پھر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ چلے گئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وہاں روتے ہوئے ٹھہر گئے۔ ایک آدمی نے ان سے پوچھا: ابوعبدالرحمٰن! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ صاحب یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ابھی بتا کر گئے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا اللہ تعالیٰ اسے چہرے کے بل آگ میں ڈال دیں گے۔

(مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذکر

اللہ تعالیٰ کے اوامر میں اللہ تعالیٰ کے دھیان کے ساتھ مشغول ہونا یعنی اللہ رب العزت میرے سامنے ہیں اور وہ مجھے دیکھ رہے ہیں۔

قرآن کریم کے فضائل

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ۭ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ﴾ [یونس: ۵۷، ۵۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لوگو! تمہارے پاس، تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی کتاب آئی ہے جو سراسر نصیحت اور دلوں کی بیماری کے لئے شفا ہے اور (اچھے کام کرنے والوں کے لئے اس قرآن میں) رہنمائی اور (عمل کرنے والے) مؤمنین کے لئے ذریعہ رحمت ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے اس فضل و مہربانی یعنی قرآن کے اترنے پر خوش ہونا چاہئے۔ یہ

قرآن اس دنیا سے بدرجہا بہتر ہے جس کو وہ جمع کررہے ہیں۔ (یونس)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ قُلْ نَزَّلَهُ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ﴾ [النحل:١٠٢]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ فرمادیجئے کہ بلاشبہ اس قرآن کو روح القدس یعنی جبرئیل علیہ السلام آپ کے رب کی طرف سے لائے ہیں تاکہ یہ قرآن، ایمان والوں کے ایمان کو مضبوط کرے، اور یہ قرآن، فرمانبرداروں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔ (نحل)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾

[بنی اسرائیل:٨٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یہ قرآن جو ہم نازل فرمارہے ہیں، یہ مسلمانوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔ (بنی اسرائیل)

وَقَالَ تَعَالٰی ﴿ اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ﴾ [العنكبوت:٤٥]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: جو کتاب آپ پر اتاری گئی ہے اس کی تلاوت کیا کیجئے۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴾ [فاطر:٢٩]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کیا کرتے ہیں وہ یقیناً ایسی تجارت کی امید لگائے ہوئے ہیں جس کو کبھی نقصان پہنچنے والا نہیں یعنی ان کو ان کے اعمال کا اجروثواب پورا پورا دیا جائے گا۔ (فاطر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ○ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ○ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ○ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ○ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ○ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ

الْعٰلَمِيْنَ ☆ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ﴾ [الواقعه:۷۵-۷۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میں ستاروں کے غروب ہونے اور چھپنے کی قسم کھاتا ہوں اور اگر تم سمجھو تو یہ قسم بہت بڑی قسم ہے۔ قسم اس پر کھاتا ہوں کہ یہ قرآن بڑی شان والا ہے جو لوح محفوظ میں درج ہے۔ اس لوح محفوظ کو پاک فرشتوں کے علاوہ اور کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ یہ قرآن رب العالمین کی جانب سے بھیجا گیا ہے تو کیا تم اس کلام کو سرسری بات سمجھتے ہو۔ (واقعہ)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ﴾ [الحشر:۲۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (قرآن کریم اپنی عظمت کی وجہ سے ایسی شان رکھتا ہے کہ) اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے (اور پہاڑ میں شعور و سمجھ ہوتی) تو آپ اس پہاڑ کو دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا۔ (حشر)

احادیثِ نبویہ

﴿58﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِیْ، وَمَسْاَلَتِیْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِيْنَ، وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ۔

رواه الترمذی وقال :هذا حديث حسن غريب، باب فضائل القرآن، رقم: ۲۹۲۶

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیثِ قدسی بیان فرمائی: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: جس شخص کو قرآن شریف کی مشغولی کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی، میں اس کو دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سارے کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسے خود اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق پر فضیلت ہے۔

(ترمذی)

﴿59﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّكُمْ لَا تَرْجِعُوْنَ

اِلَی اللّٰہِ بِشَیْءٍ اَفْضَلَ مِمَّا خَرَجَ مِنْہُ یَعْنِیْ الْقُرْآنَ۔

رواہ الحاکم وقال: ھذا حدیث صحیح الاسناد لم یخرجاہ ووافقہ الذھبی ۱/۵۵۵

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کا قُرب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتے جو خود اللہ تعالیٰ سے نکلی ہے یعنی قرآن کریم۔ (مستدرک حاکم)

﴿60﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: الْقُرْآنُ مُشَفَّعٌ وَمَاحِلٌ مُصَدَّقٌ مَنْ جَعَلَہٗ اَمَامَہٗ قَادَہٗ اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَنْ جَعَلَہٗ خَلْفَ ظَھْرِہٖ سَاقَہٗ اِلَی النَّارِ۔

رواہ ابن حبّان واسنادہ جید ۱/۳۳۱

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم ایسی شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت قبول کی گئی اور ایسا جھگڑا کرنے والا ہے کہ اس کا جھگڑا تسلیم کرلیا گیا جو شخص اس کو اپنے آگے رکھے یعنی اس پر عمل کرے اس کو یہ جنت میں پہنچا دیتا ہے۔ اور جو اس کو پیٹھ پیچھے ڈال دے یعنی اس پر عمل نہ کرے اس کو یہ جہنم میں گرا دیتا ہے۔

(ابن حبان)

فائدہ: ''قرآن کریم ایسا جھگڑا کرنے والا ہے کہ اُس کا جھگڑا تسلیم کرلیا گیا'' اس کا مطلب یہ ہے کہ پڑھنے اور اُس پر عمل کرنے والوں کے لئے درجات کے بڑھانے میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں جھگڑتا ہے اور اس کے حق میں لاپرواہی کرنے والوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ میرا حق کیوں نہیں ادا کیا۔

﴿61﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: الصِّیَامُ وَالْقُرْآنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، یَقُوْلُ الصِّیَامُ: اَیْ رَبِّ مَنَعْتُہُ الطَّعَامَ وَ الشَّھْوَۃَ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ، وَیَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُہُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ، قَالَ: فَیُشَفَّعَانِ لَہٗ۔

رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر ورجال الطبرانی رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۳/۴۱۹

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ اور قرآن کریم دونوں قیامت کے دن بندہ کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے

گا: اے میرے رب! میں نے اس کو کھانے اور نفسانی خواہش پوری کرنے سے روکے رکھا میری شفاعت اس کے بارے میں قبول فرمائیے۔ قرآن کریم کہے گا: میں نے اسے رات کو سونے سے روکا (کہ یہ رات کو نوافل میں میری تلاوت کرتا تھا) میری شفاعت اس کے بارے میں قبول فرمائیے۔ چنانچہ دونوں اس کے لئے سفارش کریں گے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿62﴾ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ۔ رواه مسلم، باب فضل من يقوم بالقرآن......رقم:١٨٩٧

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قرآن شریف کی وجہ سے بہت سے لوگوں کے مرتبہ کو بلند فرماتے ہیں اور بہت سوں کے مرتبہ کو گھٹاتے ہیں یعنی جو لوگ اس پر عمل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دنیا وآخرت میں عزت عطا فرماتے ہیں۔ اور جو لوگ اس پر عمل نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل کرتے ہیں۔ (مسلم)

﴿63﴾ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ (لِاَبِيْ ذَرٍّ): عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، وَذِكْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّهُ ذِكْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ، وَ نُوْرٌ لَكَ فِي الْاَرْضِ۔

(وهو جزء من الحديث) رواه البيهقي في شعب الايمان ٤/٢٤٢

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اہتمام کیا کرو، اس عمل سے آسمانوں میں تمہارا ذکر ہوگا اور یہ عمل زمین میں تمہارے لئے ہدایت کا نور ہوگا۔ (بیہقی)

﴿64﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ، رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا، فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ۔ رواه مسلم، باب فضل من يقوم بالقرآن،......رقم:١٨٩٤

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو ہی شخصوں پر رشک کرنا چاہیے۔ ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کی تلاوت میں مشغول رہتا ہو۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ دن رات اس کو خرچ کرتا ہو۔ (مسلم)

﴿65﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّۃِ، رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَ طَعْمُھَا طَیِّبٌ، وَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُالْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَۃِ، لَا رِیْحَ لَھَا وَطَعْمُھَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی یَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّیْحَانَۃِ، رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَطَعْمُھَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی لَایَقْرَأُالْقُرْآنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَۃِ، لَیْسَ لَھَا رِیْحٌ وَ طَعْمُھَا مُرٌّ۔ رواہ مسلم، باب فضیلۃ حافظ القرآن،......رقم: ۱۸۶۰

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مؤمن قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال چکوترے کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے اور مزہ بھی لذیذ۔ اور جو مؤمن قرآن کریم نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کی خوشبو تو نہیں لیکن ذائقہ میٹھا ہے۔ اور جو منافق قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال خوشبودار پھول کی سی ہے کہ خوشبو اچھی اور مزہ کڑوا۔ اور جو منافق قرآن شریف نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن کی طرح ہے کہ خوشبو کچھ نہیں اور مزہ کڑوا۔ (مسلم)

فائدہ : اندرائن خربوزہ کی شکل کا ایک پھل ہے جو دیکھنے میں خوبصورت اور ذائقہ میں بہت تلخ ہوتا ہے۔

﴿66﴾ عَنْ عَبْدِاللہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ مَنْ قَرَاَحَرْفًا مِنْ کِتَابِ اللہِ فَلَہٗ بِہٖ حَسَنَۃٌ، وَالْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا لَا اَقُوْلُ الٓمٓ حَرْفٌ وَلٰکِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَ مِیْمٌ حَرْفٌ۔

رواہ الترمذی، و قال: ھذا حدیث حسن صحیح غریب، باب ماجاء فی من قرأ حرفًا،......رقم ۲۹۱۰

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن کریم کا ایک حرف پڑھے اس کے لئے ایک حرف کے بدلہ ایک نیکی ہے۔ اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سارا الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے یعنی یہ تین حروف ہوئے اس پر تیس نیکیاں ملیں گی۔ (ترمذی)

﴿67﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ، فَاقْرَءُ وْہُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَہٗ فَقَرَاَہٗ وَقَامَ بِہٖ کَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْکًا یَفُوْ حُ

رِیْحُهُ فِیْ كُلِّ مَكَانٍ، وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِیَ عَلٰى مِسْكٍ.

رواه الترمذی و قال: هذا حدیث حسن، باب ماجاء فی سورة البقرة وآیة الکرسی، رقم: ۲۸۷٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن شریف سیکھو پھر اس کو پڑھو، اس لئے کہ جو شخص قرآن شریف سیکھتا ہے اور پڑھتا ہے اور تہجد میں اس کو پڑھتا رہتا ہے اس کی مثال اس کھلی تھیلی کی سی ہے جو مُشک سے بھری ہوئی ہو کہ اس کی خوشبو تمام مکان میں پھیلتی ہے۔ اور جس شخص نے قرآن کریم سیکھا پھر باوجود اس کے کہ قرآن کریم اُس کے سینے میں ہے وہ سوجاتا ہے یعنی اس کو تہجد میں نہیں پڑھتا اس کی مثال اس مُشک کی تھیلی کی طرح ہے جس کا منہ بند کردیا گیا ہو۔

فائدہ: قرآن کریم کی مثال مُشک کی ہے اور حافظ کا سینہ اس تھیلی کی طرح ہے جس میں مشک ہو۔ لہٰذا قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا حافظ اس مشک کی تھیلی کی طرح ہے جس کا منہ کھلا ہو۔ اور تلاوت نہ کرنے والا مشک کی بند تھیلی کی طرح ہے۔

﴿68﴾ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْاَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِیْءُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ يَسْاَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ.

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن، باب من قرأ القرآن فلیسال اللّٰه به، رقم: ۲۹۱۷

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص قرآن مجید پڑھے اسے قرآن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے ہی سوال کرنا چاہئے، عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن مجید پڑھیں گے اور اس کے ذریعہ لوگوں سے سوال کریں گے۔ (ترمذی)

﴿69﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ، بَيْنَمَا هُوَ، لَيْلَةً، يَقْرَاُ فِیْ مِرْبَدِهٖ، اِذْ جَالَتْ فَرَسُهٗ، فَقَرَاَ، ثُمَّ جَالَتْ اُخْرٰى، فَقَرَاَ، ثُمَّ جَالَتْ اَيْضًا، قَالَ اُسَيْدٌ: فَخَشِيْتُ اَنْ تَطَاَ يَحْيٰى، فَقُمْتُ اِلَيْهَا، فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فَوْقَ رَاْسِیْ، فِيْهَا اَمْثَالُ السُّرُجِ، عَرَجَتْ فِی الْجَوِّ حَتّٰى مَا اَرَاهَا، قَالَ: فَغَدَوْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ

﴿70﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: جَلَسْتُ فِیْ عِصَابَةٍ مِنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ، وَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَیَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِنَ الْعُرْیِ، وَقَارِئٌ یَقْرَأُ عَلَیْنَا اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَامَ عَلَیْنَا، فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ سَكَتَ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ؟ قُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنَّهٗ كَانَ قَارِئٌ لَنَا یَقْرَأُ عَلَیْنَا فَكُنَّا نَسْتَمِعُ اِلٰی كِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِیْ مَعَهُمْ قَالَ: فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَسْطَنَا لِیَعْدِلَ بِنَفْسِهٖ فِیْنَا، ثُمَّ قَالَ بِیَدِهٖ هٰكَذَا، فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ لَهٗ. قَالَ: فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَرَفَ مِنْهُمْ اَحَدًا غَیْرِیْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَبْشِرُوْا یَامَعْشَرَ صَعَالِیْكِ الْمُهَاجِرِیْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِیَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ یَوْمٍ، وَذَالِكَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ.

رواہ ابوداؤد، باب في القصص، رقم: ٣٦٦٦

حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فقراء مہاجرین کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا (ان لوگوں کے پاس اتنا کپڑا بھی نہ تھا کہ جس سے پورا بدن ڈھانپ لیں) بعض نے بعض کی آڑلی ہوئی تھی۔ اور ایک صحابی رضی اللہ عنہ قرآن شریف پڑھ رہے تھے کہ اس دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور بالکل ہمارے قریب کھڑے ہوگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر تلاوت کرنے والے صحابی خاموش ہوگئے۔ آپؐ نے سلام کیا پھر دریافت فرمایا تم لوگ کیا کررہے تھے؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک تلاوت کرنے والے ہمارے سامنے تلاوت کررہے تھے ہم اللہ کی کتاب کی تلاوت توجہ سے سن رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جنہوں نے میری امت میں ایسے لوگ بنائے کہ ان میں مجھے ٹھہرنے کا حکم دیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھ گئے تاکہ سب کے برابر رہیں (کسی سے قریب کسی سے دور نہ ہوں) پھر سب کو اپنے ہاتھ مبارک سے حلقہ بنا کر بیٹھنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ سب حلقہ بنا کر نبی کریم ﷺ کی طرف منہ کرکے بیٹھ گئے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے مجلس والوں میں میرے علاوہ کسی کو نہیں پہچانا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اے فقرائے مہاجرین کی جماعت! تمہیں قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری ہو اور اس بات کی بھی کہ تم

اللهِ بَيْنَمَا اَنَا الْبَارِحَةَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ اَقْرَأُ فِيْ مِرْبَدِي، اِذْ جَالَتْ فَرَسِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ! قَالَ: فَقَرَأْتُ، ثُمَّ جَالَتْ اَيْضًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ! قَالَ: فَقَرَأْتُ، ثُمَّ جَالَتْ اَيْضًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ! قَالَ: فَانْصَرَفْتُ، وَكَانَ يَحْيٰى قَرِيْبًا مِنْهَا، خَشِيْتُ اَنْ تَطَاَهُ، فَرَاَيْتُ مِثْلَ الظُّلَّةِ، فِيْهَا اَمْثَالُ السُّرُجِ، عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتّٰى مَا اَرَاهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تِلْكَ الْمَلاَئِكَةُ كَانَتْ تَسْتَمِعُ لَكَ، وَلَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ، مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ.

رواه مسلم، باب نزول السكينة لقراءة القرآن، رقم: ١٨٥٩

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اپنے باڑے میں ایک رات قرآن مجید پڑھ رہے تھے۔ اچانک ان کی گھوڑی اچھلنے لگی۔ انہوں نے اور پڑھا وہ گھوڑی اور اچھلنے لگی۔ وہ پڑھتے رہے گھوڑی پھر اچھلی۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے خطرہ ہوا کہ گھوڑی کہیں میرے بچے یحییٰ کو (جو وہیں قریب تھا) کچل نہ ڈالے، اس لئے میں گھوڑی کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سر کے اوپر بادل کی طرح کوئی چیز ہے جس میں چراغوں کی طرح کچھ چیزیں روشن ہیں پھر وہ بادل کی طرح کی چیز فضا میں اٹھتی چلی گئی یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ میں صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں گذشتہ رات اپنے باڑے میں قرآن پڑھ رہا تھا اچانک میری گھوڑی اچھلنے لگی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔ انہوں نے عرض کیا: میں پڑھتا رہا وہ گھوڑی پھر اچھلی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر پڑھتے رہتے۔ انہوں نے عرض کیا: میں پڑھتا رہا پھر بھی وہ اچھلتی رہی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔ انہوں نے عرض کیا: پھر میں اٹھ کر چل دیا کیونکہ میرا لڑکا یحییٰ گھوڑی کے قریب ہی تھا مجھے یہ خطرہ ہوا کہ گھوڑی کہیں یحییٰ کو کچل نہ ڈالے تو کیا دیکھتا ہوں کہ بادل کی طرح کوئی چیز ہے جس میں چراغوں کی طرح کچھ چیزیں روشن ہیں پھر وہ چیز فضا میں اٹھتی چلی گئی یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ فرشتے تھے تمہارا قرآن سننے آئے تھے اگر تم صبح تک پڑھتے رہتے تو اور لوگ بھی ان کو دیکھ لیتے، وہ فرشتے ان سے چھپے نہ رہتے۔ (مسلم)

مالداروں سے آدھے دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ آدھا دن پانچ سو سال کا ہوگا۔

(ابوداؤد)

فائدہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو پہچاننے اور باقی لوگوں کو نہ پہچاننے کی وجہ شاید یہ ہوگی کہ رات کا اندھیرا تھا اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ چونکہ آپ سے قریب تھے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پہچان لیا۔ (بذل المجہود)

﴿71﴾ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ بِحَزَنٍ فَاِذَا قَرَاْتُمُوْهُ فَابْكُوا، فَاِنْ لَّمْ تَبْكُوْا فَتَبَاكَوْا، وَتَغَنَّوا بِهٖ فَمَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا۔ رواه ابن ماجه، باب فی حسن الصوت بالقرآن،......رقم: ۱۳۳۷

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ قرآن کریم فکر و بے قراری (پیدا کرنے) کے لئے نازل ہوا ہے۔ جب تم اسے پڑھو تو رویا کرو، اگر رونا نہ آئے تو رونے والوں جیسی شکل بنالو۔ اور قرآن شریف کو اچھی آواز سے پڑھو کیونکہ جو شخص اسے اچھی آواز سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنی ہماری کامل اتباع کرنے والوں میں سے نہیں ہے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: علماء نے اس روایت کے دوسرے معنی یہ بھی لکھے ہیں کہ جو شخص قرآن کریم کی برکت سے لوگوں سے مستغنی نہ ہو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

﴿72﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ۔

رواه مسلم، باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن، رقم: ۱۸۴۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اتنا کسی کی طرف توجہ نہیں فرماتے جتنا کہ اس نبی کی آواز کو توجہ سے سنتے ہیں جو قرآن کریم خوش الحانی سے پڑھتا ہے۔ (مسلم)

﴿73﴾ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: زَيِّنُوْا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا۔ رواه الحاكم ۱/۵۷۵

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھی آواز سے قرآن شریف کو مُزَیّن کرو کیونکہ اچھی آواز قرآن کریم کے حُسن کو بڑھا دیتی ہے۔ (مستدرک حاکم)

﴿74﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَ الْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب من قرء القرآن فليسال اللّٰه به، رقم: ٢٩١٩

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قرآن کریم آواز سے پڑھنے والے کا ثواب علانیہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔ اور آہستہ پڑھنے والے کا ثواب چھپ کر صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔ (ترمذی)

فائدہ :اس حدیث شریف سے آہستہ پڑھنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے یہ اس صورت میں ہے جب کہ ریا کا شبہ ہو، اگر ریا کا شبہ نہ ہو اور دوسرے کی تکلیف کا اندیشہ بھی نہ ہو تو دوسری روایات کی وجہ سے بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے کہ یہ دوسروں کے لئے ترغیب کا ذریعہ بنے گا۔ (شرح الطیبی)

﴿75﴾ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَبِيْ مُوْسٰى: لَوْ رَاَيْتَنِيْ وَ اَنَا اَسْتَمِعُ قِرَائَتَكَ الْبَارِحَةَ لَقَدْ اُوْتِيْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ آلِ دَاوُدَ۔

رواه مسلم، باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن، رقم: ١٨٥٢

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: اگر تم مجھے گذشتہ رات دیکھ لیتے جب میں تمہارا قرآن توجہ سے سن رہا تھا (تو یقیناً خوش ہوتے) تم کو حضرت داؤد علیہ السلام کی خوش الحانی سے حصہ ملا ہے۔ (مسلم)

﴿76﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُقَالُ يَعْنِيْ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اِقْرَاْ وَارْقَ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَاُ بِهَا۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ان الذی ليس فی جوفه من القرآن،......رقم: ٢٩١٤

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا: قرآن شریف پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا

اورٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا۔ بس تیرا مقام وہی ہوگا جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ختم ہوگی۔ (ترمذی)

فائدہ: صاحبِ قرآن سے حافظِ قرآن یا کثرت سے تلاوت کرنے والا یا قرآنِ کریم پر تدبر کے ساتھ عمل کرنے والا مراد ہے۔ (طیبی، مرقاۃ)

﴿77﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِيْ يَقْرَءُ الْقُرْآنَ وَ يَتَتَعْتَعُ فِيْهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ اَجْرَانِ.

رواه مسلم، باب فضل الماهر بالقرآن والذى يتتعتع فيه، رقم ١٨٦٢

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حافظ قرآن جسے یاد بھی خوب ہو اور پڑھتا بھی اچھا ہو اس کا حشر قیامت میں ان معزّز فرمانبردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو قرآن شریف کو لوح محفوظ سے نقل کرنے والے ہیں۔ اور جو شخص قرآن شریف کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس میں مشقت اٹھاتا ہے اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔ (مسلم)

فائدہ: اٹکنے والے سے مراد وہ حافظ ہے جسے قرآن شریف اچھی طرح یاد نہ ہو لیکن وہ یاد کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہو۔ نیز اس سے مراد وہ دیکھ کر پڑھنے والا بھی ہوسکتا ہے جو دیکھ کر پڑھنے میں بھی اٹکتا ہو لیکن صحیح پڑھنے کی کوشش کر رہا ہو، ایسے شخص کے لئے دو اجر ہیں۔ ایک اجر تلاوت کا ہے دوسرا اجر بار بار اٹکنے کی وجہ سے مشقت برداشت کرنے کا ہے۔ (طیبی، مرقاۃ)

﴿78﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَجِيْءُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَارَبِّ زِدْهُ، فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَارَبِّ ارْضَ عَنْهُ، فَيَرْضٰى عَنْهُ فَيُقَالُ لَهُ اِقْرَاْ وَارْقَ وَيُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً.

رواه الترمذى و قال: هذا حديث حسن صحيح، باب ان الذى ليس فى جوفه من القرآن كالبيت الخرب، رقم: ٢٩١٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صاحبِ قرآن قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کے دربار میں) آئے گا تو قرآن شریف اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا

اس کو جوڑا عطا فرمائیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو کرامت کا تاج پہنایا جائے گا۔ وہ پھر درخواست کرے گا اے میرے رب! اور پہنائیے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اکرام کا پورا جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر وہ درخواست کرے گا اے میرے رب! اس شخص سے راضی ہو جائیے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائیں گے۔ پھر اس سے کہا جائے گا: قرآن شریف پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا اور (اُس کے لئے) ہر آیت کے بدلہ میں ایک نیکی بڑھا دی جائے گی۔

(ترمذی)

﴿79﴾ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اِنَّ الْقُرْآنَ يَلْقَىٰ صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يَنْشَقُّ عَنْهُ قَبْرُهُ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ فَيَقُوْلُ لَهُ: هَلْ تَعْرِفُنِيْ؟ فَيَقُوْلُ: مَا اَعْرِفُكَ، فَيَقُوْلُ لَهُ هَلْ تَعْرِفُنِيْ؟ فَيَقُوْلُ: مَا اَعْرِفُكَ، فَيَقُوْلُ: اَنَا صَاحِبُكَ الْقُرْآنُ الَّذِيْ اَظْمَاْتُكَ فِي الْهَوَاجِرِ وَ اَسْهَرْتُ لَيْلَكَ وَ اِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ وَاِنَّكَ الْيَوْمَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ تِجَارَتِهِ فَيُعْطَى الْمُلْكَ بِيَمِيْنِهِ وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهِ وَ يُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ وَيُكْسٰى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا يُقَوَّمُ لَهُمَا اَهْلُ الدُّنْيَا فَيَقُوْلَانِ: بِمَ كُسِيْنَا هٰذِهِ؟ فَيُقَالُ: بِاَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: اِقْرَاْ وَاصْعَدْ فِيْ دَرَجَةِ الْجَنَّةِ وَ غُرَفِهَا فَهُوَ فِيْ صُعُوْدٍ مَادَامَ يَقْرَاُ هَذًّا كَانَ اَوْ تَرْتِيْلًا۔　رواہ احمد، الفتح الربانی ۱۸/۶۹

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن جس وقت قرآن والا اپنی قبر سے نکلے گا تو قرآن اس سے اس حالت میں ملے گا جیسے کمزوری کی وجہ سے رنگ بدلا ہوا آدمی ہو اور صاحبِ قرآن سے پوچھے گا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ کہے گا: میں تمہیں نہیں پہچانتا۔ قرآن دوبارہ پوچھے گا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ کہے گا: میں تمہیں نہیں پہچانتا۔ قرآن کہے گا: میں تمہارا ساتھی قرآن ہوں جس نے تمہیں سخت گرمی کی دوپہر میں پیاسا رکھا اور رات کو جگایا (یعنی قرآن کے حکم پر عمل کی وجہ سے تم نے دن میں روزہ رکھا اور رات میں قرآن کی تلاوت کی) ہر تاجر اپنی تجارت سے نفع حاصل کرنا چاہتا ہے اور آج تم اپنی تجارت سے سب سے زیادہ نفع حاصل کرنے والے ہو۔ اس کے بعد صاحبِ قرآن کو دائیں ہاتھ میں بادشاہت دی جائے گی اور بائیں ہاتھ میں (جنت میں) ہمیشہ رہنے کا پروانہ دیا جائے گا۔ اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا اور اس کے والدین کو دو ایسے جوڑے پہنائے

جائیں گے جن کی قیمت دنیا والے نہیں لگا سکتے۔ والدین کہیں گے: ہمیں یہ جوڑے کس وجہ سے پہنائے گئے ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: تمہارے بچے کے قرآن حفظ کرنے کی وجہ سے۔ پھر صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجوں اور بالا خانوں پر چڑھتا جا۔ چنانچہ جب تک وہ قرآن پڑھتا رہے گا چاہے روانی سے پڑھے چاہے ٹھہر ٹھہر کر پڑھے وہ (جنت کے درجوں اور بالا خانوں پر) چڑھتا جائے گا۔ (مسند احمد، فتح الربانی)

فائدہ : قرآن کریم کا کمزوری کی وجہ سے رنگ بدلے ہوئے آدمی کی شکل میں قرآن والے کے سامنے آنا درحقیقت یہ خود قرآن والے کا ایک نقشہ ہے کہ اس نے راتوں کو قرآن کریم کی تلاوت اور دن میں اس کے احکام پر عمل کر کے اپنے آپ کو کمزور بنالیا تھا۔ (انجاح الحاجۃ)

﴿80﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ لِلّٰہِ اَھْلِیْنَ مِنَ النَّاسِ قَالُوا: مَنْ ھُمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ : اَھْلُ الْقُرْآنِ ھُمْ اَھْلُ اللّٰہِ وَخَاصَّتُهٗ.

رواه الحاكم، وقال الذهبي: روى من ثلا ثة اوجه عن انس هذا اجودها ١/٥٥٦

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے بعض لوگ ایسے ہیں جیسے کسی کے گھر کے خاص لوگ ہوتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: قرآن شریف والے کہ وہ اللہ والے اور اس کے خاص لوگ ہیں۔
(مستدرک حاکم)

﴿81﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِهٖ شَیْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ان الذي ليس في جوفه شئي......رقم: ٢٩١٣

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے دل میں قرآن کریم کا کوئی حصہ بھی محفوظ نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے یعنی جیسے مکان کی رونق وآبادی رہنے والے سے ہے ایسے ہی انسان کے دل کی رونق وآبادی قرآن کریم کو یاد رکھنے سے ہے۔ (ترمذی)

﴿82﴾ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَا مِنِ امْرِیءٍ

يَقْرَءُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلاَّ لَقِيَ اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَجْذَمَ.

رواه ابوداؤد، باب التشديد فيمن حفظ القرآن..... رقم: ١٤٧٤

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن شریف پڑھ کر بھلا دے تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے یہاں اس حال میں آئے گا کہ کوڑھ کے مرض کی وجہ سے اس کے اعضاء جھڑے ہوئے ہوں گے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: قرآن کو بھلا دینے کے کئی مطلب بیان کئے گئے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے۔ دوسرا یہ ہے کہ زبانی نہ پڑھ سکے۔ تیسرا یہ ہے کہ اس کی تلاوت میں غفلت کرے۔ چوتھا یہ ہے کہ قرآنی احکامات کو جاننے کے بعد اس پر عمل نہ کرے۔

(بذل المجهود، شرح سنن ابی داؤد للعینی)

﴿83﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلاثٍ. رواه ابوداؤد، باب تحزيب القرآن، رقم: ١٣٩٤

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کو تین دن سے کم میں ختم کرنے والا اسے اچھی طرح نہیں سمجھ سکتا۔ (ابوداؤد)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد عوام کے لئے ہے، چنانچہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں تین دن سے کم میں ختم کرنا بھی ثابت ہے۔ (شرح الطیبی)

﴿84﴾ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَاَ ثَلاثَ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في فضل سورة الكهف، رقم: ٢٨٨٦

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سورہ کہف کی شروع کی تین آیتیں پڑھ لیں وہ دجال کے فتنے سے بچالیا گیا۔ (ترمذی)

﴿85﴾ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ.

رواه مسلم، باب فضل سورة الكهف وآية الكرسي، رقم: ١٨٨٣

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: جس نے سورہ کہف کی شروع کی دس آیات یادکرلیں وہ دجال کے فتنے سے محفوظ ہوگیا۔اورایک روایت میں سورہ کہف کی آخری دس آیتوں کے یادکرنے کاذکر ہے۔ (مسلم)

﴿86﴾ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ سُوْرَةِ الْكَهْفِ فَاِنَّهُ عِصْمَةٌ لَهُ مِنَ الدَّجَّالِ.

رواه النسائي في عمل اليوم والليلة، رقم:٩٤٨ قال المحقق:هذا الاسناد رجاله ثقات

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: جوشخص سورہ کہف کی آخری دس آیتیں پڑھ لے تو یہ پڑھنااس کے لئے دجال کے فتنے سے بچاؤ ہوگا۔

(عمل الیوم واللیلۃ)

﴿87﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا: مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ مَعْصُوْمٌ اِلٰى ثَمَانِيَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ فِتْنَةٍ، وَ اِنْ خَرَجَ الدَّجَّالُ عُصِمَ مِنْهُ.

التفسير لابن كثير عن المختارة للحافظ الضياء المقدسي ٣/٧٥

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جوشخص جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھ لے وہ آٹھ دن تک یعنی اگلے جمعہ تک ہرفتنہ سے محفوظ رہے گا اوراگراس دوران دجال نکل آئے تو یہ اس کے فتنہ سے بھی محفوظ رہے گا۔ (تفسیرابن کثیر)

﴿88﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ فِيْهَا آيَةٌ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ لَا تُقْرَاُ فِيْ بَيْتٍ وَ فِيْهِ شَيْطَانٌ اِلَّا خَرَجَ مِنْهُ، آيَةُ الْكُرْسِيِّ.

رواه الحاكم وقال صحيح الاسناد، الترغيب ٢/٣٧٠

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سورہ بقرہ میں ایک آیت ہے جوقرآن شریف کی تمام آیتوں کی سردار ہے۔وہ آیت جیسے ہی کسی گھر میں پڑھی جائے اوروہاں شیطان ہوتو فوراً نکل جاتا ہے،وہ آیت الکرسی ہے۔ (مستدرک حاکم،ترغیب)

﴿89﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ، فَاَتَانِيْ آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ، فَاَخَذْتُهُ وَقُلْتُ: لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ

ﷺ، قَالَ: اِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ، قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ، فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَ عِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ قَالَ: اَمَا اِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَ سَيَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ "اِنَّهُ سَيَعُوْدُ" فَرَصَدْتُهُ، فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ دَعْنِيْ فَاِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ، لَا اَعُوْدُ، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ، فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا اَبَاهُرَيْرَةَ، مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ؟ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَ عِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ، قَالَ: اَمَا اِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ و سَيَعُوْدُ، فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ هٰذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ اِنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ، قَالَ : دَعْنِي اُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللهُ بِهَا، قُلْتُ: مَاهُنَّ؟ قَالَ : اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ "اَللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ" (البقرة: ٢٥٥) حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ، فَاِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ، فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللهِ، زَعَمَ اَنَّهُ يُعَلِّمُنِيْ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ، قَالَ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: قَالَ لِيْ : اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ اَوَّلِهَا حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ "اَللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ" وَقَالَ لِيْ: لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ وَ لَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ، وَ كَانُوا اَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَمَا اِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَ هُوَ كَذُوْبٌ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: ذَاكَ شَيْطَانٌ۔ رواه البخاری، باب اذا وكل رجلا فترك الوكيل شيئا......رقم: ٢٣١١ وفی رواية الترمذی عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِقْرَاْهَا فِي بَيْتِكَ فَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ وَلَا غَيْرُهُ۔ رقم: ٢٨٨٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کی نگرانی پر مجھے مقرر فرمایا تھا۔ ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھ بھر کر غلہ لینے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلوں گا۔ اس نے کہا میں ایک محتاج ہوں میرے اوپر میرے اہل و عیال کا بوجھ ہے اور میں سخت ضرورتمند ہوں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ابو ہریرہ! تمہارے قیدی نے کل

رات کیا کیا؟ (اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس واقعہ کی خبر دے دی تھی) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس نے اپنی شدید ضرورت اور اہل وعیال کے بوجھ کی شکایت کی اس لئے مجھے اس پر رحم آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار رہنا اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے وہ دوبارہ آئے گا۔ مجھے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے یقین ہوگیا کہ وہ دوبارہ آئے گا۔ چنانچہ میں اس کی تاک میں لگا رہا۔ (وہ آیا) اور اپنے دونوں ہاتھوں سے غلہ بھرنا شروع کر دیا۔ میں نے اسے پکڑ کر کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس ضرور لے جاؤں گا۔ اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دیجیے میں ضرورت مند ہوں میرے اوپر بال بچوں کا بوجھ ہے اب آئندہ میں نہیں آؤں گا۔ مجھے اس پر رحم آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پھر فرمایا: ابوہریرہ! تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس نے اپنی شدید ضرورت اور اہل وعیال کے بوجھ کی شکایت کی اس لئے مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہوشیار رہنا! اس نے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا۔ چنانچہ میں پھر اس کی تاک میں رہا۔ (وہ آیا) اور دونوں ہاتھوں سے غلہ بھرنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ کر کہا کہ میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ یہ تیسرا اور آخری موقع ہے، تو نے کہا تھا آئندہ نہیں آؤں گا مگر تو پھر آگیا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں گا کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے تمہیں نفع پہنچائیں گے۔ میں نے کہا وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا مقرر رہے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ صبح کو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: اس نے کہا تھا کہ وہ مجھے چند ایسے کلمات سکھائے گا جن سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع پہنچائیں گے تو میں نے اس مرتبہ بھی اسے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ کلمات کیا تھے میں نے کہا کہ وہ یہ کہہ گیا: جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا مقرر رہے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ راوی کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خیر کے کاموں پر بہت زیادہ حریص تھے۔ (اس لئے آخری مرتبہ خیر کی بات سن کر اُسے چھوڑ دیا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غور سے سنو اگرچہ وہ جھوٹا ہے لیکن تم سے سچ بول گیا۔

ابوہریرہ! تم جانتے ہو کہ تم تین راتوں سے کس سے باتیں کر رہے تھے؟ میں نے کہا نہیں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شیطان تھا (جو اس طرح مکروفریب سے صدقات کے مال میں کمی کرنے آیا تھا)۔ (بخاری)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ شیطان نے یوں کہا: تم اپنے گھر میں آیت الکرسی پڑھا کرو تمہارے پاس کوئی شیطان جن وغیرہ نہ آئے گا۔ (ترمذی)

﴿90﴾ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا اَبَا الْمُنْذِرِ! اَتَدْرِيْ اَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ مَعَكَ اَعْظَمُ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: يَا اَبَا الْمُنْذِرِ! اَتَدْرِيْ اَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ مَعَكَ اَعْظَمُ؟ قَالَ: قُلْتُ: "اَللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ" قَالَ: فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ وَ قَالَ: وَاللهِ! لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ اَبَا الْمُنْذِرِ. رواہ مسلم، باب فضل سورة الكهف وآية الكرسي، رقم: ١٨٨٥ وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ لَهَا لِسَانًا وَ شَفَتَيْنِ تُقَدِّسُ الْمَلِكَ عِنْدَ سَاقِ الْعَرْشِ.

قُلْتُ: هُوَفِي الصحيح باختصار. رواه احمد ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٣٩/٧

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ابوالمنذر! (یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) کیا تم جانتے ہو کہ کتاب اللہ کی کون سی آیت تمہارے پاس سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور ان کے رسول ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے دوبارہ پوچھا: ابوالمنذر! کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پاس کتاب اللہ کی سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟ میں نے عرض کیا: "اَللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ" (آیت الکرسی) آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا (گویا اس جواب پر شاباشی دی) اور ارشاد فرمایا: ابوالمنذر! تجھے علم مبارک ہو۔ (مسلم)

ایک روایت میں آیت الکرسی کے بارے میں فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس آیت کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں جو عرش کے پائے کے پاس اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿91﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَ

اِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرِةِ ، وَ فِيْهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ هِيَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ۔

رواه الترمذی و قال: هذا حديث غريب، باب ماجاء فی سورة البقرة وآية الكرسی، رقم: ٢٨٧٨

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: ہر چیز کی کوئی چوٹی ہوتی ہے (جوسب سے اوپر اور بالاتر ہوتی ہے) اورقرآن کریم کی چوٹی سورہ بقرہ ہے۔اور اس میں ایک آیت ایسی ہے جوقرآن شریف کی ساری آیتوں کی سردار ہے، وہ آیت الکرسی ہے۔ (ترمذی)

﴿92﴾ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَيْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، وَلَا يُقْرَآنِ فِيْ دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء فی آخر سورة البقرة رقم: ٢٨٨٢

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: آسمان وزمین کی پیدائش سے دوہزارسال پہلے اللہ تعالیٰ نے کتاب لکھی۔اس کتاب میں سے دو آیتیں نازل فرمائیں جن پراللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کوختم فرمایا۔یہ آیتیں جس مکان میں تین رات تک پڑھی جاتی رہیں شیطان اس کے نزدیک بھی نہیں آتا۔ (ترمذی)

﴿93﴾ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَاَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح ، باب ماجاء فی آخر سورة البقرة، رقم: ٢٨٨١

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری دوآیتیں کسی رات میں پڑھ لے تو یہ دونوں آیتیں اس کے لئے کافی ہوجائیں گی۔ (ترمذی)

فائدہ : دوآیتوں کے کافی ہوجانے کے دومطلب ہیں۔ایک یہ کہ ان کا پڑھنے والا اس رات ہر بُرائی سے محفوظ رہے گا۔دوسرا یہ کہ یہ دوآیتیں تہجد کے قائم مقام ہوجائیں گی۔ (نووی)

﴿94﴾ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ

قَرَأَ عَشَرَ آيَاتٍ فِيْ لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ وَالْقِنْطَارُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.

(الحديث) رواه الطبراني في الكبير والاوسط وفيه اسماعيل بن عياش ولكنه من روايته عن الشاميين وهي مقبولة، مجمع الزوائد ٢/٥٤٧

حضرت فضالہ بن عبید اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی رات دس آیات کی تلاوت کرے اس کے لئے ایک قنطار لکھا جاتا ہے اور قنطار دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے ان سب سے بہتر ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿95﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ عَشَرَ آيَاتٍ فِيْ لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ.

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ووافقه الذهبي ١/٥٥٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں دس آیتوں کی تلاوت کرے وہ اس رات اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوگا۔ (مستدرک حاکم)

﴿96﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ. (وهو بعض الحديث) رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ١/٣٠٨

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں سو آیات کی تلاوت کرے وہ اس رات عبادت گزاروں میں شمار کیا جائے گا۔

(مستدرک حاکم)

﴿97﴾ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ بِالْقُرْآنِ، حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ بِاللَّيْلِ، وَاَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ، وَاِنْ كُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِيْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ. (الحديث)

رواه مسلم، باب من فضائل الاشعريين رضي الله عنهم، رقم: ٦٤٠٧

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اَشعر قوم

کے رُفقاء سفر کے قرآن کریم پڑھنے کی آواز کو پہچان لیتا ہوں جبکہ وہ اپنے کاموں سے واپس آکر رات کو اپنی قیام گاہوں میں قرآن شریف پڑھتے ہیں اور رات کو ان کے قرآن مجید پڑھنے کی آواز سے ان کی قیام گاہوں کو بھی پہچان لیتا ہوں اگرچہ دن میں، میں نے انہیں ان کی قیام گاہوں پر اترتے ہوئے نہ دیکھا ہو۔ (مسلم)

﴿98﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ خَشِيَ مِنْكُمْ اَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ اَوَّلِهِ، وَمَنْ طَمِعَ مِنْكُمْ اَنْ يَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ، وَهِيَ اَفْضَلُ۔

رواه الترمذي، باب ماجاء في كراهية النوم قبل الوتر، رقم: ٤٥٥

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نہ اُٹھ سکے گا اس کو رات کے شروع میں (سونے سے پہلے) وتر پڑھ لینے چاہئیں۔ اور جس کو رات کے آخری حصّے میں اٹھنے کی امید ہو اسے اخیر رات میں وتر پڑھنے چاہئیں کیونکہ رات کے آخری حصے میں قرآن کریم کی تلاوت کے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس وقت تلاوت کرنا افضل ہے۔ (ترمذی)

﴿99﴾ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَاْخُذُ مَضْجَعَهُ يَقْرَأُ سُوْرَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ اِلَّا وَكَّلَ اللهُ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهُ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ۔

رواه الترمذي، كتاب الدعوات، رقم: ٣٤٠٧

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی بستر پر جا کر قرآن کریم کی کوئی سی بھی سورت پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں۔ پھر جب بھی وہ بیدار ہو اس کے بیدار ہونے تک کوئی تکلیف دہ چیز اس کے قریب بھی نہیں آتی۔ (ترمذی)

﴿100﴾ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اُعْطِيْتُ مَكَانَ التَّوْرَاةِ السَّبْعَ وَاُعْطِيْتُ مَكَانَ الزَّبُوْرِ الْمِئِيْنَ وَاُعْطِيْتُ مَكَانَ الْاِنْجِيْلِ الْمَثَانِيَ وَ فُضِّلْتُ بِالْمُفَصَّلِ۔

رواه احمد ٤/١٠٧

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تورات کے بدلے میں قرآن کریم کے شروع کی سات سورتیں اور زبور کے بدلے میں ''مئین'' یعنی اس کے بعد کی گیارہ سورتیں اور انجیل کے بدلے میں ''مثانی'' یعنی اس کے بعد کی بیس سورتیں ملی ہیں اور اس کے بعد آخر قرآن تک کی سورتیں ''مُفَصَّل'' مجھے خاص طور پر دی گئی ہیں۔ (مسند احمد)

﴿101﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَا جِبْرَئِيْلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوْقِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ، لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ، فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ: هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ، لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ، فَسَلَّمَ وَقَالَ: اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ، فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَاَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهُ۔ رواه مسلم، باب فضل الفاتحة......رقم:١٨٧٧

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آسمان سے کچھ کھڑ کا سنائی دیا۔ انہوں نے سر اٹھایا اور کہا یہ آسمان کا ایک دروازہ کھلا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا۔ اس سے ایک فرشتہ اترا ہے، یہ فرشتہ آج سے پہلے کبھی زمین پر نہیں آیا تھا۔ اس فرشتے نے حاضر خدمت ہو کر سلام کیا اور عرض کیا: خوشخبری ہو آپ کو دو نور دیے گئے ہیں جو آپؐ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے تھے۔ ایک سورہ فاتحہ دوسرے سورہ بقرہ کی آخری (دو) آیات۔ آپؐ ان میں سے جو جملہ بھی پڑھیں گے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے گا۔

فائدہ : یعنی اگر تعریفی جملہ ہے تو تعریف کرنے کا ثواب ملے گا، اور اگر دعا کا جملہ ہے تو دعا قبول کی جائے گی۔ (مسلم)

﴿102﴾ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ. رواه الدارمی ٢/٥٣٨

حضرت عبدالملک بن عمیرؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورہ فاتحہ میں ہر بیماری سے شفا ہے۔ (دارمی)

﴿103﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ: آمِیْنَ، وَ قَالَتِ الْمَلَائِکَةُ فِی السَّمَاءِ: آمِیْنَ، فَوَافَقَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰی، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

رواه البخاری، باب فضل التامین، رقم: ۷۸۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی (سورہ فاتحہ کے آخر میں) آمین کہتا ہے تو اسی وقت فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں، اگر اس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل جاتی ہے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ (بخاری)

﴿104﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ مَقَابِرَ، اِنَّ الشَّیْطَانَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ تُقْرَاُ فِیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ.

رواه مسلم، باب استحباب الصلاة النافلة فی بیته......، رقم: ۱۸۲٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ یعنی گھروں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے آباد رکھو۔ جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔ (مسلم)

﴿105﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِقْرَءُوْا الْقُرْآنَ، فَاِنَّهٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَفِیْعًا لِاَصْحَابِهٖ، اِقْرَءُوْا الزَّهْرَاوَیْنِ: الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ، فَاِنَّهُمَا یَاْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، کَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، اَوْ کَاَنَّهُمَا غَیَایَتَانِ، اَوْ کَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ، تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا، اِقْرَءُوا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَکَةٌ، وَتَرْکَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا یَسْتَطِیْعُهَا الْبَطَلَةُ، قَالَ مُعَاوِیَةُ: بَلَغَنِیْ اَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ.

رواه مسلم، باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة، رقم: ۱۸۷٤

حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قرآن مجید پڑھو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی بن کر آئے گا۔ سورہ بقرہ اور آلِ عمران جو دونوں روشن سورتیں ہیں (خاص طور سے) پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کو اپنے سایہ میں لیے اس طرح آئیں گی جیسے وہ ابر کے دو ٹکڑے ہوں یا دو سائبان ہوں یا قطار باندھے پرندوں کے دو غول ہوں، یہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کے لئے

سفارش کریں گی۔ اور خصوصیت سے سورہ بقرہ پڑھا کرو کیونکہ اس کا پڑھنا، یاد کرنا اور سمجھنا برکت کا سبب ہے اور اس کا چھوڑ دینا محرومی کی بات ہے۔ اور اس سورت سے غلط قسم کے لوگ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ معاویہ بن سلامؒ کہتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ غلط قسم کے لوگوں سے مراد جادوگر ہیں یعنی سورہ بقرہ کی تلاوت کا معمول رکھنے والے پر کبھی کسی جادوگر کا جادو نہیں چلے گا۔ (مسلم)

﴿106﴾ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلْبَقَرَةُ سَنَامُ الْقُرْآنِ وَ ذُرْوَتُهُ، نَزَلَ مَعَ كُلِّ آيَةٍ مِنْهَا ثَمَانُوْنَ مَلَكًا، وَ اسْتُخْرِجَتْ " اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ " مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ، فَوُصِلَتْ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، وَ " يٰسٓ " قَلْبُ الْقُرْآنِ لَا يَقْرَاُهَا رَجُلٌ يُرِيْدُ اللهَ. تَبَارَكَ وَتَعَالٰى. وَالدَّارَ الْآخِرَةَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ وَاقْرَؤُوْهَا عَلٰى مَوْتَاكُمْ.

رواه احمد ٥/٢٦

حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی چوٹی یعنی سب سے اونچا حصہ سورہ بقرہ ہے۔ اس کی ہر آیت کے ساتھ اسّی فرشتے اترے ہیں اور آیت الکرسی عرش کے نیچے سے نکالی گئی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے خاص خزانے سے نازل ہوئی ہے۔ پھر اس کو سورہ بقرہ کے ساتھ ملا دیا گیا یعنی اس میں شامل کر لیا گیا۔ اور سورہ یٰسین قرآن کریم کا دل ہے۔ اس کو جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی نیت سے پڑھے گا تو یقیناً اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ لہٰذا اس سورت کو اپنے مرنے والوں کے پاس پڑھا کرو (تاکہ روح کے نکلنے میں آسانی ہو)۔ (مسند احمد)

فائدہ: حدیث شریف میں سورہ بقرہ کو قرآن کریم کی چوٹی غالباً اس وجہ سے فرمایا ہے کہ اسلام کے بنیادی اصول اور عقائد اور شریعت کے احکام کا جتنا تفصیلی بیان سورہ بقرہ میں کیا گیا ہے اتنا اور اس طرح قرآن کریم کی کسی دوسری سورت میں نہیں کیا گیا۔ (معارف الحدیث)

﴿107﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ كَمَا اُنْزِلَتْ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مَقَامِهٖ اِلٰى مَكَّةَ وَمَنْ قَرَاَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ.

(الحديث) رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ووافقه الذهبي ١/٥٦٤

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سورہ کہف کو (حروف کی صحیح ادائیگی کے ساتھ) اس طرح پڑھا جس طرح کہ وہ نازل کی گئی ہے تو یہ سورت اپنے پڑھنے والے کے لئے قیامت کے دن اس کے رہنے کی جگہ سے لے کر مکہ مکرمہ تک نور بن جائے گی۔ جس شخص نے اس سورت کی آخری دس آیات کی تلاوت کی پھر دجّال نکل آیا تو دجال اس پر قابو نہ پا سکے گا۔ (مستدرک حاکم)

﴿108﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَاَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ، وَتَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔ رواه الترمذي، باب ماجاء في فضل سورة الملك، رقم: ٢٨٩٢

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ سورہ الٓمّٓ سَجْدَہ (جو اکیسویں پارے میں ہے) اور تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ نہ پڑھ لیتے۔ (ترمذی)

﴿109﴾ عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَرَاَ يٰسٓ فِيْ لَيْلَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ غُفِرَ لَهٗ۔ رواه ابن حبان (ورجاله ثقات) ٦/٣١٢

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سورہ یٰسٓ کسی رات میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پڑھی تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(ابن حبان)

﴿110﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَرَاَ الْوَاقِعَةَ كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ يَفْتَقِرْ۔ رواه البيهقي في شعب الايمان ٢/٤٩١

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے ہر رات سورہ واقعہ پڑھی اس پر فقر نہیں آئے گا۔ (بیہقی)

﴿111﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ وَهِيَ سُوْرَةُ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔

(رواه الترمذي و قال: هذا حديث حسن، باب ماجاء في فضل سورة الملك، رقم: ٢٨٩١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم میں ایک سورت تیس آیات کی ایسی ہے کہ وہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی مغفرت کردی جائے وہ سورہ "تَبَارَكَ الَّذِيْ" ہے۔ (ترمذی)

﴿112﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خِبَائَهُ عَلٰى قَبْرٍ وَ هُوَ لَا يَحْسِبُ اَنَّهُ قَبْرٌ، فَاِذَا فِيْهِ قَبْرُ اِنْسَانٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا، فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّي ضَرَبْتُ خِبَائِيْ وَاَنَا لَا اَحْسِبُ اَنَّهُ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هِيَ الْمَانِعَةُ، هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی فضل سورة الملك ، رقم: ۲۸۹۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے ایک قبر پر خیمہ لگایا۔ ان کو علم نہ تھا کہ وہاں قبر ہے۔ اچانک اس جگہ کسی کو سورہ تَبَارَكَ الَّذِيْ پڑھتے ہوئے سنا تو نبی کریم ﷺ سے آکر عرض کیا کہ میں نے ایک جگہ خیمہ لگایا تھا مجھے معلوم نہ تھا کہ وہاں قبر ہے۔ اچانک میں نے اس جگہ کسی کو سورہ تَبَارَكَ الَّذِيْ آخر تک پڑھتے ہوئے سنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ سورت اللہ تعالیٰ کے عذاب سے روکنے والی ہے اور قبر کے عذاب سے نجات دلانے والی ہے۔ (ترمذی)

﴿113﴾ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يُؤْتَى الرَّجُلُ فِيْ قَبْرِهٖ فَتُؤْتٰى رِجْلَاهُ فَتَقُوْلُ رِجْلَاهُ لَيْسَ لَكُمْ عَلٰى مَا قِبَلِيْ سَبِيْلٌ كَانَ يَقُوْمُ يَقْرَاُ بِيْ سُوْرَةَ الْمُلْكِ، ثُمَّ يُؤْتٰى مِنْ قِبَلِ صَدْرِهٖ اَوْ قَالَ بَطْنِهٖ فَيَقُوْلُ لَيْسَ لَكُمْ عَلٰى مَا قِبَلِيْ سَبِيْلٌ كَانَ يَقْرَاُ بِيْ سُوْرَةَ الْمُلْكِ، ثُمَّ يُؤْتٰى رَاْسُهٗ فَيَقُوْلُ لَيْسَ لَكُمْ عَلٰى مَا قِبَلِيْ سَبِيْلٌ كَانَ يَقْرَاُ بِيْ سُوْرَةَ الْمُلْكِ، فَهِيَ الْمَانِعَةُ تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَهِيَ فِي التَّوْرَاةِ سُوْرَةُ الْمُلْكِ، مَنْ قَرَاَهَا فِيْ لَيْلَةٍ فَقَدْ اَكْثَرَ وَاَطْنَبَ۔ رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد و لم يخرجاه ووافقه الذهبی ۲/۴۹۸

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبر میں آدمی پر پیروں کی طرف سے عذاب آتا ہے تو اس کے پیر کہتے ہیں کہ میری طرف سے آنے کا کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ سورہ مُلك پڑھتا تھا۔ پھر وہ سینے یا پیٹ کی طرف سے آتا ہے تو سینہ یا پیٹ کہتا ہے میری طرف سے تیرے لئے

آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ یہ سورہ ملک پڑھا کرتا تھا۔ پھر عذاب سر کی طرف سے آتا ہے تو سر کہتا ہے کہ تیرے لئے میری طرف سے آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ یہ سورہ ملک پڑھا کرتا تھا۔ (حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ) یہ سورت قبر کے عذاب کو روکنے والی ہے۔ تورات میں اس کا نام سورہ ملک ہے۔ جس شخص نے اس کو کسی رات میں پڑھا اس نے بہت زیادہ ثواب کمایا۔ (مستدرک حاکم)

﴿114﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ رَاْیُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ: "اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ" وَ "اِذَاالسَّمَآءُ انْفَطَرَتْ" وَ "اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ"۔

رواہ الترمذی و قال هذا حدیث حسن غریب، باب ومن سورة "إذالشمس كورت"۔ رقم: ٣٣٣٣

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے یہ شوق ہو کہ قیامت کے دن کا منظر گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے تو اسے سورہ "اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ' وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ' وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ" پڑھنی چاہئے (اس لئے کہ ان سورتوں میں قیامت کا بیان ہے)۔ (ترمذی)

﴿115﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ، وَ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ، وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ۔ رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب ماجاء فی اذا زلزلت، رقم: ٢٨٩٤

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورہ اِذَا زُلْزِلَتْ آدھے قرآن کے برابر ہے، سورہ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے اور سورہ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ (ترمذی)

فائدہ : قرآن کریم میں انسان کی دنیا اور آخرت کی زندگی کو بیان کیا گیا ہے اور سورہ اِذَا زُلْزِلَتْ میں آخرت کی زندگی کا مؤثر انداز میں بیان ہے اس لئے یہ سورت آدھے قرآن کے برابر ہے۔ سورہ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ کو ایک تہائی قرآن کے برابر اس لئے فرمایا کہ قرآن کریم میں بنیادی طور پر تین قسم کے مضمون مذکور ہیں: واقعات، احکامات، توحید۔ سورہ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد میں توحید کا بیان نہایت عمدہ طریقے پر کیا گیا ہے۔ سورہ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْن چوتھائی قرآن کے برابر اس طور پر ہے کہ اگر قرآن کریم میں توحید، نبوت، احکام، واقعات یہ چار مضمون سمجھے جائیں تو اس سورت میں توحید کا بہت اعلیٰ بیان ہے۔

بعض علماء کے نزدیک ان سورتوں کے آدھے، تہائی اور چوتھائی قرآن کریم کے برابر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان سورتوں کی تلاوت پر آدھے تہائی اور چوتھائی قرآن کریم کی تلاوت کے برابر اجر ملے گا۔ (مظاہر حق)

﴿116﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلاَ يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَاَ اَلْفَ آيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ؟ قَالُوْا: وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ! قَالَ: اَمَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَاَ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ۔

رواه الحاكم وقال: رواة هذا الحديث كلهم ثقات و عقبة هذا غير مشهور ووافقه الذهبي ١/٥٦٧

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات کی طاقت نہیں رکھتا کہ روزانہ قرآن شریف کی ایک ہزار آیتیں پڑھ لیا کرے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کس میں یہ طاقت ہے کہ روزانہ ایک ہزار آیتیں پڑھے، ارشاد فرمایا: کیا تم میں کوئی اتنا نہیں کر سکتا کہ سورہ "اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ" پڑھ لیا کرے (کہ اس کا ثواب ایک ہزار آیتوں کے برابر ہے)۔ (مستدرک حاکم)

﴿117﴾ عَنْ نَوْفَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِنَوْفَلٍ: اِقْرَاْ "قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" ثُمَّ نَمْ عَلٰى خَاتِمَتِهَا فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ. رواه ابوداؤد، باب مايقول عند النوم، رقم ٥٠٥٥

حضرت نوفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: سورہ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْن پڑھنے کے بعد بغیر کسی سے بات کیے ہوئے سو جایا کرو کیونکہ اس سورت میں شرک سے براءت ہے۔ (ابوداؤد)

﴿118﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِهِ: هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: لَا، وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا عِنْدِيْ مَا اَتَزَوَّجُ بِهٖ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قَالَ: بَلٰى، قَالَ: ثُلُثُ الْقُرْآنِ، قَالَ: اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ

وَالْفَتْحُ؟ قَالَ: بَلٰی، قَالَ: رُبْعُ الْقُرآنِ، قَالَ: اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ؟ قَالَ: بَلٰی، قَالَ: رُبْعُ الْقُرْآنِ، قَالَ : اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ؟ قَالَ: بَلٰی، قَالَ: رُبْعُ الْقُرْآنِ ، قَالَ: تَزَوَّجْ تَزَوَّجْ۔ رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء في اذا زلزلت، رقم: ۲۸۹۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں سے ایک صحابی سے فرمایا: اے فلاں! کیا تم نے شادی کرلی؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! شادی نہیں کی اور نہ میرے پاس اتنا مال ہے کہ میں شادی کرسکوں یعنی میں غریب آدمی ہوں۔ آپؐ نے پوچھا: تمہیں سورۂ اخلاص یاد نہیں؟ عرض کیا جی یاد ہے۔ ارشادفرمایا: یہ (ثواب میں) تہائی قرآن (کے برابر) ہے۔ پوچھا: کیا تمہیں سورہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشادفرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے پوچھا: کیا تمہیں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشادفرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے۔ پوچھا: کیا تمہیں سورہ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشادفرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے، شادی کرلو شادی کرلو۔ (ترمذی)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ جب تمہیں یہ سورتیں یاد ہیں تو تم غریب نہیں بلکہ غنی ہو لہٰذا تمہیں شادی کرنی چاہئے۔ (عارضۃ الاحوذی)

﴿119﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: اَقْبَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَجَبَتْ، فَسَاَلْتُهُ: مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: الْجَنَّةُ، قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ: فَاَرَدْتُ اَنْ اَذْهَبَ اِلَی الرَّجُلِ فَاُبَشِّرُهُ ثُمَّ فَرِقْتُ اَنْ يَفُوْتَنِی الْغَدَآءُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاٰثَرْتُ الْغَدَآءَ ثُمَّ ذَهَبْتُ اِلَی الرَّجُلِ فَوَجَدْتُهُ قَدْ ذَهَبَ. رواه امام مالك فی الموطأ مالك ماجاء فی قراءة قُل هو اللّٰه احد، ص ۱۹۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا۔ آپؐ نے ایک شخص کو قُلْ هُوَ اللهُ اَحَد پڑھتے ہوئے سن کر ارشادفرمایا: واجب ہوگئی۔ میں نے پوچھا: یارسول اللہ! کیا واجب ہوگئی؟ ارشادفرمایا: جنت واجب ہوگئی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ ان صاحب کے پاس جاکر یہ خوشخبری سنادوں پھر مجھے ڈر ہوا کہ رسول اللہ

ﷺ کے ساتھ دوپہر کا کھانا نہ چھوٹ جائے تو میں نے کھانے کو ترجیح دی (کہ آپؐ کے ساتھ کھانا سعادت کی بات ہے) پھر ان صاحب کے پاس گیا تو دیکھا کہ وہ جا چکے تھے۔ (مالک)

﴿120﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَقْرَاَ فِیْ لَیْلَۃٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالُوْا: وَکَیْفَ یَقْرَاُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ" یَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ.

رواہ مسلم، باب فضل قراءۃ قل ھو اللہ احد، رقم: ۱۸۸۶

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ایک رات میں تہائی قرآن کوئی کیسے پڑھ سکتا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (مسلم)

﴿121﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُھَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صَاحِبِ النَّبِیِّ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَءَ "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ" حَتّٰی یَخْتِمَھَا عَشَرَ مَرَّاتٍ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ قَصْرًا فِی الْجَنَّۃِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: اِذًا اَسْتَکْثِرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَللّٰہُ اَکْثَرُ وَ اَطْیَبُ.

رواہ احمد ۳/۴۳۷

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دس مرتبہ سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے ایک محل بنا دیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ پھر تو میں بہت زیادہ پڑھا کروں گا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی بہت زیادہ اور بہت عمدہ ثواب دینے والے ہیں۔ (مسند احمد)

﴿122﴾ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰی سَرِیَّۃٍ وَکَانَ یَقْرَاُ لِاَصْحَابِہٖ فِیْ صَلَاتِہٖ فَیَخْتِمُ بِ "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ" فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَکَرُوْا ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: سَلُوْہُ لِاَیِّ شَیْءٍ یَصْنَعُ ذٰلِکَ؟ فَسَاَلُوْہُ فَقَالَ: لِاَنَّھَا صِفَۃُ الرَّحْمٰنِ، وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ بِھَا، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَخْبِرُوْہُ اَنَّ اللّٰہَ یُحِبُّہٗ.

رواہ البخاری، باب ماجاء فی دعاء النبی ﷺ......رقم: ۷۳۷۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو لشکر کا امیر

بنا کر بھیجا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے اور (جو بھی سورت پڑھتے اس کے ساتھ) اخیر میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے۔ جب یہ لوگ واپس ہوئے تو انہوں نے اس کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے کیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ان سے پوچھو کہ یہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ لوگوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس سورت میں رحمان کی صفات کا بیان ہے اس لئے اسے زیادہ پڑھنا مجھے محبوب ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہیں بتادو کہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت فرماتے ہیں۔ (بخاری)

﴿123﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَوَى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ، يَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَ مَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

رواه ابوداؤد، باب ما يقول عند النوم، رقم: ٥٠٥٦

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب رات کو سونے کے لئے لیٹتے تو دونوں ہتھیلیوں کو ملاتے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق ،اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس ،پڑھ کر ہتھیلیوں میں دم فرماتے، پھر جہاں تک آپؐ کے ہاتھ مبارک پہنچ سکتے ان کو جسم مبارک پر پھیرتے، پہلے سر اور چہرے اور جسم کے سامنے کے حصے پر پھیرتے۔ یہ عمل تین مرتبہ فرماتے۔ (ابوداؤد)

﴿124﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قُلْ، فَلَمْ اَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ، فَلَمْ اَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ، فَقُلْتُ: مَا اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ، حِيْنَ تُمْسِيْ وَ حِيْنَ تُصْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔ رواه ابوداؤد، باب ما يقول اذا اصبح رقم: ٥٠٨٢

حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (مجھ سے) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو، میں چپ رہا، پھر ارشاد فرمایا: کہو، میں چپ رہا، پھر ارشاد فرمایا: کہو، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا کہوں؟ ارشاد فرمایا: صبح وشام قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ

الْـفَلَق، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس تین مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ سورتیں ہر (تکلیف دینے والی) چیز سے تمہاری حفاظت کریں گی۔ (ابوداؤد)

فائدہ: بعض علماء کے نزدیک ارشادِ نبوی کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ زیادہ نہ پڑھ سکیں وہ کم از کم یہ تین سورتیں صبح وشام پڑھ لیا کریں یہی ان شاء اللہ کافی ہوں گی۔ (شرح الطیبی)

﴿125﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ! اِنَّكَ لَنْ تَقْرَاَ سُوْرَةً اَحَبَّ اِلَى اللهِ، وَلَا اَبْلَغَ عِنْدَهُ، مِنْ اَنْ تَقْرَاَ "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا تَفُوْتَكَ فِيْ صَلَاةٍ فَافْعَلْ. رواه ابن حبان (واسناده قوى) ٥/١٥٠

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (مجھ سے) ارشاد فرمایا: اے عقبہ بن عامر! تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک سورۂ "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق" سے زیادہ محبوب اور اس سے زیادہ جلد قبول ہونے والی اور کوئی سورت نہیں پڑھ سکتے۔ لہٰذا جہاں تک تم سے ہو سکے اس کو نماز میں پڑھنا مت چھوڑو۔ (ابن حبان)

﴿126﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلَمْ تَرَ آيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ! "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ".

رواه مسلم، باب فضل قراءة المعوذتين، رقم: ١٨٩١

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آج رات جو آیتیں مجھ پر نازل کی گئیں (وہ ایسی بے مثال ہیں کہ) ان جیسی آیات دیکھنے میں نہیں آئیں۔ وہ سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق اور سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس ہیں۔ (مسلم)

﴿127﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَ الْاَبْوَاءِ اِذْ غَشِيَتْنَا رِيْحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِيْدَةٌ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ بِ "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا عُقْبَةُ! تَعَوَّذْ بِهِمَا، فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَؤُمُّنَا بِهِمَا فِى الصَّلٰوةِ.

رواه ابو داؤد، باب في المعوذتين، رقم: ١٤٦٣

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جحفہ اور ابواء کے درمیان چل رہا تھا کہ اچانک آندھی اور سخت اندھیرا ہم پر چھا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس" پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ لینے لگے اور مجھ سے ارشاد فرمانے لگے: عقبہ تم بھی یہ دو سورتیں پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ لو۔ کسی پناہ لینے والے نے ان جیسی دو سورتوں کی طرح کسی چیز سے پناہ نہیں لی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی پناہ لینے میں کوئی دعا ایسی نہیں ہے جو ان دو سورتوں کی طرح ہو۔ اس خصوصیت میں یہ دو سورتیں بے مثال ہیں۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امامت کرتے وقت ان دونوں سورتوں کو پڑھتے ہوئے سنا۔ (ابوداؤد)

فائدہ: جُحفة اور اَبواء مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے راستہ میں دو مشہور مقام تھے۔ (بذل المجہود)

﴿128﴾ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوا يَعْمَلُوْنَ بِهِ، تَقْدُمُهُ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ۔ (الحديث) رواه مسلم، باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة، رقم: ١٨٧٦

حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن قرآن مجید کو لایا جائے گا اور وہ لوگ بھی لائے جائیں گے جو اس پر عمل کیا کرتے تھے۔ سورہ بقرہ اور آلِ عمران (جو قرآن کی سب سے پہلی سورتیں ہیں) پیش پیش ہوں گی۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے فضائل

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ﴾ [البقرة: ١٥٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم مجھے یاد رکھو، میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ (بقرہ)

یعنی دنیا و آخرت میں میری عنایات اور احسانات تمہارے ساتھ رہیں گے۔

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَاذْكُرِاسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا﴾ [المزمل: ٨]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور آپ اپنے رب کے نام کو یاد کرتے رہا کیجئے اور ہر طرف سے لاتعلق ہو کر ان ہی کی طرف متوجہ رہئے۔ (مزمل)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴾ [الرعد: ٢٨]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: خوب سمجھ لو، اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے دلوں کو اطمینان ہوا کرتا ہے۔ (رعد)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ﴾ [العنكبوت: ٤٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ کی یاد بہت بڑی چیز ہے۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِہِمْ﴾

[آلِ عمران: ۱۹۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: عقلمند وہ لوگ ہیں جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے، ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کرتے ہیں۔ (آلِ عمران)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَ کُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا﴾ [البقرۃ: ۲۰۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو جس طرح تم اپنے باپ دادا کا ذکر کیا کرتے ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اس سے بھی زیادہ کیا کرو۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَۃً وَّدُوْنَ الْجَہْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ﴾ [الاعراف: ۲۰۵]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور صبح وشام اپنے رب کو دل ہی دل میں عاجزی، خوف اور پست آواز سے قرآن کریم پڑھکر یا تسبیح کرتے ہوئے یاد کرتے رہیے، اور غافل نہ رہیے۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَا تَکُوْنُ فِیْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْہُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا کُنَّا عَلَیْکُمْ شُہُوْدًا اِذْ تُفِیْضُوْنَ فِیْہِ﴾ [یونس: ۶۱]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور تم جس حال میں ہوتے ہو یا قرآن میں سے کچھ پڑھتے ہو یا تم لوگ کوئی (اور) کام کرتے ہو، جب اس میں مصروف ہوتے ہو ہم تمہارے سامنے ہوتے ہیں۔ (یونس)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَتَوَکَّلْ عَلَی الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ○ الَّذِیْ یَرٰکَ حِیْنَ تَقُوْمُ○ وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ○ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾ [الشعراء: ۲۱۷-۲۲۰]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور آپ، اس زبردست رحم کرنے والے

پر بھروسہ رکھیئے جو آپ کو اس وقت بھی دیکھتا ہے جب آپ تہجد کی نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور اس وقت بھی آپ کے اٹھنے بیٹھنے کو دیکھتا ہے جب آپ نمازیوں میں ہوتے ہیں۔ بیشک وہی خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔ (شعراء)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ ﴾ [الحديد: ٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہیں جہاں کہیں تم ہو۔ (حدید)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ﴾ [الزخرف: ٣٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہوتا ہے تو ہم اس پر ایک شیطان مسلّط کر دیتے ہیں پھر ہر وقت وہ اس کے ساتھ رہتا ہے۔ (زخرف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ○ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ﴾ [الصافات: ١٤٣، ١٤٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اگر یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں بھی اور مچھلی کے پیٹ میں جانے سے پہلے بھی، اللہ تعالیٰ کی کثرت سے تسبیح کرنے والے نہ ہوتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ سے نکلنا نصیب نہیں ہوتا (یعنی مچھلی کی غذا بن جاتے۔ مچھلی کے پیٹ میں حضرت یونس علیہ السلام کی تسبیح لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ تھی)۔ (صافّات)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فَسُبْحٰنَ اللهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ﴾ [الروم: ١٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہر وقت کیا کرو خصوصاً شام کے وقت اور صبح کے وقت۔ (روم)

وَقَالَ تَعَالٰی: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا○ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا﴾ [الاحزاب: ٤١، ٤٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کیا کرو اور صبح وشام اس کی تسبیح

بیان کیا کرو۔ (احزاب)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾ [الاحزاب: ۵٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔ (احزاب:۵٦)

(یعنی اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت سے اپنے نبی کو نوازتے ہیں اور اس خاص رحمت کے بھیجنے کے لئے فرشتے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ لہٰذا مسلمانو! تم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس خاص رحمت کے نازل ہونے کی دعا کیا کرو اور آپ پر کثرت سے سلام بھیجا کرو)۔

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ قف وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ قف وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ○ اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُھُمْ مَّغْفِرَۃٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ﴾ [ال عمران: ۱۳۵، ۱۳٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تقوے والوں کی صفات میں سے یہ ہے کہ وہ لوگ جب کھلم کھلا کوئی بے حیائی کا کام کر بیٹھتے ہیں یا اور کوئی بری حرکت کر کے خاص اپنی ذات کو نقصان پہنچاتے ہیں تو اسی لمحہ اللہ تعالیٰ کی عظمت وعذاب کو یاد کر لیتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں، اور بات بھی یہ ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے؟ اور برے کام پر وہ اڑتے نہیں، اور وہ یقین رکھتے ہیں (کہ توبہ سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں) یہی وہ لوگ ہیں جن کا بدلہ ان کے رب کی جانب سے بخشش اور ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، یہ لوگ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور کام کرنے والوں کی کیسی اچھی مزدوری ہے۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ [الانفال:۳۳]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہی نہیں ہے کہ لوگ استغفار کرنے

والے ہوں اور پھر ان کو عذاب دیں۔ (انفال)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْآ اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [النحل: ١١٩]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: پھر بیشک آپ کا رب ان لوگوں کے لئے جو نادانی سے کوئی برائی کر بیٹھیں پھر اس برائی کے بعد وہ توبہ کرلیں اور اپنے اعمال درست کرلیں تو بیشک آپ کا رب اس توبہ کے بعد بڑا بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔ (نحل)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ [النمل: ٤٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔تم لوگ اللہ تعالیٰ سے استغفار کیوں نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (نمل)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾

[النور: ٣١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! تم سب اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو تاکہ تم بھلائی پاؤ۔

(نور)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْآ اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا﴾ [التحريم: ١٨]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے سامنے سچے دل سے توبہ کرو (کہ دل میں اس گناہ کا خیال بھی نہ رہے)۔ (تحریم)

احادیثِ نبویہ

﴿129﴾ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ عَمَلًا اَنْجٰى لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی، قِيْلَ: وَ لَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ:

وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهٖ حَتّٰى يَنْقَطِعَ.

رواه الطبراني في الصغير والاوسط و رجالهما رجال الصحيح،مجمع الزوائد ١٠/٧١

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر کسی آدمی کا کوئی عمل عذاب سے نجات دلانے والا نہیں ہے۔ عرض کیا گیا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد بھی نہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: جہاد بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر نہیں مگر یہ کہ کوئی ایسی بہادری سے جہاد کرے کہ تلوار چلاتے چلاتے ٹوٹ جائے پھر تو یہ عمل بھی ذکر کی طرح عذاب سے بچانے والا ہو سکتا ہے۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿130﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ، وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ، وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَ اِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا، وَاِنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً.

رواه البخاري، باب قول اللّٰه تعالى و يحذّركم اللّٰه نفسه ٦/٢٦٩٤ طبع دارابن كثير بيروت

حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بندے کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا وہ میرے ساتھ گمان کرتا ہے۔ جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس مجمع سے بہتر یعنی فرشتوں کے مجمع میں اس کا تذکرہ کرتا ہوں۔ اگر بندہ میری طرف ایک بالشت متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ (بخاری)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو شخص اعمال صالحہ کے ذریعہ جتنا زیادہ میرا قرب حاصل کرتا ہے میں اس سے زیادہ اپنی رحمت اور مدد کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

﴿131﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ: اَنَا

مَعَ عَبْدِیْ اِذَا هُوَ ذَكَرَنِیْ وَ تَحَرَّكَتْ بِیْ شَفَتَاهُ۔ رواہ ابن ماجہ، باب فضل الذکر، رقم: ۳۷۹۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جب میرا بندہ مجھے یاد کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میری یاد میں ہلتے ہیں تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ (ابن ماجہ)

﴿132﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ، قَالَ: لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ۔ رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی فضل الذکر، رقم: ۳۳۷۵

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! احکام تو شریعت کے بہت سے ہیں (جن پر عمل تو ضروری ہے ہی لیکن) مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جس کو میں اپنا معمول بنالوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہر وقت تر رہے۔ (ترمذی)

﴿133﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: آخِرُ كَلِمَةٍ فَارَقْتُ عَلَيْهَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَخْبِرْنِیْ بِاَحَبِّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ! قَالَ: اَنْ تَمُوْتَ وَ لِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللهِ تَعَالٰى۔ رواہ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ، رقم:۲، وقال المحقق: اخرجہ البزار کما فی کشف الاستار ولفظہ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَخْبِرْنِیْ بِاَفْضَلِ الْاَعْمَالِ وَ اَقْرَبِهَا اِلَى اللهِ...... الحدیث و حسن الھیثمی اسنادہ فی مجمع الزوائد ۱۰/۷۴

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری آخری گفتگو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدائی کے وقت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پوچھا تمام اعمال میں محبوب ترین عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیا ہے؟ ایک روایت میں ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے سب سے افضل عمل اور اللہ کے سب سے زیادہ قُرب دلانے والا عمل بتائیے۔ ارشاد فرمایا: تمہاری موت اس حال میں آئے کہ تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہو (اور یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب زندگی میں ذکر کا اہتمام رہا ہو)۔ (عمل الیوم واللیلۃ، بزار، مجمع الزوائد)

فائدہ: جدائی کے وقت کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو

یمن کا امیر بنا کر بھیجا تھا اس موقع پر یہ گفتگو ہوئی تھی۔

﴿134﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَزْکَاھَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ، وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّھَبِ وَالْوَرِقِ، وَ خَیْرٍ لَّکُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَھُمْ وَ یَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰی، قَالَ: ذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ رواہ الترمذی، باب منہ کتاب الدعوات، الرقم: ٣٣٧٧

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہو، تمہارے مالک کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ، تمہارے درجوں کو بہت زیادہ بلند کرنے والا، سونے چاندی کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے سے بھی بہتر اور جہاد میں تم دشمنوں کو قتل کرو وہ تم کو قتل کریں اس سے بھی بڑھا ہوا ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور بتائیں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ عمل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ (ترمذی)

﴿135﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِیَھُنَّ فَقَدْ اُعْطِیَ خَیْرَ الدُّنْیَا وَ الْآخِرَۃِ: قَلْبًا شَاکِرًا، وَ لِسَانًا ذَاکِرًا، وَ بَدَنًا عَلَی الْبَلَاءِ صَابِرًا، وَ زَوْجَۃً لَا تَبْغِیْہِ خَوْنًا فِیْ نَفْسِھَا وَ لَا مَالِہٖ۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط ورجال الاوسط رجال الصحیح، مجمع الزوائد ٥٠٢/٤

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں جس کو وہ مل گئیں اس کو دنیا وآخرت کی ہر خیر مل گئی۔ شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان، مصیبتوں پر صبر کرنے والا بدن اور ایسی بیوی جو نہ اپنے نفس میں خیانت کرے یعنی پاک دامن رہے اور نہ شوہر کے مال میں خیانت کرے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿136﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَا مِنْ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ اِلَّا لِلّٰہِ مَنٌّ یَمُنُّ بِہٖ عَلٰی عِبَادِہٖ وَ صَدَقَۃٌ، وَ مَا مَنَّ اللّٰہُ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ عِبَادِہٖ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ یُلْھِمَہٗ ذِکْرَہٗ۔ (وھو جزء من الحدیث) رواہ الطبرانی فی الکبیر، و فیہ: موسیٰ بن یعقوب الزمعی، وثقہ ابن معین وا بن حبان، و ضعفہ ابن المدینی وغیرہ، وبقیۃ رجالہ ثقات، مجمع الزوائد ٤٩٤/٢

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے روزانہ دن رات بندوں پر احسان اور صدقہ ہوتا رہتا ہے لیکن کوئی احسان کسی بندے پر اس سے بڑھ کر نہیں کہ اس کو اللہ تعالیٰ اپنے ذکر کی توفیق نصیب فرمادیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿137﴾ عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! اِنْ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَاتَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ، وَفِي الذِّكْرِ، لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ، وَفِيْ طُرُقِكُمْ، وَلٰكِنْ، يَا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مِرَارٍ.

رواه مسلم، باب فضل دوام الذكر...... رقم: ٦٩٦٦

حضرت حنظلہ اُسیدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تمہارا حال ویسا رہے جیسا میرے پاس ہوتا ہے اور تم ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہو تو فرشتے تمہارے بستروں پر اور تمہارے راستوں میں تم سے مصافحہ کرنے لگیں لیکن حنظلہ بات یہ ہے کہ یہ کیفیت کبھی کبھی ہوتی ہے۔ آپؐ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی یعنی انسان کی ایک ہی کیفیت ہر وقت نہیں رہتی بلکہ حالات کے اعتبار سے بدلتی رہتی ہے۔ (مسلم)

﴿138﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ يَتَحَسَّرُ اَهْلُ الْجَنَّةِ عَلٰى شَيْءٍ اِلَّا عَلٰى سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِيْهَا.

رواه الطبراني في الكبير والبيهقي في شعب الايمان و هو حديث حسن، الجامع الصغير ٢/٤٦٨

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت والوں کو جنت میں جانے کے بعد دنیا کی کسی چیز کا افسوس نہیں ہوگا سوائے اس گھڑی کے جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر گزری ہوگی۔ (طبرانی، بیہقی، جامع صغیر)

﴿139﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَدُّوْا حَقَّ الْمَجَالِسِ: اُذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا. (الحديث) رواه الطبراني في الكبير وهو حديث حسن، الجامع الصغير ١/٥٣

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجلسوں کا حق ادا کیا کرو (اس میں سے ایک یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ کا ذکر ان میں کثرت سے

کرو۔ (طبرانی، جامع صغیر)

﴿140﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ رَاكِبٍ يَخْلُوْ فِيْ مَسِيْرِهِ بِاللهِ وَ ذِكْرِهِ اِلَّا رَدِفَهُ مَلَكٌ، وَلَا يَخْلُوْ بِشِعْرٍ وَ نَحْوِهِ اِلَّا رَدِفَهُ شَيْطَانٌ.

رواه الطبراني و اسناده حسن، مجمع الزوائد ١٠/١٨٥

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو سوار اپنے سفر میں دنیاوی باتوں سے دل ہٹا کر اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھتا ہے تو فرشتہ اُس کے ساتھ رہتا ہے۔ اور جو شخص بیہودہ اشعار یا کسی اور بیکار کام میں لگا رہتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ رہتا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿141﴾ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ. (رواه البخاري، باب فضل ذكر الله عزوجل، رقم: ٦٤٠٧ وفي رواية لمسلم: مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُذْكَرُ اللهُ فِيْهِ وَالْبَيْتُ الَّذِيْ لَا يُذْكَرُ اللهُ فِيْهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَ الْمَيِّتِ.

باب استحباب صلاة النافلة في بيته......، رقم: ١٨٢٣

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا، ان دونوں کی مثال زندہ اور مردے کی طرح ہے۔ ذکر کرنے والا زندہ اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس گھر کی مثال جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہو زندہ شخص کی طرح ہے یعنی وہ آباد ہے اور جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہوتا ہو وہ مردہ شخص کی طرح ہے یعنی ویران ہے۔ (بخاری، مسلم)

﴿142﴾ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهُ فَقَالَ: اَيُّ الْجِهَادِ اَعْظَمُ اَجْرًا؟ قَالَ: اَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى ذِكْرًا قَالَ: فَاَيُّ الصَّائِمِيْنَ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ: اَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ذِكْرًا، ثُمَّ ذَكَرَ لَنَا الصَّلٰوةَ وَالزَّكٰوةَ وَ الْحَجَّ وَ الصَّدَقَةَ كُلُّ ذٰلِكَ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى ذِكْرًا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا اَبَا حَفْصٍ! ذَهَبَ الذَّاكِرُوْنَ بِكُلِّ خَيْرٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَجَلْ.

رواه احمد ٣/٤٣٨

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کون سے جہاد کا اجر سب سے زیادہ ہے؟ ارشاد فرمایا: جس جہاد میں اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے زیادہ ہو۔ پوچھا: روزہ داروں میں سب سے زیادہ اجر کسے ملے گا؟ ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ ذکر کرنے والا ہو۔ پھر اسی طرح نماز، زکوۃ، حج اور صدقہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ وہ نماز، زکوۃ، حج اور صدقہ افضل ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ ہو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ابو حفص! ذکر کرنے والے ساری خیر و بھلائی لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بالکل ٹھیک کہتے ہو۔ (مسند احمد)

فائدہ: ابو حفص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔

﴿143﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ، قَالُوْا: وَ مَا الْمُفَرِّدُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَلْمُسْتَهْتَرُوْنَ فِیْ ذِكْرِ اللّٰهِ یَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ اَثْقَالَهُمْ فَیَاْتُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ خِفَافًا.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب سبق المفردون......، رقم: ٣٥٩٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مُفَرِّد لوگ بہت آگے بڑھ گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مُفَرِّد لوگ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مر مٹنے والے، ذکر ان کے بوجھوں کو ہلکا کر دیگا، چنانچہ وہ قیامت کے دن ہلکے پھلکے آئیں گے۔ (ترمذی)

﴿144﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا فِیْ حِجْرِهٖ دَرَاهِمُ یُقَسِّمُهَا، وَ آخَرُ یَذْكُرُ اللّٰهَ كَانَ ذِكْرُ اللّٰهِ اَفْضَلَ.

رواه الطبراني في الاوسط و رجاله وثقوا، مجمع الزوائد ١٠/٧٢

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ایک شخص کے پاس بہت سے روپے ہوں اور وہ ان کو تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر (کرنے والا) افضل ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿145﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَكْثَرَ ذِكْرَ اللّٰهِ

فَقَدْ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ۔ رواه الطبرانی فی الصغیر و هو حدیث صحیح، الجامع الصغیر ۲/۵۷۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرے وہ نفاق سے بری ہے۔ (طبرانی، جامع صغیر)

﴿146﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: لَیَذْکُرَنَّ اللّٰہَ قَوْمٌ عَلَی الْفُرُشِ الْمُمَهَّدَةِ یُدْخِلُهُمُ الْجَنَّاتِ الْعُلٰی۔

رواه ابو یعلی و اسناده حسن، مجمع الزوائد ۱۰/۸۰

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت سے لوگ ایسے ہیں جو نرم نرم بستروں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس ذکر کی برکت سے ان کو جنت کے اعلیٰ درجوں میں پہنچا دیتے ہیں۔ (ابویعلی، مجمع الزوائد)

﴿147﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا صَلَّی الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِی مَجْلِسِهٖ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ۔ رواه ابوداؤد، باب فی الرجل یجلس متربعا، رقم: ۴۸۵۰

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب فجر کی نماز سے فارغ ہوتے تو چارزانو بیٹھ جاتے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح نکل آتا۔ (ابوداؤد)

﴿148﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِیْلَ، وَ لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰی اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً۔ رواه ابوداؤد، باب فی القصص، رقم: ۳۶۶۷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں صبح کی نماز کے بعد سے آفتاب نکلنے تک ایسی جماعت کے ساتھ بیٹھوں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو یہ مجھے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے، اسی طرح میں عصر کی نماز کے بعد سے آفتاب غروب ہونے تک ایسی جماعت کے ساتھ بیٹھوں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو یہ مجھے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کا ذکر اس لئے فرمایا کہ وہ عربوں میں افضل اور شریف ہونے کی وجہ سے زیادہ قیمتی ہیں۔ (ابوداؤد)

﴿149﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ، فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا اِلٰی حَاجَتِكُمْ، فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّوَجَلَّ، وَ هُوَ اَعْلَمُ مِنْهُمْ: مَا يَقُوْلُ عِبَادِیْ؟ قَالَ: تَقُوْلُ: يُسَبِّحُوْنَكَ وَ يُكَبِّرُوْنَكَ، وَيَحْمَدُوْنَكَ، وَ يُمَجِّدُوْنَكَ فَيَقُوْلُ: هَلْ رَاَوْنِیْ؟ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا،وَ اللهِ مَا رَاَوْكَ، قَالَ فَيَقُوْلُ: كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً، وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا، وَاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا، قَالَ يَقُوْلُ: فَمَا يَسْاَلُوْنِّیْ؟ قَالَ: يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ، قَالَ يَقُوْلُ: وَ هَلْ رَاَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ: لَا، وَاللهِ يَارَبِّ مَارَاَوْهَا، قَالَ فَيَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ: لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَ اَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَ اَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً، قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ: مِنَ النَّارِ، قَالَ يَقُوْلُ: وَ هَلْ رَاَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ: لَا، وَاللهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا، قَالَ يَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْرَاَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً، قَالَ فَيَقُوْلُ: فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰی جَلِيْسُهُمْ.

رواه البخاري، باب فضل ذكر الله عزّوجل، رقم: ٦٤٠٨

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتوں کی ایک جماعت ہے۔ جو راستوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں گھومتی پھرتی ہے۔ جب وہ کسی ایسی جماعت کو پالیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہوتی ہے تو ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں کہ آؤ یہاں تمہاری مطلوبہ چیز ہے۔ اس کے بعد وہ سب فرشتے مل کر آسمان دنیا تک ان لوگوں کو اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے زیادہ باخبر ہیں کہ میرے بندے کیا کہہ رہے ہیں؟ فرشتے جواب میں کہتے ہیں: وہ آپ کی پاکی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کرنے میں مشغول ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتے ہیں: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: اللہ کی قسم! انہوں نے آپ کو دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض

کرتے ہیں: اگر وہ آپ کو دیکھ لیتے تو اور بھی زیادہ عبادت میں مشغول ہوتے اور اس سے بھی زیادہ آپ کی تسبیح اور تعریف کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگ رہے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ آپ سے جنت کا سوال کرر ہے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اے رب انہوں نے جنت کو دیکھا تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ اس کو دیکھ لیتے تو اس سے بھی زیادہ جنت کے شوق، تمنا اور اس کی طلب میں لگ جاتے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: کس چیز سے پناہ مانگ رہے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ جہنم سے پناہ مانگ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اے رب انہوں نے دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: اگر دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر دیکھ لیتے تو اور بھی زیادہ اس سے ڈرتے اور بھاگنے کی کوشش کرتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: اچھا تم گواہ رہو میں نے ان مجلس والوں کو بخش دیا۔ ایک فرشتہ ایک شخص کے بارے میں عرض کرتا ہے کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے والوں میں شامل نہیں تھا بلکہ وہ اپنی کسی ضرورت سے مجلس میں آیا تھا (اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا) ارشاد ہوتا ہے: یہ لوگ ایسی مجلس والے ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) محروم نہیں ہوتا۔ (بخاری)

﴿150﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ لِلّٰهِ سَيَّارَةً مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَطْلُبُوْنَ حِلَقَ الذِّكْرِ، فَاِذَا اَتَوا عَلَيْهِمْ وَ حَفُّوْا بِهِمْ، ثُمَّ بَعَثُوا رَائِدَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ اِلٰى رَبِّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى، فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا اَتَيْنَا عَلٰى عِبَادٍ مِنْ عِبَادِكَ يُعَظِّمُوْنَ آلَاءَكَ، وَ يَتْلُوْنَ كِتَابَكَ، وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَ يَسْاَلُوْنَكَ لِآخِرَتِهِمْ وَدُنْيَاهُم، فَيَقُوْلُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى: غَشُّوْهُمْ رَحْمَتِيْ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا رَبِّ، اِنَّ فِيْهِمْ فُلَانًا الْخَطَّاءُ اِنَّمَا اعْتَنَقَهُمْ اِعْتِنَاقًا، فَيَقُوْلُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى: غَشُّوْهُمْ رَحْمَتِيْ، فَهُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ۔

رواه البزار من طريق زائدة بن ابى الرقاد، عن زياد النميرى، و كلاهما وثق على ضعفه، فعاد هذا اسناده حسن، مجمع الزوائد ١٠/٧٧

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی چلنے

پھرنے والی ایک جماعت ہے جو ذکر کے حلقوں کی تلاش میں ہوتی ہے۔ جب وہ ذکر کے حلقوں کے پاس آتی ہے اور ان کو گھیر لیتی ہے تو اپنا ایک قاصد (پیغام دے کر) اللہ تعالیٰ کے پاس آسمان پر بھیجتی ہے۔ وہ ان سب کی طرف سے عرض کرتا ہے: ہمارے رب! ہم آپ کے ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو آپ کی نعمتوں (قرآن، ایمان، اسلام) کی بڑائی بیان کررہے ہیں، آپ کی کتاب کی تلاوت کررہے ہیں، آپ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیج رہے ہیں اور اپنی آخرت اور دنیا کی بھلائی آپ سے مانگ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو۔ فرشتے کہتے ہیں: ہمارے رب! ان کے ساتھ ساتھ ایک گنہگار بندہ بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ان سب کو میری رحمت سے ڈھانپ دو کیونکہ یہ ایسے لوگوں کی مجلس ہے کہ ان میں بیٹھنے والا بھی (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) محروم نہیں ہوتا۔ (بزار، مجمع الزوائد)

﴿151﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يُرِيْدُوْنَ بِذٰلِكَ اِلَّا وَجْهَهُ اِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ اَنْ قُوْمُوْا مَغْفُوْرًا لَكُمْ، فَقَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ۔

رواه احمد وابو يعلى والبزار والطبرانى فى الاوسط، وفيه: ميمون المرئى، وثقه جماعة، وفيه ضعف، وبقية رجال احمد رجال الصحيح، مجمع الزوائد ١٠/٧٥

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے جمع ہوں، اور ان کا مقصود صرف اللہ تعالیٰ ہی کی رضا ہو تو آسمان سے ایک فرشتہ (اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس مجلس کے ختم ہونے پر) اعلان کرتا ہے کہ بخشے بخشائے اٹھ جاؤ۔ تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا ہے۔ (مسند احمد، طبرانی، ابویعلی، بزار، مجمع الزوائد)

﴿152﴾ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَ نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ۔

رواه مسلم، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن......، رقم: ٦٨٥٥

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں حضرات اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جماعت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو

فرشتے اس جماعت کو گھیر لیتے ہیں، رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، سکینہ ان پر نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ فرشتوں کی مجلس میں فرماتے ہیں۔ (مسلم)

﴿153﴾ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيَبْعَثَنَّ اللهُ اَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ وُجُوْهِهِمُ النُّوْرُ عَلٰى مَنَابِرِ اللُّؤْلُؤِ، يَغْبِطُهُمُ النَّاسُ، لَيْسُوْا بِاَنْبِيَاءَ وَ لَاشُهَدَاءَ قَالَ: فَجَثَا اَعْرَابِيٌّ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! حَلِّهِمْ لَنَا نَعْرِفُهُمْ، قَالَ: هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللهِ، مِنْ قَبَائِلَ شَتّٰى وَ بِلَادٍ شَتّٰى يَجْتَمِعُوْنَ عَلٰى ذِكْرِ اللهِ يَذْكُرُوْنَهُ.

رواه الطبراني واسناده حسن، مجمع الزوائد ١٠/٧٧

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کا حشر اس طرح فرمائیں گے کہ ان کے چہروں پر نور چمکتا ہوا ہوگا، وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے۔ لوگ ان پر رشک کرتے ہوں گے، وہ انبیاء اور شہداء نہیں ہوں گے۔ ایک دیہات کے رہنے والے (صحابی) نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کیا: یارسول اللہ! ان کا حال بیان کر دیجئے کہ ہم ان کو پہچان لیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں مختلف خاندانوں سے مختلف جگہوں سے آ کر ایک جگہ جمع ہو گئے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿154﴾ عَنْ عَمْرِوبْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ۔وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ۔رِجَالٌ لَيْسُوا بِاَنْبِيَاءَ،وَلَا شُهَدَاءَ، يَغْشٰى بَيَاضُ وُجُوهِهِمْ نَظَرَ النَّاظِرِيْنَ، يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ بِمَقْعَدِهِمْ، وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ جُمَّاعٌ مِنْ نَوَازِعِ الْقَبَائِلِ، يَجْتَمِعُوْنَ عَلٰى ذِكْرِ اللهِ، فَيَنْتَقُوْنَ اَطَايِبَ الْكَلَامِ، كَمَا يَنْتَقِيْ آكِلُ التَّمْرِ اَطَايِبَهُ.

رواه الطبراني و رجاله موثقون، مجمع الزوائد ١٠/٧٨

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: رحمٰن کے داہنی طرف۔ اور ان کے دونوں ہی ہاتھ داہنے ہیں۔ کچھ ایسے لوگ ہوں گے کہ وہ نہ تو نبی ہوں گے نہ شہید، ان کے چہروں کی نورانیت دیکھنے والوں کو اپنی طرف متوجہ رکھے گی، ان کے بلند مقام اور اللہ تعالیٰ سے ان کے قریب ہونے کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی

ان پر رشک کرتے ہوں گے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! وہ لوگ کون ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو مختلف خاندانوں سے اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں سے دور ہوکر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے (ایک جگہ) جمع ہوتے تھے اور یہ سب اس طرح چھانٹ چھانٹ کر اچھی باتیں کرتے تھے جیسے کھجوریں کھانے والا (کھجوروں کے ڈھیر میں سے) اچھی کھجوریں چھانٹ کر نکالتا رہتا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: حدیث شریف میں رحمان کے داہنی طرف ہونے سے مراد یہ ہے کہ ان لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے یہاں خاص مقام ہوگا۔ رحمان کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں کا مطلب یہ ہے کہ جیسے داہنا ہاتھ خوبیوں والا ہوتا ہے ایسے ہی اللہ تعالیٰ کی ذات میں خوبیاں ہی ہیں۔

انبیاء علیہم السّلام اور شہداء کا ان پر رشک کرنا ان لوگوں کے اس خاص عمل کی وجہ سے ہوگا اگرچہ حضرات انبیاء علیہم السّلام اور شہداء کا درجہ ان سے کہیں زیادہ ہوگا۔ (مجمع بحار الانوار)

﴿155﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَزَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ هُوَ فِيْ بَعْضِ اَبْيَاتِهٖ ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ﴾ الْاٰيَةَ، فَخَرَجَ يَلْتَمِسُهُمْ فَوَجَدَ قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللهَ تَعَالٰى مِنْهُمْ ثَائِرُ الرَّأْسِ وَ جَافُّ الْجِلْدِ وَ ذُو الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلَمَّا رَآهُمْ جَلَسَ مَعَهُمْ وَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِيْ اُمَّتِيْ مَنْ اَمَرَنِيْ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِيْ مَعَهُمْ. تفسیر ابن کثیر ۳/۸۵

حضرت عبدالرحمٰن بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں تھے کہ آپ پر یہ آیت اتری ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ﴾ **ترجمہ:** اپنے آپ کو ان لوگوں کے پاس (بیٹھنے کا) پابند کیجئے جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ اس آیت کے نازل ہونے پر ان لوگوں کی تلاش میں نکلے۔ ایک جماعت کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہے۔ بعض لوگ ان میں بکھرے ہوئے بالوں والے، خشک کھالوں والے اور صرف ایک کپڑے والے ہیں (کہ صرف ایک لنگی ان کے پاس ہے) جب نبی کریم ﷺ نے ان کو دیکھا تو ان کے پاس بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا فرمائے کہ مجھے خود ان کے پاس بیٹھنے کا حکم

فرمایا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

﴿156﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا غَنِيْمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ؟ قَالَ: غَنِيْمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ الْجَنَّةُ الْجَنَّةُ.

رواه احمد و الطبرانی واسناد احمد حسن، مجمع الزوائد ١٠/٧٨

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ذکر کی مجالس کا کیا اجر وانعام ہے؟ ارشاد فرمایا: ذکر کی مجالس کا اجر وانعام جنت ہے جنت۔

(مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿157﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، سَيَعْلَمُ اَهْلُ الْجَمْعِ مَنْ اَهْلُ الْكَرَمِ، فَقِيْلَ: وَ مَنْ اَهْلُ الْكَرَمِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَجَالِسُ الذِّكْرِ فِي الْمَسَاجِدِ.

رواه احمد باسنادين واحدهما حسن وابو يعلى كذلك، مجمع الزوائد ١٠/٧٥

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اعلان فرمائیں گے کہ آج قیامت کے میدان میں جمع ہونے والوں کو معلوم ہوجائے گا کہ عزت واحترام والے کون لوگ ہیں۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! یہ عزت واحترام والے کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: مساجد میں ذکر کی مجالس (والے)۔

(مسند احمد، ابویعلی، مجمع الزوائد)

﴿158﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا، قَالُوْا: وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: حِلَقُ الذِّكْرِ. رواه الترمذی، وقال هذا حديث حسن غريب، باب حديث فی اسماء الله الحسنى، رقم: ٣٥١٠

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جنت کے باغوں پر گذرو تو خوب چرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! جنت کے باغ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: ذکر کے حلقے۔ (ترمذی)

﴿159﴾ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِنْ

اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: مَا اَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ وَ نَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ، وَ مَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا، قَالَ: آللهِ! مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوْا: وَ اللهِ! مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ، قَالَ: اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَ لٰكِنَّهٗ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ.

رواہ مسلم، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر، رقم: ٦٨٥٧

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ایک حلقہ میں تشریف لے گئے اور ان سے دریافت فرمایا: تم یہاں کیسے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور اس بات کا شکر ادا کرنے کے لئے بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اسلام کی ہدایت دے کر ہم پر احسان کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! کیا تم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم! صرف اسی لئے بیٹھے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں جھوٹا سمجھ کر قسم نہیں لی بلکہ بات یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور یہ خبر سنا گئے کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی وجہ سے فرشتوں پر فخر فرمارہے ہیں۔ (مسلم)

﴿160﴾ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى مِلَاكِ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِيْ تُصِيْبُ بِهٖ خَيْرَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ؟ عَلَيْكَ بِمَجَالِسِ اَهْلِ الذِّكْرِ وَ اِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللهِ.

(الحدیث) رواہ البیہقی فی شعب الایمان، مشکوۃ المصابیح رقم: ٥٠٢٥

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم کو دین کی بنیادی چیز نہ بتاؤں جس سے تم دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کرلو؟ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی مجلسوں میں بیٹھا کرو۔ اور تنہائی میں بھی جتنا ہو سکے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں اپنی زبان کو حرکت میں رکھو۔ (بیہقی، مشکوۃ)

﴿161﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! اَيُّ جُلَسَائِنَا خَيْرٌ؟ قَالَ: مَنْ ذَكَّرَكُمُ اللهَ رُؤْيَتُهٗ وَزَادَ فِيْ عَمَلِكُمْ مَنْطِقُهٗ، وَذَكَّرَكُمْ بِالْآخِرَةِ عَمَلُهٗ.

رواہ ابویعلی وفیہ مبارک بن حسان، وقد وثق وبقیۃ رجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ١٠/٣٨٩

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: ہمارے

لئے کس شخص کے پاس بیٹھنا بہتر ہے؟ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: جس کو دیکھنے سے تمہیں اللہ تعالیٰ یاد آئیں، جس کی بات سے تمہارے عمل میں ترقی ہو اور جس کے عمل سے تمہیں آخرت یاد آجائے۔

(ابویعلی، مجمع الزوائد)

﴿162﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ ذَكَرَ اللهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ حَتّٰى يُصِيْبَ الْاَرْضَ مِنْ دُمُوْعِهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ اللهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

رواه الحاكم و قال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه و وافقه الذهبى ٤/٢٦٠

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس کی آنکھوں سے کچھ آنسو زمین پر گر پڑیں تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دیں گے۔ (مستدرک حاکم)

﴿163﴾ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَ اَثَرَيْنِ: قَطْرَةُ مِنْ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ، وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهْرَاقُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، وَاَمَّا الْاَثَرَانِ فَاَثَرٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَاَثَرٌ فِيْ فَرِيْضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللهِ۔

رواه الترمذى وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء فى فضل المرابط، رقم: ١٦٦٩

حضرت ابو اُمامہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو دو قطرے اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔ ایک آنسو کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے نکلے دوسرا خون کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں بہہ جائے۔ اور دو نشانوں میں ایک اللہ تعالیٰ کے راستے کا کوئی نشان (جیسے زخم، غبار یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں چلنے کا نشان) اور ایک وہ نشان جو اللہ تعالیٰ کے کسی فریضہ کی ادائیگی میں پڑ گیا ہو (جیسے سجدہ یا سفرِ حج وغیرہ کا کوئی نشان)۔ (ترمذی)

﴿164﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ: اِمَامٌ عَدْلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ، اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَ تَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَ رَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَ جَمَالٍ فَقَالَ: اِنِّيْ اَخَافُ اللهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ۔

رواه البخارى، باب الصدقة باليمين، رقم: ١٤٢٣

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سایہ میں ایسے دن جگہ عطا فرمائیں گے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (۱) عادل بادشاہ۔ (۲) وہ جوان جو جوانی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو (۳) وہ شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا ہو (۴) دو ایسے شخص جو اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھتے ہوں ان کے ملنے اور جدا ہونے کی بنیاد یہی ہو۔ (۵) وہ شخص جس کو کوئی اونچے خاندان والی حسین عورت اپنی طرف متوجہ کرے اور وہ کہہ دے: میں تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ (۶) وہ شخص جو اس طرح چھپا کر صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ (۷) وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کا ذکر تنہائی میں کرے اور آنسو بہنے لگیں۔ (بخاری)

﴿165﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللهَ فِیْهِ وَ لَمْ یُصَلُّوا عَلٰی نَبِیِّهِمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُمْ۔ رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن صحیح، باب ماجاء فی القوم یجلسون ولا یذکرون اللّٰہ، رقم ۳۳۸۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں جس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجیں تو وہ مجلس ان کے لئے قیامت کے دن خسارہ کا سبب ہوگی۔ اب یہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے ان کو عذاب دیں چاہے معاف فرمادیں۔ (ترمذی)

﴿166﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ یَذْکُرِ اللهَ فِیْهِ کَانَتْ عَلَیْهِ مِنَ اللهِ تِرَةٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا یَذْکُرُ اللهَ فِیْهِ کَانَتْ عَلَیْهِ مِنَ اللهِ تِرَةٌ۔ رواہ ابوداؤد، باب کراھیۃ ان یقوم الرجل من مجلسہ ولا یذکر اللّٰہ، رقم: ۴۸۵۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو وہ مجلس اس کے لئے نقصان دِہ ہوگی۔ اور جو شخص لیٹنے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو یہ لیٹنا بھی اس کے لئے نقصان دِہ ہوگا۔ (ابوداؤد)

﴿167﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَا یَذْکُرُوْنَ

اللهَ فِيْهِ وَ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ، اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَ اِنْ اُدْخِلُوْا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ۔

رواه ابن حبان واسناده صحيح ۲/۳۵۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جولوگ کسی مجلس میں بیٹھیں جس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور نہ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجیں تو ان کو قیامت کے دن (ذکر اور درود شریف کے) ثواب کو دیکھتے ہوئے اس مجلس پر افسوس ہوگا۔ اگرچہ وہ لوگ (اپنی دوسری نیکیوں کی وجہ سے) جنت میں داخل بھی ہو جائیں۔ (ابن حبان)

﴿168﴾ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لَايَذْكُرُوْنَ اللهَ فِيْهِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ لَهُمْ حَسْرَةً۔

رواه ابوداؤد، باب كراهية ان يقوم الرجل من مجلسه ولا يذكر الله، رقم: ۴۸۵۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جولوگ کسی ایسی مجلس سے اٹھتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے تو وہ گویا (بدبودار) مردہ گدھے کے پاس سے اٹھے ہیں اور یہ مجلس ان کے لئے قیامت کے دن افسوس کا ذریعہ ہوگی۔ (ابوداؤد)

فائدہ: افسوس کا ذریعہ اس لئے ہوگی کہ مجلس میں عموماً کوئی فضول بات ہو ہی جاتی ہے جو پکڑ کا سبب بن سکتی ہے البتہ اس میں اگر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرلیا جائے تو اس کی وجہ سے پکڑ سے بچاؤ ہوجائے گا۔ (بذل المجہود)

﴿169﴾ عَنْ سَعْدٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ؟ فَسَاَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ اَلْفُ حَسَنَةٍ، وَتُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ۔

رواه مسلم، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، رقم: ۶۸۵۲

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز ایک ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے؟ آپ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک نے سوال کیا: ہم میں سے کوئی آدمی ایک ہزار نیکیاں کس طرح کما سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ سو مرتبہ پڑھے اس کے لئے ایک ہزار

نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے ایک ہزار گناہ معاف کردیے جائیں گے۔ (مسلم)

﴿170﴾ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِمَّا تَذْكُرُوْنَ مِنْ جَلَالِ اللّٰهِ، التَّسْبِيْحَ وَ التَّهْلِيْلَ وَ التَّحْمِيْدَ يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ، لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ، تُذَكِّرُ بِصَاحِبِهَا، اَمَا يُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ، اَوْلَا يَزَالُ لَهُ، مَنْ يُذَكِّرُ بِهِ؟ رواه ابن ماجه، باب فضل التسبيح، رقم: ٣٨٠٩

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن چیزوں سے تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہو ان میں سے سُبْحَانَ اللّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہیں۔ یہ کلمات عرش کے چاروں طرف گھومتے ہیں۔ ان کی آواز شہد کی مکھیوں کی بھن بھناہٹ کی طرح ہوتی ہے۔ اس طرح یہ کلمات اپنے پڑھنے والے کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تذکرہ کرتے ہیں۔ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی تمہارا ہمیشہ تذکرہ کرتا رہے؟۔ (ابن ماجہ)

﴿171﴾ عَنْ يُسَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَ التَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ وَ اعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْؤُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَ لَا تَغْفَلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب في فضل التسبيح......،رقم: ٣٥٨٣

حضرت یسیرہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے ارشاد فرمایا: اپنے اوپر تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا) اور تہلیل (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا) اور تقدیس (اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنا مثلاً سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْس کہنا) لازم کرلو۔ اور انگلیوں پر گنا کرو، اس لئے کہ انگلیوں سے سوال کیا جائے گا (کہ ان سے کیا عمل کئے اور جواب کے لئے) بولنے کی طاقت دی جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت نہ کرنا ورنہ تم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم کرلوگی۔ (ترمذی)

﴿172﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

رواه البزار واسناده جيد، مجمع الزوائد ١١١/١٠

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔ (بزار، مجمع الزوائد)

﴿173﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ اَیُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مَا اصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ اَوْ لِعِبَادِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ.

رواه مسلم، باب فضل سُبْحَانَ اللّٰهِ وبحمده، رقم: ٦٩٢٥

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: افضل کلام کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: افضل کلام وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں یا اپنے بندوں کے لئے پسند فرمایا ہے۔ وہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ہے۔ (مسلم)

﴿174﴾ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَ مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَاَرْبَعًا وَ عِشْرِیْنَ اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِذًا لَا یَهْلِكُ مِنَّا اَحَدٌ؟ قَالَ: بَلٰی، اِنَّ اَحَدَكُمْ لَیَجِیْءُ بِالْحَسَنَاتِ لَوْ وُضِعَتْ عَلٰی جَبَلٍ اَثْقَلَتْهُ، ثُمَّ تَجِیْءُ النِّعَمُ فَتَذْهَبُ بِتِلْكَ، ثُمَّ یَتَطَاوَلُ الرَّبُّ بَعْدَ ذٰلِكَ بِرَحْمَتِهٖ۔

رواه الحاكم و قال: صحیح الاسناد، الترغیب ٤٢١/٢

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ جو شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سو مرتبہ پڑھتا ہے اس کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسی حالت میں تو کوئی بھی (قیامت میں) ہلاک نہیں ہوسکتا (کہ نیکیاں زیادہ ہی رہیں گی)؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (بعض لوگ پھر بھی ہلاک ہوں گے اس لئے کہ) تم میں سے ایک شخص اتنی نیکیاں لے کر آئے گا کہ اگر پہاڑ پر رکھ دی جائیں تو وہ دب جائے لیکن اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے مقابلے میں وہ نیکیاں ختم ہو جائیں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جس کی چاہیں گے مدد فرمائیں گے اور ہلاک ہونے سے بچا لیں گے۔ (مستدرک حاکم، ترغیب)

﴿175﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلَا اُخْبِرُکَ بِاَحَبِّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ؟ قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَخْبِرْنِیْ بِاَحَبِّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ، فَقَالَ: اِنَّ اَحَبَّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ۔ رواہ مسلم، باب فضل سبحان اللّٰہ و بحمدہ رقم: ٦٩٢٦، والترمذی الاانہ قال: سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ وقال: ھذا حدیث حسن صحیح، باب ای الکلام احب الی اللّٰہ، رقم:٣٥٩٣

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: کیا میں تم کو نہ بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے بتادیجئے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام کیا ہے؟ ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام ”سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ“ ہے۔ (مسلم)

دوسری روایت میں سب سے زیادہ پسندیدہ کلام ”سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ“ ہے۔ (ترمذی)

﴿176﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ غُرِسَتْ لَہٗ نَخْلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ۔

رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن غریب، باب فی فضائل سبحان اللّٰہ و بحمدہ......،رقم: ٣٤٦٥

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: جس شخص نے سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ کہا اس کے لئے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگادیا جاتا ہے۔ (ترمذی)

﴿177﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: کَلِمَتَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ رواہ البخاری، باب قول اللّٰہ تعالی و نضع الموازین القسط لیوم القیامۃ،رقم: ٧٥٦٣

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب، زبان پر بہت ہلکے اور ترازو میں بہت ہی وزنی ہیں۔ وہ کلمات

سُبْحَانَ اللہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللہِ الْعَظِیْم ہیں۔ (بخاری)

﴿178﴾ عَنْ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللہُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ وَ بَيْنَ يَدَيَّ اَرْبَعَةُ آلَافِ نَوَاةٍ أُسَبِّحُ بِهِنَّ فَقَالَ: يَا بِنْتَ حُيَيٍّ! مَا هٰذَا؟ قُلْتُ: أُسَبِّحُ بِهِنَّ، قَالَ: قَدْ سَبَّحْتُ مُنْذُ قُمْتُ عَلٰى رَأْسِكِ اَكْثَرَ مِنْ هٰذَا قُلْتُ: عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللہِ قَالَ: قُوْلِيْ سُبْحَانَ اللہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ مِنْ شَيْءٍ۔

رواه الحاكم في المستدرك و قال: هذاحديث صحيح ولم يخرجاه و وافقه الذهبي ١/٥٤٧

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے میرے سامنے چار ہزار کھجور کی گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں جن پر میں تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: حُیَی کی بیٹی (صفیہ)! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ان گٹھلیوں پر تسبیح پڑھ رہی ہوں۔ ارشاد فرمایا: میں جب سے تمہارے پاس آکر کھڑا ہوں اس سے زیادہ تسبیح پڑھ چکا ہوں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے سکھا دیں۔ ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ مِنْ شَيْءٍ کہا کرو یعنی جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہیں ان کی تعداد کے برابر میں اللہ کی پاکی بیان کرتی ہوں۔ (مستدرک حاکم)

﴿179﴾ عَنْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللہُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ، وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى، وَ هِيَ جَالِسَةٌ، فَقَالَ: مَازِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللہِ وَ بِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ.

رواه مسلم، باب التسبيح اول النهار و عند النوم، رقم: ٢٩١٣

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صبح کی نماز کے وقت ان کے پاس سے تشریف لے گئے اور یہ اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھی ہوئی (ذکر میں مشغول تھیں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز کے بعد تشریف لائے تو یہ اسی حال میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تم اسی حال میں ہو جس پر میں نے چھوڑا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم سے جدا ہونے کے بعد چار کلمے تین

مرتبہ کہے۔ اگر ان کلمات کو ان سب کے مقابلہ میں تولا جائے جو تم نے صبح سے اب تک پڑھا ہے تو وہ کلمے بھاری ہو جائیں۔ وہ کلمے یہ ہیں سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَ رِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ **ترجمہ:** ''میں اللہ تعالیٰ کی مخلوقات کی تعداد کے برابر، اس کی رضا، اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کے لکھنے کی سیاہی کے برابر اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تعریف بیان کرتا ہوں''۔ (مسلم)

﴿180﴾ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلٰى اِمْرَاَةٍ وَ بَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى. اَوْحَصًى. تُسَبِّحُ بِهٖ فَقَالَ: اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا اَوْ اَفْضَلُ؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ، وَ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ بَيْنَ ذٰلِكَ، وَ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَ اللهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ رواه ابوداؤد، باب التسبيح بالحصى، رقم: ۱۵۰۰

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا جن کے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں رکھی ہوئی تھیں۔ وہ ان پر تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسے کلمات نہ بتاؤں جو تمہارے لئے اس عمل سے زیادہ آسان ہیں؟ اس کے بعد یہ کلمات بتائے: سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ، وَ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ بَيْنَ ذٰلِكَ، وَ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، ''میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جو اس نے آسمان میں پیدا فرمائی ہیں، میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جو اس نے زمین میں پیدا فرمائی ہیں، میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جو آسمان اور زمین کے درمیان اس نے پیدا کی ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جو اللہ تعالیٰ آئندہ پیدا فرمانے والے ہیں'' پھر فرمایا: اَللهُ اَكْبَرُ اسی طرح، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اسی طرح اور لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ کو بھی اسی طرح پڑھو یعنی ان کلمات کے ساتھ بھی آخر میں عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ اور عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ اور عَدَدَ مَا خَلَقَ بَيْنَ ذٰلِكَ اور عَدَدَ مَاهُوَ خَالِقٌ ملاؤ۔ (ابوداؤد)

﴿181﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ اَنَا جَالِسٌ اُحَرِّكُ شَفَتَيَّ فَقَالَ: بِمَ تُحَرِّكُ شَفَتَيْكَ؟ قُلْتُ: اَذْكُرُ اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اَفَلَا اُخْبِرُكَ بِشَيْءٍ اِذَا قُلْتَهُ، ثُمَّ دَابْتَ اللَّيْلَ وَ النَّهَارَ لَمْ تَبْلُغْهُ؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: تَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهُ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَمَا فِي كِتَابِهِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى خَلْقُهُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا فِيْ خَلْقِهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ سَمٰوَاتِهِ وَ اَرْضِهِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ، وَ تُسَبِّحُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَ تُكَبِّرُ مِثْلَ ذٰلِكَ.

رواه الطبرانی من طریقین واسناد احد هما حسن، مجمع الزوائد ۱۰/۱۰۹

حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور میں بیٹھا ہوا تھا میرے ہونٹ حرکت کررہے تھے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ اپنے ہونٹ کس وجہ سے ہلا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا ذکر کررہا ہوں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ بتادوں کہ اگر تم ان کو کہہ لو تو تمہارا دن رات مسلسل ذکر کرنا بھی اس کے ثواب کو نہ پہنچ سکے؟ میں نے عرض کیا: ضرور بتلا دیجئے۔ ارشاد فرمایا: یہ کلمات کہا کرو: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهُ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا فِي كِتَابِهِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى خَلْقُهُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا فِيْ خَلْقِهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ سَمٰوَاتِهِ وَاَرْضِهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور اسی طرح سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کے ساتھ یہ کلمات کہا کرو: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهُ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَافِيْ كِتَابِهِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى خَلْقُهُ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا فِيْ خَلْقِهِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ سَمٰوَاتِهِ وَاَرْضِهِ، وسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ مَافِيْ كِتَابِهِ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ مَا اَحْصٰى خَلْقُهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِلْءَ مَا فِيْ خَلْقِهِ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِلْءَ سَمٰوَاتِهِ وَاَرْضِهِ، وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں ان چیزوں کی تعداد کے برابر جسے اس کی کتاب نے شمار کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں ان چیزوں کی تعداد کے برابر جو اس کی کتاب میں ہیں، اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں ان چیزوں کی تعداد کے برابر جسے اس کی

مخلوق نے شمار کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں ان چیزوں کے بھر دینے کے برابر جو مخلوقات میں ہیں، اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں آسمانوں اور زمینوں کے خلا کو بھر دینے کے برابر، اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں ہر چیز کے شمار کے برابر اور اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں ہر چیز پر۔

اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جسے اس کی کتاب نے شمار کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جو اس کی کتاب میں ہیں، اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جسے اس کی مخلوقات نے شمار کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے ان چیزوں کے بھر دینے کے برابر جو مخلوقات میں ہیں، اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے آسمانوں اور زمینوں کے خلا کو بھر دینے کے برابر، اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے ہر چیز کے شمار کے برابر اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے ہر چیز پر۔

اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جسے اس کی کتاب نے شمار کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جو ان کی کتاب میں ہیں، اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جسے اس کی مخلوقات نے شمار کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے ان چیزوں کے بھر دینے کے برابر جو مخلوقات میں ہیں، اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے آسمانوں اور زمینوں کے خلا کو بھر دینے کے برابر، اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے ہر چیز کے شمار کے برابر اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے ہر چیز پر۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿182﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَوَّلُ مَنْ يُدْعٰى اِلَى الْجَنَّةِ الَّذِيْنَ يَحْمَدُوْنَ اللهَ فِي السَّرَّاءِ وَ الضَّرَّاءِ.

رواه الحاكم و قال: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه و وافقه الذهبي ١/ ٥٠٢

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جنت کی طرف بلائے جانے والے وہ لوگ ہوں گے جو خوشحالی اور تنگدستی (دونوں حالتوں میں) اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔ (مستدرک حاکم)

﴿183﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ اللهَ لَيَرْضٰى

عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَأْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا، اَوْيَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا۔

رواه مسلم، باب استحباب حمد اللّٰهِ تعالٰى بعد الاكل والشرب، رقم: ٦٩٣٢

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندہ سے بے حد خوش ہوتے ہیں جو لقمہ کھائے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے یا پانی کا گھونٹ پیئے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ (مسلم)

﴿184﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: كَلِمَتَانِ اِحْدَاهُمَا لَيْسَ لَهَا نَاهِيَةٌ دُوْنَ الْعَرْشِ، وَالْاُخْرٰى تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ۔

رواه الطبرانى ورواته الى معاذ بن عبداللّٰه ثقة سوى ابن لهيعة ولحديثه هذا شواهد، الترغيب ٢/٤٣٤

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ دو کلمے ہیں، ان میں سے ایک (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) تو عرش سے پہلے کہیں رکتا ہی نہیں اور دوسرا (اَللّٰهُ اَكْبَرُ) زمین وآسمان کے درمیانی خلا کو (نور یا اجر سے) بھر دیتا ہے۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿185﴾ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ قَالَ: عَدَّ هُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي يَدِي. اَوْ فِي يَدِهِ: التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهُ وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ۔

(الحديث) رواه الترمذى وقال: حديث حسن، باب فيه حديثان التسبيح نصف الميزان، رقم: ٩١٥٣

قبیلہ بنوسلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان باتوں کو میرے ہاتھ یا اپنے دست مبارک پر گن کر فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا آدھے ترازو کو ثواب سے بھر دیتا ہے۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا پورے ترازو کو ثواب سے بھر دیتا ہے۔ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کا ثواب زمین و آسمان کے درمیان کی خالی جگہ کو پُر کر دیتا ہے۔ (ترمذی)

﴿186﴾ عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

رواه الحاكم وقال: صحيح على شرطهما ولم يخرجاه ووافقه الذهبى ٤/٢٩٠

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا: ضرور بتلایئے! ارشاد فرمایا: وہ دروازہ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ہے۔ (مستدرک حاکم)

﴿187﴾ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ مَرَّ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: یَا جِبْرِیْلُ مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ، قَالَ لَهٗ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ: مُرْ اُمَّتَكَ فَلْیُكْثِرُوْا مِنْ غِرَاسِ الْجَنَّةِ فَاِنَّ تُرْبَتَهَا طَیِّبَةٌ، وَ اَرْضَهَا وَاسِعَةٌ قَالَ: وَمَا غِرَاسُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ.

رواه احمد ورجال احمد رجال الصحيح غير عبداللّٰه بن عبد الرّحمٰن بن عمربن الخطاب و هو ثقة لم يتكلم فيه احد وو ثقه ابن حبّان ، مجمع الزوائد ١١٩/١٠

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ معراج کی رات حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گذرے تو انہوں نے پوچھا: جبرئیل! یہ تمہارے ساتھ کون ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: محمد ﷺ ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: آپ اپنی امت سے کہیے کہ وہ جنت کے پودے زیادہ سے زیادہ لگائیں اس لئے کہ جنت کی مٹی عمدہ ہے اور اس کی زمین کشادہ ہے۔ پوچھا: جنت کے پودے کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ.

(مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿188﴾ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَی اللهِ اَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاللهُ اَكْبَرُ، لَا یَضُرُّكَ بِاَیِّهِنَّ بَدَاْتَ

(وهو جزء من الحديث)۔رواه مسلم باب كراهة التسمية بالاسماء القبيحة......،رقم: ٥٦٠١، وزاد احمد: اَفْضَلُ الْكَلَامِ بَعْدَ الْقُرْآنِ اَرْبَعٌ وَ هِیَ مِنَ الْقُرْآنِ ٢٠/٥

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار کلمے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، اَللهُ اَكْبَرُ ان میں سے جس کو چاہو پہلے پڑھو۔ (اور جس کو چاہو بعد میں پڑھو کوئی حرج نہیں) (مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ یہ چاروں کلمے قرآن مجید کے بعد سب سے افضل ہیں اور یہ

قرآن کریم ہی کے کلمات ہیں۔ (مسند احمد)

﴿189﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ.

رواه مسلم، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، رقم: ٦٨٤٧

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، کہنا ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے (کیونکہ ان کا اجر وثواب باقی رہے گا اور دنیا اپنے تمام ساز وسامان سمیت ختم ہو جائے گی)۔ (مسلم)

﴿190﴾ عَنْ اَبِیْ سَلْمٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: بَخٍ بَخٍ بِخَمْسٍ مَا اَثْقَلَهُنَّ فِی الْمِیْزَانِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ یُتَوَفّٰی لِلْمُسْلِمِ فَیَحْتَسِبُهُ.

رواه الحاكم و قال: هذا حديث صحيح الاسناد ووافقه الذهبي ١/٥١١

حضرت ابو سلمیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: واہ واہ! پانچ چیزیں اعمال نامہ کے ترازو میں کتنی زیادہ وزنی ہیں۔ (۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (۲) سُبْحَانَ اللّٰهِ (۳) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (۴) اَللّٰهُ اَكْبَرُ (۵) کسی مسلمان کا نیک لڑکا فوت ہو جائے اور وہ ثواب کی امید پر صبر کرے۔ (مستدرک حاکم)

﴿191﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ.

(و هو جزء من الحديث) رواه الطبراني في الكبير والاوسط ورجالهما رجال الصحيح غير محمد بن منصور الطوسي و هو ثقة، مجمع الزوائد ١٠/١٠٦

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے، ہر حرف کے بدلے اس کے اعمال نامہ میں دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿192﴾ عَنْ اُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَدْ كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ، اَوْكَمَا قَالَتْ: فَمُرْنِيْ بِعَمَلٍ اَعْمَلُ وَ اَنَا جَالِسَةٌ؟ قَالَ: سَبِّحِي اللهَ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ، فَاِنَّهَا تَعْدِلُ لَكِ مِائَةَ رَقَبَةٍ تُعْتِقِيْنَهَا مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ،وَاحْمَدِي اللهَ مِائَةَ تَحْمِيْدَةٍ فَاِنَّهَا تَعْدِلُ مِائَةَ فَرَسٍ مُسْرَجَةٍ مُلْجَمَةٍ تَحْمِلِيْنَ عَلَيْهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ، وَكَبِّرِي اللهَ مِائَةَ تَكْبِيْرَةٍ، فَاِنَّهَا تَعْدِلُ لَكِ مِائَةَ بَدَنَةٍ مُقَلَّدَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ، وَهَلِّلِي اللهَ مِائَةً، قَالَ ابْنُ خَلَفٍ: اَحْسِبُهُ قَالَ: تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ، وَ لَا يُرْفَعُ يَوْمَئِذٍ لِاَحَدٍ عَمَلٌ اِلَّا اَنْ يَاْتِيَ بِمِثْلِ مَا اَتَيْتِ۔ قلت: رواه ابن ماجه با ختصار و رواه احمد و الطبراني في الكبير ولم يقل اَحْسِبُهُ. ورواه في الاوسط الا انه قال فيه: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ كَبُرَتْ سِنِّيْ، وَ رَقَّ عَظْمِيْ فَدُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، فَقَالَ: بَخٍ بَخٍ، لَقَدْ سَاَلْتِ، وَقَالَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ مِائَةِ بَدَنَةٍ مُقَلَّدَةٍ مُجَلَّلَةٍ تُهْدِيْنَهَا اِلٰى بَيْتِ اللهِ تَعَالٰى: وَ قَوْلِيْ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، مِائَةَ مَرَّةٍ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكِ مِمَّا اَطْبَقَتْ عَلَيْهِ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ، وَ لَا يُرْفَعُ يَوْمَئِذٍ لِاَحَدٍ عَمَلٌ اَفْضَلُ مِمَّا رُفِعَ لَكِ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قُلْتِ اَوْزَادَ واسانيدهم حسنة، مجمع الزوائد ١٠/١٠٨ رواه الحاكم وقال: قُوْلِيْ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ لَا تَتْرُكُ ذَنْبًا، وَلَا يُشْبِهُهَا عَمَلٌ۔

وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ووافقه الذهبي ١/٥١٤

حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے یہاں تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بوڑھی اور کمزور ہوگئی ہوں، کوئی عمل ایسا بتادیجئے کہ بیٹھے بیٹھے کرتی رہا کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللهِ سومرتبہ پڑھا کرو، اس کا ثواب ایسا ہے گویا تم اولادِ اسماعیل میں سے سوغلام آزاد کرو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سومرتبہ پڑھا کرو اس کا ثواب ایسے سوگھوڑوں کے برابر ہے جن پر زین کسی ہوئی ہو اور لگام لگی ہوئی ہو انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں سواری کے لئے دے دو۔ اَللهُ اَكْبَرُ سومرتبہ پڑھا کرو اس کا ثواب ایسے سو اونٹوں کو ذبح کئے جانے کے برابر ہے جن کی گردنوں میں قربانی کا پٹہ پڑا ہوا ہو۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ سومرتبہ پڑھا کرو، اس کا ثواب تو آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے اور اس دن تمہارے عمل سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہو البتہ اس شخص کا عمل بڑھ سکتا ہے جس نے تمہارے جیسا عمل کیا ہو۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا

رسول اللہ! میں بوڑھی ہوگئی ہوں اور میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں، کوئی ایسا عمل بتلا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کرادے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واہ واہ! تم نے بہت اچھا سوال کیا، اور فرمایا کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ سومرتبہ پڑھا کرو، یہ تمہارے لئے ایسے سو اونٹوں سے بہتر ہے جن کی گردن میں پٹہ پڑا ہوا ہو، جھول ڈلی ہوئی ہو اور وہ مکہ میں ذبح کئے جائیں۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ سومرتبہ پڑھا کرو وہ تمہارے لئے ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن کو آسمان وزمین نے ڈھانپ رکھا ہے، اور اس دن تمہارے عمل سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہو البتہ اس شخص کا عمل بڑھ سکتا ہے جس نے یہ کلمات اتنے ہی مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ کہے ہوں۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا کرو، یہ کسی گناہ کو نہیں چھوڑتا، اور اس جیسا کوئی عمل نہیں۔ (ابن ماجہ، مسند احمد، طبرانی، مستدرک حاکم، مجمع الزوائد)

﴿193﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ یَغْرِسُ غَرْسًا، فَقَالَ: یَا اَبَا هُرَیْرَةَ! مَاالَّذِیْ تَغْرِسُ؟ قُلْتُ: غِرَاسًا لِیْ، قَالَ: اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی غِرَاسٍ خَیْرٍ لَكَ مِنْ هٰذَا؟ قَالَ: بَلٰی، یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ: قُلْ سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، یُغْرَسُ لَكَ، بِکُلِّ وَاحِدَةٍ، شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ.

رواه ابن ماجه باب فضل التسبيح، رقم: ٣٨٠٧

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں پودے لگا رہا تھا فرمایا: ابو ہریرہ! کیا لگا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: اپنے لئے پودے لگا رہا ہوں۔ ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر پودے نہ بتادوں؟ سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا، ان میں سے ہر کلمے کے بدلے تمہارے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا۔ (ابن ماجہ)

﴿194﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ: خُذُوْا جُنَّتَکُمْ، قُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَمِنْ عَدُوٍّ حَضَرَ؟ فَقَالَ: خُذُوْا جُنَّتَکُمْ مِنَ النَّارِ، قُوْلُوْا: سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ، فَاِنَّهُنَّ یَاْتِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُسْتَقْدِمَاتٍ، وَمُسْتَاْخِرَاتٍ، وَ مُنْجِیَاتٍ وَمُجَنِّبَاتٍ وَهُنَّ الْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ.

مجمع البحرین فی زوائد المعجمین :۳۲۹/۷ قال المحشی اخرجه الطبرانی فی الصغیر و قال الهیثمی فی المجمع و رجاله رجال الصحیح غیر داؤد بن بلال وهو ثقة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: دیکھو اپنے بچاؤ کے لئے ڈھال لے لو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا! یا رسول اللہ! کیا کوئی دشمن آگیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ سے بچاؤ کے لئے ڈھال لے لو۔ سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، اَللهُ اَكْبَرُ کہا کرو کیونکہ یہ کلمات قیامت کے دن اپنے کہنے والے کے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں سے آئیں گے اور اس کو نجات دلانے والے ہوں گے اور یہی وہ نیک اعمال ہیں جن کا ثواب ہمیشہ ملتا رہتا ہے۔ (مجمع البحرین)

فائدہ: حدیث شریف کے اس جملہ "یہ کلمات اپنے پڑھنے والے کے آگے سے آئیں گے" کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن یہ کلمے آگے بڑھ کر اپنے پڑھنے والے کی سفارش کریں گے" اور دائیں بائیں پیچھے سے آنے" کا مطلب یہ ہے کہ اپنے پڑھنے والے کی عذاب سے حفاظت کریں گے۔

﴿195﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلهِ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاللهُ اَكْبَرُ تَنْفُضُ الْخَطَايَا كَمَا تَنْفُضُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا. رواه احمد ۱۵۲/۳

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، اَللهُ اَكْبَرُ کہنے کی وجہ سے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے (سردی میں) درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔ (مسند احمد)

﴿196﴾ عَنْ عِمْرَانَ۔ يَعْنِيْ: ابْنَ حُصَيْنٍ۔ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَمَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَعْمَلَ كُلَّ يَوْمٍ مِثْلَ اُحُدٍ عَمَلًا؟ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَعْمَلَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِثْلَ اُحُدٍ عَمَلًا؟ قَالَ: كُلُّكُمْ يَسْتَطِيْعُهُ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَاذَا؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ، وَالْحَمْدُ لِلهِ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ، وَاللهُ اَكْبَرُ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ.

رواه الطبرانی و البزار و رجالهما رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۱۰۵/۱۰

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز اُحد پہاڑ کے برابر عمل نہیں کرسکتا؟ صحابہ ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! احد پہاڑ کے برابر کون عمل کرسکتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کرسکتا ہے۔ صحابہ ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون سا عمل ہے؟ ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰہِ (کا ثواب) اُحد سے بڑا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا ثواب اُحد سے بڑا ہے، لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ثواب اُحد سے بڑا ہے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کا ثواب اُحد سے بڑا ہے۔ (طبرانی، بزار، مجمع الزوائد)

﴿197﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوا، قُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰہِ وَ مَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ؟ قَالَ: اَلْمَسَاجِدُ، قُلْتُ: وَمَا الرَّتْعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ رواہ الترمذی

وقال: حدیث حسن غریب، باب حدیث فی اسماء اللہ الحسنی مع ذکرھا تماما، رقم: ٣٥٠٩

حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت کے باغوں پر گزرو تو خوب چرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت کے باغ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: مسجدیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! چرنے سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ کا پڑھنا۔ (ترمذی)

﴿198﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی مِنَ الْکَلَامِ اَرْبَعًا: سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، فَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰہِ کُتِبَ لَہٗ عِشْرُوْنَ حَسَنَۃً، وَحُطَّتْ عَنْہُ عِشْرُوْنَ سَیِّئَۃً، وَمَنْ قَالَ: اَللّٰہُ اَکْبَرُ فَمِثْلُ ذٰلِکَ، وَمَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَمِثْلُ ذٰلِکَ، وَمَنْ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِہٖ کُتِبَتْ لَہٗ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَۃً وَحُطَّتْ عَنْہُ ثَلَاثُوْنَ سَیِّئَۃً.

رواہ النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ، رقم: ٨٤٠

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں سے چار کلمے چنے ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ جو شخص ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہتا ہے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ اس کی بیس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں۔ جو شخص اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اس کے لئے بھی

یہی اجر ہے۔ جو شخص لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اس کے لئے بھی یہی اجر ہے۔ جو شخص دل کی گہرائی سے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہے اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور تیس گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔ (عمل الیوم واللیلۃ)

﴿199﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اسْتَكْثِرُوا مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ قِيْلَ: وَ مَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْمِلَّةُ، قِيْلَ وَ مَاهِيَ؟ قَالَ: التَّكْبِيْرُ وَ التَّهْلِيْلُ، وَ التَّسْبِيْحُ، وَ التَّحْمِيْدُ، وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

رواه الحاكم وقال: هذا اصح اسناد المصريين ووافقه الذهبى ١/٥١٢

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باقیات صالحات کی کثرت کیا کرو۔ کسی نے پوچھا وہ کیا چیزیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ دین کی بنیادیں ہیں۔ عرض کیا گیا: وہ بنیادیں کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: تکبیر (اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا) تہلیل (لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا) تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا) تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا) اور لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہنا۔

(مستدرک حاکم)

فائدہ: باقیات صالحات سے مراد وہ نیک اعمال ہیں جن کا ثواب ہمیشہ ملتا رہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو ملّت اس لئے فرمایا ہے کہ یہ کلمات دین اسلام میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ (الفتح الربانی)

﴿200﴾ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، فَاِنَّهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ، وَهُنَّ يَحْطُطْنَ الْخَطَايَا كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا، وَ هُنَّ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ.

رواه الطبرانى باسنادين فى احد هما: عمر بن راشد اليمامى، وقد وُثق على ضعفه وبقية رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ـ ١٠/١٠٤

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہا کرو۔ یہ باقیات صالحات ہیں اور یہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتے ہیں جس طرح درخت سے (سردی کے موسم

میں) پتے جھڑتے ہیں، اور یہ کلمات جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿201﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا عَلَى الْاَرْضِ اَحَدٌ يَقُوْلُ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في فضل التسبيح والتكبير و التحميد، رقم: ٣٤٦٠ وزاد الحاكم: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وقال الذهبي: حاتم ثقة، وزيادته مقبولة ١/٥٠٣

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین پر جو شخص بھی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھتا ہے۔ تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (ترمذی)

ایک روایت میں یہ فضیلت سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کے اضافہ کے ساتھ ذکر کی گئی ہے۔ (مستدرک حاکم)

﴿202﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، قَالَ اللّٰهُ: اَسْلَمَ عَبْدِيْ وَاسْتَسْلَمَ. رواه الحاكم وقال: صحيح الاسناد ووافقه الذهبي ١/٥٠٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص (دل سے) سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ فرمانبردار ہو گیا اور اپنے آپ کو میرے حوالہ کر دیا۔ (مستدرک حاکم)

﴿203﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، صَدَّقَهُ رَبُّهُ وَ قَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَ اَنَا اَكْبَرُ، وَاِذَا قَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا وَحْدِيْ، وَاِذَا قَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، قَالَ اللّٰهُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِيْ لَا شَرِيْكَ لِيْ وَاِذَا قَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، قَالَ اللّٰهُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ، وَاِذَا قَالَ: لَآ

اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، قَالَ اللّٰهُ: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنَا وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِیْ وَكَانَ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَهَا فِیْ مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ۔

رواه الترمذی و قال هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء ما يقول العبد اذا مرض، رقم: ٣٤٣٠

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی کہتا ہے: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ ہی سب سے بڑے ہیں'' تو اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتے ہیں اور فرماتے ہیں لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ ''میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں''۔ اور جب وہ کہتا ہے: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلے ہیں'' تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا وَحْدِیْ ''میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اکیلا ہوں''۔ اور جب وہ کہتا ہے: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلے ہیں اور ان کا کوئی شریک نہیں ہے'' تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ لَا شَرِيْكَ لِیْ ''میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اکیلا ہوں، میرا کوئی شریک نہیں ہے''۔ اور جب وہ کہتا ہے: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں انہی کے لئے بادشاہت ہے اور تمام تعریفیں انہی کے لئے ہیں'' تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لِیَ الْمُلْكُ وَلِیَ الْحَمْدُ ''میرے سوا کوئی معبود نہیں میرے لئے ہی بادشاہت ہے اور میرے لئے ہی تمام تعریفیں ہیں۔'' اور جب وہ کہتا ہے: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گناہوں سے بچانے اور نیکیوں پر لگانے کی قوت اللہ تعالیٰ ہی کو ہے''۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِیْ ''میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گناہوں سے بچانے اور نیکیوں پر لگانے کی قوت مجھ ہی کو ہے''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص بیماری میں ان مذکورہ کلمات یعنی لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کو پڑھے اور پھر مرجائے تو جہنم کی آگ اسے چکھے گی بھی نہیں۔ (ترمذی)

﴿204﴾ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا قَالَ عَبْدٌ قَطُّ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، مُخْلِصًا بِهَا رُوْحُهٗ، مُصَدِّقًا بِهَا قَلْبُهٗ لِسَانَهٗ اِلَّا فُتِقَ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى يَنْظُرَ اللهُ اِلٰى قَائِلِهَا وَحُقَّ لِعَبْدٍ نَظَرَ اللهُ اِلَيْهِ اَنْ يُعْطِيَهٗ سُؤْلَهٗ.

رواه النسائی فی عمل اليوم والليلة، رقم:٢٨

حضرت یعقوب بن عاصمؒ دوصحابہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو بندہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اس طور پر کہے کہ اس کے اندر اخلاص ہو اور دل زبان سے کہے ہوئے کلمات کی تصدیق کرتا ہو تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کے کہنے والے کو اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے دیکھتے ہیں۔ اور جس بندہ پر اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت پڑ جائے تو وہ اس کا مستحق ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جو مانگے اللہ تعالیٰ اسے دے دیں۔

(عمل الیوم واللیلۃ)

﴿205﴾ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَخَيْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب فی دعاء يوم عرفة، رقم: ٣٥٨٥

حضرت عمرو بن شعیبؒ اپنے باپ دادا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور سب سے بہتر کلمات جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام نے کہے یہ ہیں: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (ترمذی)

﴿206﴾ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا وَ كَتَبَ لَهٗ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ. رواه الترمذی، باب ماجاء فی فضل الصلاة علی النبی ﷺ، رقم: ٤٨٤

ایک روایت میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد منقول ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھ

دیتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿207﴾ عَنْ عُمَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِنْ اُمَّتِيْ صَلَاةً مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهٖ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ، وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ۔

رواه النسائي في عمل اليوم الليلة رقم: ٦٤

حضرت عمیر انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے جو شخص دل کے خلوص کے ساتھ مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، اس کے بدلے میں دس درجے بلند فرماتے ہیں، اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس کے دس گناہ مٹا دیتے ہیں۔ (عمل الیوم واللیلۃ)

﴿208﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَاِنَّهٗ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ آنِفًا عَنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ: مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ عَلَيْكَ مَرَّةً وَاحِدَةً اِلَّا صَلَّيْتُ اَنَا وَ مَلَائِكَتِيْ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

رواه الطبراني عن ابي ظلال عنه، وابو ظلال وثق، ولا يضر في المتابعات، الترغيب ٢/٤٩٨

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ جبرئیل علیہ السلام اپنے رب کی جانب سے میرے پاس ابھی یہ پیغام لے کر آئے تھے کہ روئے زمین پر جو کوئی مسلمان آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور میرے فرشتے اس کے لئے دس مرتبہ دعائے مغفرت کریں گے۔

(طبرانی، ترغیب)

﴿209﴾ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْ كُلِّ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَاِنَّ صَلَاةَ اُمَّتِيْ تُعْرَضُ عَلَيَّ فِيْ كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ، فَمَنْ كَانَ اَكْثَرَهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً كَانَ اَقْرَبَهُمْ مِنِّيْ مَنْزِلَةً۔

رواه البيهقي باسناد حسن الاان مكحولا قيل: لم يسمع من ابي امامة، الترغيب ٢/٥٠٣

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے اوپر

ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ میری امت کا درود ہر جمعہ کو مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ لہٰذا جو شخص جتنا زیادہ میرے اوپر درود بھیجے گا وہ مجھ سے (قیامت کے دن) درجہ کے لحاظ سے اتنا ہی زیادہ قریب ہوگا۔ (بیہقی، ترغیب)

﴿210﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً.

رواه الترمذی وقال: هذاحديث حسن غريب، باب ماجاء فی فضل الصلاة على النبی ﷺ، رقم: ٤٨٤

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مجھ سے قریب ترین میرا وہ امتی ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔ (ترمذی)

﴿211﴾ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ! اذْكُرُوا اللهَ، اذْكُرُوا اللهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ قَالَ اُبَيٌّ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنِّي اُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِيْ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ قَالَ قُلْتُ: الرُّبْعَ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ: فَالنِّصْفَ؟ قَالَ: مَاشِئْتَ، وَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قَالَ قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ: اَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِيْ كُلَّهَا؟ قَالَ: اِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب فی الترغيب فی ذكر الله......، رقم: ٢٤٥٧

حضرت اُبی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رات کے دوتہائی حصے گذر جاتے تو رسول اللہ ﷺ (تہجد کے لئے) اٹھتے اور فرماتے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ ہلا دینے والی چیز آپہنچی اور اس کے بعد آنے والی چیز آپہنچی (مراد یہ ہے کہ پہلے صور اور اس کے بعد دوسرے صور کے پھونکے جانے کا وقت قریب آگیا)۔ موت اپنی تمام ہولناکیوں کے ساتھ آگئی ہے، موت اپنی تمام ہولناکیوں کے ساتھ آگئی ہے۔ اس پر اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود بھیجنا چاہتا ہوں میں اپنی دعا اور اذکار کے وقت میں سے درود شریف کے لئے کتنا وقت مقرر کروں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنا تمہارا دل چاہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ایک چوتھائی وقت؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد

فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ آدھا کردوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی کردوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ کے درود کے لئے مقرر کرتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ایسا کرلو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری ساری فکروں کو ختم فرمادیں گے اور تمہارے گناہ بھی معاف کردیئے جائیں گے۔ (ترمذی)

﴿212﴾ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ۔

رواه البزار والطبراني في الاوسط والكبير واسانيدهم حسنة، مجمع الزوائد ١٠/٢٥٤

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح درود بھیجے: اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

ترجمہ: اے اللہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن اپنے پاس خاص مقامِ قرب میں جگہ دیجئے۔ (بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿213﴾ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ؟ فَاِنَّ اللهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ، قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. رواه البخاري، كتاب احاديث الانبياء، رقم: ٣٣٧٠

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ پر اور آپ کے گھر والوں پر ہم درود کس طرح بھیجیں اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے کا طریقہ تو (آپ کے ذریعہ سے) ہمیں خود ہی سکھادیا ہے (کہ ہم تشہُّد میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ کہہ کر آپ پر سلام بھیجا کریں) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوں کہا کرو: اَللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ، اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ: یا اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد ﷺ کے گھر والوں پر رحمت نازل فرمایئے جیسے کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں پر رحمت نازل فرمائی، یقیناً آپ تعریف کے مستحق، بزرگی والے ہیں۔ یا اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں پر برکت نازل فرمایئے جیسے کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں پر برکت نازل فرمائی، یقیناً آپ تعریف کے مستحق، بزرگی والے ہیں۔ (بخاری)

﴿214﴾ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُمْ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللهِ! کَیْفَ نُصَلِّی عَلَیْكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ، اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ رواه البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم: ۳۳٦۹

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوں کہا کرو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ، اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ: یا اللہ! محمد ﷺ پر اور آپ کی بیویوں پر اور آپ کی نسل پر رحمت نازل فرمایئے جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں پر رحمت نازل فرمائی۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ ﷺ کی بیویوں پر اور آپ کی نسل پر برکت نازل فرمایئے جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں پر برکت نازل فرمائی۔ بلاشبہ آپ تعریف کے مستحق، بزرگی والے ہیں۔ (بخاری)

﴿215﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللهِ! هٰذَا السَّلَامُ

عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ آلِ اِبْرَاهِيْمَ۔

رواه البخاری، باب الصّلاة علی النبی ﷺ، رقم: ٦٣٥٨

حضرت ابوسعید خدری ؓ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہوگیا (کہ ہم تَشَهُّدْ میں اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ کہہ کر آپ پر سلام بھیجا کریں) اب ہمیں یہ بھی بتادیں کہ ہم آپؐ پر درود کس طرح بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس طرح کہا کرو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ۔

ترجمہ: یااللہ! اپنے بندے اور اپنے رسول محمد ﷺ پر رحمت نازل فرمایئے جیسے کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد ﷺ کے گھر والوں پر برکت نازل فرمایئے جیسے کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں پر برکت نازل فرمائی۔ (بخاری)

﴿216﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى اِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

رواه ابوداؤد، باب الصلاة على النبی ﷺ بعد التشهد، رقم: ٩٨٢

حضرت ابوہریرہ ؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ ہمارے گھرانے پر درود پڑھے تو اس کا ثواب بہت بڑے پیمانہ میں ناپا جائے تو وہ ان الفاظ سے درود شریف پڑھا کرے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَاصَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ۔

ترجمہ: یااللہ! نبی محمد ﷺ پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں پر جو کہ مؤمنین کی مائیں ہیں اور آپ کی نسل پر اور آپ کے سب گھر والوں پر رحمت نازل فرمایئے جیسے کہ آپ نے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں پر رحمت نازل فرمائی۔ آپ تعریف کے مستحق، عظمت والے ہیں۔ (ابوداؤد)

﴿217﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ: یَا عَبْدِیْ مَا عَبَدْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ فَاِنِّیْ غَافِرٌ لَکَ عَلٰی مَا کَانَ فِیْکَ، وَیَاعَبْدِیْ اِنْ لَقِیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَۃً مَالَمْ تُشْرِکْ بِیْ لَقِیْتُکَ بِقُرَابِھَا مَغْفِرَۃً۔ (الحدیث) رواہ احمد ۵/۱۵٤

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میرے بندے! بے شک جب تک تو میری عبادت کرتا رہے گا اور مجھ سے (مغفرت کی) امید رکھے گا میں تجھ کو معاف کرتا رہوں گا چاہے تجھ میں کتنی ہی برائیاں کیوں نہ ہوں۔ میرے بندے! اگر تو زمین بھر گناہ کے ساتھ بھی مجھ سے اس حال میں ملے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو میں بھی زمین بھر مغفرت کے ساتھ تجھ سے ملوں گا یعنی بھرپور مغفرت کردوں گا۔ (مسند احمد)

﴿218﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی: یَا ابْنَ آدَمَ! اِنَّکَ مَادَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی مَا کَانَ فِیْکَ وَلَا اُبَالِیْ۔ یَاابْنَ آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ وَلَا اُبَالِیْ۔

(الحدیث) رواہ الترمذی، وقال: ھذا حدیث حسن غریب، باب الحدیث القدسی: یا ابن آدم انّک مادعوتنی رقم: ۳۵٤۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: آدم کے بیٹے! بے شک تو جب تک مجھ سے دعا مانگتا رہے گا اور (مغفرت کی) امید رکھے گا میں تجھ کو معاف کرتا رہوں گا چاہے کتنے ہی گناہ کیوں نہ ہوں اور مجھ کو اس کی پرواہ نہ ہوگی یعنی تو چاہے کتنا ہی بڑا گناہ گار ہو تجھے معاف کرنا میرے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک بھی پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے بخشش چاہے تو میں تجھ کو بخش دوں گا اور مجھ کو اس کی پرواہ نہیں ہوگی۔ (ترمذی)

﴿219﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ عَبْدًا اَصَابَ

ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْلِی، فَقَالَ رَبُّهٗ: اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ اَذْنَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ، فَقَالَ: اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ، ثُمَّ مَكَثَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ اَذْنَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ، فَقَالَ: اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثَلاَ ثًا فَلْیَعْمَلْ مَا شَآءَ.

رواه البخاری، باب قول اللّٰه تعالی 'یریدون ان یبدلوا کلام اللّٰه'، رقم: ۷۵۰۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کوئی بندہ جب گناہ کر لیتا ہے پھر (نادم ہوکر) کہتا ہے میرے رب! میں تو گناہ کر بیٹھا اب آپ مجھے معاف فرما دیجئے تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں کے سامنے) فرماتے ہیں کہ کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اور ان پر پکڑ بھی کر سکتا ہے (سن لو) میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی۔ پھر وہ بندہ جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں گناہ سے رکا رہتا ہے۔ پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو (نادم ہوکر) کہتا ہے: میرے رب! میں تو ایک اور گناہ کر بیٹھا آپ اس کو بھی معاف کر دیجئے تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتے ہیں: کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس پر پکڑ بھی کر سکتا ہے؟ (سن لو) میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی۔ پھر وہ بندہ جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں گناہ سے رکا رہتا ہے۔ اس کے بعد پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو (نادم ہوکر) کہتا ہے: میرے رب! میں تو ایک اور گناہ کر بیٹھا آپ اس کو بھی معاف کر دیجئے، تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتے ہیں: کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس پر پکڑ بھی کر سکتا ہے؟ (سن لو) میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی۔ بندہ جو چاہے کرے یعنی ہر گناہ کے بعد توبہ کرتا رہے میں اس کی توبہ قبول کرتا رہوں گا۔ (بخاری)

﴿220﴾ عَنْ اُمِّ عِصْمَةَ الْعَوْصِیَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَعْمَلُ ذَنْبًا اِلَّا وَقَفَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِاِحْصَاءِ ذُنُوْبِهٖ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ فَاِنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ مِنْ ذَنْبِهٖ ذٰلِكَ فِیْ شَیْءٍ مِنْ تِلْكَ السَّاعَاتِ لَمْ یُوْقِفْهُ عَلَیْهِ، وَلَمْ یُعَذَّبْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

رواه الحاکم وقال: هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه ووافقه الذهبی ۲۶۲/۴

حضرت اُم عصمہ عوصیہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان گناہ کرتا ہے تو جو فرشتہ اس کے گناہ لکھنے پر مقرر ہے وہ اس گناہ کو لکھنے سے تین گھڑی یعنی کچھ دیر کے لئے ٹھہر جاتا ہے۔ اگر اس نے ان تین گھڑیوں کے دوران کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ سے اپنے اس گناہ کی معافی مانگ لی تو وہ فرشتہ آخرت میں اسے اس گناہ پر مطلع نہیں کرے گا اور نہ قیامت کے دن (اس گناہ پر) اسے عذاب دیا جائے گا۔ (مستدرک حاکم)

﴿221﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ صَاحِبَ الشِّمَالِ لَیَرْفَعُ الْقَلَمَ سِتَّ سَاعَاتٍ عَنِ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ الْمُخْطِیءِ اَوِ الْمُسِیْءِ، فَاِنْ نَدِمَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ مِنْهَا اَلْقَاهَا، وَاِلَّا كُتِبَتْ وَاحِدَةً.

رواه الطبراني باسانيد ورجال احدها وثقوا، مجمع الزوائد ١٠/٣٤٦

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً بائیں طرف کا فرشتہ گنہگار مسلمان کے لئے چھ گھڑیاں (کچھ دیر) قلم کو (گناہ کے) لکھنے سے اٹھائے رکھتا ہے یعنی نہیں لکھتا۔ پھر اگر یہ گنہگار بندہ نادم ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے گناہ کی معافی مانگ لیتا ہے تو فرشتہ اس گناہ کو نہیں لکھتا ورنہ ایک گناہ لکھ دیا جاتا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿222﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَاَ خَطِیْئَةً نُكِتَتْ فِیْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَاِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُهٗ، وَاِنْ عَادَ زِیْدَ فِیْهَا حَتّٰی تَعْلُوَ قَلْبَهٗ، وَهُوَ الرَّانُ الَّذِیْ ذَكَرَ اللّٰهُ ﴿كَلَّا بَلْ سکتہ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ﴾ [المطففين: ١٤]

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ومن سورة ويل للمطففين، رقم: ٣٣٣٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے۔ پھر اگر اُس نے اِس گناہ کو چھوڑ دیا، اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لی اور توبہ کر لی تو (وہ سیاہ نقطہ ختم ہو کر) دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر اس نے گناہ کے بعد توبہ واستغفار کے بجائے مزید گناہ کیے تو دل کی سیاہی اور بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ دل پر چھا جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہی وہ زنگ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے

"كَلاَّ بَلْ سكته رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ" میں ذکر فرمایا۔ (ترمذی)

﴿223﴾ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِى الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔ رواه ابو داؤد، باب في الاستغفار، رقم: ١٥١٤

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص استغفار کرتا رہتا ہے وہ گناہ پر اڑنے والا شمار نہیں ہوتا اگرچہ دن میں ستّر مرتبہ گناہ کرے۔

(ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جس گناہ کے بعد ندامت ہو اور آئندہ اس گناہ سے بچنے کا پکا ارادہ ہو تو وہ قابل معافی ہے اگرچہ وہ گناہ بار بار بھی سرزد ہو جائے۔ (بذل المجهود)

﴿224﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

رواه ابو داؤد، باب في الاستغفار، رقم: ١٥١٨

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص پابندی سے استغفار کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتے ہیں، ہر غم سے اسے نجات عطا فرماتے ہیں اور اسے ایسی جگہ سے روزی عطا فرماتے ہیں جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ (ابو داؤد)

﴿225﴾ عَنِ الزُّبَيْرِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ تَسُرَّهُ صَحِيْفَتُهُ فَلْيُكْثِرْ فِيْهَا مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ۔ رواه الطبراني في الاوسط ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ١٠/٣٤٧

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ (قیامت کے دن) اس کا نامہ اعمال اس کو خوش کر دے تو اسے کثرت سے استغفار کرتے رہنا چاہئے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿226﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِىُّ ﷺ: طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِىْ صَحِيْفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا۔ رواه ابن ماجه، باب الاستغفار، رقم: ٣٨١٨

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو (قیامت کے دن) اپنے اعمال نامے میں زیادہ استغفار پائے۔ (ابن ماجہ)

﴿227﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ: یَا عِبَادِیْ كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَیْتُ فَاسْئَلُوْنِی الْمَغْفِرَةَ فَاَغْفِرَ لَكُمْ وَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِّیْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِیْ بِقُدْرَتِیْ غَفَرْتُ لَهٗ وَكُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَیْتُ فَسَلُوْنِیَ الْهُدٰی اَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقِیْرٌ اِلَّا مَنْ اَغْنَیْتُ فَسَلُوْنِیْ اَرْزُقْكُمْ وَلَوْ اَنَّ حَیَّكُمْ وَمَیِّتَكُمْ، وَاَوَّلَكُمْ وَ آخِرَكُمْ، وَرَطْبَكُمْ وَیَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوْا فَكَانُوْا عَلٰی قَلْبِ اَتْقٰی عَبْدٍ مِنْ عِبَادِیْ. لَمْ یَزِدْ فِیْ مُلْكِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا فَكَانُوْا عَلٰی قَلْبِ اَشْقٰی عَبْدٍ مِنْ عِبَادِیْ. لَمْ یَنْقُصْ مِنْ مُلْكِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ حَیَّكُمْ وَمَیِّتَكُمْ، وَاَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَرَطْبَكُمْ وَیَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوْا، فَسَاَلَ كُلُّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا بَلَغَتْ اُمْنِیَّتُهٗ مَا نَقَصَ مِنْ مُلْكِیْ اِلَّا كَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ مَرَّ بِشَفَةِ الْبَحْرِ، فَغَمَسَ فِیْهَا اِبْرَةً ثُمَّ نَزَعَهَا ذٰلِكَ بِاَنِّیْ جَوَّادٌ مَاجِدٌ عَطَائِیْ كَلَامٌ اِذَا اَرَدْتُ شَیْئًا، فَاِنَّمَا اَقُوْلُ لَهٗ: كُنْ فَیَكُوْنُ.

رواه ابن ماجه،باب ذكر التوبة، رقم: ٤٢٥٧

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندو! تم میں سے ہر شخص گنہگار ہے سوائے اس کے جسے میں بچالوں لہذا مجھ سے مغفرت مانگو میں تمہاری مغفرت کردوں گا، اور جو شخص یہ جانتے ہوئے کہ میں معاف کرنے پر قادر ہوں مجھ سے معافی مانگتا ہے میں اس کو معاف کردیتا ہوں۔ اور تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں لہذا مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اور تم سب فقیر ہو سوائے اس کے جسے میں غنی کردوں لہٰذا مجھ سے مانگو میں تم کو روزی دوں گا۔

اگر تمہارے زندہ، مردہ، اگلے پچھلے، نباتات اور جمادات (بھی انسان بن کر) جمع ہو جائیں پھر یہ سارے اس شخص کی طرح ہوجائیں جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوتو یہ بات میری بادشاہی میں مچھر کے پر کے برابر بھی زیادتی نہیں کرسکتی۔ اور اگر یہ سب اکٹھے ہوکر کسی ایسے شخص کی طرح ہوجائیں جو سب سے زیادہ گنہگار ہوتو یہ چیز بھی میری بادشاہی میں

مچھر کے پر کے برابر کمی نہیں کرسکتی۔

اگر تمہارے زندہ، مردہ، اگلے، پچھلے، نباتات اور جمادات (بھی انسان بن کر) جمع ہوجائیں اور ان میں سے ہر ایک مانگنے والا اپنی خواہشات کو آخری حد تک مانگ لے تو میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی جتنی تم میں سے کوئی سمندر کے کنارے پر سے گزرے اور اس میں سوئی ڈبو کر نکال لے۔ یہ اس لئے کہ میں بہت سخی ہوں، بزرگی والا ہوں، میرا دینا صرف کہہ دینا ہے۔ میں جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو اس چیز کو کہہ دیتا ہوں کہ ہوجا وہ ہوجاتی ہے۔

(ابن ماجہ)

﴿228﴾ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ حَسَنَةً.

رواه الطبراني واسناده جيد، مجمع الزوائد ١/٣٥٢

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جوشخص مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے لئے استغفار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مؤمن مرد اور ہر مؤمن عورت کے بدلے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿229﴾ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَ حَمِدَا اللهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا.

رواه ابوداؤد، باب في المصافحة، رقم: ٥٢١١

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے ہیں (مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ کہتے ہیں) تو ان کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

﴿230﴾ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ، تَجُرُّ زِمَامَهَا بِأَرْضٍ قَفْرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ، وَعَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَشَرَابٌ، فَطَلَبَهَا حَتّٰى شَقَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ مَرَّتْ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ، فَتَعَلَّقَ زِمَامُهَا،

فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهٖ؟ قُلْنَا: شَدِيْدًا، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَمَا،اِنَّهٗ وَاللّٰهِ! لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ، مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهٖ۔

رواه مسلم، باب في الحض على التوبة والفرح بها، ٦٩٥٩

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس شخص کی خوشی کے بارے میں کیا کہتے ہو جس کی اونٹنی کسی سنسان جنگل میں اپنی نکیل کی رسی گھسیٹتی ہوئی نکل جائے، جہاں نہ کھانا ہو نہ پانی، اور اس اونٹنی پر اس شخص کا کھانا اور پانی رکھا ہوا ہو اور وہ اس اونٹنی کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک جائے پھر وہ اونٹنی ایک درخت کے تنے کے پاس سے گذرے تو اس کی نکیل درخت کے تنے میں اٹک جائے اور اس شخص کو وہ اونٹنی اس تنے میں اٹکی ہوئی مل جائے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس کو بہت ہی زیادہ خوشی ہوگی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سنو، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی اس شخص کو (ایسے سخت حال میں مایوس ہونے کے بعد) سواری کے مل جانے سے ہوتی ہے۔ (مسلم)

﴿231﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِيْنَ يَتُوْبُ اِلَيْهِ، مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ بِاَرْضِ فَلَاةٍ، فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ، وَعَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ، فَاَيِسَ مِنْهَا، فَاَتٰى شَجَرَةً، فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا، قَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ، فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهٗ، فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا، ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اَللّٰهُمَّ! اَنْتَ عَبْدِيْ وَاَنَا رَبُّكَ، اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ۔

رواه مسلم، باب في الحض على التوبة والفرح بها، رقم: ٦٩٦٠

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جو خوشی تم میں سے کسی کو اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنی سواری کے ساتھ جنگل بیابان میں ہو اور سواری اس سے چھوٹ کر چلی جائے جس پر اس کا کھانا پینا بھی رکھا ہوا ہو پھر وہ اپنی سواری کے ملنے سے ناامید ہو کر کسی درخت کے سائے میں آکر لیٹ جائے۔ اب جب کہ وہ اپنی سواری کے ملنے سے بالکل ناامید ہو چکا تھا کہ اچانک اسے وہ سواری کھڑی نظر آئے تو وہ فوراً اس کی نکیل پکڑ لے اور خوشی کے غلبہ میں غلطی سے

یوں کہہ جائے یا اللہ! آپ میرے بندے ہیں اور میں آپ کا رب ہوں۔ (مسلم)

﴿232﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِي اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اَدْرَكَهُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ: اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ، فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ، فَوَضَعَ رَاْسَهُ عَلٰى سَاعِدِهِ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاللهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ.

رواه مسلم، باب في الحض على التوبة والفرح بها، رقم: ٦٩٥٥

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کو اپنے مؤمن بندے کی توبہ پر اس شخص سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جو کسی ہلاکت والے جنگل میں سواری پر جائے جس پر اس کا کھانا پینا رکھا ہوا اور وہ (سواری سے اتر کر) سو جائے اور جب آنکھ کھلے اور دیکھے کہ سواری کہیں جا چکی ہے تو وہ اس کو ڈھونڈتا رہے یہاں تک کہ جب اسے (سخت) پیاس لگے تو کہے کہ میں واپس اسی جگہ جاتا ہوں جہاں میں پہلے تھا اور میں وہاں سو جاؤں گا یہاں تک کہ مر جاؤں گا چنانچہ وہ بازو پر سر رکھ کر لیٹ جاتا ہے تاکہ مر جائے پھر وہ بیدار ہوتا ہے تو اس کی سواری اس کے پاس موجود ہوتی ہے جس پر اس کا توشہ اور کھانے پینے کا سامان رکھا ہوا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو مؤمن بندہ کی توبہ پر اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی اس شخص کو (ناامید ہونے کے بعد) اپنی سواری اور توشہ (کے مل جانے) سے ہوتی ہے۔ (مسلم)

﴿233﴾ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ، وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا.

رواه مسلم، باب قبول التوبة من الذنوب......، رقم: ٦٩٨٩

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ رات بھر اپنی رحمت کا ہاتھ بڑھائے رکھتے ہیں تاکہ دن کا گنہگار رات کو توبہ کر لے، اور دن بھر اپنی رحمت کا ہاتھ بڑھائے رکھتے ہیں تاکہ رات کا گنہگار دن میں توبہ کر لے (اور یہ سلسلہ جاری رہے گا) یہاں تک سورج مغرب سے نکلے۔ (اس کے بعد توبہ قبول نہیں ہوگی)۔ (مسلم)

﴿234﴾ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهُ مَسِيرَةُ سَبْعِينَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ۔ (وهو قطعة من الحديث) رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في فضل التوبة، رقم: ٣٥٣٦

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مغرب کی جانب ایک دروازہ توبہ کے لئے بنایا ہے (جسکی لمبائی کا تو کیا پوچھنا) اس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے جو کبھی بند نہ ہوگا یہاں تک کہ سورج مغرب کی طرف سے نکلے (اس وقت قیامت قریب ہوگی اور توبہ کا دروازہ بند کردیا جائے گا)۔ (ترمذی)

﴿235﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ۔ رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ان الله يقبل توبة العبد......رقم:٣٥٣٧

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتے ہیں جب تک غَرغَرہ یعنی نزع کی کیفیت شروع نہ ہوجائے۔ (ترمذی)

فائدہ: موت کے وقت جب بندے کی روح جسم سے نکلنے لگتی ہے تو حلق کی نالی میں ایک قسم کی آواز پیدا ہوتی ہے جسے غرغرہ کہتے ہیں اس کے بعد زندگی کی کوئی امید نہیں رہتی یہ موت کی یقینی اور آخری علامت ہوتی ہے لہٰذا اس علامت کے ظاہر ہونے کے بعد توبہ کرنا یا ایمان لانا معتبر نہیں ہوتا۔

﴿236﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ تِيْبَ عَلَيْهِ حَتّٰى قَالَ بِشَهْرٍ حَتّٰى قَالَ بِجُمُعَةٍ، حَتّٰى قَالَ بِيَوْمٍ، حَتّٰى قَالَ بِسَاعَةٍ، حَتّٰى قَالَ بِفَوَاقٍ۔ رواه الحاكم ٤/٢٥٨

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی موت سے ایک سال پہلے توبہ کرلے بلکہ مہینہ، ہفتہ، ایک دن، ایک گھڑی اور اونٹنی کا دودھ ایک مرتبہ دوہنے کے بعد دوسری مرتبہ دوہنے تک کا جو تھوڑا سا درمیانی وقفہ ہے، موت سے اتنی دیر

پہلے تک بھی توبہ کرلے تو قبول ہوجاتی ہے۔ (مستدرک حاکم)

﴿237﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ اَخْطَأَ خَطِیْئَةً اَوْ اَذْنَبَ ذَنْبًا ثُمَّ نَدِمَ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ۔

رواه البيهقي في شعب الايمان ٣٨٧/٥

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کوئی غلطی کی یا کوئی گناہ کیا پھر اس پر شرمندہ ہوا تو یہ شرمندگی اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔ (بیہقی)

﴿238﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ۔

رواه الترمذي وقال: هذا حديث غريب، باب في استعظام المؤمن ذنوبه...... رقم: ٢٤٩٩

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر آدمی خطا کرنے والا ہے اور بہترین خطا کرنے والے وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔ (ترمذی)

﴿239﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ اَنْ يَّطُوْلَ عُمْرُهُ، وَيَرْزُقَهُ اللّٰہُ الْاِنَابَةَ۔

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٢٤٠/٤

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: انسان کی نیک بختی میں سے یہ ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی طرف متوجہ ہونے کی توفیق عطا فرمادیں۔ (مستدرک حاکم)

﴿240﴾ عَنِ الْاَغَرِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: يَآ يُّهَا النَّاسُ! تُوْبُوْا اِلَى اللّٰہِ، فَاِنِّيْ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰہِ۔ فِي الْيَوْمِ۔ مِائَةَ مَرَّةٍ۔

رواه مُسلِم، باب استحباب الاستغفار......، رقم: ٦٨٥٩

حضرت اغر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو! اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کیا کرو۔ اس لئے کہ میں خود دن میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ (مسلم)

﴿241﴾ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: يَا يُّهَا النَّاسُ! اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: لَوْ اَنَّ ابْنَ آدَمَ اُعْطِيَ وَادِيًا مِلْأً مِنْ ذَهَبٍ، اَحَبَّ اِلَيْهِ ثَانِيًا، وَلَوْ اُعْطِيَ ثَانِيًا اَحَبَّ اِلَيْهِ ثَالِثًا، وَلَا يَسُدُّ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ اِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوْبُ اللهُ عَلٰى مَنْ تَابَ.

رواه البخاري، باب ما يتقى من فتنة المال رقم: ٦٤٣٨

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگو! نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے تھے: اگر انسان کو سونے سے بھرا ہوا ایک جنگل مل جائے تو دوسرے کی خواہش کرے گا اور اگر دوسرا جنگل مل جائے تو تیسرے کی خواہش کرے گا، انسان کا پیٹ تو صرف قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے (یعنی قبر کی مٹی میں جا کر ہی وہ اپنی اس مال کے بڑھانے کی خواہش سے رک سکتا ہے) البتہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر مہربانی فرماتے ہیں جو اپنے دل کا رُخ دنیا کی دولت کے بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف کرلے (اسے اللہ تعالیٰ دنیا میں دل کا اطمینان نصیب فرماتے ہیں اور مال کے بڑھانے کی حرص سے اس کی حفاظت فرماتے ہیں)۔ (بخاری)

﴿242﴾ عَنْ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ: اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَلَهُ، وَاِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ. رواه ابوداؤد، باب في الاستغفار، رقم: ١٥١٧ ورواه الحاكم من حديث ابن مسعود وقال: صحيح على شرط مسلم الانه قال: يَقُوْلُهَا ثَلاَ ثًا ووافقه الذهبي ١١٨/٢

حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے، اس کی مغفرت کردی جائے گی اگرچہ وہ میدانِ جہاد سے بھاگا ہو۔ ایک روایت میں ان کلمات کے تین مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے۔

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں جن کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہیں، قائم رہنے والے ہیں اور ان ہی کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ (ابوداؤد، مستدرک حاکم)

﴿243﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: وَا ذُنُوْبَاهُ وَا ذُنُوْبَاهُ، فَقَالَ هٰذَا الْقَوْلَ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلاَ ثًا، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ، فَقَالَهَا ثُمَّ قَالَ:

عُدْ فَعَادَ، ثُمَّ قَالَ: عُدْ فَعَادَ، فَقَالَ: قُمْ فَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ. رواہ الحاکم، وقال: حدیث رواته عن اخرهم مدنیون ممن لایعرف واحدمنهم بجرح ولم بخرجاه ووافقه الذهبی ۱/۵۴۳

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: ہائے میرے گناہ! ہائے میرے گناہ! اس نے یہ دو یا تین مرتبہ کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا: تم کہو: اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ اے اللہ! آپ کی مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور میں اپنے عمل سے زیادہ آپ کی رحمت کا امیدوار ہوں۔ اس شخص نے یہ کلمات کہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: پھر کہو، اس نے پھر کہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر کہو اس نے تیسری مرتبہ بھی یہ کلمات کہے۔ اس کے بعد آپؐ نے ارشاد فرمایا: اٹھ جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت فرمادی۔ (مستدرک حاکم)

﴿244﴾ عَنْ سَلْمٰى اُمِّ بَنِيْ اَبِيْ رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَوْلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، اَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَخْبِرْنِيْ بِكَلِمَاتٍ وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ، قَالَ: قُوْلِيْ: اَللهُ اَكْبَرُ عَشْرَ مَرَّاتٍ، يَقُوْلُ اللهُ: هٰذَا لِيْ وَقُوْلِيْ: سُبْحَانَ اللهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ، يَقُوْلُ اللهُ: هٰذَا لِيْ، وَقُوْلِيْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، يَقُوْلُ: قَدْ فَعَلْتُ: فَتَقُوْلِيْنَ عَشْرَ مِرَارٍ، يَقُوْلُ: قَدْ فَعَلْتُ.

رواه الطبرانی ورجاله رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۱۰/۱۰۹

حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے چند کلمات بتا دیجئے مگر زیادہ نہ ہوں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: دس مرتبہ اَللهُ اَكْبَرُ کہو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرے لئے ہے۔ دس مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ کہو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرے لئے ہے اور کہو: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ''اے اللہ میری مغفرت فرما دیجئے'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے مغفرت کردی۔ تم اس کو دس مرتبہ کہو اللہ تعالیٰ ہر مرتبہ فرماتے ہیں: میں نے مغفرت کردی۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿245﴾ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهُ، قَالَ: قُلْ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، اَللهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ. قَالَ: فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّيْ، فَمَالِيْ؟ قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ. رواه مسلم، رقم: ٦٨٤٨، و زاد من حديث ابى مالك: وَعَافِنِيْ وقال فى رواية: فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ. رواه مسلم، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، رقم: ٦٨٥٠، ٦٨٥١

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہات کے رہنے والے شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: مجھے کوئی ایسا کلام سکھا دیجئے جس کو میں پڑھتا رہوں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: یہ کہا کرو: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلے ہیں، ان کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی بڑے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے بہت تعریفیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہیں جو تمام جہانوں کے پالنے والے ہیں۔ گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے جو غالب ہیں، حکمت والے ہیں۔ اس دیہات کے رہنے والے شخص نے عرض کیا: یہ کلمات تو میرے رب کو یاد کرنے کے لئے ہیں۔ میرے لئے وہ کون سے کلمات ہیں (جن کے ذریعہ میں اپنے لئے دعا کروں)؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اس طرح مانگو: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ اے اللہ! میری مغفرت فرما دیجئے، مجھ پر رحم فرما دیجئے، مجھے ہدایت دے دیجئے، مجھے روزی دے دیجئے اور مجھے عافیت عطا فرما دیجئے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کلمات تمہارے لئے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو جمع کر دیں گے۔ (مسلم)

﴿246﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ بِيَدِهٖ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء فى عقد التسبيح باليد، رقم: ٣٤٨٦

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھ مبارک کی انگلیوں پر تسبیح شمار کرتے دیکھا۔ (ترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول اذکار ودعائیں

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾ [البقرة: ١٨٦]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق دریافت کریں (کہ میں قریب ہوں یا دور) تو آپ بتا دیجئے کہ میں قریب ہی ہوں، دعا مانگنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا مانگے۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْ لَا دُعَاؤُکُمْ﴾ [الفرقان:٧٧]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ فرما دیجئے، اگر تم دعا نہ کرو تو میرا رب بھی تمہاری کچھ پرواہ نہیں کرے گا۔ (فرقان)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ﴾ [الاعراف: ٥٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لوگو! اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے دعا کیا کرو۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ﴾ [الاعراف: ٥٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اور رحمت کی امید رکھتے ہوئے دعا مانگتے رہنا۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ﴾ [الاعراف: ١٨٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اچھے اچھے سب نام اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں لہٰذا انہیں ناموں سے اللہ تعالیٰ کو پکارا کرو۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ ﴾ [النمل: ٦٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (اللہ تعالیٰ کے سوا) بھلا کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ بے قرار اس کو پکارتا ہے اور تکلیف و مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔ (النمل)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اَلَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴾

[البقرة: ١٥٦، ١٥٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (صبر کرنے والے وہ ہیں جن کی یہ عادت ہے کہ) جب ان پر کسی قسم کی کوئی بھی مصیبت آتی ہے تو (دل سے سمجھ کر یوں) کہتے ہیں کہ ہم تو (مال و اولاد سمیت، حقیقتاً) اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہیں (اور مالک حقیقی کو اپنی چیز میں ہر طرح کا اختیار ہوتا ہے، لہٰذا بندے کو مصیبت میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں) اور ہم سب (دنیا سے) اللہ تعالیٰ ہی کے پاس جانے والے ہیں (لہٰذا یہاں کے نقصانوں کا بدلہ وہاں مل کر رہے گا) یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی جانب سے خاص خاص رحمتیں ہیں (جو صرف انہیں پر ہوں گی) اور عام رحمت بھی ہوگی (جو سب پر ہوتی ہے) اور یہی ہدایت پانے والے ہیں۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِذْهَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی○ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ○ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ○ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ○ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ○ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ○ هٰرُوْنَ اَخِی○ اشْدُدْ بِهٖ اَزْرِیْ○ وَاَشْرِكْهُ فِیْ اَمْرِیْ○ كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا○ وَّنَذْكُرَكَ كَثِیْرًا﴾ [طه: ٢٤-٣٤]

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: فرعون کے پاس جاؤ کیونکہ وہ بہت حد سے نکل گیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے درخواست کی میرے رب میرا حوصلہ بڑھا دیجئے اور میرے لئے میرے (تبلیغی) کام کو آسان کردیجئے اور میری زبان کا بند یعنی لکنت ہٹا دیجئے تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔ اور میرے گھر والوں میں سے میرے لئے ایک مددگار مقرر کردیجئے وہ مددگار ہارون کو بنا دیجئے جو میرے بھائی ہیں۔ ان کے ذریعہ میری کمر ہمت مضبوط کردیجئے اور ان کو میرے (تبلیغی) کام میں شریک کردیجئے تاکہ ہم مل کر آپ کی پاکی بیان کریں اور خوب کثرت سے آپ کا ذکر کریں۔ (طٰہٰ)

احادیثِ نبویہ

﴿247﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ.

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث غریب، باب منه الدعاء مخ العبادة، رقم: ٣٣٧١

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے: دعا عبادت کا مغز ہے۔ (ترمذی)

﴿248﴾ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ، ثُمَّ قَالَ﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ﴾

رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح، باب ومن سورة المؤمن، رقم: ٣٢٤٧

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: دعا عبادت ہی ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے (بطور دلیل) قرآن کریم

کی یہ آیت تلاوت فرمائی: وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْ خُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ۔

ترجمہ: اور تمہارے رب نے ارشاد فرمایا ہے: مجھ سے دعا مانگا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا، بلاشبہ جو لوگ میری بندگی کرنے سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔ (ترمذی)

﴿249﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ اَنْ يُّسْاَلَ، وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ۔

رواه الترمذي، باب في انتظار الفرج،رقم: ٣٥٧١

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ ان سے مانگا جائے اور کشادگی (کی دعا کے بعد کشادگی) کا انتظار کرنا افضل عبادت ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: کشادگی کے انتظار کا مطلب یہ ہے کہ اس بات کی امید رکھی جائے کہ جس رحمت، ہدایت، بھلائی کے لئے دعا مانگی جارہی ہے وہ ان شاء اللہ ضرور حاصل ہوگی۔

﴿250﴾ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَرُدُّ الْقَدْرَ اِلَّا الدُّعَاءُ، وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهٗ۔

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ١/٤٩٣

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا کے سوا کوئی چیز تقدیر کے فیصلہ کو ٹال نہیں سکتی اور نیکی کے سوا کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھا سکتی اور آدمی (بسا اوقات) کسی گناہ کے کرنے کی وجہ سے روزی سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ (مستدرک حاکم)

فائدہ: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ طے ہوتا ہے کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے گا اور جو مانگے گا وہ اسے ملے گا۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے ”دعا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقدر ہوتا ہے“۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ فیصلہ ہوتا ہے کہ اس شخص کی عمر مثلاً ساٹھ سال ہے لیکن یہ شخص فلاں نیکی مثلاً حج کرے گا اس لئے اس کی عمر بیس سال بڑھا دی جائے گی اور یہ اسّی سال دنیا میں زندہ رہے گا۔ (مرقاۃ)

﴿251﴾ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا عَلَى الْاَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُو اللهَ تَعَالٰى بِدَعْوَةٍ اِلَّا آتَاهُ اللهُ اِيَّاهَا اَوْصَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِمَاْثَمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اِذًا نُكْثِرُ قَالَ: اللهُ اَكْثَرُ۔ رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب صحيح، باب انتظار الفرج وغير ذلك، رقم: ٣٥٧٣ ورواه الحاكم وزاد فيه: اَوْ يَدَّخِرُ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَهَا وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ووافقه الذهبی ١/٤٩٣

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین پر جو مسلمان بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں کوئی گناہ یا قطع رحمی کی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ یا تو اس کو وہی عطا فرما دیتے ہیں جو اس نے مانگا ہے یا کوئی تکلیف اس دعا کے بقدر اس سے ہٹا لیتے ہیں یا اس کے لئے اس دعا کے برابر اجر کا ذخیرہ کر دیتے ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا: جب بات یہ ہے (کہ دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور اس کے بدلے میں کچھ نہ کچھ ضرور ملتا ہے) تو ہم بہت زیادہ دعائیں کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی بہت زیادہ دینے والے ہیں۔ (ترمذی، مستدرک حاکم)

﴿252﴾ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللهَ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ اِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ اِلَيْهِ يَدَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ان الله حيي كريم......، رقم: ٣٥٥٦

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں بہت زیادہ حیا کی صفت ہے وہ بغیر مانگے بہت زیادہ دینے والے ہیں۔ جب آدمی اللہ تعالیٰ کے سامنے مانگنے کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے تو انہیں ان ہاتھوں کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے حیا آتی ہے (اس لئے ضرور عطا فرمانے کا فیصلہ فرماتے ہیں)۔ (ترمذی)

﴿253﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ اللهَ يَقُوْلُ : اَنَا

عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ، وَاَنَا مَعَهُ اِذَا دَعَانِیْ. رواہ مسلم، باب فضل الذکر والدعاء، رقم:۶۸۲۹

حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میں اپنے بندہ کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے۔ اور جس وقت وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ (مسلم)

﴿254﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ شَیْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰی مِنَ الدُّعَاءِ.

رواہ الترمذی وقال: ھذاحدیث حسن غریب، باب ماجاء فی فضل الدعاء، رقم: ۳۳۷۰

حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ بلند مرتبہ کوئی چیز نہیں ہے۔ (ترمذی)

﴿255﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ.

رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء ان دعوۃ المسلم مستجابۃ، رقم: ۳۳۸۲

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ سختیوں اور بے چینیوں کے وقت اس کی دعا قبول فرمائیں اسے چاہئے کہ وہ خوشحالی کے زمانہ میں زیادہ دعا کیا کرے۔ (ترمذی)

﴿256﴾ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّيْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ.

رواہ الحاکم وقال: ھذا حدیث صحیح ووافقہ الذھبی ۴۹۲/۱

حضرت علی ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا مؤمن کا ہتھیار ہے، دین کا ستون ہے اور زمین وآسمان کا نور ہے۔ (مستدرک حاکم)

﴿257﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ، مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ. قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْاِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: قَدْ دَعَوْتُ، وَقَدْ دَعَوْتُ، فَلَمْ اَرَ يَسْتَجِيْبُ لِیْ، فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ، وَيَدَعُ

الدُّعَاءَ. رواہ مسلم، باب بیان انہ یُستجاب للداعی......،رقم:٦٩٣٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب تک گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے اس کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے بشرطیکہ وہ جلد بازی نہ کرے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! جلد بازی کا کیا مطلب ہے؟ ارشاد فرمایا: بندہ کہتا ہے میں نے دعا کی پھر دعا کی لیکن مجھے تو قبول ہوتی نظر نہیں آتی، پھر اُکتا کر دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ (مسلم)

﴿258﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ، عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ اِلَى السَّمَاءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ.

رواہ مسلم، باب النھی عن رفع البصر الی السَّمَاء فی الصلاۃ، صحیح مسلم١/٣٢١ طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ نماز میں دعا کے وقت اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آجائیں ورنہ ان کی بینائی اُچک لی جائے گی۔ (مسلم)

فائدہ: نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے سے خاص طور پر اس وجہ سے منع کیا گیا ہے کہ دعا کے وقت نگاہ آسمان کی طرف اٹھ ہی جاتی ہے۔ (فتح الملہم)

﴿259﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ، وَ اعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ.

رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث غریب، کتاب الدعوات، رقم: ٣٤٧٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے دعا کی قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے دعا مانگو۔ اور یہ بات سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی دعا کو قبول نہیں فرماتے جس کا دل (دعا مانگتے وقت) اللہ تعالیٰ سے غافل ہو، اللہ تعالیٰ کے غیر میں لگا ہوا ہو۔ (ترمذی)

﴿260﴾ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَجْتَمِعُ مَلَاٌ فَيَدْعُوْ بَعْضُهُمْ وَيُؤَمِّنُ الْبَعْضُ اِلَّا اَجَابَهُمُ اللّٰهُ. رواہ الحاکم ٣/٣٤٧

حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو جماعت ایک جگہ جمع ہو اور ان میں سے ایک دعا کرے اور دوسرے آمین کہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا ضرور قبول فرماتے ہیں۔ (مستدرک حاکم)

﴿261﴾ عَنْ زُهَيْرٍ النُّمَيْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَأَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ قَدْ أَلَحَّ فِي الْمَسْئَلَةِ، فَوَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَمِعُ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوْجَبَ إِنْ خَتَمَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: بِأَيِّ شَيْءٍ يَخْتِمُ، فَقَالَ: بِآمِيْنَ، فَإِنَّهُ إِنْ خَتَمَ، بِآمِيْنَ فَقَدْ أَوْجَبَ، فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ الَّذِيْ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَتَى الرَّجُلَ فَقَالَ: اِخْتِمْ يَا فُلَانُ بِآمِيْنَ وَ أَبْشِرْ۔ رواہ ابو داؤد، باب التامین وراء الامام، رقم: ۹۳۸

حضرت زہیر نمیری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو ہمارا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو بہت عاجزی کے ساتھ دعا میں لگا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ اس کی دعا سننے کھڑے ہو گئے اور پھر ارشاد فرمایا: یہ دعا قبول کروالے گا اگر اس پر مہر لگا دے۔ لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا کس چیز کے ساتھ مہر لگائے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آمین کے ساتھ۔ بلاشبہ اگر اس نے آمین کے ساتھ مہر لگا دی یعنی دعا کے ختم پر آمین کہہ دی تو اس نے دعا کو قبول کروالیا۔ پھر اس شخص نے جس نے نبی کریم ﷺ سے مہر کے بارے میں دریافت کیا تھا اس (دعا مانگنے والے) شخص سے جا کر کہا: فلاں! آمین کے ساتھ دعا کو ختم کرو۔ اور دعا کی قبولیت کی خوشخبری حاصل کرو۔ (ابوداؤد)

﴿262﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوَى ذٰلِكَ۔ رواہ ابو داؤد، باب الدعاء، رقم: ۱۴۸۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور اس کے علاوہ کی دعاؤں کو چھوڑ دیتے تھے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: جامع دعا سے وہ دعا مراد ہے جس میں الفاظ مختصر ہوں اور مفہوم میں وسعت ہو یا وہ دعا مراد ہے جس میں دنیا و آخرت کی بھلائی کو مانگا گیا ہو یا وہ دعا مراد ہے جس میں تمام مؤمنین کو شامل کیا گیا ہو جیسے رسول اللہ ﷺ سے اکثر یہ جامع دعا منقول ہے: رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا

حَسَنَةً وَّ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (بذل المجہود)

﴿263﴾ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَنِيْ اَبِيْ وَاَنَا اَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّي اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ، وَنَعِيْمَهَا وَبَهْجَتَهَا، وَ كَذَا وَكَذَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَسَلَاسِلِهَا، وَاَغْلَالِهَا وَكَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ! اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: سَيَكُوْنُ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِي الدُّعَاءِ، فَاِيَّاكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ، اِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَ الْجَنَّةَ اُعْطِيْتَهَا وَمَا فِيْهَا مِنَ الْخَيْرِ، وَاِنْ اُعِذْتَ مِنَ النَّارِ اُعِذْتَ مِنْهَا وَمَا فِيْهَا مِنَ الشَّرِّ۔ رواه ابوداؤد، باب الدعاء، رقم: ١٤٨٠

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بیٹے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں دعا میں یوں کہہ رہا تھا: اے اللہ میں آپ سے جنت اور اس کی نعمتوں اور اس کی بہاروں اور فلاں فلاں چیزوں کا سوال کرتا ہوں اور میں جہنم سے اور اس کی زنجیروں، ہتھکڑیوں اور فلاں فلاں قسم کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ میرے والد سعد رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو ارشاد فرمایا: میرے پیارے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: عنقریب ایسے لوگ ہوں گے جو دعا میں مبالغہ سے کام لیا کریں گے۔ تم ان لوگوں میں شامل ہونے سے بچو۔ اگر تمہیں جنت مل گئی تو جنت کی ساری نعمتیں مل جائیں گی اور اگر تمہیں جہنم سے نجات مل گئی تو جہنم کی تمام تکلیفوں سے نجات مل جائے گی (لہٰذا دعا میں اس تفصیل کی ضرورت نہیں بلکہ جنت کی طلب اور دوزخ سے پناہ مانگنا کافی ہے۔

(ابوداؤد)

﴿264﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللهَ خَيْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ، وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ۔ رواه مسلم، باب في الليل ساعة مستجاب فيها الدعاء، رقم: ١٧٧

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ہر رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ مسلمان بندہ اس میں دنیا و آخرت کی جو خیر مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرماتے ہیں۔ (مسلم)

﴿265﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهُ؟

مَنْ يَسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَلَهُ؟.

رواه البخاري، باب الدعاء والصلاة من آخر الليل، رقم: ١١٤٥

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو ہر رات ہمارے رب آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں: کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اس کی مغفرت کروں؟۔ (بخاری)

﴿266﴾ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ دَعَا بِهٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ الْخَمْسِ لَمْ يَسْأَلِ اللهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

رواه الطبراني في الكبير والاوسط واسناده حسن، مجمع الزوائد ١٠/٢٤١

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص بھی ان پانچ کلمات کے ذریعہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا فرماتے ہیں۔ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿267﴾ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: أَلِظُّوْا بِيَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ١/٤٩٩

حضرت ربیعہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: دعا میں يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ کے ذریعہ اصرار کرو۔ یعنی اس لفظ کو دعا میں بار بار کہو۔ (مستدرک حاکم)

﴿268﴾ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ

ﷺ دَعَا دُعَاءً اِلَّا اسْتَفْتَحَهُ بِسُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْاَعْلَى الْوَهَّابِ۔

رواه احمد والطبراني بنحوه، وفيه: عمربن راشد اليمامي وثقه غير واحد وبقية رجال احمد رجال الصحيح، مجمع الزوائد ١٠/٢٤٠

حضرت سلمہ بن اکوع اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کوئی ایسی دعا کرتے ہوئے نہیں سنا جس دعا کو آپ ان کلمات سے شروع نہ فرماتے ہوں یعنی ہر دعا کے شروع میں آپ یہ کلمات فرماتے: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْاَعْلَى الْوَهَّابِ میرا رب سب عیبوں سے پاک ہے، سب سے بلند سب سے زیادہ دینے والا ہے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿269﴾ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ: لَقَدْ سَاَلْتَ اللّٰهَ بِالْاِسْمِ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ۔ رواه ابوداؤد، باب الدعاء، رقم: ١٤٩٣

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے سنا: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ سے اس نام کے ذریعہ سے سوال کیا ہے کہ جس کے واسطے سے جو کچھ بھی مانگا جاتا ہے وہ عطا فرماتے ہیں اور جو دعا بھی کی جاتی ہے وہ اسے قبول فرماتے ہیں۔

ترجمہ: یا اللہ! میں آپ سے اس بات کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ ہی اللہ ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، آپ اکیلے ہیں، بے نیاز ہیں، سب آپ کی ذات کے محتاج ہیں جس ذات سے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ ہی کوئی ان کے برابر کا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿270﴾ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ ﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾ [البقرة: ١٦٣] وَفَاتِحَةُ آلِ عِمْرَانَ ﴿الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ [آل عمران: ١، ٢] رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب في ايجاب الدعاء بتقديم الحمد والثناء ......رقم: ٣٤٧٨

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے (سورہ بقرہ کی آیت) وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اور (سورہ آلِ عمران کی پہلی آیت) ﴿ الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾

(ترمذی)

﴿271﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَلْقَةٍ وَرَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فَلَمَّا رَكَعَ وَسَجَدَ تَشَهَّدَ وَدَعَا فَقَالَ فِي دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ دَعَا بِاسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهِ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهِ اَعْطٰى۔

رواه الحاكم وقال: هذاحديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ١/ ٥٠٣

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک حلقہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور ایک صاحب نماز پڑھ رہے تھے۔ جب وہ رکوع سجدہ اور تشہد سے فارغ ہوئے تو انہوں نے دعا میں یوں کہا: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ **ترجمہ:** ''اے اللہ! میں آپ سے آپ کی تمام تعریفوں کے واسطے سے سوال کرتا ہوں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، آپ زمین وآسمان کو نمونے کے بغیر بنانے والے ہیں، اے عظمت وجلال اور انعام واحسان کے مالک، اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور سب کو قائم رکھنے والے''۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کے ایسے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ جس کے واسطہ سے جب بھی دعا کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں اور جب بھی سوال کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پورا فرماتے ہیں۔ (مستدرک حاکم)

﴿272﴾ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى اِسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهِ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهِ اَعْطٰى، الدَّعْوَةُ الَّتِيْ دَعَا بِهَا يُوْنُسُ حَيْثُ نَادَاهُ فِي الظُّلُمَاتِ الثَّلَاثِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ كَانَتْ لِيُوْنُسَ خَاصَّةً اَمْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ''وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ''

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَیُّمَا مُسْلِمٍ دَعَا بِھَا فِیْ مَرَضِہٖ اَرْبَعِیْنَ مَرَّةً فَمَاتَ فِیْ مَرَضِہٖ ذٰلِكَ، اُعْطِیَ اَجْرَ شَہِیْدٍ وَاِنْ بَرَاَ بَرَاَ وَقَدْ غُفِرَ لَہٗ جَمِیْعُ ذُنُوْبِہٖ۔ رواہ الحاکم ۱/۵۰۶

حضرت سعد بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تم کو اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم نہ بتادوں کہ جس کے ذریعہ سے دعا کی جائے تو قبول فرماتے ہیں اور سوال کیا جائے تو پورا فرماتے ہیں؟ یہ وہ دعا ہے جس کے ذریعہ حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو تین اندھیریوں میں پکارا تھا، لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ''آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ تمام عیبوں سے پاک ہیں بیشک میں ہی قصور وار ہوں'' (تین اندھیریوں سے مراد رات، سمندر اور مچھلی کے پیٹ کے اندھیرے ہیں) ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ! کیا یہ دعا حضرت یونس علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے یا تمام ایمان والوں کے لئے عام ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک نہیں سنا: وَنَجَّیْنَاہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ کہ ہم نے یونس علیہ السلام کو مصیبتوں سے نجات دی اور ہم اسی طرح ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان اس دعا کو اپنی بیماری میں چالیس مرتبہ پڑھے اگر وہ اس مرض میں فوت ہوجائے تو اس کو شہید کا ثواب دیا جائے گا اور اگر اس بیماری سے اسے شفا مل گئی تو اس شفا کے ساتھ اس کے تمام گناہ معاف کئے جاچکے ہوں گے۔ (مستدرک حاکم)

﴿273﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: خَمْسُ دَعَوَاتٍ یُسْتَجَابُ لَھُنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حِیْنَ یَسْتَنْصِرُ، وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حِیْنَ یَصْدُرُ، وَ دَعْوَةُ الْمُجَاھِدِ حِیْنَ یَقْفُلُ، وَدَعْوَةُ الْمَرِیْضِ حِیْنَ یَبْرَءُ، وَدَعْوَةُ الْاَخِ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ۔ ثُمَّ قَالَ: وَاَسْرَعُ ھٰذِہِ الدَّعَوَاتِ اِجَابَةً دَعْوَةُ الْاَخِ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ. رواہ البیھقی فی شعب الایمان ۲/۴۶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ قسم کی دعائیں خاص طور پر قبول کی جاتی ہیں۔ مظلوم کی دعا جب تک وہ بدلہ نہ لے لے، حج کرنے والے کی دعا جب تک وہ لوٹ نہ آئے، مجاہد کی دعا جب تک وہ واپس نہ آئے، بیمار کی دعا جب تک وہ صحت یاب نہ ہو اور ایک بھائی کی دوسرے بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے دعا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اور ان دعاؤں میں سب سے جلدی قبول ہونے والی وہ دعا ہے جو

اپنے کسی بھائی کے لئے اس کی پیٹھ پیچھے کی جائے۔ (بیہقی)

﴿274﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ: دَعْوَةُ الْوَالِدِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ.

رواه ابوداؤد، باب الدعاء بظهر الغيب، رقم: ١٥٣٦

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین دعائیں خاص طور پر قبول کی جاتی ہیں جن کے قبول ہونے میں کوئی شک نہیں۔ (اولاد کے حق میں) باپ کی دعا، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔ (ابوداؤد)

﴿275﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَاَنْ اَقْعُدَ اَذْكُرُ اللهَ، وَاُكَبِّرُهُ، وَاَحْمَدُهُ، وَاُسَبِّحُهُ، وَاُهَلِّلُهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ رَقَبَتَيْنِ اَوْ اَكْثَرَ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ، وَمِنْ بَعْدِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَ رِقَابٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ. رواه احمد ٥/٢٥٥

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں فجر کی نماز سے سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر، اس کی بڑائی، اس کی تعریف، اس کی پاکی بیان کرنے اور لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ کہنے میں مشغول رہوں یہ مجھے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے دو یا اس سے زیادہ غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اسی طرح عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک ان اعمال میں مشغول رہوں یہ مجھے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (مسند احمد)

﴿276﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ بَاتَ طَاهِرًا، بَاتَ فِیْ شِعَارِهِ مَلَكٌ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ اِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فُلَانٍ، فَاِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا. رواه ابن حبان (واسناده حسن) ٣/٣٢٨

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو باوضو سوتا ہے تو فرشتہ اس کے جسم کے ساتھ لگ کر رات گزارتا ہے۔ جب بھی وہ نیند سے بیدار ہوتا ہے فرشتہ اسے دعا دیتا ہے۔ یا اللہ! اپنے اس بندہ کی مغفرت فرمادیجئے اس

لئے کہ یہ باوضو سویا ہے۔ (ابن حبان)

﴿277﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ عَلٰى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ.

رواه ابوداؤد، باب في النوم على طهارة، رقم: ٥٠٤٢

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی رات کو باوضو ذکر کرتے ہوئے سوتا ہے، پھر جب کسی وقت رات میں اس کی آنکھ کھلتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت کی کسی بھی خیر کا سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز ضرور عطا فرماتے ہیں۔ (ابوداؤد)

﴿278﴾ عَنْ عَمْرِوبْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اَقْرَبَ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ۔ رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ١/٣٠٩

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ رات کے اخیر حصے میں بندہ سے بہت زیادہ قریب ہوتے ہیں، اگر تم سے ہو سکے تو اس وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو۔ (مستدرک حاکم)

﴿279﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ، اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ، فَقَرَاَهُ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ، كُتِبَ لَهُ كَاَنَّمَا قَرَاَهُ مِنَ اللَّيْلِ۔ رواه مسلم، باب جامع صلوة الليل...... رقم: ١٧٤٥

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو سوتا رہ جائے اور اپنا معمول یا اس کا کچھ حصہ پورا نہ کر سکے پھر اسے (اگلے دن) فجر اور ظہر کے درمیان پورا کرلے تو اس کے اعمال نامہ میں وہ عمل رات ہی کا لکھا جائے گا۔ (مسلم)

﴿280﴾ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَ مُحِيَ بِهِنَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَكُنَّ لَهُ عَدْلَ عِتَاقَةِ اَرْبَعِ رِقَابٍ، وَكُنَّ لَهُ حَرَسًا مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَمَنْ قَالَهُنَّ اِذَا صَلَّى الْمَغْرِبَ دُبُرَ صَلَاتِهِ فَمِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُصْبِحَ۔

رواه ابن حبّان (وسنده حسن) ۵/۳۶۹

حضرت ابوایوب رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح دس مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھے تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی، اس کی دس برائیاں مٹادی جائیں گی، اس کے لئے دس درجے بلند کر دیئے جائیں گے، اس کو چار غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا، اور شام ہونے تک شیطان سے اس کی حفاظت ہوگی۔ اور جو شخص مغرب کی نماز کے بعد یہ کلمات پڑھے تو صبح تک یہی سب انعامات ملیں گے۔ (ابن حبان)

﴿281﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، مِائَةَ مَرَّةٍ، لَمْ يَاْتِ اَحَدٌ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ، اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ۔ رواه مسلم، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، رقم: ۶۸۴۳ وعند ابی داؤد: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ

باب ما يقول اذا اصبح، رقم: ۵۰۹۱

حضرت ابوہریرہ رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح اور شام "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ" سو سو مرتبہ پڑھا تو کوئی شخص قیامت کے دن اس سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا سوائے اس شخص کے جو اس کے برابر یا اس سے زیادہ پڑھے۔ ایک روایت میں یہ فضیلت سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ کے بارے میں آئی ہے۔ (مسلم، ابوداؤد)

﴿282﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَاِذَا اَمْسٰى مِائَةَ مَرَّةٍ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ غُفِرَتْ ذُنُوْبُهُ، وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ۱/۵۱۸

حضرت ابوہریرہ رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے

ہوئے سنا: جو شخص صبح شام سو سو مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھے، اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔ (مستدرک حاکم)

﴿283﴾ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسٰى: رَضِيْنَا بِاللہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا، اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللہِ اَنْ يُّرْضِيَهٗ. رواہ ابوداؤد، باب مایقول اِذَا اَصْبَحَ، رقم: ۵۰۷۲ وعند احمد: اَنَّهٗ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِيْنَ يُمْسِيْ وَحِيْنَ يُصْبِحُ ۴/۳۳۷

ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص صبح وشام رَضِيْنَا بِاللہِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا پڑھے اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اس شخص کو (قیامت کے دن) راضی کریں۔ **ترجمہ:** ہم اللہ تعالیٰ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول ماننے پر راضی ہیں۔

دوسری روایت میں اس دعا کو صبح وشام تین مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے۔ (ابوداؤد، مسند احمد)

﴿284﴾ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا، وَحِيْنَ يُمْسِيْ عَشْرًا اَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رواه الطبراني باسنا دين واسناد احدهما جيد، ورجاله وثقوا، مجمع الزوائد ۱۰/۱۶۳

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح وشام مجھ پر دس دس مرتبہ درود شریف پڑھے اس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچے گی۔
(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿285﴾ عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللہُ قَالَ: قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللہُ عَنْهُ: اَلَا اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللہِ ﷺ مِرَارًا وَمِنْ اَبِيْ بَكْرٍ مِرَارًا وَمِنْ عُمَرَ مِرَارًا، قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسٰى: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ، وَاَنْتَ تَهْدِيْنِيْ، وَاَنْتَ تُطْعِمُنِيْ، وَاَنْتَ تَسْقِيْنِيْ، وَاَنْتَ تُمِيْتُنِيْ، وَاَنْتَ تُحْيِيْنِيْ لَمْ يَسْاَلِ اللہَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ عَبْدُ اللہِ بْنُ سَلَامٍ: كَانَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدْعُوْ بِهِنَّ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ سَبْعَ مِرَارٍ، فَلَا يَسْاَلُ اللہَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ. رواه الطبراني في الاوسط باسناد حسن، مجمع الزوائد ۱۰/۱۶۰

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک ایسی حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے کئی مرتبہ سنی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی کئی مرتبہ سنی ہے۔ میں نے عرض کیا: ضرور سنائیں۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص صبح وشام: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ، وَاَنْتَ تَهْدِيْنِيْ، وَاَنْتَ تُطْعِمُنِيْ، وَاَنْتَ تَسْقِيْنِيْ، وَاَنْتَ تُمِيْتُنِيْ، وَاَنْتَ تُحْيِيْنِيْ پڑھے۔ **ترجمہ**: اے اللہ آپ ہی نے مجھے پیدا کیا اور آپ ہی مجھے ہدایت دینے والے ہیں، آپ ہی مجھے کھلاتے ہیں، آپ ہی مجھے پلاتے ہیں، آپ ہی مجھے ماریں گے اور آپ ہی مجھے زندہ کریں گے، تو جو اللہ تعالیٰ سے مانگے گا اللہ تعالیٰ ضرور اس کو عطا فرمائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام روزانہ سات مرتبہ ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے اور جو بھی چیز وہ اللہ تعالیٰ سے مانگتے تھے اللہ تعالیٰ ان کو عطا فرما دیتے تھے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿286﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَنَّامٍ الْبَيَاضِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ! مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ، فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ يَوْمِهٖ، وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِيْنَ يُمْسِيْ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ لَيْلَتِهٖ.

رواه ابوداؤد ،باب مايقول اذا اصبح، رقم: ٥٠٧٣ وفى رواية للنسائى بزيادة: أَوْ بِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ بدون ذكر المساء فى عمل اليوم والليلة، رقم:٧

حضرت عبداللہ بن غنام بیاضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ! مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ، لَاشَرِيْكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ. **ترجمہ**: ''اے اللہ! جو بھی کوئی نعمت مجھے یا آپ کی کسی مخلوق کو آج صبح ملی ہے وہ تنہا آپ ہی کی طرف سے دی ہوئی ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں، آپ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور آپ ہی کے لئے سارا شکر ہے'' تو اس نے اس دن کی ساری نعمتوں کا شکر ادا کر دیا اور جس نے شام ہونے پر یہ دعا پڑھی تو اس نے اس رات کی ساری نعمتوں کا شکر ادا کر دیا۔

(ابوداؤد، نسائی)

﴿287﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَوْيُمْسِيْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ،وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَا ئِكَتَكَ،وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَعْتَقَ اللّٰهُ رُبْعَهُ مِنَ النَّارِ، فَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَعْتَقَ اللّٰهُ نِصْفَهُ، وَمَنْ قَالَهَا ثَلاَ ثًا، اَعْتَقَ اللّٰهُ ثَلاَ ثَةَ اَرْبَاعِهِ، فَاِنْ قَالَهَا اَرْبَعًا اَعْتَقَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ. رواه ابوداؤد، باب مايقول إذااصبح، رقم: ٥٠٦٩

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح یا شام ایک مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ، وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ، وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ **ترجمہ:** ”اے اللہ! میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں، اور آپ کے عرش کے اٹھانے والوں کو، آپ کے فرشتوں کو اور آپ کی ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں اس بات پر کہ آپ ہی اللہ ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس پر کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے بندے اور آپ کے رسول ہیں“ تو اللہ تعالیٰ اس کے چوتھائی حصہ کو دوزخ سے آزاد فرمادیتے ہیں، جو دومرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے آدھے حصہ کو جہنم کی آگ سے آزاد فرمادیتے ہیں، جو تین مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے تین چوتھائی کو دوزخ کی آگ سے آزاد فرمادیتے ہیں اور جو شخص چار مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا دوزخ کی آگ سے آزاد فرمادیتے ہیں۔ (ابوداؤد)

﴿288﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: مَا يَمْنَعُكِ اَنْ تَسْمَعِيْ مَا اُوْصِيْكِ بِهٖ اَنْ تَقُوْلِيْ اِذَا اَصْبَحْتِ وَاِذَا اَمْسَيْتِ: يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِيْ شَانِيْ كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ.

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ١/٥٤٥

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میری نصیحت غور سے سنو۔ تم صبح وشام يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِيْ شَانِيْ كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ۔ کہا کرو۔ **ترجمہ:** ”اے ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والے، اے زمین وآسمان اور تمام مخلوق کو قائم رکھنے والے! میں آپ کی رحمت کا واسطہ دے کر فریاد کرتی ہوں کہ میرے سارے کام درست فرمادیجئے اور مجھے ایک لمحہ کے

لئے بھی میرے نفس کے حوالہ نہ فرمایئے"۔ (مستدرک حاکم)

﴿289﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا لَقِیْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِی الْبَارِحَةَ! قَالَ: اَمَا لَوْقُلْتَ حِیْنَ اَمْسَیْتَ: اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ تَضُرَّكَ۔

رواه مسلم، باب فی التعوذ من سوء القضاء ......رقم: ٦٨٨

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے رات بچھو کے کاٹنے سے بہت تکلیف پہنچی۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم شام کے وقت یہ کلمات کہہ لیتے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ
ترجمہ: "میں اللہ تعالیٰ کے سارے (نفع دینے والے شفا دینے والے) کلمات کے ذریعہ اس کی تمام مخلوق کے شر سے پناہ چاہتا ہوں" تو تمہیں بچھو کبھی نقصان نہ پہنچا سکتا۔ (مسلم)

فائدہ: بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلمات سے مراد قرآن کریم ہے۔
(مرقاۃ)

﴿290﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِیْنَ یُمْسِیْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ لَمْ یَضُرَّهُ حُمَةٌ تِلْكَ اللَّیْلَةَ قَالَ سُهَیْلٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَکَانَ اَهْلُنَا تَعَلَّمُوْهَا فَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَهَا کُلَّ لَیْلَةٍ فَلُدِغَتْ جَارِیَةٌ مِنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا۔ رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن، باب دعاء اعوذ بکلمات اللّٰه التامات ......رقم: ٣٦٠٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات کہے: اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ تو اس رات اس کو کسی قسم کا زہر نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ حضرت سہیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے گھر والوں نے اس دعا کو یاد کر رکھا تھا اور وہ روزانہ رات کو پڑھ لیا کرتے تھے۔ ایک رات ایک بچی کو کسی زہریلے جانور نے ڈس لیا تو اسے اس کی تکلیف بالکل محسوس نہیں ہوئی۔ (ترمذی)

﴿291﴾ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَقَرَاَ ثَلَاثَ آیَاتٍ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ

وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا، وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب في فضل قراءة آخرسورة الحشر، رقم: ٢٩٢٢

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں جو شخص صبح تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھ کر سورہ حشر کی آخری تین آیات پڑھ لے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتے ہیں جو شام تک اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں۔ اور اگر اس دن مرجائے تو شہید مرے گا اور جو شخص شام کو پڑھے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتے ہیں جو صبح تک رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور اس رات مرجائے تو شہید مرے گا۔ (ترمذی)

﴿292﴾ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِيْ ابْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَمْ تُصِبْهُ فَجْاَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ، وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فَجْاَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِيَ۔ رواه ابوداؤد، باب مايقول اذا اصبح، رقم: ٥٠٨٨

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص شام کو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے تو صبح ہونے تک اور صبح کو تین مرتبہ پڑھے تو شام ہونے تک اسے کوئی اچانک مصیبت نہیں پہنچے گی۔ (وہ کلمات یہ ہیں): بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اس اللہ کے نام کے ساتھ (ہم نے صبح یا شام کی) جس کے نام کے ساتھ زمین یا آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہ (سب کچھ) سننے اور جاننے والا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿293﴾ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسٰى: حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، كَفَاهُ اللّٰهُ مَا اَهَمَّهُ، صَادِقًا كَانَ بِهَا اَوْ كَاذِبًا۔ رواه ابوداؤد، باب مايقول اِذَا اصبح، رقم: ٥٠٨١

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح وشام سات مرتبہ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ

اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ سچے دل سے کہے یعنی فضیلت کے یقین کے ساتھ کہے یا یوں ہی فضیلت کے یقین کے بغیر کہے تو اللہ تعالیٰ اس کی (دنیا اور آخرت کے) تمام غموں سے حفاظت فرمائیں گے۔

ترجمہ: مجھے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہیں، ان کے سوا کوئی معبود نہیں ان ہی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی عرشِ عظیم کے مالک ہیں۔ (ابوداؤد)

﴿294﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَعُ هٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِيْنَ يُمْسِيْ وَحِيْنَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ، اَللّٰهُمَّ! اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَآمِنْ رَوْعَاتِيْ، اَللّٰهُمَّ! احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ، وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَ عَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ، وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ. رواه ابوداؤد، باب مايقول اذا اصبح، رقم: ٥٠٧٤

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح وشام کبھی بھی ان دعاؤں کا پڑھنا نہیں چھوڑتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ، اَللّٰهُمَّ! اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَآمِنْ رَوْعَاتِيْ، اَللّٰهُمَّ! احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ، وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَ عَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ، وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ.

ترجمہ: یا اللہ میں آپ سے دنیا وآخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! میں آپ سے معافی چاہتا ہوں اور اپنے دین، دنیا، اہل وعیال اور مال میں عافیت اور سلامتی چاہتا ہوں۔ یا اللہ! آپ میرے عیوب کی پردہ پوشی فرمائیے اور مجھ کو خوف کی چیزوں سے امن نصیب فرمائیے۔ یا اللہ! آپ میری آگے، پیچھے، دائیں، بائیں اور اوپر سے حفاظت فرمائیے اور میں آپ کی عظمت کی پناہ لیتا ہوں اس سے کہ میں نیچے کی جانب سے اچانک ہلاک کر دیا جاؤں۔

(ابوداؤد)

﴿295﴾ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ،

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ: وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُمْسِيَ، فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ، وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا ، فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ،فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ رواه البخاری، باب افضل الاستغفار، رقم: ٦٣٠٦

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سیّد الاستغفار (مغفرت مانگنے کا سب سے بہتر طریقہ) یہ ہے کہ یوں کہے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ : اے اللہ! آپ ہی میرے رب ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ ہی نے مجھے پیدا فرمایا ہے۔ میں آپ کا بندہ ہوں، اور بقدر استطاعت آپ سے کئے ہوئے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں اپنے کئے ہوئے برے عمل سے آپ کی پناہ لیتا ہوں اور مجھ پر جو آپ کی نعمتیں ہیں ان کا میں اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں لہٰذا مجھے بخش دیجئے کیونکہ گناہوں کو آپ کے علاوہ کوئی نہیں بخش سکتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دل کے یقین کے ساتھ دن کے کسی حصہ میں ان کلمات کو پڑھا اور اسی دن میں شام ہونے سے پہلے اس کو موت آ گئی تو وہ جنتیوں میں سے ہوگا اور اسی طرح اگر کسی نے دل کے یقین کے ساتھ شام کے کسی حصہ میں ان کلمات کو پڑھا اور صبح ہونے سے پہلے اس کو موت آ گئی تو وہ جنتیوں میں سے ہوگا۔ (بخاری)

﴿296﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ:" فَسُبْحٰنَ اللهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ" اِلٰى "وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ"، (الروم: ١٧-١٩) ، اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ، وَمَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُمْسِيْ، اَدْرَكَ مَافَاتَهٗ فِيْ لَيْلَتِهٖ۔

رواه ابوداؤد،باب مايقول إذا أصبح ، رقم: ٥٠٧٦

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح (سورہ روم پارہ ۲۱ کی) یہ تین آیات فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ سے وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ تک پڑھ لے تو اس دن کے جو (معمولات وغیرہ) اس سے چھوٹ جائیں اس کا ثواب مل جائے گا اور جو شخص شام کو یہ آیات پڑھ لے تو اس رات کے جو (معمولات) اس سے چھوٹ جائیں اس کا ثواب اسے مل جائے گا۔

ترجمہ: تم لوگ جب شام کرو اور جب صبح کرو تو اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کیا کرو۔ اور تمام آسمان اور زمین میں انہی کی تعریف ہوتی ہے، اور تم سہ پہر کے وقت اور ظہر کے وقت (بھی اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کیا کرو) وہ زندہ کو مردے سے نکالتے ہیں اور مردہ کو زندہ سے نکالتے ہیں اور زمین کو اس کے مردہ یعنی خشک ہونے کے بعد زندہ یعنی سرسبز وشاداب کرتے ہیں اور اسی طرح تم لوگ (قیامت کے روز قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔ (ابوداؤد)

﴿297﴾ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا، وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا، وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا، ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلٰى اَهْلِهِ۔

رواه ابوداؤد، باب مايقول الرجل اذا دخل بيته رقم: ٥٠٩٦

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا، وَ بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا، وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا **ترجمہ:** ''اے اللہ! میں آپ سے گھر میں داخل ہونے اور گھر سے نکلنے کی خیر مانگتا ہوں یعنی میرا گھر میں داخل ہونا اور باہر نکلنا میرے لئے خیر کا ذریعہ بنے۔ اللہ تعالیٰ ہی کے نام کے ساتھ ہم گھر میں داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ ہی کے نام کے ساتھ ہم گھر سے نکلے اور اللہ تعالیٰ ہی پر جو ہمارے رب ہیں ہم نے بھروسہ کیا''۔ پھر اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔ (ابوداؤد)

﴿298﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اِذَا دَخَلَ

الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَذَكَرَاللهَ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ دُخُوْلِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِاللهَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ، وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ۔

رواه مسلم، باب آداب الطعام والشراب واحكامهما، رقم: ٥٢٦٢

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہونے اور کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے: یہاں تمہارے لئے نہ رات ٹھہرنے کی جگہ ہے اور نہ رات کا کھانا ہے۔ اور جب گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ یہاں تمہیں رات رہنے کی جگہ مل گئی اور جب کھانے کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ یہاں تمہیں رات رہنے کی جگہ اور کھانا بھی مل گیا۔ (مسلم)

﴿299﴾ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ بَيْتِيْ قَطُّ اِلَّا رَفَعَ طَرْفَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْاُظْلَمَ اَوْاَجْهَلَ اَوْيُجْهَلَ عَلَيَّ۔ رواه ابوداؤد، باب مايقول اِذَا خَرَجَ من بيته، رقم: ٥٠٩٤

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی میرے گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْاُظْلَمَ اَوْاَجْهَلَ اَوْيُجْهَلَ عَلَيَّ۔

ترجمہ: اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں، یا سیدھے راستہ سے پھسل جاؤں یا پھسلایا جاؤں، یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا میں جہالت میں بُرا برتاؤ کروں یا میرے ساتھ جہالت میں بُرا برتاؤ کیا جائے۔ (ابوداؤد)

﴿300﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَالَ يَعْنِيْ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ: بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ يُقَالُ لَهُ: كُفِيْتَ وَوُقِيْتَ وَتَنَحّٰى عَنْهُ الشَّيْطَانُ۔ رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب ماجاء

ما يقول الرجل اذا خرج من بيته، رقم: ٣٤٢٦ وابوداؤد، وفيه: يُقَالُ حِيْنَئِذٍ: هُدِيْتَ وَكُفِيْتَ وَوُقِيْتَ فَتَتَنَحّٰى لَهُ الشَّيَاطِيْنُ، فَيَقُوْلُ شَيْطَانٌ آخَرُ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ۔ باب مايقول اذاخرج من بيته، رقم: ٥٠٩٥

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ''میں اللہ کا نام لے کر نکل رہا ہوں، اللہ ہی پر میرا بھروسہ ہے، کسی خیر کے حاصل کرنے یا کسی شر سے بچنے میں کامیابی اللہ ہی کے حکم سے ہوسکتی ہے'' اس وقت اس سے کہا جاتا ہے یعنی فرشتے کہتے ہیں: تمہارے کام بنادیئے گئے اور تمہاری ہر شر سے حفاظت کی گئی۔ شیطان (نامراد ہوکر) اس سے دور ہوجاتا ہے۔ (ترمذی)

ایک روایت میں یہ ہے کہ اس وقت (اس دعا کے پڑھنے کے بعد) اس سے کہا جاتا ہے: تمہیں پوری رہنمائی مل گئی، تمہارے کام بنادیئے گئے اور تمہاری حفاظت کی گئی۔ چنانچہ شیاطین اس سے دور ہوجاتے ہیں۔ دوسرا شیطان پہلے شیطان سے کہتا ہے: تو اس شخص پر کیسے قابو پاسکتا ہے جسے رہنمائی مل گئی ہو، جس کے کام بنادیئے گئے ہوں اور جس کی حفاظت کی گئی ہو۔ (ابوداؤد)

﴿301﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔ رواه البخاري، باب الدعاء عند الكرب، رقم: ٦٣٤٦

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بے چینی کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو بہت بڑے اور بردبار ہیں (گناہ پر فوراً پکڑ نہیں فرماتے) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو عرشِ عظیم کے رب ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو آسمانوں اور زمینوں اور معزز عرش کے رب ہیں۔ (بخاری)

﴿302﴾ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: دَعَوَاتُ الْمَكْرُوْبِ:

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ، فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ. رواه ابو داؤد، باب مايقول اذا اصبح، رقم: ۵۰۹۰

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مصیبت میں مبتلا ہو وہ یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ، فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ''**ترجمہ:** اے اللہ! میں آپ کی رحمت کی امید کرتا ہوں، مجھے پلک جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے حوالے نہ فرمائیے۔ میرے تمام حالات کو درست فرما دیجئے آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے''۔ (بخاری)

﴿303﴾ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيْبُهٗ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا اَجَرَهُ اللهُ فِيْ مُصِيْبَتِهٖ، وَاَخْلَفَ لَهٗ خَيْرًا مِنْهَا قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ اَبُوْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قُلْتُ كَمَا اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَاَخْلَفَ اللهُ لِيْ خَيْرًا مِنْهُ، رَسُوْلَ اللهِ ﷺ. رواه مسلم، باب مايقال عند المصيبة، رقم: ۲۱۲۷

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا جو رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ محترمہ ہیں فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ دعا پڑھ لے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا **ترجمہ:** "بیشک ہم اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ مجھے میری مصیبت میں ثواب عطا فرمائیے اور جو چیز آپ نے مجھ سے لے لی ہے اس سے بہتر چیز عطا فرمائیے'' تو اللہ تعالیٰ اس کو اس مصیبت میں ثواب عطا فرماتے ہیں اور اس کو اس فوت شدہ چیز کے بدلے میں اس سے اچھی چیز عنایت فرما دیتے ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے تو میں نے اسی طرح دعا کی جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس دعا کا حکم دیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوسلمہ سے بہتر بدل عطا فرما دیا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا شوہر بنا دیا۔ (مسلم)

﴿304﴾ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (فِيْ رَجُلٍ غَضِبَ

عَلَى الْآخَرِ) لَوْ قَالَ : اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ۔

(وهُوَ بعض الحديث) رواه البخاری، باب قصة ابليس و جنوده، رقم: ۳۲۸۲

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک شخص کے بارے میں جو دوسرے پر ناراض ہو رہا تھا) ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ پڑھ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔ (بخاری)

﴿305﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِا لنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ وَمَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ فَيُوْشِكُ اللّٰهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ اَوْ آجِلٍ۔ رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب ماجاء فی الهم فی الدنيا وحبها، رقم: ۲۳۲٦

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو فاقہ کی نوبت آجائے اور وہ اس کو دور کرنے کے لئے لوگوں سے سوال کرے تو اس کا فاقہ بند نہ ہوگا۔ اور جس شخص کو فاقہ کی نوبت آجائے اور وہ اس کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے سوال کرے تو اللہ تعالیٰ جلد اس کی روزی کا انتظام فرما دیتے ہیں، فوراً مل جائے یا کچھ تاخیر سے۔ (ترمذی)

﴿306﴾ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ مُكَاتَبًا جَاءَ هُ فَقَالَ: اِنِّي قَدْ عَجِزْتُ عَنْ كِتَابَتِيْ فَاَعِنِّيْ، قَالَ: اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ صِيْرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قَالَ: قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

رواه الترمذی وقال: هذاحديث حسن غريب، احاديث شتى من ابواب الدعوات، رقم: ۳۵٦۳

حضرت ابووائلؒ فرماتے ہیں کہ ایک مکاتب (غلام) نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں (بدلِ کتابت میں) طے شدہ مال ادا نہیں کر پا رہا۔ آپ اس بارے میں میری مدد فرمائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھا دوں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائے تھے؟ اگر تم پر (یمن کے) صیر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو بھی اللہ تعالیٰ

اس قرض کو ادا کرا دیں گے۔ تم یہ دعا پڑھا کرو: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ ''یا اللہ! مجھے اپنا حلال رزق دیکر حرام سے بچالیجئے اور مجھے اپنے فضل وکرم سے اپنے غیر سے بے نیاز کر دیجئے''۔ (ترمذی)

فائدہ: مُکاتَب اس غلام کو کہتے ہیں جسے اس کے آقا نے کہا ہو کہ اگر تم اتنا مال اتنے عرصہ میں ادا کر دو گے تو تم آزاد ہو جاؤ گے، جو مال اس معاملہ میں طے کیا جاتا ہے اس کو بدلِ کتابت کہتے ہیں۔

﴿307﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: اَبُوْ اُمَامَةَ، فَقَالَ: يَا اَبَا اُمَامَةَ! مَالِيْ اَرَاكَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: هُمُوْمٌ لَزِمَتْنِيْ وَدُيُوْنٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلَامًا اِذَا قُلْتَهُ اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّكَ وَقَضٰى عَنْكَ دَيْنَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: قُلْ: اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ، قَالَ: فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّيْ وَ قَضٰى عَنِّيْ دَيْنِيْ۔

رواه ابوداؤد، باب في الاستعاذة، رقم: ١٥٥٥

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو آپ کی نظر ایک انصاری شخص پر پڑی جن کا نام ابواُمامہ تھا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ابواُمامہ! کیا بات ہے میں تمہیں نماز کے وقت کے علاوہ مسجد میں (الگ تھلگ) بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں؟ حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے غموں اور قرضوں نے گھیر رکھا ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایک دعا نہ سکھلا دوں جب تم اس کو کہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے غم دور کر دینگے اور تمہارا قرض اتروا دینگے؟ حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ضرور سکھا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح وشام یہ دعا پڑھا کرو: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔

ترجمہ: یا اللہ! میں فکر اور غم سے آپ کی پناہ لیتا ہوں، اور میں بے بسی اور سستی سے

آپ کی پناہ لیتا ہوں، اور میں کنجوسی اور بزدلی سے آپ کی پناہ لیتا ہوں اور میں قرض کے بوجھ میں دبنے سے اور لوگوں کے میرے اوپر دباؤ سے آپ کی پناہ لیتا ہوں۔ حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے صبح وشام اس دعا کو پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے میرے غم دور کردیے اور میرا سارا قرضہ بھی ادا کروادیا۔ (ابوداؤد)

﴿308﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ قَالَ: اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللہُ لِمَلَائِکَتِهٖ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَیَقُوْلُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَیَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَیَقُوْلُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِیْ ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ، فَیَقُوْلُ اللہُ: اِبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ سَمُّوْهُ بَیْتَ الْحَمْدِ.

رواه الترمذی وقال : هذا حدیث حسن غریب، باب فضل المصیبة اذا احتسب، رقم: ١٠٢١

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی کا بچہ فوت ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتے ہیں تم میرے بندے کے بچے کو لے آئے؟ وہ عرض کرتے ہیں: جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تم میرے بندے کے دل کے ٹکڑے کو لے آئے؟ وہ عرض کرتے ہیں: جی ہاں! اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں: میرے بندے نے اس پر کیا کہا؟ وہ عرض کرتے ہیں: آپ کی تعریف کی اور اِنَّا لِلہِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا، اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیتُ الحمد یعنی تعریف کا گھر رکھو۔ (ترمذی)

﴿309﴾ عَنْ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ یُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَی الْمَقَابِرِ، فَکَانَ قَائِلُهُمْ یَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللہُ لَلَاحِقُوْنَ، اَسْاَلُ اللہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ.

رواه مسلم، باب مایقال عند دخول القبور والدعا لاهلها، رقم: ٢٢٥٧

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سکھاتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو اس طرح کہیں: السَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللہُ لَلَاحِقُوْنَ، اَسْاَلُ اللہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ۔ "ترجمہ: اس بستی کے رہنے والے مومنو! اور مسلمانو! تم پر سلام ہو، بلاشبہ ہم بھی انشاء اللہ تم سے عنقریب ملنے والے

ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں''۔ (مسلم)

﴿310﴾ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَاعَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ۔ رواه الترمذي وقال: هذا حديث غريب، باب مايقول اذا دخل السّوق، رقم: ٣٤٢٨ وقال الترمذي في رواية له مكان "وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ" "وَبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ" رقم: ٣٤٢٩

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بازار میں قدم رکھتے ہوئے یہ کلمات پڑھے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں، اور اس کی دس لاکھ خطائیں مٹا دیتے ہیں، اور دس لاکھ درجے اس کے بلند کردیتے ہیں۔ایک روایت میں دس لاکھ درجے بلند کرنے کے بجائے جنت میں ایک محل بنا دینے کا ذکر ہے۔ (ترمذی)

﴿311﴾ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِاٰخِرَةٍ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَقُوْمَ مِنَ الْمَجْلِسِ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّكَ لَتَقُوْلُ قَوْلًا مَا كُنْتَ تَقُوْلُهٗ فِيْمَا مَضٰى؟ قَالَ: كَفَّارَةٌ لِمَا يَكُوْنُ فِي الْمَجْلِسِ۔

رواه ابوداؤد، باب في كفّارة المجلس، رقم: ٤٨٥٩

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول عمر مبارک کے آخری زمانہ میں یہ تھا کہ جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ فرماتے تو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ پڑھا کرتے۔ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آج کل آپ کا معمول ایک دعا کے پڑھنے کا ہے جو پہلے نہیں تھا۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ دعا مجلس (کی لغزشوں) کا کفارہ ہے۔

ترجمہ: اے اللہ! آپ پاک ہیں، میں آپ کی تعریف بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا

ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں آپ سے معافی چاہتا ہوں اور آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ (ابوداؤد)

﴿312﴾ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ، فَقَالَهَا فِيْ مَجْلِسِ ذِكْرٍ كَانَتْ كَالطَّابِعِ يُطْبَعُ عَلَيْهِ، وَمَنْ قَالَهَا فِيْ مَجْلِسِ لَغْوٍ كَانَتْ كَفَّارَةً لَهُ.

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ١/٥٣٧

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ذکر کی مجلس (کے آخر) میں یہ دعا پڑھی: سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ یہ دعا اس مجلس ذکر کے لئے اس طرح ہوگی جس طرح (اہم کاغذات پر) مہر لگادی جاتی ہے یعنی یہ مجلس اللہ کے ہاں قبول ہوجاتی ہے اور اس کا اجر وثواب اللہ کے ہاں محفوظ ہوجاتا ہے اور اگر یہ دعا ایسی مجلس میں پڑھے جس میں بیکار باتیں ہوئی ہوں تو یہ دعا اس مجلس کا کفارہ بن جائے گی۔ (مستدرک حاکم)

﴿313﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ شَاةٌ فَقَالَ: اقْسِمِيْهَا وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اِذَا رَجَعَتِ الْخَادِمُ تَقُوْلُ: مَاقَالُوْا؟ تَقُوْلُ الْخَادِمُ: قَالُوْا: بَارَكَ اللهُ فِيْكُمْ تَقُوْلُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: وَفِيْهِمْ بَارَكَ اللهُ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ مِثْلَ مَا قَالُوْا وَيَبْقٰى اَجْرُنَا لَنَا۔ الوابل الصيب من الكلم الطيب قال المحشي: اسناده صحيح ١٨٢

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بکری ہدیہ میں آئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عائشہ! اسے تقسیم کردو۔ جب خادمہ لوگوں میں گوشت تقسیم کرکے واپس آتی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پوچھتیں: لوگوں نے کیا کہا؟ خادمہ کہتی: لوگوں نے بَارَكَ اللهُ فِيْكُمْ کہا یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتیں: وَفِيْهِمْ بَارَكَ اللهُ یعنی اللہ تعالیٰ انہیں برکت دیں۔ ہم نے ان کو وہی دعا دی جو دعا انہوں نے ہمیں دی (دعا دینے میں ہم اور وہ برابر ہوگئے) اب گوشت کی تقسیم کا ثواب ہمارے لئے باقی رہ گیا۔

(الوابل الصیب)

﴿314﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ یُؤْتٰی بِاَوَّلِ الثَّمَرِ فَیَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَفِیْ ثِمَارِنَا،وَفِیْ مُدِّنَا وَ فِیْ صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ ثُمَّ یُعْطِیْهِ اَصْغَرَ مَنْ یَحْضُرُهُ مِنَ الْوِلْدَانِ۔ رواہ مسلم، باب فضل المدینة...... رقم: ۳۳۳۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موسم کا نیا پھل پیش کیا جاتا تو آپ ؐ یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَفِیْ ثِمَارِنَا وَفِیْ مُدِّنَا وَفِیْ صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ **ترجمه:** "اے اللہ! آپ ہمارے شہر مدینہ میں، ہمارے پھلوں میں، ہمارے مُد میں اور ہمارے صاع میں خوب برکت عطا فرمایئے"۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جو بچے حاضر ہوتے ان میں سب سے چھوٹے بچے کو وہ پھل دے دیا کرتے تھے۔

(مسلم)

فائدہ: مُدّ، ناپنے کا چھوٹا پیمانہ ہے جس میں تقریباً ایک کلو کی مقدار آجاتی ہے۔ صاع ناپنے کا بڑا پیمانہ ہے جس میں تقریباً چار کلو کی مقدار آجاتی ہے۔

﴿315﴾ عَنْ وَحْشِیِّ بْنِ حَرْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِیِّ ﷺ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نَاْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ، قَالَ: فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُوْنَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَاجْتَمِعُوْا عَلٰی طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ یُبَارَكْ لَكُمْ فِیْهِ۔ (رواہ ابوداؤد، باب فی الاجتماع علی الطعام، رقم: ۳۷٦٤

حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کھانا کھاتے ہیں مگر ہمارا پیٹ نہیں بھرتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: شاید تم لوگ علیحدہ علیحدہ کھاتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کھانا ایک جگہ جمع ہو کر اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھایا کرو، تمہارے کھانے میں برکت ہوگی۔ (ابوداؤد)

﴿316﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ، قَالَ: وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ۔

رواہ ابوداؤد،باب مایقول اذا لبس ثوبا جدیدا، رقم: ٤٠٢٣

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کھانا کھا کر یہ دعا پڑھی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ۔ ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری کوشش اور طاقت کے بغیر مجھے یہ نصیب فرمایا'' تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

اور جس نے کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھی: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ'' تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری کوشش اور طاقت کے بغیر مجھے یہ نصیب فرمایا'' تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔　(ابوداؤد)

فائدہ: اگلے گناہ معاف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کی گناہوں سے حفاظت فرمائیں گے۔　(بذل المجهود)

﴿317﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ، ثُمَّ عَمَدَ اِلَى الثَّوْبِ الَّذِيْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ كَانَ فِيْ كَنَفِ اللّٰهِ وَفِيْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِيْ سِتْرِ اللّٰهِ حَيًّا وَ مَيِّتًا۔

رواه الترمذي وقال: هذا حديث غريب، احاديث شتىٰ من ابواب الدعوات، رقم: ٣٥٦٠

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص نیا کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ، ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے مجھے کپڑے پہنائے، ان کپڑوں سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں ان سے زینت حاصل کرتا ہوں'' پھر پرانے کپڑے کو صدقہ کر دے تو زندگی میں اور مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور امان میں رہے گا اور اس کے گناہوں پر اللہ تعالیٰ پردہ ڈالے رکھیں گے۔　(ترمذی)

﴿318﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيْكَةِ فَسْئَلُوْا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا، وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحَمِيْرِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ

الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَاَتْ شَيْطَانًا۔　رواه البخاری، باب خیر مال المسلم......، رقم: ۳۳۰۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو کیونکہ وہ فرشتہ کو دیکھ کر آواز دیتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے۔

(بخاری)

﴿319﴾ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللهُ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب مايقول عند رؤية الهلال، الجامع الصحيح للترمذی، رقم: ۳٤٥۱

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللهُ۔

ترجمہ: اے اللہ! یہ چاند ہمارے اوپر برکت، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ نکالئے۔ اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔　(ترمذی)

﴿320﴾ عَنْ قَتَادَةَ رَحِمَهُ اللهُ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ: هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، آمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا۔

رواه ابوداؤد، باب مايقول الرجل اذا راى الهلال، رقم: ۵۰۹۲

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نئے چاند کو دیکھتے تو تین بار فرماتے: هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، آمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ **ترجمہ:** "یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہو، یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہو، یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہو، میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر جنہوں نے تجھے پیدا کیا"۔ پھر فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا "تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے فلاں مہینہ ختم کیا اور فلاں مہینہ شروع کیا"۔　(ابوداؤد)

﴿321﴾ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ رَاٰى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ، وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا، اِلَّا عُوْفِيَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَلَاءِ، كَائِنًا مَّا كَانَ مَا عَاشَ۔

رواه الترمذي وقال: هذا حديث غريب، باب ماجاء مايقول اذا راى مبتلى، رقم: ٣٤٣١

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھ لے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ، وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا۔ تو اس دعا کا پڑھنے والا اس پریشانی سے زندگی بھر محفوظ رہے گا خواہ وہ پریشانی کیسی ہی ہو۔

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے مجھے اس حال سے بچایا جس میں تمہیں مبتلا کیا اور اس نے اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی۔ (ترمذی)

فائدہ: حضرت جعفرؒ فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ اپنے دل میں کہے اور مصیبت زدہ کو نہ سنائے۔

﴿322﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

رواه البخاري، باب وضع اليد تحت الخداليمنى، رقم: ٦٣١٤

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اپنے بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے پھر یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى "اے اللہ آپ کا نام لے کر مرتا ہوں (یعنی سوتا ہوں) اور زندہ ہوتا ہوں (یعنی جاگتا ہوں)" اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ "تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مار کر زندگی بخشی اور ہم کو انہی کی طرف قبروں سے اٹھ کر جانا ہے"۔ (بخاری)

﴿323﴾ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا اَتَيْتَ

مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ وَقُلْ: اَللّٰهُمَّ! اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، رَهْبَةً وَرَغْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ قَالَ: فَاِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُوْلُ قَالَ الْبَرَاءُ: فَقُلْتُ اَسْتَذْكِرُهُنَّ، فَقُلْتُ: وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ، قَالَ: لَا، وَنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ۔

رواه ابوداؤد، باب مايقول عند النوم، رقم: ٥٠٤٦ و زاد مسلم وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا، باب الدعاء عند النوم، رقم: ٦٨٨٥

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تم (سونے کے لئے) بستر پر آنے کا ارادہ کرو تو وضو کرو پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر یہ دعا پڑھو: اَللّٰهُمَّ! اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، رَهْبَةً وَرَغْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ۔ **ترجمہ**: اے اللہ! میں نے اپنی جان آپ کے سپرد کردی اور اپنا معاملہ آپ کے حوالہ کردیا اور آپ سے ڈرتے ہوئے اور آپ ہی کی طرف رغبت کرتے ہوئے میں نے آپ کا سہارا لیا۔ آپ کی ذات کے علاوہ کوئی پناہ کی جگہ اور نجات کی جگہ نہیں ہے۔ اور جو کتاب آپ نے اتاری ہے اس پر میں ایمان لے آیا اور جو نبی آپ نے بھیجا ہے اس پر بھی میں ایمان لے آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے فرمایا: (اگر اس دعا کو پڑھ کر سو جاؤ) پھر اس رات تمہاری موت آجائے تو تمہاری موت اسلام پر ہوگی اور اگر صبح اٹھو گے تو تمہیں بڑی خیر ملے گی اور اس دعا کے بعد کوئی اور بات نہ کرو (بلکہ سو جاؤ)۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے سامنے ہی اس دعا کو یاد کرنے لگا تو میں نے (آخری جملہ میں) وَنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ کی جگہ وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ کہا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں (بلکہ) وَنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ۔ کہو۔ (ابوداؤد)

﴿324﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِذَا اَوَى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهِ، فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ، وَبِكَ اَرْفَعُهُ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا، وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ

عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ۔ رواہ البخاری، کتاب الدعوات، رقم: ۶۳۲۰

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو بستر کو اپنے تہبند کے کنارے سے تین مرتبہ جھاڑ لے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے بستر پر اس کی غیر موجودگی میں کیا چیز آ گئی ہو یعنی ممکن ہے کہ اس کی غیر موجودگی میں بستر کے اندر کوئی زہریلا جانور چھپ گیا ہو۔ پھر کہے: بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ، وَبِكَ اَرْفَعُهُ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا، وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ۔ **ترجمه:** اے میرے رب! میں نے آپ کا نام لے کر اپنا پہلو بستر پر رکھا ہے اور آپ کے نام سے اس کو اٹھاؤں گا، اگر آپ سونے کی حالت میں میری روح کو قبض کر لیں تو اس پر رحم فرما دیجئے گا۔ اور اگر آپ اسے زندہ رکھیں تو اس کی اسی طرح حفاظت کیجئے جس طرح آپ اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتے ہیں۔ (بخاری)

﴿325﴾ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهٖ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ ! قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ رواہ ابوداؤد، باب مایقول عند النوم، رقم: ۵۰۴۵

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ ہیں فرماتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھتے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ ! قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ''اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے اس دن بچائیے جس دن آپ اپنے بندوں کو قبروں سے اٹھائیں گے''۔ (ابوداؤد)

﴿326﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ يَقُوْلُ حِيْنَ يَاْتِيْ اَهْلَهٗ : بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، ثُمَّ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا فِيْ ذٰلِكَ اَوْقُضِيَ وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ اَبَدًا۔

رواہ البخاری، باب مایقول اذا اتی اھلہ، رقم: ۵۱۶۵

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے اور یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطَانَ

مَا رَزَقْتَنَا، پھر اس وقت کی ہمبستری سے اگر ان کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو اسے شیطان کبھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ یعنی شیطان اس بچے کو گمراہ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے گا۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے یہ کام کرتا ہوں اے اللہ! مجھے شیطان سے بچایئے اور جو اولاد آپ ہم کو عطا فرمائیں ان کو بھی شیطان سے بچایئے۔ (بخاری)

﴿327﴾ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا فَزِعَ اَحَدُكُمْ فِى النَّوْمِ فَلْيَقُلْ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَ عِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَحْضُرُوْنِ فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ قَالَ: فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهٖ، وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِى صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِىْ عُنُقِهٖ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب دعاء الفزع فی النوم، رقم: ٣٥٢٨

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ دادا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سوتے ہوئے گھبرا جائے (ڈر جائے) تو یہ کلمات کہے: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَحْضُرُوْنِ ''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل، ہر عیب اور کمی سے پاک قرآنی کلمات کے ذریعہ اس کے غصہ سے، اس کے عذاب سے، اس کے بندوں کی برائی سے، شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ شیطان میرے پاس آئیں پناہ مانگتا ہوں'' تو وہ خواب اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما (اپنے خاندان کی) اولاد میں جو ذرا سمجھدار ہوتے ان کو یہ دعا سکھاتے تھے اور نا سمجھ بچوں کے لئے یہ دعا کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔ (ترمذی)

﴿328﴾ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِىَّ ﷺ يَقُوْلُ: اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَاِنَّمَا هِىَ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَ لْيُحَدِّثْ بِمَا رَاٰى، وَاِذَا رَاٰى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُهٗ فَاِنَّمَا هِىَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِاَحَدٍ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب صحيح، باب مايقول اذا رأى رؤيا يكرهها، رقم: ٣٤٥٣

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد

فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لہٰذا اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور اسے بیان کرے، اور اگر برا خواب دیکھے تو یہ شیطان کی طرف سے ہے۔ اسے چاہئے کہ اس خواب کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے تو برا خواب اسے نقصان نہ دے گا۔ (ترمذی)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کے لئے: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا کہے "میں اس خواب ۔ائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتا ہوں"۔

﴾ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ: الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ، وَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِذَارَاٰی اَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ حِيْنَ يَسْتَيْقِظُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ۔ رواه البخاری، باب النفث فی الرقیة، رقم: ٥٧٤٧

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے ‌ِھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب (جس میں گھبراہٹ ہو) شیطان کی ‌ ۔سے ہے۔ جب تم میں سے کوئی خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے تو جس وقت اٹھے (اپنی ‌ ‌ںطرف) تین مرتبہ تھتکارے اور اس خواب کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے تو وہ خواب ‌ںشخص کو نقصان نہ پہنچائے گا۔ (بخاری)

﴿330﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا اَوَی اَحَدُكُمْ اِلٰی فِرَاشِهٖ، ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ، يَقُوْلُ الشَّيْطَانُ: اِخْتِمْ بِشَرٍّ، وَيَقُوْلُ الْمَلَكُ: اِخْتِمْ بِخَيْرٍ، فَاِنْ ذَكَرَاللّٰهَ ذَهَبَ الشَّيْطَانُ وَبَاتَ الْمَلَكُ يَكْلَؤُهُ، وَاِذَا اسْتَيْقَظَ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ، يَقُوْلُ الشَّيْطَانُ: اِفْتَحْ بِشَرٍّ وَيَقُوْلُ الْمَلَكُ: اِفْتَحْ بِخَيْرٍ فَاِنْ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ اِلَیَّ نَفْسِیْ بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يُمِتْهَا فِیْ مَنَامِهَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يُحْیِ الْمَوْتٰی وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ، فَاِنْ خَرَّ مِنْ دَابَّةٍ مَاتَ شَهِيْدًا، وَاِنْ قَامَ فَصَلّٰی صَلّٰی فِی الْفَضَائِلِ۔

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه الذهبی ١/٥٤٨

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم

میں سے کوئی اپنے بستر پر سونے کے لئے آتا ہے تو فوراً ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کے پاس آتے ہیں۔ شیطان کہتا ہے کہ اپنی بیداری کے وقت کو برائی پر ختم کر۔ اور فرشتہ کہتا ہے: اسے بھلائی پر ختم کر۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے سویا ہے تو شیطان اس کے پاس سے چلا جاتا ہے اور رات بھر ایک فرشتہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ پھر جب وہ بیدار ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان فوراً اس کے پاس آتے ہیں۔ شیطان اس سے کہتا ہے: اپنی بیداری کو برائی سے شرو کر اور فرشتہ کہتا ہے: بھلائی سے شروع کر۔ پھر اگر وہ یہ دعا پڑھ لیتا ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ إِلَیَّ نَفْسِیْ بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ یُمِتْهَا فِیْ مَنَامِهَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُحْیِی الْ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اس کے بعد اگر وہ کسی جانور سے گر کر مر جائے (یا کسی اور و اس کی موت واقع ہو جائے) تو یہ شہادت کی موت مرا، اور اگر زندہ رہا اور کھڑے ہو کر نماز اسے اس نماز پر بڑے درجے ملتے ہیں۔ **ترجمہ:** تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہو میری جان مجھ کو واپس لوٹا دی اور مجھے سونے کی حالت میں موت نہ دی۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جنہوں نے اپنی اجازت کے بغیر آسمان کو زمین پر گرنے سے روکا ہوا ہے۔ یقی تعالیٰ لوگوں پر بڑی شفقت کرنے والے، مہربانی فرمانے والے ہیں۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ لئے ہیں جو مُردوں کو زندہ کرتے ہیں اور ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں۔ (مستدرک حاکم،

﴿331﴾ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لِاَبِیْ: یَا حُصَیْنُ! كَمْ تَعْبُدُ الْیَوْمَ اِلٰهًا؟ قَالَ اَبِیْ: سَبْعَةً: سِتَّةً فِی الْاَرْضِ، وَوَاحِدًا فِی السَّمَاءِ، قَالَ: فَاَیُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ؟ قَالَ: الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ، قَالَ: یَا حُصَیْنُ! اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَیْنِ تَنْفَعَانِكَ، قَالَ: فَلَمَّا اَسْلَمَ حُصَیْنٌ قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِی الْكَلِمَتَیْنِ اللَّتَیْنِ وَعَدْتَنِیْ، فَقَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ، وَ اَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔

رواه الترمذی، وقال: هذا حدیث حسن غریب، باب قصة تعلیم دعاء ......،رقم: ۳۴۸۳

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے والد سے پوچھا: تم کتنے معبودوں کی عبادت کرتے ہو؟ میرے والد نے جواب دیا: سات معبودوں کی عبادت کرتا ہوں، چھ زمین میں ہیں اور ایک آسمان میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے

ارشادفرمایا: تم امید وخوف کی حالت میں کس کو پکارتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اس معبود کو جو آسمان میں ہے۔ آپ ؐ نے ارشادفرمایا: حصین! اگر تم اسلام لے آؤ تو میں تمہیں دو کلمے سکھاؤں گا جو تم کو فائدہ دیں گے۔ جب حضرت حصین ؓ مسلمان ہو گئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے وہ دو کلمے سکھایئے جن کا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ آپ ؐ نے ارشادفرمایا: کہو: اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ، وَ اَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ" **ترجمه:** اے اللہ! میری بھلائی میرے دل میں ڈال دیجئے اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا لیجئے"۔ (ترمذی)

﴿332﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَهَا اَنْ تَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ مَاعَلِمْتُ مِنْهُ وَمَالَمْ اَعْلَمْ وَاَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْعَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْعَمَلٍ وَاَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا سَاَلَكَ عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ بِكَ عَنْهُ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَسْاَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِيْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ رُشْدًا۔

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ۱/۵۲۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم ان الفاظ سے دعا کیا کرو: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ مَاعَلِمْتُ مِنْهُ وَمَالَمْ اَعْلَمْ وَاَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْعَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا سَاَلَكَ عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ بِكَ عَنْهُ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَسْاَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِيْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ رُشْدًا۔ **ترجمه:** اے اللہ میں ہر قسم کی بھلائی جلد ملنے والی اور دیر میں ملنے والی، جو میں جانتا ہوں اور جو میں نہیں جانتا ان تمام کو آپ سے طلب کرتا ہوں، اور میں ہر قسم کے شر جلد یا دیر میں آنے والا ہو، جو میں جانتا ہوں اور جو میں نہیں جانتا ان تمام سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں آپ سے جنت کا اور ہر اس قول یا عمل کا سوال کرتا ہوں جو جنت سے قریب کر دے۔ اور میں آپ سے جہنم سے اور ہر اس قول یا عمل سے پناہ مانگتا ہوں جو جہنم سے قریب کر دے۔ میں آپ

سے ان تمام بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں جس کا آپ کے بندے اور رسول محمد ﷺ نے سوال کیا اور میں آپ سے ہر اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جس سے آپ کے بندے اور رسول محمد ﷺ نے پناہ مانگی۔ اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جو کچھ آپ میرے حق میں فیصلہ فرمائیں اس کے انجام کو میرے لئے بہتر فرمائیں۔ (مستدرک حاکم)

﴿333﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاَى مَايُحِبُّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ، وَاِذَا رَاَى مَا يَكْرَهُ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔ رواه ابن ماجه، باب فضل الحامدين، رقم: ٣٨٠٣

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی پسندیدہ چیز کو دیکھتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ، ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جن کے فضل سے تمام نیک کام انجام پاتے ہیں“۔ اور جب کسی ناگوار چیز کو دیکھتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔ تمام تعریفیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں“۔ (ابن ماجہ)

اکرامِ مسلم

اللہ تعالیٰ کے بندوں سے متعلق اللہ تعالیٰ کے اوامر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی پابندی کے ساتھ پورا کرنا اور اس میں مسلمانوں کی نوعیت کا لحاظ کرنا۔

مسلمان کا مقام

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ تَعَالٰی ﴿وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ﴾ [البقرة: ۲۲۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ایک مسلمان غلام مشرک آزاد مرد سے کہیں بہتر ہے خواہ وہ مشرک مرد تم کو کتنا ہی بھلا کیوں نہ معلوم ہوتا ہو۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی ﴿اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا﴾ [الانعام: ۱۲۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کیا ایک ایسا شخص جو مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندگی بخشی اور ہم نے اس کو ایک ایسا نور عطا کیا جس کو لئے ہوئے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے بھلا کیا یہ شخص اس شخص کے برابر ہوسکتا ہے جو مختلف تاریکیوں میں پڑا ہوا ہو اور ان تاریکیوں سے نکل نہ سکتا ہو (یعنی کیا مسلمان کافر کے برابر ہوسکتا ہے)　(انعام)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَفَمَنْ کَانَ مُؤْمِنًا کَمَنْ کَانَ فَاسِقًاؕ لَایَسْتَوٗنَ﴾ [السجدة:١٨]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو شخص مؤمن ہو کیا وہ اس شخص جیسا ہو جائے گا جو بے حکم (یعنی کافر) ہو (نہیں) وہ آپس میں برابر نہیں ہو سکتے۔　(سجدہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا﴾ [فاطر:٣٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: پھر اس کتاب کا وارث ہم نے ان لوگوں کو بنا دیا جن کا ہم نے اپنے (تمام دنیا جہان) کے بندوں میں سے انتخاب فرمایا (مراد اس سے اہلِ اسلام ہیں جو اس حیثیتِ ایمان سے تمام دنیا والوں میں مقبول عند اللہ ہیں)۔　(فاطر: ٣٢)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کو اس کتاب کا وارث بنایا گیا۔ اس آیت میں لفظ اصْطَفَیْنَا سے امت محمدیہ کی سب سے بڑی اور عظیم فضیلت ظاہر ہوئی کیونکہ لفظ اِصْطِفَاء یعنی انتخاب، قرآن کریم میں اکثر انبیاء علیہم السلام کے لئے آیا ہے۔ آیت مذکورہ میں حق تعالیٰ نے امتِ محمدیہ کو اِصْطِفَاء میں انبیاء اور ملائکہ کے ساتھ شریک فرما دیا، اگرچہ اِصْطِفَاء کے درجات مختلف ہیں۔ انبیاء اور ملائکہ کا اِصْطِفَاء اعلیٰ درجہ میں ہے اور امت محمدیہ کا بعد کے درجہ میں ہے۔ (معارف القرآن) گویا اس امت کے ہر فرد کو اس خصوصی اعزاز سے نوازا گیا ہے جو پہلے صرف انبیاء علیہم السلام کو عطا کیا جاتا تھا۔ اس اعزاز کے ملنے سے یہ ذمہ داری بھی ہر مسلمان پر عائد ہوگئی کہ وہ قرآن کریم کے پیغام کو ساری انسانیت تک پہنچائے۔

احادیثِ نبویہ

﴿1﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا قَالَتْ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ نُنْزِلَ النَّاسَ مَنَازِلَھُمْ.　رواہ مسلم فی مقدمہ صحیحہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا حکم فرمایا کہ ہم لوگوں کے ساتھ ان کے مراتب کالحاظ کر کے برتاؤ کیا کریں۔ (مقدمہ صحیح مسلم)

﴿ 2 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَا اَطْيَبَكِ وَاَطْيَبَ رِيْحَكِ، وَاَعْظَمَ حُرْمَتَكِ، وَ الْمُؤْمِنُ اَعْظَمُ حُرْمَةً مِنْكِ، اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَكِ حَرَامًا، وَحَرَّمَ مِنَ الْمُؤْمِنِ مَالَهُ وَ دَمَهُ وَعِرْضَهُ، وَاَنْ نَظُنَّ بِهِ ظَنًّا سَيِّئًا۔

رواه الطبراني في الكبير و فيه: الحسن بن ابي جعفر وهو ضعيف وقد وثق، مجمع الزوائد ٦٣٠/٣

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کو دیکھ کر (تعجب سے) ارشاد فرمایا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (اے کعبہ!) تو کس قدر پاکیزہ ہے، تیری خوشبو کس قدر عمدہ ہے اور تو کتنا زیادہ قابلِ احترام ہے، (لیکن) مؤمن کی عزت واحترام تجھ سے زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو قابلِ احترام بنایا ہے اور (اسی طرح) مؤمن کے مال، خون اور عزت کو بھی قابلِ احترام بنایا ہے اور (اسی احترام کی وجہ سے) اس بات کو بھی حرام قرار دیا ہے کہ ہم مؤمن کے بارے میں ذرا بھی بدگمانی کریں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 3 ﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا۔

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء ان فقراء المهاجرين......، رقم: ٢٣٥٥

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غریب ونادار مسلمان مالدار مسلمانوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ (ترمذی)

﴿ 4 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ، نِصْفِ يَوْمٍ۔

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء ان فقراء المهاجرين......، رقم: ٢٣٥٣

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غریب غربا مالداروں سے آدھے دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور اس آدھے دن کی مقدار

پانچ سو برس ہوگی۔ (ترمذی)

فائدہ: پچھلی حدیث میں غریب کا امیر سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہونے کا ذکر ہے، یہ اس صورت میں ہے کہ امیر اور غریب دونوں میں مال کی رغبت ہو۔ اس حدیث میں پانچ سو سال پہلے جنت میں جانے کا ذکر ہے، یہ اس وقت ہے جبکہ غریب میں مال کی رغبت نہ ہو اور مالدار میں مال کی رغبت ہو۔ (جامع الاصول لابن اثیر)

﴿ 5 ﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَجْتَمِعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ: اَيْنَ فُقَرَاءُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَمَسَاكِيْنُهَا؟ قَالَ: فَيَقُوْمُوْنَ، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَاذَا عَمِلْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا ابْتَلَيْتَنَا فَصَبَرْنَا، وَآتَيْتَ الْاَمْوَالَ وَالسُّلْطَانَ غَيْرَنَا، فَيَقُوْلُ اللهُ: صَدَقْتُمْ، قَالَ: فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ، وَيَبْقٰى شِدَّةُ الْحِسَابِ عَلٰى ذَوِى الْاَمْوَالِ وَالسُّلْطَانِ۔

(الحديث) رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده حسن ١٦/٤٣٦

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جب تم لوگ جمع ہو گے تو اس وقت اعلان کیا جائے گا: اس امت کے فقراء اور مساکین کہاں ہیں؟ (اس اعلان پر) وہ کھڑے ہو جائیں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا: تم نے کیا اعمال کئے تھے؟ وہ کہیں گے: ہمارے رب! آپ نے ہمارا امتحان لیا ہم نے صبر کیا۔ آپ نے ہمارے علاوہ دوسرے لوگوں کو مال اور حکمرانی دی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تم سچ کہتے ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چنانچہ وہ لوگ جنت میں عام لوگوں سے پہلے داخل ہو جائیں گے اور حساب و کتاب کی سختی مالداروں اور حکمرانوں کے لئے رہ جائے گی۔ (ابن حبان)

﴿ 6 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللهِ؟ قَالُوْا: اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللهِ الْفُقَرَاءُ الْمُهَاجِرُوْنَ الَّذِيْنَ تُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُوْرُ، وَتُتَّقٰى بِهِمُ الْمَكَارِهُ، وَيَمُوْتُ اَحَدُهُمْ وَحَاجَتُهٗ فِيْ صَدْرِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُ لَهَا قَضَاءً، فَيَقُوْلُ اللهُ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ مَلَائِكَتِهٖ: اِئْتُوْهُمْ فَحَيُّوْهُمْ، فَيَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: رَبَّنَا نَحْنُ سُكَّانُ سَمٰوَاتِكَ وَخِيَرَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ، اَفَتَاْمُرُوْنَا اَنْ نَاْتِيَ هٰؤُلَاءِ، فَنُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: اِنَّهُمْ كَانُوْا عِبَادًا يَعْبُدُوْنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا، وَتُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُوْرُ وَتُتَّقٰى بِهِمُ الْمَكَارِهُ، وَيَمُوْتُ اَحَدُهُمْ

وَحَاجَتُهُ فِيْ صَدْرِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُ لَهَا قَضَاءً، قَالَ: فَتَأْتِيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ، فَيَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ.

رواہ ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ صحیح ۱۶/۴۳۸

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کون سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے وہ غریب اور نادار مہاجرین ہیں۔ جن کے ذریعہ سرحدوں کی حفاظت کی جاتی ہے، مشکل کاموں میں (انہیں آگے رکھ کر) ان کے ذریعے سے بچاؤ حاصل کیا جاتا ہے، ان میں سے جس کو موت آتی ہے اس کی حاجت اس کے سینے میں ہی رہ جاتی ہے وہ اسے پورا نہیں کر پاتا۔ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرشتوں سے فرمائے گا: ان کے پاس جا کر انہیں سلام کرو، فرشتے (تعجب سے) عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم تو آپ کے آسمانوں کے رہنے والے ہیں اور آپ کی بہترین مخلوق ہیں (اس کے باوجود) آپ ہمیں حکم فرما رہے ہیں کہ ہم ان کے پاس جا کر ان کو سلام کریں (اس کی کیا وجہ ہے؟) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: (اس کی وجہ یہ ہے کہ) یہ میرے ایسے بندے تھے جو میری عبادت کرتے تھے، میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے، ان کے ذریعہ سرحدوں کی حفاظت کی جاتی تھی، مشکل کاموں میں انہیں (آگے رکھ کر) ان کے ذریعے سے بچاؤ حاصل کیا جاتا تھا اور ان میں سے جس کو موت آتی تھی اس کی حاجت اس کے سینے میں ہی رہ جاتی تھی وہ اسے پورا نہیں کر پاتا تھا۔ چنانچہ اس وقت فرشتے ان کے پاس ہر دروازے سے یوں کہتے ہوئے آئیں گے کہ تمہارے صبر کرنے کی وجہ سے تم پر سلامتی ہو۔ اِس جہاں میں تمہارا انجام کیا ہی اچھا ہے۔　(ابن حبان)

﴿ 7 ﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سَيَأْتِيْ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نُوْرُهُمْ كَضَوْءِ الشَّمْسِ، قُلْنَا: مَنْ أُولٰئِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ تُتَّقٰى بِهِمُ الْمَكَارِهُ يَمُوْتُ أَحَدُهُمْ وَحَاجَتُهُ فِيْ صَدْرِهٖ يُحْشَرُوْنَ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ.　رواہ احمد ۲/۱۷۷

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میری امت کے کچھ لوگ آئیں گے ان کا نور سورج کی روشنی کی طرح ہوگا۔ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ غریب مہاجرین ہوں گے۔ جن کو مشکل کاموں میں آگے رکھ کر ان کے ذریعے سے بچاؤ حاصل کیا جاتا تھا، ان میں سے جس کو موت آتی تھی اس کی حاجت اس کے سینے میں ہی رہ جاتی تھی۔ انہیں زمین کے مختلف حصوں سے لاکر جمع کیا جائے گا۔ (مسند احمد)

﴿ 8 ﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا، وَتَوَفَّنِیْ مِسْکِیْنًا، وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ۔

(الحدیث) رواہ الحاکم وقال :ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ ووافقہ الذھبی ٤/٣٢٢

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یا اللہ مجھے مسکین طبیعت بنا کر زندہ رکھیے، مسکینی کی حالت میں دنیا سے اٹھائیے اور میرا حشر مسکینوں کی جماعت میں فرمایئے۔ (مستدرک حاکم)

﴿ 9 ﴾ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ شَکَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ حَاجَتَہُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِصْبِرْ اَبَا سَعِیْدٍ، فَاِنَّ الْفَقْرَ اِلٰی مَنْ یُحِبُّنِیْ مِنْکُمْ اَسْرَعُ مِنَ السَّیْلِ مِنْ اَعْلَی الْوَادِیْ، وَمِنْ اَعْلَی الْجَبَلِ اِلٰی اَسْفَلِہٖ۔

رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح الا انہ شبہ المرسل ، مجمع الزوائد ١٠/٤٨٦

حضرت سعید بن ابی سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی (تنگدستی اور) ضرورت کا اظہار کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابو سعید! صبر کرو، تم میں سے جو مجھ سے محبت کرتا ہے فقر اس پر ایسی تیزی سے آتا ہے جیسی تیزی سے سیلاب کا پانی وادی کی اونچائی سے اور پہاڑوں کی بلندی سے نیچے کی طرف آتا ہے۔

(مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿ 10 ﴾ عَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَیْجٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ عَبْدًا حَمَاہُ الدُّنْیَا کَمَا یَظَلُّ اَحَدُکُمْ یَحْمِیْ سَقِیْمَہُ الْمَاءَ۔

رواہ الطبرانی واسنادہ حسن، مجمع الزوائد ١٠/٥٠٨

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت فرماتے ہیں تو اس کو دنیا سے اس طرح بچاتے ہیں جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے مریض کو پانی سے بچاتا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 11 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَحِبُّوا الْفُقَرَاءَ وَجَالِسُوْهُمْ وَاَحِبَّ الْعَرَبَ مِنْ قَلْبِكَ وَلْتَرُدَّ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ قَلْبِكَ۔

رواہ الحاکم وقال: صحیح الاسناد ووافقه الذهبی ٤/٣٣٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غریبوں سے محبت کرو اور ان کے ساتھ بیٹھو۔ عربوں سے دل سے محبت کرو۔ اور جو عیب تم میں موجود ہیں وہ تمہیں دوسروں پر طعن و تشنیع کرنے سے روک دیں۔ (مستدرک حاکم)

﴿ 12 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِیْ طِمْرَيْنِ مُصَفَّحٍ عَنْ اَبْوَابِ النَّاسِ، لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

وفیه: عبداللّٰہ بن موسٰی التیمی، وقد وثق، وبقیة رجاله رجال الصحیح، مجمع الزوائد ١٠/٤٦٦

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بہت سے پراگندہ بال، گرد آلود، پرانی چادروں والے، لوگوں کے دروازوں سے ہٹائے جانے والے، اگر اللہ تعالیٰ (کے بھروسہ) پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پورا فرمادیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: اس حدیث شریف کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کسی بندہ کو میلا کچیلا اور پراگندہ بال دیکھ کر اپنے سے کمتر نہ سمجھا جائے کیونکہ بہت سے اس حال میں رہنے والے بھی اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں سے ہوتے ہیں البتہ واضح رہے کہ حدیث شریف کا مقصد پراگندہ بالی اور میلا کچیلا رہنے کی ترغیب دینا نہیں ہے۔ (معارف الحدیث)

﴿ 13 ﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ: مَا رَأْيُكَ فِیْ هٰذَا؟ فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ اَشْرَافِ النَّاسِ، هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ يُنْكَحَ، وَاِنْ شَفَعَ اَنْ يُشَفَّعَ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ

مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَارَاْيُكَ فِيْ هٰذَا ؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ، هٰذَا حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَا يُنْكَحَ، وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَا يُشَفَّعَ، وَاِنْ قَالَ اَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : هٰذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْاَرْضِ مِثْلَ هٰذَا.

رواه البخاری، باب فضل الفقر، رقم: ٦٤٤٧

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گذرے تو آپؐ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے آدمی سے پوچھا: تمہاری اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے؟ انہوں نے عرض کیا: معزز لوگوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! اس قابل ہے کہ اگر کہیں نکاح کا پیغام دے تو قبول کیا جائے اور کسی کی سفارش کرے تو سفارش قبول کی جائے۔ آپؐ یہ سن کر خاموش ہوگئے۔ اس کے بعد ایک اور صاحب سامنے سے گذرے۔ آپؐ نے اس آدمی سے پوچھا: تمہاری اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے؟ اس آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک غریب مسلمان ہے، اگر کہیں نکاح کا پیغام دے تو قبول نہ کیا جائے، کسی کی سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے اور اگر بات کہے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر پہلے شخص جیسوں سے ساری دنیا بھر جائے تو بھی اُن سب سے یہ شخص بہتر ہے۔ (بخاری)

﴿ 14 ﴾ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : رَاٰى سَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰى مَنْ دُوْنَهٗ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ؟

رواه البخاری، باب من استعان بالضعفاء......، رقم: ٢٨٩٦

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ان کے والد) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ انہیں اُن صحابہ پر فضیلت حاصل ہے جو ان سے (مالداری اور بہادری کی وجہ سے) کم درجہ کے ہیں۔ (ان کے خیال کی اصلاح کی غرض سے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے کمزوروں اور بیکسوں ہی کی برکت سے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں روزی دی جاتی ہے۔ (بخاری)

﴿ 15 ﴾ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِبْغُوْنِي

الضُّعَفَاءَ فَإِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ۔ رواه ابوداؤد، باب فی الانتصار......رقم: ۲۵۹۴

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مجھے کمزوروں میں تلاش کیا کرو اس لئے کہ تمہارے کمزوروں کی وجہ سے تمہیں روزی ملتی ہے اور تمہاری مدد ہوتی ہے۔ (ابوداؤد)

﴿ 16 ﴾ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَاَبَرَّهُ، وَاَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَوَّاظٍ عُتُلٍّ مُسْتَكْبِرٍ۔ رواه البخاری، باب قول اللهِ تعالٰى وَاَقْسَمُوْا بِاللهِ......رقم: ٦٦٥٧

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ جنتی کون ہیں؟ (پھر آپ ؐ نے خود ہی ارشاد فرمایا) ہر وہ شخص جو کمزور ہو یعنی معاملہ اور برتاؤ میں سخت نہ ہو بلکہ متواضع اور نرم طبیعت ہو، لوگ بھی اسے کمزور سمجھتے ہوں (اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کا تعلق ایسا ہو کہ) اگر وہ کسی بات پر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالے (کہ فلاں بات یوں ہوگی) تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کی لاج رکھ کر اس کی بات کو) ضرور پورا کردیں۔ اور کیا میں تمہیں نہ بتاؤں دوزخی کون ہیں؟ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی ارشاد فرمایا) ہر وہ شخص جو مال جمع کر کے رکھنے والا بخیل، سخت مزاج، مغرور ہو۔ (بخاری)

﴿ 17 ﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ عِنْدَ ذِكْرِ النَّارِ: اَهْلُ النَّارِ كُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ جَمَّاعٍ مَنَّاعٍ وَاَهْلُ الْجَنَّةِ الضُّعَفَاءُ الْمَغْلُوْبُوْنَ۔ رواه احمد ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۷۲۱/۱۰

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کے ذکر کے وقت ارشاد فرمایا: دوزخی لوگوں میں ہر سخت طبیعت، فربہ بدن اترا کر چلنے والا متکبّر، مال و دولت کو خوب جمع کرنے والا اور (پھر) اس کو خوب روک کر رکھنے والا یعنی سائل کو نہ دینے والا ہے۔ اور جنتی لوگ وہ ہیں جو کمزور ہوں یعنی ان کا رویہ لوگوں کے ساتھ عاجزی کا ہو وہ دبائے جاتے ہوں یعنی لوگ انہیں کمزور سمجھ کر دباتے ہوں۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿ 18 ﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ نَشَرَ اللهُ

عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَادْخَلَهُ الْجَنَّةَ: رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ، وَالشَّفَقَةُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ، وَالْإِحْسَانُ إِلَى الْمَمْلُوكِ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب فيه اربعة احاديث......،رقم: ٢٤٩٤

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین خوبیاں جس شخص میں پائی جائیں اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کو اپنی رحمت کے سائے میں جگہ عطا فرمائیں گے اور اسے جنت میں داخل کردیں گے۔ کمزوروں سے نرم برتاؤ کرنا، والدین سے مہربانی کا معاملہ کرنا اور غلام (ماتحت لوگوں اور نوکر چاکروں) سے اچھا سلوک کرنا۔ (ترمذی)

﴿ 19 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُؤْتَى بِالشَّهِيْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنْصَبُ لِلْحِسَابِ، ثُمَّ يُؤْتَى بِالْمُتَصَدِّقِ فَيُنْصَبُ لِلْحِسَابِ، ثُمَّ يُؤْتَى بِأَهْلِ الْبَلَاءِ فَلَا يُنْصَبُ لَهُمْ مِيْزَانٌ، وَلَا يُنْصَبُ لَهُمْ دِيْوَانٌ، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمُ الْأَجْرُ صَبًّا حَتَّى إِنَّ أَهْلَ الْعَافِيَةِ لَيَتَمَنَّوْنَ فِي الْمَوَاقِفِ أَنَّ أَجْسَادَهُمْ قُرِضَتْ بِالْمَقَارِيْضِ مِنْ حُسْنِ ثَوَابِ اللهِ لَهُمْ.

رواه الطبراني في الكبير وفيه، مُجّاعة بن الزبير وثقه احمد وضعفه الدارقطني ، مجمع الزوائد ٣٠٨/٢، طبع مؤسسة المعارف

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن شہید کو لایا جائے گا اور اس کو حساب کتاب کے لئے کھڑا کردیا جائے گا۔ پھر صدقہ کرنے والے کو لایا جائے گا اور اس کو بھی حساب کتاب کے لئے کھڑا کردیا جائے گا۔ پھر ان لوگوں کو لایا جائے گا جو دنیا میں مختلف مصیبتوں اور تکلیفوں میں مبتلا رہے ان کے لئے نہ میزان عدل قائم ہوگی اور نہ ان کے لئے کوئی عدالت لگائی جائے گی۔ پھر ان پر اجر وانعام اتنے برسائے جائیں گے کہ وہ لوگ جو دنیا میں عافیت سے رہے (اس بہترین اجر وانعام کو دیکھ کر) تمنا کرنے لگیں گے کہ ان کے جسم (دنیا میں) قینچیوں سے کاٹ دیئے گئے ہوتے (اور اس پر وہ صبر کرتے)۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 20 ﴾ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللهُ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ صَبَرَ فَلَهُ الصَّبْرُ وَمَنْ جَزِعَ فَلَهُ الْجَزَعُ.

رواه احمد ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ١١/٣

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ لوگوں سے محبت فرماتے ہیں تو ان کو (مصیبتوں میں ڈال کر) آزماتے ہیں، چنانچہ جو صبر کرتا ہے اس کے لئے صبر (کا اجر) لکھ دیا جاتا ہے اور جو بے صبری کرتا ہے تو اس کے لئے بے صبری لکھ دی جاتی ہے (پھر وہ روتا پیٹتا ہی رہتا ہے)۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿ 21 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ الرَّجُلَ لَیَكُوْنُ لَهٗ عِنْدَ اللهِ الْمَنْزِلَةُ فَمَا یَبْلُغُهَا بِعَمَلِهٖ، فَمَا یَزَالُ اللهُ یَبْتَلِیْهِ بِمَا یَكْرَهُ حَتّٰی یَبْلُغَهَا۔ رواہ ابویعلی وفی روایة له: یَكُوْنُ لَهٗ عِنْدَ اللهِ الْمَنْزِلَةَ الرَّفِیْعَةَ۔ ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ۱۳/۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک شخص کے لئے ایک بلند درجہ مقرر ہوتا ہے (لیکن) وہ اپنے عمل کے ذریعہ اس درجہ تک نہیں پہنچ پاتا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسی چیزوں (مثلاً بیماریوں و پریشانیوں وغیرہ) میں مبتلا کرتے رہتے ہیں جو اسے ناگوار ہوتی ہیں یہاں تک کہ وہ ان ناگواریوں کے ذریعے اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ (ابویعلی، مجمع الزوائد)

﴿ 22 ﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَا یُصِیْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا هَمٍّ وَّلَا حَزَنٍ، وَّلَا اَذًی، وَّلَا غَمٍّ حَتّٰی الشَّوْكَةِ یُشَاكُهَا، اِلَّا كَفَّرَ اللهُ بِهَا مِنْ خَطَایَاهُ۔ رواه البخاري، باب ماجاء في كفارة المرض، رقم: ٥٦٤١

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جب بھی کسی تھکاوٹ، بیماری، فکر، رنج و ملال، تکلیف اور غم سے دوچار ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔ (بخاری)

﴿ 23 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَامِنْ مُسْلِمٍ یُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا، اِلَّا كُتِبَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ، وَمُحِیَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةٌ۔

رواه مسلم، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض......، رقم: ٦٥٦١

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد

فرماتے ہوئے سنا: جب کسی مسلمان کو کانٹا چبھتا ہے یا اس سے بھی کم کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف کردیا جاتا ہے۔ (مسلم)

﴿ 24 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا یَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِیْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰی یَلْقَی اللهَ وَمَا عَلَیْهِ خَطِیْئَةٌ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء، رقم:٢٣٩٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بعض ایمان والے بندے اور ایمان والی بندی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصائب اور حوادث آتے رہتے ہیں کبھی اس کی جان پر، کبھی اس کی اولاد پر، کبھی اس کے مال پر (اور اس کے نتیجہ میں اس کے گناہ جھڑتے رہتے ہیں) یہاں تک کہ وہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرتا ہے کہ اس کا ایک گناہ بھی باقی نہیں رہتا۔ (ترمذی)

﴿ 25 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِذَا ابْتَلَی اللهُ عَزَّوَجَلَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ بِبَلَاءٍ فِیْ جَسَدِهٖ، قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْمَلَكِ: اكْتُبْ لَهٗ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِیْ كَانَ یَعْمَلُهٗ، فَاِنْ شَفَاهُ، غَسَلَهٗ وَطَهَّرَهٗ، وَاِنْ قَبَضَهٗ غَفَرَلَهٗ وَرَحِمَهٗ۔

رواه ابويعلى واحمد ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ٣/٣٣

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو جسمانی بیماری میں مبتلا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتے کو حکم دیتے ہیں کہ اس بندہ کے وہی سب نیک اعمال لکھتے رہو جو یہ (تندرستی کے زمانے) میں کیا کرتا تھا۔ پھر اگر اس کو شفا دیتے ہیں تو اسے (گناہوں سے) دھوکر پاک صاف فرما دیتے ہیں اور اگر اس کی روح قبض کرلیتے ہیں تو اس کی مغفرت فرماتے ہیں اور اس پر رحم فرماتے ہیں۔ (ابویعلی، مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿ 26 ﴾ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ اللهَ یَقُوْلُ: اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنًا، فَحَمِدَنِیْ عَلٰی مَا ابْتَلَیْتُهٗ فَاَجْرُوْا لَهٗ كَمَا كُنْتُمْ تُجْرُوْنَ لَهٗ وَهُوَ صَحِیْحٌ۔ رواه احمد والطبرانی فی الكبير والاوسط كلهم من رواية

اسماعيل بن عياش عن راشد الصنعاني وهو ضعيف في غير الشاميين وفي الحاشية: راشدبن داؤد شامي فرواية اسماعيل عنه صحيحة، مجمع الزوائد ٣/٣٣

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: میں اپنے بندوں میں سے کسی مؤمن بندے کو (کسی مصیبت، پریشانی، بیماری وغیرہ میں) مبتلا کرتا ہوں اور وہ میری طرف سے اس بھیجی ہوئی پریشانی پر (راضی رہتے ہوئے) میری حمد وثنا کرتا ہے تو (میں فرشتوں کو حکم دیتا ہوں کہ) اس کے ان تمام نیک اعمال کا ثواب ویسے ہی لکھتے رہو جیسا کہ تم اس کی تندرستی کی حالت میں لکھا کرتے تھے۔

(مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 27 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْ لُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یَزَالُ الْمَلِیْلَةُ وَ الصُّدَاعُ بِالْعَبْدِ وَالْاَمَةِ وَاِنْ عَلَیْهِمَا مِنَ الْخَطَایَا مِثْلَ اُحُدٍ، فَمَا یَدَعُهُمَا وَعَلَیْهِمَا مِثْقَالُ خَرْدَلَةٍ۔ رواه ابويعلى ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ٣/٢٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان بندے اور بندی پر مسلسل رہنے والا اندرونی بخار یا سر کا درد ان کے گناہوں میں سے رائی کے دانے کے برابر بھی کسی گناہ کو نہیں چھوڑتے اگرچہ ان کے گناہ اُحد پہاڑ کے برابر ہوں۔

(ابویعلی، مجمع الزوائد)

﴿ 28 ﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: صُدَاعُ الْمُؤْمِنِ وَشَوْكَةٌ یُشَاكُهَا اَوْشَیْءٌ یُؤْذِیْهِ یَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ دَرَجَةً، وَیُكَفِّرُ عَنْهُ بِهَا ذُنُوْبَهُ۔

رواه ابن ابى الدنيا ورواته ثقات، الترغيب ٤/٢٩٧

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے سر کا درد اور وہ کانٹا جو اسے چبھتا ہے یا اور کوئی چیز جو اسے تکلیف دیتی ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی وجہ سے اس مؤمن کا ایک درجہ بلند فرمائیں گے اور اس تکلیف کے باعث اُس کے گناہوں کو معاف فرمائیں گے۔ (ابن ابی الدنیا، ترغیب)

﴿ 29 ﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ تَصْرَّعَ

مِنْ مَرَضٍ اِلَّا بَعَثَهُ اللّٰهُ مِنْهُ طَاهِرًا۔ رواه الطبرانی فی الکبیر ورجاله ثقات، مجمع الزّوَائِد ٣/٣١

حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ بیماری کے وجہ سے (اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوکر) گڑگڑاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بیماری سے اس حال میں شفا عطا فرمائیں گے کہ وہ گناہوں سے بالکل پاک صاف ہوگا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 30 ﴾ عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ مُرْسَلًا مَرْفُوْعًا قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَيُكَفِّرُ عَنِ الْمُؤْمِنِ خَطَايَاهُ كُلَّهَا بِحُمّٰى لَيْلَةٍ۔ رواه ابن ابی الدنیا وقال ابن المبارك عقب رواية له انه من جيد الحديث ثم قال وشوا هده كثيرة يؤكد بعضها بعضا، اتحاف ٩/٥٢٦

حضرت حسنؒ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک رات کے بخار سے مؤمن کے سارے گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔ (ابن ابی الدنیا، اتحاف)

﴿ 31 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِی الْمُؤْمِنَ وَلَمْ يَشْكُنِیْ اِلٰى عُوَّادِهٖ اَطْلَقْتُهُ مِنْ اَسَارِیْ، ثُمَّ اَبْدَلْتُهُ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهٖ، وَدَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهٖ، ثُمَّ يَسْتَاْنِفُ الْعَمَلَ۔

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبی ١/٣٤٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں: جب میں اپنے مؤمن بندے کو (کسی بیماری میں) مبتلا کرتا ہوں پھر وہ اپنی عیادت کرنے والوں سے میری شکایت نہیں کرتا تو میں اسے اپنی قید سے آزاد کردیتا ہوں یعنی اس کے گناہ معاف کردیتا ہوں۔ پھر اسے اس کے گوشت سے بہتر گوشت دیتا ہوں اور اس کے خون سے بہتر خون دیتا ہوں یعنی اس کو تندرستی دے دیتا ہوں پھر اب وہ دوبارہ (بیماری سے اٹھنے کے بعد) نئے سرے سے عمل کرنا شروع کرتا ہے (کیونکہ پچھلے تمام گناہ معاف ہوچکے ہوتے ہیں)۔ (مستدرک حاکم)

﴿ 32 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ وُعِكَ لَيْلَةً فَصَبَرَ وَرَضِیَ بِهَا عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ۔

رواه ابن ابی الدنیا فی کتاب الرضا وغیره، الترغیب ٤/٢٩٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو ایک رات بخار آئے اور وہ صبر کرے اور اس بخار کے باوجود اللہ تعالیٰ سے راضی رہے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جائے گا جیسا کہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔ (ابن ابی الدنیا، ترغیب)

﴿ 33 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: مَنْ اَذْهَبْتُ حَبِیْبَتَیْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ اَرْضَ لَهٗ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ.

رواہ الترمذی وقال: ھذاحدیث حسن صحیح،باب ماجاء فی ذھاب البصر، رقم: ۲۴۰۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشادِ مبارک نقل فرماتے ہیں: جس بندہ کی میں دو محبوب ترین چیزیں یعنی آنکھیں لے لوں اور وہ اس پر صبر کرے اور اجر و ثواب کی امید رکھے تو میں اس کے لئے جنت سے کم بدلہ پر راضی نہیں ہوں گا۔

(ترمذی)

﴿ 34 ﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا.

رواہ البخاری،باب یکتب للمسافر......، رقم: ۲۹۹۶

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ بیمار پڑ جاتا ہے یا سفر پر جاتا ہے تو اس کے لئے اُس جیسے اعمال کا اجر و ثواب لکھا جاتا ہے جو اعمال وہ تندرستی یا گھر پر قیام کی حالت میں کیا کرتا تھا۔ (بخاری)

﴿ 35 ﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ، مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ.

رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن، باب ماجاء فی التجار......،رقم: ۱۲۰۹

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پوری سچائی اور امانت داری کے ساتھ کاروبار کرنے والا تاجر انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی)

﴿ 36 ﴾ عَنْ رِفَاعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ التُّجَّارَ یُبْعَثُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

فُجَّارًا، اِلَّا مَنِ اتَّقَى اللهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ۔

رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن صحیح، باب ماجاء فی التجار......، رقم ۱۲۱۰

حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تاجر لوگ قیامت کے دن گنہگار اٹھائے جائیں گے سوائے ان تاجروں کے جنہوں نے اپنی تجارت میں پرہیز گاری اختیار کی یعنی خیانت اور فریب دہی وغیرہ میں مبتلا نہیں ہوئے اور نیکی کی یعنی اپنے تجارتی معاملات میں لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور سچ پر قائم رہے۔ (ترمذی)

﴿ 37 ﴾ عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ ابْنَةِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَّمَتْ اِلَيْهِ طَعَامًا، فَقَالَ: كُلِيْ، فَقَالَتْ: اِنِّيْ صَائِمَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهُ حَتّٰى يَفْرُغُوْا، وَرُبَّمَا قَالَ: حَتّٰى يَشْبَعُوْا۔

رواہ الترمذی وقال: ھذاحدیث حسن صحیح، باب ماجاء فی فضل الصائم اذا اکل عندہ، رقم: ۷۸۵

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اُم عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لائے۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپ نے ان سے فرمایا: تم بھی کھاؤ۔ انہوں نے عرض کیا: میرا روزہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے تو کھانے والوں کے فارغ ہونے تک فرشتے اس روزہ دار کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 38 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ شَجَرَةً كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِيْنَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا، فَدَخَلَ الْجَنَّةَ۔

رواہ مسلم، باب فضل ازالۃ الاذی عن الطریق، رقم: ٦٦٧٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا۔ ایک شخص نے آکر اسے کاٹ دیا تو وہ (اس عمل کی وجہ سے) جنت میں داخل ہوگیا۔ (مسلم)

﴿ 39 ﴾ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: اُنْظُرْ فَاِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهُ بِتَقْوٰى۔ رواہ احمد ۱۵۸/۵

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: دیکھو! تم اپنی ذات سے نہ کسی گورے سے بہتر ہو نہ کسی کالے سے البتہ تم تقویٰ کی وجہ سے افضل ہو سکتے ہو۔ (مسند احمد)

﴿ 40 ﴾ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ لَوْ جَاءَ اَحَدُكُمْ يَسْاَلُهُ دِيْنَارًا لَمْ يُعْطِهِ، وَلَوْ سَاَلَهُ دِرْهَمًا لَمْ يُعْطِهِ، وَلَوْ سَاَلَهُ فِلْسًا لَمْ يُعْطِهِ، وَلَوْ سَاَلَ اللهَ الْجَنَّةَ اَعْطَاهُ اِيَّاهَا، ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَاَ بَرَّهُ.

رواه الطبراني في الاوسط ورجال الصحيح ،مجمع الزوائد ١٠/٤٦٦

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ان میں سے کوئی شخص تم میں سے کسی کے پاس آئے اور دینار مانگے تو وہ اس کو نہ دے، اگر ایک درہم مانگے تو وہ بھی نہ دے اور اگر ایک پیسہ مانگے تو وہ اس کو ایک پیسہ تک نہ دے (لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا یہ مقام ہے کہ) اگر وہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگ لے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت دے دیں۔ (اس شخص کے بدن پر صرف) دو پرانی چادریں ہوں، اس کی بالکل پرواہ نہ کی جاتی ہو (لیکن) اگر وہ اللہ تعالیٰ (کے بھروسے) پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی قسم کو پورا کر دیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

حسنِ اخلاق

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [الحجر: ٨٨]

اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول ﷺ سے خطاب ہے: اور مسلمانوں پر شفقت رکھئے۔ (حجر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَسَارِعُوْآ اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ لا اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ○ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ [ال عمران ١٣٣-١٣٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اپنے رب کی بخشش کی طرف دوڑو اور نیز اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی ایسی ہے جیسے آسمانوں کا اور زمینوں کا پھیلاؤ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے (یعنی اُن اعلیٰ درجہ کے مسلمانوں کے لئے ہیں) جو خوشحالی اور تنگدستی دونوں حالتوں میں نیک کاموں میں خرچ کرتے رہتے ہیں اور غصہ کو ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے نیک لوگوں کو پسند کرتے ہیں۔ (آلِ عمران)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا﴾

[الفرقان: ٦٣]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور رحمان کے (خاص) بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں۔ (فرقان)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ﴾ [الشوریٰ: ٤٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (اور برابر کا بدلہ لینے کے لئے ہم نے اجازت دے رکھی ہے کہ) برائی کا بدلہ تو اسی طرح کی برائی ہے (لیکن اس کے باوجود) جو شخص درگذر کرے اور (باہمی معاملہ کی) اصلاح کرلے (جس سے دشمنی ختم ہوجائے اور دوستی ہوجائے کہ یہ معافی سے بھی بڑھ کر ہے) تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے (اور جو بدلہ لینے میں زیادتی کرنے لگے تو سن لے کہ) واقعی اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتے۔ (شوریٰ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴾ [الشوریٰ: ٣٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب غصہ ہوتے ہیں تو معاف کردیتے ہیں۔ (الشوریٰ)

وَقَالَ تَعَالٰی حِكَايَةً عَنْ قَوْلِ لُقْمٰنَ: ﴿ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ○ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ﴾ [لقمٰن: ١٨-١٩]

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی: اور (بیٹا) لوگوں سے بے رخی کا برتاؤ نہ کیا کرو اور زمین پر متکبرانہ چال سے نہ چلا کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے، شیخی مارنے والے کو پسند نہیں کرتے۔ اور اپنی چال میں اعتدال اختیار کرو اور (بولنے میں) اپنی آواز کو پست کرو یعنی شور مت مچاؤ (اگر اونچی آواز سے بولنا ہی کوئی کمال ہوتا تو گدھے کی آواز اچھی ہوتی جب کہ) آوازوں میں سب سے بُری آواز گدھوں کی آواز ہے۔ (لقمٰن)

احادیث نبویہ

﴿ 41 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ

لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ۔ رواه ابوداؤد، باب في حسن الخلق، رقم: ٤٧٩٨

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مؤمن اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے روزہ رکھنے والے اور رات بھر عبادت کرنے والے کے درجہ کو حاصل کر لیتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿ 42 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِكُمْ۔ رواه احمد ٢/٤٧٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان والوں میں کامل ترین مؤمن وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور تم میں سے وہ لوگ سب سے بہتر ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ (برتاؤ میں) سب سے اچھے ہوں۔ (مسند احمد)

﴿ 43 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهِ۔

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب في استكمال الايمان......، رقم: ٢٦١٢

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کامل ترین ایمان والوں میں سے وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور جس کا برتاؤ اپنے گھر والوں کے ساتھ سب سے زیادہ نرم ہو۔ (ترمذی)

﴿ 44 ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَجِبْتُ لِمَنْ يَشْتَرِي الْمَمَالِيْكَ بِمَالِهِ، ثُمَّ يُعْتِقُهُمْ كَيْفَ لَا يَشْتَرِي الْاَحْرَارَ بِمَعْرُوْفِهِ؟ فَهُوَ اَعْظَمُ ثَوَابًا۔

رواه ابو الغنائم النرسي في قضاء الحوائج وهو حديث حسن، الجامع الصغير ٢/١٤٩

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو اپنے مال سے تو غلاموں کو خریدتا ہے پھر ان کو آزاد کرتا ہے وہ بھلائی کا معاملہ کر کے آزاد آدمیوں کو کیوں نہیں خریدتا جب کہ اس کا ثواب بہت زیادہ ہے؟ (یعنی جب وہ لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرے گا تو لوگ اس کے غلام بن جائیں گے)۔ (قضاء الحوائج، جامع صغیر)

﴿ 45 ﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَنَا زَعِیْمٌ بِبَیْتٍ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَاِنْ کَانَ مُحِقًّا، وَبِبَیْتٍ فِیْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْکَذِبَ وَاِنْ کَانَ مَازِحًا، وَبِبَیْتٍ فِیْ اَعْلَی الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ.

رواہ ابوداؤد، باب فی حسن الخلق، رقم: ٤٨٠٠

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص کے لئے جنت کے اطراف میں ایک گھر (دلانے) کی ذمہ داری لیتا ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود بھی جھگڑا چھوڑ دے اور اس شخص کے لئے جنت کے درمیان میں ایک گھر (دلانے) کی ذمہ داری لیتا ہوں جو مذاق میں بھی جھوٹ چھوڑ دے اور اس شخص کے لئے جنت کے بلند ترین درجہ میں ایک گھر (دلانے) کی ذمہ داری لیتا ہوں جو اپنے اخلاق اچھے بنالے۔ (ابوداؤد)

﴿ 46 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ لَقِیَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِمَا یُحِبُّ اللّٰہُ لِیَسُرَّهٗ بِذٰلِكَ سَرَّهُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

رواہ الطبرانی فی الصغیر واسنادہ حسن، مجمع الزوائد ٨/٣٥٣

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو خوش کرنے کے لئے اس طرح ملتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں (مثلاً خندہ پیشانی کے ساتھ) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے خوش کردیں گے۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 47 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ الْمُسْلِمَ الْمُسَدِّدَ لَیُدْرِكُ دَرَجَةَ الصَّوَّامِ الْقَوَّامِ بِآیَاتِ اللّٰہِ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ وَکَرَمِ ضَرِیْبَتِهٖ.

رواہ احمد ٢/١٧٧

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: وہ مسلمان جو شریعت پر عمل کرنے والا ہو اپنی طبیعت کی شرافت اور اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے اس شخص کے درجہ کو پالیتا ہے جو رات کو نماز میں بہت زیادہ قرآن کریم پڑھنے والا اور بہت روزے رکھنے والا ہو۔ (مسند احمد)

﴿ 48 ﴾ عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ شَیْءٍ اَثْقَلُ فِیْ الْمِیْزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ۔ رواه ابوداؤد، باب فی حسن الخلق، رقم: ٤٧٩٩

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) مؤمن کے ترازو میں اچھے اخلاق سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہیں ہوگی۔ (ابوداؤد)

﴿ 49 ﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: آخِرُ مَا اَوْصَانِیْ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِیْنَ وَضَعْتُ رِجْلِیْ فِی الْغَرْزِ اَنْ قَالَ لِیْ: اَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ۔

رواه الامام مالك فی الموطاء ماجاء فی حسن الخلق ص ٧٠٤

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آخری نصیحت جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمائی جس وقت میں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھ لیا تھا وہ یہ تھی: مُعاذ! اپنے اخلاق کو لوگوں کے لئے اچھا بناؤ۔ (مؤطا امام مالک)

﴿ 50 ﴾ عَنْ مَالِكٍ رَحِمَهُ اللهُ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ۔ رواه الامام مالك فی الموطاء ماجاء فی حسن الخلق ص ٧٠٥

حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اچھے اخلاق کو مکمل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ (موطا امام مالک)

﴿ 51 ﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبِكُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَحَاسِنَكُمْ اَخْلَاقًا (الحدیث) رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی معالی الاخلاق، رقم: ٢٠١٨

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سب میں سے مجھے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں گے۔ (ترمذی)

﴿ 52 ﴾ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ؟ فَقَالَ: اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْاِثْمُ مَاحَاكَ فِیْ صَدْرِكَ، وَكَرِهْتَ اَنْ یَطَّلِعَ عَلَیْهِ النَّاسُ۔ رواه مسلم، باب تفسیر البر و الاثم، رقم: ٦٥١٦

حضرت نواس بن سَمعان انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تمہیں یہ بات ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس کی خبر ہو۔ (مسلم)

﴿ 53 ﴾ عَنْ مَكْحُوْلٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ كَالْجَمَلِ الْآنِفِ اِنْ قِيْدَ انْقَادَ، وَاِنْ اُنِيْخَ عَلٰى صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ.

رواه الترمذی مرسلا، مشکوٰة المصابیح، رقم: ٥٠٨٦

حضرت مکحولؒ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان والے لوگ اللہ تعالیٰ کا بہت حکم ماننے والے اور نہایت نرم طبیعت ہوتے ہیں جیسے تابعدار اونٹ جدھر اس کو چلایا جاتا ہے چلا جاتا ہے اور اگر اس کو کسی چٹان پر بٹھا دیا جاتا ہے تو اسی پر بیٹھ جاتا ہے۔

(ترمذی، مشکوۃ المصابیح)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ چٹان پر بیٹھنا بہت مشکل ہے مگر اس کے باوجود بھی وہ اپنے مالک کی بات مان کر اس پر بیٹھ جاتا ہے۔ (مجمع بحار الانوار)

﴿ 54 ﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ، وَبِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ؟ عَلٰى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب فضل كل قريب هين سهل، رقم: ٢٤٨٨

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ وہ شخص کون ہے جو آگ پر حرام ہوگا اور جس پر آگ حرام ہوگی؟ (سنو میں بتاتا ہوں) دوزخ کی آگ حرام ہے ہر ایسے شخص پر جو لوگوں سے قریب ہونے والا، نہایت نرم مزاج اور نرم طبیعت ہو۔ (ترمذی)

فائدہ: لوگوں سے قریب ہونے والے سے مراد وہ شخص ہے جو نرم خوئی کی وجہ سے لوگوں سے خوب ملتا جلتا ہو اور لوگ بھی اس کی اچھی خصلت کی وجہ سے اس سے بے تکلف اور محبت سے ملتے ہوں۔ (معارف الحدیث)

﴿ 55 ﴾ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَخِيْ بَنِيْ مُجَاشِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ

ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ، وَلَا يَبْغِىَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ۔ (و هو جزء من الحديث) ـ رواه مسلم، باب الصفات التى يعرف بها فى الدنيا......،رقم: ۷۲۱۰

قبیلہ بنی مجاشع کے حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف اس بات کی وحی فرمائی ہے کہ تم لوگ اس قدر تواضع اختیار کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور کوئی کسی پر ظلم نہ کرے۔ (مسلم)

﴿ 56 ﴾ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِيْ نَفْسِهٖ صَغِيْرٌ وَفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ وَفِيْ نَفْسِهٖ كَبِيْرٌ حَتّٰى لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ اَوْ خِنْزِيْرٍ۔

رواه البيهقى فى شعب الايمان ۲۷۶/۶

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ (کی رضا حاصل کرنے) کے لئے تواضع کو اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرماتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے خیال اور اپنی نگاہ میں تو چھوٹا ہوتا ہے لیکن لوگوں کی نگاہ میں اونچا ہوتا ہے۔ اور جو تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو گرا دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کی نگاہوں میں چھوٹا ہو جاتا ہے اگرچہ خود اپنے خیال میں بڑا ہوتا ہے لیکن دوسروں کی نظروں میں وہ کتے اور خنزیر سے بھی زیادہ ذلیل ہو جاتا ہے۔ (بیہقی)

﴿ 57 ﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ۔ رواه مسلم، باب تحريم الكبر وبيانه، رقم: ۲۶۷

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو۔ (مسلم)

﴿ 58 ﴾ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

رواه الترمذى وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء فى كراهية قيام الرَّجُلِ للرَّجُلِ، رقم: ۲۷۵۵

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے

سنا: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ لوگ اس (کی تعظیم) کے لئے کھڑے رہیں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ (ترمذی)

فائدہ: اس وعید کا تعلق اس صورت سے ہے کہ جب کوئی آدمی خود یہ چاہے کہ لوگ اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوں لیکن اگر کوئی خود بالکل نہ چاہے مگر دوسرے لوگ اکرام اور محبت کے جذبہ میں اس کے لئے کھڑے ہوجائیں تو یہ اور بات ہے۔ (معارف الحدیث)

﴿ 59 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: وَكَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذٰلِكَ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب ما جاء في كراهية قيام الرجل للرجل، رقم: ٢٧٥٤

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کے نزدیک کوئی شخص بھی رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبوب نہیں تھا۔ اس کے باوجود وہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آپؐ اس کو ناپسند فرماتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 60 ﴾ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِيْ جَسَدِهِ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهِ خَطِيْئَةً.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث غريب، باب ماجاء في العفو رقم: ١٣٩٣

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جس شخص کو بھی (کسی کی طرف سے) جسمانی تکلیف پہنچے پھر وہ اس کو معاف کردے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں اور ایک گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 61 ﴾ عَنْ جَوْدَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰى اَخِيْهِ بِمَعْذِرَةٍ، فَلَمْ يَقْبَلْهَا، كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيْئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ.

رواه ابن ماجه، باب المعاذير، رقم: ٣٧١٨

حضرت جودان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے سامنے عذر پیش کرتا ہے اور وہ اس کے عذر کو قبول نہیں کرتا تو اس کو ایسا گناہ ہوگا جیسا ناحق ٹیکس وصول کرنے والے کا گناہ ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ)

﴿ 62 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ مُوْسَی بْنُ عِمْرَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ: یَا رَبِّ! مَنْ اَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ؟ قَالَ: مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ۔

رواه البیهقی فی شعب الایمان ٦/٣١٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا: اے میرے رب! آپ کے بندوں میں آپ کے نزدیک زیادہ عزت والا کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وہ بندہ جو بدلہ لے سکتا ہو اور پھر معاف کر دے۔ (بیہقی)

﴿ 63 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللهِ! کَمْ اَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ؟ فَصَمَتَ عَنْهُ النَّبِیُّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: یَارَسُوْلَ اللهِ! کَمْ اَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ؟ قَالَ: کُلَّ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ مَرَّةً۔

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی العفو عن الخادم، رقم: ١٩٤٩

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں (اپنے) خادم کی غلطی کو کتنی مرتبہ معاف کروں؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ انہوں نے پھر وہی عرض کیا: یارسول اللہ! میں (اپنے) خادم کو کتنی مرتبہ معاف کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزانہ ستر مرتبہ۔ (ترمذی)

﴿ 64 ﴾ عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ رَجُلًا کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ اَتَاهُ الْمَلَكُ لِیَقْبِضَ رُوْحَهُ فَقِیْلَ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَیْرٍ؟ قَالَ: مَا اَعْلَمُ، قِیْلَ لَهُ: اُنْظُرْ، قَالَ: مَا اَعْلَمُ شَیْئًا غَیْرَ اَنِّیْ کُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا وَاُجَازِیْهِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ، فَاَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ۔

رواه البخاری، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، رقم: ٣٤٥١

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم سے پہلے کسی امت میں ایک آدمی تھا۔ جب موت کا فرشتہ اس کی روح قبض کرنے آیا (اور روح قبض ہونے کے بعد وہ اس دنیا سے دوسرے عالم کی طرف منتقل ہو گیا) تو اس سے پوچھا گیا

کہ تونے دنیا میں کوئی نیک عمل کیا تھا؟ اس نے عرض کیا: میرے علم میں میرا کوئی (ایسا) عمل نہیں ہے۔ اس سے کہا گیا کہ (اپنی زندگی پر) نظر ڈال (اور غور کر) اس نے پھر عرض کیا: میرے علم میں میرا کوئی (ایسا) عمل نہیں ہے سوائے اس کے کہ میں دنیا میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت اور لین دین کا معاملہ کیا کرتا تھا جس میں، میں دولت مند کو مہلت دیتا تھا اور تنگدستوں کو معاف کر دیتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جنت میں داخل فرما دیا۔ (بخاری)

﴿ 65 ﴾ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُنْجِیَہُ اللّٰہُ مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ یَضَعْ عَنْہُ۔

رواہ مسلم، باب فضل انظار المعسر ......، رقم: ٤٠٠٠

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کی تکلیفوں سے بچالیں تو اس کو چاہئے کہ تنگدست کو (جس پر اس کا قرض وغیرہ ہو) مہلت دے دے یا (اپنا پورا مطالبہ یا اس کا کچھ حصہ) معاف کر دے۔ (مسلم)

﴿ 66 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : خَدَمْتُ النَّبِیَّ ﷺ عَشْرَسِنِیْنَ بِالْمَدِیْنَةِ وَاَنَا غُلَامٌ لَیْسَ کُلُّ اَمْرِیْ کَمَا یَشْتَھِیْ صَاحِبِیْ اَنْ یَکُوْنَ عَلَیْہِ، مَاقَالَ لِیْ فِیْھَا اُفٍّ قَطُّ، وَمَا قَالَ لِیْ لِمَ فَعَلْتَ ھٰذَا، اَمْ اَلَّا فَعَلْتَ ھٰذَا۔

رواہ ابوداؤد، باب فی الحلم واخلاق النبی ﷺ، رقم: ٤٧٧٤

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں دس سال نبی کریم ﷺ کی خدمت کی۔ میں نوعمر لڑکا تھا اس لئے میرے سارے کام رسول اللہ ﷺ کی مرضی کے مطابق نہیں ہو پاتے تھے یعنی نوعمری کی وجہ سے مجھ سے بہت سی کوتاہیاں بھی ہو جاتی تھیں۔ (لیکن دس سال کی اس مدت میں) کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اف تک نہیں فرمایا: اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا، یا یہ کیوں نہ کیا۔ (ابوداؤد)

﴿ 67 ﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ ﷺ: اَوْصِنِیْ، قَالَ: لَا تَغْضَبْ، فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: لَاتَغْضَبْ۔ رواہ البخاری، باب الحذر من الغضب، رقم: ٦١١٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی وصیت فرمادیجئے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: غصہ نہ کیا کرو۔ اس شخص نے اپنی (وہی) درخواست کئی بار دہرائی۔ آپؐ نے ہر مرتبہ یہی ارشاد فرمایا: غصہ نہ کیا کرو۔ (بخاری)

﴿ 68 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِیْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔ رواه البخاری، باب الحذر من الغضب، رقم: ٦١١٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: طاقتور وہ نہیں ہے جو (اپنے مقابل کو) پچھاڑ دے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پالے۔ (بخاری)

﴿ 69 ﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَنَا: اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ، فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ۔

رواه ابوداؤد، باب مایقال عند الغضب، رقم: ٤٧٨٢

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو اس کو چاہئے کہ بیٹھ جائے اگر بیٹھنے سے غصہ چلا جائے (تو ٹھیک ہے) ورنہ اس کو چاہئے کہ لیٹ جائے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ جس حالت کی تبدیلی سے ذہن کو سکون ملے اس حالت کو اختیار کرنا چاہئے تاکہ غصہ کا نقصان کم سے کم ہو۔ بیٹھنے کی حالت میں کھڑے ہونے سے کم اور لیٹنے میں بیٹھنے سے کم نقصان کا امکان ہے۔ (مظاہر حق)

﴿ 70 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: عَلِّمُوْا وَبَشِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَاِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْكُتْ۔ رواه احمد ١/٢٣٩

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو (دین) سکھاؤ اور خوشخبریاں سناؤ اور دشواریاں پیدا نہ کرو۔ اور جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہئے کہ خاموشی اختیار کرلے۔ (مسند احمد)

﴿ 71 ﴾ عَنْ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَاِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ، وَاِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ، فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

رواہ ابوداؤد،باب مایقال عند الغضب، رقم: ٤٧٨٤

حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غصہ شیطان (کے اثر سے) ہوتا ہے۔ شیطان کی پیدائش آگ سے ہوئی ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے لہٰذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اس کو چاہئے کہ وضو کرلے۔ (ابوداؤد)

﴿ 72 ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ جُرْعَةً اَفْضَلَ عِنْدَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ تَعَالٰى. رواہ احمد ١٢٨/٢

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ (کسی چیز کا) ایسا کوئی گھونٹ نہیں پیتا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک غصہ کا گھونٹ پینے سے بہتر ہو، جس کو وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پی جائے۔ (مسند احمد)

﴿ 73 ﴾ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ اَيِّ الْحُوْرِ الْعِيْنِ شَاءَ۔ رواہ ابوداؤد،باب من كظم غيظا، رقم: ٤٧٧٧

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص غصہ کو پی جائے جبکہ اس میں غصہ کے تقاضہ کو پورا کرنے کی طاقت بھی ہو (لیکن اس کے باوجود جس پر غصہ ہے اس کو کوئی سزا نہ دے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ساری مخلوق کے سامنے بلائیں گے اور اس کو اختیار دیں گے کہ جنت کی حوروں میں سے جس حور کو چاہے اپنے لئے پسند کرلے۔

(ابوداؤد)

﴿ 74 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ قَبِلَ عُذْرَهُ۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان ٣١٥/٦

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص

اپنی زبان کو روکے رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عُیوب کو چھپاتے ہیں۔ جو شخص اپنے غصہ کو روکتا ہے (اور پی جاتا ہے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے اپنے عذاب کو روکیں گے اور جو شخص (اپنے گناہ پر نادم ہوکر) اللہ تعالیٰ سے معذرت کرتا ہے یعنی معافی چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول فرمالیتے ہیں۔ (بیہقی)

﴿ 75 ﴾ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِلْاَشَجِّ. اَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ.: اِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ: الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ. (وهو جزء من الحديث)

رواه مسلم، باب الامر بالايمان بالله تعالى......،رقم: ١١٧

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ عبد قیس کے سردار حضرت اَشَجّ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔ ایک حلم یعنی نرمی اور برداشت دوسرے جلد بازی سے کام نہ کرنا۔ (مسلم)

﴿ 76 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَا عَائِشَةُ! اِنَّ اللهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ، وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ.

رواه مسلم، باب فضل الرفق،رقم: ٦٦٠١

امّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عائشہ! اللہ تعالیٰ (خود بھی) نرم و مہربان ہیں (اور بندوں کے لئے بھی ان کے آپس کے معاملات میں) نرمی اور مہربانی کرنا ان کو پسند ہے، نرمی پر اللہ تعالیٰ جو کچھ (اجر و ثواب اور مقاصد میں کامیابی) عطا فرماتے ہیں وہ سختی پر عطا نہیں فرماتے اور نرمی کے علاوہ کسی چیز پر بھی عطا نہیں فرماتے۔ (مسلم)

﴿ 77 ﴾ عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ، يُحْرَمِ الْخَيْرَ.

رواه مسلم، باب فضل الرفق، رقم: ٦٥٩٨

حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نرمی (کی صفت) سے محروم رہا وہ (ساری) بھلائی سے محروم رہا۔ (مسلم)

﴿ 78 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ

أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

رواه البغوی فی شرح السنة ۷٤/۱۳

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) نرمی میں سے حصہ دیا گیا اس کو دنیا وآخرت کی بھلائیوں میں سے حصہ دیا گیا اور جو شخص نرمی کے حصہ سے محروم رہا وہ دنیا اور آخرت کی بھلائیوں سے محروم رہا۔

(شرح السنہ)

﴿ 79 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يُرِيْدُ اللهُ بِأَهْلِ بَيْتٍ رِفْقًا إِلَّا نَفَعَهُمْ وَلَا يَحْرِمُهُمْ إِيَّاهُ إِلَّا ضَرَّهُمْ.

رواه البیهقی فی شعب الایمان، مشكاة المصابيح، رقم: ۵۱۰۳

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جن گھر والوں کو نرمی کی توفیق دیتے ہیں انہیں نرمی کے ذریعہ نفع پہنچاتے ہیں اور جن گھر والوں کو نرمی سے محروم رکھتے ہیں انہیں اس کے ذریعہ نقصان پہنچاتے ہیں۔ (بیہقی، مشکوۃ)

﴿ 80 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ الْيَهُوْدَ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوْا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللهُ وَغَضِبَ اللهُ عَلَيْكُمْ، قَالَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ! عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ، قَالَتْ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ: أَوَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قُلْتُ؟ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِيْ فِيْهِمْ، وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ.

رواه البخاری، باب لم یكن النبی ﷺ فاحشا ولا متفاحشا، رقم ۶۰۳۰

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ (جس کا مطلب یہ ہے کہ تم کو موت آئے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جواب میں کہا: تم ہی کو موت آئے اور تم پر اللہ کی لعنت اور اس کا غصہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عائشہ! ٹھہرو، نرمی اختیار کرو، سختی اور بدزبانی سے بچو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا کہ میں نے اس کے جواب میں کیا کہا؟ میں نے ان کی بات ان ہی

پر لوٹادی (کہ تم ہی کو آئے) میری بددعا ان کے حق میں قبول ہوگی اور ان کی بددعا میرے بارے میں قبول نہیں ہوگی۔　(بخاری)

﴿ 81 ﴾ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: رَحِمَ اللهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ، وَاِذَا اشْتَرَى، وَاِذَا اقْتَضَى۔

رواہ البخاری،باب السھولة والسماحة فی الشراء والبیع……، رقم: ٢٠٧٦

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اس بندہ پر جو بیچنے، خریدنے اور اپنے حق کا تقاضا کرنے اور وصول کرنے میں نرمی اختیار کرے۔　(بخاری)

﴿ 82 ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ، وَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ، اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ۔　رواہ ابن ماجه، باب الصبر علی البلاء، رقم: ٤٠٣٢

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مؤمن جو لوگوں سے ملتا جلتا ہو اور ان سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر کرتا ہو وہ اس مؤمن سے افضل ہے جو لوگوں کے ساتھ میل جول نہ رکھتا ہو اور ان سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر نہ کرتا ہو۔

(ابن ماجہ)

﴿ 83 ﴾ عَنْ صُهَیْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَیْرٌ، وَلَیْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ، فَكَانَ خَیْرًا لَهُ، وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ، فَكَانَ خَیْرًا لَهُ۔　رواہ مسلم، باب المؤمن امرہ کله خیر،رقم: ٧٥٠٠

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کے ہر معاملہ اور ہر حال میں اس کے لئے خیر ہی خیر ہے اور یہ بات صرف مؤمن ہی کو حاصل ہے۔ اگر اس کو کوئی خوشی پہنچتی ہے اس پر وہ اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہے تو یہ شکر کرنا اس کے لئے خیر کا سبب ہے یعنی اس میں اجر ہے۔ اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے اس پر وہ صبر کرتا ہے تو یہ صبر کرنا بھی اس کے لئے خیر کا سبب ہے یعنی اس میں بھی اجر ہے۔ (مسلم)

﴿ 84 ﴾ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ۔ (رواه احمد ١/٤٠٣)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ یا اللہ! آپ نے میرے جسم کی ظاہری بناوٹ اچھی بنائی ہے میرے اخلاق بھی اچھے کر دیجئے۔ (مسند احمد)

﴿ 85 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا اَقَالَهُ اللهُ عَثْرَتَهُ۔ رواه ابوداؤد، باب في فضل الاقالة، رقم: ٣٤٦٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسلمان کی بیچی یا خریدی ہوئی چیز کی واپسی پر راضی ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی لغزش کو معاف فرما دیتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿ 86 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا عَثْرَتَهُ، اَقَالَهُ اللهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحيح ١١/٤٠٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کی لغزش کو معاف کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی لغزش کو معاف فرمائیں گے۔ (ابن حبان)

مسلمانوں کے حقوق

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ [الحجرات: ۱۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ (حجرات)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤی اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤی اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ○ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ﴾ [الحجرات: ۱۱-۱۳]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! نہ تو مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہئے شاید کہ (جن پر ہنسا جاتا ہے) وہ اُن (ہنسنے والوں) سے (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) بہتر ہوں اور نہ عورتوں کو

عورتوں پر ہنسنا چاہئے شاید کہ (جن پر ہنسا جاتا ہے) وہ اُن (ہنسنے والی عورتوں) سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہوں اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کے بُرے نام رکھو (کیونکہ یہ سب باتیں گناہ کی ہیں اور) ایمان لانے کے بعد (مسلمانوں پر) گناہ کا نام لگنا ہی بُرا ہے اور جو ان حرکتوں سے باز نہ آئیں گے تو وہ ظلم کرنے والے (اور حقوق العباد کو ضائع کرنے والے) ہیں (تو جو سزا ظالموں کو ملے گی وہی ان کو ملے گی)۔ ایمان والو! بہت سی بدگمانیوں سے بچا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں (اور بعض جائز بھی ہوتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا تو اس لئے تحقیق کرلو ہر موقع اور ہر معاملے میں، بدگمانی نہ کرو) اور (کسی کے عیب کا) سراغ مت لگایا کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرو، کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس کو تو تم برا سمجھتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو (اور توبہ کرلو) بیشک اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے (اور) مہربان ہیں۔ اے لوگو! ہم نے تم (سب) کو ایک مرد اور ایک عورت (یعنی آدم وحوا) سے پیدا کیا (اس میں تو سب برابر ہیں اور پھر جس بات میں فرق رکھا وہ یہ کہ) تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے (یہ صرف اس لئے) تا کہ تمہیں آپس میں پہچان ہو (جس میں مختلف مصلحتیں ہیں، یہ مختلف قبائل اس لئے نہیں کہ ایک دوسرے پر فخر کرو کیونکہ) اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو تم سب میں بڑا عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے اللہ تعالیٰ خوب جاننے والے (اور سب کے حال سے) باخبر ہیں۔

(حجرات)

فائدہ: غیبت کو مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانے کی طرح فرمایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسے انسان کا گوشت نوچ نوچ کر کھانے سے اس کو تکلیف ہوتی ہے اسی طرح مسلمان کی غیبت سے اس کو تکلیف ہوتی ہے لیکن جیسے مرے ہوئے انسان کو تکلیف کا اثر نہیں ہوتا ہے اسی طرح جس کی غیبت ہوتی ہے اس کو معلوم نہ ہونے تک تکلیف نہیں ہوتی۔

وَقَالَ تَعَالٰی: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا قف فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۞

[النساء: ۱۳۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے سچی گواہی دو خواہ (اس میں) تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو۔ اور گواہی کے وقت یہ خیال نہ کرو (کہ جس کے مقابلہ میں ہم گواہی دے رہے ہیں) یہ امیر ہے (اس کو نفع پہنچانا چاہئے) یا یہ غریب ہے (اس کا کیسے نقصان کردیں تم کسی کی امیری غریبی کو نہ دیکھو کیونکہ) وہ شخص اگر امیر ہے تو بھی اور غریب ہے تو بھی دونوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو زیادہ تعلق ہے (اتنا تعلق تم کو نہیں) لہٰذا تم گواہی دینے میں نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ کہیں تم حق اور انصاف سے ہٹ جاؤ اور اگر تم ہیر پھیر سے گواہی دو گے یا گواہی سے بچنا چاہو گے تو (یاد رکھنا کہ) اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال کی پوری خبر رکھتے ہیں۔ (نساء)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَاؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا﴾ [النساء: ٨٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم اس سے بہتر الفاظ میں سلام کا جواب دو یا کم از کم جواب میں وہی الفاظ کہہ دو جو پہلے شخص نے کہے تھے بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا یعنی ہر عمل کا حساب لینے والے ہیں۔ (نساء)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا﴾ [بني اسرائيل: ٢٣، ٢٤]

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور آپ کے رب نے یہ حکم دے دیا ہے کہ اس معبود برحق کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور تم والدین کے ساتھ حُسن سلوک سے پیش آؤ اگر ان میں سے ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اس وقت بھی کبھی ان کو ''ہوں'' مت کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور انتہائی نرمی اور ادب کے ساتھ ان سے بات کرنا۔ اور ان کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا اور یوں دعا کرتے رہنا: اے میرے رب! جس طرح انہوں نے بچپنے میں میری پرورش کی ہے اسی طرح آپ بھی ان دونوں پر رحم

فرمائیے۔ (بنی اسرائیل)

احادیثِ نبویہ

﴿ 87 ﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتَّةٌ بِالْمَعْرُوْفِ: يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَيُجِيْبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَعُوْدُهُ إِذَا مَرِضَ، وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ، وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔

رواه ابن ماجه، باب ماجاء في عيادة المريض، رقم: ١٤٣٣

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں: جب ملاقات ہو تو اس کو سلام کرے، جب دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کرے، جب اسے چھینک آئے (اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) کہے تو اس کے جواب میں يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہے، جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے، جب انتقال کر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جائے اور اس کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (ابن ماجہ)

﴿ 88 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ۔ رواه البخاري، باب الأمر باتباع الجنائز، رقم: ١٢٤٠

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کے جواب میں "يَرْحَمُكَ اللّٰهُ" کہنا۔ (بخاری)

﴿ 89 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا، وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا، اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ۔ رواه مسلم، باب بيان انه لا يدخل الجنة الا المؤمنون......، رقم: ١٩٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جنت

میں نہیں جاسکتے جب تک مؤمن نہ ہو جاؤ (یعنی تمہاری زندگی ایمان والی زندگی نہ ہو جائے) اور تم اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتے جب تک آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتادوں جس کے کرنے سے تمہارے درمیان محبت پیدا ہو جائے؟ (وہ یہ ہے کہ) سلام کو آپس میں خوب پھیلاؤ۔ (مسلم)

﴿ 90 ﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَفْشُوا السَّلَامَ کَیْ تَعْلُوْا۔ رواہ الطبرانی واسنادہ حسن، مجمع الزوائد ٨/٦٥

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلام کو خوب پھیلاؤ تاکہ تم بلند ہو جاؤ۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 91 ﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ یَعْنِی۔ ابْنَ مَسْعُوْدٍ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلسَّلَامُ اِسْمٌ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَضَعَہُ فِی الْاَرْضِ فَاَفْشُوْہُ بَیْنَکُمْ، فَاِنَّ الرَّجُلَ الْمُسْلِمَ اِذَا مَرَّ بِقَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِمْ فَرَدُّوْا عَلَیْہِ، کَانَ لَہٗ عَلَیْہِمْ فَضْلُ دَرَجَۃٍ بِتَذْکِیْرِہٖ اِیَّاھُمُ السَّلَامَ، فَاِنْ لَمْ یَرُدُّوْا عَلَیْہِ رَدَّ عَلَیْہِ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِنْھُمْ۔

رواہ البزار والطبرانی واحداسنادی البزار جید قوی، الترغیب ٣/٤٢٧

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اتارا ہے لہٰذا اس کو آپس میں خوب پھیلاؤ کیونکہ مسلمان جب کسی قوم پر گذرتا ہے اور ان کو سلام کرتا ہے اور وہ اس کو جواب دیتے ہیں تو ان کو سلام یاد دلانے کی وجہ سے سلام کرنے والے کو اس قوم پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہوتی ہے اور اگر وہ جواب نہیں دیتے تو فرشتے جو انسانوں سے بہتر ہیں اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ (بزار، طبرانی، ترغیب)

﴿ 92 ﴾ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَی الرَّجُلِ لَا یُسَلِّمُ عَلَیْہِ اِلَّا لِلْمَعْرِفَۃِ۔ رواہ احمد ١/٤٠٦

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علاماتِ قیامت میں سے ایک علامت یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو صرف جان پہچان کی بنیاد پر سلام

کرے (نہ کہ مسلمان ہونے کی بنیاد پر)۔ (مسند احمد)

﴿ 93 ﴾ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عَشْرٌ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: عِشْرُوْنَ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: ثَلَاثُوْنَ.

رواه ابوداؤد، باب كيف السلام، رقم: ٥١٩٥

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے السلام علیکم کہا، آپ نے ان کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ مجلس میں بیٹھ گئے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: دس یعنی ان کے لئے ان کے سلام کی وجہ سے دس نیکیاں لکھی گئیں۔ پھر ایک اور صاحب آئے اور انہوں نے السلام علیکم وَرَحْمَةُ اللهِ کہا، آپؐ نے ان کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ صاحب بیٹھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیس یعنی ان کے لئے بیس نیکیاں لکھی گئیں۔ پھر ایک تیسرے صاحب آئے اور انہوں نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا، آپؐ نے ان کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ مجلس میں بیٹھ گئے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: تیس یعنی ان کے لئے تیس نیکیاں لکھی گئیں۔

(ابوداؤد)

﴿ 94 ﴾ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاللهِ تَعَالٰى مَنْ بَدَاَهُمْ بِالسَّلَامِ. رواه ابوداؤد، باب في فضل من بدا بالسلام، رقم: ٥١٩٧

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے قرب کا زیادہ مستحق وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔ (ابوداؤد)

﴿ 95 ﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْبَادِيْ بِالسَّلَامِ بَرِئٌ مِنَ الْكِبْرِ.

رواه البيهقي في شعب الايمان ٦/٤٣٣

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہے۔ (بیہقی)

﴿ 96 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : يَا بُنَيَّ ! اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب ماجاء فی التسليم ......،رقم: ٢٦٩٨

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیٹا! جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو۔ یہ تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں کے لئے برکت کا سبب ہوگا۔ (ترمذی)

﴿ 97 ﴾ عَنْ قَتَادَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهٖ وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَهْلَهُ السَّلَامَ.

رواه عبد الرزاق فی مصنفه ١٠/٣٨٩

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی گھر میں داخل ہو تو اس گھر والوں کو سلام کرو۔ اور جب (گھر سے) جانے لگو تو گھر والوں سے سلام کے ساتھ رخصت ہو۔ (مصنف عبدالرزاق)

﴿ 98 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ، فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ، ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء فی التسليم عند القيام......،رقم:٢٧٠٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں جائے تو سلام کرے اس کے بعد بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے۔ پھر جب مجلس سے اٹھ کر جانے لگے تو پھر سلام کرے کیونکہ پہلا سلام دوسرے سلام سے بڑھا ہوا نہیں ہے یعنی جس طرح ملاقات کے وقت سلام کرنا سنت ہے ایسے ہی رخصت ہوتے وقت بھی سلام کرنا سنت ہے۔ (ترمذی)

﴿ 99 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ.

رواه البخاری، باب تسليم القليل على الكثير، رقم: ٦٢٣١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: چھوٹا بڑے کو سلام کرے، گذرنے والا بیٹھے ہوئے کوسلام کرے اورتھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کوسلام کریں۔ (بخاری)

﴿100﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا: يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ. رواه البيهقى فى شعب الايمان ٦/٤٦٦

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: (راستہ سے) گذرنے والی جماعت میں سے اگر ایک شخص سلام کرلے تو ان سب کی طرف سے کافی ہے اور بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک جواب دےدے تو سب کی طرف سے کافی ہے۔ (بیہقی)

﴿101﴾ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: (فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ) فَيَجِيْءُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا لَا يُوْقِظُ النَّائِمَ، وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ.

رواه الترمذى وقال: هذاحديث حسن صحيح، باب كيف السلام، رقم: ٢٧١٩

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کوتشریف لاتے تو اس طرح سلام فرماتے کہ سونے والے نہ جاگتے اور جاگنے والے سن لیتے۔ (ترمذی)

﴿102﴾ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَعْجَزُ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ فِي الدُّعَاءِ، وَأَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ فِي السَّلَامِ.

رواه الطبرانى فى الاوسط، وقال لا يروى عن النبى ﷺ الا بهذا الاسناد، ورجاله رجال الصحيح غير مسروق بن المرزبان وهو ثقة، مجمع الزوائد ٨/٦١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز وہ شخص ہے جو دعا کرنے سے عاجز ہو یعنی دعا نہ کرتا ہو۔ اور لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو سلام میں بھی بخل کرے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿103﴾ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْأَخْذُ بِالْيَدِ. رواه الترمذى وقال: هذا حديث غريب، باب ماجاء فى المصافحة، رقم: ٢٧٣٠

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سلام کی تکمیل

مصافحہ ہے۔ (ترمذی)

﴿104﴾ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَلَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَفْتَرِقَا۔ رواه ابوداؤد، باب في المصافحة، رقم: ٥٢١٢

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے دونوں کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد)

﴿105﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا لَقِيَ الْمُؤْمِنَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، وَاَخَذَ بِيَدِهٖ فَصَافَحَهُ، تَنَاثَرَتْ خَطَايَاهُمَا كَمَا يَتَنَاثَرُ وَرَقُ الشَّجَرِ۔

رواه الطبراني في الاوسط ويعقوب بن محمد بن طحلاء روى عنه غير واحد ولم يضعفه احد وبقية رجاله ثقات، مجمع الزوائد ٧٥/٨

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن جب مؤمن سے ملتا ہے، اس کو سلام کرتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرتا ہے تو دونوں کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿106﴾ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا لَقِيَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَاَخَذَ بِيَدِهٖ تَحَاتَّتْ عَنْهُمَا ذُنُوْبُهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ فِيْ يَوْمِ رِيْحٍ عَاصِفٍ وَاِلَّا غُفِرَلَهُمَا وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوْبُهُمَا مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح غير سالم بن غيلان وهو ثقة، مجمع الزوائد ٧٧/٨

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملتا ہے اس کا ہاتھ پکڑتا ہے یعنی مصافحہ کرتا ہے تو دونوں کے گناہ ایسے گر جاتے ہیں جیسے تیز ہوا چلنے کے دن سوکھے درخت سے پتے گرتے ہیں اور ان دونوں کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اگرچہ ان کے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿107﴾ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِيْ ذَرٍّ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيْتُمُوْهُ؟ قَالَ: مَا لَقِيْتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافَحَنِيْ وَبَعَثَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِيْ أَهْلِيْ، فَلَمَّا جِئْتُ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَيَّ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ، فَالْتَزَمَنِيْ، فَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ۔ رواه ابوداؤد، باب في المعانقة، رقم: ٥٢١٤

قبیلہ عنزہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات کے وقت آپ لوگوں سے مصافحہ بھی کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: میں جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا آپؐ نے ہمیشہ مجھ سے مصافحہ فرمایا: ایک دن آپ نے مجھے گھر سے بلوایا، میں اس وقت اپنے گھر پر نہیں تھا۔ جب میں گھر آیا اور مجھے بتایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلوایا تھا تو میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپؐ اپنی چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے مجھے لپٹالیا اور آپ کا یہ معانقہ بہت خوب اور بہت ہی خوب تھا۔ (ابوداؤد)

﴿108﴾ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَسْتَأْذِنُ عَلٰى أُمِّيْ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّيْ مَعَهَا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّيْ خَادِمُهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا، أَتُحِبُّ أَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا۔

رواه الامام مالك في الموطا، باب في الاستئذان ص ٧٢٥

حضرت عطاء بن یسارؒ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا میں اپنی ماں سے ان کی جائے رہائش میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ اس شخص نے عرض کیا: میں ماں کے ساتھ ہی گھر میں رہتا ہوں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اجازت لے کر ہی جاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا: میں ہی ان کا خادم ہوں (اس لئے بار بار جانا ہوتا ہے) آپؐ نے ارشاد فرمایا: اجازت لے کر ہی جاؤ۔ کیا تمہیں اپنی ماں کو برہنہ حالت میں دیکھنا پسند ہے؟ اس شخص نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو پھر اجازت لے کر ہی جاؤ۔ (مؤطا امام مالک)

﴿109﴾ عَنْ هُزَيْلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: جَاءَ سَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَقَفَ عَلٰى بَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتَأْذِنُ فَقَامَ مُسْتَقْبِلَ الْبَابِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: هٰكَذَا عَنْكَ۔ أَوْ هٰكَذَا فَإِنَّمَا الْإِسْتِئْذَانُ

مِنَ النَّظَرِ۔ رواه ابو داؤد، باب في الاستئذان، رقم: ٥١٧٤

حضرت ہزیلؒ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر (اندر جانے کی) اجازت لینے کے لئے رکے اور دروازے کے بالکل سامنے کھڑے ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: (دروازہ کے سامنے کھڑے نہ ہو بلکہ) دائیں یا بائیں طرف کھڑے ہو (کیونکہ دروازہ کے سامنے کھڑے ہونے سے اس بات کا امکان ہے کہ کہیں نظر اندر نہ پڑ جائے اور) اجازت مانگنا تو صرف اسی وجہ سے ہے کہ نظر نہ پڑے۔ (ابوداؤد)

﴿110﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِذَا دَخَلَ الْبَصَرُ فَلا اِذْنَ۔

رواه ابو داؤد، باب في الاستئذان، رقم: ٥١٧٣

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نگاہ گھر میں چلی گئی تو پھر اجازت کوئی چیز نہیں (یعنی اجازت کا پھر کوئی فائدہ نہیں)۔ (ابوداؤد)

﴿111﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: لَا تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا وَلٰکِنِ ائْتُوْهَا مِنْ جَوَانِبِهَا فَاسْتَاْذِنُوْا، فَاِنْ اُذِنَ لَکُمْ فَادْخُلُوْا وَ اِلَّا فَارْجِعُوْا۔ قلت: له حديث رواه ابو داؤد غير هذا، رواه الطبراني من طرق ورجال هذا رجال الصحيح غير محمد بن عبد الرحمن بن عرق وهو ثقة، مجمع الزوائد ٨/٨٧

حضرت عبداللہ بن بشر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: (لوگوں کے) گھروں (میں داخل ہونے کی اجازت کے لئے ان) کے دروازوں کے سامنے نہ کھڑے ہو (کہ کہیں گھر کے اندر نگاہ نہ پڑ جائے) بلکہ دروازے کے (دائیں بائیں) کناروں پر کھڑے ہوکر اجازت مانگو۔ اگر تمہیں اجازت مل جائے تو داخل ہو جاؤ ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿112﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا یُقِیْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْهِ۔ رواه البخاري، باب لا يقيم الرجل الرجل ......، رقم: ٦٢٦٩

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی

شخص کو اس بات کی اجازت نہیں کہ کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس جگہ بیٹھ جائے۔

(بخاری)

﴿113﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْهِ، فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔ رواہ مسلم، باب اذا قام من مجلسه ......، رقم: ٥٦٨٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی جگہ سے (کسی ضرورت سے) اٹھا اور پھر واپس آ گیا تو اس جگہ (بیٹھنے) کا وہی شخص زیادہ حقدار ہے۔ (مسلم)

﴿114﴾ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا یُجْلَسْ بَیْنَ رَجُلَیْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا۔ رواہ ابوداؤد، باب فی الرجل یجلس ......، رقم: ٤٨٤٤

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ دادا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان میں ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھا جائے۔

(ابوداؤد)

﴿115﴾ عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ جَلَسَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ۔

رواہ ابوداؤد، باب الجلوس وسط الحلقة، رقم: ٤٨٢٦

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حلقہ کے بیچ میں بیٹھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حلقہ کے بیچ میں بیٹھنے والے سے مراد وہ شخص ہے جو لوگوں کے کاندھے پھلانگ کر حلقہ کے درمیان میں آ کر بیٹھ جائے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ کچھ لوگ حلقہ بنائے بیٹھے ہوں اور ہر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہو۔ ایک آدمی آ کر اس طرح حلقہ کے درمیان میں بیٹھ جائے کہ بعض لوگوں کا ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہونا باقی نہ رہے۔ (معارف الحدیث)

﴿116﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُكْرِمْ ضَیْفَهٗ، قَالَهَا ثَلاَثًا قَالَ رَجُلٌ: وَمَا كَرَامَةُ الضَّیْفِ یَا

رَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ: ثَلَاثَۃُ اَیَّامٍ، فَمَا جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَھُوَ عَلَیْہِ صَدَقَۃٌ۔ رواہ احمد ۷٦/۳

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ آپؐ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی: ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! مہمان کا اکرام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: (مہمان کا اکرام) تین دن ہے۔ تین دن کے بعد اگر مہمان رہا تو میزبان کا مہمان کو کھلانا اس پر احسان ہے یعنی تین دن کے بعد کھانا نہ کھلانا بے مروتی میں داخل نہیں۔ (مسند احمد)

﴿117﴾ عَنِ الْمِقْدَامِ اَبِیْ کَرِیْمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَیُّمَا رَجُلٍ اَضَافَ قَوْمًا فَاَصْبَحَ الضَّیْفُ مَحْرُوْمًا فَاِنَّ نَصْرَہٗ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ حَتّٰی یَاْخُذَ بِقِرٰی لَیْلَۃٍ مِنْ زَرْعِہٖ وَمَالِہٖ۔ رواہ ابوداؤد، باب ماجاء فی الضیافۃ، رقم: ۳۷۵۱

حضرت مقدام ابوکریمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص کسی قوم میں (کسی کے ہاں) مہمان ہوا اور صبح تک وہ مہمان (کھانے سے) محروم رہا یعنی اس کے میزبان نے رات میں اس کی مہمان داری نہیں کی تو اس کی مدد کرنا ہر مسلمان کے ذمہ ہے یہاں تک کہ یہ مہمان اپنے میزبان کے مال اور کھیتی سے اپنی رات کی مہمانی کی مقدار وصول کرلے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: یہ اس صورت میں ہے جب کہ مہمان کے پاس کھانے پینے کا انتظام نہ ہو اور وہ مجبور ہو اور یہ صورت نہ ہو تو مروّت اور شرافت کے درجہ میں مہمان نوازی مہمان کا حق ہے۔ (مظاہر حق)

﴿118﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَالَ: دَخَلَ عَلَیَّ جَابِرٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ، فَقَدَّمَ اِلَیْھِمْ خُبْزًا وَخَلًّا، فَقَالَ: کُلُوْا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ، اِنَّہٗ ھَلَاکٌ بِالرَّجُلِ اَنْ یَدْخُلَ عَلَیْہِ النَّفَرُ مِنْ اِخْوَانِہٖ فَیَحْتَقِرَ مَا فِیْ بَیْتِہٖ اَنْ یُقَدِّمَہٗ اِلَیْھِمْ، وَھَلَاکٌ بِالْقَوْمِ اَنْ یَحْتَقِرُوْا مَا قُدِّمَ اِلَیْھِمْ.

رواہ احمد والطبرانی فی الاوسط وابو یعلی الا انہ قال: وَکَفٰی بِالْمَرْءِ شَرًّا اَنْ

يَحْتَقِرَ مَا قُرِّبَ اِلَيْهِ وفی اسناد ابی یعلی ابو طالب القاص ولم اعرفه وبقية رجال ابی يعلی وثقوا وفی الحاشية: ابوطالب القاص هو يحيٰ بن يعقوب بن مدرك ثقة ، مجمع الزوائد ٨/٣٢٨

حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیرؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کے سامنے روٹی اور سرکہ پیش کیا اور فرمایا: اسے کھالو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سرکہ بہترین سالن ہے۔ آدمی کے لئے ہلاکت ہے کہ اس کے کچھ بھائی اس کے پاس آئیں تو جو چیز گھر میں ہو اسے ان کے سامنے پیش کرنے کو کم سمجھے۔ اور لوگوں کے لئے ہلاکت ہے کہ جو اُن کے سامنے پیش کیا جائے وہ اسے حقیر اور کم سمجھیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آدمی کی برائی کے لئے یہ کافی ہے کہ جو اس کے سامنے پیش کیا جائے وہ اس کو کم سمجھے۔ (مسند احمد، طبرانی، ابویعلی، مجمع الزوائد)

﴿119﴾ **عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ وَحَمِدَاللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ اَنْ يَقُوْلَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا تَثَاءَ بَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَثَاءَ بَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ.**

رواه البخاری ،باب اذا تثاء ب فليضع يده علی فيه، رقم: ٦٢٢٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتے ہیں اور جمائی کو ناپسند فرماتے ہیں۔ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو ہر اس مسلمان کے لئے جو اسے سنے جواب میں يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہنا ضروری ہے۔ اور جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے لہٰذا جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو جتنا ہو سکے اس کو روکے کیوں کہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔ (بخاری)

﴿120﴾ **عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ عَادَ مَرِيْضًا اَوْ زَارَ اَخًا لَهُ فِى اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ اَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا.**

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب،باب ماجاء فی زيارة الاخوان،رقم: ٢٠٠٨

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی

بیمار کی عیادت کے لئے یا اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لئے جاتا ہے تو ایک فرشتہ پکار کر کہتا ہے تم برکت والے ہو، تمہارا چلنا با برکت ہے اور تم نے جنت میں ٹھکانا بنالیا۔ (ترمذی)

﴿121﴾ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: جَنَاهَا.

رواه مسلم، باب فضل عيادة المريض، رقم: ٦٥٥٤

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے خرفہ میں رہتا ہے۔ دریافت کیا گیا: یا رسول اللہ! جنت کا خرفہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جنت کے توڑے ہوئے پھل۔ (مسلم)

﴿122﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيْرَةَ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا قُلْتُ: يَا اَبَا حَمْزَةَ! وَمَا الْخَرِيْفُ؟ قَالَ: الْعَامُ. رواه ابوداؤد، باب في فضل العيادة على وضوء، رقم: ٣٠٩٧

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر اجر و ثواب کی امید رکھتے ہوئے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے اس کو دوزخ سے ستر خریف دور کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ابوحمزہ! خریف کسے کہتے ہیں؟ فرمایا: سال کو کہتے ہیں یعنی ستر سال کی مسافت کے بقدر دوزخ سے دور کر دیا جاتا ہے۔ (ابو داؤد)

﴿123﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَيُّمَا رَجُلٍ يَعُوْدُ مَرِيْضًا فَاِنَّمَا يَخُوْضُ فِي الرَّحْمَةِ، فَاِذَا قَعَدَ عِنْدَ الْمَرِيْضِ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ قَالَ: فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! هٰذَا لِلصَّحِيْحِ الَّذِيْ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ فَالْمَرِيْضُ مَا لَهُ؟ قَالَ: تُحَطُّ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ.

رواه احمد ٣/١٧٤

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں غوطہ لگاتا ہے اور جب وہ بیمار کے

پاس بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ فضیلت تو اس تندرست شخص کے لئے آپ نے ارشاد فرمائی ہے جو بیمار کی عیادت کرتا ہے خود بیمار کو کیا ملتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (مسند احمد)

﴿124﴾ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ عَادَ مَرِيْضًا خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ، فَإِذَا جَلَسَ عِنْدَهُ اسْتَنْقَعَ فِيْهَا. رواه احمد ٣/ ٤٦٠ وفي حديث عمرو بن حزم رضي الله عنه عند الطبراني في الكبير والاوسط: وَإِذَا قَامَ مِنْ عِنْدِهِ فَلاَ يَزَالُ يَخُوْضُ فِيْهَا حَتّٰى يَرْجِعَ مِنْ حَيْثُ خَرَجَ ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ٣/ ٢٢

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بیمار کی عیادت کے لئے جاتا ہے وہ رحمت میں غوطہ لگاتا ہے اور (جب بیمار پرسی کے لئے) اس کے پاس بیٹھتا ہے تو رحمت میں ٹھہر جاتا ہے۔ (مسند احمد)

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ بیمار کے پاس سے اٹھ جانے کے بعد بھی وہ رحمت میں غوطہ لگاتا رہتا ہے یہاں تک کہ جس جگہ سے عیادت کے لئے گیا تھا وہاں واپس لوٹ آئے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿125﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَامِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ.

رواه الترمذي وقال: هذاحديث غريب حسن، باب ماجاء في عيادة المريض، رقم: ٩٦٩

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان کسی مسلمان کی صبح کو عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور جو شام کو عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور اسے جنت میں ایک باغ مل جاتا ہے۔ (ترمذی)

﴿126﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا دَخَلْتَ عَلٰى

مَرِيْضٍ فَمُرْهُ اَنْ يَدْعُوَلَكَ فَاِنَّ دُعَائَهُ كَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ.

رواه ابن ماجه، باب ماجاء في عيادة المريض، رقم: ١٤٤١

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تم بیمار کے پاس جاؤ تو اس سے کہو کہ وہ تمہارے لئے دعا کرے کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح (قبول ہوتی) ہے۔ (ابن ماجہ)

﴿127﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، اِذْجَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَدْبَرَ الْاَنْصَارِيُّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: يَا اَخَا الْاَنْصَارِ! كَيْفَ اَخِيْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ؟ فَقَالَ: صَالِحٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ يَعُوْدُهُ مِنْكُمْ؟ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ، وَنَحْنُ بِضْعَةَ عَشَرَ، مَا عَلَيْنَا نِعَالٌ وَلَا خِفَافٌ وَلَا قَلَانِسُ وَلَا قُمُصٌ نَمْشِيْ فِيْ تِلْكَ السِّبَاخِ حَتّٰى جِئْنَاهُ، فَاسْتَاْخَرَ قَوْمُهُ مِنْ حَوْلِهِ حَتّٰى دَنَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَاَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ مَعَهُ.

رواه مسلم، باب في عيادة المرضى، رقم: ٢١٣٨

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک انصاری صحابی نے آکر آپ ؐ کو سلام کیا پھر واپس جانے لگے۔ آپ ؐ نے ان سے پوچھا: انصاری بھائی! میرے بھائی سعد بن عبادہ کی طبیعت کیسی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اچھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ساتھ بیٹھے ہوئے صحابہ سے) ارشاد فرمایا: تم میں سے کون اس کی عیادت کرے گا؟ یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ ہم دس سے زائد افراد تھے۔ ہمارے پاس جوتے تھے نہ موزے، ٹوپیاں تھیں نہ قمیص۔ ہم اس پتھریلی زمین پر چلتے ہوئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ (اس وقت) ان کی قوم کے جو لوگ ان کے قریب تھے پیچھے ہٹ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ؐ کے ساتھ جانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم ان کے قریب ہو گئے۔ (مسلم)

﴿128﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: خَمْسٌ مَنْ عَمِلَهُنَّ فِيْ يَوْمٍ كَتَبَهُ اللهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ: مَنْ عَادَ مَرِيْضًا، وَشَهِدَ جَنَازَةً، وَصَامَ يَوْمًا، وَرَاحَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاَعْتَقَ رَقَبَةً.

رواه ابن حبّان، قال المحقق: اسناده قوى ٦/٧

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد

فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے پانچ اعمال ایک دن میں کئے اللہ تعالیٰ اسے جنت والوں میں لکھ دیتے ہیں۔ بیمار کی عیادت کی، جنازہ میں شرکت کی، روزہ رکھا، جمعہ کی نماز کے لئے گیا اور غلام آزاد کیا۔ (ابن حبان)

﴿129﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ عَادَ مَرِيْضًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْرَاحَ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ دَخَلَ عَلٰى اِمَامٍ يُعَزِّزُهُ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ جَلَسَ فِيْ بَيْتِهِ لَمْ يَغْتَبْ اِنْسَانًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ۔ رواه ابن حبّان، قال المحقق: اسناده حسن ٢/٩٥

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔ جو بیمار کی عیادت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔ جو صبح یا شام مسجد جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔ جو کسی حاکم کے پاس اس کی مدد کے لئے جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے اور جو اپنے گھر میں اس طرح رہتا ہے کہ کسی کی غیبت نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔ (ابن حبان)

﴿130﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَا، قَالَ: فَمَنِ اتَّبَعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَا، قَالَ: فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا؟ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَا، قَالَ: فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا؟ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

رواه مسلم، باب من فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللّٰہ عنه، رقم: ٦١٨٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ پھر آپ ؐ نے دریافت فرمایا: آج تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں۔ دریافت فرمایا: آج تم میں سے مسکین کو کس نے کھانا کھلایا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ دریافت فرمایا: آج تم میں سے کس نے بیمار کی عیادت کی؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی میں بھی یہ باتیں جمع ہوں گی وہ جنت

میں ضرور داخل ہوگا۔ (مسلم)

﴿131﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهُ فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَشْفِيَكَ اِلَّا عُوْفِيَ۔

رواه الترمذی وقال هذا حديث حسن غريب، باب مايقول عند عيادة المريض، رقم: ۲۰۸۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان بندہ کسی مریض کی عیادت کرے اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھے: اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَشْفِيَكَ ''میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں جو بڑے ہیں، عرشِ عظیم کے مالک ہیں کہ وہ تم کو شفا دے دیں'' تو اس کو ضرور شفا ہوگی البتہ اگر اس کی موت کا وقت آ گیا ہو تو اور بات ہے۔ (ترمذی)

﴿132﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيْرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيْرَاطَانِ، قِيْلَ: وَمَا الْقِيْرَاطَانِ؟ قَالَ: مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ۔ رواه مسلم، باب فضل الصلوة على الجنازة واتباعها، رقم: ۲۱۸۹

وفی رواية له: اَصْغَرُ هُمَا مِثْلُ اُحُدٍ رقم: ۲۱۹۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جنازہ میں حاضر ہوتا ہے اور نمازِ جنازہ کے پڑھے جانے تک جنازے کے ساتھ رہتا ہے تو اس کو ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو شخص جنازہ میں حاضر ہوتا ہے اور دفن سے فراغت تک جنازے کے ساتھ رہتا ہے تو اس کو دو قیراط کا ثواب ملتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: دو قیراط کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: (دو قیراط) دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ دو پہاڑوں میں سے چھوٹا احد پہاڑ کی طرح ہے۔ (مسلم)

﴿133﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً، كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهُ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ۔

رواه مسلم، باب من صلى عليه مائة......، رقم: ۲۱۹۸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میت پر مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت نماز پڑھے جن کی تعداد سو تک پہنچ جائے اور وہ سب اللہ تعالیٰ سے اس میت کے لئے سفارش کریں یعنی مغفرت و رحمت کی دعا کریں تو ان کی سفارش ضرور قبول ہوگی۔ (مسلم)

﴿134﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ۔

رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث غریب، باب ماجاء فی اجر من عزی مصابا، رقم: ۱۰۷۳

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مصیبت زدہ کو تسلّی دیتا ہے تو اس کو مصیبت زدہ کی طرح ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی)

﴿135﴾ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ یُعَزِّیْ اَخَاہُ بِمُصِیْبَۃٍ اِلَّا کَسَاہُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مِنْ حُلَلِ الْکَرَامَۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

رواہ ابن ماجہ، باب ماجاء فی ثواب من عزی مصابا، رقم: ۱۶۰۱

حضرت محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مؤمن اپنے کسی مؤمن بھائی کی مصیبت میں اسے صبر و سکون کی تلقین کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عزت کا لباس پہنائیں گے۔ (ابن ماجہ)

﴿136﴾ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلٰی اَبِیْ سَلَمَۃَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُہٗ، فَاَغْمَضَہٗ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَہُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ اَھْلِہٖ فَقَالَ: لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ، فَاِنَّ الْمَلَائِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ۔ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰھُمَّ! اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ! وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ، وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ۔

رواہ مسلم، باب فی اغماض المیت والدعاء لہ اذا حُضر، رقم: ۲۱۳۰

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابو سلمہ کے انتقال کے بعد تشریف لائے۔ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ آپ ؐ نے ان کی آنکھیں بند فرمائیں اور ارشاد فرمایا: جب روح قبض کی جاتی ہے تو نگاہ جاتی ہوئی روح کو دیکھنے کی وجہ سے

اوپر اٹھی رہ جاتی ہے (اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں کو بند فرمایا)۔ ان کے گھر کے کچھ لوگوں نے آواز سے رونا شروع کر دیا (ممکن ہے کہ کچھ نامناسب الفاظ بھی کہہ دیئے ہوں) تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے لئے صرف خیر کی دعا کرو۔ کیونکہ فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ! وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ، وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ.

ترجمه: اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما دیجئے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما کر ان کا درجہ بلند فرما دیجئے اور ان کے بعد ان کے پیچھے رہنے والوں کی نگہبانی فرمائیے۔ رب العالمین ہماری اور ان کی مغفرت فرما دیجئے ان کی قبر کو کشادہ فرما دیجئے اور ان کی قبر کو روشن فرما دیجئے۔ (مسلم)

فائده: جب کوئی شخص کسی دوسرے مسلمان کے لئے یہ دعا پڑھے تو أَبِيْ سَلَمَةَ کی جگہ مرنے والے کا نام لے اور نام سے پہلے زیر والا لام لگا دے مثلاً لِزَيْدٍ کہے۔

﴿137﴾ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ، عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ، كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ، قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ: آمِيْنَ، وَلَكَ بِمِثْلٍ.

رواه مسلم، باب فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب، رقم: ٦٩٢٩

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: مسلمان کی دعا اپنے مسلمان بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے قبول ہوتی ہے۔ دعا کرنے والے کے سر کی جانب ایک فرشتہ مقرر ہے، جب بھی یہ دعا کرنے والا اپنے بھائی کے لئے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو اس پر وہ فرشتہ آمین کہتا ہے اور (دعا کرنے والے سے کہتا ہے) اللہ تعالیٰ تمہیں بھی اس جیسی بھلائی دے جو تم نے اپنے بھائی کے لئے مانگی ہے۔ (مسلم)

﴿138﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ. رواه البخاري، باب من الايمان أن يحب لاخيه......، رقم: ١٣

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو۔ (بخاری)

﴿139﴾ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْقَسْرِيِّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَتُحِبُّ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: قُلْتُ نَعَمْ! قَالَ: فَاَحِبَّ لِاَخِيْكَ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ۔ رواه احمد ٤/٧٠

حضرت خالد بن عبداللہ قسری رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم کو جنت پسند ہے یعنی کیا تم جنت میں جانا پسند کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ (مسند احمد)

﴿140﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةُ، اِنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةُ، اِنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا: لِمَنْ يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: لِلّٰهِ، وَلِكِتَابِهٖ، وَلِرَسُوْلِهٖ، وَ لِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ۔ رواه النسائى، باب النصيحة للامام ،رقم:٤٢٠٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک دین خلوص اور وفاداری کا نام ہے۔ بیشک دین خلوص اور وفاداری کا نام ہے، بیشک دین خلوص اور وفاداری کا نام ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس کے ساتھ خلوص اور وفاداری؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کے رسول کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ مسلمانوں کے حاکموں کے ساتھ اور ان کے عوام کے ساتھ۔ (نسائی)

فائدہ : اللہ تعالیٰ کے ساتھ خلوص اور وفاداری کا مطلب یہ ہے کہ ان پر ایمان لایا جائے، ان کے ساتھ انتہائی محبت کی جائے، ان سے ڈرا جائے، ان کی اطاعت وعبادت کی جائے اور ان کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ وفاداری یہ ہے کہ اس پر ایمان لایا جائے اس کی عظمت کا حق ادا کیا جائے، اس کا علم حاصل کیا جائے، اس کا علم پھیلایا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خلوص اور وفاداری یہ ہے کہ ان کی تصدیق کی جائے، ان کا احترام کیا جائے، ان سے اور ان کی سنتوں سے محبت کی جائے اور دل وجان سے ان کی اتباع میں اپنی نجات سمجھی جائے۔

مسلمانوں کے حاکموں کے ساتھ خلوص ووفاداری یہ ہے کہ ان کی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں ان کی مدد کی جائے، ان کے ساتھ اچھا گمان رکھا جائے، اگر ان سے کوئی غلطی ہوتی نظر آئے تو بہتر طریقہ پر اس کی اصلاح کی کوشش کی جائے، ان کو اچھے مشورے دیئے جائیں اور جائز کاموں میں ان کی بات مانی جائے۔

عام مسلمانوں کے ساتھ خلوص ووفاداری یہ ہے کہ ان کی ہمدردی وخیر خواہی کا پورا پورا خیال رکھا جائے جس میں ان کو دین کی طرف متوجہ کرنا بھی شامل ہے، ان کا نفع اپنا نفع اور ان کا نقصان اپنا نقصان سمجھا جائے، جتنا ممکن ہو ان کی مدد کی جائے، ان کے حقوق کو ادا کیا جائے۔

(معارف الحدیث)

﴿141﴾ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ حَوْضِيْ مَا بَيْنَ عَدَنَ اِلٰى عَمَّانَ اَكْوَابُهُ عَدَدُ النُّجُوْمِ مَاؤُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ، وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، اَوَّلُ مَنْ يَرِدُهُ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ، قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! صِفْهُمْ لَنَا، قَالَ: شُعْثُ الرُّؤُوْسِ، دُنْسُ الثِّيَابِ الَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ، وَلَا تُفَتَّحُ لَهُمُ السُّدَدُ، الَّذِيْنَ يُعْطُوْنَ مَا عَلَيْهِمْ، وَلَا يُعْطَوْنَ مَا لَهُمْ. رواه الطبراني، ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ١٠/٤٥٧

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے حوض کی جگہ عدَن سے عمّان تک کی مسافت کے برابر ہے۔ اس کے پیالے گنتی میں آسمان کے ستاروں کی طرح (بے شمار) ہیں، اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس حوض پر جو لوگ سب سے پہلے آئیں گے وہ غریب وتنگدست مہاجرین ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں بتایئے کہ وہ لوگ کیسے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بکھرے بالوں والے، میلے کپڑوں والے جو ناز ونعمت میں رہنے والی عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے، جن کے لئے دروازے نہیں کھولے جاتے یعنی جن کو خوش آمدید نہیں کہا جاتا اور وہ لوگ ان تمام حقوق کو ادا کرتے ہیں جو ان کے ذمہ ہیں جبکہ ان کے حقوق ادا نہیں کیے جاتے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: عدن یمن کا مشہور مقام ہے اور عمان اُردن کا مشہور شہر ہے۔ نشانی کے لئے اس حدیث میں عدن اور عمان کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس دنیا میں عدن اور عمان کا جتنا فاصلہ ہے آخرت میں حوض کی لمبائی چوڑائی اس مسافت کے برابر ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ حوض کی پیمائش بعینہ اتنی مسافت کے برابر ہے بلکہ یہ سمجھانے کے لئے ہے کہ حوض کی لمبائی چوڑائی سینکڑوں میل پر پھیلی ہوئی ہے۔ (معارف الحدیث)

﴿142﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَكُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ: اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا، وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا، وَ لٰكِنْ وَطِّنُوا اَنْفُسَكُمْ، اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا، وَ اِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في الاحسان والعفو، رقم: ٢٠٠٧

حضرت حذیفہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دوسروں کی دیکھا دیکھی کام نہ کرو کہ یوں کہنے لگو کہ اگر لوگ ہمارے ساتھ بھلائی کریں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ بھلائی کریں گے اور اگر لوگ ہمارے اوپر ظلم کریں گے تو ہم بھی ان پر ظلم کریں گے۔ بلکہ تم اپنے آپ کو اس بات پر قائم رکھو کہ اگر لوگ بھلائی کریں تو تم بھی بھلائی کرو اور اگر لوگ برا سلوک کریں تب بھی تم ظلم نہ کرو۔ (ترمذی)

﴿143﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: مَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِنَفْسِهٖ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللهِ فَيَنْتَقِمُ بِهَا لِلّٰهِ. (وهو بعض الحديث) رواه البخاري، باب قول النبي ﷺ: يسروا ولا تعسروا......، رقم: ٦١٢٦

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ذاتی معاملہ میں کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا لیکن جب اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیز کا ارتکاب کیا جاتا تو آپ ؐ اللہ تعالیٰ کا حکم ٹوٹنے کی وجہ سے سزا دیتے تھے۔ (بخاری)

﴿144﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهٖ، وَ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللهِ، فَلَهُ اَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ. رواه مسلم، باب ثواب العبد......، رقم: ٤٣١٨

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو

غلام اپنے آقا کے ساتھ خیر خواہی اور وفاداری کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی اچھی طرح کرے وہ دوہرے ثواب کا مستحق ہوگا۔ (مسلم)

﴿145﴾ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ اَخَّرَهُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ۔ رواه احمد ٤/٤٤٢

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا کسی دوسرے شخص پر کوئی حق (قرضہ وغیرہ) ہو اور وہ اس مقروض کو ادا کرنے کے لئے دیر تک مہلت دے دے تو اس کو ہر دن کے بدلہ صدقہ کا ثواب ملے گا۔

(مسند احمد)

﴿146﴾ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ اِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِيْ فِيْهِ وَالْجَافِيْ عَنْهُ، وَاِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ۔ رواه ابوداؤد، باب في تنزيل الناس منازلهم، رقم: ٤٨٤٣

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگوں کا اکرام کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرنے میں شامل ہے۔ ایک بوڑھا مسلمان، دوسرا وہ حافظ قرآن جو اعتدال پر رہے، تیسرا انصاف کرنے والا حاکم۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اعتدال پر رہنے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن شریف کی تلاوت کا اہتمام بھی کرے اور ریاکاروں کی طرح تجوید اور حروف کی ادائیگی میں تجاوز نہ کرے۔ (بذل المجہود)

﴿147﴾ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ اَكْرَمَ سُلْطَانَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الدُّنْيَا اَكْرَمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي الدُّنْيَا اَهَانَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

رواه احمد و الطبراني باختصار ورجال احمد ثقات، مجمع الزوائد ٥/٣٨٨

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں مقرر کئے ہوئے بادشاہ کا اکرام کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا اکرام فرمائیں گے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں مقرر

کیئے ہوئے بادشاہ کی بے عزتی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلیل کردیں گے۔

(مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿148﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْبَرَكَةُ مَعَ اَكَابِرِكُمْ.

رواه الحاكم وقال: صحيح على شرط البخاري ووافقه الذهبي ٦٢/١

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔ (مستدرک حاکم)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جن کی عمر بڑی ہے اور اس وجہ سے نیکیاں بھی زیادہ ہیں ان میں خیر و برکت ہے۔ (حاشیہ الترغیب)

﴿149﴾ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَيْسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ لَمْ يُجِلَّ كَبِيْرَنَا، وَيَرْحَمْ صَغِيْرَنَا، وَيَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حَقَّهُ.

رواه احمد والطبراني في الكبير واسناده حسن، مجمع الزوائد ٣٣٨/١

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے، ہمارے بچوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿150﴾ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اُوْصِي الْخَلِيْفَةَ مِنْ بَعْدِيْ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَاُوْصِيْهِ بِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يُعَظِّمَ كَبِيْرَهُمْ، وَيَرْحَمَ صَغِيْرَهُمْ، وَيُوَقِّرَ عَالِمَهُمْ، وَ اَنْ لَا يَضْرِبَهُمْ فَيُذِلَّهُمْ، وَلَا يُوْحِشَهُمْ فَيُكْفِرَهُمْ، وَاَنْ لَا يُخْصِيَهُمْ فَيَقْطَعَ نَسْلَهُمْ، وَاَنْ لَا يُغْلِقَ بَابَهُ دُوْنَهُمْ فَيَاْكُلَ قَوِيُّهُمْ ضَعِيْفَهُمْ.

رواه البيهقي في السنن الكبرى ١٦١/٨

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اپنے بعد والے خلیفہ کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اسے مسلمانوں کی جماعت کے بارے میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کے بڑوں کی تعظیم کرے، ان کے چھوٹوں پر رحم کرے، ان کے علماء کی عزت کرے، ان کو ایسا نہ مارے کہ ان کو ذلیل کردے، ان کو ایسا نہ

ڈرائے کہ ان کو کافر بنادے، ان کو خصّی نہ کرے کہ ان کی نسل کو ختم کردے اور اپنا دروازہ ان کی فریاد کے لئے بند نہ کرے کہ اس کی وجہ سے قوی لوگ کمزوروں کو کھا جائیں یعنی ظلم عام ہوجائے۔ (بیہقی)

﴿151﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَقِيْلُوْا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ اِلَّا الْحُدُوْدَ. رواه ابوداؤد، باب في الحد يشفع فيه، رقم: ٤٣٧٥

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیک لوگوں کی لغزشوں کو معاف کردیا کرو، البتہ اگر وہ کوئی ایسا گناہ کریں جس کی وجہ سے ان پر حد جاری ہوتی ہو وہ معاف نہیں کی جائے گی۔ (ابوداؤد)

﴿152﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ: اِنَّهٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء في النهي عن نتف الشيب، رقم: ٢٨٢١

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ دادا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بالوں کو نوچنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: کہ یہ بڑھاپا مسلمان کا نور ہے۔ (ترمذی)

﴿153﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ، فَاِنَّهٗ نُوْرٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ كُتِبَ لَهٗ بِهَا حَسَنَةٌ، وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ، وَرُفِعَ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ. رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده حسن ٧/٢٥٣

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید بالوں کو نہ اُکھیڑا کرو۔ کیونکہ یہ قیامت کے دن نور کا سبب ہوں گے۔ جو شخص حالت اسلام میں بوڑھا ہوتا ہے یعنی جب کسی مسلمان کا ایک بال سفید ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے، ایک گناہ معاف کردیا جاتا ہے اور ایک درجہ بلند کردیا جاتا ہے۔ (ابن حبان)

﴿154﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَقْوَامًا يَخْتَصُّهُمْ بِالنِّعَمِ لِمَنَافِعِ الْعِبَادِ وَيُقِرُّهَا فِيْهِمْ مَا بَذَلُوْهَا، فَاِذَا مَنَعُوْهَا نَزَعَهَا مِنْهُمْ فَحَوَّلَهَا

اِلٰی غَیْرِھِمْ۔ رواه الطبراني في الكبير، وابو نعيم في الحلية وهو حديث حسن، الجامع الصغير ١/٣٥٨

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو خاص طور پر نعمتیں اس لئے دیتے ہیں تا کہ وہ لوگوں کو نفع پہنچائیں۔ جب تک وہ لوگوں کو نفع پہنچاتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ان نعمتوں میں ہی رکھتے ہیں اور جب وہ ایسا کرنا چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے نعمتیں لے کر دوسروں کو دے دیتے ہیں۔

(طبرانی، حلیۃ الاولیاء، جامع صغیر)

﴿155﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: تَبَسُّمُكَ فِیْ وَجْہِ اَخِیْكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِیْءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِیْقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ دَلْوِ اَخِیْكَ لَكَ صَدَقَةٌ۔

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في صنائع المعروف، رقم: ١٩٥٦

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے مسکرانا صدقہ ہے، تمہارا کسی کو نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے، کسی بھولے ہوئے کو راستہ بتانا صدقہ ہے، کمزور نگاہ والے کو راستہ دکھانا صدقہ ہے، پتھر، کانٹا، ہڈی (وغیرہ) کا راستہ سے ہٹا دینا صدقہ ہے اور تمہارا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے۔ (ترمذی)

﴿156﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ مَشٰی فِیْ حَاجَةِ اَخِیْہِ كَانَ خَیْرًا لَّهٗ مِنِ اعْتِكَافِهٖ عَشْرَ سِنِیْنَ، وَمَنِ اعْتَكَفَ یَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ جَعَلَ اللّٰہُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ، كُلُّ خَنْدَقٍ اَبْعَدُ مَا بَیْنَ الْخَافِقَیْنِ۔

رواه الطبراني في الاوسط واسناده جيد، مجمع الزوائد ٨/٣٥١

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے کسی بھائی کے کام کے لئے چل کر جاتا ہے تو اس کا یہ عمل دس سال کے اعتکاف سے افضل ہے اور جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس

کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آڑ فرمادیتے ہیں۔ ہر خندق آسمان وزمین کی مسافت سے زیادہ چوڑی ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿157﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ وَاَبِیْ طَلْحَةَ بْنِ سَهْلٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمْ يَقُوْلَانِ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنِ امْرِیءٍ يَخْذُلُ امْرَءًا مُسْلِمًا فِی مَوْضِعٍ يُنْتَهَكُ فِيْهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ اِلَّا خَذَلَهُ اللهُ فِی مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهُ، وَمَا مِنِ امْرِیءٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِیْ مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيْهِ مِنْ حُرْمَتِهِ اِلَّا نَصَرَهُ اللهُ فِی مَوْطِنٍ يُحِبُّ نُصْرَتَهُ. رواه ابوداؤد، باب الرجل يذب عن عرض اخيه، رقم: ٤٨٨٤

حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوطلحہ بن سہل انصاری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی مدد سے ایسے موقع پر ہاتھ کھینچ لیتا ہے جبکہ اس کی عزت پر حملہ کیا جارہا ہو اور اس کی آبرو کو نقصان پہنچایا جارہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے موقع پر اپنی مدد سے محروم رکھیں گے جب وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کا خواہشمند (اور طلبگار) ہوگا اور جو شخص کسی مسلمان کی ایسے موقع پر مدد اور حمایت کرتا ہے جب کہ اس کی عزت پر حملہ کیا جارہا ہو اور آبرو کو نقصان پہنچایا جارہا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے موقع پر اس کی مدد فرمائیں گے جب وہ اس کی نصرت کا خواہشمند (اور طلبگار) ہوگا۔ (ابوداؤد)

﴿158﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَا يَهْتَمُّ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ، وَمَنْ لَمْ يُصْبِحْ وَيُمْسِ نَاصِحًا لِلّٰهِ، وَلِرَسُوْلِهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِاِمَامِهِ، وَلِعَامَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ. رواه الطبرانی من رواية عبد الله بن جعفر، الترغيب ٢/٥٧٧، وعبد الله بن جعفر وثقة ابوحاتم وابوزرعة وابن حبان، الترغيب ٤/٥٧٣

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسلمانوں کے مسائل ومعاملات کو اہمیت نہ دے اور ان کے لئے فکر نہ کرے وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔ جو صبح وشام اللہ تعالیٰ، ان کے رسول، ان کی کتاب، ان کے امام یعنی خلیفۂ وقت اور عام مسلمانوں کا مخلص اور وفادار نہ ہو یعنی جو شخص دن رات میں کسی وقت بھی اس خلوص اور خیرخواہی سے خالی ہو وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔ (ترغیب)

﴿159﴾ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهٖ۔ (وهو جزء من الحديث) رواه ابو داؤد، باب المؤاخاة، رقم:٤٨٩٣

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرماتے ہیں۔ (ابوداؤد)

﴿160﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ وَاللهُ يُحِبُّ اِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ۔

رواه البزار من رواية زياد بن عبد الله النميرى وقد وثق وله شواهد، الترغيب ١٢٠/١

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اس کو بھلائی کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ پریشان حال کی مدد کو پسند فرماتے ہیں۔ (بزار، ترغیب)

﴿161﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ يَاْلَفُ وَيُؤْلَفُ، وَلَا خَيْرَ فِيْ مَنْ لَا يَاْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ وَخَيْرُ النَّاسِ اَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ۔

رواه الدارقطنى وهو حديث صحيح، الجامع الصغير ٦٦١/٢

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان والا محبت کرتا ہے اور اس سے محبت کی جاتی ہے۔ ایسے شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ محبت کرے اور نہ اس سے محبت کی جائے۔ اور لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو سب سے زیادہ لوگوں کو نفع پہنچانے والا ہو۔ (دارقطنی، جامع صغیر)

﴿162﴾ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا: فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ؟ قَالَ: فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا: فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَيُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا: فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَلْيَاْمُرْ بِالْخَيْرِ اَوْ قَالَ: بِالْمَعْرُوْفِ قَالَ: فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهٗ لَهٗ صَدَقَةٌ۔

رواه البخارى، باب كل معروف صدقة، رقم: ٦٠٢٢

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کو

چاہئے کہ صدقہ دیا کرے۔ لوگوں نے دریافت کیا: اگر اس کے پاس صدقہ دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو کیا کرے؟ ارشاد فرمایا: اپنے ہاتھوں سے محنت مزدوری کر کے اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی دے۔ لوگوں نے عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کر سکے یا (کر سکتا ہو پھر بھی) نہ کرے؟ ارشاد فرمایا: کسی غمزدہ محتاج کی مدد کر دے۔ عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کرے؟ ارشاد فرمایا: تو کسی کو بھلی بات بتادے۔ عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کرے؟ ارشاد فرمایا: تو (کم از کم) کسی کو نقصان پہنچانے سے ہی باز رہے کیونکہ یہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے۔ (بخاری)

﴿163﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ، وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ یَكُفُّ عَلَیْهِ ضَیْعَتَهُ وَیَحُوْطُهُ مِنْ وَرَآئِهِ.

رواه ابوداؤد، باب في النصيحة والحياطة، رقم: ٤٩١٨

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مؤمن دوسرے مؤمن کا آئینہ ہے اور ایک مؤمن دوسرے مؤمن کا بھائی ہے اس کے نقصان کو اس سے روکتا ہے اور اس کی ہر طرف سے حفاظت کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿164﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا، فَقَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللهِ! اَنْصُرُهُ اِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا، اَفَرَاَیْتَ اِذَا كَانَ ظَالِمًا، كَیْفَ اَنْصُرُهُ؟ قَالَ: تَحْجُزُهُ اَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ، فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهُ.

رواه البخاري، باب يمين الرجل لصاحبه انه اخوه......، رقم: ٦٩٥٢

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کی ہر حالت میں مدد کیا کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! مظلوم ہونے کی حالت میں تو میں اس کی مدد کروں گا یہ بتائیے کہ ظالم ہونے کی صورت میں اس کی کیسے مدد کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو ظلم کرنے سے روک دو کیونکہ ظالم کو ظلم سے روکنا ہی اس کی مدد ہے۔ (بخاری)

﴿165﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ: اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ، اِرْحَمُوْا اَهْلَ الْاَرْضِ یَرْحَمْكُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ.

رواه ابوداؤد، باب في الرحمة، رقم: ٤٩٤١

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: رحم کرنے والوں پر رحمان رحم کرتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ (ابوداؤد)

﴿166﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ اِلَّا ثَلَاثَةَ مَجَالِسَ: سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ، اَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ، اَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ.

رواه ابو داؤد، باب في نقل الحديث، رقم: ٤٨٦٩

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجلسیں امانت ہیں (ان میں کی گئی راز کی باتیں کسی کو بتانا جائز نہیں) سوائے تین مجلسوں کے (کہ وہ امانت نہیں ہیں بلکہ دوسروں تک ان کا پہنچا دینا ضروری ہے)۔ ایک وہ مجلس جس کا تعلق ناحق خون بہانے کی سازش سے ہو، دوسری وہ جس کا تعلق زناکاری سے ہو، تیسری وہ جس کا تعلق ناحق کسی کا مال چھیننے سے ہو۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حدیث شریف میں ان تین باتوں کا ذکر بطور مثال کے ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اگر کسی مجلس میں کسی معصیت اور ظلم کے لئے کوئی مشورہ کیا جائے اور تم کو بھی اس میں شریک کیا جائے تو پھر ہرگز اس کو راز میں نہ رکھو۔ (معارف الحدیث)

﴿167﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ، عَلٰى دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ.

رواه النسائي، باب صفة المؤمن، رقم ٤٩٩٨

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان اور مال کے بارے میں امن میں رہیں۔ (نسائی)

﴿168﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ.

رواه البخاري، باب المسلم من سلم المسلمون......، رقم: ١٠

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مہاجر یعنی چھوڑنے والا وہ ہے جو ان تمام کاموں کو چھوڑ دے جس سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے۔ (بخاری)

﴿169﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَیَدِهٖ۔ رواه البخاری،باب ای الاسلام افضل،رقم:١١

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ کون سے مسلمان کا اسلام افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: جس (مسلمان) کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری)

فائدہ: زبان سے تکلیف پہنچانے میں کسی کا مذاق اڑانا، تہمت لگانا، برا بھلا کہنا اور ہاتھ سے تکلیف پہنچانے میں کسی کو ناحق مارنا، کسی کا مال ظلماً لینا وغیرہ امور شامل ہیں۔ (فتح الباری)

﴿170﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ نَصَرَ قَوْمَهٗ عَلٰی غَیْرِ الْحَقِّ فَهُوَ کَالْبَعِیْرِ الَّذِیْ رُدِّیَ فَهُوَ یُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ۔

رواه ابوداؤد،باب فی العصبية، رقم: ٥١١٧

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی قوم کی ناحق مدد کرتا ہے وہ اس اونٹ کی طرح ہے جو کسی کنویں میں گر گیا ہو اور اس کو دُم سے پکڑ کر نکالا جا رہا ہو۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جس طرح کنویں میں گرے ہوئے اونٹ کو دُم سے پکڑ کر نکالنے کی کوشش کرنا اپنے آپ کو بے فائدہ مشقت میں ڈالنا ہے کیونکہ اس طریقہ سے اونٹ کو کنویں سے نہیں نکالا جا سکتا اسی طرح قوم کی ناحق مدد کرنا بھی بے فائدہ ہے کیونکہ اس طریقہ سے قوم کو صحیح راستہ پر نہیں ڈالا جا سکتا۔ (بذل المجہود)

﴿171﴾ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَیْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰی عَصَبِیَّةٍ، وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلٰی عَصَبِیَّةٍ، وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰی عَصَبِیَّةٍ۔

رواه ابوداؤد، باب فی العصبية ،رقم: ٥١٢١

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عصبیت کی دعوت دے وہ ہم میں سے نہیں، جو عصبیت کی بنا پر لڑے وہ ہم میں سے نہیں اور جو عصبیت (کے جذبہ) پر مرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ابوداؤد)

﴿172﴾ عَنْ فُسَيْلَةَ رَحِمَهَا اللّٰهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ اَبَاهَا يَقُوْلُ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَمِنَ الْعَصَبِيَّةِ اَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ اَنْ يَنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ.

رواه احمد ٤/١٠٧

حضرت فسیلہ رحمۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: کیا اپنی قوم سے محبت کرنا بھی عصبیت میں داخل ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اپنی قوم سے محبت کرنا) عصبیت نہیں ہے۔ بلکہ عصبیت یہ ہے کہ قوم کے ناحق ہونے کے باوجود آدمی اپنی قوم کی مدد کرے۔ (مسند احمد)

﴿173﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ، صَدُوْقِ اللِّسَانِ قَالُوْا: صَدُوْقُ اللِّسَانِ، نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا اِثْمَ فِيْهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ.

رواه ابن ماجه، باب الورع والتقوى، رقم: ٤٢١٦

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں کون سا شخص سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ شخص جو مخموم دل اور زبان کا سچا ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: زبان کا سچا تو ہم سمجھتے ہیں، مخموم دل سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: مخموم دل وہ شخص ہے جو پرہیز گار ہو، جس کا دل صاف ہو، جس پر نہ تو گناہوں کا بوجھ ہو اور نہ ظلم کا، نہ اس کے دل میں کسی کے لئے کینہ ہو اور نہ حسد۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: ''جس کا دل صاف ہو'' سے مراد وہ شخص ہے جس کا دل اللہ تعالیٰ کے غیر کے غبار اور غلط افکار و خیالات سے پاک ہو۔ (مظاہر حق)

﴿174﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يُبَلِّغُنِيْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِيْ عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ.

رواه ابوداؤد، باب في رفع الحديث من المجلس، رقم: ٤٨٦٠

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ میں سے کوئی شخص مجھ تک کسی کے بارے میں کوئی بات نہ پہنچایا کرے کیونکہ میرا دل

چاہتا ہے کہ جب میں تمہارے پاس آؤں تو میرا دل تم سب کی طرف سے صاف ہو۔ (ابوداؤد)

﴿175﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوْساً مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَطْلُعُ الْآنَ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَطَلَعَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ تَنْطِفُ لِحْيَتُهُ مِنْ وُضُوْئِهِ، وَقَدْ تَعَلَّقَ نَعْلَيْهِ بِيَدِهِ الشِّمَالِ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَطَلَعَ الرَّجُلُ مِثْلَ الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى. فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ اَيْضًا، فَطَلَعَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مِثْلَ حَالِهِ الْاُوْلٰى، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ تَبِعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ: اِنِّيْ لَاحَيْتُ اَبِيْ فَاَقْسَمْتُ اَنْ لَا اَدْخُلَ عَلَيْهِ ثَلاَ ثًا، فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ تُؤْوِيَنِيْ اِلَيْكَ حَتّٰى تَمْضِيَ فَعَلْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَكَانَ عَبْدُاللهِ يُحَدِّثُ اَنَّهُ بَاتَ مَعَهُ تِلْكَ الثَّلاَثَ اللَّيَالِيَ، فَلَمْ يَرَهُ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ شَيْئًا، غَيْرَ اَنَّهُ اِذَا تَعَارَّ وَ تَقَلَّبَ عَلٰى فِرَاشِهِ ذَكَرَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ، وَكَبَّرَ حَتّٰى يَقُوْمَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: غَيْرَ اَنِّيْ لَمْ اَسْمَعْهُ يَقُوْلُ اِلَّا خَيْرًا، فَلَمَّا مَضَتِ الثَّلاَثُ اللَّيَالِيْ، وَكِدْتُ اَنْ اَحْتَقِرَ عَمَلَهُ، قُلْتُ: يَا عَبْدَ اللهِ! لَمْ يَكُنْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَبِيْ غَضَبٌ وَلَا هُجْرٌ، وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَنَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ: يَطْلُعُ عَلَيْكُمُ الْآنَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَطَلَعْتَ اَنْتَ الثَّلاَثَ الْمَرَّاتِ، فَاَرَدْتُ اَنْ آوِيَ اِلَيْكَ فَاَنْظُرَ مَا عَمَلُكَ؟ فَاَقْتَدِيَ بِكَ، فَلَمْ اَرَكَ عَمِلْتَ كَثِيْرَ عَمَلٍ، فَمَا الَّذِيْ بَلَغَ بِكَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: مَا هُوَ اِلَّا مَا رَاَيْتَ، قَالَ: فَلَمَّا وَلَّيْتُ دَعَانِيْ فَقَالَ: مَا هُوَ اِلَّا مَا رَاَيْتَ غَيْرَ اَنِّيْ لَا اَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ لِاَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ غِشًّا وَلَا اَحْسُدُ اَحَدًا عَلٰى خَيْرٍ اَعْطَاهُ اللهُ اِيَّاهُ فَقَالَ عَبْدُاللهِ: هٰذِهِ الَّتِيْ بَلَغَتْ بِكَ وَهِيَ الَّتِيْ لَا نُطِيْقُ۔

رواه احمد والبزار بنحوه و رجال احمد رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۸/ ۱۵۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابھی تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا۔ اتنے میں ایک انصاری آئے جن کی داڑھی سے وضو کے پانی کے قطرے گر رہے تھے اور انہوں نے جوتے بائیں ہاتھ میں لٹکا رکھے تھے۔ دوسرے دن بھی رسول اللہ ﷺ نے وہی بات فرمائی اور پھر وہی انصاری اُسی حال میں آئے جس حال میں پہلی مرتبہ آئے تھے۔ تیسرے دن پھر رسول اللہ ﷺ نے وہی بات فرمائی اور وہی انصاری اسی پہلی حالت میں آئے۔ جب رسول اللہ ﷺ (مجلس سے) اٹھے تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ان انصاری کے پیچھے گئے اور ان سے کہا کہ والد

صاحب سے میرا جھگڑا ہوگیا ہے جس کی وجہ سے میں نے قسم کھالی ہے کہ میں تین دن ان کے پاس نہ جاؤں گا۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے اپنے یہاں تین دن ٹھہرالیں۔ انہوں نے فرمایا: بہت اچھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ان کے پاس تین راتیں گذاریں۔ میں نے ان کو رات میں کوئی عبادت کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ البتہ جب رات کو ان کی آنکھ کھل جاتی اور بستر پر کروٹ بدلتے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور اللہ اکبر کہتے یہاں تک کہ فجر کی نماز کے لئے بستر سے اٹھتے۔ اور ایک بات یہ بھی تھی کہ میں نے ان سے خیر کے علاوہ کچھ نہیں سنا۔ جب تین راتیں گذر گئیں اور میں ان کے عمل کو معمولی ہی سمجھ رہا تھا (اور میں حیران تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے بشارت تو اتنی بڑی دی اور ان کا کوئی خاص عمل تو ہے نہیں) تو میں نے ان سے کہا: اللہ کے بندے! میرے اور میرے باپ کے درمیان نہ کوئی ناراضگی ہوئی اور نہ جدائی ہوئی لیکن (قصہ یہ ہوا کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (آپ کے بارے میں) تین مرتبہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ابھی تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آنے والا ہے اور تینوں مرتبہ آپ ہی آئے۔ اس پر میں نے ارادہ کیا کہ میں آپ کے ہاں رہ کر آپ کا خاص عمل دیکھوں تاکہ (پھر اس عمل میں) آپ کے نقشِ قدم پر چلوں۔ میں نے آپ کو زیادہ عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا (اب آپ بتائیں) کہ آپ کا وہ کونسا خاص عمل ہے جس کی وجہ سے آپ اس مرتبہ پر پہنچ گئے جو رسول اللہ ﷺ نے آپ کے لئے ارشاد فرمایا؟ ان انصاری نے کہا: (میرا کوئی خاص عمل تو ہے نہیں) یہی عمل ہیں جو تم نے دیکھے ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (میں یہ سن کر چل پڑا) جب میں نے پشت پھیری تو انہوں نے مجھے بلایا اور کہا: میرے اعمال تو وہی ہیں جو تم نے دیکھے ہیں البتہ ایک بات یہ ہے کہ میرے دل میں کسی مسلمان کے بارے میں کھوٹ نہیں ہے اور کسی کو اللہ تعالیٰ نے کوئی خاص نعمت عطا فرما رکھی ہو تو میں اس پر اس سے حسد نہیں کرتا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی وہ عمل ہے جس کی وجہ سے تم اس مرتبہ پر پہنچے اور یہ ایسا عمل ہے جس کو ہم نہیں کر سکتے۔ (مسند احمد، بزار، مجمع الزوائد)

﴿176﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ وَسَّعَ عَلٰى مَكْرُوْبٍ كُرْبَةً فِی الدُّنْيَا وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ كُرْبَةً فِی الْاٰخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ مُسْلِمٍ فِی الدُّنْيَا سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْمَرْءِ مَا كَانَ فِیْ عَوْنِ اَخِيْهِ. رواه احمد ۲/۲۷٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں کسی پریشان حال کی پریشانی کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کی کوئی ایک پریشانی دور فرمائے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کے عیوب پر پردہ ڈالے گا اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے عیوب پر پردہ ڈالیں گے۔ جب تک آدمی اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتے رہتے ہیں۔ (مسند احمد)

﴿177﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: كَانَ رَجُلَانِ فِیْ بَنِی اِسْرَائِيْلَ مُتَوَاخِيَيْنِ، فَكَانَ اَحَدُهُمَا يُذْنِبُ وَالْآخَرُ مُجْتَهِدٌ فِی الْعِبَادَةِ، فَكَانَ لَا يَزَالُ الْمُجْتَهِدُ يَرَى الْآخَرَ عَلَى الذَّنْبِ فَيَقُوْلُ: اَقْصِرْ، فَوَجَدَهُ يَوْمًا عَلٰى ذَنْبٍ فَقَالَ لَهُ: اَقْصِرْ، فَقَالَ: خَلِّنِیْ وَ رَبِّیْ اَبُعِثْتَ عَلَیَّ رَقِيْبًا؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَوْ لَا يُدْخِلُكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، فَقُبِضَ اَرْوَاحُهُمَا، فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، فَقَالَ لِهٰذَا الْمُجْتَهِدِ: اَكُنْتَ بِیْ عَالِمًا اَوْ كُنْتَ عَلٰى مَا فِیْ يَدِیْ قَادِرًا؟ وَقَالَ لِلْمُذْنِبِ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِیْ، وَقَالَ لِلْآخَرِ: اِذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى النَّارِ۔ رواه ابو داؤد، باب في النهي عن البغي، رقم: ٤٩٠١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بنی اسرائیل میں دو دوست تھے۔ ایک ان میں گناہ کیا کرتا تھا اور دوسرا خوب عبادت کیا کرتا تھا۔ عابد جب بھی گنہگار کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا تو اس سے کہتا کہ گناہ سے رُک جا۔ ایک دن اسے گناہ کرتے ہوئے دیکھا تو پھر کہا کہ باز آجا۔ اس نے کہا کہ مجھے میرے رب پر چھوڑ دے (میں جانوں میرا رب جانے) کیا تجھ کو مجھ پر نگراں بنا کر بھیجا گیا ہے؟ عابد نے (غصہ میں آکر) کہا اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ تیری مغفرت نہیں کریں گے یا یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل نہیں کریں گے۔ پھر دونوں کا انتقال ہوگیا اور (عالم ارواح) میں دونوں اللہ تعالیٰ کے سامنے جمع ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے عابد سے پوچھا: کیا تم میرے بارے میں جانتے تھے (کہ میں معاف نہیں کروں گا) یا معاف کرنا جو میرے قبضہ میں ہے کیا تمھیں اس پر قدرت حاصل تھی (کہ تم مجھے معاف کرنے سے روک دو کہ جو دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ تیری مغفرت نہیں کریں گے) اور گنہگار سے ارشاد فرمایا: میری رحمت سے جنت میں چلا جا (اس لئے کہ وہ رحمت کا امیدوار تھا) اور عابد کے بارے میں (فرشتوں سے) فرمایا کہ اسے دوزخ میں لیجاؤ۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حدیث شریف کا یہ مطلب نہیں کہ گناہ پر جرأت کی جائے اس لئے کہ اس گنہگار کی معافی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوئی۔ ضروری نہیں کہ ہر گنہگار کے ساتھ یہی معاملہ ہو کیونکہ اصول تو یہی ہے کہ گناہ پر سزا ہو اور نہ یہ مطلب ہے کہ گناہوں اور ناجائز کاموں سے روکا نہ جائے۔ قرآن وحدیث میں سینکڑوں جگہ گناہوں سے روکنے کا حکم ہے اور نہ روکنے پر وعید ہے۔

بلکہ حدیث کا منشا یہ ہے کہ عابد کو اپنی عبادت پر یہ گھمنڈ نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ خدائی اختیارات میں دخل دے کر اتنی بڑی بات کہنے کی جرأت کرے کہ قسم کھا کر کسی کی مغفرت کا انکار کردے جبکہ اللہ تعالیٰ کو یہ حق ہے کہ جسے چاہیں بخش سکتے ہیں۔

﴿178﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: یُبْصِرُ اَحَدُکُمُ الْقَذَاةَ فِی عَیْنِ اَخِیْهِ وَیَنْسَی الْجِذْعَ فِی عَیْنِهٖ. رواه ابن حبان (ورجاله ثقات) ۷۳/۱۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کو اپنے بھائی کی آنکھ کا ایک تنکا بھی نظر آجاتا ہے لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر تک بھی اسے نظر نہیں آتا۔

(ابن حبان)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ دوسروں کے معمولی سے معمولی عیوب نظر آجاتے ہیں اور اپنے بڑے بڑے عیوب پر نظر نہیں جاتی۔

﴿179﴾ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ غَسَلَ مَیِّتًا فَکَتَمَ عَلَیْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ اَرْبَعِیْنَ کَبِیْرَةً، وَمَنْ حَفَرَ لِاَخِیْهِ قَبْرًا حَتّٰی یُجِنَّهٗ فَکَاَنَّمَا اَسْکَنَهٗ مَسْکَنًا حَتّٰی یُبْعَثَ. رواه الطبرانی فی الکبیر ورجاله رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۱۱٤/۳

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اور اس کے ستر کو اور اگر کوئی عیب پائے تو اس کو چھپاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے چالیس بڑے گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ اور جو اپنے بھائی (کی میت) کے لئے قبر کھودتا ہے اور اس کو اس میں دفن کرتا ہے تو گویا اس نے (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ اٹھائے جانے تک اس کو ایک مکان میں ٹھہرادیا یعنی اس کو اس قدر اجر ملتا ہے جتنا کہ اس شخص کے لئے قیامت تک مکان دینے کا اجر ملتا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿180﴾ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ غَسَلَ مَیِّتًا فَکَتَمَ عَلَیْہِ غُفِرَ لَہٗ اَرْبَعِیْنَ مَرَّۃً، وَمَنْ کَفَّنَ مَیِّتًا کَسَاہُ اللّٰہُ مِنَ السُّنْدُسِ وَاِسْتَبْرَقِ الْجَنَّۃِ۔

(الحدیث) رواہ الحاکم وقال: ھذاحدیث صحیح علی شرط مسلم ووافقہ الذھبی ۱/۳۵٤

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی میت کو غسل دیتا ہے پھر اس کے ستر کو اور اگر کوئی عیب پائے تو اس کو چھپاتا ہے تو چالیس مرتبہ اس کی مغفرت کی جاتی ہے اور جو شخص میت کو کفن دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے باریک اور موٹے ریشم کا لباس پہنائیں گے۔ (مستدرک حاکم)

﴿181﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَہٗ فِیْ قَرْیَۃٍ اُخْرٰی، فَاَرْصَدَ اللّٰہُ لَہٗ عَلٰی مَدْرَجَتِہٖ مَلَکًا، فَلَمَّا اَتٰی عَلَیْہِ قَالَ: اَیْنَ تُرِیْدُ؟ قَالَ: اُرِیْدُ اَخًا لِیْ فِیْ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ، قَالَ: ھَلْ لَکَ عَلَیْہِ مِنْ نِعْمَۃٍ تَرُبُّھَا؟ قَالَ: لَا، غَیْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُہٗ فِی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ، قَالَ: فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکَ، بِاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَہٗ فِیْہِ۔

رواہ مسلم، باب فضل الحب فی اللّٰہ تعالٰی، رقم: ٦٥٤٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے دوسری بستی میں ملاقات کے لئے روانہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے راستے پر ایک فرشتے کو بٹھا دیا (جب وہ شخص اس فرشتہ کے قریب پہنچا تو) فرشتہ نے اس سے پوچھا: تمہارا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے کہا: میں اس بستی میں رہنے والے اپنے ایک بھائی سے ملنے جارہا ہوں۔ فرشتہ نے پوچھا: کیا تمہارا اس پر کوئی حق ہے جس کو لینے کے لئے جارہے ہو؟ اس شخص نے کہا: نہیں میرے جانے کی وجہ صرف یہ ہے کہ مجھے اس سے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت ہے۔ فرشتہ نے کہا: مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس یہ بتانے کے لئے بھیجا ہے کہ جس طرح تم اس بھائی سے محض اللہ تعالیٰ کی وجہ سے محبت کرتے ہو اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتے ہیں۔ (مسلم)

﴿182﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ: مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَجِدَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ فَلْیُحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ۔

رواہ احمد والبزار ورجالہ ثقات، مجمع الزوائد ۱/۲٦۸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ پسند

کرے کہ اسے ایمان کا ذائقہ حاصل ہو جائے تو اسے چاہئے کہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے دوسرے (مسلمان) سے محبت کرے۔ (مسند احمد، بزار، مجمع الزوائد)

﴿183﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِنَ الْاِيْمَانِ اَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ رَجُلًا لَا يُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ مِنْ غَيْرِ مَالٍ اَعْطَاهُ فَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ۔

رواه الطبراني في الاوسط ورجاله ثقات،مجمع الزوائد ١٠/٤٨٥

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک ایمان (کی نشانیوں) میں سے ہے کہ ایک شخص دوسرے سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے محبت کرے جبکہ دوسرے شخص نے اس کو مال (و دنیوی فائدہ وغیرہ کچھ) نہ دیا ہو۔ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرنا یہ ایمان (کا کامل درجہ) ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿184﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا تَحَابَّ رَجُلَانِ فِي اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا كَانَ اَفْضَلُهُمَا اَشَدَّ حُبًّا لِصَاحِبِهٖ۔

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٤/١٧١

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے ایک دوسرے سے محبت کریں ان میں افضل وہ شخص ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہو۔ (مستدرک حاکم)

﴿185﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ رَجُلًا لِلّٰهِ فَقَالَ: اِنِّيْ اُحِبُّكَ لِلّٰهِ فَدَخَلَا جَمِيْعًا الْجَنَّةَ، فَكَانَ الَّذِيْ اَحَبَّ اَرْفَعَ مَنْزِلَةً مِنَ الْاٰخَرِ، وَاَحَقَّ بِالَّذِيْ اَحَبَّ لِلّٰهِ۔

رواه البزار باسناد حسن، الترغيب ٤/١٧

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے کسی شخص سے محبت کرے اور (اس محبت کا اظہار) یہ کہہ کر کرے کہ میں اللہ تعالیٰ کے لئے تم سے محبت کرتا ہوں پھر وہ دونوں جنت میں داخل ہوں تو جس شخص نے محبت کی وہ دوسرے کے مقابلہ میں اونچے درجہ میں ہوگا اور اس درجہ کا زیادہ حقدار ہوگا۔ (بزار، ترغیب)

﴿186﴾ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ قَالَ: مَامِنْ رَجُلَيْنِ تَحَابَّا فِي اللهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ اِلَّا كَانَ اَحَبُّهُمَا اِلَى اللهِ اَشَدَّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ. رواه الطبراني في الاوسط ورجاله رجال الصحيح غير المعافى بن سليمان وهو ثقة، مجمع الزوائد ١٠/٤٨٩

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو دو شخص آپس میں ایک دوسرے کی غیر موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے محبت کریں تو ان دونوں میں اللہ تعالیٰ کا زیادہ محبوب وہ ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿187﴾ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ، مَثَلُ الْجَسَدِ، اِذَا اشْتَكىٰ مِنْهُ عُضْوٌ، تَدَاعىٰ لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى. رواه مسلم ،باب تراحم المؤمنين......رقم: ٦٥٨٦

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی مثال ایک دوسرے سے محبت کرنے، ایک دوسرے پر رحم کرنے اور ایک دوسرے پر شفقت و مہربانی کرنے میں بدن کی طرح ہے۔ جب اس کا ایک عضو بھی دکھتا ہے تو اس دُکھن کی وجہ سے بدن کے باقی سارے اعضاء بھی بخار و بے خوابی میں اس کے شریک حال ہو جاتے ہیں۔ (مسلم)

﴿188﴾ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللهِ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ، يَغْبِطُهُمْ بِمَكَانِهِمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ.

رواه ابن حبّان، قال المحقق: اسناده جيد ٢/٣٣٨

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے والے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ انبیاء اور شہداء ان کے خاص مرتبہ اور مقام کی وجہ سے ان پر رشک کریں گے۔ (ابن حبان)

﴿189﴾ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ: حُقَّتْ مَحَبَّتِيْ عَلَى الْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ، وَحُقَّتْ مَحَبَّتِيْ عَلَى الْمُتَنَاصِحِيْنَ

فِيَّ، وَحُقَّتْ مَحَبَّتِيْ عَلَى الْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ،وَحُقَّتْ مَحَبَّتِيْ عَلَى الْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ، وَهُمْ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالصِّدِّيْقُوْنَ بِمَكَانِهِمْ. رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده جيد ۳۳۸/۲، وعند احمد ۲۳۹/۵ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَحُقَّتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَوَاصِلِيْنَ فِيَّ. وعند مالك ص ۷۲۳ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ. وعند الطبرانی فی الثلاثة عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَدْ حُقَّتْ مَحَبَّتِيْ لِلَّذِيْنَ يَتَصَادَقُوْنَ مِنْ اَجْلِيْ. مجمع الزوائد ۴۹۵/۱۰

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں: میری محبت اُن لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے کی خیر خواہی کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔ وہ نور کے منبروں پر ہوں گے۔ ان کے خاص مرتبہ کی وجہ سے انبیاء اور صدیقین ان پر رشک کریں گے۔ (ابن حبان)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ (مسند احمد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ (مؤطا امام مالک)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے دوستی رکھتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿190﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء فی الحب فی الله، رقم: ۲۳۹۰

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حدیث قدسی

بیان کرتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ بندے جو میری عظمت اور جلال کی وجہ سے آپس میں الفت ومحبت رکھتے ہیں ان کے لئے نور کے منبر ہوں گے ان پر انبیاء اور شہدا بھی رشک کریں گے۔ (ترمذی)

﴿191﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ لِلّٰهِ جُلَسَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ، وَكِلْتَا يَدَيِ اللهِ يَمِيْنٌ، عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ وُجُوْهُهُمْ مِنْ نُوْرٍ، لَيْسُوْا بِاَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ وَلَا صِدِّيْقِيْنَ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى۔ رواه الطبراني ورجاله وثقوا، مجمع الزوائد ۱۰/۴۹۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے اللہ تعالیٰ کے ہم نشیں ہوں گے جو عرش کے دائیں جانب ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ داہنے ہی ہیں۔ وہ نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے ان کے چہرے نور کے ہوں گے وہ نہ انبیاء ہوں گے نہ شہدا اور نہ صدیقین۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے تھے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿192﴾ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: يَآاَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوْا وَاعْقِلُوْا، وَاعْلَمُوْا اَنَّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عِبَادًا لَيْسُوْا بِاَنْبِيَاءَ، وَلَاشُهَدَاءَ، يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلٰى مَجَالِسِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللهِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَعْرَابِ مِنْ قَاصِيَةِ النَّاسِ وَاَلْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! نَاسٌ مِنَ النَّاسِ لَيْسُوا بِاَنْبِيَاءَ، وَلَا شُهَدَاءَ، يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلٰى مَجَالِسِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللهِ اِنْعَتْهُمْ لَنَا يَعْنِيْ: صِفْهُمْ لَنَا، فَسُرَّ وَجْهُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِسُؤَالِ الْاَعْرَابِيِّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هُمْ نَاسٌ مِنْ اَفْنَاءِ النَّاسِ،وَنَوَازِعِ الْقَبَائِلِ لَمْ تَصِلْ بَيْنَهُمْ اَرْحَامٌ مُتَقَارِبَةٌ، تَحَابُّوْا فِي اللهِ وَتَصَافُوْا يَضَعُ اللهُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ فَيُجْلِسُهُمْ عَلَيْهَا، فَيَجْعَلُ وُجُوْهَهُمْ نُوْرًا وَثِيَابَهُمْ نُوْرًا،يَفْزَعُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَفْزَعُوْنَ، وَهُمْ اَوْلِيَاءُ اللهِ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ رواه احمد ۵/۳۴۳

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو!

سنو اور سمجھو، اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو نہ نبی ہیں اور نہ شہید ہیں ان کے بیٹھنے کے خاص مقام اور اللہ تعالیٰ سے ان کے خاص قرب اور تعلق کی وجہ سے انبیا اور شہدا ان پر رشک کریں گے۔ ایک دیہاتی آدمی نے جو مدینہ منورہ سے دور (دیہات کا) رہنے والا آیا ہوا تھا (متوجہ کرنے کے لئے) اپنے ہاتھ سے رسول ﷺ کی طرف اشارہ کیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو نہ انبیا ہوں گے اور نہ شہدا۔ انبیا اور شہدا ان کے بیٹھنے کے خاص مقام اور ان کے اللہ تعالیٰ سے خاص قرب اور تعلق کی وجہ سے ان پر رشک کریں گے۔ آپ ان کا حال بیان فرما دیجئے یعنی ان کی صفات بیان فرما دیجئے۔ اس دیہاتی کے سوال سے رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ مبارک پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ عام لوگوں میں سے غیر معروف افراد اور مختلف قبیلوں کے لوگ ہوں گے جن میں کوئی قریبی رشتہ داریاں بھی نہیں ہوں گی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے ایک دوسرے سے خالص و سچی محبت کی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے لئے نور کے منبر رکھیں گے جن پر ان کو بٹھائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے چہروں اور کپڑوں کو نور والا بنا دیں گے۔ قیامت کے دن جب عام لوگ گھبرا رہے ہوں گے ان پر کسی قسم کی گھبراہٹ نہ ہوگی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ (مسند احمد)

﴿193﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ رواه البخاري، باب علامة الحب في الله...، رقم: ٦١٦٩

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس کو ایک جماعت سے محبت ہے لیکن وہ ان کے ساتھ نہیں ہوسکا؟ یعنی عمل اور حسنات میں بالکل ان کے قدم بہ قدم نہ ہوسکا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی جس سے محبت رکھتا ہے اس کے ساتھ ہی ہوگا یعنی آخرت میں اس کے ساتھ کر دیا جائے گا۔ (بخاری)

﴿194﴾ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا اَكْرَمَ رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ۔ رواه احمد ٥/٢٥٩

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بندہ نے اللہ تعالیٰ کے لئے کسی بندہ سے محبت کی، اس نے اپنے رب ذوالجلال کی تعظیم کی۔

(مسند احمد)

﴿195﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِی اللہِ وَالْبُغْضُ فِی اللہِ.

رواہ ابوداؤد، باب مجانبۃ اھل الاھواء وبغضھم رقم: ٤٥٩٩

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل عمل اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت کرنا اور اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے دشمنی کرنا ہے۔

(ابوداؤد)

﴿196﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ اَتٰی اَخَاہُ یَزُوْرُہٗ فِی اللہِ اِلَّا نَادَاہُ مَلَکٌ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ طِبْتَ، وَطَابَتْ لَکَ الْجَنَّۃُ، وَاِلَّا قَالَ اللہُ فِیْ مَلَکُوْتِ عَرْشِہٖ: عَبْدِیْ زَارَ فِیَّ، وَعَلَیَّ قِرَاہُ، فَلَمْ یَرْضَ لَہٗ بِثَوَابٍ دُوْنَ الْجَنَّۃِ.

(الحدیث) رواہ البزار وابویعلی باسناد جید، الترغیب ٣/٣٦٤

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ اپنے (مسلمان) بھائی سے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ملاقات کے لئے آتا ہے تو آسمان سے ایک فرشتہ اس کو پکار کر کہتا ہے: تم خوش حالی کی زندگی بسر کرو، تمہیں جنت مبارک ہو اور اللہ تعالیٰ عرش والے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری خاطر ملاقات کی میرے ذمہ اس کی مہمانی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بدلے میں جنت سے کم نہیں دیتے۔　(بزار، ابویعلی، ترغیب)

﴿197﴾ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ اَخَاہُ وَمِنْ نِیَّتِہٖ اَنْ یَفِیَ فَلَمْ یَفِ وَلَمْ یَجِیْءْ لِلْمِیْعَادِ فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ.

رواہ ابوداؤد، باب فی العدۃ، رقم: ٤٩٩٥

حضرت زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے اپنے بھائی سے کوئی وعدہ کیا اور اس کی نیت اس وعدہ کو پورا کرنے کی تھی لیکن وہ پورا نہ کرسکا اور وقت پر نہ آسکا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔　(ابوداؤد)

﴿198﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔
رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن،باب ماجاء ان المستشار مؤتمن،رقم: ٢٨٢٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس سے کسی معاملہ میں مشورہ کیا جائے اس معاملہ میں اس پر بھروسہ کیا گیا ہے (لہٰذا اسے چاہئے کہ مشورہ لینے والے کا راز ظاہر نہ کرے اور وہی مشورہ دے جو مشورہ لینے والے کے لئے زیادہ مفید ہو)۔ (ترمذی)

﴿199﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ بِالْحَدِیْثِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِیَ اَمَانَةٌ۔ رواه ابوداؤد،باب فی نقل الحدیث، رقم: ٤٨٦٨

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنی کوئی بات کہے اور پھر ادھر اُدھر دیکھے تو وہ بات امانت ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص تم سے بات کرے اور وہ تم سے یہ نہ کہے کہ اس کو راز میں رکھنا، لیکن اگر اس کے کسی انداز سے تمہیں یہ محسوس ہو کہ وہ یہ نہیں چاہتا کہ اس کی یہ بات کسی کے علم میں آئے مثلاً بات کرتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنا وغیرہ تو اس کی یہ بات امانت ہی ہے۔ اور امانت ہی کی طرح تمہیں اس کی حفاظت کرنی چاہئے۔ (معارف الحدیث)

﴿200﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ اَعْظَمَ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ یَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْکَبَائِرِ الَّتِی نَهَی اللّٰهُ عَنْهَا اَنْ یَمُوْتَ رَجُلٌ وَعَلَیْهِ دَیْنٌ لَا یَدَعُ لَهُ قَضَاءً۔ رواه ابوداؤد،باب فی التشدید فی الدین، رقم: ٣٣٤٢

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اُن کبیرہ گناہوں (شرک، زنا وغیرہ) کے بعد جن سے اللہ تعالیٰ نے سختی سے منع فرمایا ہے: سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اس حال میں مرے کہ اس پر قرض ہو اور اس نے ادائیگی کا انتظام نہ کیا ہو۔ (ابوداؤد)

﴿201﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَیْنِهٖ حَتّٰی یُقْضٰی عَنْهُ۔ رواه الترمذی وقال: هذاحدیث حسن، باب ماجاء ان نفس المؤمن......،رقم: ١٠٧٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی

روح اس کے قرضہ کی وجہ سے لٹکی رہتی ہے (راحت ورحمت کی اس منزل تک نہیں پہنچتی جس کا نیک لوگوں سے وعدہ ہے) جب تک کہ اس کا قرضہ نہ ادا کردیا جائے۔ (ترمذی)

﴿202﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ، اِلَّا الدَّيْنَ. رواه مسلم،باب من قتل فی سبیل اللّٰہ......،رقم: ٤٨٨٣

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرض کے علاوہ شہید کے سارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ (مسلم)

﴿203﴾ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ تُوْضَعُ الْجَنَائِزُ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَصَرَهُ قِبَلَ السَّمَاءِ، فَنَظَرَ ثُمَّ طَأْطَأَ بَصَرَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِهٖ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ! سُبْحَانَ اللهِ! مَاذَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِيْدِ! قَالَ: فَسَكَتْنَا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرَهَا خَيْرًا حَتّٰى اَصْبَحْنَا، قَالَ مُحَمَّدٌ: فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَا التَّشْدِيْدُ الَّذِيْ نَزَلَ؟ قَالَ: فِي الدَّيْنِ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْاَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى دَيْنُهٗ. رواہ احمد ٥/٢٨٩

حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک دن مسجد کے میدان میں جہاں جنازے لاکر رکھے جاتے تھے بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ بھی ہمارے درمیان تشریف فرما تھے۔ آپ نے آسمان کی طرف نگاہِ مبارک اٹھائی اور کچھ دیکھا پھر نگاہ نیچی فرمائی اور (ایک خاص فکر مندانہ انداز میں) اپنا ہاتھ پیشانی مبارک پر رکھا اور فرمایا: سبحان اللہ! سبحان اللہ! کس قدر سخت وعید نازل ہوئی ہے! حضرت محمد بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس دن اور اس رات صبح تک ہم سب خاموش رہے اور اس خاموشی کو ہم نے اچھا نہ جانا۔ پھر (صبح کو) میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کیا سخت وعید نازل ہوئی تھی؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سخت وعید قرضہ کے بارے میں نازل ہوئی، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اگر کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہو پھر زندہ ہو پھر شہید ہو پھر زندہ ہو اور اس کے ذمہ قرض ہو تو وہ جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا قرض ادا نہ کردیا جائے۔ (مسند احمد)

﴿204﴾ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ؟ فَقَالُوْا: لَا، فَصَلّٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَصَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ، قَالَ اَبُوْقَتَادَةَ: عَلَيَّ دَيْنُهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔ رواه البخاري، باب من تكفل عن ميت......، رقم: ٢٢٩٥

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھا دیں۔ آپؐ نے دریافت فرمایا: کیا اس میت پر کسی کا قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں، آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا: اس میت پر کسی کا قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کا قرض میں نے اپنے ذمہ لے لیا۔ تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بھی نماز جنازہ پڑھا دی۔ (بخاری)

﴿205﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَ هَا اَدَّى اللهُ عَنْهُ، وَمَنْ اَخَذَ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللهُ۔

رواه البخاري، باب من اخذ اموال الناس......، رقم: ٢٣٨٧

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں سے مال (ادھار) لے اور اس کی نیت ادا کرنے کی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کر دیں گے۔ اور جو شخص کسی سے (ادھار) لے اور اس کا ارادہ ہی ادا نہ کرنے کا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے مال کو ضائع کر دیں گے۔ (بخاری)

فائدہ: ''اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کر دیں گے'' کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ادھار کی ادائیگی میں اس کی مدد فرمائیں گے اور اگر زندگی میں ادا نہ کر سکا تو آخرت میں اس کی طرف سے ادا فرما دیں گے۔ ''اللہ تعالیٰ اس کے مال کو ضائع کر دیں گے'' کا مطلب یہ ہے کہ بری نیت کی وجہ سے اسے جانی یا مالی نقصان اٹھانا پڑے گا۔ (فتح الباری)

﴿206﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَانَ اللهُ مَعَ

الدَّائِنِ حَتّٰی یَقْضِیَ دَیْنَهٗ مَا لَمْ یَکُنْ فِیْمَا یَکْرَهُ اللهُ۔

رواه ابن ماجه، باب من ادّان دَینا وهو ینوی قضائه، رقم: ٢٤٠٩

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ مقروض کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ وہ اپنا قرضہ ادا کرے بشرطیکہ یہ قرضہ کسی ایسے کام کے لئے نہ لیا گیا ہو جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ (ابن ماجہ)

﴿207﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَقْرَضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سِنًّا، فَاَعْطٰی سِنًّا فَوْقَهٗ، وَقَالَ: خِیَارُکُمْ مَحَاسِنُکُمْ قَضَاءً۔ رواه مسلم، باب جواز اقتراض الحیوان......، رقم: ٤١١١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ قرض لیا۔ پھر آپ ﷺ نے قرضہ کی ادائیگی میں اس سے بڑی عمر والا اونٹ دیا اور ارشاد فرمایا: تم میں سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جو قرض کی ادائیگی میں بہتر ہوں۔ (مسلم)

﴿208﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَقْرَضَ مِنِّی النَّبِیُّ ﷺ اَرْبَعِیْنَ اَلْفًا، فَجَاءَهٗ مَالٌ فَدَفَعَهٗ اِلَیَّ وَقَالَ: بَارَکَ اللهُ لَکَ فِیْ اَهْلِکَ وَمَالِکَ، اِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَاءُ۔ رواه النسائی، باب الاستقراض، رقم: ٤٦٨٧

حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے چالیس ہزار قرض لیا۔ پھر آپ ﷺ کے پاس مال آیا تو آپ ﷺ نے مجھے عطا فرما دیا اور ساتھ ہی مجھے دعا دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے اہل وعیال اور مال میں برکت دیں۔ قرض کا بدلہ یہ ہے کہ ادا کیا جائے اور (قرض دینے والے کی) تعریف اور شکریہ ادا کیا جائے۔ (نسائی)

﴿209﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا یَسُرُّنِیْ اَنْ لَا یَمُرَّ عَلَیَّ ثَلَاثٌ وَعِنْدِیْ مِنْهُ شَیْءٌ اِلَّا شَیْءٌ اُرْصِدُهٗ لِدَیْنٍ۔

رواه البخاری، باب اداء الدیون......، رقم: ٢٣٨٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اگر میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا بھی سونا ہو تو مجھے اس میں خوشی ہوگی کہ تین دن بھی مجھ پر اس حال میں نہ گذریں کہ اس میں سے میرے پاس کچھ بھی باقی بچے سوائے اس معمولی رقم کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے

رکھ لوں۔ (بخاری)

﴿210﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ لَا یَشْكُرِ النَّاسَ لَا یَشْكُرِ اللّٰهَ۔ رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء فی الشكر......،رقم: ۱۹۵٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں کا شکر گذار نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ (ترمذی)

فائدہ: بعض شارحین نے حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ جو احسان کرنے والے بندوں کا شکر گذار نہیں ہوتا وہ ناشکری کی اس عادت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا شکر گذار بھی نہیں ہوتا۔ (معارف الحدیث)

﴿211﴾ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صُنِعَ اِلَیْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَیْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِی الثَّنَاءِ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن جيد غريب،باب ماجاء فی الثناء بالمعروف، رقم: ۲۰۳۵

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص پر احسان کیا گیا اور اس نے احسان کرنے والے کو جَزَاكَ اللّٰهُ خَیْرًا (اللہ تعالیٰ تم کو اس کا بہتر بدلہ عطا فرمائیں) کہا تو اس نے (اس دعا کے ذریعہ) پوری تعریف کی اور شکریہ ادا کر دیا۔ (ترمذی)

فائدہ: ان الفاظ میں دعا کرنا گویا اس بات کا اظہار کرنا ہے کہ میں اس کا بدلہ دینے سے عاجز ہوں اس لئے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہارے اس احسان کا بہتر بدلہ عطا فرمائیں۔ اس طرح اس دعائیہ کلمہ میں احسان کرنے والے کی تعریف ہے۔ (معارف الحدیث)

﴿212﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ الْمَدِیْنَةَ اَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا رَاَیْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ كَثِیْرٍ وَلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِنْ قَلِیْلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَیْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَاَشْرَكُوْنَا فِی الْمَهْنَاِ، حَتّٰی لَقَدْ خِفْنَا اَنْ یَذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ كُلِّهٖ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لَا، مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَیْتُمْ عَلَیْهِمْ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب ثناء المهاجرين......،رقم: ۲٤۸۷

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو (ایک دن) مہاجرین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! جن کے پاس ہم آئے ہیں ہم نے اِن جیسے لوگ نہیں دیکھے یعنی انصارِ مدینہ کہ اگر ان کے پاس فراخی ہو تو خوب خرچ کرتے ہیں اور اگر کمی ہو تو بھی ہماری غم خواری اور مدد کرتے ہیں۔ انہوں نے محنت اور مشقت کا ہمارا حصہ تو اپنے ذمہ لے لیا ہے اور نفع میں ہم کو شریک کر لیا ہے۔ (ان کے اس غیر معمولی ایثار سے) ہم کو اندیشہ ہے کہ سارا اجر و ثواب انہی کے حصے میں نہ آجائے (اور آخرت میں ہم خالی ہاتھ رہ جائیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں ایسا نہیں ہوگا جب تک اس احسان کے بدلے تم ان کے لئے دُعا کرتے رہو گے اور ان کی تعریف یعنی ان کا شکریہ ادا کرتے رہو گے۔ (ترمذی)

﴿213﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ، فَلا يَرُدُّهُ، فَاِنَّهُ خَفِيْفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيْحِ۔

رواه مسلم، باب استعمال المسك......رقم: ٥٨٨٣

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو ہدیہ کے طور پر خوشبودار پھول پیش کیا جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے رد نہ کرے کیونکہ وہ بہت ہلکی اور کم قیمت چیز ہے اور اس کی خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے۔ (مسلم)

فائدہ: پھول جیسی کم قیمت چیز قبول کرنے سے اگر انکار کیا جائے تو اس کا بھی اندیشہ ہے کہ پیش کرنے والے کو خیال ہو کہ میری چیز کم قیمت ہونے کی وجہ سے قبول نہیں کی گئی اور اس سے اس کی دل شکنی ہو۔ (معارف الحدیث)

﴿214﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ: الْوَسَائِدُ وَ الدُّهْنُ وَاللَّبَنُ [الدُّهْنُ يَعْنِي بِهِ الطِّيْبَ]

رواه الترمذی وقال هذا حديث غريب، باب ماجاء فی كراهية رد الطيب، رقم: ٢٧٩٠

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں کو رد نہیں کرنا چاہئے (یعنی کوئی دے تو انکار نہیں کرنا چاہیے)۔ تکیہ، خوشبو

اور دودھ۔　(ترمذی)

﴿215﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ شَفَعَ لِاَخِیْهِ شَفَاعَةً فَاَهْدٰی لَهُ هَدِیَّةً عَلَیْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ اَتٰی بَابًا عَظِیْمًا مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا۔

رواه ابو داؤد، باب فی الهدیة لقضاء الحاجة، رقم: ٣٥٤١

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مسلمان بھائی کے لئے (کسی معاملے میں) سفارش کی پھر اگر اس شخص نے اس سفارش کرنے والے کو (سفارش کے عوض میں) کوئی ہدیہ پیش کیا اور اس نے وہ ہدیہ قبول کرلیا تو وہ سود کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازہ میں داخل ہوگیا۔　(ابوداؤد)

فائدہ: اس کو سود اس اعتبار سے فرمایا گیا ہے کہ وہ سفارش کرنے والے کو بغیر کسی عوض کے حاصل ہوا ہے۔　(مظاہر حق)

﴿216﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ لَهُ ابْنَتَانِ، فَیُحْسِنُ اِلَیْهِمَا مَا صَحِبَتَاهُ اَوْ صَحِبَهُمَا، اِلَّا اَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ۔

رواه ابن حبّان، قال المحقق: اسناده ضعیف وهو حدیث حسن، بشواهده ٢٠٧/٧

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کی دو بیٹیاں ہوں پھر جب تک وہ اس کے پاس رہیں یا یہ ان کے پاس رہے وہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو وہ دونوں بیٹیاں اس کو ضرور جنت میں داخل کرادیں گی۔ (ابن حبان)

﴿217﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ دَخَلْتُ اَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَیْنِ، وَاَشَارَ بِاِصْبَعَیْهِ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی النفقة علی البنات والاخوات، رقم: ١٩١٤

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دو لڑکیوں کی پرورش اور دیکھ بھال کی وہ اور میں جنت میں اس طرح اکٹھے داخل ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں۔ یہ ارشاد فرما کر آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔　(ترمذی)

﴿218﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ يَلِيْ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا، فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ۔

رواه البخاري،باب رحمة الولد......،رقم: ٥٩٩٥

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ان بیٹیوں کے کسی معاملہ کی ذمہ داری لی اوران کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لئے دوزخ کی آگ سے بچاؤ کا سامان بن جائیں گی۔ (بخاری)

﴿219﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْثَلَاثُ اَخَوَاتٍ اَوِ ابْنَتَانِ اَوْ اُخْتَانِ فَاَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللّٰهَ فِيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ۔

رواه الترمذي،باب ماجاء في النفقة على البنات والاخوات،رقم: ١٩١٦

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا معاملہ رکھے اوران کے حقوق کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے تو اس کے لئے جنت ہے۔

(ترمذی)

﴿220﴾ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ۔

رواه الترمذي وقال: هذا حديث غريب،باب ماجاء في ادب الولد، رقم: ١٩٥٢

حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: کسی باپ نے اپنی اولاد کو اچھی تعلیم وتربیت سے بہتر کوئی تحفہ نہیں دیا۔ (ترمذی)

﴿221﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ ﷺ: مَنْ وُلِدَتْ لَهُ اُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ يَعْنِي الذَّكَرَ عَلَيْهَا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ۔

رواه الحاكم وقال: هذاحديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٤/١٧٧

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جس شخص کے یہاں لڑکی پیدا ہو پھر وہ نہ تو اُسے زندہ دفن کرے (جیسا کہ جاہلیت کے زمانہ میں ہوتا

تھا) اور نہ اس سے ذلت آمیز سلوک کرے اور نہ (برتاؤ میں) لڑکوں کو اس پر ترجیح دے یعنی اس کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرے جیسا کہ لڑکوں کے ساتھ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ لڑکی کے ساتھ اس حسن سلوک کے بدلہ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ (مستدرک حاکم)

﴿222﴾ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا، فَقَالَ: اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَارْجِعْهُ.

رواه البخاري، باب الهبة للولد، رقم: ٢٥٨٦

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے والد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مجھے لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام ہدیہ کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم نے اپنے سب بچوں کو بھی اتنا ہی دیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غلام کو واپس لے لو۔ (بخاری)

فائدہ: حدیث شریف سے یہ معلوم ہوا کہ اولاد کو ہدیہ کرنے میں برابری ہونا چاہیے۔

﴿223﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهُ وَاَدَبَهُ فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهُ عَلٰى اَبِيْهِ.

رواه البيهقي في شعب الايمان ٦/٤٠١

حضرت ابوسعید اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے کوئی بچہ پیدا ہو تو اس کا اچھا نام رکھے اور اس کی اچھی تربیت کرے۔ پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے۔ اگر بالغ ہو جانے کے بعد بھی (اپنی غفلت اور لاپرواہی سے) اس کا نکاح نہیں کیا اور وہ گناہ میں مبتلا ہو گیا تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہوگا۔ (بیہقی)

﴿224﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: تُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ؟ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَوَ اَمْلِكُ لَكَ اَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ.

رواه البخاري، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، رقم: ٥٩٩٨

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دیہات کے رہنے والے شخص نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ تم لوگ بچوں کو پیار کرتے ہو؟ ہم تو ان کو پیار نہیں کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحمت کا مادّہ نکال دیا ہے۔ تو اس میں میرا کیا اختیار ہے۔ (بخاری)

﴿225﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: تَهَادَوا فَاِنَّ الْهَدِیَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ، وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ.

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث غریب، باب فی حث النبی ﷺ علی الهدیة، رقم: ۲۱۳۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو، ہدیہ دلوں کی رنجش کو دور کرتا ہے۔ کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے ہدیہ کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ وہ بکری کے کھر کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو (اسی طرح دینے والی بھی اس ہدیہ کو کم نہ سمجھے)۔ (ترمذی)

﴿226﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یَحْقِرَنَّ اَحَدُکُمْ شَیْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ، وَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیَلْقَ اَخَاهُ بِوَجْهٍ طَلِیْقٍ، وَاِنِ اشْتَرَیْتَ لَحْمًا اَوْ طَبَخْتَ قِدْرًا فَاَکْثِرْ مَرَقَتَهُ وَاغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ.

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن صحیح، باب ماجاء فی اکثار ماء المرقة، رقم: ۱۸۳۳

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی تھوڑی سی نیکی کو بھی معمولی نہ سمجھے۔ اگر کوئی دوسری نیکی نہ ہو سکے تو یہ بھی نیکی ہے کہ اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے مل لیا کرے۔ جب تم (پکانے کی غرض سے) گوشت خریدو یا سالن کی ہانڈی پکاؤ تو شوربہ بڑھا دیا کرو اور اس میں سے کچھ نکال کر اپنے پڑوسی کو دے دیا کرو۔ (ترمذی)

﴿227﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا یَاْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ.

رواه مسلم، باب بیان تحریم ایذاء الجار، رقم: ۱۷۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ (مسلم)

﴿228﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ! وَمَا حَقُّ الْجَارِ؟ قَالَ: اِنْ سَاَلَكَ فَاَعْطِهٖ، وَاِنِ اسْتَغَاثَكَ فَاَغِثْهُ، وَاِنِ اسْتَقْرَضَكَ فَاَقْرِضْهُ، وَاِنْ دَعَاكَ فَاَجِبْهُ، وَاِنْ مَرِضَ فَعُدْهُ، وَاِنْ مَاتَ فَشَيِّعْهُ، وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ فَعَزِّهٖ، وَلَا تُؤْذِهٖ بِقُتَارِ قِدْرِكَ اِلَّا اَنْ تَغْرِفَ لَهٗ مِنْهَا، وَلَا تُرْفِعْ عَلَيْهِ الْبِنَاءَ لِتَسُدَّ عَلَيْهِ الرِّيْحَ اِلَّا بِاِذْنِهٖ. رواه الاصبهانی فی کتاب الترغیب ۱/۴۸۰،

وقال فی الحاشية: عزاه المنذری فی الترغيب ۳/۳۵۷ للمصنف بعد ان رواه من طرق اخرى، ثم قال المنذری، لا يخفى ان كثرة هذه الطرق تكسبه قوة والله اعلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لئے لازم ہے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اکرام کا معاملہ کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! پڑوسی کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ تم سے کچھ مانگے تو اسے دو، اگر وہ تم سے مدد چاہے تو تم اس کی مدد کرو، اگر وہ اپنی ضرورت کے لئے قرض مانگے تو اسے قرض دو، اگر وہ تمہاری دعوت کرے تو اسے قبول کرو، اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی کرو، اگر اس کا انتقال ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ، اگر اسے کوئی مصیبت پہنچے تو اسے تسلی دو، اپنی ہانڈی میں گوشت پکنے کی مہک سے اسے تکلیف نہ پہنچاؤ (کیونکہ ہوسکتا ہے کہ تنگدستی کی وجہ سے وہ گوشت نہ پکا سکتا ہو) مگر یہ کہ اس میں سے کچھ اس کے گھر بھی بھیج دو اور اپنی عمارت اس کی عمارت سے اس طرح بلند نہ کرو کہ اس کے گھر کی ہوا رک جائے مگر یہ کہ اس کی اجازت سے ہو۔ (ترغیب)

﴿229﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِیْ يَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ. رواه الطبرانی وابو يعلی ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ۸/۳۰۶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص (کامل) مؤمن نہیں ہوسکتا جو خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔

(طبرانی، ابویعلی، مجمع الزوائد)

﴿230﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ فُلَانَةَ يُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ اَنَّهَا تُؤْذِیْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ: هِیَ فِی النَّارِ

قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَإِنَّ فُلَانَةَ يُذْكَرُ مِنْ قِلَّةِ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلَاتِهَا وَإِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ وَلَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ: هِيَ فِي الْجَنَّةِ. رواه احمد ۲/ ٤٤٠

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! فلانی عورت کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ کثرت سے نماز، روزہ اور صدقہ خیرات کرنے والی ہے (لیکن) اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے تکلیف دیتی ہے یعنی برا بھلا کہتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ دوزخ میں ہے۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! فلانی عورت کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ نفلی روزہ، صدقہ خیرات اور نماز تو کم کرتی ہے بلکہ اس کا صدقہ وخیرات پنیر کے چند ٹکڑوں سے آگے نہیں بڑھتا لیکن اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے کوئی تکلیف نہیں دیتی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جنت میں ہے۔ (مسند احمد)

﴿231﴾ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ يَأْخُذُ عَنِّيْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْيُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ؟ فَقَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قُلْتُ: أَنَا يَارَسُوْلَ اللهِ! فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا وَقَالَ: اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ، وَأَحْسِنْ إِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَاتُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ.

رواه الترمذي وقال: هذاحديث غريب،باب من اتقى المحارم فهو اعبد النّاس،رقم: ٢٣٠٥

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو مجھ سے یہ باتیں سیکھے پھر ان پر عمل کرے یا ان لوگوں کو سکھائے جو ان پر عمل کریں؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں تیار ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ازراہِ شفقت) میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے لیا اور گن کر یہ پانچ باتیں ارشاد فرمائیں: حرام سے بچو تم سب سے بڑے عبادت گذار بن جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اس پر راضی رہو تم سب سے بڑے غنی بن جاؤ گے۔ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو تو مؤمن بن جاؤ گے۔ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرو تم (کامل) مسلمان بن جاؤ گے۔ زیادہ ہنسا نہ کرو کیوں کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ (ترمذی)

﴿232﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُوْلَ

اللّٰہِ! کَیْفَ لِیْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ وَاِذَا اَسَأْتُ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِذَا سَمِعْتَ جِیْرَانَكَ یَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ، وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ یَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَأْتَ فَقَدْ اَسَأْتَ۔

رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح،مجمع الزوائد ١٠/٤٨٠

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! مجھے کیسے معلوم ہو کہ میں نے یہ کام اچھا کیا ہے اور یہ کام برا کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے پڑوسیوں کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم نے اچھا کیا تو یقیناً تم نے اچھا کیا اور جب تم اپنے پڑوسیوں کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم نے برا کیا تو یقیناً تم نے برا کیا۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿233﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ قُرَادٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَوَضَّاَ یَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُهُ یَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِیُّ ﷺ: مَایَحْمِلُكُمْ عَلٰی هٰذَا؟ قَالُوْا: حُبُّ اللّٰہِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ یُحِبَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَهُ اَوْیُحِبُّهُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُهُ فَلْیَصْدُقْ حَدِیْثَهُ اِذَا حَدَّثَ وَلْیُؤَدِّ اَمَانَتَهُ اِذَا اؤْتُمِنَ وَلْیُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهُ۔

رواه البيهقي في شعب الايمان،مشكوة المصابيح،رقم: ٤٩٩٠

حضرت عبدالرحمان بن ابی قراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن وضو فرمایا: تو آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر (اپنے چہرے اور جسموں پر) ملنے لگے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کون سی چیز تمہیں اس کام پر آمادہ کر رہی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کی محبت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرے یا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اس سے محبت کریں تو اسے چاہئے کہ جب بات کرے تو سچ بولے، جب کوئی امانت اس کے پاس رکھوائی جائے تو اس کو ادا کرے اور اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (بیہقی، مشکوۃ)

﴿234﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَا زَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَیُوَرِّثُهُ۔

رواه البخاري،باب الوصاءة بالجار،رقم: ٦٠١٤

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جبرئیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے حق کے بارے میں اس قدر وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ وہ پڑوسی کو وارث بنادیں گے۔ (بخاری)

﴿235﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَارَانِ۔ رواه احمد باسناد حسن،مجمع الزوائد ١٠/٦٣٢

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن (جھگڑنے والوں میں) سب سے پہلے دو جھگڑنے والے پڑوسی پیش ہوں گے یعنی بندوں کے حقوق میں سے سب سے پہلا معاملہ دو پڑوسیوں کا پیش ہوگا۔

(مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿236﴾ عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يُرِيْدُ اَحَدٌ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ اِلَّا اَذَابَهُ اللهُ فِي النَّارِ ذَوْبَ الرَّصَاصِ، اَوْ ذَوْبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ۔

رواه مسلم،باب فضل المدينة......،رقم: ٣٣١٩

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مدینہ والوں کے ساتھ کسی قسم کی برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو (دوزخ کی) آگ میں اس طرح پگھلا دے گا جس طرح سیسہ پگھل جاتا ہے یا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔ (مسلم)

﴿237﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ اَخَافَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَقَدْ اَخَافَ مَا بَيْنَ جَنْبَيَّ۔

رواه احمد ورجاله رجال الصحيح،مجمع الزوائد ٣/٦٥٨

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مدینہ والوں کو ڈراتا ہے وہ مجھے ڈراتا ہے۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿238﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ، فَلْيَمُتْ بِالْمَدِيْنَةِ فَاِنِّيْ اَشْفَعُ لِمَنْ مَاتَ بِهَا۔

رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحيح ٩/٥٧

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو اس کی کوشش کر سکے کہ مدینہ میں اس کو موت آئے تو اس کو چاہئے کہ وہ (اس کی کوشش کرے اور) مدینہ میں مرے، میں ان لوگوں کی ضرور شفاعت کروں گا جو مدینہ میں مریں گے (اور وہاں دفن ہوں گے)۔ (ابن حبان)

فائدہ: علماء نے لکھا ہے شفاعت سے مراد خاص قسم کی شفاعت ہے ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عام شفاعت تو سارے ہی مسلمانوں کے لئے ہوگی، کوشش کرنے اور طاقت رکھنے سے مراد یہ ہے کہ وہاں اخیر تک رہے۔

﴿239﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا یَصْبِرُ عَلٰی لَاْوَاءِ الْمَدِیْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِیْ، اِلَّا کُنْتُ لَهُ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَوْ شَهِیْدًا۔

رواہ مسلم،باب الترغیب فی سکنی المدینة......،رقم: ٣٣٤٧

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا جو امتی مدینہ طیبہ کے قیام کی مشکلات کو برداشت کر کے یہاں قیام کرے گا میں قیامت کے دن اس کا سفارشی یا گواہ بنوں گا۔ (مسلم)

﴿240﴾ عَنْ سَهْلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَنَا وَکَافِلُ الْیَتِیْمِ فِی الْجَنَّةِ هٰکَذَا، وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰی وَفَرَّجَ بَیْنَهُمَا شَیْئًا۔

رواہ البخاری،باب اللعان......،رقم: ٥٣٠٤

حضرت سہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح (قریب) ہوں گے۔ نبی کریم ﷺ نے شہادت کی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ فرمایا اور ان دونوں کے درمیان تھوڑی سی کشادگی رکھی۔ (بخاری)

﴿241﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْقُشَیْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ ضَمَّ یَتِیْمًا بَیْنَ اَبَوَیْنِ مُسْلِمَیْنِ اِلٰی طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ حَتّٰی یُغْنِیَهُ اللّٰهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ رواہ احمد والطبرانی وفیہ: علی بن زید وھو حسن الحدیث وبقیة رجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ٨/٢٩٤

حضرت عمرو بن مالک قشیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد

فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے ایسے یتیم بچے کو جس کے ماں باپ مسلمان تھے اسے اپنے ساتھ کھانے پینے میں شریک کیا یعنی اپنی کفالت میں لے لیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بچے کو ان (کی کفالت سے) بے نیاز کر دیا یعنی وہ اپنی ضروریات خود پوری کرنے لگا تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿242﴾ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَنَا وَامْرَاَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاَوْمَا يَزِيْدُ بِالْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ، اِمْرَاَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ، حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰى يَتَامَاهَا حَتّٰى بَانُوْا اَوْمَاتُوا۔

رواه ابو داؤد، باب فی فضل من عال یتامیٰ، رقم: ٥١٤٩

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اور وہ عورت کہ جس کا چہرہ (اپنی اولاد کی پرورش، دیکھ بھال اور محنت ومشقت کی وجہ سے) سیاہ پڑ گیا ہو قیامت کے دن اس طرح ہوں گے۔ حدیث کے راوی حضرت یزید رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا (مطلب یہ تھا کہ جس طرح یہ دونوں انگلیاں ایک دوسرے کے قریب ہیں اسی طرح قیامت کے دن آپ ﷺ اور وہ عورت قریب ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے سیاہ چہرہ والی عورت کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس سے مراد) وہ عورت ہے جو بیوہ ہوگئی ہو اور حسن وجمال، عزت ومنصب والی ہونے کے باوجود اپنے یتیم بچوں (کی پرورش) کی خاطر دوسرا نکاح نہ کرے یہاں تک کہ وہ بچے بالغ ہونے کی وجہ سے اپنی ماں کے محتاج نہ رہیں یا انہیں موت آجائے۔ (ابوداؤد)

﴿243﴾ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا قَعَدَ يَتِيْمٌ مَعَ قَوْمٍ عَلٰى قَصْعَتِهِمْ فَيَقْرُبَ قَصْعَتَهُمْ شَيْطَانٌ۔

رواه الطبرانی فی الاوسط، وفیه: الحسن بن واصل، وهو الحسن بن دینار وهو ضعیف لسوء حفظه، وهو حدیث حسن واللّٰه اعلم مجمع الزوائد ٢٩٣/٨

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن لوگوں کے ساتھ کوئی یتیم ان کے برتن میں کھانے کے لئے بیٹھے تو شیطان ان کے برتن کے قریب نہیں آتا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿244﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا شَكَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَسْوَةَ قَلْبِهٖ فَقَالَ: امْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْكِيْنَ.

رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۲۹۳/۸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی سخت دلی کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اور مسکین کو کھانا کھلایا کرو۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿245﴾ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ: السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ كَالَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ.

رواہ البخاری، باب الساعی علی الارملة، رقم: ۶۰۰۶

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیوہ عورت اور مسکین کی ضرورت میں دوڑ دھوپ کرنے والے کا ثواب اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے ثواب کی طرح ہے یا اس کا ثواب اس شخص کے ثواب کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہو اور رات بھر عبادت کرتا ہو۔ (بخاری)

﴿246﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ. (وهو جزء من الحديث) رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحيح ۴۸۴/۹

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے سب سے اچھا ہو اور میں تم سب میں اپنے گھر والوں کے لئے زیادہ اچھا ہوں۔ (ابن حبان)

﴿247﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ عَجُوْزٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ عِنْدِيْ فَقَالَ لَهَا: مَنْ اَنْتِ؟ فَقَالَتْ: اَنَا جُثَامَةُ الْمَدَنِيَّةُ قَالَ: كَيْفَ حَالُكُمْ:؟ كَيْفَ اَنْتُمْ بَعْدَنَا؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَلَمَّا خَرَجَتْ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تُقْبِلُ عَلٰى هٰذِهِ الْعَجُوْزِ هٰذَا الْاِقْبَالَ فَقَالَ: اِنَّهَا كَانَتْ تَاْتِيْنَا اَيَّامَ خَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاِنَّ حُسْنَ الْعَهْدِ مِنَ الْاِيْمَانِ. اخرجه الحاكم بنحوه وقال حديث صحيح على شرط الشيخين وليس له علة ووافقه الذهبی ۱۶/۱ - الاصابة ۲۷۲/۴

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بوڑھی عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں جبکہ آپ میرے پاس تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کیا: میں جَثَّامَہ مَدَنِیَّہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ ہمارے (مدینہ آنے کے) بعد تمہارے حالات کیسے رہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان! سب خیریت رہی۔ جب وہ چلی گئیں تو میں نے (حیرت سے) عرض کیا: اس بڑھیا کی طرف آپ نے اتنی توجہ فرمائی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ خدیجہ کی زندگی میں ہمارے پاس آیا کرتی تھیں اور پرانی جان پہچان کی رعایت کرنا ایمان (کی علامت) ہے۔ (اصابہ)

﴿248﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً، اِنْ کَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْهَا آخَرَ اَوْ قَالَ غَیْرَهُ۔ رواه مسلم،باب الوصية بالنساء،رقم: ٣٦٤٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن مرد کی یہ شان نہیں کہ اپنی مؤمنہ بیوی سے بغض رکھے۔ اگر اس کی ایک عادت اسے ناپسند ہوگی تو دوسری پسندیدہ بھی ہوگی۔ (مسلم)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث شریف میں حسن معاشرت کا ایک مختصر اصول بتادیا کہ ایک انسان میں اگر کوئی بری عادت ہے تو اس میں کچھ خوبیاں بھی ہوں گی ایسا کون ہوگا جس میں کوئی برائی نہ ہو یا کوئی خوبی نہ ہو۔ لہٰذا برائیوں سے چشم پوشی کی جائے اور خوبیوں کو دیکھا جائے۔ (ترجمان)

﴿249﴾ عَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ کُنْتُ آمِرًا اَحَدًا اَنْ یَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَاءَ اَنْ یَسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَیْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ۔ رواه ابوداؤد،باب في حق الزوج على المراة، رقم: ٢١٤٠

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو کسی کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں اس حق کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے شوہروں کا ان پر مقرر فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿250﴾ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ، دَخَلَتِ الْجَنَّةَ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في حق الزوج على المرأة، رقم: ١١٦١

حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس عورت کا اس حال میں انتقال ہو کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں جائے گی۔

(ترمذی)

﴿251﴾ عَنِ الْاَحْوَصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اَلَا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ، اِلَّا اَنْ يَّأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ، فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ، وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا، اَلَا اِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ حَقًّا، وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا، فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ، وَلَا يَاْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ، اَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في حق المرأة على زوجها، رقم: ١١٦٣

حضرت احوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: غور سے سنو! عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو اس لئے کہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں۔ تم ان سے اُن کی عصمت اور اپنے مال کی حفاظت وغیرہ کے علاوہ اور کچھ اختیار نہیں رکھتے۔ ہاں اگر وہ کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں تو پھر ان کو ان کے بستروں میں تنہا چھوڑ دو یعنی ان کے ساتھ سونا چھوڑ دو لیکن گھر ہی میں رہو اور ہلکی مار مارو۔ پھر اگر وہ تمہاری فرمانبرداری اختیار کرلیں تو ان پر (زیادتی کرنے کے لئے) بہانہ مت ڈھونڈو۔ غور سے سنو! تمہارا حق تمہاری بیویوں پر ہے (اسی طرح) تمہاری بیویوں کا تم پر حق ہے۔ تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تم کو ناگوار گذرے اور نہ وہ تمہارے گھروں میں تمہاری اجازت کے بغیر کسی کو آنے دیں۔ غور سے سنو! ان عورتوں کا تم پر یہ حق ہے کہ تم ان کے ساتھ ان کے لباس اور ان کی خوراک میں اچھا سلوک کرو یعنی اپنی حیثیت کے مطابق ان کے لئے ان چیزوں کا انتظام کیا کرو۔ (ترمذی)

﴿252﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَعْطُوا الْاَجِيْرَ اَجْرَهُ، قَبْلَ اَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ. رواه ابن ماجه، باب اجر الاجراء رقم: ٢٤٤٣

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری دے دیا کرو۔ (ابن ماجہ)

صلۂ رحمی

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ لا وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا﴾ [النساء ٣٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور تم سب اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو اور قرابت داروں کے ساتھ بھی اور یتیموں کے ساتھ بھی اور مساکین کے ساتھ بھی اور قریب کے پڑوسی کے ساتھ بھی اور دور کے پڑوسی کے ساتھ بھی اور پاس کے بیٹھنے والے کے ساتھ بھی (مراد وہ شخص ہے جو روز کا آنے جانے والا اور ساتھ اٹھنے بیٹھنے والا ہو) اور مسافر کے ساتھ بھی اور ان غلاموں کے ساتھ بھی جو تمہارے قبضہ میں ہیں، حسن سلوک سے پیش آؤ۔ بیشک اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتے جو اپنے کو بڑا سمجھے اور شیخی کی بات کرے۔ (نساء)

فائدہ: قریب کے پڑوسی سے مراد وہ پڑوسی ہے جو پڑوس میں رہتا ہو اور اس سے

رشتہ داری بھی ہو اور دور کے پڑوسی سے مراد وہ پڑوسی ہے جس سے رشتہ داری نہ ہو، دوسرا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ قریب کے پڑوسی سے مراد وہ پڑوسی ہے جس کا دروازہ اپنے دروازے کے قریب ہو اور دور کا پڑوسی وہ ہے جس کا دروازہ دور ہو۔

مسافر سے مراد رفیقِ سفر، مسافر مہمان اور ضرورت مند مسافر ہے۔ (کشف الرحمان)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ ج یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ﴾ [النحل: ۹۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ انصاف کا اور بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتے ہیں اور بے حیائی اور بری بات اور ظلم سے منع کرتے ہیں، تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس لئے نصیحت کرتے ہیں تا کہ تم نصیحت قبول کرو۔ (نحل)

احادیثِ نبویہ

﴿253﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ، فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِکَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْہُ۔ رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث صحیح،باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین، رقم: ۱۹۰۰

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: باپ جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہے۔ چنانچہ تمہیں اختیار ہے خواہ (اس کی نافرمانی کر کے اور دل دکھا کے) اس دروازہ کو ضائع کردو یا (اس کی فرمانبرداری اور اس کو راضی رکھ کر) اس دروازہ کی حفاظت کرو۔ (ترمذی)

﴿254﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: رِضَا الرَّبِّ فِیْ رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ۔

رواہ الترمذی،باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین،رقم: ۱۸۹۹

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔ (ترمذی)

﴿255﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ. رواه مسلم،باب فضل صلة اصدقاء الاب......،رقم:٦٥١٣

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ بیٹا (باپ کے انتقال کے بعد) باپ سے تعلق رکھنے والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (مسلم)

﴿256﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَصِلَ اَبَاهُ فِيْ قَبْرِهِ، فَلْيَصِلْ اِخْوَانَ اَبِيْهِ بَعْدَهُ.

رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحيح ٢/١٧٥

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اپنے والد کی وفات کے بعد ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنا چاہے جب کہ وہ قبر میں ہیں تو اس کو چاہئے کہ اپنے باپ کے بھائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (ابن حبان)

﴿257﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُمَدَّ لَهُ فِيْ عُمُرِهِ وَيُزَادَ لَهُ فِيْ رِزْقِهِ فَلْيَبَرَّ وَالِدَيْهِ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ. رواه احمد ٣/٢٦٦

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اس کی عمر دراز کی جائے اور اس کے رزق کو بڑھا دیا جائے اس کو چاہئے کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور رشتہ داروں کے ساتھ صلۂ رحمی کرے۔ (مسند احمد)

﴿258﴾ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ طُوْبٰى لَهُ زَادَ اللّٰهُ فِيْ عُمُرِهِ. رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٤/١٥٤

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کیا اس کے لئے خوشخبری ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ فرمائیں گے۔ (مستدرک حاکم)

﴿259﴾ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِیْعَةَ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ سَلَمَةَ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ بَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْءٌ اَبَرُّهُمَا بِهٖ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ: نَعَمْ، الصَّلٰوةُ عَلَیْهِمَا، وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِ هِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا، وَاِکْرَامُ صَدِیْقِهِمَا۔

رواہ ابوداؤد، باب فی بر الوالدین، رقم: ٥١٤٢

حضرت ابواُسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ قبیلہ بنوسلمہ کے ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میرے لئے اپنے والدین کے انتقال کے بعد ان دونوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی کوئی صورت ممکن ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! ان کے لئے دعائیں کرنا، اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے مغفرت طلب کرنا، ان کے بعد ان کی وصیت کو پورا کرنا، جن لوگوں سے ان کی وجہ سے رشتہ داری ہے ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور ان کے دوستوں کا اکرام کرنا۔

(ابوداؤد)

﴿260﴾ عَنْ مَالِكٍ اَوِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَیْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا ثُمَّ لَمْ یَبَرَّهُمَا، دَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ، وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً کَانَتْ فِکَاکَهُ مِنَ النَّارِ۔ (وھو بعض الحدیث) رواہ ابویعلی والطبرانی واحمد مختصرًا باسناد حسن، الترغیب ٣/٣٤٧

حضرت مالک یا ابنِ مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے اپنے والدین یا ان میں سے ایک کو پایا پھر ان کے ساتھ بدسلوکی کی تو وہ شخص دوزخ میں داخل ہوگا اور اس کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دور کردیں گے اور جو کوئی مسلمان کسی مسلمان غلام کو آزاد کردے یہ اس کے لئے دوزخ سے بچاؤ کا ذریعہ ہوگا۔ (ابویعلی، مسنداحمد، طبرانی، ترغیب)

﴿261﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: رَغِمَ اَنْفُ، ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ، ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ، قِیْلَ: مَنْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَیْهِ عِنْدَ الْکِبَرِ، اَحَدَهُمَا اَوْ کِلَیْهِمَا

فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ. رواه مسلم، باب رغم من ادرك ابويه...،رقم: ٦٥١٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی ذلیل وخوار ہو، پھر ذلیل خوار ہو، پھر ذلیل وخوار ہو! عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کون (ذلیل وخوار ہو)؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو اپنے ماں باپ میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پائے پھر (ان کی خدمت سے ان کا دل خوش کر کے) جنت میں داخل نہ ہو۔ (مسلم)

﴿262﴾ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ؟ قَالَ: اُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ اَبُوْكَ.

رواه البخاري،باب من احق الناس بحسن الصحبة، رقم: ٥٩٧١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا: میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تمہارا باپ۔ (بخاری)

﴿263﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: نِمْتُ فَرَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَسَمِعْتُ صَوْتَ قَارِئٍ يَقْرَاُ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: هٰذَا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: كَذَاكَ الْبِرُّ كَذَاكَ الْبِرُّ وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهٖ. رواه احمد ١٥١/٦

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں ہوں۔ میں نے وہاں کسی قرآن پڑھنے والے کی آواز سنی تو میں نے کہا: یہ کون ہے (جو یہاں جنت میں قرآن پڑھ رہا ہے)؟ فرشتوں نے بتایا کہ یہ حارثہ بن نعمان ہیں۔ اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی ایسی ہی ہوتی ہے، نیکی ایسی ہی ہوتی ہے یعنی نیکی کا پھل ایسا ہی ہوتا ہے۔ حارثہ بن نعمان اپنی والدہ کے ساتھ بہت ہی اچھا سلوک کرنے والے تھے۔ (مسند احمد)

﴿264﴾ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَیَّ اُمِّیْ وَھِیَ مُشْرِکَۃٌ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَاسْتَفْتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ، قُلْتُ: اِنَّ اُمِّیْ قَدِمَتْ وَھِیَ رَاغِبَۃٌ، اَفَاَصِلُ اُمِّیْ؟ قَالَ: نَعَمْ، صِلِیْ اُمَّکِ۔ رواہ البخاری، باب الھدیۃ للمشرکین، رقم: ۲۶۲۰

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں میری والدہ جو مُشرکہ تھیں (مکہ سے سفر کر کے) میرے پاس (مدینہ) آئیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ معلوم کیا اور پوچھا: میری والدہ آئی ہیں اور وہ مجھ سے ملنا چاہتی ہیں تو کیا میں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ (بخاری)

﴿265﴾ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَیُّ النَّاسِ اَعْظَمُ حَقًّا عَلَی الْمَرْاَۃِ قَالَ: زَوْجُھَا، قُلْتُ: فَاَیُّ النَّاسِ اَعْظَمُ حَقًّا عَلَی الرَّجُلِ قَالَ: اُمُّہٗ۔

رواہ الحاکم فی المستدرک ۴/۱۵۰

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے شوہر کا ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی ماں کا ہے۔ (مستدرک حاکم)

﴿266﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنِّیْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِیْمًا فَھَلْ لِیْ تَوْبَۃٌ؟ قَالَ: ھَلْ لَکَ مِنْ اُمٍّ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: ھَلْ لَکَ مِنْ خَالَۃٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَبِرَّھَا۔ رواہ الترمذی، باب فی بر الخالۃ، رقم: ۱۹۰۴

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے ایک بہت بڑا گناہ کر لیا ہے تو کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہاری ماں زندہ ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہاری کوئی خالہ ہیں؟ عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو (اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تمہاری

توبہ قبول فرمالیں گے)۔ (ترمذی)

﴿267﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: صَنَائِعُ الْمَعْرُوْفِ تَقِیْ مَصَارِعَ السُّوْءِ، وَصَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ، وَصِلَةُ الرَّحِمِ تَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر واسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۳/۲۹۳

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکیوں کا کرنا بری موت سے بچالیتا ہے، چھپ کر صدقہ دینا اللہ تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ اور صلہ رحمی یعنی رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا عمر کو بڑھاتا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: صلہ رحمی میں یہ بات شامل ہے کہ آدمی اپنی کمائی سے رشتہ داروں کی مالی خدمت کرے یا یہ کہ اپنے وقت کا کچھ حصہ ان کے کاموں میں لگائے۔ (معارف الحدیث)

﴿268﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ، وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ، وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْلِیَصْمُتْ۔ رواہ البخاری، باب اکرام الضیف......، رقم: ۶۱۳۸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے یعنی رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ بھلائی کی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔ (بخاری)

﴿269﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُبْسَطَ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ، وَیُنْسَاَ لَہٗ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ۔

رواہ البخاری، باب من بسط لہ فی الرزق......، رقم: ۵۹۸۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ اس کے رزق میں فراخی کی جائے اور اس کی عمر دراز کی جائے اس کو چاہئے کہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری)

﴿270﴾ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ فَمَنْ قَطَعَهَا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔ (وهو بعض الحديث)

رواه احمد والبزار ورجال احمد رجال الصحيح غير نوفل بن مساحق وهو ثقة، مجمع الزوائد ٨/٢٧٤

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ رحم یعنی رشتہ داری کا حق اللہ تعالیٰ کے نام رحمان سے لیا گیا ہے یعنی یہ رشتہ داری رحمان کی رحمت کی ایک شاخ ہے جو اس رشتہ داری کو توڑے گا اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دیں گے۔

(مسند احمد، بزار، مجمع الزوائد)

﴿271﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلٰكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا۔

رواه البخاري، باب ليس الواصل بالمكافئ، رقم: ٥٩٩١

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے جو برابری کا معاملہ کرے یعنی دوسرے کے اچھے برتاؤ کرنے پر اس سے اچھا برتاؤ کرے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا تو وہ ہے جو دوسرے کے قطع رحمی کرنے پر بھی صلہ رحمی کرے۔ (بخاری)

﴿272﴾ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَارِجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهِ اَرْحَامَكُمْ۔ رواه الطبراني في الكبير ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ١/٤٥٦

حضرت علاء بن خارجہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے نسب کا علم حاصل کرو جس کے ذریعہ سے تم اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کر سکو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿273﴾ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اَمَرَنِيْ خَلِيْلِيْ ﷺ بِسَبْعٍ: اَمَرَنِيْ بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنِيْ وَلَا اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقِيْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَاِنْ اَدْبَرَتْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ لَا اَسْاَلَ اَحَدًا شَيْئًا وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا وَ اَمَرَنِيْ اَنْ لَا اَخَافَ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ۔ رواه احمد ٥/١٥٩

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا حکم فرمایا: مجھے حکم فرمایا کہ میں غریبوں اور مسکینوں سے محبت رکھوں اور ان سے قریب رہوں، مجھے حکم فرمایا کہ میں دنیا میں ان لوگوں پر نظر رکھوں جو (دنیاوی ساز و سامان میں) مجھ سے نیچے درجہ کے ہیں اور ان پر نظر نہ کروں جو (دنیاوی ساز وسامان میں) مجھ سے اوپر کے درجہ کے ہیں، مجھے حکم فرمایا: کہ میں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کروں اگر چہ وہ مجھ سے منہ موڑیں، مجھے حکم فرمایا کہ میں کسی سے کوئی چیز نہ مانگوں، مجھے حکم فرمایا کہ میں حق بات کہوں اگر چہ وہ (لوگوں کے لئے) کڑوی ہو، مجھے حکم فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کے پیغام کو ظاہر کرنے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں اور مجھے حکم فرمایا کہ میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کثرت سے پڑھا کروں کیونکہ یہ کلمہ اس خزانہ سے ہے جو عرش کے نیچے ہے۔ (مسند احمد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو شخص اس کلمہ کو پڑھنے کا معمول رکھتا ہے اس کے لئے نہایت اعلیٰ درجہ کا اجر و ثواب محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ (مظاہر حق)

﴿274﴾ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ۔ رواه البخاري، باب اثم القاطع، رقم: ٥٩٨٤

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قطع رحمی (رشتہ داروں سے بدسلوکی) کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ (بخاری)

فائدہ: قطع رحمی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنا سخت گناہ ہے کہ اس گناہ کی گندگی کے ساتھ کوئی جنت میں نہ جاسکے گا ہاں جب اس کو سزا دے کر پاک کر دیا جائے یا اس کو معاف کر دیا جائے تو جنت میں جاسکے گا۔ (معارف الحدیث)

﴿275﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِيْ قَرَابَةً، اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ، وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَيَّ، وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ، فَقَالَ: لَئِنْ كُنْتَ

كَمَا قُلْتَ، فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ، مَادُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ۔

رواه مسلم، باب صلة الرحم……،رقم: ٦٥٢٥

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے بعض رشتہ دار ہیں میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں، میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں اور میں ان کی زیادتیوں کو برداشت کرتا ہوں وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جیسا تم کہہ رہے ہو اگر ایسا ہی ہے تو گویا تم ان کے منہ میں گرم گرم راکھ جھونک رہے ہو۔ اور جب تک تم اس خوبی پر قائم رہو گے تمہارے ساتھ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مددگار رہے گا۔ (مسلم)

مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا﴾ [الاحزاب: ۵۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو لوگ مسلمان مردوں کو اور مسلمان عورتوں کو بغیر اس کے کہ انہوں نے کوئی (ایسا) کام کیا ہو (جس سے وہ سزا کے مستحق ہوجائیں) ایذا پہنچاتے ہیں تو وہ لوگ بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اُٹھاتے ہیں۔ (احزاب)

فائدہ: اگر ایذا زبانی ہے تو بہتان ہے اور اگر عمل سے ہے تو صریح گناہ ہے۔

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ○ الَّذِیْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ○ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ یُخْسِرُوْنَ○ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ○ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ○ یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ [المطففین ۱-۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بڑی تباہی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے کہ جب لوگوں سے (اپنا حق) ناپ کرلیں تو پورا لے لیں اور جب لوگوں کو ناپ کر یا تول کر دیں تو کم کر دیں۔ کیا ان لوگوں کو اس کا یقین نہیں ہے کہ وہ ایک بڑے سخت دن میں زندہ کر کے اٹھائے

جائیں گے، جس دن تمام لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے (یعنی اس دن سے ڈرنا چاہئے اور ناپ تول میں کمی سے توبہ کرنا چاہئے)۔ (مطففین)

وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ﴾ [الهمزة: ١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہر ایسے شخص کے لئے بڑی خرابی ہے جو عیب نکالنے والا اور طعنہ دینے والا ہو۔ (ہمزۃ)

احادیثِ نبویہ

﴿276﴾ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّكَ اِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَهُمْ، اَوْ كِدْتَ اَنْ تُفْسِدَهُمْ۔

رواه ابوداؤد، باب في التجسس، رقم: ٤٨٨٨

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اگر تم لوگوں کے عیوب تلاش کرو گے تو تم ان کو بگاڑ دو گے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ لوگوں میں عیوب کو تلاش کرنے سے ان میں نفرت، بغض اور بہت سی برائیاں پیدا ہوں گی اور ممکن ہے کہ لوگوں کے عیوب تلاش کرنے اور انہیں پھیلانے سے وہ لوگ ضد میں گناہوں پر جرأت کرنے لگیں۔ یہ ساری باتیں ان میں مزید بگاڑ کا سبب ہوں گی۔ (بذل المجہود)

﴿277﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ، وَلَا تَطْلُبُوْا عَثَرَاتِهِمْ۔ (وهو جزء من الحديث) رواه ابن حبّان، قال المحقق: اسناده قوی ٧٥/١٣

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کو ستایا نہ کرو، ان کو عار نہ دلایا کرو اور ان کی لغزشوں کو تلاش نہ کیا کرو۔ (ابن حبان)

﴿278﴾ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا مَعْشَرَ مَنْ

آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيْمَانُ قَلْبَهُ: لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعِ اللهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ يَتَّبِعِ اللهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِيْ بَيْتِهِ.

رواہ ابو داؤد، باب فی الْغِيْبَة، رقم: ٤٨٨٠

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے وہ لوگو جو صرف زبانی اسلام لائے اور ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا! مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو اور ان کے عیوب کے پیچھے نہ پڑا کرو کیونکہ جو مسلمانوں کے عیوب کے پیچھے پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیب کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جس کے عیب کے پیچھے پڑ جائیں اسے گھر بیٹھے رسوا کر دیتے ہیں۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حدیث شریف کے پہلے جملہ سے اس بات پر تنبیہ کی گئی ہے کہ مسلمانوں کی غیبت کرنا منافق کا کام ہوسکتا ہے، مسلمانوں کا نہیں۔ (بذل المجهود)

﴿279﴾ عَنْ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ نَبِيِّ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم غَزْوَةَ كَذَا وَكَذَا فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيْقَ، فَبَعَثَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مُنَادِيًا يُنَادِيْ فِي النَّاسِ: أَنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا أَوْ قَطَعَ طَرِيْقًا فَلَا جِهَادَ لَهُ.

رواہ ابو داؤد، باب مایؤمرمن انضمام العسکر وسعته، رقم: ٢٦٢٩

حضرت انس جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں گیا۔ وہاں لوگ اس طرح ٹھہرے کہ آنے جانے کے لئے راستے بند ہوگئے۔ آپؐ نے لوگوں میں اعلان کرنے کے لئے ایک آدمی بھیجا کہ جو اس طرح ٹھہرا کہ آنے جانے کا راستہ بند کر دیا اسے جہاد کا ثواب نہیں ملے گا۔ (ابوداؤد)

﴿280﴾ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ جَرَّدَ ظَهْرَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر و الاوسط واسنادہ جید، مجمع الزوائد ٦/٣٨٤

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کی پیٹھ کو ننگا کر کے ناحق مارا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر

ناراض ہوں گے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿281﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوْا: الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ، فَقَالَ: اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ، مَنْ يَّاْتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ، وَيَاْتِیْ وَقَدْ شَتَمَ هٰذَا، وَقَذَفَ هٰذَا، وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا، وَ سَفَكَ دَمَ هٰذَا، وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ، قَبْلَ اَنْ يُقْضٰى مَا عَلَيْهِ، اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ۔

رواه مسلم، باب تحريم الظلم، رقم: ٦٥٧٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ رضی اللہ عنہم) سے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہمارے نزدیک مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس کوئی درہم (روپیہ، پیسہ) اور (دنیا کا) سامان نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن بہت سی نماز، روزہ، زکوٰۃ (اور دوسری مقبول عبادتیں) لیکر آئے گا مگر حال یہ ہوگا کہ اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا تو اس کی نیکیوں میں سے ایک حق والے کو (اس کے حق کے بقدر) نیکیاں دی جائیں گی ایسے ہی دوسرے حق والے کو اس کی نیکیوں میں سے (اس کے حق کے بقدر) نیکیاں دی جائیں گی۔ پھر اگر دوسروں کے حقوق چکائے جانے سے پہلے اس کی ساری نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو (ان حقوق کے بقدر) حقداروں اور مظلوموں کے گناہ (جوانہوں نے دنیا میں کئے ہوں گے) ان سے لیکر اس شخص پر ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (مسلم)

﴿282﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

رواه البخاري، باب ما ينهى من السباب واللعن، رقم: ٦٠٤٤

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا بے دینی ہے اور قتل کرنا کفر ہے۔ (بخاری)

فائدہ: جو مسلمان کسی مسلمان کو قتل کرتا ہے وہ اپنے اسلام کے کامل ہونے کی نفی کرتا

ہے اور ممکن ہے کہ قتل کرنا کفر پر مرنے کا سبب بھی بن جائے۔ (مظاہر حق)

﴿283﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ قَالَ: سَابُّ الْمُسْلِمِ كَالْمُشْرِفِ عَلَى الْهَلَكَةِ۔ رواه الطبراني في الكبير وهو حديث حسن، الجامع الصغير ٢/٣٨

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینے والا اس آدمی کی طرح ہے جو ہلاکت و بربادی کے قریب ہو۔ (طبرانی، جامع صغیر)

﴿284﴾ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! الرَّجُلُ مِنْ قَوْمِي يَشْتِمُنِي وَهُوَ دُوْنِي، أَفَأَنْتَقِمُ مِنْهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الْمُسْتَبَّانِ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَيَتَكَاذَبَانِ۔ رواه ابن حبّان، قال المحقق: اسناده صحيح ١٣/٣٤

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میری قوم کا ایک شخص مجھے گالی دیتا ہے جبکہ وہ مجھ سے کم درجہ کا ہے کیا میں اس سے بدلہ لوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں گالی گلوچ کرنے والے دو شخص دو شیطان ہیں جو آپس میں فحش گوئی کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو جھوٹا کہتے ہیں۔ (ابن حبان)

﴿285﴾ عَنْ أَبِيْ جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: اِعْهَدْ إِلَيَّ، قَالَ: لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا، قَالَ: فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيْرًا وَلَا شَاةً، قَالَ: وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ، إِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ، وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَإِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ، وَإِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَإِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ۔ (وهو بعض الحديث) رواه ابوداؤد، باب ماجاء في اسبال الازار، رقم: ٤٠٨٤

حضرت ابوجری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: مجھے نصیحت فرما دیجئے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبھی کسی کو گالی نہ دینا۔ حضرت ابوجری فرماتے ہیں کہ اس کے بعد سے میں نے کبھی کسی کو گالی نہیں دی نہ آزاد کو، نہ غلام کو، نہ اونٹ کو نہ بکری کو۔ نیز

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی نیکی کو بھی معمولی سمجھ کر نہ چھوڑو (یہاں تک کہ) تمہارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے بات کرنا بھی نیکی میں داخل ہے۔ اپنا تہبند آدھی پنڈلیوں تک اونچا رکھا کرو، اگر اتنا اونچا نہ رکھ سکو تو (کم سے کم) ٹخنوں تک اونچا رکھا کرو۔ تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے بچو کیونکہ یہ تکبر کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ کو تکبر ناپسند ہے۔ اگر کوئی تمہیں گالی دے اور تمہیں کسی ایسی بات پر عار دلائے جو تم میں ہو اور وہ اسے جانتا ہو تو اس کو کسی ایسی بات پر عار نہ دلانا جو اس میں ہو اور تم اسے جانتے ہو، اس صورت میں اس عار دلانے کا وبال اُسی پر ہوگا۔ (ابوداؤد)

﴿286﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا شَتَمَ اَبَابَكْرٍ وَالنَّبِیُّ ﷺ جَالِسٌ، فَجَعَلَ النَّبِیُّ ﷺ یَعْجَبُ وَیَتَبَسَّمُ، فَلَمَّا اَكْثَرَ رَدَّ عَلَیْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ، فَغَضِبَ النَّبِیُّ ﷺ وَقَامَ فَلَحِقَهٗ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَانَ یَشْتِمُنِیْ وَاَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَیْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ غَضِبْتَ وَقُمْتَ، قَالَ: اِنَّهٗ كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ یَرُدُّ عَنْكَ، فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَیْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ وَقَعَ الشَّیْطَانُ فَلَمْ اَكُنْ لِاَقْعُدَ مَعَ الشَّیْطَانِ ثُمَّ قَالَ: یَا اَبَا بَكْرٍ ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ، مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلَمَةٍ فَیُغْضِیْ عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا اَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نَصْرَهٗ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِیَّةٍ یُرِیْدُ بِهَا صِلَةً اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْاَلَةٍ یُرِیْدُ بِهَا كَثْرَةً اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهَا قِلَّةً۔ رواه احمد ۲/۴۳۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے آپ کی موجودگی مین ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا۔ آپؐ (اس شخص کے مسلسل برا بھلا کہنے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صبر کرنے اور خاموش رہنے پر) خوش ہوتے رہے اور تبسم فرماتے رہے۔ پھر جب اس آدمی نے بہت ہی زیادہ برا بھلا کہا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی کچھ باتوں کا جواب دے دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوکر وہاں سے چل دیئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے آپ کے پاس پہنچے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! (جب تک) وہ شخص مجھے برا بھلا کہتا رہا آپ وہاں تشریف فرما رہے۔ پھر جب میں نے اس کی کچھ باتوں کا جواب دیا تو آپ ناراض ہوکر اٹھ گئے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (جب تک تم خاموش تھے اور صبر کررہے تھے) تمہارے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا۔ پھر جب تم نے اس کی کچھ باتوں کا جواب دیا تو (وہ فرشتہ چلا گیا اور) شیطان بیچ میں آگیا

اور میں شیطان کے ساتھ نہیں بیٹھتا (لہذا میں اٹھ کر چل دیا) اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر! تین باتیں ہیں جو سب کی سب بالکل حق ہیں۔ جس بندے پر کوئی ظلم یا زیادتی کی جاتی ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اس سے درگذر کر دیتا ہے (اور انتقام نہیں لیتا) تو بدلہ میں اللہ تعالیٰ اس کی مدد کر کے اس کو قوی کر دیتے ہیں، جو شخص صلہ رحمی کے لئے دینے کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کو بہت زیادہ دیتے ہیں اور جو شخص دولت بڑھانے کے لئے سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دولت کو اور بھی کم کر دیتے ہیں۔ (مسند احمد)

﴿287﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ! وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ اَبَاهُ، وَيَسُبُّ اُمَّهُ، فَيَسُبُّ اُمَّهُ.

رواه مسلم، باب الكبائر واكبرها، رقم: ٢٦٣

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا کوئی اپنے ماں باپ کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! (وہ اس طرح کہ) آدمی کسی کے باپ کو گالی دے پھر وہ جواب میں اس کے باپ کو گالی دے اور کسی کی ماں کو گالی دے پھر وہ جواب میں اس کی ماں کو گالی دے (اس طرح گویا اس نے دوسرے کے ماں باپ کو گالی دے کر خود ہی اپنے ماں باپ کو گالی دلوائی)۔ (مسلم)

﴿288﴾ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّىْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيْهِ، فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، فَاَىُّ الْمُؤْمِنِيْنَ آذَيْتُهُ، شَتَمْتُهُ، لَعَنْتُهُ، جَلَدْتُهُ، فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَزَكَاةً وَقُرْبَةً، تُقَرِّبُهُ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه مسلم، باب من لعنه النبى ﷺ......، رقم: ٦٦١٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ دعا فرمائی: یا اللہ! میں آپ سے عہد لیتا ہوں آپ اس کے خلاف نہ کیجئے گا۔ وہ یہ ہے کہ میں ایک انسان ہی ہوں لہذا جس کسی مؤمن کو میں نے تکلیف دی ہو، اس کو برا بھلا کہہ دیا ہو، لعنت کی ہو، مارا ہو تو آپ ان سب چیزوں کو اس مؤمن کے لئے رحمت اور گناہوں سے پاکی اور اپنی ایسی قربت کا ذریعہ بنا دیجئے کہ

اس کی وجہ سے آپ اس کو قیامت کے دن اپنا قرب عطا فرمادیں۔ (مسلم)

﴿289﴾ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَسُبُّوْا الْاَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْاَحْيَاءَ۔ رواه الترمذي، باب ماجاء في الشتم، رقم: ١٩٨٢

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مُردوں کو برا بھلامت کہو کہ اس سے تم زندوں کو تکلیف پہنچاؤ گے۔ (ترمذی)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ مرنے والے کو برا بھلا کہنے سے اس کے عزیزوں کو تکلیف ہوگی اور جس کو برا بھلا کہا گیا اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

﴿290﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ۔ رواه ابوداؤد، باب في النهي عن سب الموتى، رقم: ٤٩٠٠

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے (مسلمان) مُردوں کی خوبیاں بیان کیا کرو اور ان کی برائیاں نہ بیان کرو۔ (ابوداؤد)

﴿291﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، اِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّاٰتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ۔ رواه البخاري، باب من كانت له مظلمة عند الرجل......، رقم: ٢٤٤٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی پر بھی اپنے (دوسرے مسلمان) بھائی کا اس کی عزت وآبرو سے متعلق یا کسی اور چیز سے متعلق کوئی حق ہو تو اسے آج ہی اس دن کے آنے سے پہلے معاف کرالے جس دن نہ دینار ہوں گے نہ درہم (اس دن سارا حساب نیکیوں اور گناہوں سے ہوگا لہذا) اگر اس ظلم کرنے والے کے پاس کچھ نیک عمل ہوں گے تو اس کے ظلم کے بقدر نیکیاں لے کر مظلوم کو دے دی جائیں گی۔ اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو مظلوم کے اتنے ہی گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ (بخاری)

﴿292﴾ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَاَرْبَى الرِّبَا

اسْتِطَالَةُ الرَّجُلِ فِي عِرْضِ اَخِيْهِ. (وهو بعض الحديث) رواه الطبراني في الاوسط وهو حديث صحيح، الجامع الصغير ٢/٢٢

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدترین سود اپنے مسلمان بھائی کی آبروریزی کرنا ہے (یعنی اس کی عزت کو نقصان پہنچانا ہے چاہے کسی طریقے سے ہو مثلاً غیبت کرنا، حقیر سمجھنا، رسوا کرنا وغیرہ وغیرہ)۔

(طبرانی، جامع صغیر)

فائدہ: مسلمان کی آبروریزی کو بدترین سود اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ جس طرح سود میں دوسرے کے مال کو ناجائز طریقہ پر لے کر اسے نقصان پہنچایا جاتا ہے اسی طرح مسلمان کی آبروریزی کرنے میں اس کی عزت کو نقصان پہنچایا جاتا ہے اور چونکہ مسلمان کی عزت اس کے مال سے زیادہ محترم ہے اس وجہ سے آبروریزی کو بدترین سود فرمایا گیا ہے۔

(فیض القدیر، بذل المجہود)

﴿293﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اسْتِطَالَةَ الْمَرْءِ فِيْ عِرْضِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ (الحديث) رواه ابوداؤد، باب في الغيبة، رقم: ٤٨٧٧

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ کسی مسلمان کی عزت پر ناحق حملہ کرنا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿294﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنِ احْتَكَرَ حُكْرَةً يُرِيْدُ اَنْ يُغْلِيَ بِهَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ خَاطِئٌ.

رواه احمد وفيه: ابومعشر وهو ضعيف وقد وثق، مجمع الزوائد ٤/١٨١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مسلمانوں پر (غلّہ کو) مہنگا کرنے کے لئے روکے رکھا تو وہ گنہگار ہے۔

(مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿295﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:

مَنِ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ طَعَامًا ضَرَبَهُ اللّٰهُ بِالْجُذَامِ وَالْإِفْلَاسِ۔

رواه ابن ماجه، باب الحكرة والجلب، رقم: ٢١٥٥

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مسلمانوں کا غلہ (کھانے پینے کی چیزیں) روکے رکھے یعنی باوجود ضرورت کے فروخت نہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر کوڑھ اور تنگدستی کو مسلط فرما دیتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: روکنے والے سے وہ شخص مراد ہے جو لوگوں کی ضرورت کے وقت مہنگائی کے انتظار میں غلہ روکے رکھے جبکہ غلہ عام طور پر نہ مل رہا ہو۔ (مظاہر حق)

﴿296﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ، فَلَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَبْتَاعَ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ، وَلَا يَخْطُبَ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَذَرَ۔

رواه مسلم، باب تحريم الخطبة على خطبة اخيه......، رقم: ٣٤٦٤

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن مؤمن کا بھائی ہے۔ ایمان والے کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے، اور اسی طرح اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر اپنے نکاح کا پیغام دے۔ البتہ پہلے پیغام بھیجنے والے کی بات ختم ہو جائے تو پھر پیغام بھیجنے میں کوئی حرج نہیں۔ (مسلم)

فائدہ: سودے پر سودا کرنے کے کئی مطلب ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ دو آدمیوں کے درمیان سودا ہو چکا ہو پھر تیسرا شخص بیچنے والے سے یہ کہے کہ اس شخص سے سودے کو ختم کر کے مجھ سے سودا کر لو۔ (نووی)

معاملات میں عمل کے لئے علماء کرام سے مسائل معلوم کئے جائیں۔

نکاح کے پیغام پر پیغام دینے کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی نے کہیں نکاح کا پیغام دیا ہو اور لڑکی والے اس پیغام پر مائل ہو چکے ہوں اب دوسرے شخص کو (اگر اس نکاح کے پیغام کا علم ہے تو اس شخص کو) اس لڑکی کے لئے نکاح کا پیغام نہیں دینا چاہئے۔ (فتح الملہم)

﴿297﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ

فَلَيْسَ مِنَّا. (الحديث) رواه مسلم، باب قول النبی ﷺ من حمل علينا السلاح......، رقم: ۲۸۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔ (مسلم)

﴿298﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُشِيْرُ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِیْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِیْ يَدِهٖ فَيَقَعُ فِیْ حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ.

رواه البخاری، باب قول النبی ﷺ من حمل علينا السلاح فليس منا، رقم: ۷۰۷۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے اس لئے کہ اس کو معلوم نہیں کہ کہیں شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار کھینچ لے اور وہ (ہتھیار اشارے اشارے میں مسلمان بھائی کے جا لگے اور اس کی سزا میں وہ اشارہ کرنے والا) جہنم میں جا گرے۔ (بخاری)

﴿299﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰى يَدَعَهٗ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ.

رواه مسلم، باب النهی عن الاشارة بالسلاح الی مسلم، رقم: ٦٦٦٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابو القاسم محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی طرف لوہے یعنی ہتھیار وغیرہ سے اشارہ کرتا ہے اس پر فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اس (لوہے سے اشارہ کرنے) کو چھوڑ نہیں دیتا اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے حقیقی بھائی کی طرف لوہے سے اشارہ کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ اس کو قتل کرنے یا نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہے بلکہ اس کا تعلق مذاق سے ہی ہوسکتا ہے مگر اس کے باوجود فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اس ارشاد کا مقصد کسی مسلمان پر اشارۃً بھی ہتھیار یا لوہا اٹھانے سے سختی کے ساتھ روکنا ہے۔ (مظاہر حق)

﴿300﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ، فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهَا، فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلًا، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟ قَالَ: اَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا

رَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ: اَفَلاَ جَعَلْتَهٗ فَوْقَ الطَّعَامِ کَیْ یَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔

رواہ مسلم،باب قول النبی ﷺ من غشنا فلیس منا، رقم: ۲۸٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (اناج منڈی میں) ایک غلہ کے ڈھیر کے پاس سے گذرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک اس ڈھیر کے اندر ڈالا تو ہاتھ میں کچھ تری محسوس ہوئی۔آپؐ نے غلہ بیچنے والے سے پوچھا یہ تری کیسی ہے؟ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! غلہ پر بارش کا پانی پڑ گیا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے بھیگے ہوئے غلہ کو ڈھیر کے اوپر کیوں نہیں رکھا تاکہ خریدنے والے اس کو دیکھ سکتے۔جس نے دھوکہ دیا وہ میرا نہیں (یعنی میری اتباع کرنے والا نہیں)۔ (مسلم)

﴿301﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ، اُرَاهُ قَالَ: بَعَثَ اللّٰہُ مَلَکًا یَحْمِیْ لَحْمَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ، وَمَنْ رَمٰی مُسْلِمًا بِشَیْءٍ یُرِیْدُ شَیْنَهٗ بِهٖ حَبَسَهُ اللّٰہُ عَلٰی جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰی یَخْرُجَ مِمَّا قَالَ۔

رواہ ابوداؤد،باب الرجل یذب عن عرض اخیه،رقم: ٤٨٨٣

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص کسی مسلمان (کی عزت وآبرو) کو منافق کے شر سے بچاتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک فرشتہ مقرر فرمائیں گے جو اس کے گوشت یعنی جسم کو (دوزخ کی آگ سے) بچائے گا۔اور جو کسی مسلمان کو بدنام کرنے کے لئے اس پر کوئی الزام لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کے پل پر قید کرے گا یہاں تک کہ (سزا پاکر) اپنے الزام (کے گناہ کی گندگی) سے پاک صاف ہوجائے۔ (ابوداؤد)

﴿302﴾ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ اَخِیْهِ بِالْغَیْبَةِ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّعْتِقَهٗ مِنَ النَّارِ۔

رواہ احمد والطبرانی واسناد احمد حسن ،مجمع الزوائد ۸/۱۷۹

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت وآبرو کی مدافعت کرتا ہے (مثلاً غیبت کرنے والے کو اس حرکت سے روکتا ہے) تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ اس

کو جہنم کی آگ سے آزاد فرمادیں۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿303﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یَرُدَّ عَنْہُ نَارَ جَھَنَّمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ رواہ احمد ٦/٤٤٩

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی آبرو کی حفاظت کے لئے مدافعت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ اس سے قیامت کے دن جہنم کی آگ کو ہٹادیں گے۔ (مسند احمد)

﴿304﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُہُ دُوْنَ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ، فَقَدْ ضَادَّ اللّٰہَ، وَمَنْ خَاصَمَ فِیْ بَاطِلٍ وَھُوَ یَعْلَمُہُ لَمْ یَزَلْ فِیْ سَخَطِ اللّٰہِ حَتّٰی یَنْزِعَ عَنْہُ، وَمَنْ قَالَ فِیْ مُؤْمِنٍ مَالَیْسَ فِیْہِ اَسْکَنَہُ اللّٰہُ رَدْغَۃَ الْخَبَالِ حَتّٰی یَخْرُجَ مِمَّا قَالَ۔ رواہ ابوداؤد، باب فی الرجل یعین علی خصومۃ......، رقم: ٣٥٩٧

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کی سفارش اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کے جاری ہونے سے مانع بن گئی (مثلاً اس کی سفارش کی وجہ سے چور کا ہاتھ نہ کاٹا جاسکا) اس نے اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کیا۔ جو شخص یہ جانتے ہوئے کہ وہ ناحق پر ہے جھگڑا کرتا ہے تو جب تک وہ اس جھگڑے کو چھوڑ نہ دے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتا ہے۔ اور جو شخص مؤمن کے بارے میں ایسی بری بات کہتا ہے جو اس میں نہیں ہے اللہ تعالیٰ اس کو دوزخیوں کی پیپ اور خون کی کیچڑ میں رکھیں گے یہاں تک کہ اپنے بہتان کی سزا پاکر اس گناہ سے پاک ہوجائے۔ (ابوداؤد)

﴿305﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا یَبِعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ، وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا، اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ، لَا یَظْلِمُہُ، وَلَا یَخْذُلُہُ، وَلَا یَحْقِرُہُ، اَلتَّقْوٰی ھٰھُنَا، وَیُشِیْرُ اِلٰی صَدْرِہٖ ثَلَاثَ مِرَارٍ: بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یَحْقِرَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ، کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُہُ وَمَالُہُ وَعِرْضُہُ۔

رواہ مسلم، باب تحریم ظلم المسلم، رقم: ٦٥٤١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، خرید و فروخت میں خریداری کی نیت کے بغیر محض دھوکہ دینے کے لئے بولی میں اضافہ نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے بے رُخی اختیار نہ کرو اور تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے۔ اللہ کے بندے بن کر بھائی بھائی ہو جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر زیادتی کرتا ہے اور (اگر کوئی دوسرا اس پر زیادتی کرے) تو اس کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا اور نہ اس کو حقیر سمجھتا ہے (اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کر کے تین مرتبہ ارشاد فرمایا) تقویٰ یہاں ہوتا ہے۔ انسان کے برا ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ مسلمان کا خون، اس کا مال اس کی عزت و آبرو دوسرے مسلمان کے لئے حرام ہے۔ (مسلم)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد "تقویٰ یہاں ہوتا ہے" کا مطلب یہ ہے کہ تقویٰ جو اللہ تعالیٰ کے خوف اور آخرت کے حساب کی فکر کا نام ہے وہ دل کے اندر کی ایک کیفیت ہے، ایسی چیز نہیں ہے جسے کوئی دوسرا آدمی آنکھوں سے دیکھ کر معلوم کر سکے کہ اس آدمی میں تقویٰ ہے یا نہیں ہے۔ اس لئے کسی مسلمان کو حق نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان کو حقیر سمجھے۔ کیا خبر جس کو ظاہری معلومات سے حقیر سمجھا جا رہا ہے اس کے دل میں تقویٰ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی عزت والا ہو۔ (معارف الحدیث)

﴿306﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ، فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ، اَوْ قَالَ: الْعُشْبَ.

رواه ابو داؤد، باب في الحسد، رقم: ٤٩٠٣

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسد سے بچو۔ حسد آدمی کی نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے یا فرمایا گھاس کو کھا جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

﴿307﴾ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: لَا یَحِلُّ لِامْرِیءٍ اَنْ یَاْخُذَ عَصَا اَخِیْهِ بِغَیْرِ طِیْبِ نَفْسٍ مِنْهُ. رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحیح ۳۱٦/۱۳

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے لئے اپنے بھائی کی لاٹھی (جیسی چھوٹی چیز بھی) اس کی رضامندی کے بغیر لینا جائز نہیں۔ (ابن حبان)

﴿308﴾ عَنْ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَاْخُذَنَّ اَحَدُكُمْ مَتَاعَ اَخِيْهِ لَاعِبًا وَلَا جَادًّا. (الحديث) رواه ابوداؤد، باب من ياخذ الشيء من مزاح، رقم: ٥٠٠٣

حضرت یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے سامان کو (بلا اجازت) نہ مذاق میں لے اور نہ حقیقت میں لے۔ (ابوداؤد)

﴿309﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَسِيْرُوْنَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ اِلٰى حَبْلٍ مَعَهُ فَاَخَذَهُ فَفَزِعَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا.

رواه ابوداؤد، باب من ياخذ الشئ، من مزاح، رقم: ٥٠٠٤

حضرت عبدالرحمان بن ابولیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں نبی کریم ﷺ کے صحابہ نے یہ قصہ سنایا کہ وہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے کہ ان میں سے ایک صحابی کو نیند آگئی دوسرے آدمی نے جا کر (مذاق میں) اس کی رسی لے لی (جب سونے والے کی آنکھ کھلی اور اسے اپنی رسی نظر نہیں آئی) تو وہ پریشان ہوگیا اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے۔ (ابوداؤد)

﴿310﴾ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا. رواه النسائی، باب تعظیم الدم، رقم: ٣٩٩٥

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کا قتل کیا جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری دنیا کے ختم ہو جانے سے زیادہ بڑی بات ہے۔ (نسائی)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جیسے دنیا کا ختم ہو جانا لوگوں کے نزدیک بہت بڑی بات ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مؤمن کا قتل کرنا اس سے بھی زیادہ بڑی بات ہے۔

﴿311﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَذْكُرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ وَاَهْلَ الْاَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِیْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِی النَّارِ۔

رواه الترمذي،وقال: هذا حديث غريب،باب الحكم في الدماء، رقم: ١٣٩٨

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اگر آسمان وزمین والے سب کے سب کسی مؤمن کے قتل کرنے میں شریک ہو جائیں تو بھی اللہ تعالیٰ ان سب کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیں گے۔ (ترمذی)

﴿312﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: كُلُّ ذَنْبٍ عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَغْفِرَهُ اِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا، اَوْ مُؤْمِنٌ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا۔

رواه ابوداؤد،باب في تعظيم قتل المؤمن،رقم: ٤٢٧٠

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ہر گناہ کے بارے میں یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادیں گے سوائے اس شخص کے (گناہ کے) جو شرک کی حالت میں مرا ہو یا اس مسلمان کے (گناہ کے) جس نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کیا ہو۔ (ابوداؤد)

﴿313﴾ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاغْتَبَطَ بِقَتْلِهٖ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔ رواه ابوداؤد، باب في تعظيم قتل المؤمن،رقم: ٤٢٧٠ سنن ابي داؤد، طبع دار الباز،مكة المكرمة

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی مؤمن کو قتل کیا اور اس کے قتل پر خوشی کا اظہار کیا اللہ تعالیٰ اس کے نہ فرض قبول فرمائیں گے نہ نفل۔ (ابوداؤد)

﴿314﴾ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قَالَ: فَقُلْتُ اَوْقِیْلَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: اِنَّهٗ قَدْ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهٖ۔

رواه مسلم،باب اذاتواجه المسلمان بسيفيهما،رقم: ٧٢٥٢

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے سامنے آئیں (اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کردے) تو قاتل اور مقتول دونوں (دوزخ کی) آگ میں ہوں گے۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یا کسی اور نے عرض کیا: یا رسول اللہ قاتل کا دوزخ میں جانا تو ظاہر ہے لیکن مقتول (دوزخ میں) کیوں جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس لئے کہ اس نے بھی تو اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ (مسلم)

﴿315﴾ عَنْ اَنَسٍ رضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ: الْاِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ۔

رواه البخاري، باب ماقيل في شهادة الزور، رقم: ٢٦٥٣

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں دریافت کیا گیا (کہ وہ کون کون سے ہیں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ (بخاری)

﴿316﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ! وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللهُ اِلَّا بِالْحَقِّ، وَاَكْلُ الرِّبَا، وَ اَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ، وَ التَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ۔

رواه البخاري،باب قول الله تعالىٰ: ان الذين يأكلون اموال اليتامىٰ......،رقم: ٢٧٦٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات ہلاک کردینے والے گناہوں سے بچو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ سات گناہ کون سے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، جادو کرنا، ناحق کسی کو قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، (اپنی جان بچانے کے لئے) جہاد میں اسلامی لشکر کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ جانا اور پاک دامن، ایمان والی اور بری باتوں سے بے خبر (بھولی بھالی) عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔ (بخاری)

﴿317﴾ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ، فَيَرْحَمُهُ اللهُ وَيَبْتَلِيْكَ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب لا تظهر الشماتة لاخيك، رقم: ٢٥٠٦

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بھائی کی کسی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کیا کرو ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرما کر اس کو اس مصیبت سے نجات دیدیں اور تم کو مصیبت میں مبتلا کردیں۔ (ترمذی)

﴿318﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ، قَالَ اَحْمَدُ: قَالُوْا: مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ.

رواه الترمذي وقال: حديث حسن غريب، باب في وعيد من عَيَّرَ اخاهُ بذنب، رقم: ٢٥٠٥

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی کو کسی ایسے گناہ پر عار دلائی جس سے وہ توبہ کرچکا ہو تو وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک خود اس گناہ میں مبتلا نہ ہوجائے۔ (ترمذی)

﴿319﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَيُّمَا امْرِئٍ قَالَ لِاَخِيْهِ: يَا كَافِرُ! فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا، اِنْ كَانَ كَمَا قَالَ، وَاِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ.

رواه مسلم، باب بيان حال ايمان......، رقم: ٢١٦

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کو "اے کافر" کہا تو کفر اُن دونوں میں سے ایک کی طرف ضرور لوٹے گا۔ اگر وہ شخص واقعی کافر ہوگیا تھا جیسا کہ اس نے کہا تو ٹھیک ہے ورنہ کفر خود کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گا۔ (مسلم)

﴿320﴾ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ اَوْقَالَ: عَدُوَّ اللهِ! وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ.

(وهو جزء من الحديث) رواه مسلم، باب بيان حال ايمان......، رقم: ٢١٧

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد

فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی شخص کو کافر یا ''اللہ کا دشمن'' کہہ کر پکارا حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے تو اس کا کہا ہوا خود اس پر لوٹ آتا ہے۔ (مسلم)

﴿321﴾ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيْهِ: يَا كَافِرُ! فَهُوَ كَقَتْلِهِ. رواه البزار و رجاله ثقات،مجمع الزوائد ١٤١/٨

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص نے اپنے بھائی کو ''اے کافر'' کہا تو یہ اس کو قتل کرنے کی طرح ہے۔

(بزار، مجمع الزوائد)

﴿322﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب،باب ماجاء في اللعن والطعن،رقم: ٢٠١٩

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے لئے مناسب نہیں کہ وہ لعنت ملامت کرنے والا ہو۔ (ترمذی)

﴿323﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَكُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه مسلم، باب النهي عن لعن الدواب وغيرها، رقم: ٦٦١٠

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زیادہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ (گنہگاروں کے) سفارشی بن سکیں گے اور نہ (انبیاء علیہم السلام کی تبلیغ کے) گواہ بن سکیں گے۔ (مسلم)

﴿324﴾ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ.

(وهو جزء من الحديث) رواه مسلم،باب بيان غلظ تحريم قتل الانسان نفسه ......، رقم: ٣٠٣

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن پر لعنت کرنا (گناہ کے اعتبار سے) اس کو قتل کرنے کی طرح ہے۔ (مسلم)

﴿325﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ: خِيَارُ عِبَادِ اللهِ الَّذِيْنَ إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللهُ، وَشِرَارُ عِبَادِ اللهِ الْمَشَّاءُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ، الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ

الْبَاغُوْنَ لِلْبُرَآءِ الْعَنَتَ۔

رواہ احمد وفیہ: شهر بن حوشب و بقية رجاله رجال الصحیح مجمع الزوائد ۸/۱۷۶

حضرت عبدالرحمان بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ یاد آئے۔ اور بدترین بندے چغلیاں کھانے والے، دوستوں میں جدائی ڈالنے والے اور اللہ تعالیٰ کے پاک دامن بندوں کو کسی گناہ یا کسی پریشانی میں مبتلا کرنے کی کوشش میں لگے رہنے والے ہیں۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿326﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيْرٍ، اَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَاَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ. (الحديث) رواه البخاري، باب الغيبة......، رقم: ٦٠٥٢

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گذرے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب بھی کسی بڑی چیز پر نہیں ہو رہا (کہ جس سے بچنا مشکل ہو) ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔ (بخاری)

﴿327﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا عُرِجَ بِيْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِيْ اَعْرَاضِهِمْ.

رواه ابو داؤد، باب في الغيبة، رقم: ٤٨٧٨

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میں معراج پر گیا تو میرا گذر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے جن سے وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ نوچ کر زخمی کر رہے تھے۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ لوگ انسانوں کا گوشت کھایا کرتے تھے یعنی ان کی غیبتیں کرتے تھے اور ان کی آبروریزی کیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

﴿328﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَارْتَفَعَتْ رِيْحٌ

مُنْتِنَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذِهِ الرِّيْحُ؟ هٰذِهٖ رِيْحُ الَّذِيْنَ يَغْتَابُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ.

رواه احمد ورجاله ثقات،مجمع الزوائد ۱۷۲/۸

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک بدبو اٹھی۔ آپ صلی اللہ علیہ سلم نے ارشاد فرمایا: جانتے ہو یہ بدبو کس کی ہے؟ یہ بدبو ان لوگوں کی ہے جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہیں۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿329﴾ عَنْ اَبِیْ سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا؟ قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِیْ فَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللهُ عَلَيْهِ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهٗ صَاحِبُهٗ.

رواه البيهقي في شعب الايمان ۳۰٦/۵

حضرت ابوسعد اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غیبت کرنا زنا سے زیادہ (برا) ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! غیبت کرنا زنا سے زیادہ (برا) کیسے ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اگر زنا کرلیتا ہے پھر توبہ کرلیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتے ہیں۔ مگر غیبت کرنے والے کو جب تک وہ شخص معاف نہ کردے جس کی اس نے غیبت کی ہے اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے معاف نہیں کیا جاتا۔ (بیہقی)

﴿330﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا. تَعْنِیْ قَصِيْرَةً. فَقَالَ: لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ، قَالَتْ: وَحَكَيْتُ لَهٗ اِنْسَانًا، فَقَالَ: مَا اُحِبُّ اَنِّیْ حَكَيْتُ اِنْسَانًا وَاِنَّ لِیْ كَذَا وَكَذَا.

رواه ابو داؤد، باب في الغيبة، رقم: ٤٨٧٥

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے کہا: بس آپ کو تو صفیہ کا پستہ قد ہونا کافی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے ایسا جملہ کہا کہ اگر اس جملہ کو سمندر میں ملادیا جائے تو اس جملہ کی کڑواہٹ سمندر کی نمکینی پر غالب آجائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ بھی فرماتی ہیں کہ ایک موقع پر میں نے آپ ﷺ کے سامنے ایک شخص کی نقل اتاری تو

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اتنا اتنا یعنی بہت زیادہ مال بھی ملے تب بھی مجھے پسند نہیں کہ کسی کی نقل اتاروں۔ (ابوداؤد)

﴿331﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ: ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا یَكْرَهُ قِیْلَ: اَفَرَاَیْتَ اِنْ كَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ، فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ، وَاِنْ لَّمْ یَكُنْ فِیْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ۔

رواہ مسلم،باب تحریم الغیبة، رقم: ٦٥٩٣

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کس کو کہتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے (مسلمان) بھائی (کی غیر موجودگی میں اس) کے بارے میں ایسی بات کہنا جو اسے ناگوار گذرے (بس یہی غیبت ہے) کسی نے عرض کیا: اگر میں اپنے بھائی کی کوئی ایسی برائی ذکر کروں جو واقعۃً اس میں ہو (تو کیا یہ بھی غیبت ہے)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ برائی جو تم بیان کر رہے ہو اس میں موجود ہے تو تم نے اس کی غیبت کی، اور اگر وہ برائی (جو تم بیان کر رہے ہو) اس میں موجود ہی نہ ہو تو پھر تم نے اس پر بہتان باندھا۔ (مسلم)

﴿332﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ ذَكَرَ امْرَاً بِشَیْءٍ لَیْسَ فِیْهِ لِیَعِیْبَهٗ بِهٖ حَبَسَهُ اللّٰهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰی یَاْتِیَ بِنَفَاذِ مَا قَالَ فِیْهِ۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجاله ثقات،مجمع الزوائد ٣٦٣/٤

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کو بدنام کرنے کے لئے اس میں ایسی برائی بیان کرے جو اس میں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ میں قید رکھے گا یہاں تک کہ وہ اس برائی کو ثابت کر دے (اور کیسے ثابت کر سکے گا)۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿333﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اَنْسَابَكُمْ هٰذِهٖ لَیْسَتْ بِسِبَابٍ عَلٰی اَحَدٍ، وَاِنَّمَا اَنْتُمْ وُلْدُ آدَمَ طَفُّ الصَّاعِ لَمْ تَمْلَؤُهُ لَیْسَ لِاَحَدٍ فَضْلٌ

اِلَّا بِالدِّیْنِ، اَوْ عَمَلٍ صَالِحٍ حَسْبُ الرَّجُلِ اَنْ یَکُوْنَ فَاحِشًا بَذِیًّا بَخِیْلًا جَبَانًا۔

رواہ احمد ٤/١٤٥

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نسب کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی وجہ سے تم کسی کو برا کہو اور عار دلاؤ۔ تم سب کے سب آدم کی اولاد ہو۔ تمہاری مثال اس صاع (یعنی پیمانے) کی طرح ہے جس کو تم نے بھرا نہ ہو یعنی کوئی بھی تم میں کامل نہیں ہے ہر ایک میں کچھ نہ کچھ نقص ہے۔ (تم میں سے) کسی کو کسی پر فضیلت نہیں ہے البتہ دین یا نیک عمل کی وجہ سے ایک دوسرے پر فضیلت ہے۔ آدمی (کے برا ہونے) کے لئے یہ بہت ہے کہ وہ فحش، بیہودہ باتیں کرنے والا، بخیل اور بزدل ہو۔ (مسند احمد)

﴿334﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ، اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيْرَةِ، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنُوْا لَهُ، فَلَمَّا دَخَلَ اَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ وَقَدْ قُلْتَ لَهُ مَاقُلْتَ، قَالَ: اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَعَهُ. اَوْ تَرَكَهُ. النَّاسُ لِاتِّقَاءِ فُحْشِهِ۔

رواہ ابوداؤد، باب فی حسن العشرۃ، رقم: ٤٧٩١

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اپنی قوم کا برا آدمی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو آنے کی اجازت دیدو۔ جب وہ آگیا تو آپ ﷺ نے اس سے نرمی سے گفتگو فرمائی۔ اس کے جانے کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے تو اس شخص سے بڑی نرمی سے بات کی جبکہ پہلے آپ نے اسی کے بارے میں فرمایا تھا (کہ وہ اپنے قبیلہ کا بہت برا آدمی ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین درجہ والا وہ شخص ہوگا جس کی بدکلامی کی وجہ سے لوگ اس سے ملنا جلنا چھوڑ دیں۔ (ابوداؤد)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے آنے والے شخص کے حق میں مذمت کے جو الفاظ فرمائے اس کا مقصد حقیقت حال سے باخبر فرما کر اس شخص کے فریب سے لوگوں کو بچانا مقصود تھا لہٰذا یہ غیبت میں داخل نہیں اور آپ ﷺ کا اس شخص کے آنے پر نرمی سے گفتگو کرنا اس بات کی

تعلیم کے لئے تھا کہ ایسے لوگوں کے ساتھ سلوک کس طرح کرنا چاہئے اس میں اس کی اصلاح کا پہلو بھی آتا ہے۔ (مظاہر حق)

﴿335﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ، وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيْمٌ.
رواه ابوداؤد، باب فی حسن العشرة، رقم: ٤٧٩٠

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن بھولا بھالا شریف ہوتا ہے اور فاسق دھوکہ باز کمینہ ہوتا ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ مؤمن کی طبیعت میں چال بازی اور مکاری نہیں ہوتی وہ لوگوں کو تکلیف پہنچانے اور ان کے بارے میں بدگمانی کرنے سے اپنی طبعی شرافت کی وجہ سے دور رہتا ہے۔ اس کے برخلاف فاسق کی طبیعت ہی میں دھوکہ دہی اور مکاری ہوتی ہے، فتنہ وفساد پھیلانا ہی اس کی عادت ہوتی ہے۔ (ترجمان السنہ)

﴿336﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ آذٰى مُسْلِمًا فَقَدْ آذَانِیْ، وَمَنْ آذَانِیْ فَقَدْ آذَى اللهَ.
رواه الطبرانی فی الاوسط وهو حديث حسن فيض القدير ١٩/٦

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے یقیناً اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی (یعنی اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا)۔ (طبرانی، جامع صغیر)

﴿337﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ.
رواه مسلم، باب فی الالد الخصم، رقم: ٦٧٨٠

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔ (مسلم)

﴿338﴾ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَكَرَ بِهٖ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب ماجاء فی الخيانة والغش، رقم: ١٩٤١

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص

کسی مسلمان کو نقصان پہنچائے یا اس کو دھوکہ دے وہ ملعون ہے۔ (ترمذی)

﴿339﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ عَلٰی اُنَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ: اَلاَ اُخْبِرُكُمْ بِخَیْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ؟ قَالَ: فَسَكَتُوْا، فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ رَجُلٌ، بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنَا بِخَیْرِنَا مِنْ شَرِّنَا، قَالَ: خَیْرُكُمْ مَنْ یُرْجٰی خَیْرُهٗ وَیُؤْمَنُ شَرُّهٗ، وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا یُرْجٰی خَیْرُهٗ وَلَا یُؤْمَنُ شَرُّهٗ۔ رواه الترمذی وقال: هذاحدیث حسن صحیح،باب حدیث خیرکم من یرجی خیره......،رقم: ۲۲٦۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چندلوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آ کر کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں بھلا شخص کون ہے اور برا کون؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش رہے۔ آپ نے تین مرتبہ یہی ارشاد فرمایا۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! ضرور بتایئے کہ ہم میں بھلا کون ہے اور برا کون؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سب سے بھلا شخص وہ ہے جس سے بھلائی کی امید کی جائے اور اس سے برائی کا خطرہ نہ ہو اور تم میں سب سے برا شخص وہ ہے جس سے بھلائی کی امید نہ ہو اور برائی کا ہر وقت خطرہ لگا رہے۔ (ترمذی)

﴿340﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِثْنَتَانِ فِی النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ: اَلطَّعْنُ فِی النَّسَبِ وَالنِّیَاحَةُ عَلَی الْمَیِّتِ۔

رواه مسلم،باب اطلاق اسم الكفر على الطعن......،رقم: ۲۲۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں دو باتیں کفر کی ہیں: نسب میں طعن کرنا اور مُردوں پر نوحہ کرنا۔ (مسلم)

﴿341﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهٗ.

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب،باب ماجاء فی المراء،رقم: ۱۹۹۵

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کرو اور نہ اس سے (ایسا) مذاق کرو (جس سے اس کو تکلیف پہنچے) اور نہ ایسا

وعدہ کرو جس کو پورا نہ کر سکو۔ (ترمذی)

﴿342﴾ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔ رواه مسلم، باب خصال المنافق، رقم: ٢١١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو اس کو پورا نہ کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔ (مسلم)

﴿343﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔ رواه البخاري، باب مايكره من النميمة، رقم: ٦٠٥٦

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: چغل خور جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ (ترمذی)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ چغل خوری کی عادت ان سنگین گناہوں میں سے ہے جو جنت کے داخلے میں رکاوٹ بننے والے ہیں۔ کوئی آدمی اس گندی عادت کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کسی کو معاف کر کے یا اس جرم کی سزا دے کر اس کو پاک کر دیں تو اس کے بعد جنت میں داخلہ ہو سکے گا۔ (معارف الحدیث)

﴿344﴾ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ: عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْإِشْرَاكِ بِاللهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ: "فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ"

[الحج: ٣٠-٣١] - رواه ابوداؤد، باب في شهادة الزّور، رقم: ٣٥٩٩

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن صبح کی نماز پڑھی۔ جب آپ ﷺ (نماز سے) فارغ ہوئے تو اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کے برابر کر دی گئی ہے۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے: بت پرستی کی گندگی سے بچو اور جھوٹی گواہی سے بچو، یکسوئی کے ساتھ بس اللہ ہی کے ہو کر اس کے ساتھ کسی کو

شریک کرنے والے نہ ہو۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جھوٹی گواہی شرک و بت پرستی کی طرح گندہ گناہ ہے اور ایمان والوں کو اس سے ایسے ہی پرہیز کرنا چاہئے جیسا کہ شرک و بت پرستی سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ (معارف الحدیث)

﴿345﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ بِیَمِیْنِہٖ، فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَیْہِ الْجَنَّةَ، فَقَالَ لَہُ رَجُلٌ: وَاِنْ کَانَ شَیْئًا یَسِیْرًا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ وَاِنْ قَضِیْبٌ مِنْ اَرَاکٍ۔

رواہ مسلم، باب وعید من اقتطع حق مسلم......، رقم: ۳۵۳

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے (جھوٹی) قسم کھا کر کسی مسلمان کا کوئی حق لے لیا تو اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کے لئے دوزخ واجب کر دی ہے اور جنت کو اس پر حرام کر دیا ہے۔ ایک شخص نے سوال کیا: یارسول اللہ! اگرچہ وہ کوئی معمولی ہی چیز ہو (تب بھی یہی سزا ہوگی)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگرچہ پیلو (کے درخت) کی ایک ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

﴿346﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَیْئًا بِغَیْرِ حَقِّہٖ خُسِفَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلٰی سَبْعِ اَرْضِیْنَ۔

رواہ البخاری، باب اثم من ظلم شیئا من الارض، رقم: ۲۴۵۴

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے تھوڑی سی زمین بھی ناحق لے لی قیامت کے دن وہ اس کی وجہ سے سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔ (بخاری)

﴿347﴾ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنِ انْتَہَبَ نُہْبَةً فَلَیْسَ مِنَّا۔ (وھو جزء من الحدیث)۔ رواہ الترمذی وقال: ھذاحدیث حسن صحیح، باب ماجاء فی النھی عن نکاح الشغار، رقم: ۱۱۲۳

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (ترمذی)

﴿348﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ، وَلَا یُزَکِّیْھِمْ، وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ، قَالَ: فَقَرَاَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثَلَاثَ مِرَّاتٍ، قَالَ اَبُوْذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: خَابُوْا وَخَسِرُوْا، مَنْ ھُمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: الْمُسْبِلُ اِزَارَہٗ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلِفِ الْکَاذِبِ۔

رواہ مسلم،باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار......رقم: ۲۹۳

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ان سے کلام فرمائیں گے، نہ ان کو نظر رحمت سے دیکھیں گے، نہ ان کو گناہوں سے پاک کریں گے اور انہیں دردناک عذاب دیں گے۔ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ پڑھی۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ لوگ تو سب ناکام ہوئے اور خسارہ میں رہے۔ یا رسول اللہ! یہ لوگ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنا تہبند (ٹخنوں سے نیچے) لٹکانے والا، احسان جتانے والا اور جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا سودا فروخت کرنے والا۔ (مسلم)

﴿349﴾ عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ ضَرَبَ مَمْلُوْکَہٗ ظُلْمًا اُقِیْدَ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ رواہ الطبرانی ورجالہ ثقات،مجمع الزوائد ٤/٤٣٦

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آقا اپنے غلام کو ناحق مارے گا قیامت کے دن اس سے بدلہ لیا جائے گا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: ملازمین (نوکر، خادم، کارندوں) کو مارنا بھی اس وعید میں داخل ہے۔ (معارف الحدیث)

مسلمانوں کے باہمی اختلافات کو دور کرنا

آیاتِ قرآنیه

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ﴾ [آلِ عمران: ۱۰۳]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی (دین) کو مضبوط پکڑے رہو اور باہم نااتفاقی مت کرو۔ (آلِ عمران)

احادیثِ نبویه

﴿350﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، فَاِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث صحیح،باب فی فضل صلاح ذات البین،رقم: ۲۵۰۹

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو روزہ، نماز اور صدقہ خیرات سے افضل درجہ والی چیز نہ بتاؤں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور ارشاد فرمایئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باہمی اتفاق سب سے افضل ہے کیونکہ آپس کی نااتفاقی (دین کو) مونڈنے والی ہے یعنی جیسے استرے سے سر کے بال ایک دم صاف ہو جاتے ہیں ایسے ہی آپس کی لڑائی سے دین ختم ہو جاتا ہے۔ (ترمذی)

﴿351﴾ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَمْ يَكْذِبْ مَنْ نَمٰى بَيْنَ اثْنَيْنِ لِيُصْلِحَ۔ رواه ابوداؤد، باب في اصلاح ذات البين، رقم: ٤٩٢٠

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن اپنی والدہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صلح کرانے کے لئے ایک فریق کی طرف سے دوسرے فریق کو (فرضی باتیں) پہنچائیں اس نے جھوٹ نہیں بولا یعنی اسے جھوٹ بولنے کا گناہ نہیں ہوگا۔ (ابوداؤد)

﴿352﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا تَوَادَّ اثْنَانِ فَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا اِلَّا بِذَنْبٍ يُحْدِثُهٗ اَحَدُهُمَا. (وهو طرف من الحديث)

رواه احمد واسناده حسن، مجمع الزوائد ٣٣٦/٨

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے: قسم ہے اس ذات عالی کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے والے دو مسلمانوں میں پھوٹ پڑنے کی وجہ اس کے علاوہ کوئی نہیں ہوتی کہ ان میں سے کسی ایک سے گناہ سرزد ہو جائے۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿353﴾ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ۔ رواه مسلم، باب تحريم الهجر فوق ثلاثة ايام ......، رقم: ٦٥٣٢

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین راتوں سے زیادہ (قطع تعلق کر کے)

اسے چھوڑے رکھے کہ دونوں ملیں تو یہ ادھر کو منہ پھیر لے اور وہ اُدھر کو منہ پھیر لے اور دونوں میں افضل وہ ہے جو (میل جول کرنے کے لئے) سلام میں پہل کرے۔ (مسلم)

﴿354﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ.

رواه ابوداؤد، باب في هجرة الرجل اخاه، رقم: ٤٩١٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔ جس شخص نے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھا اور مر گیا تو جہنم میں جائے گا۔ (ابوداؤد)

﴿355﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَاِنْ مَرَّتْ بِهٖ ثَلَاثٌ فَلْیَلْقَهُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ، فَاِنْ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِی الْاَجْرِ، وَاِنْ لَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ. زَادَ اَحْمَدُ: وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ.

رواه ابوداؤد، باب في هجرة الرجل اخاه، رقم: ٤٩١٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے لئے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے (قطع تعلق کر کے) اسے تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے لہٰذا اگر تین دن گذر جائیں تو اپنے بھائی سے مل کر سلام کر لینا چاہئے۔ اگر اس نے سلام کا جواب دے دیا تو اجر و ثواب میں دونوں شریک ہو گئے اور اگر سلام کا جواب نہ دیا تو وہ گنہگار رہا اور سلام کرنے والا قطع تعلقی (کے گناہ) سے نکل گیا۔ (ابوداؤد)

﴿356﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا یَكُوْنُ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَةٍ، فَاِذَا لَقِیَهُ سَلَّمَ عَلَیْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا یَرُدُّ عَلَیْهِ، فَقَدْ بَاءَ بِاِثْمِهٖ.

رواه ابوداؤد باب في هجرة الرجل اخاه، رقم: ٤٩١٣

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے درست نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو (اس سے قطع تعلقی کر کے) تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے لہٰذا جب اس سے ملاقات ہو تو تین مرتبہ اس کو سلام کرے اگر وہ ایک مرتبہ بھی

سلام کا جواب نہ دے تو سلام کرنے والے کا (تین دن قطع تعلق کا) گناہ بھی سلام کا جواب نہ دینے والے کے ذمہ ہوگیا۔ (ابوداؤد)

﴿357﴾ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُصَارِمَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، وَاِنَّهُمَا نَاكِبَانِ عَنِ الْحَقِّ مَا كَانَا عَلٰى صِرَامِهِمَا، وَاِنَّ اَوَّلَهُمَا فَيْئًا يَكُوْنُ سَبْقُهُ بِالْفَيْءِ كَفَّارَةً لَهُ، وَاِنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَقْبَلْ سَلَامَهُ، رَدَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ، وَرَدَّ عَلَى الْآخَرِ الشَّيْطَانُ، وَاِنْ مَاتَا عَلٰى صِرَامِهِمَا لَمْ يَدْخُلَا الْجَنَّةَ وَلَمْ يَجْتَمِعَا فِي الْجَنَّةِ۔ رواه ابن حبّان، قال المحقق: اسناده صحيح على شرط الشيخين ۱۲/۴۸۰

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دنوں سے زیادہ قطع تعلق رکھے۔ اور جب تک وہ اس قطع تعلقی پر قائم رہیں گے حق سے ہٹے رہیں گے۔ اور ان دونوں میں سے جو (صلح کرنے میں) پہل کرے گا اس کا پہل کرنا اس کے قطع تعلقی کے گناہ کا کفارہ ہوجائے گا۔ پھر اگر اس پہل کرنے والے نے سلام کیا اور دوسرے نے سلام قبول نہ کیا اور اس کا جواب نہ دیا۔ تو سلام کرنے والے کو فرشتے جواب دیں گے اور دوسرے کو شیطان جواب دے گا۔ اگر اسی (پہلی) قطع تعلقی کی حالت میں دونوں مر گئے تو نہ جنت میں داخل ہوں گے نہ جنت میں اکٹھے ہوں گے۔ (ابن حبان)

﴿358﴾ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَهُوَ فِي النَّارِ اِلَّا اَنْ يَتَدَارَكَهُ اللهُ بِرَحْمَتِهِ۔

رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۸/۱۳۱

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے (اگر اس حالت میں مر گیا) تو جہنم میں جائے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کی مدد فرمائیں (تو دوزخ سے بچ جائے گا)۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿359﴾ عَنْ اَبِيْ خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ

هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً، فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ۔ رواه ابوداؤد،باب فی هجرة الرجل اخاه، رقم: ٤٩١٥

حضرت ابوخراش سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے (ناراضگی کی وجہ سے) اپنے مسلمان بھائی سے ایک سال تک ملنا جلنا چھوڑے رکھا اس نے گویا اس کا خون کیا یعنی سال بھر قطع تعلق کا گناہ اور ناحق قتل کرنے کا گناہ قریب قریب ہے۔ (ابوداؤد)

﴿360﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ۔

رواه مسلم،باب تحريش الشيطان ......،رقم: ٧١٠٣

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: شیطان اس بات سے تو مایوس ہوگیا ہے کہ جزیرۂ عرب میں مسلمان اس کی پرستش کریں یعنی کفر وشرک کریں لیکن ان کے درمیان فتنہ وفساد پھیلانے اور ان کو آپس میں بھڑکانے سے مایوس نہیں ہوا۔ (مسلم)

﴿361﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِيْ كُلِّ يَوْمِ خَمِيْسٍ وَاثْنَيْنِ، فَيَغْفِرُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِئٍ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا اِلَّا امْرَأً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: ارْكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، ارْكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا۔ رواه مسلم،باب النهی عن الشحناء، رقم: ٦٥٤٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے بندوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس دن ہر اس شخص کی جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو مغفرت فرماتے ہیں البتہ وہ شخص اس بخشش سے محروم رہتا ہے کہ جس کی اپنے کسی (مسلمان) بھائی سے دشمنی ہو۔ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کو) کہا جائے گا: ان دونوں کو رہنے دو جب تک آپس میں صلح وصفائی نہ کرلیں، ان دونوں کو رہنے دو جب تک آپس میں صلح وصفائی نہ کرلیں۔ (مسلم)

﴿362﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَطَّلِعُ اللهُ اِلٰى جَمِيْعِ خَلْقِهِ

لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهِ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ۔

رواه الطبراني في الكبير والاوسط ورجالهما ثقات، مجمع الزوائد ٨/١٢٦

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پندرھویں شعبان کی رات اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کی طرف توجہ فرماتے ہیں اور تمام مخلوق کی مغفرت فرماتے ہیں مگر دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی ایک شرک کرنے والا یا وہ شخص جو کسی سے کینہ رکھے۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿363﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ، فَمِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرُ لَهُ، وَمِنْ تَائِبٍ فَيُتَابُ عَلَيْهِ، وَيُرَدُّ اَهْلُ الضَّغَائِنِ بِضَغَائِنِهِمْ حَتّٰى يَتُوْبُوْا۔ رواه الطبراني في الاوسط ورواته ثقات، الترغيب ٣/٤٥٨

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بندوں کے) اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ مغفرت طلب کرنے والوں کی مغفرت کی جاتی ہے، توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کی جاتی ہے (لیکن) کینہ رکھنے والوں کو ان کے کینہ کی وجہ سے چھوڑے رکھا جاتا ہے یعنی ان کا استغفار قبول نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اس (کینہ سے) توبہ نہ کرلیں۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿364﴾ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ۔ رواه البخاري، باب نصر المظلوم، رقم: ٢٤٤٦

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے تعلق ایک عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط کرتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں (اور اس عمل سے یہ سمجھایا کہ مسلمانوں کو اس طرح آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑے رہنا چاہئے اور ایک دوسرے کی قوت کا ذریعہ ہونا چاہئے)۔ (بخاری)

﴿365﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَاَةً عَلٰى زَوْجِهَا اَوْ عَبْدًا عَلٰى سَيِّدِهٖ۔ رواه ابوداؤد، باب فيمن خبب امراة على زوجها، رقم: ٢١٧٥

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف یا کسی غلام کو اس کے آقا کے خلاف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ابوداؤد)

﴿366﴾ عَنِ الزُّبَيْرِبْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ: اَلْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ، هِيَ الْحَالِقَةُ، لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ۔

(الحديث) رواه الترمذي،باب في فضل صلاح ذات البين، رقم: ٢٥١٠

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلی امتوں کی بیماری تمہارے اندر سرایت کرگئی۔ وہ بیماری حسد اور بغض ہے جو مونڈ دینے والی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ بالوں کو مونڈنے والی ہے بلکہ یہ دین کا صفایا کردیتی ہے (کہ اس بیماری کی وجہ سے انسان کے اخلاق تباہ و برباد ہوجاتے ہیں)۔ (ترمذی)

﴿367﴾ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْخُرَاسَانِيِّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَصَافَحُوْا يَذْهَبُ الْغِلُّ تَهَادُوْا تَحَابُّوْا وَتَذْهَبُ الشَّحْنَاءُ۔

رواه الامام مالك في الموطا، ماجاء في المهاجرة ص ٧٠٦

حضرت عطاء بن عبداللہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپس میں مصافحہ کیا کرو (اس سے) کینہ ختم ہوجاتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو باہم محبت پیدا ہوتی ہے اور دشمنی دور ہوجاتی ہے۔ (مؤطا امام مالک)

مسلمان کی مالی اعانت

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾ [البقرة: ٢٦١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اگیں اور ہر ایک بال میں سو سو دانے ہوں اور اللہ تعالیٰ جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا فیاض اور بڑے علم والا ہے۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [البقرة: ٢٧٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں رات کو اور دن کو چھپا کر اور ظاہر میں، انہی کے لئے اپنے رب کے ہاں ثواب ہے اور ان پر نہ کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ [آل عمران:٩٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہرگز نیکی میں کمال حاصل نہ کرسکو گے یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز سے کچھ خرچ کرو۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ○ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا﴾ [الانسان:٨-٩]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور وہ لوگ باوجود کھانے کی رغبت اور احتیاج کے مسکین کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھانا کھلا دیتے ہیں۔ کہتے ہیں ہم تو تم کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی غرض سے کھانا کھلاتے ہیں، ہم تم سے کسی بدلہ اور شکریہ کے خواہشمند نہیں ہیں۔ (دہر)

احادیثِ نبویہ

﴿368﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَطْعَمَ اَخَاهُ خُبْزًا حَتّٰى يُشْبِعَهٗ وَسَقَاهُ مَاءً حَتّٰى يُرْوِيَهٗ بَعَّدَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبْعَ خَنَادِقَ، بُعْدُ مَا بَيْنَ خَنْدَقَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ.

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ١٢٩/٤

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلاتا ہے اور پانی پلاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے سات خندقیں دور فرمادیتے ہیں۔ دو خندقوں کا درمیانی فاصلہ پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ (مستدرک حاکم)

﴿369﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِنْ مُوْجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ اِطْعَامَ الْمُسْلِمِ السَّغْبَانِ. رواه البيهقي في شعب الايمان ٢١٧/٣

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے ہے۔ (بیہقی)

﴿370﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَیُّمَا مُسْلِمٍ کَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰی عُرْیٍ، کَسَاہُ اللّٰہُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّۃِ، وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰی جُوْعٍ، اَطْعَمَہُ اللّٰہُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّۃِ، وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰی مُسْلِمًا عَلٰی ظَمَاءٍ، سَقَاہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مِنَ الرَّحِیْقِ الْمَخْتُوْمِ۔ رواہ ابوداؤد، باب فی فضل سقی الماء، رقم: ۱۶۸۲

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کو ننگے پن کی حالت میں کپڑا پہناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے سبز لباس پہنائیں گے۔ جو شخص کسی مسلمان کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائیں گے۔ جو شخص کسی مسلمان کو پیاس کی حالت میں پانی پلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ایسی خاص شراب پلائیں گے جس پر مہر لگی ہوگی۔ (ابوداؤد)

﴿371﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ: اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ؟ فَقَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔

رواہ البخاری، باب اطعام الطعام من الاسلام، رقم: ۱۲

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: اسلام میں سب سے بہتر عمل کون سا ہے؟ ارشاد فرمایا: کھانا کھلانا اور (ہر ایک کو) سلام کرنا خواہ اس سے تمہاری جان پہچان ہو یا نہ ہو۔ (بخاری)

﴿372﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ، وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَاَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ۔ رواہ الترمذی وقال هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء فی فضل اطعام الطعام، رقم: ۱۸۵۵

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رحمان کی عبادت کرتے رہو، کھانا کھلاتے رہو اور سلام پھیلاتے رہو (ان اعمال کی وجہ سے) جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی)

﴿373﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَہُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّۃُ۔ قَالُوْا: یَا نَبِیَّ اللّٰہِ! مَا الْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ؟ قَالَ: اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَاِفْشَاءُ

السَّلَامِ۔ رواه احمد ٣٢٥/٣

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حجِ مبرور کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے نبی! حج مبرور کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: (جس حج میں) کھانا کھلایا جائے اور سلام پھیلایا جائے۔ (مسند احمد)

﴿374﴾ عَنْ هَانِئٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَيُّ شَيْءٍ يُوْجِبُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْكَلَامِ وَبَذْلِ الطَّعَامِ۔

رواه الحاكم وقال: هذا حديث مستقيم وليس له علة ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٢٣/١

حضرت ہانئ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سا عمل جنت کو واجب کرنے والا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اچھی طرح بات کرنے اور کھانا کھلانے کو لازم پکڑو۔ (مستدرک حاکم)

﴿375﴾ عَنِ الْمَعْرُوْرِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: لَقِيْتُ اَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلٰى غُلَامِهِ حُلَّةٌ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: اِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهُ بِاُمِّهِ، فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا اَبَا ذَرٍّ! اَعَيَّرْتَهُ بِاُمِّهِ؟ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ، اِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ، فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ۔

رواه البخاري، باب المعاصي من امر الجاهلية......، رقم: ٣٠

حضرت معرورؒ فرماتے ہیں کہ میری حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مقام ربذہ میں ملاقات ہوئی۔ وہ اور ان کا غلام ایک ہی قسم کا لباس پہنے ہوئے تھے میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا (کہ کیا بات ہے آپ کے اور غلام کے کپڑوں میں کوئی فرق نہیں ہے) اس پر انہوں نے یہ واقعہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے غلام کو برا بھلا کہا اور اسی سلسلے میں اس کو ماں کی غیرت دلائی۔ (یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی) تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: ابوذر! کیا تم نے اس کو ماں کی غیرت دلائی ہے؟ تم میں ابھی جاہلیت کا اثر باقی ہے۔ تمہارے ماتحت (لوگ) تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارا ماتحت بنایا ہے۔ لہذا جس کے ماتحت اس کا بھائی ہو، اس کو وہی

کھلائے جو خود کھائے اور وہی پہنائے جو خود پہنے۔ ماتحتوں سے وہ کام نہ لو جو ان پر بوجھ بن جائے اور اگر کوئی ایسا کام لو تو ان کا ہاتھ بٹاؤ۔ (بخاری)

﴿376﴾ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَاسُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: لَا۔ رواه مسلم،باب في سخائه ﷺ، رقم: ٦٠١٨

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کا سوال کیا گیا ہو۔ اور آپ ﷺ نے دینے سے انکار کر دیا ہو۔ (مسلم)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی حالت میں سائل کے سامنے اپنی زبان پر صاف انکار کا لفظ نہیں لاتے تھے۔ اگر آپ کے پاس کچھ ہوتا تو فوراً عنایت فرما دیتے اور اگر دینے کے لئے کچھ نہ ہوتا تو وعدہ فرما لیتے یا خاموشی اختیار کر لیتے یا مناسب الفاظ میں عذر فرما دیتے یا دعائیہ جملے ارشاد فرما دیتے۔ (مظاہر حق)

﴿377﴾ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ، وَفُكُّوا الْعَانِيَ۔

رواه البخاري،باب قول الله تعالى: كلوا من طيبات مارزقنكم......،رقم: ٥٣٧٣

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور (ناحق) قیدی کو رہائی دلانے کی کوشش کرو۔ (بخاری)

﴿378﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ، قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ اَعُوْدُكَ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ، قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهُ، يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ، قَالَ: يَارَبِّ! وَكَيْفَ اُطْعِمُكَ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ، قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ؟ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ، قَالَ: يَارَبِّ! كَيْفَ اَسْقِيْكَ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ، قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ، اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَسْقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ. رواه مسلم،باب فضل عيادة المريض، رقم: ٦٥٥٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے: آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تم نے میری عیادت نہیں کی؟ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں کیسے آپ کی عیادت کرتا آپ تو رب العالمین ہیں (بیمار ہونے کے عیب سے پاک ہیں)؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تمھیں معلوم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تم نے اس کی عیادت نہ کی۔ کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ تم اگر اس کی عیادت کرتے تو مجھے اس کے پاس پاتے؟ آدم کے بیٹے! میں نے تم سے کھانا مانگا تم نے مجھے نہیں کھلایا؟ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں آپ کو کیسے کھانا کھلاتا آپ تو رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تمھیں معلوم نہیں تھا کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانا مانگا تھا تم نے اس کو کھانا نہیں کھلایا کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ تم اگر اس کو کھانا کھلاتے تو تم اس کا ثواب میرے پاس پاتے؟ آدم کے بیٹے! میں نے تم سے پانی مانگا تھا تم نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں آپ کو کیسے پانی پلاتا آپ تو رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے فلاں بندے نے تم سے پانی مانگا تھا تم نے اس کو نہیں پلایا اگر تم اس کو پانی پلاتے تو تم اس کا ثواب میرے پاس پاتے۔ (مسلم)

﴿379﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِذَا صَنَعَ لِاَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ، وَقَدْ وَلِیَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ، فَلْیُقْعِدْهُ مَعَهُ، فَلْیَاْكُلْ، فَاِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوْهًا قَلِیْلًا، فَلْیَضَعْ فِیْ یَدِهٖ مِنْهُ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَیْنِ۔

رواه مسلم، باب اطعام المملوك مما یاكل......، رقم: ٤٣١٧

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے لئے کھانا تیار کرے پھر وہ اس کے پاس لے کر آئے جبکہ اس نے اس کے پکانے میں گرمی اور دھوئیں کی تکلیف اٹھائی ہے تو مالک کو چاہئے کہ اس خادم کو بھی کھانے میں اپنے ساتھ بٹھائے اور اُسے بھی کھلائے۔ اگر وہ کھانا تھوڑا ہو (جو دونوں کے لئے کافی نہ ہو سکے) تو مالک کو چاہئے کہ کھانے میں سے ایک دو لقمے ہی اس خادم کو دے دے۔ (مسلم)

﴿380﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا كَانَ فِیْ حِفْظِ اللهِ مَا دَامَ مِنْهُ عَلَیْهِ خِرْقَةٌ۔ رواه الترمذی وقال:

هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في ثواب من كسامسلما، رقم: ٢٤٨٤

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہناتا ہے تو جب تک پہننے والے کے بدن پر اس کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی رہتا ہے، پہنانے والا اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے۔ (ترمذی)

﴿381﴾ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مُنَاوَلَةُ الْمِسْكِيْنِ تَقِيْ مِيْتَةَ السُّوْءِ۔ رواه الطبراني في الكبير والبيهقي في شعب الايمان والضياء وهو حديث صحيح، الجامع الصغير ٦٥٧/٢

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسکین کو اپنے ہاتھ سے دینا بُری موت سے بچاتا ہے۔ (طبرانی، بیہقی، ضیاء، جامع صغیر)

﴿382﴾ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الْاَمِيْنَ الَّذِيْ يُنَفِّذُ۔ وَ رُبَّمَا قَالَ يُعْطِيْ۔ مَا اُمِرَبِهٖ، فَيُعْطِيْهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا، طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ، فَيَدْفَعُهٗ اِلَى الَّذِيْ اُمِرَ لَهٗ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ۔ رواه مسلم، باب اجر الخازن الامين......، رقم: ٢٣٦٣

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مسلمان امانتدار خزانچی جو مالک کے حکم کے مطابق خوشدلی سے جتنا مال جسے دینے کو کہا گیا ہے اتنا اسے پورا پورا دے دے تو اسے بھی مالک کی طرح صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔ (مسلم)

﴿383﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَامِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اِلَّا كَانَ مَا اُكِلَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةٌ، وَمَاسُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةٌ، وَمَا اَكَلَ السَّبُعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ، وَمَا اَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ، وَلَا يَرْزَؤُهٗ اَحَدٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةٌ۔

رواه مسلم، باب فضل الغرس والزرع، رقم: ٣٩٦٨

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان درخت لگاتا ہے پھر اس میں سے جتنا حصہ کھالیا جائے وہ درخت لگانے والے کے لئے صدقہ ہوجاتا ہے اور جو اس میں سے چُرالیا جائے وہ بھی صدقہ ہوجاتا ہے یعنی اس پر بھی مالک کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور جتنا حصہ اس میں سے چرندے کھالیتے ہیں وہ بھی اس کے لئے صدقہ

ہوجاتا ہے۔ اور جتنا حصہ اس میں سے پرندے کھالیتے ہیں وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہوجاتا ہے۔ (غرض یہ کہ) جوکوئی اس درخت میں سے کچھ (بھی پھل وغیرہ) لیکر کم کردیتا ہے تو وہ اس (درخت لگانے والے) کے لئے صدقہ ہوجاتا ہے۔ (مسلم)

﴿384﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً، فَلَهُ فِيْهَا اَجْرٌ. (الحديث) رواه ابن حبّان، قال المحقق: اسناده على شرط مسلم ١١/٦١٥

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بنجر زمین کو کاشت کے قابل بناتا ہے تو اسے اس کا اجر ملتا ہے۔ (ابن حبان)

﴿385﴾ عَنِ الْقَاسِمِ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا بِدِمَشْقَ فَقَالَ لَهُ: اَتَفْعَلُ هٰذَا وَاَنْتَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ غَرَسَ غَرْسًا لَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ آدَمِيٌّ وَلَا خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ. رواه احمد ٦/٤٤٤

حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دمشق میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک شخص گذرے۔ اس وقت حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کوئی پودا لگا رہے تھے۔ اس شخص نے حضرت ابودرداء سے کہا: کیا آپ بھی یہ (دنیاوی) کام کررہے ہیں حالانکہ آپ تو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں؟ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ملامت کرنے میں جلدی نہ کرو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص پودا لگاتا ہے اور اس میں سے کوئی انسان یا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی مخلوق کھاتی ہے تو وہ اس (پودا لگانے والے) کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔ (مسند احمد)

﴿386﴾ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ قَدْرَ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرِ ذٰلِكَ الْغِرَاسِ. رواه احمد ٥/٤١٥

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص پودا لگاتا ہے پھر اس درخت سے جتنا پھل پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ پھل کی پیداوار کے بقدر

پودا لگانے والے کے لئے اجر لکھ دیتے ہیں۔ (مسند احمد)

﴿387﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا۔ رواه البخاري، باب المكافاة في الهبة، رقم: ٢٥٨٥

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرماتے تھے اور اس کے جواب میں (خواہ اسی وقت یا دوسرے وقت) خود بھی عطا فرماتے تھے۔ (بخاری)

﴿388﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ بِهِ، فَمَنْ أَثْنٰى بِهِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ۔ رواه ابوداؤد، باب في شكر المعروف، رقم: ٤٨١٣

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو ہدیہ دیا جائے، اگر اس کے پاس بھی دینے کے لئے کچھ ہو تو اس کو بدلے میں ہدیہ دینے والے کو دے دینا چاہئے اور اگر کچھ نہ ہو تو (بطورِ شکریہ) دینے والے کی تعریف کرنی چاہئے کیونکہ جس نے تعریف کی اس نے شکریہ ادا کردیا۔ اور جس نے (تعریف نہیں کی بلکہ احسان کے معاملہ کو) چھپایا اس نے ناشکری کی۔ (ابوداؤد)

﴿389﴾ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيْمَانُ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا۔ (وهو جزء من الحديث) رواه النسائي، باب فضل من عمل في سبيل اللّٰه......، رقم: ٣١١٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ کے دل میں کبھی بخل اور ایمان جمع نہیں ہوسکتے۔ (نسائی)

﴿390﴾ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيْلٌ وَلَا مَنَّانٌ۔

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في البخل، رقم: ١٩٦٣

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دھوکہ باز، بخیل اور احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (ترمذی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخلاصِ نیت یعنی تصحیح نیت

اللہ تعالیٰ کے اوامر کو محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے پورا کرنا۔

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿بَلٰیۗ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [البقرة:۱۱۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہاں جس نے اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکا دیا اور وہ مخلص بھی ہو تو ایسے شخص کو اس کا اجر اس کے رب کے پاس ملتا ہے۔ ایسے لوگوں پر نہ کوئی خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ﴾ [البقرہ:۲۷۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہی کے لئے خرچ کیا کرو۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَاۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ

مِنْهَا ط وَسَنَجْزِی الشّٰكِرِيْنَ﴾ [آل عمران:١٤٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو شخص دنیا میں اپنے عمل کا بدلہ چاہے گا اسے دنیا ہی میں دے دیں گے (اور آخرت میں اس کے لئے کوئی حصہ نہیں ہوگا) اور جو شخص آخرت کا بدلہ چاہے گا ہم اس کو ثواب عطا فرمائیں گے (اور دنیا میں بھی دیں گے) اور ہم بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دیں گے (یعنی ان لوگوں کو بہت جلد بدلہ دیں گے جو آخرت کے ثواب کی نیت سے عمل کرتے ہیں)۔

(ال عمران)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ج اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾

[الشعراء:١٤٥]

(حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا) میں تم سے اس تبلیغ پر کوئی بدلہ نہیں چاہتا۔ میرا بدلہ تو ربُّ العالمین ہی کے ذمہ ہے۔ (شعراء)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ﴾

[الروم:٣٩]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو صدقہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے ارادے سے دیتے ہو تو جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہی لوگ اپنا مال اور ثواب بڑھانے والے ہیں۔ (روم)

وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾ [الاعراف:٢٩]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور خاص اسی کی عبادت کرو اور اسی کو پکارو۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾

[الحج:٣٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ کے پاس نہ تو ان قربانیوں کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ہی ان کا خون، بلکہ ان کے پاس تو تمہاری پرہیز گاری پہنچتی ہے یعنی اُن کے یہاں تو تمہارے دلی جذبات دیکھے جاتے ہیں۔ (حج)

احادیثِ نبویہ

﴿ 1 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ، وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ.

رواه مسلم، باب تحريم ظلم المسلم......،رقم:٦٥٤٣

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتے بلکہ تمہارے دلوں کو اور تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں۔ (مسلم)

فائدہ: یعنی اللہ تعالیٰ کے یہاں رضامندی کا فیصلہ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کی بنیاد پر نہیں ہوگا بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھ کر ہوگا کہ دل میں کتنا اخلاص تھا۔

﴿ 2 ﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَانَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهٖ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِامْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ. رواه البخاری، باب النية فی الايمان، رقم:٦٦٨٩

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: سارے اعمال کا دارومدار نیت ہی پر ہے۔ اور آدمی کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہوگی لہٰذا جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے لئے ہجرت کی یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی خوشنودی کے سوا اس کی ہجرت کی کوئی اور وجہ نہ تھی تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ہی کے لئے ہوگی یعنی اس کو اس ہجرت کا ثواب ملے گا اور جس شخص نے کسی دنیاوی غرض یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے ہجرت کی تو (اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے لئے نہ ہوگی بلکہ) جس دوسری غرض اور نیت سے اس نے ہجرت کی ہے (اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی) اس کی ہجرت اسی (غرض) کے لئے سمجھی جائے گی۔ (بخاری)

﴿ 3 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّمَا يُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ. رواه ابن ماجه، باب النية، رقم:٤٢٢٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا یعنی ہر ایک کے ساتھ اس کی نیت کے مطابق معاملہ ہوگا۔ (ابن ماجہ)

﴿ 4 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: يَغْزُوْ جَيْشُ الْكَعْبَةَ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! كَيْفَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، وَفِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ. رواه البخاري، باب ماذكر في الاسواق، رقم: ٢١١٨

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک لشکر خانہ کعبہ پر چڑھائی کی نیت سے نکلے گا جب وہ ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! سب کو کیسے دھنسا دیا جائے گا جبکہ وہیں بازار والے بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی ہوں گے جو اس لشکر میں شامل نہیں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب کو دھنسا دیا جائے گا پھر اپنی اپنی نیتوں کے مطابق ان کا حشر ہوگا یعنی قیامت والے دن ان کی نیتوں کے مطابق ان سے معاملہ کیا جائے گا۔ (بخاری)

﴿ 5 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَقَدْ تَرَكْتُمْ بِالْمَدِيْنَةِ اَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا، وَلَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ، وَلَا قَطَعْتُمْ مِنْ وَادٍ اِلَّا وَهُمْ مَعَكُمْ فِيْهِ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَكَيْفَ يَكُوْنُوْنَ مَعَنَا وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ؟ قَالَ: حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ.

رواه ابوداؤد، باب الرخصة في القعود من العذر، رقم ٢٥٠٨

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے مدینہ میں کچھ ایسے لوگوں کو چھوڑا ہے کہ جس راستے پر بھی تم چلے، جو کچھ بھی تم نے خرچ کیا اور جس وادی سے بھی تم گزرے وہ ان اعمال (کے اجر وثواب) میں تمہارے ساتھ شریک رہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کیسے ہمارے ساتھ شریک رہے حالانکہ وہ تو مدینہ میں ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (وہ تمہارے ساتھ نکلنا چاہتے تھے، لیکن) عذر نے ان کو روک دیا۔ (ابوداؤد)

﴿ 6 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیمَا یَرْوِی عَنْ رَبِّہٖ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: اِنَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ کَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّئَاتِ ثُمَّ بَیَّنَ ذٰلِکَ، فَمَنْ ھَمَّ بِحَسَنَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْھَا کَتَبَھَا اللہُ لَہٗ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً، فَاِنْ ھَمَّ بِھَا وَعَمِلَھَا کَتَبَھَا اللہُ لَہٗ عِنْدَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ، وَمَنْ ھَمَّ بِسَیِّئَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْھَا کَتَبَھَا اللہُ لَہٗ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً، فَاِنْ ھُوَ ھَمَّ بِھَا فَعَمِلَھَا کَتَبَھَا اللہُ لَہٗ سَیِّئَۃً وَاحِدَۃً.

رواہ البخاری، باب من ھم بحسنۃ او بسیئۃ، رقم: ٦٤٩١

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نیکیوں اور برائیوں کے بارے میں ایک فیصلہ فرشتوں کو لکھوادیا پھر اس کی تفصیل یوں بیان فرمائی کہ جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور پھر (کسی وجہ سے) نہ کرسکے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے پوری ایک نیکی لکھ دیتے ہیں، اور اگر ارادہ کرنے کے بعد اس نیکی کو کرلے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ دس نیکیوں سے سات سو تک بلکہ اس سے بھی آگے کئی گنا تک لکھ دیتے ہیں۔ اور جو شخص کسی برائی کا ارادہ کرے اور پھر اس کے کرنے سے رک جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے پوری ایک نیکی لکھ دیتے ہیں (کیونکہ اس کا برائی سے رکنا اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے ہے) اور اگر ارادہ کرنے کے بعد اس نے وہ گناہ کرلیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک (ہی) گناہ لکھتے ہیں۔ (بخاری)

﴿ 7 ﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ عَلٰی سَارِقٍ، فَقَالَ: اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ، لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ زَانِیَۃٍ، فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ اللَّیْلَۃَ عَلٰی زَانِیَۃٍ، فَقَالَ: اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ، عَلٰی زَانِیَۃٍ، لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ غَنِیٍّ، فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ عَلٰی غَنِیٍّ، فَقَالَ: اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ، وَعَلٰی زَانِیَۃٍ، وَعَلٰی غَنِیٍّ، فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَہٗ: اَمَّا صَدَقَتُکَ عَلٰی سَارِقٍ، فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِہٖ، وَاَمَّا الزَّانِیَۃُ فَلَعَلَّھَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاھَا، وَاَمَّا الْغَنِیُّ فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَعْتَبِرَ، فَیُنْفِقَ مِمَّا اَعْطَاہُ اللہُ.

رواہ البخاری، باب إذا تصدق علی غنی......، رقم: ١٤٢١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (بنی

اسرائیل) کے ایک آدمی نے (اپنے دل میں) کہا کہ میں (آج رات چپکے سے) صدقہ کروں گا۔ چنانچہ (رات کو چپکے سے صدقہ کا مال لے کر نکلا اور بے خبری میں) ایک چور کے ہاتھ میں دے دیا۔ صبح لوگوں میں چرچا ہوا (کہ رات) چور کو صدقہ دیا گیا۔ صدقہ کرنے والے نے کہا: یا اللہ! (چور کو صدقہ دینے میں بھی) آپ کے لئے ہی تعریف ہے (کہ اس سے بھی زیادہ برے آدمی کو دیا جاتا تو میں کیا کرسکتا تھا) پھر اس نے عزم کیا کہ آج رات (بھی) ضرور صدقہ کروں گا (کہ پہلا تو ضائع ہوگیا) چنانچہ رات کو صدقہ کا مال لے کر نکلا اور (بے خبری میں) صدقہ ایک بدکار عورت کو دے دیا۔ صبح چرچا ہوا کہ آج رات بدکار عورت کو صدقہ دیا گیا۔ اس نے کہا: اے اللہ! بدکار عورت (کو صدقہ دینے) میں بھی آپ ہی کے لئے تعریف ہے (کہ میرا مال تو اس قابل بھی نہ تھا) پھر (تیسری مرتبہ) ارادہ کیا کہ آج رات ضرور صدقہ کروں گا۔ چنانچہ رات کو صدقہ کا مال لے کر نکلا اور اسے ایک مالدار کے ہاتھ میں دے دیا۔ صبح چرچا ہوا کہ رات مالدار کو صدقہ دیا گیا۔ صدقہ دینے والے نے کہا: یا اللہ! چور، بدکار عورت اور مالدار کو صدقہ دینے پر آپ ہی کے لئے تعریف ہے (کہ میرا مال تو ایسے لوگوں کو دینے کے قابل بھی نہ تھا) خواب میں بتایا گیا کہ (تیرا صدقہ قبول ہوگیا ہے) تیرا صدقہ چور پر (اس لئے کرایا گیا) کہ شاید وہ اپنی چوری کی عادت سے توبہ کرلے اور بدکار عورت پر (اس لئے کرایا گیا) کہ شاید وہ بدکاری سے توبہ کرلے (جب وہ دیکھے گی کہ بدکاری کے بغیر بھی اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں تو اس کو غیرت آئے گی) اور مالدار پر اس لئے تاکہ اسے عبرت حاصل ہو (کہ اللہ تعالیٰ کے بندے کس طرح چھپ کر صدقہ کرتے ہیں اس کی وجہ سے) شاید وہ بھی اس مال میں سے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمایا ہے (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں) خرچ کرنے لگے۔ (بخاری)

فائدہ: اس شخص کے اخلاص کی وجہ سے تینوں صدقے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالئے۔

﴿ 8 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى اَوَوُا الْمَبِيْتَ اِلٰى غَارٍ فَدَخَلُوْهُ، فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ، فَقَالُوْا: اِنَّهُ لَا يُنْجِيْكُمْ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوا اللهَ بِصَالِحِ اَعْمَالِكُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: اَللّٰهُمَّ! كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ، وَكُنْتُ لَا اَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَلَا مَالًا فَنَاَى بِيْ فِيْ طَلَبِ شَيْءٍ يَوْمًا فَلَمْ اُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى

نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ، فَكَرِهْتُ اَنْ اَغْبِقَ قَبْلَهُمَا اَهْلًا اَوْمَالًا، فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدَيَّ اَنْتَظِرُ اسْتِيْقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ، فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ! كَانَتْ لِيْ بِنْتُ عَمٍّ، كَانَتْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ فَاَرَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا، فَامْتَنَعَتْ مِنِّيْ حَتّٰى اَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِيْنَ فَجَاءَتْنِيْ فَاَعْطَيْتُهَا عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ دِيْنَارٍ عَلٰى اَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ، حَتّٰى اِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ: لَا اُحِلُّ لَكَ اَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهِ، فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوْعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ فَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِيْ اَعْطَيْتُهَا، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَقَالَ الثَّالِثُ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّي اسْتَاْجَرْتُ اُجَرَاءَ فَاَعْطَيْتُهُمْ اَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ، تَرَكَ الَّذِيْ لَهُ وَذَهَبَ، فَثَمَّرْتُ اَجْرَهُ حَتّٰى كَثُرَتْ مِنْهُ الْاَمْوَالُ فَجَاءَنِيْ بَعْدَ حِيْنٍ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ! اَدِّ اِلَيَّ اَجْرِيْ، فَقُلْتُ لَهُ: كُلُّ مَا تَرَى مِنْ اَجْرِكَ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيْقِ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ! لَا تَسْتَهْزِئْ بِيْ، فَقُلْتُ: اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ، فَاَخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَاقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا، اَللّٰهُمَّ! فَاِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوْا يَمْشُوْنَ. رواه البخاري، باب من استاجر اجيراً فترك اجره......، رقم: ٢٢٧٢

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم سے پہلے کسی امت کے تین شخص (ایک ساتھ سفر پر) نکلے۔ (چلتے چلتے رات ہوگئی) رات گزارنے کے لئے وہ ایک غار میں داخل ہوگئے۔ اسی دوران پہاڑ سے ایک چٹان گری جس نے غار کے منہ کو بند کردیا۔ (یہ دیکھ کر) انہوں نے کہا کہ اس چٹان سے نجات کی یہی صورت ہے کہ سب کے سب اپنے اعمال صالحہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں (چنانچہ انہوں نے اپنے اپنے عمل کے واسطے سے دعائیں کیں) ان میں سے ایک نے کہا: یا اللہ! (آپ جانتے ہیں کہ) میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے۔ میں اہل وعیال اور غلاموں کو ان سے پہلے دودھ نہیں پلاتا تھا۔ ایک دن میں ایک چیز کی تلاش میں دور نکل گیا، جب واپس لوٹ کر آیا تو والدین سو چکے تھے۔ (پھر بھی) میں نے ان کے لئے شام کا دودھ دوہا (اور اسے پیالے میں لے

کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا) تو دیکھا کہ وہ (اس وقت بھی) سو رہے ہیں۔ میں نے ان کو جگانا پسند نہیں کیا اور ان سے پہلے اہل وعیال یا غلاموں کو دودھ پلانا بھی گوارا نہ کیا۔ میں دودھ کا پیالہ ہاتھ میں لئے ان کے سرہانے کھڑا ان کے جاگنے کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی اور وہ بیدار ہوئے (تو میں نے انہیں دودھ دیا) اس وقت انہوں نے اپنے شام کے حصے کا دودھ پیا۔ یا اللہ! اگر میں نے یہ کام صرف آپ کی خوشنودی کے لئے کیا تھا تو ہم اس چٹان کی وجہ سے جس مصیبت میں پھنس گئے ہیں اس سے ہمیں نجات عطا فرمادیں۔ اس دعا کے نتیجہ میں وہ چٹان تھوڑی سی سرک گئی لیکن باہر نکلنا ممکن نہ ہوا۔

رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ دوسرے شخص نے دعا کی: یا اللہ! میری ایک چچازاد بہن تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی۔ میں نے (ایک مرتبہ) اس سے اپنی نفسانی خواہش پوری کرنے کا ارادہ کیا لیکن وہ آمادہ نہیں ہوئی یہاں تک کہ ایک وقت آیا کہ قحط سالی نے اسے (میرے پاس) آنے پر مجبور کردیا۔ میں نے اسے اس شرط پر ایک سوبیس دینار دیئے کہ وہ تنہائی میں مجھ سے ملے۔ وہ آمادہ ہوگئی یہاں تک کہ جب میں اس پر قابو پاچکا (اور قریب تھا کہ میں اپنی نفسانی خواہش پوری کروں) تو اس نے کہا کہ میں تمہارے لئے اس بات کو حلال نہیں سمجھتی کہ تم اس مہر کو ناحق توڑو (یہ سن کر) میں اپنے برے ارادے سے باز آگیا اور میں اس سے دور ہوگیا حالانکہ مجھے اس سے بہت زیادہ محبت تھی اور میں نے وہ سونے کے دینار بھی چھوڑ دیئے جو اسے دیئے تھے۔ یا اللہ! اگر میں نے یہ کام آپ کی رضا کے لئے کیا تھا تو ہماری اس مصیبت کو دور فرمادیں چنانچہ وہ چٹان کچھ اور سرک گئی لیکن (پھر بھی) نکلنا ممکن نہ ہوا۔

تیسرے نے دعا کی: یا اللہ! کچھ مزدوروں کو میں نے مزدوری پر رکھا تھا، سب کو میں نے مزدوری دے دی صرف ایک مزدور اپنی مزدوری لئے بغیر چلا گیا تھا۔ میں نے اس کی مزدوری کی رقم کو کاروبار میں لگا دیا یہاں تک کہ مال میں بہت کچھ اضافہ ہوگیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ ایک دن آیا اور آکر کہا: اللہ کے بندے! مجھے میرے مزدوری دے، میں نے کہا یہ اونٹ، گائے، بکریاں اور غلام جو تمہیں نظر آرہے ہیں یہ تمہاری مزدوری ہے یعنی تمہاری مزدوری کو کاروبار میں لگا کر یہ منافع حاصل ہوا ہے۔ اس نے کہا: اللہ کے بندے! مذاق نہ کر، میں نے کہا: مذاق نہیں کررہا، (حقیقت بیان کررہا ہوں) چنانچہ (میری وضاحت کے بعد) وہ سارا مال لے گیا، کچھ نہ چھوڑا۔ یا اللہ! اگر

میں نے یہ کام صرف آپ کی رضا کی خاطر کیا تھا تو یہ مصیبت جس میں ہم پھنسے ہوئے ہیں دور فرمادیں چنانچہ وہ چٹان بالکل سرک گئی (اور غار کا منہ کھل گیا) اور سب باہر نکل آئے۔ (بخاری)

﴿ 9 ﴾ عَنْ اَبِیْ کَبْشَةَ الْاَ نْمَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ثَلَاثٌ اُقْسِمُ عَلَیْهِنَّ وَ اُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا فَاحْفَظُوْهُ، قَالَ: مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ، وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَیْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا، وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ بَابَ فَقْرٍ۔ اَوْ کَلِمَةٍ نَحْوَهَا۔ وَاُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا فَاحْفَظُوْهُ، قَالَ: اِنَّمَا الدُّنْیَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ: عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ یَتَّقِیْ رَبَّهُ فِیْهِ وَیَصِلُ بِهٖ رَحِمَهُ وَیَعْلَمُ لِلّٰهِ فِیْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ یَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّیَّةِ، یَقُوْلُ: لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِیْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِیَّتِهٖ فَاَجْرُهُمَا سَوَاءٌ، وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ یَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ یَخْبِطُ فِیْ مَالِهٖ بِغَیْرِ عِلْمٍ لَا یَتَّقِیْ فِیْهِ رَبَّهُ وَلَا یَصِلُ فِیْهِ رَحِمَهُ، وَلَا یَعْلَمُ لِلّٰهِ فِیْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٍ لَمْ یَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ یَقُوْلُ: لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِیْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِیَّتِهٖ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ. رواہ الترمذی وقال:هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء مثل الدنيا مثل أربعة نفر،رقم:٢٣٢٥

حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں قسم کھا کر تین چیزیں بیان کرتا ہوں اور اس کے بعد ایک بات خاص طور سے تمھیں بتاؤں گا اس کو اچھی طرح محفوظ رکھنا۔ (وہ تین باتیں جس پر میں قسم کھاتا ہوں ان میں سے پہلی یہ ہے کہ) کسی بندہ کا مال صدقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔ (دوسری یہ ہے کہ) جس شخص پر ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس صبر کی وجہ سے اس کی عزت بڑھاتے ہیں۔ (تیسری یہ ہے کہ) جو شخص لوگوں سے مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک بات تمھیں بتاتا ہوں اسے یاد رکھو۔ دنیا میں چار قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا فرمایا ہو وہ (اپنے علم کی وجہ سے) اپنے مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے (کہ اس کی مرضی کے خلاف خرچ نہیں کرتا بلکہ) صلہ رحمی (میں خرچ) کرتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ اس مال میں اللہ تعالیٰ کا حق ہے (اس لئے مال نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے) یہ شخص قیامت میں سب سے

بہترین درجوں میں ہوگا۔ دوسرا وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور مال نہیں دیا وہ سچی نیت رکھتا ہے اور یہ تمنا کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں کی طرح سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتا تو (اللہ تعالیٰ) اس کی نیت کی وجہ سے (اس کو بھی وہی ثواب دیتے ہیں جو پہلے شخص کا ہے) اس طرح ان دونوں کا ثواب برابر ہو جاتا ہے۔ تیسرا وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا مگر علم عطا نہیں کیا، وہ اپنے مال میں علم نہ ہونے کی وجہ سے گڑبڑ کرتا ہے (بے جا خرچ کرتا ہے) نہ اس مال میں اللہ تعالیٰ کا خوف کرتا ہے نہ صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اس مال میں حق ہے، یہ شخص قیامت میں بدترین درجہ میں ہوگا۔ چوتھا وہ شخص ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے نہ مال دیا نہ علم عطا کیا، وہ تمنا کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا میں بھی فلاں یعنی تیسرے آدمی کی طرح (بے جا خرچ) کرتا تو اس کو اس نیت کا گناہ ہوتا ہے اور اس کا اور تیسرے آدمی کا گناہ برابر ہو جاتا ہے یعنی اچھے یا برے عزم پر اسی جیسا ثواب اور گناہ ہوتا ہے جو اچھے یا برے عمل پر ہوتا ہے۔ (ترمذی)

﴿ 10 ﴾ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنِ اكْتُبِيْ اِلَيَّ كِتَابًا تُوْصِيْنِيْ فِيْهِ وَلَا تُكْثِرِيْ عَلَيَّ، قَالَ: فَكَتَبَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اِلٰى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: "مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ، وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللهِ وَكَلَهُ اللهُ اِلَى النَّاسِ" وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ.

رواه الترمذي، باب منه عاقبة من التمس رضا الناس......، رقم: ٢٤١٤

مدینہ منورہ کے ایک صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خط لکھا کہ آپ مجھ کو کوئی نصیحت لکھ کر بھیج دیں جو مختصر ہو زیادہ لمبی نہ ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سلام مسنون اور حمد و صلوٰۃ کے بعد لکھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی تلاش میں لوگوں کی ناراضگی سے بے فکر ہو کر لگا رہا، اللہ تعالیٰ لوگوں کی ناراضگی کے نقصان سے اس کی کفایت فرما دیں گے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بے فکر ہو کر لوگوں کو خوش کرنے میں لگا رہا، اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے حوالے کر دیں گے۔ "وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ" (اور تم پر سلامتی ہو) (ترمذی)

﴿ 11 ﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ لَا یَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا کَانَ لَهٗ خَالِصًا وَابْتُغِیَ بِهٖ وَجْهُهٗ.

رواه النسائی، باب من غزا یلتمس الاجر والذکر، رقم:۳۱۴۲

حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اعمال میں سے صرف اسی عمل کو قبول فرماتے ہیں جو خالص ان ہی کے لئے ہو اور اس میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کی خوشنودی مقصود ہو۔ (نسائی)

﴿ 12 ﴾ عَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّمَا یَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِضَعِیْفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَاِخْلَاصِهِمْ. رواه النسائی، باب الاستنصار بالضعیف، رقم:۳۱۸۰

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کی مدد (اس کی قابلیت اور صلاحیت کی بنیاد پر نہیں فرماتے بلکہ) کمزور اور خستہ حال لوگوں کی دعاؤں، نمازوں اور اُن کے اخلاص کی وجہ سے فرماتے ہیں۔ (نسائی)

﴿ 13 ﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَنْ اَتٰی فِرَاشَهٗ وَهُوَ یَنْوِیْ اَنْ یَقُوْمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ فَغَلَبَتْهُ عَیْنَاهُ حَتّٰی اَصْبَحَ، کُتِبَ لَهٗ مَا نَوٰی وَکَانَ نَوْمُهٗ صَدَقَةً عَلَیْهِ مِنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ. رواه النسائی، باب من اتی فراشه......، رقم:۱۷۸۸

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص (سونے کے لئے) اپنے بستر پر آئے اور اس کی نیت یہ ہو کہ رات کو اُٹھ کر تہجد پڑھوں گا پھر نیند کا ایسا غلبہ ہو جائے کہ صبح ہی آنکھ کھلے تو اس کے لئے تہجد کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے، اور اس کا سونا اس کے رب کی طرف سے اس کے لئے عطیہ ہوتا ہے۔ (نسائی)

﴿ 14 ﴾ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ کَانَتِ الدُّنْیَا هَمَّهٗ، فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَیْهِ اَمْرَهٗ، وَجَعَلَ فَقْرَهٗ بَیْنَ عَیْنَیْهِ، وَلَمْ یَاْتِهٖ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا مَا کُتِبَ لَهٗ، وَمَنْ کَانَتِ الْاٰخِرَةُ نِیَّتَهٗ، جَمَعَ اللّٰهُ لَهٗ اَمْرَهٗ، وَجَعَلَ غِنَاهُ فِیْ قَلْبِهٖ، وَاَتَتْهُ الدُّنْیَا وَهِیَ رَاغِمَةٌ. رواه ابن ماجه، باب الهم بالدنیا، رقم:۴۱۰۵

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے

ہوئے سنا: جس شخص کا مقصد دنیا بن جائے اللہ تعالیٰ اس کے کاموں کو بکھیر دیتے ہیں یعنی ہر کام میں اس کو پریشان کر دیتے ہیں، فقر (کا خوف) اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتے ہیں اور دنیا اسے اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کے لئے پہلے سے مقدر تھی۔ اور جس شخص کی نیت آخرت کی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے کاموں کو آسان فرما دیتے ہیں، اس کے دل کو غنی فرما دیتے ہیں اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے۔ (ابن ماجہ)

﴿ 15 ﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْاَمْرِ، وَلُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ، فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَرَائِهِمْ. (وهو بعض الحديث) رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحيح ٢٧٠/١

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین عادتیں ایسی ہیں کہ ان کی وجہ سے مؤمن کا دل کینہ، خیانت (اور ہر قسم کی برائی) سے پاک رہتا ہے۔ (۱) اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے عمل کرنا۔ (۲) حاکموں کی خیر خواہی کرنا۔ (۳) مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ چمٹے رہنا کیونکہ جماعت کے ساتھ رہنے والوں کو جماعت کے لوگوں کی دعائیں ہر طرف سے گھیرے رہتی ہیں (جن کی وجہ سے شیطان کے شر سے حفاظت رہتی ہے)۔

(ابن حبان)

﴿ 16 ﴾ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: طُوْبٰى لِلْمُخْلِصِيْنَ، اُولٰٓئِكَ مَصَابِيْحُ الدُّجٰى، تَتَجَلّٰى عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ ظَلْمَاءَ. رواه البيهقي في شعب الايمان ٣٤٣/٥

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اخلاص والوں کے لئے خوشخبری ہو کہ وہ اندھیروں میں چراغ ہیں ان کی وجہ سے سخت سے سخت فتنے دور ہو جاتے ہیں۔ (بیہقی)

﴿ 17 ﴾ عَنْ اَبِیْ فِرَاسٍ رَحِمَهُ اللهُ. رَجُلٌ مِنْ اَسْلَمَ. قَالَ: نَادٰى رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! مَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: الْاِخْلَاصُ. (وهو جزء من الحديث) رواه البيهقي في شعب الايمان ٣٤٢/٥

قبیلۂ اسلم کے حضرت ابو فراسؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے پکار کر پوچھا: یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان اخلاص ہے۔ (بیہقی)

ریاکاری

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی لا یُرَآءُ وْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا﴾ [النساء: ۱٤۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور یہ منافق جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑے سست بن کر کھڑے ہوتے ہیں، لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت کم یاد کرتے ہیں۔ (نساء)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ○ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ○ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُ وْنَ﴾ [الماعون: ٤-٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایسے نمازیوں کے لئے بڑی خرابی ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں، جو ایسے ہیں کہ (جب نماز پڑھتے ہیں تو) دکھلاوا کرتے ہیں۔ (ماعون)

فائدہ: نماز سے غافل ہونے میں قضا کر کے پڑھنا یا بے دھیانی سے پڑھنا یا کبھی پڑھنا کبھی نہ پڑھنا سب شامل ہے۔ (کشف الرحمن)

احادیثِ نبویہ

﴿ 35 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يُشَارَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فِيْ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ.

رواه الترمذي، باب منه حديث ان لكل شيء شرة، رقم:٢٤٥٣

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ انسان کے برا ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ دین یا دنیا کے بارے میں اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے مگر یہ کہ کسی کو اللہ تعالیٰ ہی محفوظ رکھیں۔ (ترمذی)

فائدہ : انگلیوں سے اشارہ کا مطلب مشہور ہونا ہے۔ حدیث میں مراد یہ ہے کہ دین کے معاملہ میں شہرت کا ہونا دنیا کے بارے مشہور ہونے سے زیادہ خطرناک ہے کیونکہ شہرت حاصل ہونے کے بعد اپنی بڑائی کے احساس سے بچنا ہر ایک کے بس کا کام نہیں۔ البتہ اگر کسی کی شہرت غیر اختیاری طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو اور اللہ تعالیٰ اسے محض اپنے فضل سے نفس اور شیطان سے محفوظ رکھیں تو ایسے مخلصین کے حق میں شہرت خطرناک نہیں ہے۔ (مظاہر حق)

﴿ 36 ﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا اِلَى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْكِيْ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكَ؟ قَالَ: يُبْكِيْنِيْ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ، وَاِنَّ مَنْ عَادَى لِلّٰهِ وَلِيًّا، فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ، اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ، الَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا، وَاِذَا حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُعْرَفُوْا، قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدَى، يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ.

رواه ابن ماجه، باب من ترجى له السلامة من الفتن، رقم:٣٩٨٩

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک دن مسجد نبوی تشریف لے گئے تو دیکھا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس بیٹھے رو رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: مجھے ایک بات کی وجہ سے رونا آرہا ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

تھوڑا سا دکھاوا بھی شرک ہے۔ اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے کسی دوست سے دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کو جنگ کی دعوت دی۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے محبت فرماتے ہیں جو نیک ہوں، متقی ہوں اور ایسے چھپے ہوئے ہوں کہ جب موجود نہ ہوں تو ان کو تلاش نہ کیا جائے اور اگر موجود ہوں تو نہ انہیں بلایا جائے اور نہ انہیں پہچانا جائے، ان کے دل ہدایت کے روشن چراغ ہیں، وہ فتنوں کی کالی آندھیوں سے (دل کی روشنی کی وجہ سے اپنے دین کو بچاتے ہوئے) نکل جاتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

﴿ 37 ﴾ عَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح،باب حديث: ماذئبان جائعان ارسلافی غنم......،رقم: ٢٣٧٦

حضرت مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ دو بھوکے بھیڑیئے جنہیں بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیا جائے بکریوں کو اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا آدمی کے دین کو، مال کی حرص اور بڑا بننے کی چاہت نقصان پہنچاتی ہے۔ (ترمذی)

﴿ 38 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُفَاخِرًا مُكَاثِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْاَلَةِ وَسَعْيًا عَلٰى عِيَالِهٖ وَ تَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهٖ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ وَجْهُهٗ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. رواه البيهقی فی شعب الايمان ٢٩٨/٧

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دوسروں پر فخر کرنے کے لئے، مالدار بننے کے لئے، نام ونمود کے لئے دنیا طلب کرے اگرچہ حلال طریقے سے ہو اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس سے سخت ناراض ہوں گے۔ اور جو شخص دنیا حلال طریقے سے اس لئے حاصل کرے تا کہ اس کو دوسروں سے سوال نہ کرنا پڑے اور اپنے گھر والوں کے لئے روزی حاصل کر سکے اور اپنے پڑوسی کے ساتھ احسان کر سکے تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوا ہوگا۔ (بیہقی)

﴿ 39 ﴾ عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَخْطُبُ خُطْبَةً اِلاَّ اللهُ عَزَّوَجَلَّ سَائِلُهُ عَنْهَا: مَا اَرَادَ بِهَا؟ قَالَ جَعْفَرُ: كَانَ مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ اِذَا حَدَّثَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بَكَى حَتّٰى يَنْقَطِعَ ثُمَّ يَقُوْلُ: يَحْسَبُوْنَ اَنَّ عَيْنِيْ تَقَرُّ بِكَلَامِيْ عَلَيْكُمْ فَاَنَا اَعْلَمُ اَنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ سَائِلِيْ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَااَرَدْتَ بِهِ. رواه البيهقي في شعب الايمان ٢/٢٨٧

حضرت حسنؒ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ بیان (وعظ اور تقریر) کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس سے اس بیان کے بارے میں پوچھیں گے کہ اس بیان کرنے سے اس کا کیا مقصد اور کیا نیت تھی؟ حضرت جعفرؒ نے فرمایا کہ حضرت مالک بن دینارؒ جب اس حدیث کو بیان فرماتے تو اس قدر روتے کہ ان کی آواز بند ہو جاتی پھر فرماتے: لوگ سمجھتے ہیں کہ تمہارے سامنے بات کرنے سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں یعنی میں بیان کرنے سے خوش ہوتا ہوں مجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن یقیناً مجھ سے پوچھیں گے کہ اس بیان کرنے سے تیرا کیا مقصد تھا۔ (بیہقی)

﴿ 40 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ اَسْخَطَ اللهَ فِيْ رِضَى النَّاسِ سَخِطَ اللهُ عَلَيْهِ، وَاَسْخَطَ عَلَيْهِ مَنْ اَرْضَاهُ فِيْ سَخَطِهِ، وَمَنْ اَرْضَى اللهَ فِيْ سَخَطِ النَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَاَرْضَى عَنْهُ مَنْ اَسْخَطَهُ فِيْ رِضَاهُ حَتّٰى يُزَيِّنَهُ وَيُزَيِّنَ قَوْلَهُ وَعَمَلَهُ فِيْ عَيْنِهِ. رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح غير يحي بن سليمان الجعفي، وقد وثقه الذهبي في آخر ترجمة يحي بن سليمان الجعفي، مجمع الزوائد ١٠/٣٨٦

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں کو خوش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی ناراض کر دیتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے خوش کیا تھا۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے لوگوں کو ناراض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جاتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی خوش کر دیتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے ناراض کیا تھا یہاں تک کہ ان ناراض ہونے والے لوگوں کی نگاہ میں اس شخص کو اچھا فرما دیتے ہیں، اور اس شخص کے قول اور عمل کو ان لوگوں کی نگاہ میں مزین کر دیتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 41 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اَوَّلَ

النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ، رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ، فَأُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَتَهٗ، فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُقَالَ جَرِيْءٌ، فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَ عَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْآنَ، فَأُتِيَ بِهٖ، فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ، فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ و عَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ فِيْكَ الْقُرْآنَ،قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ، وَقَرَاْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ، فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ، فَأُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ، فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: مَاتَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَجَوَادٌ، فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ. رواه مسلم، باب من قاتل للرياء و السمعة استحق النار، رقم:٤٩٢٣

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن سب سے پہلے جن کے خلاف فیصلہ کیا جائے گا ان میں ایک وہ شخص بھی ہوگا جو شہید کیا گیا ہوگا۔ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اپنی اس نعمت کا اظہار فرمائیں گے جو اس پر کی گئی تھی وہ اُس کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے اس نعمت سے کیا کام لیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے آپ کی رضا کے لئے جنگ کی یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: جھوٹ بولتا ہے،تو نے جہاد اس لئے کیا تھا کہ لوگ بہادر کہیں چنانچہ کہا جاچکا۔ پھر اس کو حکم سنا دیا جائے گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

دوسرا وہ شخص ہوگا جس نے علم دین سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور قرآن شریف پڑھا۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دی ہوئی نعمتوں کا اظہار فرمائیں گے اور وہ ان کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے ان نعمتوں سے کیا کام لیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے تیری رضا کے لئے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور تیری ہی رضا کے لئے قرآن شریف پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جھوٹ بولتا ہے،تو نے علم دین اس لئے سیکھا تھا کہ لوگ عالم کہیں اور قرآن اس لئے پڑھا تھا کہ لوگ قاری کہیں چنانچہ کہا جاچکا۔ پھر اس کو حکم سنا دیا جائے

گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

تیسرا شخص وہ مالدار ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بھرپور دولت دی ہوگی اور ہر قسم کا مال عطا فرمایا ہوگا۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں بتلائیں گے اور وہ ان کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے ان نعمتوں سے کیا کام لیا؟ وہ عرض کرے گا: جن راستوں میں خرچ کرنا تجھے پسند ہے میں نے تیرا دیا ہوا مال ان سب ہی میں تیری رضا کے لئے خرچ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جھوٹ بولتا ہے، تو نے مال اس لئے خرچ کیا تھا کہ لوگ سخی کہیں چنانچہ کہا جا چکا۔ پھر اس کو حکم سنا دیا جائے گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (مسلم)

﴿ 42 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا، مِمَّا یُبْتَغٰی بِهٖ وَجْهُ اللهِ، لَایَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِیُصِیْبَ بِهٖ عَرَضًا مِنَ الدُّنْیَا، لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَعْنِیْ رِیْحَهَا.

رواه ابو داؤد، باب فی طلب العلم لغیر الله، رقم: ٣٦٦٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے وہ علم جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے سیکھنا چاہئے تھا دنیا کا مال و متاع حاصل کرنے کے لئے سیکھا وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا۔ (ابوداؤد)

﴿ 43 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: یَخْرُجُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ یَخْتِلُوْنَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ، یَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّیْنِ، اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰی مِنَ السُّكَّرِ، وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ یَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: اَبِیْ یَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَیَّ یَجْتَرِئُوْنَ؟ فَبِیْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰی اُولٰئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِیْمَ مِنْهُمْ حَیْرَانًا.

رواه الترمذی، باب حدیث خاتلی الدنیا بالدین و عقوبتهم، رقم: ٢٤٠٤

الجامع الصحیح وهو سنن الترمذی۔ دار الباز مكة المكرمة

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو دین کی آڑ میں دنیا کا شکار کریں گے، بھیڑوں کی نرم کھال کا لباس پہنیں گے (تا کہ لوگ انہیں دنیا سے بے رغبت سمجھیں) ان کی زبانیں شکر سے

زیادہ میٹھی ہوں گی مگر ان کے دل بھیڑیوں جیسے ہوں گے۔ (ان کے بارے میں) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: کیا یہ لوگ میرے ڈھیل دینے سے دھوکہ کھا رہے ہیں یا مجھ سے نڈر ہو کر میرے مقابلے میں دلیر بن رہے ہیں؟ مجھے اپنی قسم ہے کہ میں ان لوگوں میں ان ہی میں سے ایسا فتنہ کھڑا کروں گا جو ان کے عقلمند کو بھی حیران (وپریشان) بنا کر چھوڑے گا یعنی ان ہی لوگوں میں سے ایسے لوگوں کو مقرر کردوں گا جو ان کو طرح طرح کے نقصان میں مبتلا کریں گے۔ (ترمذی)

﴿ 44 ﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ فَضَالَةَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَکَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اِذَا جَمَعَ اللّٰہُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِیَوْمٍ لَا رَیْبَ فِیْہِ، نَادٰی مُنَادٍ: مَنْ کَانَ اَشْرَکَ فِیْ عَمَلٍ عَمِلَہٗ لِلّٰہِ اَحَدًا، فَلْیَطْلُبْ ثَوَابَہٗ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ، فَاِنَّ اللّٰہَ اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ومن سورة الكهف،رقم:٣١٥٤

حضرت ابوسعید بن ابی فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے سب لوگوں کو جمع فرمائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا: جس شخص نے اپنے کسی ایسے عمل میں جو اس نے اللہ تعالیٰ کے لئے کیا تھا کسی اور کو بھی شریک کیا تو وہ اس کا ثواب اسی دوسرے سے جا کر مانگ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ شرکت میں سب شرکاء سے زیادہ بے نیاز ہیں۔ (ترمذی)

فائدہ: ”اللہ تعالیٰ شرکت میں سب شرکاء سے زیادہ بے نیاز ہیں“ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اور شرکاء اپنے ساتھ کسی کی شرکت قبول کر لیتے ہیں اللہ تعالیٰ اس طرح ہرگز کسی کی شرکت گوارا نہیں کرتے۔

﴿ 45 ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِغَیْرِ اللّٰہِ اَوْ اَرَادَ بِہٖ غَیْرَ اللّٰہِ فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب في من يطلب بعلمه الدنيا، رقم:٢٦٥٥

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے علم اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کسی اور مقصد (مثلاً عزت، شہرت، مال وغیرہ حاصل

کرنے) کے لئے سیکھا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ (ترمذی)

﴿ 46 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَعَوَّذُوْا بِاللهِ مِنْ جُبِّ الْحَزَنِ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا جُبُّ الْحَزَنِ؟ قَالَ: وَادٍ فِیْ جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! وَمَنْ يَدْخُلُهُ؟ قَالَ: اَلْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُنَ بِاَعْمَالِهِمْ.

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی الریاء والسمعة، رقم: ٢٣٨٣

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جُبُّ الحزن سے پناہ مانگا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: جُبُّ الحزن کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے کہ خود جہنم روزانہ سو مرتبہ اس سے پناہ مانگتی ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اس میں کون لوگ جائیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ قرآن پڑھنے والے جو دکھلاوے کے لئے اعمال کرتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 47 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اُنَاسًا مِنْ اُمَّتِیْ سَيَتَفَقَّهُوْنَ فِی الدِّيْنِ، وَيَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ، وَيَقُوْلُوْنَ: نَاْتِی الْاُمَرَاءَ فَنُصِيْبُ مِنْ دُنْيَا هُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِيْنِنَا، وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ، كَمَا لَا يُجْتَنٰی مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْكُ، كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنٰی مِنْ قُرْبِهِمْ اِلَّا. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: كَاَنَّهُ يَعْنِیْ: اَلْخَطَايَا.

رواه ابن ماجه، ورواته ثقات، الترغیب ١٩٦/٣

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دین کی سمجھ حاصل کریں گے اور قرآن پڑھیں گے (پھر حکّام کے پاس اپنی ذاتی غرض سے جائیں گے) اور کہیں گے ہم ان حکّام کے پاس جا کر ان کی دنیا سے فائدہ تو اٹھا لیتے ہیں (لیکن) اپنے دین کی وجہ سے ان کے شر سے محفوظ رہتے ہیں حالانکہ ایسا کبھی نہیں ہوسکتا (کہ ان حکّام کے پاس ذاتی غرض کے لئے جائیں اور ان سے متاثر نہ ہوں) جس طرح خاردار درخت سے سوائے کانٹے کے اور کچھ نہیں مل سکتا اسی طرح ان حکّام کی نزدیکی سے سوائے برائیوں کے اور کچھ نہیں مل سکتا۔ (ابن ماجہ، ترغیب)

﴿ 48 ﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ نَحْنُ نَتَذَاكَرُ

الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ؟ قَالَ، قُلْنَا: بَلَى، فَقَالَ: الشِّرْكُ الْخَفِيُّ: أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ يُصَلِّي فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ. رواه ابن ماجه، باب الرياء والسمعة،رقم:٤٢٠٤

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (اپنے حُجرہ مبارک سے) نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے، اس وقت ہم لوگ آپس میں مسیح دجّال کا تذکرہ کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو وہ چیز نہ بتاؤں جو میرے نزدیک تمہارے لئے دجّال سے بھی زیادہ خطرناک ہے؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: وہ شرکِ خفی ہے (جس کی ایک مثال یہ ہے) کہ آدمی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا اور نماز کو سنوار کر اس لئے پڑھے کہ کوئی دوسرا اس کو نماز پڑھتے دیکھ رہا ہے۔ (ابن ماجہ)

﴿ 49 ﴾ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: بَشِّرْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّنَاءِ وَالرِّفْعَةِ وَالنَّصْرِ وَالتَّمْكِينِ فِي الْأَرْضِ، وَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلَ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ. رواه احمد٥/١٣٤

حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کو عزت، سربلندی، نصرت اور روئے زمین میں غلبہ کی خوشخبری دے دو (یہ انعامات تو مجموعی طور پر امت کو مل کر رہیں گے پھر ہر ایک کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی نیت کے مطابق ہوگا) چنانچہ جس نے آخرت کا کام دنیوی منافع حاصل کرنے کے لئے کیا ہوگا آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ (مسند احمد)

﴿ 50 ﴾ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ.

(وهو بعض الحديث) رواه احمد ٤/١٢٦

حضرت شداد بن اَوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے دکھلانے کے لئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھلانے کے لئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھلانے کے لئے صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔ (مسند احمد)

فـائدہ : مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کو دکھلانے کے لئے یہ اعمال کئے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کا شریک بنالیا اس حالت میں یہ اعمال اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں رہتے بلکہ ان لوگوں کے لئے بن جاتے ہیں جن کو دکھلانے کے لئے کئے جاتے ہیں اور ان کا کرنے والا بجائے ثواب کے عذاب کا مستحق ہوجاتا ہے۔

﴿ 51 ﴾ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ بَكَى، فَقِيْلَ لَهُ: مَا يُبْكِيْكَ؟ قَالَ: شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَقُوْلُهُ، فَذَكَرْتُهُ، فَاَبْكَانِيْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِي الشِّرْكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! اَتُشْرِكُ اُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَمَا اِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ شَمْسًا، وَلَا قَمَرًا، وَلَا حَجَرًا، وَلَا وَثَنًا، وَلٰكِنْ يُرَاؤُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ، وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ اَنْ يُصْبِحَ اَحَدُهُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضُ لَهُ شَهْوَةٌ مِنْ شَهَوَاتِهِ فَيَتْرُكُ صَوْمَهُ. رواه احمد ٤/١٢٤

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کیا گیا کہ ایک مرتبہ وہ رونے لگے۔ لوگوں نے ان سے رونے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے ایک بات یاد آگئی جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنی تھی اس بات نے مجھے رُلا دیا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے اپنی امت کے بارے میں شرک اور شہوتِ خفیہ کا ڈر ہے۔ حضرت شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ کے بعد آپ کی امت شرک میں مبتلا ہوجائے گی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں (لیکن) وہ نہ تو سورج اور چاند کی عبادت کرے گی اور نہ کسی پتھر اور بت کی، بلکہ اپنے اعمال میں ریا کاری کرے گی۔ شہوتِ خفیہ یہ ہے کہ کوئی شخص تم میں سے صبح روزہ دار ہو پھر اس کے سامنے کوئی ایسی چیز آجائے جو اُس کو پسند ہو جس کی وجہ سے وہ اپنا روزہ توڑ ڈالے (اور اس طرح اپنی خواہش پوری کرلے)۔

(مسند احمد)

﴿ 52 ﴾ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ اَعْدَاءُ السَّرِيْرَةِ، فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَكَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ذٰلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ اِلٰى بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ اِلٰى بَعْضٍ. رواه احمد ٥/٢٣٥

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخر زمانہ میں

ایسے لوگ ہوں گے جو ظاہر میں دوست ہوں گے مگر اندرونی طور پر دشمن ہوں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ کس وجہ سے ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے سے غرض کی وجہ سے ظاہری دوستی ہوگی اور اندرونی دشمنی کی وجہ سے وہی ایک دوسرے سے خوفزدہ بھی رہیں گے۔

(مسند احمد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ لوگوں کی دوستی اور دشمنی کی بنیاد ذاتی اغراض پر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نہیں ہوگی۔

﴿ 53 ﴾ عَنْ اَبِیْ مُوسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ، فَقَالَ: یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا ھٰذَا الشِّرْکَ، فَاِنَّہُ اَخْفٰی مِنْ دَبِیْبِ النَّمْلِ، فَقَالَ لَہُ مَنْ شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَقُوْلَ: وَکَیْفَ نَتَّقِیْہِ، وَھُوَ اَخْفٰی مِنْ دَبِیْبِ النَّمْلِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ نُشْرِکَ شَیْئًا نَعْلَمُہُ، وَنَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا نَعْلَمُ. رواہ احمد ٤/٤٠٣

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان کیا جس میں یہ ارشاد فرمایا: لوگو! اس شرک (ریاکاری) سے بچتے رہو کہ یہ چیونٹی کے رینگنے کی آواز سے بھی زیادہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ ایک شخص کے دل میں سوال پیدا ہوا اس نے پوچھا: یا رسول اللہ! ہم اس سے کیسے بچیں جبکہ یہ چیونٹی کے رینگنے سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پڑھا کرو: "اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ نُشْرِکَ شَیْئًا نَعْلَمُہُ، وَنَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا نَعْلَمُہُ" **ترجمہ**: اے اللہ! ہم آپ سے پناہ مانگتے ہیں اس شرک سے جس کو ہم جانتے ہیں اور آپ سے معافی مانگتے ہیں اس شرک سے جس کو ہم نہیں جانتے۔ (مسند احمد)

﴿ 54 ﴾ عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّمَا اَخْشٰی عَلَیْکُمْ شَھَوَاتِ الْغَیِّ فِیْ بُطُوْنِکُمْ وَ فُرُوْجِکُمْ، وَمُضِلَّاتِ الْھَوٰی. رواہ احمد والبزار والطبرانی فی الثلاثۃ ورجالہ رجال الصحیح لان ابا الحکم البنانی الراوی عن أبی برزۃ بینہ الطبرانی، فقال: عن أبی الحکم، ھو علی بن الحکم، وقد روی لہ البخاری، وأصحاب السنن، مجمع الزوائد ١/٤٤٦

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تم پر اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم ایسی گمراہ کن خواہشات میں پڑ جاؤ جن کا تعلق تمہارے پیٹوں اور

شرمگاہوں سے ہے (جیسے حرام کھانا، بدکاری وغیرہ) اور ایسی خواہشات میں پڑ جاؤ جو (تمہیں راہِ حق سے ہٹا کر) گمراہی کی طرف لے جائیں۔ (مسند احمد، بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 55 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهٖ سَمَّعَ اللهُ بِهٖ سَامِعَ خَلْقِهٖ، وَصَغَّرَهٗ، وَحَقَّرَهٗ. رواه الطبراني في الكبير واحد اسانيد الطبراني في الكبير رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۳۸۱/۱۰

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اپنے عمل کو لوگوں کے درمیان مشہور کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے اس ریا والے عمل کو اپنی مخلوق کے کانوں تک پہنچا دیں گے (کہ یہ شخص ریاکار ہے) اور اس کو لوگوں کی نگاہ میں چھوٹا اور ذلیل کر دیں گے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 56 ﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْمُ فِي الدُّنْيَا مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ إِلَّا سَمَّعَ اللهُ بِهٖ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رواه الطبراني و اسناده حسن، مجمع الزوائد ۳۸۳/۱۰

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ دنیا میں شہرت اور دکھلانے کے لئے کوئی نیک عمل کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بات کو تمام مخلوق کے سامنے شہرت دیں گے (کہ اس شخص نے نیک اعمال لوگوں کو دکھلانے کے لئے کئے تھے جس کی وجہ سے اس کی رُسوائی ہوگی)۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 57 ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُؤْتٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصُحُفٍ مُخَتَّمَةٍ، فَتُنْصَبُ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى، فَيَقُوْلُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى: أَلْقُوْا هٰذِهٖ، وَاقْبَلُوْا هٰذِهٖ، فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: وَعِزَّتِكَ وَ جَلَالِكَ، مَا رَأَيْنَا إِلَّا خَيْرًا، فَيَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: إِنَّ هٰذَا كَانَ لِغَيْرِ وَجْهِيْ، وَإِنِّيْ لَا أَقْبَلُ الْيَوْمَ إِلَّا مَا ابْتُغِيَ بِهٖ وَجْهِيْ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: وَ عِزَّتِكَ، مَا كَتَبْنَا إِلَّا مَا عَمِلَ، قَالَ: صَدَقْتُمْ، إِنَّ عَمَلَهٗ كَانَ لِغَيْرِ وَجْهِيْ.

رواه الطبراني في الاوسط بإسنادين، ورجال أحدهما رجال الصحيح، ورواه البزار، مجمع الزوائد ۶۳۵/۱۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مُہر شدہ اعمال نامے لائے جائیں گے اور وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے نامۂ اعمال کے بارے میں فرمائیں گے ان کو قبول کرلو اور بعض لوگوں کے نامۂ اعمال کے بارے میں فرمائیں گے ان کو پھینک دو۔ فرشتے عرض کریں گے: آپ کی عزت اور جلال کی قسم! ہم نے ان اعمال ناموں میں بھلائی کے علاوہ تو کچھ اور دیکھا نہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: وہ اعمال میرے لئے نہیں کئے تھے اور میں آج کے دن ان ہی اعمال کو قبول کروں گا جو صرف میری رضا کے لئے کئے گئے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ فرشتے عرض کریں گے: آپ کی عزت کی قسم! ہم نے تو وہی لکھا جو اس نے عمل کیا (اور وہ سب اعمال نیک اور اچھے ہی ہیں) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: فرشتو! تم سچ کہتے ہو (لیکن) اس کے اعمال میری رضا کے علاوہ کسی اور غرض کے لئے تھے۔

(طبرانی، بزار، مجمع الزوائد)

﴿ 58 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: وَاَمَّا الْمُهْلِكَاتُ: فَشُحٌّ مُطَاعٌ، وَهَوًى مُتَّبَعٌ، وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ. (وهو طرف من الحديث) رواه البزار واللفظ له والبيهقي وغيرهما مروی عن جماعة من الصحابة واسانيده وان كان لا يسلم شيئ منها من مقال فهو بمجموعها حسن ان شاءَ الله تعالى، الترغيب ١/٢٨٦

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہلاک کرنے والی چیزیں یہ ہیں: وہ بُخل جس کی اطاعت کی جائے یعنی بخل کیا جائے، وہ خواہشِ نفس جس پر چلا جائے اور آدمی کا اپنے آپ کو بہتر سمجھنا۔ (بزار، بیہقی، ترغیب)

﴿ 59 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مِنْ اَسْوَءِ النَّاسِ مَنْزِلَةً مَنْ اَذْهَبَ آخِرَتَهٗ بِدُنْيَا غَيْرِهٖ. رواه البيهقي في شعب الايمان ٣/٣٥٨

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدترین شخص وہ ہے جو دوسرے کی دنیا کے لئے اپنی آخرت کو برباد کرلے۔ یعنی دوسرے کو دنیوی فائدے

پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا کام کر کے اپنی آخرت کو برباد کر لے۔ (بیہقی)

﴿ 60 ﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنِّيْ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلٰى هٰذِهِ الْأُمَّةِ مُنَافِقٌ عَلِيْمُ اللِّسَانِ. رواه البيهقي في شعب الإيمان ٢/٢٨٤

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس امت پر سب سے زیادہ ڈر اس منافق کا ہے جو زبان کا عالم ہو (علم کی باتیں کرتا ہو لیکن ایمان اور عمل سے خالی ہو)۔ (بیہقی)

فائدہ: منافق سے مراد ریاکار یا فاسق ہے۔ (مظاہر حق)

﴿ 61 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ رِيَاءً وَسُمْعَةً لَمْ يَزَلْ فِيْ مَقْتِ اللهِ حَتّٰى يَجْلِسَ. تفسیر ابن کثیر ٣/١١٦

حضرت عبداللہ بن قیس خزاعی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: جو شخص کسی نیک کام میں دکھلاوے اور شہرت کی نیت سے لگے تو جب تک وہ اس نیت کو چھوڑ نہ دے اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی میں رہتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

﴿ 62 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا، أَلْبَسَهُ اللهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ أَلْهَبَ فِيْهِ نَارًا.

رواه ابن ماجه، باب من لبس شهرة من الثياب، رقم: ٣٦٠٧

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ذلت کا لباس پہنا کر اس میں آگ بھڑکا دیں گے۔ (ابن ماجہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دعوت و تبلیغ

اپنے یقین و عمل کو درست کرنے اور سارے انسانوں کو صحیح یقین و عمل پر لانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والے طریقۂ محنت کو سارے عالم میں زندہ کرنے کی کوشش کرنا۔

دعوت اور اس کے فضائل

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَاللّٰہُ یَدْعُوْٓا اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ ط وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ﴾ [یونس:۲۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر یعنی جنت کی طرف دعوت دیتے ہیں اور وہ جسے چاہتے ہیں سیدھا راستہ دکھاتے ہیں۔ (یونس)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ھُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ق وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ [الجمعة:٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ وہ ہیں جنہوں نے اَن پڑھ لوگوں میں انہیں میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا۔ یعنی وہ رسول امّی اور اَن پڑھ ہیں وہ رسول ان کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں یعنی قرآن کریم کے ذریعہ ان کو دعوت دیتے ہیں، نصیحت کرتے ہیں اور ایمان لانے کے لئے ان کو آمادہ کرتے ہیں (جس سے ان کو ہدایت حاصل ہوتی ہے) اور ان کی اخلاقی اصلاح کرتے اور ان کو سنوارتے ہیں، ان کو قرآن پاک کی تعلیم دیتے ہیں اور سنت اور صحیح سمجھ بوجھ کی تعلیم دیتے ہیں۔ یقیناً ان رسول کی بعثت سے پہلے یہ لوگ کھلی گمراہی میں تھے۔ (جمعہ)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا○ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا﴾ [الفرقان:٥١،٥٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اگر ہم چاہتے تو (آپ ؐ کے علاوہ اسی زمانے میں) ہر بستی میں ایک ایک پیغمبر بھیج دیتے (اور تنہا آپ ؐ پر تمام کام نہ ڈالتے لیکن چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجر بڑھانا مقصود ہے اس لئے ہم نے ایسا نہیں کیا تو اس طرح سارا کام تنہا آپ ؐ کے سپرد کرنا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ لہٰذا اس نعمت کے شکریہ میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کی خوشی کا کام نہ کیجئے (یعنی کافر تو اس سے خوش ہوں گے کہ آپ تبلیغ نہ کیا کریں یا کم کریں) اور قرآن (میں جو حق کے دلائل ہیں ان) سے ان کفار کا زور وشور سے مقابلہ کیجئے (یعنی عام اور تام تبلیغ کیجئے، سب سے کہئے اور بار بار کہئے اور ہمت قوی رکھئے)۔ (فرقان)

وقَالَ تَعَالٰى: ﴿ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾

[النحل:١٢٥]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: آپ اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعہ دعوت دیجئے۔ (نحل)

وقَالَ تَعَالٰى: ﴿ وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [الذاريات:٥٥]

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور سمجھاتے رہئے کیونکہ سمجھانا ایمان والوں کو

نفع دیتا ہے۔ (ذاریات)

وَقَالَ تَعَالٰی : یٰٓاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ○ قُمْ فَاَنْذِرْ○ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴾ [المدثر:۱-۳]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اے کپڑا اوڑھنے والے! اپنی جگہ سے اٹھیے اور ڈرایئے اور اپنے رب کی بڑائیاں بیان کیجیے۔ (مدثر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴾ [الشعراء:۳]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے: شاید آپ ان کے ایمان نہ لانے پر غم کھاتے کھاتے اپنی جان دیدیں گے۔ (شعراء)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾ [التوبة: ۱۲۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بلاشبہ تمہارے پاس ایک ایسے رسول تشریف لائے ہیں جو تم ہی میں سے ہیں، تم کو کسی قسم کی تکلیف کا پہنچنا ان پر بہت گراں گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کے انتہائی خواہشمند ہیں (اُن کی یہ حالت تو سب کے ساتھ ہے) بالخصوص مسلمانوں پر بڑے شفیق اور نہایت مہربان ہیں۔ (توبہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ﴾ [فاطر:۸]

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: ان کے ایمان نہ لانے پر پچھتا پچھتا کر، کہیں آپ کی جان نہ جاتی رہے۔ (فاطر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ○ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ○ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی ط اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا○ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا○ وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا○ ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا○ ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ

لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا○ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا○ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا○ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا○ مَالَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا○ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا○ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا○ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا○ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا○ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا○ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا○ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا﴿ [نوح:۱-۲۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کے پاس یہ حکم دے کر بھیجا تھا کہ اپنی قوم کو ڈرایئے اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آئے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم! میں تمہیں صاف طور پر نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور ان سے ڈرتے رہو اور میرا کہنا مانو (ایسا کرنے پر) اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخشدیں گے اور موت کے مقررہ وقت تک عذاب کو مؤخر رکھیں گے یعنی دنیا میں بھی عذاب سے حفاظت رہے گی اور آخرت میں عذاب کا نہ ہونا تو ظاہر ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا وقت آجاتا ہے تو پھر اس کو پیچھے نہیں ہٹایا جاسکتا یعنی ایمان اور تقوے کی برکت سے عذاب سے تو حفاظت ہوجائے گی مگر موت بہر حال آکر رہے گی۔ کاش تم یہ بات سمجھتے (جب ایک لمبی مدت تک ان باتوں کا اثر قوم پر نہ ہوا تو) نوح (علیہ السلام) نے دعا کی: میرے رب میں اپنی قوم کو رات دن، دعوت دیتا رہا۔ مگر وہ میرے بلانے پر دین سے اور بھی زیادہ بھاگنے لگے۔ جب بھی میں ان کو ایمان کی دعوت دیتا تاکہ ان کے ایمان کے سبب آپ ان کو بخشدیں تو وہ لوگ کانوں میں اپنی انگلیاں ٹھونس لیتے اور اپنے کپڑے اپنے اوپر لپیٹ لیتے (تاکہ وہ مجھ کو نہ دیکھیں اور میں ان کو نہ دیکھوں) اور (شرارت پر) اڑ گئے اور بے حد تکبر کیا۔ پھر (بھی میں ان کو مختلف طریقوں سے نصیحت کرتا رہا چنانچہ) میں نے انہیں برملا بھی بلایا پھر میں نے اُن کو علانیہ بھی سمجھایا اور پوشیدہ طور پر بھی سمجھایا، یعنی جو طریقہ بھی اُن کی ہدایت کا ہوسکتا تھا اس کو چھوڑا نہیں، عام مجمعوں میں میں نے اُن کو دعوت دی پھر خاص طور پر ان کے گھروں پر جاکر بھی علانیہ اور کھول کھول کر بیان کیا اور خاموشی کے ساتھ چپکے چپکے ان کو نفع نقصان سے آگاہ کیا اور (اسی سمجھانے کے سلسلہ میں) میں نے ان سے کہا کہ تم اپنے رب کے سامنے استغفار کرو، بیشک وہ بڑے بخشنے والے ہیں۔ اس استغفار پر اللہ تعالیٰ

کثرت سے تم پر بارشیں برسائیں گے اور تمہارے مال اور اولاد میں برکت دیں گے اور تمہارے لئے بہت سے باغ لگادیں گے اور تمہارے لئے نہریں جاری کردیں گے۔ تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کا خیال نہیں رکھتے، حالانکہ انہوں نے تمہیں کئی مرحلوں میں بنایا ہے۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اوپر تلے سات آسمان بنائے ہیں اور ان آسمانوں میں چاند کو چمکتا ہوا بنایا اور سورج کو چراغ (کی طرح روشن) بنادیا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا پھر تمہیں (مرنے کے بعد) زمین ہی میں لوٹا دیں گے اور (قیامت میں) اس زمین سے تم کو باہر لے آئیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی نے زمین کو تمہارے لئے فرش بنایا تاکہ تم اس کے کشادہ راستوں میں چلو پھرو یعنی (زمین پر چلنے پھرنے میں راستہ کی کوئی رکاوٹ نہیں)۔ (نوح)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ○ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ط اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ○ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ○ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ○ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ○ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ط اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾ [الشعراء: ٢٣-٢٨]

وَقَالَ تَعَالٰى فِيْ مَوْضِعٍ آخَرَ: ﴿قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى○ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى○ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى○ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ج لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسٰى○ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً﴾ [طٰه: ٤٩-٥٣]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: فرعون نے کہا کہ رب العالمین کیا چیز ہے؟ موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ وہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کے رب ہیں، اگر تمہیں یقین آئے۔ فرعون نے اپنے اردگرد بیٹھنے والوں سے کہا کہ کیا تم سن رہے ہو؟ یہ کیسی بے کار باتیں کر رہا ہے، لیکن موسیٰ (علیہ السلام) نے اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان جاری رکھا اور فرمایا کہ وہی تمہارے رب ہیں اور وہی تمہارے پچھلے باپ داداؤں کے رب ہیں۔ فرعون اپنے لوگوں سے کہنے لگا: یہ تمہارا رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے بلاشبہ کوئی دیوانہ ہے۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ وہی مشرق ومغرب اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان سب کے رب ہیں۔ اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو۔ (شعراء)

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ (علیہ السلام) کی دعوت کو اس طرح ذکر فرمایا: فرعون نے کہا: موسیٰ (یہ بتاؤ کہ) تم دونوں کا رب کون ہے؟ موسیٰ (علیہ السلام) نے جواب دیا ہم دونوں کا (بلکہ سب کا) رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے مناسب صورت وشکل عطا فرمائی (پھر تمام مخلوقات کو ہر قسم کے فائدے حاصل کرنے کی) سمجھ عطا فرمائی۔ (فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کا معقول جواب سن کر بے ہودہ سوالات شروع کر دیئے اور) کہا: اچھا پچھلے لوگوں کے حالات بتلائیے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ان لوگوں کا علم میرے رب کے پاس لوح محفوظ میں ہے۔ میرے رب (ایسے جاننے والے ہیں کہ) نہ غلطی کرتے ہیں۔ اور نہ بھولتے ہیں (ان لوگوں کے اعمال کا صحیح صحیح علم میرے رب کو حاصل ہے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی ایسی عام صفات بیان فرمائیں جسے ہر عامی آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔ چنانچہ فرمایا) وہ رب ایسے ہیں جنہوں نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور اس زمین میں تمہارے لئے راستے بنائے۔ اور آسمان سے پانی برسایا۔ (طہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَیّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴾ [ابراهیم:٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو یہ حکم دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو (کفر کی) تاریکیوں سے (ایمان کی) روشنی کی طرف لاؤ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصیبت اور راحت کے جو واقعات ان کو پیش آتے رہے ہیں وہ واقعات ان کو یاد دلاؤ کیونکہ ان واقعات میں ہر صبر کرنے والے، شکر کرنے والے کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔ (ابراہیم)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ﴾ [الاعراف:٦٨]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ) میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِیْلَ الرَّشَادِ ۝ یٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا مَتَاعٌ ۫ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِیَ دَارُ الْقَرَارِ ۝ مَنْ عَمِلَ سَیِّئَةً فَلَا یُجْزٰٓی اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ

يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ وَيٰقَوْمِ مَالِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ○ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ز وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ○ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ○ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ط وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ م بِالْعِبَادِ ○ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴾ [المؤمن:۳۸-۴۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (فرعون کی قوم میں سے) وہ آدمی جو (موسیٰ علیہ السلام پر) ایمان لایا تھا (اور اس نے اپنا ایمان چھپایا ہوا تھا) اپنی قوم سے کہا: میرے بھائیو! تم میری پیروی کرو میں تمہیں نیکی کا راستہ بتاؤں گا۔ میرے بھائیو! دنیا کی زندگی محض چند روزہ ہے اور ٹھہرنے کا مقام تو آخرت ہی ہے۔ جو بُرے کام کرے گا اس کو بدلہ بھی ویسا ہی ملے گا اور جس نے نیک کام کیا چاہے مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مؤمن ہو تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے جہاں انہیں بے حساب روزی ملے گی۔ میرے بھائیو! آخر کیا بات ہے کہ میں تم کو نجات کی دعوت دیتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی دعوت دیتے ہو۔ تم مجھے اس بات کی طرف دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا مُنکر ہو جاؤں اور ان کے ساتھ اسے شریک کروں جسے میں جانتا بھی نہیں اور میں تمہیں زبردست، گناہ بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں۔ اور سچی بات تو یہ ہے کہ تم مجھے جس کی طرف بلاتے ہو وہ نہ دنیا میں پکارے جانے کے قابل ہے نہ آخرت میں اور یقیناً ہم سب کو اللہ تعالیٰ کے پاس واپس جانا ہے اور بیشک بندگی کی حد سے نکلنے والے ہی دوزخی ہیں۔ میں تم سے جو کچھ کہہ رہا ہوں تم میری اس بات کو آگے چل کر یاد کرو گے اور میں تو اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ بیشک تمام بندے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہیں۔ (نتیجہ یہ ہوا کہ) اللہ تعالیٰ نے اس مؤمن کو ان لوگوں کی بُری چالوں سے محفوظ رکھا اور خود فرعونیوں پر بدترین عذاب نازل ہوا۔ (مؤمن)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ط اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴾ [لقمٰن:۱۷]

(حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی جس کو اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا) میرے پیارے بیٹے! نماز پڑھا کرو، اچھے کاموں کی نصیحت کیا کرو، بُرے کاموں سے منع کیا کرو اور جو مصیبت تم

پرآئے اس کو برداشت کیا کرو، بیشک یہ ہمت کے کام ہیں۔ (لقمن)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا نِ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ط قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ﴾ [الاعراف:١٦٤-١٦٥]

(بنی اسرائیل کو ہفتہ کے دن مچھلی کے شکار سے منع کیا گیا تھا کچھ لوگوں نے اس حکم پر عمل کیا، کچھ لوگوں نے نافرمانی کی اور کچھ لوگوں نے نافرمانوں کو نصیحت کی۔ اس واقعہ کو ان آیات میں بیان کیا ہے) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور وہ وقت قابل ذکر ہے جب بنی اسرائیل کی ایک جماعت جو کہ نافرمانی نہیں کرتی تھی، (اور نہ ہی نافرمانی کرنے والوں کو روکتی تھی) اس نے ان لوگوں سے کہا جو نصیحت کیا کرتے تھے کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کر رہے ہو جن کو اللہ تعالیٰ ہلاک کرنے والے ہیں یا ان کو سخت سزا دینے والے ہیں۔ اس پر نصیحت کرنے والوں نے جواب دیا کہ ہم اس لئے نصیحت کر رہے ہیں تا کہ تمہارے (اور اپنے) رب کے سامنے اپنی ذمہ داری سے سُبکدوش ہوسکیں (یعنی اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ کہہ سکیں کہ اے اللہ ہم نے تو کہا تھا مگر انہوں نے نہ سنا، ہم معذور ہیں) اور اس امید پر بھی کہ شاید یہ باز آجائیں (اور ہفتہ کے دن شکار کرنا چھوڑ دیں) پھر جب ان لوگوں نے اس حکم کو چھوڑے ہی رکھا جس حکم پر عمل کرنے کی ان کو نصیحت کی جاتی رہی تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچالیا جو اس برے کام سے منع کیا کرتے تھے اور نافرمانوں کو نافرمانی کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے شدید عذاب میں مبتلا کر دیا۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِى الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ج وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ﴾

[هود:١١٦-١١٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو قومیں تم سے پہلے ہلاک ہوچکی ہیں ان میں ایسے سمجھدار لوگ کیوں نہ ہوئے جو لوگوں کو ملک میں فساد پھیلانے سے منع کرتے البتہ چند آدمی ایسے تھے جو فساد

سے روکتے تھے جنہیں ہم نے عذاب سے بچالیا تھا (یعنی پچھلی امتوں کی ہلاکت کے جو قصے مذکور ہوئے ہیں اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ان میں ایسے سمجھدار لوگ نہ تھے جو ان کو اَمر بِالمَعرُوف اور نَھِی عَنِ المُنکَر کرتے، چند لوگ یہ کام کرتے رہے تو وہ عذاب سے بچالئے گئے) اور جو نافرمان تھے وہ جس ناز ونعمت میں تھے اس کے پیچھے پڑے رہے اور وہ جرائم کے عادی ہو چکے تھے، اور آپ کے رب کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ ان بستیوں کو جن کے رہنے والے (اپنی اور دوسروں کی) اصلاح میں لگے ہوں، ناحق (بلاوجہ) تباہ وبرباد کردیں۔ (ہود)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَالْعَصْرِ ○ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ○ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴾ [العصر: ١-٣]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: زمانے کی قسم! بیشک انسان بڑے خسارے میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کے پابند رہے اور ایک دوسرے کو حق پر قائم رہنے اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے رہے (یہ لوگ البتہ پورے پورے کامیاب ہیں)۔ (عصر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ﴾ [آل عمران: ١١٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدے کے لئے بھیجی گئی ہے۔ تم نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔

(آل عمران)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰی بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ ﴾

[یوسف: ١٠٨]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے: آپ فرمادیجئے میرا راستہ تو یہی ہے کہ میں پوری بصیرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہوں اور جو میری پیروی کرنے والے ہیں وہ بھی (اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے ہیں)۔ (یوسف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۘ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط
أُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ط إِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ [التوبة:۷۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دینی مددگار ہیں جو نیک کاموں کا حکم دیتے ہیں اور برے کاموں سے منع کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کے حکم پر چلتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ ضرور رحم فرمائیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ زبردست ہیں، حکمت والے ہیں۔ (توبہ)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ص وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾
[المائدة:۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔ اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو۔ (مائدہ)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ إِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ إِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ط اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ○ وَمَا يُلَقّٰهَآ إِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ج وَمَا يُلَقّٰهَآ إِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ﴾ [حم السجدة:۳۳-۳۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور خود بھی نیک عمل کرے اور (فرمانبرداری کے اظہار کے لئے) کہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ نیکی اور برائی برابر نہیں ہوتی (بلکہ ہر ایک کا اثر جدا ہے) تو آپ (اور آپ کے ماننے والے) برائی کا جواب بھلائی سے دیں (مثلاً غصہ کے جواب میں بردباری، سختی کے جواب میں نرمی) چنانچہ اس بہترین برتاؤ کا اثر یہ ہوگا کہ جس شخص کو آپ سے دشمنی تھی وہ ایک دم ایسا ہو جائے گا جیسے کوئی ہمدرد دوست ہوتا ہے، اور یہ بات برداشت کرنے والوں ہی کو نصیب ہوتی ہے، اور یہ بات بڑی قسمت والے ہی کو ملتی ہے (اس آیت سے معلوم ہوا کہ داعی إِلَى اللّٰهِ کو بہت زیادہ صبر و استقلال اور عمدہ اخلاق کی ضرورت ہے)۔ (حم سجدہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ عَلَیْھَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ﴾ [التحریم:٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اس آگ پر ایسے سخت دل اور زور آور فرشتے مقرر ہیں کہ ان کو جو حکم بھی اللہ تعالیٰ دیتے ہیں وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہ وہی کرتے ہیں جس کا ان کو حکم دیا جاتا ہے۔ (تحریم)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ ط وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ﴾ [الحج:٤١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یہ مسلمان لوگ ایسے ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں حکومت دے دیں تب بھی یہ لوگ (خود بھی) نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں اور (دوسروں کو بھی) نیک کام کرنے کو کہیں اور بُرے کاموں سے منع کریں اور ہر کام کا انجام تو اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔ (حج)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَجَاھِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ ط ھُوَ اجْتَبٰکُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ ط مِلَّۃَ اَبِیْکُمْ اِبْرٰھِیْمَ ط ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ لا مِنْ قَبْلُ وَفِیْ ھٰذَا لِیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ شَھِیْدًا عَلَیْکُمْ وَتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ﴾ [الحج:٧٨]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے محنت کیا کرو جیسا محنت کرنے کا حق ہے۔ انہوں نے تمام دنیا میں اپنا پیغام پہنچانے کے لئے تم کو چن لیا ہے اور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی (لہٰذا دین کا کام آسان ہے۔ اور جو اسلام کے احکام تم کو دیئے گئے ہیں وہ دینِ ابراہیمی کے مطابق ہیں اس لئے) تم اپنے باپ ابراہیم کے دین پر قائم رہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارا لقب قرآن کے نازل ہونے سے پہلے بھی اور اس قرآن میں بھی مسلمان رکھا ہے (یعنی فرمانبردار اور وفا شعار)۔ تم کو ہم نے اس لئے منتخب کیا ہے تاکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے گواہ ہوں اور تم دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں گواہ بنو۔ (حج)

فـائده : مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن جب دوسری امتیں انکار کریں گی کہ انبیاء نے ہم کو تبلیغ نہیں کی تو وہ انبیاء، امت محمدیہ کو بطور گواہ پیش کریں گے۔ یہ امت گواہی دے گی کہ بیشک پیغمبروں نے دعوت وتبلیغ کی، جب سوال ہوگا کہ تم کو کیسے معلوم ہوا؟ جواب دیں گے کہ ہم کو ہمارے نبی نے بتایا تھا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی گواہی کے معتبر ہونے کی تصدیق فرمائیں گے۔

بعض مفسرین نے آیت کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے تمہیں اس لئے چن لیا ہے تاکہ رسول تم کو بتائیں اور سکھائیں تم دوسرے لوگوں کو بتاؤ اور سکھاؤ۔

(کشف الرحمٰن)

احادیثِ نبویه

﴿1﴾ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّمَا اَنَا مُبَلِّغٌ وَاللهُ يَهْدِيْ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ يُعْطِيْ۔ رواه الطبراني في الكبير وهو حديث حسن،الجامع الصغير ١/٣٩٥

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تو اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے والا ہوں اور ہدایت تو اللہ تعالیٰ ہی دیتے ہیں، میں تو مال تقسیم کرنے والا ہوں اور عطا کرنے والے تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔ (طبرانی، جامع الصغیر)

﴿2﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَمِّهٖ: قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، اَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: لَوْلَا اَنْ تُعَيِّرَنِيْ قُرَيْشٌ يَقُوْلُوْنَ: اِنَّمَا حَمَلَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ الْجَزَعُ لَاَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ، فَاَنْزَلَ اللهُ: "اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ" الآية. رواه مسلم، باب الدليل على صحة اسلام......،رقم:١٣٥

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا (ابوطالب سے اُن کی وفات کے وقت) ارشاد فرمایا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کہہ لیجئے تاکہ میں قیامت کے دن آپ کا گواہ بن جاؤں۔ ابوطالب نے جواب دیا: اگر قریش کے اس طعنہ کا ڈر نہ ہوتا کہ ابوطالب نے صرف

موت کی گھبراہٹ سے کلمہ پڑھا ہے تو میں کلمہ پڑھ کر ضرور آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ
ترجمہ: آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں ہدایت دیدیں۔ (مسلم)

﴿ 3 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، وَكَانَ لَهُ صَدِيْقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَقِيَهُ، فَقَالَ: يَا اَبَا الْقَاسِمِ، فُقِدْتَ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِكَ، وَاتَّهَمُوْكَ بِالْعَيْبِ لِآبَائِهَا وَ اُمَّهَاتِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ''اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، اَدْعُوْكَ اِلَى اللّٰهِ'' فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ كَلَامِهٖ اَسْلَمَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَانْطَلَقَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا بَيْنَ الْاَخْشَبَيْنِ اَحَدٌ اَكْثَرَ سُرُوْرًا مِنْهُ بِاِسْلَامِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَضَى اَبُوْبَكْرٍ فَرَاحَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَاَسْلَمُوا، ثُمَّ جَاءَ الْغَدَ بِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ وَاَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ وَالْاَرْقَمِ بْنِ اَبِي الْاَرْقَمِ، فَاَسْلَمُوْا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. البداية والنهاية ٣/٨٠

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ زمانۂ جاہلیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تھے۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کے ارادے سے گھر سے نکلے۔ آپؐ سے ملاقات ہوئی تو عرض کیا: ابوالقاسم (یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ہے) آپ اپنی قوم کی مجلسوں میں دکھائی نہیں دیتے اور لوگ آپ پر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ آپ ان کے باپ دادا میں عیوب نکالتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تم کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کی بات ختم ہوتے ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے واپس ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر جتنے خوش تھے مکہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کوئی شخص کسی بات سے اتنا خوش نہ تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں سے حضرت عثمان بن عفان، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت زبیر بن عوام اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کے پاس (دعوت دینے کے لئے) تشریف لے گئے، یہ حضرات بھی مسلمان ہوگئے۔ دوسرے روز حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت عثمان بن مظعون، حضرت ابوعبیدہ بن جراح، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد اور حضرت اَرقم بن اَبی ارقم رضی اللہ عنہم کو لے کر حاضر ہوئے اور یہ سب حضرات بھی مسلمان ہو گئے (دو دن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی دعوت سے نو حضرات نے اسلام قبول کیا)۔ (البدایہ والنہایہ)

﴿4﴾ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِی بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ (فِی قِصَّۃِ اِسْلَامِ اَبِیْ قُحَافَۃَ): فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ (مَکَّۃَ یَوْمَ الْفَتْحِ) وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ اَتٰی اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِاَبِیْہِ یَقُوْدُہٗ، فَلَمَّا رَآہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ھَلَّا تَرَکْتَ الشَّیْخَ فِی بَیْتِہٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اَنَا آتِیَہٗ فِیْہِ؟ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! ھُوَاَحَقُّ اَنْ یَمْشِیَ اِلَیْکَ مِنْ اَنْ تَمْشِیَ اِلَیْہِ، قَالَ: فَاَجْلَسَہٗ بَیْنَ یَدَیْہِ، ثُمَّ مَسَحَ صَدْرَہٗ، ثُمَّ قَالَ لَہٗ: اَسْلِمْ، فَاَسْلَمَ، وَدَخَلَ بِہٖ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَرَاْسُہٗ کَاَنَّھَا ثَغَامَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: غَیِّرُوْا ھٰذَا مِنْ شَعْرِہٖ. رواہ احمد و الطبرانی ورجالھما ثقات، مجمع الزوائد٦/٢٥٤

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (فتح مکہ کے دن) جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور مسجد حرام تشریف لے گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے والد ابوقحافہ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کی خدمت میں لائے۔ جب آپ ﷺ نے انہیں دیکھا تو ارشاد فرمایا: ابوبکر! ان بزرگوار کو گھر میں کیوں نہیں رہنے دیا کہ میں خود ان کے پاس گھر آجاتا؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان پر زیادہ حق بنتا ہے کہ یہ آپ کے پاس چل کر آئیں بجائے اس کے کہ آپ ان کے پاس تشریف لے جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنے سامنے بٹھایا اور ان کے سینہ پر ہاتھ مبارک پھیر کر ارشاد فرمایا: آپ مسلمان ہو جائیں۔ چنانچہ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے والد کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے تو ان کے سر کے بال ثغامہ درخت کی طرح سفید تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان بالوں کی سفیدی کو (مہندی وغیرہ لگا کر) بدل دو۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: ثغامہ ایک درخت ہے جو برف کے مانند سفید ہوتا ہے۔ (مجمع بحار الانوار)

﴿5﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ: "وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ" اَتَی النَّبِیُّ ﷺ الصَّفَا فَصَعِدَ عَلَیْہِ، ثُمَّ نَادٰی: یَا صَبَاحَاہ، فَاجْتَمَعَ

النَّاسُ اِلَيْهِ بَيْنَ رَجُلٍ يَجِيءُ اِلَيْهِ وَبَيْنَ رَجُلٍ يَبْعَثُ رَسُوْلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، يَا بَنِيْ فِهْرٍ، يَا بَنِيْ كَعْبٍ، اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا بِسَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ صَدَّقْتُمُوْنِي؟ قَالُوا: نَعَمْ! قَالَ: فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ ـ لَعَنَهُ اللهُ ـ تَبًّالَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ! اَمَا دَعَوْتَنَا اِلَّا لِهٰذَا؟ وَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: "تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ". رواه احمد ۱۷/۵

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ آیت نازل فرمائی (اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے) تو آپ نے صفا پہاڑی پر چڑھ کر زور سے پکارا: یا صباحاہ "یعنی لوگو! صبح دشمن حملہ کرنے والا ہے" اس لئے یہاں جمع ہو جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہو گئے کوئی خود آیا، کسی نے اپنا قاصد بھیج دیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنو عبدالمطلب، بنو فہر، بنو کعب! ذرا یہ تو بتاؤ اگر میں تمہیں یہ خبر دوں کہ اس پہاڑ کے دامن میں گھڑ سواروں کا ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے کیا تم مجھے سچا مان لو گے؟ سب نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایک سخت عذاب آنے سے پہلے اس سے ڈرانے والا ہوں۔ ابولہب بولا۔ اللہ کی لعنت ہو (نعوذ باللہ) تُو ہمیشہ کے لئے برباد ہو جائے، ہمیں محض اس لئے بلایا تھا؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ﴾ سورت نازل فرمائی جس میں فرمایا: ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے۔ (مسند احمد، البدایہ والنہایہ)

﴿ 6 ﴾ عَنْ مُنِيْبٍ الْاَزْدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ يَقُوْلُ: يَاَيُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْا "لَآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ تُفْلِحُوْا" فَمِنْهُمْ مَنْ تَفَلَ فِيْ وَجْهِهٖ، وَمِنْهُمْ مَنْ حَثَا عَلَيْهِ التُّرَابَ، وَمِنْهُمْ مَنْ سَبَّهُ حَتّٰى انْتَصَفَ النَّهَارُ، فَاَقْبَلَتْ جَارِيَةٌ بِعُسٍّ مِنْ مَاءٍ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ! لَا تَخْشَيْ عَلٰى اَبِيْكِ غِيْلَةً وَلَا ذِلَّةً، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذِهٖ؟ قَالُوْا: زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهِيَ جَارِيَةٌ وَضِيْئَةٌ.

رواه الطبراني وفيه: منيب بن مدرك ولم اعرفه، وبقيه رجاله ثقات مجمع الزوائد ۱۸/۶ وفي الحاشية: منيب بن مدرك ترجمه البخاري في تاريخه وابن ابي حاتم ولم يذكرا فيه جرحاً ولا تعديلاً.

حضرت منیب ازدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے زمانۂ جاہلیت میں دیکھا آپ فرمار ہے تھے: لوگو! "لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہو کامیاب ہو جاؤ گے۔ میں نے دیکھا کہ ان میں سے کوئی تو آپ کے چہرے پر تھوک رہا تھا اور کوئی آپ پر مٹی ڈال رہا تھا اور کوئی آپ کو گالیاں دے رہا تھا (اور یونہی ہوتا رہا) یہاں تک کہ آدھا دن گزر گیا۔ پھر ایک لڑکی پانی کا پیالہ لے کر آئی جس سے آپ نے اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو دھویا اور فرمایا: میری بیٹی! نہ تو تم اپنے باپ کے اچانک قتل ہونے سے ڈرو اور نہ کسی قسم کی ذلت کا خوف رکھو۔ میں نے پوچھا یہ لڑکی کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا ہیں۔ وہ ایک خوبصورت بچی تھیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 7 ﴾ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا اَنْ اَظْهَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا اَرْسَلْتُ اِلَيْهِ اَرْبَعِيْنَ فَارِسًا مَعَ عَبْدِ شَرٍّ فَقَدِمُوا عَلَيْهِ بِكِتَابِيْ فَقَالَ لَهٗ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: عَبْدُ شَرٍّ قَالَ: بَلْ اَنْتَ عَبْدُ خَيْرٍ، فَبَا يَعَهٗ عَلَى الْاِسْلَامِ وَكَتَبَ مَعَهُ الْجَوَابَ اِلٰى حَوْشَبٍ ذِي ظُلَيْمٍ فَاٰمَنَ حَوْشَبٌ. الاصابة ۱/۳۸۲

حضرت محمد بن عثمان اپنے دادا حضرت حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غلبہ دے دیا تو میں نے عبد شر کے ساتھ آپ کی خدمت میں چالیس سواروں کی ایک جماعت بھیجی۔ وہ میرا خط لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا (میرا نام) عبد شر "یعنی برائی والا ہے"۔ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ تم عبد خیر (بھلائی والے) ہو (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسلام کی دعوت دی وہ مسلمان ہو گئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسلام پر بیعت فرمالیا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ نے خط کا جواب لکھا اور ان کے ہاتھ حوشب کو بھیجا (جس میں اسلام قبول کرنے کی دعوت تھی) حوشب (اس خط کو پڑھ کر) ایمان لے آئے۔ (اصابہ)

﴿ 8 ﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ، وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ. رواه مسلم، باب بيان كون النهي عن المنكر من الايمان......، رقم: ١٧٧

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص تم میں سے کسی برائی کو دیکھے تو اس کو چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے بدل دے اگر (ہاتھ سے بدلنے کی) طاقت نہ ہو تو زبان سے اس کو بدل دے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے اسے برا جانے یعنی اس برائی کا دل میں غم ہو اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔ (مسلم)

﴿ 9 ﴾ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ، فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا: لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا، فَاِنْ يَتْرُكُوْهُمْ وَمَا اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا، وَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا.

رواه البخاري، باب هل يقرع في القسمة والاستهام فيه؟ رقم:٢٤٩٣

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہے اور اس شخص کی جو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے ان لوگوں کی طرح ہے (جو ایک پانی کے جہاز پر سوار ہوں)۔ قُرعہ سے جہاز کی منزلیں مقرر ہو گئی ہوں کہ بعض لوگ جہاز کے اوپر کے حصے میں ہوں اور بعض لوگ نیچے کے حصہ میں ہوں۔ نیچے کی منزل والوں کو جب پانی لینے کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اوپر آتے ہیں اور اوپر کی منزل پر بیٹھنے والوں کے پاس سے گذرتے ہیں۔ انہوں نے سوچا کہ اگر ہم اپنے (نیچے کے) حصے میں سوراخ کر لیں (تاکہ اوپر جانے کے بجائے سوراخ سے ہی پانی لے لیں) اور اپنے اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں (تو کیا ہی اچھا ہو) اب اگر اوپر والے نیچے والوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیں اور ان کو ان کے اس ارادے سے نہ روکیں (اور وہ سوراخ کر لیں) تو سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کے ہاتھوں کو پکڑ لیں گے (سوراخ نہیں کرنے دیں گے) تو وہ خود بھی اور دوسرے تمام مسافر بھی بچ جائیں گے۔ (بخاری)

فائدہ: اس حدیث میں دنیا کی مثال ایک جہاز سے دی گئی ہے۔ جس میں سوار لوگ ایک دوسرے کی غلطی سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ساری دنیا کے انسان ایک قوم کی طرح

ایک جہاز میں سوار ہیں۔اس جہاز میں فرمانبردار بھی ہیں اور نافرمان بھی۔اگر نافرمانی عام ہوئی تو اس سے صرف وہی طبقہ متاثر نہیں ہوگا جو اس نافرمانی میں مبتلا ہے بلکہ پوری قوم، پوری دنیا متاثر ہوگی۔اس لئے انسانی معاشرہ کو تباہی سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کو روکا جائے اگر ایسا نہیں ہوگا تو سارا معاشرہ اللہ تعالیٰ کے عذاب میں گرفتار ہوسکتا ہے۔

﴿ 10 ﴾ عَنِ الْعُرْسِ بْنِ عَمِيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ اللهَ لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتّٰى تَعْمَلَ الْخَاصَّةُ بِعَمَلٍ تَقْدِرُ الْعَامَّةُ اَنْ تُغَيِّرَهُ، وَلَا تُغَيِّرُهُ، فَذَاكَ حِيْنَ يَاْذَنُ اللهُ فِيْ هَلَاكِ الْعَامَّةِ وَالْخَاصَّةِ۔ رواه الطبرانی ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ٧/٥٢٨

حضرت عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کی غلطیوں پر سب کو (جو اس غلطی میں مبتلا نہیں ہیں) عذاب نہیں دیتے البتہ سب کو اس صورت میں عذاب دیتے ہیں جب کہ فرمانبردار باوجود قدرت کے نافرمانی کرنے والوں کو نہ روکیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 11 ﴾ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ) عَنِ الرَّسُوْلِ ﷺ قَالَ: اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ! قَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَاِنَّهُ رُبَّ مُبَلَّغٍ يُبَلِّغُهُ مَنْ هُوَ اَوْعٰى لَهُ. رواه البخاری، باب قول النبی ﷺ لاترجعوا بعدی كفارا......، رقم: ٧٠٧٨

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ کے اخیر میں) ارشاد فرمایا: کیا میں نے تمہیں اللہ تعالیٰ کے احکام نہیں پہنچادیئے (صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں) ہم نے عرض کیا: جی ہاں، آپ نے پہنچادیئے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! آپ (ان لوگوں کے اقرار پر) گواہ ہوجائیں۔پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ ان لوگوں تک پہنچادیں جو یہاں موجود نہیں ہیں اس لئے کہ بسا اوقات دین کی باتیں جس کو پہنچائی جائیں وہ پہنچانے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔ (بخاری)

فائدہ: اس حدیث شریف میں اس بات کی تاکید فرمائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کی جو بات سنی جائے اسے سننے والا اپنی ذات تک محدود نہ رکھے بلکہ اسے دوسرے لوگوں تک پہنچائے ممکن ہے وہ لوگ اسے زیادہ یاد رکھنے والے ہوں۔ (فتح الباری)

﴿ 12 ﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللهُ اَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهُ فَلاَ يَسْتَجِيْبُ لَكُمْ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء في الامر بالمعروف والنهي عن المنكر،رقم:٢١٦٩

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم ضرور اَمر بالمَعرُوف اور نَهيْ عَنِ المُنكَر کرتے رہو ورنہ اللہ تعالیٰ عنقریب تم پر اپنا عذاب بھیج دیں گے پھر تم دعا بھی کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول نہ کریں گے۔ (ترمذی)

﴿ 13 ﴾ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَفَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ. رواه البخاری، باب یاجوج وماجوج،رقم:٧١٣٥

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا ہم لوگ ایسی حالت میں بھی ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں جب برائی عام ہو جائے۔ (بخاری)

﴿ 14 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهِ فَقَالَ لَهُ: اَسْلِمْ، فَنَظَرَ اِلَى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ: اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ، فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ. رواه البخاری، باب اذا اسلم الصبی فمات......،رقم:١٣٥٦

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک یہودی لڑکا رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے۔ آپؐ اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جاؤ۔ اس نے اپنے باپ کو دیکھا جو وہیں تھا۔ اس نے کہا: ابو القاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات مان لو۔ چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپؐ فرما رہے تھے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے اس لڑکے کو (جہنم کی) آگ سے بچا لیا۔ (بخاری)

﴿ 15 ﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ، وَلِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيْحُ فَطُوْبٰى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللهُ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلاَقًا لِلشَّرِّ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلاَقًا لِلْخَيْرِ۔ رواه ابن ماجه، باب من كان مفتاحا للخير، رقم:٢٣٨

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دین نعمتوں کے خزانے ہیں۔ ان نعمتوں کے خزانوں کے لئے کنجیاں ہیں۔ خوش خبری ہو اس بندے کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ بھلائی کی چابی (اور) برائی کا تالا بنادیں یعنی ہدایت کا ذریعہ بنادیں۔ اور تباہی ہے اس بندے کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ برائی کی چابی (اور) بھلائی کا تالا بنادیں یعنی گمراہی کا ذریعہ بنے۔ (ابن ماجہ)

﴿ 16 ﴾ عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنِّيْ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا.

رواه البخاري، باب من لا يثبت على الخيل ٣/١١٠٤ دار ابن كثير، دمشق

حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر دعا دی: اے اللہ! اسے اچھا گھڑسوار بنا دیجئے اور خود سیدھے راستہ پر چلتے ہوئے دوسروں کو بھی سیدھا راستہ بتانے والا بنا دیجئے۔ (بخاری)

﴿ 17 ﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَحْقِرْ اَحَدُكُمْ نَفْسَهُ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَيْفَ يَحْقِرُ اَحَدُنَا نَفْسَهُ؟ قَالَ: يَرَى اَمْرًا، لِلّٰهِ عَلَيْهِ فِيْهِ مَقَالٌ، ثُمَّ لَا يَقُوْلُ فِيْهِ، فَيَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تَقُوْلَ فِيْ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُوْلُ: خَشْيَةُ النَّاسِ، فَيَقُوْلُ: فَاِيَّايَ، كُنْتَ اَحَقَّ اَنْ تَخْشٰى.

رواه ابن ماجه، باب الامر بالمعروف والنهي عن المنكر، رقم:٤٠٠٨

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے آپ کو گھٹیا نہ سمجھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اپنے آپ کو گھٹیا سمجھنے کا کیا مطلب ہے؟ ارشاد فرمایا: کوئی ایسی بات دیکھے جس کی اصلاح کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ہو

لیکن یہ اس معاملہ میں کچھ نہ بولے تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن فرمائیں گے کہ تمہیں کس چیز نے فلاں فلاں معاملہ میں بات کرنے سے روکا تھا؟ وہ عرض کرے گا: لوگوں کے ڈر کی وجہ سے نہیں بولا تھا کہ وہ مجھے تکلیف پہنچائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس بات کا زیادہ حقدار تھا کہ تم مجھ ہی سے ڈرتے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کی طرف سے برائی کو روکنے کی جو ذمہ داری ڈالی گئی ہے لوگوں کے ڈر کی وجہ سے اس ذمہ داری کو پورا نہ کرنا اپنے کو گھٹیا سمجھنا ہے۔

﴿ 18 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلٰى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ فَيَقُوْلُ: يَا هٰذَا! اتَّقِ اللهَ وَدَعْ مَاتَصْنَعُ، فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ، ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ، فَلَا يَمْنَعُهُ ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ أَكِيْلَهُ وَشَرِيْبَهُ وَقَعِيْدَهُ، فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ ضَرَبَ اللهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، ثُمَّ قَالَ: "لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ". إِلٰى قَوْلِهٖ. "فٰسِقُوْنَ" [المائدة: ٧٨-٨١] ثُمَّ قَالَ: كَلَّا وَاللهِ! لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلَتَأْخُذُنَّ عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ، وَلَتَأْطِرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا، وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا.

رواه ابوداؤد، باب الامر و النهي ،رقم:٤٣٣٦

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں سب سے پہلی کمی یہ پیدا ہوئی کہ جب ایک شخص کسی دوسرے سے ملتا اور اس سے کہتا یا فلاں! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، جو کام تم کر رہے ہو اسے چھوڑ دو اس لئے کہ وہ کام تمہارے لئے جائز نہیں۔ پھر دوسرے دن اس سے ملتا تو اس کے نہ ماننے پر بھی وہ اپنے تعلقات کی وجہ سے اس کے ساتھ کھانے پینے میں اور اٹھنے بیٹھنے میں ویسا ہی معاملہ کرتا جیسا کہ اس سے پہلے تھا۔ جب عام طور پر ایسا ہونے لگا اور آمر بالمعروف اور نَهي عَنِ الْمُنكَر کرنا چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمانبرداروں کے دل نافرمانوں کی طرح سخت کر دیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ سے فٰسِقُوْنَ تک" پڑھا۔ (پہلی دو آیات کا ترجمہ یہ ہے) "بنی اسرائیل پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبانی

لعنت کی گئی، یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے نکل جاتے تھے۔ جس برائی میں وہ مبتلا تھے اس سے ایک دوسرے کو منع نہیں کرتے تھے۔ واقعی ان کا یہ کام بلاشبہ برا تھا''۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تاکید سے یہ حکم فرمایا کہ تم ضرور نیکی کا حکم کرو اور برائی سے روکو، ظالم کو ظلم سے روکتے رہو اور اس کو حق بات کی طرف کھینچ کر لاتے رہو اور اسے حق پر روکے رکھو۔ (ابوداؤد)

﴿ 19 ﴾ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: يٰاَيُّهَا النَّاسُ ! اِنَّكُمْ تَقْرَءُ وْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ [المائدة:١٠٥]، وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِّنْهُ. رواه الترمذي وقال: حديث صحيح، باب ماجاء في نزول العذاب إذا لم يغير المنكر، رقم:٢١٦٨

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو! تم یہ آیت پیش کرتے ہو: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ''اے ایمان والو اپنی فکر کرو، جب تم سیدھی راہ پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ ہے اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں'' اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جب لوگ ظالم کو ظلم کرتے ہوئے دیکھیں اور اسے ظلم سے نہ روکیں، تو وہ وقت دور نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے عمومی عذاب میں مبتلا فرمادیں۔ (ترمذی)

فائدہ : حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ تھا کہ تم آیت کا مفہوم یہ سمجھتے ہو کہ جب انسان خود ہدایت پر ہو تو اس کے لئے اَمر بالمعروف اور نَہی عَنِ الْمنکر کرنا ضروری نہیں کیونکہ دوسروں کے بارے میں اس سے پوچھ گچھ نہیں ہوگی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان فرما کر آیت کے اس غلط مفہوم کی تردید فرمائی ہے جس سے یہ واضح ہوا کہ حتیٰ الامکان برائی سے روکنا امت کی ذمہ داری اور ہر ہر فرد کا کام ہے۔ آیت کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ اے ایمان والو! اپنی اصلاح کی فکر کرو۔ تمہارا دین کے راستے پر چلنا اس طرح ہو کہ اپنی بھی اصلاح کر رہے ہو اور دوسروں کی اصلاح کی بھی کوشش کر رہے ہو پھر اگر کوئی شخص تمہاری اصلاح کی کوشش کے باوجود بھی گمراہ رہے تو اس کے گمراہ رہنے سے تمہارا کوئی نقصان نہیں۔ (بیان القرآن)

﴿ 20 ﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا، فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ، حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ، عَلٰى اَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا، فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ، وَالْآخَرُ اَسْوَدُ مِرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ.

رواه مسلم، باب رفع الامانة والايمان من بعض القلوب......،رقم:٣٦٩

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لوگوں کے دلوں پر ایسے آگے پیچھے فتنے آئیں گے جس طرح چٹائی کے تنکے آگے پیچھے ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔ لہٰذا جو دل ان فتنوں میں سے کسی ایک فتنہ کو قبول کر لے گا تو اس دل میں ایک سیاہ نقطہ لگ جائے گا اور جو دل اس کو قبول نہیں کرے گا تو اس دل میں ایک سفید نشان لگ جائے گا یہاں تک کہ دل دو قسم کے ہو جائیں گے۔ ایک سفید سنگ مرمر کی طرح جس کو کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا جب تک زمین و آسمان قائم ہیں (یعنی جس طرح سنگ مرمر پر اس کے چکنے ہونے کی وجہ سے کوئی چیز نہیں ٹھہر سکتی اسی طرح اس کے دل میں ایمان کے مضبوط ہونے کی وجہ سے کوئی فتنہ اثر انداز نہیں ہوگا)۔ دوسری قسم کا دل سیاہ خاکی رنگ کے الٹے پیالہ کی طرح ہوگا یعنی گناہوں کی کثرت سے دل سیاہ ہو جائے گا اور جس طرح الٹے پیالہ میں کوئی چیز باقی نہیں رہتی اسی طرح اس دل میں گناہوں کی نفرت اور ایمان کا نور باقی نہیں رہے گا جس کی وجہ سے یہ نہ نیکی کو نیکی اور نہ برائی کو برائی سمجھے گا صرف اپنی خواہشات پر عمل کرے گا جو اس کے دل میں رچ بس گئی ہوں گی۔ (مسلم)

﴿ 21 ﴾ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَقُلْتُ: يَا اَبَا ثَعْلَبَةَ! كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ؟(عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ) قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْهَا خَبِيْرًا، سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ، وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا، وَهَوًى مُتَّبَعًا، وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً، وَاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهِ، فَعَلَيْكَ يَعْنِيْ بِنَفْسِكَ، وَدَعْ عَنْكَ الْعَوَامَّ، فَاِنَّ مِنْ وَّرَآئِكُمْ اَيَّامَ الصَّبْرِ، الصَّبْرُ فِيْهِ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ، لِلْعَامِلِ فِيْهِمْ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهِ فَقَالَ

(اَبُوْ ثَعْلَبَةَ) : يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ، قَالَ: اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ.

رواه ابوداؤد، باب الامر و النهي، رقم: ٤٣٤١

حضرت ابواُمیہ شعبانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ارشاد عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ''تم اپنی فکر کرو'' کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے ایسے شخص سے یہ بات پوچھی ہے جو اس کے بارے میں خوب جانتا ہے۔ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کا مطلب پوچھا تھا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا تھا (کہ یہ مطلب نہیں کہ صرف اپنی ہی فکر کرو) بلکہ ایک دوسرے کو بھلائی کا حکم کرتے رہو اور برے کاموں سے روکتے رہو یہاں تک کہ جب دیکھو کہ لوگ عام طور سے بخل کررہے ہیں، خواہشات کو پورا کیا جارہا ہے، دنیا کو دین پر ترجیح دی جارہی ہے اور ہر شخص اپنی رائے کو پسند کررہا ہے (دوسرے کی نہیں مان رہا) تو اس وقت عوام کو چھوڑ کر اپنی اصلاح کی فکر میں لگ جاؤ کیونکہ آخری زمانہ میں ایسے دن آنے والے ہیں جن میں دین کے احکامات پر استقامت کے ساتھ عمل کرنا اتنا مشکل ہوگا جیسے انگارے کو پکڑنا۔ ان دنوں میں عمل کرنے والے کو اس کے ایک عمل پر اتنا ثواب ملے گا جتنا پچاس افراد کو اس عمل کے کرنے پر ملتا۔ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان میں سے پچاس کا اجر ملے گا (یا ہم میں سے پچاس؟ کیونکہ صحابہ کے عمل کا اجر وثواب زیادہ ہے) ارشاد فرمایا: تم میں سے پچاس کا اجر اس ایک شخص کو ملے گا۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آخری زمانہ میں عمل کرنے والا شخص اپنی اس خاص فضیلت کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے درجہ میں بڑھ جائے گا کیونکہ صحابہ کرام بہرحال باقی ساری امت سے افضل ہی ہیں۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اَمر بالمَعروف اور نَہی عَنِ المُنکَر کرتے رہنا ضروری ہے البتہ اگر ایسا وقت آجائے جس میں حق بات کو قبول کرنے کی استعداد بالکل ختم ہوجائے تو اس صورت میں یکسو رہنے کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے کیونکہ اس وقت امت میں حق بات کو قبول کرنے کی استعداد موجود ہے۔

﴿ 22 ﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْهَا، فَقَالَ: فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوْا الطَّرِیْقَ حَقَّهُ قَالُوْا: وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَا رَسُوْلَ اللهِ ؟ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ، وَکَفُّ الْاَذٰی، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ.

رواه البخاری، باب قول الله تعالیٰ، یاایها الذین آمنوا لا تدخلوا بیوتا......،رقم:٦٢٢٩

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم راستوں میں نہ بیٹھا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارے لئے ان راستوں میں بیٹھنا ضروری ہے ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر بیٹھنا ہی ہے تو راستے کے حقوق ادا کیا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! راستہ کے حقوق کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نگاہوں کو نیچے رکھنا، تکلیف دہ چیزوں کو راستے سے ہٹا دینا (یا خود تکلیف پہنچانے سے باز رہنا) سلام کا جواب دینا، نیکی کی نصیحت کرنا اور برائی سے روکنا۔ (بخاری)

فائدہ: صحابہ رضی اللہ عنہم کی مراد یہ تھی کہ راستوں میں بیٹھنے سے بچنا ہمارے لئے ممکن نہیں ہے کیونکہ ہمارے پاس کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں ہم اپنی مجلس رکھا کریں۔ اس لئے جب ہم چند لوگ کہیں مل جاتے ہیں تو وہیں راستہ میں بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے دینی و دنیوی امور کے بارے میں آپس میں رائے مشورہ کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کی حالت دریافت کرتے ہیں، اگر کوئی بیمار ہوتا ہے تو اس کے لئے علاج معالجہ تجویز کرتے ہیں، اگر آپس میں کوئی رنجش ہو تو صلح و صفائی کرتے ہیں۔ (مظاہر حق)

﴿ 23 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَ عَنِ الْمُنْکَرِ.

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی رحمة الصبیان،رقم:١٩٢١

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہماری اتباع کرنے والوں میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے، ہمارے

بڑوں کا احترام نہ کرے، نیکی کا حکم نہ کرے اور برائی سے منع نہ کرے۔ (ترمذی)

﴿ 24 ﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ.

(الحديث)۔ رواه البخاري، باب الفتنه التي تموج كموج البحر،رقم:٧٠٩٦

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی سے بیوی، مال، اولاد اور پڑوسی کے متعلق احکامات کے پورا کرنے کے سلسلہ میں جو کوتاہیاں اور گناہ ہو جاتے ہیں ان کا کفّارہ نماز، صدقہ، اَمرْ بالمَعْروف اور نہی عَنِ المُنکَر بن جاتے ہیں۔ (بخاری)

﴿ 25 ﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَوْحَى اللهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنِ اقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا وَكَذَا بِاَهْلِهَا قَالَ: يَارَبِّ اِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ قَالَ : فَقَالَ: اِقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ.

مشكاة المصابيح،رقم:٥١٥٢

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ فلاں شہر کو شہر والوں سمیت الٹ دو۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! اس شہر میں آپ کا فلاں بندہ بھی ہے جس نے ایک لمحہ بھی آپ کی نافرمانی نہیں کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ تم اس شہر کو اس شخص سمیت سارے شہر والوں پر الٹ دو کیونکہ شہر والوں کو میری نافرمانی کرتا ہوا دیکھ کر اس شخص کے چہرے کا رنگ ایک گھڑی کے لئے بھی نہیں بدلا۔ (مشکاۃ المصابیح)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ بے شک میرے اس بندے نے کبھی بھی میری نافرمانی نہیں کی، مگر اس کا یہ جرم ہی کیا کم ہے کہ لوگ اس کے سامنے گناہ کرتے رہے اور وہ اطمینان کے ساتھ ان کو دیکھتا رہا، برائی پھیلتی رہی اور لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے رہے مگر ان برائیوں اور نافرمانی کرنے والوں کو دیکھ کر اس کے چہرے پر کبھی بھی ناگواری کے آثار محسوس نہیں ہوئے۔ (مرقاۃ)

﴿ 26 ﴾ عَنْ دُرَّةَ ابْنَةِ اَبِيْ لَهَبٍ قَالَتْ: قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ:

يَارَسُوْلَ اللهِ! اَیُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ اَقْرَؤُهُمْ وَاَتْقَاهُمْ وَآمَرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ. رواه احمد وهذا لفظه، والطبراني ورجالهما ثقات وفي بعضهم كلام لا يضر، مجمع الزوائد ٧/٥٢٠

حضرت درہ بنت ابی لہب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر سوال کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں بہترین شخص کونسا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں میں سب سے زیادہ قرآن شریف کا پڑھنے والا، سب سے زیادہ تقوے والا، سب زیادہ نیکی کے کرنے اور برائی سے بچنے کو کہنے والا اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہو۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 27 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى، وَاِلٰى قَيْصَرَ، وَاِلٰى النَّجَاشِيِّ، وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ، يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللهِ تَعَالٰى، وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ. رواه مسلم، باب كتب النبي ﷺ الى ملوك الكفار......، رقم: ٤٦٠٩

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر بڑے حاکم کو خط لکھا (ان خطوط میں) انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا۔ یہ نجاشی وہ نہیں ہیں (جو مسلمان ہو گئے تھے اور) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی (بلکہ یہ دوسرا شخص تھا۔ حبشہ کے ہر بادشاہ کا لقب نجاشی ہوتا تھا)۔ (مسلم)

﴿ 28 ﴾ عَنِ الْعُرْسِ بْنِ عَمِيْرَةَ الْكِنْدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: اِذَاعُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِي الْاَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا، وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا. رواه ابوداؤد باب الامر و النهي، رقم: ٤٣٤٥

حضرت عرس بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب زمین میں کوئی گناہ کیا جاتا ہے تو جس نے اسے دیکھا اور برا سمجھا وہ گناہ کے وبال سے اس شخص کی طرح محفوظ رہے گا جو گناہ کی جگہ پر موجود نہ تھا۔ اور جو گناہ کی جگہ پر موجود نہ تھا لیکن اس گناہ کے ہونے کو برا نہ سمجھا وہ اس گناہ کے وبال میں اس شخص کی طرح شریک رہے گا جو گناہ کی جگہ پر موجود تھا۔ (ابوداؤد)

﴿ 29 ﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ

اَوْقَدَ نَارًا، فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا، وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا، وَاَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، وَاَنْتُمْ تُفَلِّتُوْنَ مِنْ يَدِيْ. رواه مسلم، باب شفقته ﷺ على امته......رقم:٥٩٥٨

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اور تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی تو پتنگے اور پروانے اس میں گرنے لگے اور وہ ان کو آگ سے ہٹانے لگا۔ میں بھی تمہاری کمروں سے پکڑ پکڑ کر تمہیں جہنم کی آگ سے بچا رہا ہوں لیکن تم میرے ہاتھوں سے نکلے چلے جا رہے ہو یعنی جہنم کی آگ میں گرے جا رہے ہو۔ (مسلم)

فائدہ: حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ کی بے انتہا شفقت اور حرص کا بیان ہے جو اپنی امت کو جہنم کی آگ سے بچانے کے لئے آپ ﷺ کے دل میں تھی۔ (نووی)

﴿ 30 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَاَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ. رواه البخاري، كتاب احاديث الانبياء، رقم:٣٤٧٧

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک نبی کا واقعہ بیان فرما رہے ہیں کہ ان کی قوم نے ان کو اتنا مارا کہ لہولہان کر دیا اور وہ اپنے چہرے سے خون پونچھ رہے تھے اور فرما رہے تھے: اے اللہ! میری قوم کو معاف فرما دیجئے کیونکہ وہ جانتے نہیں ہیں (اسی طرح کا واقعہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی غزوہ اُحُد کے بمقام طائف (یوم العقبہ) پر پیش آیا)۔ (بخاری)

﴿ 31 ﴾ عَنْ هِنْدِ بْنِ اَبِيْ هَالَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُتَوَاصِلَ الْاَحْزَانِ دَائِمَ الْفِكْرَةِ لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ طَوِيْلَ السَّكْتِ لَا يَتَكَلَّمُ فِيْ غَيْرِ حَاجَةٍ.

(وهو طرف من الرواية) الشمائل المحمدية والخصائل المصطفوية، رقم:٢٢٦

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ (امت کے بارے میں) مسلسل غمگین اور ہمیشہ فکرمند رہتے تھے کسی گھڑی آپ کو چین نہیں آتا تھا۔ اکثر اوقات خاموش رہتے، بلاضرورت گفتگو نہ فرماتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

﴿ 32 ﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب في ثقيف و بني حنيفة،رقم:٣٩٤٢

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قبیلہ ثقیف کے تیروں نے تو ہمیں ہلاک کر دیا آپ ان کے لئے بددُعا فرما دیجئے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! قبیلہ ثقیف کو ہدایت عطا فرما دیجئے۔ (ترمذی)

﴿ 33 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ج فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ﴾ [ابراهيم:٣٦] وَقَالَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ج وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ [المائدة:١١٨] فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ، وَبَكٰى، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا جِبْرِيْلُ! اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ، وَرَبُّكَ اَعْلَمُ، فَاسْاَلْهُ مَا يُبْكِيْكَ؟ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَاَلَهٗ: فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا قَالَ، وَهُوَ اَعْلَمُ، فَقَالَ اللّٰهُ: يَا جِبْرِيْلُ! اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ: اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ.

رواه مسلم، باب دعاء النبي ﷺ لامته......،رقم:٤٩٩

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کریم کی وہ آیت تلاوت فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ذکر فرمائی ہے رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ج فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ''اے میرے رب ان بتوں نے بہت سے آدمیوں کو گمراہ کر دیا (اس لئے اپنے اور اپنی اولاد کے لئے بتوں کی عبادت سے بچنے کی دعا کرتا ہوں اسی طرح قوم کو بھی ان کی عبادت سے روکتا ہوں) پھر (میرے کہنے سننے کے بعد) جس نے میری بات مان لی وہ تو میرا ہے ہی (اور اس کے لئے مغفرت کا وعدہ ہے) اور جس نے میری بات نہ مانی تو (اس کو آپ ہدایت عطا فرمایئے کیونکہ) آپ بہت معاف کرنے والے اور بہت رحم کرنے والے ہیں''۔ (حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اس دعا سے مقصد مؤمنین کے حق میں شفاعت کرنا اور غیر مؤمنین کے لئے ہدایت مانگنا ہے)۔

اور رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت بھی تلاوت فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کی دعا کا ذکر فرمایا ہے: اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ج وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ "اگر آپ ان کو سزا دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں (اور آپ ان کے مالک ہیں اور مالک کو حق ہے کہ بندوں کو ان کے گناہوں پر سزا دے) اور اگر آپ ان کو معاف فرما دیں تو آپ زبردست (قدرت والے) ہیں (لہٰذا معاف کرنے پر بھی قادر ہیں اور) حکمت والے (بھی) ہیں (لہٰذا آپ کی معافی بھی حکمت کے موافق ہوگی)"۔ یہ دونوں آیتیں تلاوت فرما کر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمت یاد آگئی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا: اے اللہ! میری امت! میری امت! اور آپ رونے لگے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا: جبریل! محمد کے پاس جاؤ۔ اگرچہ تمہارا رب سب کچھ جانتا ہے مگر پھر بھی تم ان سے پوچھو کہ ان کے رونے کا سبب کیا ہے؟ چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ سے پوچھا۔ آپؐ نے جبریل علیہ السلام کو بتایا کہ مجھے اپنی امت کے بارے میں اس فکر نے رُلایا کہ ان کا آخرت میں کیا ہوگا؟ (جبریل علیہ السلام نے جا کر اللہ تعالیٰ سے اس بات کو عرض کیا) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جبریل! محمد کے پاس جاؤ، اور ان سے کہو کہ تمہاری امت کے بارے میں ہم تمہیں خوش کر دیں گے اور تمہیں غمگین نہیں کریں گے۔ (مسلم)

فائدہ: بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام سن کر فرمایا کہ میں تو تب مطمئن اور خوش ہوں گا جب میرا کوئی اُمتی بھی دوزخ میں نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ کو سب کچھ معلوم ہونے کے باوجود رونے کا سبب پوچھنے کے لئے جبریل علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجنا صرف آپ کے اِکرام اور اعزاز کے طور پر تھا۔

(معارف الحدیث)

﴿34﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا رَاَيْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ طِيْبَ نَفْسٍ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! اُدْعُ اللهَ لِيْ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَمَا تَاَخَّرَ، وَمَا اَسَرَّتْ وَمَا اَعْلَنَتْ فَضَحِكَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَتّٰى سَقَطَ رَاْسُهَا فِيْ حِجْرِهَا مِنَ الضَّحْكِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَيَسُرُّكِ دُعَائِيْ؟ فَقَالَتْ: وَمَا لِيْ لَا يَسُرُّنِيْ دُعَاؤُكَ؟

فَقَالَ: وَاللهِ اِنَّهَا لَدَعْوَتِیْ لِاُمَّتِیْ فِیْ کُلِّ صَلَاةٍ. رواه البزار و رجاله رجال الصحيح غير احمد بن منصور الرمادي وهو ثقة، مجمع الزوائد ٩/ ٣٩٠

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ خوش دیکھا تو عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمادیں۔ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِھَا وَمَا تَأَخَّرَ وَمَا اَسَرَّتْ وَمَا اَعْلَنَتْ ''اے اللہ! عائشہ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادیجئے اور ان گناہوں کو بھی معاف فرمادیجئے جو اس نے چھپ کر کئے اور علانیہ کئے''۔ اس دعا کو سن کر میں خوشی میں اتنا ہنسی کہ میرا سر میری گود سے جا لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں میری دعا سے بہت خوشی ہو رہی ہے؟ میں نے کہا: مجھے آپ کی دعا سے خوشی کیوں نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! یہ دعا تو میں اپنی امت کے لئے ہر نماز میں مانگتا ہوں۔ (بزار، مجمع الزوائد)

﴿ 35 ﴾ عَنْ عَمْرِوبْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الدِّیْنَ بَدَاَ غَرِیْبًا وَیَرْجِعُ غَرِیْبًا فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ الَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَااَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ سُنَّتِیْ.

(وهو بعض الحديث). رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء ان الاسلام بدا غريبا......، رقم: ٢٦٣٠

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ دین شروع میں اجنبی تھا اور عنقریب پھر پہلے کی طرح اجنبی ہو جائے گا لہٰذا ان مسلمانوں کے لئے خوشخبری ہے جن کو دین کی وجہ سے اجنبی سمجھا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرے اس طریقے کو درست کریں گے جس کو میرے بعد لوگوں نے بگاڑ دیا ہوگا۔ (ترمذی)

﴿ 36 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللهِ! اُدْعُ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ، قَالَ: اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً.

رواه مسلم، باب النهي عن لعن الدواب وغيرها، رقم: ٦٦١٣

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے لئے بددعا کرنے کی درخواست کی گئی۔ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا

مجھے صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ (مسلم)

﴿ 37 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا، وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا. رواه مسلم، باب فی الامر بالتيسير......،رقم:٤٥٢٨

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آسانیاں پیدا کرو اور مشکلات پیدا نہ کرو، لوگوں کو تسلی دو اور نفرت نہ دلاؤ۔ (مسلم)

﴿ 38 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَنْعَشُ لِسَانَهُ حَقًّا يُعْمَلُ بِهِ بَعْدَهُ اِلَّا اَجْرَى اللهُ عَلَيْهِ اَجْرَهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ وَفَّاهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ ثَوَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه احمد ٣/٢٦٦

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی زبان سے کوئی حق بات کہے، جس پر اس کے بعد عمل کیا جاتا رہے تو قیامت تک کے لئے اللہ تعالیٰ اس کا اجر جاری فرما دیتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا پورا پورا ثواب عطا فرمائیں گے۔ (مسند احمد)

﴿ 39 ﴾ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهِ. (وهو جزء من الحديث) رواه ابوداؤد، باب فی الدال علی الخير، رقم:٥١٢٩

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بھلائی کی طرف رہنمائی کی اسے بھلائی کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿ 40 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا.

رواه مسلم، باب من سنّ سنة حسنة......، رقم:٦٨٠٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہدایت اور خیر کے کاموں کی دعوت دے اس کو ان تمام لوگوں کے عمل کے برابر اجر ملتا رہے

گا جو اس خیر کی پیروی کریں گے اور پیروی کرنے والوں کے اپنے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اسی طرح جو گمراہی کے کاموں کی طرف بلائے گا اس کو ان سب کے عمل کا گناہ ملتا رہے گا جو اس گمراہی کی پیروی کریں گے اور اس کی وجہ سے ان پیروی کرنے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (مسلم)

﴿ 41 ﴾ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَثْنٰى عَلٰى طَوَائِفَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ لَا يُفَقِّهُوْنَ جِيْرَانَهُمْ، وَلَا يُعَلِّمُوْنَهُمْ، وَلَا يَعِظُوْنَهُمْ، وَلَا يَأْمُرُوْنَهُمْ، وَلَا يَنْهَوْنَهُمْ، وَمَا بَالُ أَقْوَامٍ لَا يَتَعَلَّمُوْنَ مِنْ جِيْرَانِهِمْ، وَلَا يَتَفَقَّهُوْنَ، وَلَا يَتَّعِظُوْنَ وَاللهِ لَيُعَلِّمَنَّ قَوْمٌ مِنْ جِيْرَانِهِمْ، وَيَتَفَقَّهُوْنَ، وَيَتَّعِظُوْنَ أَوْ لَأُعَاجِلَنَّهُمُ الْعُقُوْبَةَ، ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ قَوْمٌ: مَنْ تَرَوْنَهُ عَنٰى بِهٰؤُلَآءِ؟ قَالُوا: الْأَشْعَرِيِّيْنَ، هُمْ قَوْمٌ فُقَهَاءُ، وَلَهُمْ جِيْرَانٌ جُفَاةٌ مِنْ أَهْلِ الْمِيَاهِ وَالْأَعْرَابِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْأَشْعَرِيِّيْنَ، فَأَتَوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ! ذَكَرْتَ قَوْمًا بِخَيْرٍ، وَذَكَرْتَنَا بِشَرٍّ، فَمَا بَالُنَا؟ فَقَالَ: لَيُعَلِّمَنَّ قَوْمٌ جِيْرَانَهُمْ، وَلَيَعِظُنَّهُمْ، وَلَيَأْمُرُنَّهُمْ، وَلَيَنْهَوُنَّهُمْ، وَلَيَتَعَلَّمَنَّ قَوْمٌ مِنْ جِيْرَانِهِمْ، وَيَتَّعِظُوْنَ، وَيَتَفَقَّهُوْنَ أَوْ لَأُعَاجِلَنَّهُمُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَنُفَطِّنُ غَيْرَنَا، فَأَعَادَ قَوْلَهُ عَلَيْهِمْ وَأَعَادُوْا قَوْلَهُمْ، أَنُفَطِّنُ غَيْرَنَا، فَقَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا، فَقَالُوْا: أَمْهِلْنَا سَنَةً، فَأَمْهَلَهُمْ سَنَةً لِيُفَقِّهُوْهُمْ، وَيُعَلِّمُوْهُمْ، وَيَعِظُوْهُمْ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ﴾ الْآيَةَ.
رواه الطبراني في الكبير عن بكير بن معروف عن علقمة،

الترغيب ١/١٢٢. بكير بن معروف صدوق فيه لين، تقريب التهذيب

حضرت علقمہ بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا جس میں بعض مسلمان قوموں کی تعریف فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا: یہ کیا بات ہے کہ بعض قومیں اپنے پڑوسیوں میں نہ دین کی سمجھ پیدا کرتی ہیں، نہ اُن کو دین سکھاتی ہیں، نہ اُن کو نصیحت کرتی ہیں، نہ ان کو اچھی باتوں کا حکم کرتی ہیں اور نہ ان کو بری باتوں سے روکتی ہیں۔ اور کیا بات ہے کہ بعض قومیں اپنے پڑوسیوں سے نہ علم سیکھتی ہیں، نہ دین کی سمجھ حاصل کرتی ہیں اور نہ نصیحت قبول کرتی ہیں۔ اللہ کی قسم! یہ لوگ اپنے پڑوسیوں کو علم سکھائیں ان میں دین کی سمجھ پیدا کریں، ان کو نصیحت

کریں، انہیں اچھی باتوں کا حکم کریں، بری باتوں سے روکیں اور دوسرے لوگ اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھیں، ان سے دین کی سمجھ حاصل کریں اور ان کی نصیحت قبول کریں، اگر ایسا نہ ہوا تو میں ان سب کو دنیا ہی میں سخت سزا دونگا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔ لوگوں میں اس کا چرچا ہوا کہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سی قومیں مراد لی ہیں؟ لوگوں نے کہا: اَشعری قوم کے لوگ مراد ہیں کہ وہ علم والے ہیں اور ان کے آس پاس کے دیہاتی دین سے ناواقف ہیں۔ یہ خبر اَشعری لوگوں کو پہنچی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے بعض قوموں کی تعریف فرمائی اور ہم پر ناراضگی کا اظہار فرمایا، ہمارا کیا قصور ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے (دوبارہ) ارشاد فرمایا: یا تو یہ لوگ اپنے پڑوسیوں کو علم سکھائیں، ان کو نصیحت کریں، ان کو اچھی باتوں کا حکم کریں، بری باتوں سے منع کریں اور ایسے ہی دوسرے لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسیوں سے سیکھیں، ان سے نصیحت حاصل کریں، دین کی سمجھ بوجھ لیں ورنہ میں ان سب کو دنیا ہی میں سخت سزا دوں گا۔ اشعری لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم دوسروں کو سمجھدار بنائیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اپنا وہی حکم ارشاد فرمایا۔ انہوں نے تیسری دفعہ پھر یہی عرض کیا۔ نبی کریم ﷺ نے پھر اپنا وہی حکم ارشاد فرمایا۔ پھر انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک سال کی مہلت ہم کو دے دیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو ان کے پڑوسیوں کی تعلیم کے لئے ایک سال کی مہلت دے دی تاکہ ان میں دین کی سمجھ پیدا کریں، انہیں سکھائیں اور انہیں نصیحت کریں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ **ترجمہ**: بنی اسرائیل میں جو لوگ کافر تھے ان پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان سے لعنت کی گئی تھی اور یہ لعنت اس سبب سے ہوئی کہ انہوں نے حکم کی مخالفت کی اور حد سے نکل گئے۔ جس برائی میں وہ مبتلا تھے اس سے ایک دوسرے کو منع نہیں کرتے تھے، ان کا یہ کام واقعی برا تھا۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿ 42 ﴾ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ، فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا فُلاَنُ! مَا شَاْنُكَ، اَلَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ

وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتِيْهِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيْهِ. رواه البخاري، باب صفة النار وانها مخلوقة، رقم: ٣٢٦٧

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا جس سے اس کی انتڑیاں نکل پڑیں گی۔ وہ انتڑیوں کے اردگرد اس طرح گھومے گا جیسا کہ چکی کا گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے یعنی جیسے جانور کو آٹے کی چکی چلانے کے لئے چکی کے چاروں طرف گھمایا جاتا ہے اسی طرح یہ شخص اپنی انتڑیوں کے چاروں طرف گھومے گا جہنم کے لوگ اس کے چاروں طرف جمع ہو جائیں گے اور اس سے پوچھیں گے: یا فلاں! تمہیں کیا ہوا؟ کیا تم اچھی باتوں کا حکم نہیں کرتے تھے اور بری باتوں سے ہم کو نہیں روکتے تھے؟ وہ جواب دے گا: میں تم کو اچھی باتوں کا حکم کرتا تھا لیکن خود ان پر عمل نہیں کرتا تھا، اور تمہیں بری باتوں سے روکتا تھا لیکن خود انہیں کیا کرتا تھا۔ (بخاری)

﴿ 43 ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ عَلٰى قَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَارٍ قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالُوْا: خُطَبَاءُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا كَانُوْا يَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتَابَ أَفَلَا يَعْقِلُوْنَ. رواه احمد ١٢٠/٣

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شبِ معراج میں میرا گذر ایسی جماعت پر ہوا کہ ان کے ہونٹ جہنم کی آگ کی قینچیوں سے کترے جا رہے تھے۔ میں نے جبرئیل (علیہ السلام) سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ واعظ ہیں جو دوسروں کو نیکی کرنے کے لئے کہتے تھے اور خود اپنے کو بھلا دیتے تھے یعنی خود عمل نہیں کرتے تھے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے تھے کیا وہ سمجھدار نہیں تھے۔ (مسند احمد)

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے کے فضائل

آیاتِ قرآنیه

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴾ [الانفال: ٧٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے گھر چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے ان مہاجرین کو اپنے یہاں ٹھہرایا اور ان کی مدد کی، یہ لوگ ایمان کا پورا حق ادا کرنے والے ہیں۔ ان کے لئے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

(انفال)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ

وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ○ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًاؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴾

[التوبة:٢٠-٢٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے گھر چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مال وجان سے جہاد کیا اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کے لئے بڑا درجہ ہے، اور یہی لوگ پورے کامیاب ہیں۔ انہیں ان کے رب خوشخبری دیتے ہیں اپنی رحمت اور رضا مندی اور جنت کے ایسے باغوں کی جن میں انہیں ہمیشہ کی نعمتیں ملیں گی، ان جنتوں میں یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا اجر ہے۔ (توبہ)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ وَالَّذِيْنَ جٰهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَاؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾

[العنكبوت:٦٩]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو لوگ ہمارے (دین کے) لئے مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنے تک پہنچنے کی راہیں سُجھا دیں گے (کہ اُنہیں وہ باتیں سمجھائیں گے کہ دوسروں کو ان باتوں کا احساس تک نہیں ہوگا) اور بیشک اللہ تعالیٰ اخلاص سے عمل کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ جٰهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ﴾

[العنكبوت: ٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو شخص محنت کرتا ہے وہ اپنے ہی نفع کے لئے محنت کرتا ہے (ورنہ) اللہ تعالیٰ کو تو تمام جہان والوں میں سے کسی کی حاجت نہیں (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴾ [الحجرات:١٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کامل ایمان والے تو وہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ پر ایمان لائے پھر (عمر بھر کبھی) شک نہیں کیا (یعنی اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی ہر بات کو تہِ دل سے تسلیم کیا اور اس میں کبھی شک نہ کیا) اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں مشقتیں برداشت کیں۔ یہی لوگ ایمان میں سچے ہیں۔ (حجرات)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ○ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾

[الصف:١٠-١٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتاؤں، جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے (اور وہ یہ ہے کہ) تم اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو۔ یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کردیں گے اور تم کو جنت کے ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور عمدہ مکانات میں داخل کریں گے جو دائمی ہوں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (صف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِنِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴾ [التوبة:٢٤]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ مسلمانوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور تمہاری برادری اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکانات جن میں رہنا تم پسند کرتے ہو، اگر یہ سب چیزیں تم کو اللہ تعالیٰ سے اور ان کے رسول سے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سزا کا حکم بھیج دیں اور اللہ تعالیٰ حکم نہ ماننے والوں کی رہبری نہیں فرماتے۔ (توبہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚ وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ [البقرة:١٩٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور تم لوگ جان کے ساتھ مال بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا

کرو (اور جہاد سے جی چرا کر) اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو اور جو کام بھی کرو اچھی طرح کیا کرو، بیشک اللہ تعالیٰ اچھی طرح کام کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔ (بقرہ)

احادیثِ نبویہ

﴿ 44 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ، وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللهِ مَالَمْ يُؤْذَ اَحَدٌ، وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُوْنَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَالِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَاْكُلُهُ ذُوْكَبِدٍ اِلَّاشَيْءٌ يُوَارِيْهِ اِبِطُ بِلَالٍ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب احاديث عائشة وانس......،رقم:٢٤٧٢

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین (کی دعوت) کے سلسلہ میں مجھے اتنا ڈرایا گیا کہ کسی کو اتنا نہیں ڈرایا گیا اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں مجھے اتنا ستایا گیا کہ کسی اور کو اتنا نہیں ستایا گیا۔ مجھ پر تیس دن اور تیس راتیں مسلسل اس حال میں گذری ہیں کہ میرے اور بلال رضی اللہ عنہ کے لئے کھانے کی کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کو کوئی جاندار کھا سکے۔ صرف اتنی چیز ہوتی جس کو بلال رضی اللہ عنہ کی بغل چھپا لے یعنی بہت تھوڑی مقدار میں ہوتی تھی۔ (ترمذی)

﴿ 45 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَبِيْتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا وَاَهْلُهُ لَا يَجِدُوْنَ عَشَاءً، وَكَانَ اَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيْرِ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في معيشة النبي ﷺ واهله،رقم:٢٣٦٠

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے گھر والے بہت سی راتیں مسلسل خالی پیٹ (فاقے سے) گزارتے تھے، ان کے پاس رات کا کھانا نہیں ہوتا تھا۔ اور ان کا کھانا عام طور سے جو کی روٹی ہوتی تھی۔ (ترمذی)

﴿ 46 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: مَاشَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ، يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.

رواه مسلم، باب الدنيا سجن للمؤمن و جنة للكافر،رقم:٧٤٤٥

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے وفات پاجانے تک آپ کے گھر والوں نے جو کی روٹی بھی کبھی دو دن مسلسل پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔ (مسلم)

﴿ 47 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَاوَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ فَقَالَ: هٰذَا اَوَّلُ طَعَامٍ اَكَلَهُ اَبُوْكِ مُنْذُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ رواه احمد والطبراني وزاد فَقَالَ: مَاهٰذِهٖ؟ فَقَالَتْ: قُرْصٌ خَبَزْتُهُ، فَلَمْ تَطِبْ نَفْسِيْ حَتّٰى اَتَيْتُكَ بِهٰذِهٖ الْكِسْرَةِ. ورجالهما ثقات، مجمع الزوائد ١٠/٥٦٢

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا پیش کیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: تین دن میں یہ پہلا کھانا ہے جس کو تمہارے والد نے کھایا ہے۔ (مسند احمد)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صاحبزادی سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ایک روٹی میں نے پکائی تھی، مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں آپ کے بغیر کھاؤں۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 48 ﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْخَنْدَقِ وَهُوَ يَحْفِرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ، وَبَصُرَ بِنَا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ. رواه البخاري، باب الصحة والفراغ......رقم: ٦٤١٤

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ خندق میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپؐ خندق کھود رہے تھے اور ہم خندق سے مٹی نکال کر دوسری جگہ ڈال رہے تھے۔ آپؐ نے ہمیں (اس حال میں) دیکھ کر فرمایا: اے اللہ! زندگی تو صرف آخرت ہی کی زندگی ہے، آپ انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما دیجئے۔ (بخاری)

﴿ 49 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ.

رواه البخاري، باب قول النبي ﷺ كن في الدنيا كانك غريب......رقم: ٦٤١٦

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (بات کی اہمیت کی

وجہ سے متوجہ کرنے کے لئے) میرے کندھے کو پکڑ کر ارشاد فرمایا: تم دنیا میں مسافر کی طرح یا راستہ چلنے والے کی طرح رہو۔ (بخاری)

﴿ 50 ﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ، وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا اَلْهَتْهُمْ۔ (وهو بعض الحديث) رواه البخاري، باب ما يحذر من زهرة الدنيا......،رقم:٦٤٢٥

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم مجھے تمہارے بارے میں فقر وفاقہ کا ڈر نہیں بلکہ اس بات سے ڈرتا ہوں کہ دنیا کو تم پر پھیلا دیا جائے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر دنیا کو پھیلا دیا گیا تھا، پھر تم بھی دنیا کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے لگو جس طرح تم سے پہلے لوگ دنیا حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھتے تھے، پھر دنیا تم کو اسی طرح غافل کر دے جس طرح اُن کو غافل کر دیا۔ (بخاری)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد ''تمہارے بارے میں فقر وفاقہ کا ڈر نہیں'' کا مطلب یہ ہے کہ تم پر فقر وفاقہ نہیں آئے گا یا یہ مطلب ہے کہ اگر فقر وفاقہ کی نوبت آئی تو اس سے تمہارے دین کو نقصان نہیں پہنچے گا۔

﴿ 51 ﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ۔ رواه الترمذي وقال: هذا حديث صحيح غريب، باب ماجاء في هوان الدنيا على الله عزوجل،رقم: ٢٣٢٠

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر دنیا کی قدر و قیمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کسی کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ پانی نہ پلاتے (کیونکہ دنیا کی قیمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی بھی نہیں ہے اس لئے کافر فاجر کو بھی دنیا بے حساب دی ہوئی ہے)۔ (ترمذی)

﴿ 52 ﴾ عَنْ عُرْوَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: وَاللّٰهِ! يَا ابْنَ

اُخْتِيْ! اِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ، ثَلَاثَةَ اَهِلَّةٍ فِيْ شَهْرَيْنِ، وَمَا اُوْقِدَ فِيْ اَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نَارٌ، قَالَ: قُلْتُ: يَاخَالَةُ! فَمَا كَانَ يُعَيِّشُكُمْ؟ قَالَتِ: الْاَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ. (وهو طرف من الرواية) رواه مسلم، باب الدنياسجن للمؤمن......،رقم:٧٤٥٢

حضرت عُروہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: میرے بھانجے! ہم ایک چاند دیکھتے پھر دوسرا چاند دیکھتے پھر تیسرا چاند دیکھتے، یوں دو مہینے میں تین چاند دیکھتے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہیں جلتی تھی۔ میں نے کہا: خالہ جان! پھر آپ کا گزارہ کس چیز پر ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا: دو سیاہ چیزوں پر۔ کھجور اور پانی۔ (مسلم)

﴿ 53 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَاخَالَطَ قَلْبَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ رَهْجٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ.

رواه احمد والطبراني في الاوسط ورجال احمد ثقات، مجمع الزوائد ٥٠٢/٥

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس کے جسم کے اندر اللہ تعالیٰ کے راستہ کا غبار داخل ہو جائے اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو ضرور حرام فرمادیں گے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 54 ﴾ عَنْ اَبِيْ عَبْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَهُمَا اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى النَّارِ. رواه احمد ٤٧٩/٣

حضرت ابو عبس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے دونوں قدم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں غبار آلود ہو جائیں اللہ تعالیٰ انہیں دوزخ کی آگ پر حرام فرمادیں گے۔ (مسند احمد)

﴿ 55 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِيْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا. رواه النسائي، باب فضل من عمل في سبيل الله على قدمه،رقم:٣١١٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ کا گرد و غبار اور جہنم کا دھواں کبھی کسی بندہ کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے اور بخل اور

(کامل) ایمان کسی بندہ کے دل میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔ (نسائی)

﴿ 56 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ، وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِیْ مَنْخَرَیْ مُسْلِمٍ اَبَدًا.

رواه النسائی، باب فضل من عمل فی سبیل اللّٰه علی قدمه، رقم:٣١١٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ کا گردوغبار اور جہنم کا دھواں کبھی کسی مسلمان کے نتھنوں میں جمع نہیں ہو سکتے۔ (نسائی)

﴿ 57 ﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ یَغْبَارُّ وَجْهُهُ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ اِلَّا اٰمَنَ اللهُ وَجْهَهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ یَغْبَارُّ قَدَمَاهُ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ اِلَّا اٰمَنَ اللهُ قَدَمَیْهِ مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ. رواه البیهقی فی شعب الایمان ٤٣/٤

حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا چہرہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کو قیامت کے دن ضرور (دوزخ کی آگ سے) محفوظ فرمائیں گے اور جس شخص کے دونوں قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں اللہ تعالیٰ اس کے قدموں کو قیامت کے دن دوزخ کی آگ سے ضرور محفوظ فرمائیں گے۔ (بیہقی)

﴿ 58 ﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ: یَوْمٌ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ یَوْمٍ فِیْمَا سِوَاهُ. رواه النسائی، باب فضل الرباط، رقم:٣١٧٢

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے راستہ کا ایک دن اس کے علاوہ کے ہزار دنوں سے بہتر ہے۔ (نسائی)

﴿ 59 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: غَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا.

(وهو بعض الحدیث) رواه البخاری، باب صفة الجنة والنار، رقم:٦٥٦٨

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (بخاری)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا جائے تب بھی اللہ تعالیٰ کے راستے کی ایک صبح یا ایک شام اس سے زیادہ اجر دلانے والی ہے۔

﴿ 60 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ رَاحَ رَوْحَةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، كَانَ لَهُ بِمِثْلِ مَا اَصَابَهُ مِنَ الْغُبَارِ مِسْكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رواه ابن ماجه، باب الخروج في النفير، رقم: ٢٧٧٥

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک شام بھی نکلے تو جتنا گرد و غبار اسے لگے گا اس کے بقدر قیامت میں اسے مُشک ملے گا۔ (ابن ماجہ)

﴿ 61 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ بِشِعْبٍ فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٌ فَاَعْجَبَتْهُ لِطِيْبِهَا، فَقَالَ: لَوِاعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَاَقَمْتُ فِيْ هٰذَا الشِّعْبِ وَلَنْ اَفْعَلَ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: لَاتَفْعَلْ، فَاِنَّ مَقَامَ اَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِيْ بَيْتِهِ سَبْعِيْنَ عَامًا، اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَكُمْ، وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ؟ اغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء في الغدو......، رقم: ١٦٥٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک سفر کے دوران) رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی کسی پہاڑی راستہ میں میٹھے پانی کے ایک چھوٹے سے چشمہ پر سے گزرے۔ وہ چشمہ عمدہ ہونے کی وجہ سے ان کو بہت اچھا لگا۔ انہوں نے (اپنے جی میں) کہا کہ (کیسا اچھا چشمہ ہے) کیا ہی اچھا ہو کہ میں لوگوں سے کنارہ کش ہو کر اس گھاٹی میں ہی ٹھہر جاؤں، لیکن میں یہ کام نبی کریم ﷺ سے اجازت لئے بغیر ہرگز نہ کروں گا۔ چنانچہ اس خیال کا ذکر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ایسا نہ کرنا کیونکہ تم میں سے کسی بھی شخص کا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں (تھوڑی دیر) کھڑے رہنا اس کے اپنے گھر میں رہ کر ستر سال نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ کیا تم لوگ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرما دیں اور تمہیں جنت میں داخل فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرو جو شخص اتنی دیر بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں لڑا جتنا

وقفہ ایک اونٹنی کے دودھ دوہنے میں دوبارہ تھن دبانے کے درمیان ہوتا ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ (ترمذی)

﴿ 62 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صُدِعَ رَاْسُهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاحْتَسَبَ، غُفِرَلَهُ مَا كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ ذَنْبٍ.

رواه الطبراني في الكبير و اسناده حسن، مجمع الزوائد ٣/ ٣٠

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جس شخص کے سر میں درد ہو اور وہ اس پر ثواب کی نیت رکھے تو اس کے پہلے کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 63 ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْمَا يَحْكِيْ عَنْ رَبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ: اَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ عِبَادِيْ خَرَجَ مُجَاهِدًا فِيْ سَبِيْلِيْ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِيْ ضَمِنْتُ لَهٗ اَنْ اَرْجِعَهٗ بِمَا اَصَابَ مِنْ اَجْرٍ وَغَنِيْمَةٍ، وَاِنْ قَبَضْتُهٗ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ، وَاَرْحَمَهٗ، وَاُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ.

رواه احمد ٢/ ١١٧

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں: میرا جو بندہ صرف میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے میرے راستہ میں مجاہد بن کر نکلے تو میں ذمہ داری اٹھاتا ہوں کہ میں اسے اجر اور مال غنیمت کے ساتھ واپس لوٹاؤں گا اور اگر میں نے اس کو اپنے پاس بلا لیا تو اس کی مغفرت کروں گا، اس پر رحم کروں گا اور اس کو جنت میں داخل کروں گا۔ (مسند احمد)

﴿ 64 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ، لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ، وَاِيْمَانًا بِيْ وَتَصْدِيْقًا بِرُسُلِيْ، فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ اَرْجِعَهٗ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ، نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! مَامِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى، اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهٖ حِيْنَ كُلِمَ، لَوْنُهٗ لَوْنُ دَمٍ وَرِيْحُهٗ مِسْكٌ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنْ يَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَبَدًا، وَلٰكِنْ لَا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلُهُمْ، وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ اَنْ يَتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ!

لَوَدِدْتُ اَنِّیْ اَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ فَاُقْتَلُ، ثُمَّ اَغْزُوْ فَاُقْتَلُ، ثُمَّ اَغْزُوْ فَاُقْتَلُ.

رواہ مسلم، باب فضل الجهاد......،رقم:٤٨٥٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے (اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) اس کو گھر سے نکالنے والی چیز میرے راستے میں جہاد کرنے، مجھ پر ایمان لانے، میرے رسولوں کی تصدیق کے علاوہ کچھ اور نہ ہو تو میں اس بات کا ذمہ دار ہوں کہ اسے جنت میں داخل کروں یا اسے اجر یا غنیمت کے ساتھ گھر واپس لوٹاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں (کسی کو) جو بھی زخم لگتا ہے تو قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ گویا اُسے آج ہی زخم لگا ہے اس کا رنگ تو خون کا رنگ ہوگا اور اس کی مہک مُشک کی مہک ہوگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر مسلمانوں پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں کبھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والے کسی لشکر میں شریک ہونے سے پیچھے نہ رہتا، لیکن میں اس بات کی گنجائش نہیں پاتا کہ تمام لوگوں کے لئے سواری کا انتظام کروں نہ وہ خود اس کی گنجائش پاتے ہیں اور ان پر یہ بات بڑی گراں گزرتی ہے کہ وہ میرے ساتھ نہ جائیں (کہ میں تو چلا جاؤں اور وہ گھروں میں رہیں) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے میں تو چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کروں اور قتل کر دیا جاؤں، پھر جہاد کروں پھر قتل کر دیا جاؤں، پھر جہاد کروں پھر قتل کر دیا جاؤں۔ (مسلم)

﴿ 65 ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِيْنَةِ وَاَخَذْتُمْ اَذْنَابَ الْبَقَرِ وَرَضِيْتُمْ بِالزَّرْعِ وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ، سَلَّطَ اللهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَايَنْزِعُهُ حَتّٰى تَرْجِعُوْا اِلٰى دِيْنِكُمْ.

رواہ ابوداؤد، فی النهی عن العینة،رقم:٣٤٦٢

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب تم لوگ خرید و فروخت اور کاروبار میں ہمہ تن مشغول ہو جاؤ گے اور گائے بیل کی دموں کو پکڑ کر کھیتی باڑی میں مگن ہو جاؤ گے اور جہاد کو چھوڑ بیٹھو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ایسی ذلت مسلط کر دیں گے جو اس وقت تک دور نہیں ہوگی جب تک تم اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آؤ

(جس میں اللہ تعالیٰ کے راستہ کا جہاد بھی شامل ہے)۔ (ابوداؤد)

﴿ 66 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَقِيَ اللهَ بِغَيْرِ اَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللهَ وَفِيْهِ ثُلْمَةٌ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب ماجاء فی فضل المرابط،رقم:١٦٦٦

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص اللہ تعالیٰ کے پاس اس حال میں حاضر ہو کہ اس پر جہاد کا کوئی نشان نہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس میں یعنی اس کے دین میں خلل ہوگا۔ (ترمذی)

فائدہ: جہاد کی نشانی یہ ہے کہ مثلاً اس کے جسم پر کوئی زخم ہو یا اللہ تعالیٰ کے راستہ کا گرد وغبار یا خدمت وغیرہ کرنے کی وجہ سے جسم پر پڑنے والے نشانات ہوں۔ (شرح الطیبی)

﴿ 67 ﴾ عَنْ سُهَيْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَقَامُ اَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ سَاعَةً خَيْرٌ لَهُ مِنْ عَمَلِهِ عُمَرَهُ فِيْ اَهْلِهِ. رواه الحاكم ٢٨٢/٣

حضرت سہیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کسی کا ایک گھڑی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کھڑا رہنا اس کے اپنے گھر والوں میں رہتے ہوئے ساری عمر کے نیک اعمال سے بہتر ہے۔ (مستدرک حاکم)

﴿ 68 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَغَدَا اَصْحَابُهُ فَقَالَ: اَتَخَلَّفُ فَاُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ، فَلَمَّا صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَآهُ فَقَالَ لَهُ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تَغْدُوَ مَعَ اَصْحَابِكَ؟ فَقَالَ: اَرَدْتُ اَنْ اُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ اَلْحَقَهُمْ، فَقَالَ: لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَا اَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب ماجاء فی السفر يوم الجمعة،رقم:٥٢٧

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو ایک فوجی مہم پر بھیجا اور وہ جمعہ کا دن تھا۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھی صبح روانہ ہوگئے۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ٹھہر جاتا ہوں تاکہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ لوں پھر اپنے ساتھیوں سے جاملوں گا۔ جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھ کر فرمایا: تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ صبح جانے سے کیوں ٹھہر گئے؟ انہوں نے عرض کیا میں نے چاہا کہ آپ کے ساتھ جمعہ پڑھ لوں پھر ان سے جاملوں گا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب کا سب خرچ کردو تو بھی صبح کے وقت جانے والے ساتھیوں کے برابر ثواب حاصل نہیں کرسکو گے۔ (ترمذی)

﴿ 69 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَرِیَّةٍ تَخْرُجُ، فَقَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَخْرُجُ اللَّیْلَةَ اَمْ نَمْکُثُ حَتّٰی نُصْبِحَ؟ فَقَالَ: اَوَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ تَبِیْتُوْا فِیْ خَرِیْفٍ مِنْ خَرَائِفِ الْجَنَّةِ وَالْخَرِیْفُ الْحَدِیْقَةُ. السنن الکبری ۹/۱۵۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت کو فوجی مہم پر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جانے کا حکم دیا۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم ابھی رات کو ہی نکل جائیں یا ٹھہر کر صبح چلے جائیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ نہیں چاہتے ہو کہ تم جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں یہ رات گذارو یعنی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں رات گذارنا جنت کے باغ میں رات گذارنا ہے۔ (سنن کبری)

﴿ 70 ﴾ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ : اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا، وَبِرُّ الْوَالِدَیْنِ، ثُمَّ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ.

رواہ البخاری، باب و سمّی النبی ﷺ الصلاۃ عملا، رقم: ۷۵۳٤

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور پھر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا۔ (بخاری)

﴿ 71 ﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ کُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰهِ، اِنْ عَاشَ رُزِقَ وَکُفِیَ، وَاِنْ مَاتَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ: مَنْ دَخَلَ بَیْتَهُ فَسَلَّمَ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰهِ، وَمَنْ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰهِ، وَمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰهِ. رواہ ابن حبان، قال المحقق: الحدیث صحیح ۲/۲۵۲

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہیں۔ اگر زندہ رہیں تو انہیں روزی دی جائے گی اور ان کے کاموں میں مدد کی جائے گی اور اگر انہیں موت آ گئی تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل فرمائیں گے۔ ایک وہ جو اپنے گھر میں داخل ہو کر سلام کرے۔ دوسرے وہ جو مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے جائے۔ تیسرے وہ جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے۔ (ابن حبان)

﴿ 72 ﴾ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الطُّفَاوَةِ، طَرِيْقُهُ عَلَيْنَا، يَأْتِيْ عَلَى الْحَيِّ، فَيُحَدِّثُهُمْ، قَالَ: اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ عِيْرٍ لَنَا، فَبِعْنَا بِضَاعَتَنَا، ثُمَّ قُلْتُ: لَانْطَلِقَنَّ اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ، فَلَآتِيَنَّ مَنْ بَعْدِيْ بِخَبَرِهٖ، قَالَ: فَانْتَهَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَاِذَا هُوَيُرِيْنِيْ بَيْتًا، قَالَ: اِنَّ امْرَاَةً كَانَتْ فِيْهِ، فَخَرَجَتْ فِيْ سَرِيَّةٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَتَرَكَتْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ عَنْزَةً وَ صِيْصَتَهَا الَّتِيْ تَنْسِجُ بِهَا، فَفَقَدَتْ عَنْزًا مِنْ غَنَمِهَا وَ صِيْصَتَهَا، قَالَتْ: يَا رَبِّ! (اِنَّكَ) قَدْ ضَمِنْتَ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِكَ اَنْ تَحْفَظَ عَلَيْهِ، وَاِنِّيْ قَدْ فَقَدْتُ عَنْزًا مِنْ غَنَمِيْ وَصِيْصَتِيْ، وَاِنِّيْ اَنْشُدُكَ عَنْزِيْ وَ صِيْصَتِيْ، قَالَ: فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ لَهٗ شِدَّةَ مُنَاشَدَتِهَا لِرَبِّهَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَاَصْبَحَتْ عَنْزُهَا وَمِثْلُهَا، وَصِيْصَتُهَا وَمِثْلُهَا، وَهَاتِيْكَ، فَأْتِهَا، فَاسْئَلْهَا اِنْ شِئْتَ، قَالَ: قُلْتُ: بَلْ اُصَدِّقُكَ.

رواه احمد، ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد٥/٤٠٥

حضرت حمید بن ہلال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ طُفاوہ کے ایک شخص تھے۔ ان کے راستہ میں ہمارا قبیلہ پڑتا تھا (وہ آتے جاتے ہوئے) ہمارے قبیلہ سے ملتے اور ان کو حدیثیں سنایا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا: ایک مرتبہ میں اپنے تجارتی قافلہ کے ساتھ مدینہ منورہ گیا۔ وہاں ہم نے اپنا سامان بیچا۔ پھر میں نے اپنے جی میں کہا کہ میں اس شخص یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ضرور جاؤں گا اور ان کے حالات لے کر اپنے قبیلہ والوں کو جا کر بتاؤں گا۔ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک گھر دکھا کر فرمایا کہ اس گھر میں ایک عورت تھی۔ وہ مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ جہاد پر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں گئی، اور وہ گھر میں بارہ بکریاں اور اپنا ایک کپڑا بُننے کا کانٹا جس سے وہ کپڑا بُنا کرتی تھی چھوڑ کر گئی۔ اس کی ایک بکری اور کانٹا گم ہو گیا۔ وہ عورت کہنے لگی یا رب! جو آدمی آپ کے راستہ میں نکلے اس کی ہر طرح حفاظت

کا آپ نے ذمہ لیا ہوا ہے (اور میں آپ کے راستہ میں گئی تھی اور میری غیر موجودگی میں) میری بکریوں میں سے ایک بکری اور کپڑا بننے والا کانٹا گم ہو گیا ہے۔ میں آپ کو اپنی بکری اور کانٹے کے بارے میں قسم دیتی ہوں (کہ مجھے واپس مل جائے) راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طُفاوی آدمی کو بتانے لگے کہ اس عورت نے کس طرح اپنے رب سے انتہائی عاجزی سے دعا کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی بکری اور اس جیسی ایک اور بکری اور اس کا کانٹا اور اس جیسا ایک اور کانٹا اس کو (اللہ تعالیٰ کے غیبی خزانہ سے) مل گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ہے وہ عورت، اگر تم چاہو تو جا کر اس سے پوچھ لو۔ اس طُفاوی آدمی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: نہیں (مجھے اس عورت سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے) بلکہ میں آپ سے سن کر اس کی تصدیق کرتا ہوں (مجھے آپ کی بات پر پورا یقین ہے)۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿ 73 ﴾ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، فَإِنَّهُ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، يُذْهِبُ اللهُ بِهِ الْهَمَّ وَالْغَمَّ (وَزَادَ فِيْهِ غَيْرُهُ:) وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ الْقَرِيْبَ وَالْبَعِيْدَ، وَاَقِيْمُوْا حُدُوْدَ اللهِ فِي الْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ، وَلَا تَاْخُذْكُمْ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ.

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي ٢/٧٤

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد ضرور کیا کرو کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے رنج وغم دور فرما دیتے ہیں۔ ایک روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دور اور قریب جا کر جہاد کرو، اور قریب اور دور والوں میں اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرو اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی کی ملامت کا کچھ بھی اثر نہ لو۔ (مستدرک حاکم)

﴿ 74 ﴾ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! ائْذَنْ لِيْ بِالسِّيَاحَةِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِنَّ سِيَاحَةَ اُمَّتِيَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ.

رواه ابو داؤد، باب في النهي عن السياحة، رقم: ٢٤٨٦

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے سیاحت کی اجازت مرحمت فرما دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کی سیاحت تو

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿ 75 ﴾ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَقْرَبُ الْعَمَلِ اِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، وَلَا يُقَارِبُهُ شَيْءٌ.

رواه البخاري في التاريخ وهو حديث حسن، الجامع الصغير: ۱/۲۰۱

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قرب کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد ہے۔ کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہونے میں جہاد کے عمل کے قریب بھی نہیں ہوسکتا۔ (بخاری فی التاریخ، جامع صغیر)

﴿ 76 ﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِيْ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء اي الناس افضل، رقم: ۱٦٦۰

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: لوگوں میں سب سے افضل شخص کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتا ہو۔ لوگوں نے پوچھا پھر کون؟ ارشادفرمایا: پھر وہ شخص ہے جو کسی گھاٹی یعنی تنہائی میں رہتا ہو، اپنے رب سے ڈرتا ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہو۔ (ترمذی)

﴿ 77 ﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ سُئِلَ: اَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَكْمَلُ اِيْمَانًا؟ قَالَ: رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ، وَرَجُلٌ يَعْبُدُ اللهَ فِيْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ، قَدْ كَفَى النَّاسَ شَرَّهُ. رواه ابو داؤد، باب في ثواب الجهاد، رقم: ۲٤٨٥

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: ایمان والوں میں سب سے کامل ایمان والا کون ہے؟ آپ ؐ نے ارشادفرمایا: ایمان والوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو اپنی جان اور اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتا ہو اور دوسرا وہ شخص ہے جو کسی گھاٹی میں رہ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے بچائے ہوئے ہو۔ (ابوداؤد)

﴿ 78 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَوْقِفُ سَاعَةٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ خَیْرٌ مِنْ قِیَامِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ عِنْدَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ.

رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحيح ٤٦٣/١٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تھوڑی دیر کھڑا رہنا شبِ قدر میں حجرِ اسود کے سامنے عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ (ابن حبان)

﴿ 79 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لِكُلِّ نَبِیٍّ رَهْبَانِیَّةٌ، وَرَهْبَانِیَّةُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. رواه احمد ٢٦٦/٣

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے لئے کوئی رَہبانیت ہوتی ہے اور میری امت کی رَہبانیت اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد ہے۔ (مسند احمد)

فائدہ: دنیا اور اس کی لذتوں سے لاتعلق ہونے کو رہبانیت کہتے ہیں۔

﴿ 80 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِهٖ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْخَاشِعِ الرَّاكِعِ السَّاجِدِ. رواه النسائی، باب مثل المجاهد فی سبيل الله عزوجل، رقم: ٣١٢٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والے مجاہد کی مثال، اور اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں کہ کون (اُن کی رضا کے لئے) اُن کی راہ میں جہاد کرتا ہے، اس شخص کی سی ہے جو روزہ رکھنے والا، رات کو عبادت کرنے والا، اللہ کے خوف کی وجہ سے اللہ کے سامنے عاجزی کرنے والا رکوع سجدہ کرنے والا ہو۔ (نسائی)

﴿ 81 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآیَاتِ اللّٰهِ لَا یَفْتُرُ مِنْ صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ حَتّٰی یَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ اِلٰی اَهْلِهٖ. (وهو بعض الحديث) رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحيح ٤٨٦/١٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے ہوئے مجاہد کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو روزہ رکھنے والا، رات بھر نماز میں قرآن پاک کی تلاوت کرنے والا ہو اور اُس وقت تک روزہ وصدقہ میں مسلسل مشغول رہے جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ کا مجاہد واپس آئے یعنی ایسی عبادت کرنے والے شخص کے ثواب کے برابر مجاہد کو ثواب ملتا ہے۔ (ابن حبان)

﴿ 82 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا.

رواه ابن ماجه، باب الخروج في النفير، رقم:٢٧٧٣

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے کو کہا جائے تو تم نکل جایا کرو۔ (ابن ماجہ)

﴿ 83 ﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَا اَبَا سَعِيْدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ: اَعِدْهَا عَلَيَّ، يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ: وَاُخْرٰى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ، مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالَ: وَمَا هِيَ؟ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ.

رواه مسلم، باب بيان ما اعدّه الله تعالى للمجاهد......، رقم:٤٨٧٩

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابو سعید! جو اللہ تعالیٰ کو رب ماننے اور اسلام کو دین بنانے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو یہ بات بہت اچھی لگی۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! دوبارہ ارشاد فرمائیے۔ آپؐ نے دوبارہ ارشاد فرمایا۔ پھر فرمایا: ایک دوسری چیز بھی ہے جس کی وجہ سے بندہ کو جنت میں سو درجے بلند کر دیا جاتا ہے، اور دو درجوں کا درمیانی فاصلہ آسمان و زمین کے درمیانی فاصلہ کے برابر ہے۔ انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد، اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد۔ (مسلم)

﴿ 84 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: يَا لَيْتَهُ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قَالُوا: وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قِيْسَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِهِ إِلٰى مُنْقَطَعِ أَثَرِهِ فِي الْجَنَّةِ.

رواه النسائي، باب الموت بغير مولده، رقم:١٨٣٣

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک صاحب کا مدینہ منورہ میں انتقال ہوا جو مدینہ منورہ میں ہی پیدا ہوئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی پھر ارشاد فرمایا: کاش! یہ شخص اپنی پیدائش کی جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ وفات پاتا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ایسا کس بنا پر فرما رہے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: آدمی جب اپنی پیدائش کی جگہ کے علاوہ کہیں اور وفات پاتا ہے تو جائے پیدائش سے جائے وفات تک کے فاصلہ کی جگہ کو ناپ کر اسے جنت میں دی جاتی ہے۔ (نسائی)

﴿ 85 ﴾ عَنْ أَبِي قِرْصَافَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَاجِرُوْا وَتَمَسَّكُوْا بِالْإِسْلَامِ، فَإِنَّ الْهِجْرَةَ لَا تَنْقَطِعُ مَا دَامَ الْجِهَادُ.

رواه الطبراني ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ٦٥٨/٩

حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو! (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں) ہجرت کرو اور اسلام کو مضبوطی سے تھامے رکھو کیونکہ جب تک جہاد رہے گا (اللہ تعالیٰ کے راستے کی) ہجرت بھی ختم نہیں ہوگی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: یعنی جیسے جہاد قیامت تک باقی رہے گا اسی طرح ہجرت بھی باقی رہے گی جس میں دین پھیلانے، دین سیکھنے اور دین کی حفاظت کے لئے اپنے وطن وغیرہ کو چھوڑنا شامل ہے۔

﴿ 86 ﴾ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الْهِجْرَةُ خَصْلَتَانِ، إِحْدَاهُمَا: هَجْرُ السَّيِّئَاتِ، وَالْأُخْرٰى: يُهَاجِرُ إِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهِ، وَلَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَا تُقُبِّلَتِ التَّوْبَةُ، وَلَا تَزَالُ التَّوْبَةُ مَقْبُوْلَةً حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنَ الْمَغْرِبِ، فَإِذَا طَلَعَتْ طُبِعَ عَلٰى كُلِّ قَلْبٍ بِمَا فِيْهِ، وَكُفِيَ النَّاسُ الْعَمَلَ.

رواه احمد و الطبراني في الاوسط والصغير ورجال احمد ثقات، مجمع الزوائد٤٥٦/٥

حضرت معاویہ، حضرت عبد الرحمان بن عوف اور حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہجرت کی دو قسمیں ہیں: ایک ہجرت برائیوں کو چھوڑنا ہے۔ دوسری ہجرت اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی طرف ہجرت کرنا ہے۔ (یعنی اپنی چیزوں کو چھوڑ کر) اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کے راستہ میں ہجرت کرنا ہے۔ ہجرت اس وقت تک باقی رہے گی جب تک توبہ قبول ہوگی۔ توبہ اس وقت تک قبول ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔ جب سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا تو اس وقت دل جس حالت (ایمان یا کفر) پر ہوں گے اسی پر مہر لگادی جائے گی اور لوگوں کے (پچھلے) عمل ہی (ہمیشہ کے لئے کامیاب ہونے یا ناکام ہونے کے لئے) کافی ہوں گے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 87 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْهِجْرَةُ هِجْرَتَانِ هِجْرَةُ الْحَاضِرِ وَهِجْرَةُ الْبَادِيْ، فَاَمَّا الْبَادِيْ فَيُجِيْبُ اِذَا دُعِيَ وَيُطِيْعُ اِذَا اُمِرَ، وَاَمَّا الْحَاضِرُ فَهُوَ اَعْظَمُهُمَا بَلِيَّةً وَاَعْظَمُهُمَا اَجْرًا. رواه النسائي باب هجرة البادي، رقم: ٤١٧٠

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ! سب سے افضل کونسی ہجرت ہے؟ ارشاد فرمایا: تم اپنے رب کی ناپسندیدہ چیزوں کو چھوڑ دو۔ اور ارشاد فرمایا: ہجرت دو قسم کی ہے۔ شہر میں رہنے والے کی ہجرت، دیہات میں رہنے والے کی ہجرت۔ دیہات میں رہنے والے کی ہجرت یہ ہے کہ جب اس کو (اپنی جگہ سے) بلایا جائے تو آ جائے اور جب اسے کوئی حکم دیا جائے تو اس کو مانے (اور شہری کی ہجرت بھی یہی ہے لیکن) شہری کی ہجرت آزمائش کے اعتبار سے بڑی ہے اور اجر ملنے کے اعتبار سے بھی افضل ہے۔ (نسائی)

فائدہ: کیونکہ شہر میں رہنے والے باوجود کثرتِ مشاغل اور کثرتِ سامان کے سب کچھ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہجرت کرتا ہے لہٰذا اس کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنا بڑی آزمائش ہے اس لئے زیادہ اجر ملنے کا ذریعہ ہے۔

﴿ 88 ﴾ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَتُهَاجِرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: هِجْرَةُ الْبَادِيَةِ اَوْهِجْرَةُ الْبَاتَّةِ؟ قُلْتُ: اَيُّهُمَا اَفْضَلُ؟ قَالَ: هِجْرَةُ الْبَاتَّةِ:

اَنْ تَثْبُتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَهِجْرَةُ الْبَادِيَةِ: اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى بَادِيَتِكَ، وَعَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَكْرَهِكَ وَمَنْشَطِكَ، وَاَثَرَةٍ عَلَيْكَ .

(وهو بعض الحديث) رواه الطبراني و رجاله ثقات، مجمع الزوائد ٥/٤٥٨

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم ہجرت کرو گے؟ میں نے کہا: جی ہاں! ارشاد فرمایا: ہجرتِ بادیہ یا ہجرتِ باتّہ (کون سی ہجرت کرو گے؟) میں نے عرض کیا: ان دونوں میں سے کون سی افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: ہجرتِ باتّہ۔ اور ہجرتِ باتّہ یہ ہے کہ تم (مستقل طور پر اپنے وطن کو چھوڑ کر) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قیام کرو (یہ ہجرت نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں فتح مکہ سے پہلے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف تھی) اور ہجرتِ بادیہ یہ ہے کہ تم (وقتی طور پر دینی مقصد کے لئے اپنے وطن کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلو اور پھر) واپس اپنے علاقہ میں لوٹ جاؤ۔ تم پر (ہر حال میں) تنگی ہو یا آسانی، دل چاہے یا نہ چاہے اور دوسرے کو تم سے آگے کیا جائے امیر کی بات کو سننا اور ماننا ضروری ہے۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 89 ﴾ عَنْ اَبِي فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَلَيْكَ بِالْهِجْرَةِ فَاِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهَا.

رواه النسائي، باب الحث على الهجرة، رقم: ٤١٧٢

حضرت ابو فاطمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ضرور ہجرت کرتے رہو کیونکہ ہجرت جیسا کوئی عمل نہیں یعنی ہجرت سب سے افضل عمل ہے۔ (نسائی)

﴿ 90 ﴾ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَمَنِيْحَةُ خَادِمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب صحيح، باب ماجاء في فضل الخدمة في سبيل الله، رقم: ١٦٢٧

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین صدقہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خیمہ کے سایہ کا انتظام کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کام دینے والا خادم دینا ہے اور جوان اونٹنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا ہے (تاکہ وہ سواری وغیرہ کے کام

آسکے)۔ (ترمذی)

﴿ 91 ﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ لَمْ یَغْزُ اَوْ یُجَهِّزْ غَازِیًا اَوْ یَخْلُفْ غَازِیًا فِیْ اَهْلِهٖ بِخَیْرٍ، اَصَابَهُ اللّٰہُ بِقَارِعَةٍ. قَالَ یَزِیْدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ فِیْ حَدِیْثِهٖ: قَبْلَ یَوْمِ الْقِیَامَةِ. رواہ ابو داؤد، باب کراھیة ترك الغزو، رقم:۲۵۰۳

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نہ جہاد کیا اور نہ کسی مجاہد کا سامان تیار کیا اور نہ ہی کسی مجاہد کے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جانے کے بعد اس کے گھر والوں کی خبر گیری کی تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی نہ کسی مصیبت میں مبتلا ہوگا۔ حدیث کے راوی یزید بن عَبدِ رَبّہٖ کہتے ہیں کہ اس سے مراد قیامت سے پہلے کی مصیبت ہے۔ (ابوداؤد)

﴿ 92 ﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ بَعَثَ اِلٰی بَنِیْ لِحْیَانَ فَقَالَ: لِیَخْرُجْ مِنْ کُلِّ رَجُلَیْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ: اَیُّکُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِیْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ بِخَیْرٍ، کَانَ لَهٗ مِثْلُ نِصْفِ اَجْرِ الْخَارِجِ.

رواہ مسلم، باب فضل اعانة الغازی فی سبیل اللّٰہ، رقم:۴۹۰۷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنولحیان کے پاس پیغام بھیجا کہ ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں (اس موقع پر) نہ جانے والوں سے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے ہوئے لوگوں کے اہل وعیال اور مال کی ان کی غیر موجودگی میں اچھی طرح دیکھ بھال رکھے تو اس کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والے کے اجر سے آدھا اجر ملتا ہے۔ (مسلم)

﴿ 93 ﴾ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ جَهَّزَ حَاجًّا، اَوْ جَهَّزَ غَازِیًا، اَوْ خَلَفَهٗ فِیْ اَهْلِهٖ، اَوْ فَطَّرَ صَائِمًا، فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَنْقُصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَیْئًا. رواہ البیهقی فی شعب الایمان ۳/۴۸۰

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج پر جانے والے یا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والے کے سفر کی تیاری کرائے یا اس کے

پیچھے اس کے گھر والوں کی دیکھ بھال رکھے یا کسی روزہ دار کو افطار کرائے تو اس کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جانے والے اور حج پر جانے والے اور روزہ دار کے برابر ثواب ملتا ہے اور ان کے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوتی۔ (بیہقی)

﴿ 94 ﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِهٖ وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ، وَاَنْفَقَ عَلٰى اَهْلِهٖ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِهٖ.

رواه الطبرانی فی الاوسط و رجاله رجال الصحیح، مجمع الزوائد ٥/٥١٥

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والے کے سفر کی تیاری کرائے اس کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے ہوئے لوگوں کے گھر والوں کی اچھی طرح دیکھ بھال رکھے اور ان پر خرچ کرے اس کو بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے ہوئے لوگوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 95 ﴾ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ، وَاِذَا خَلَفَهُ فِيْ اَهْلِهٖ فَخَانَهُ قِيْلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: هٰذَا خَانَكَ فِيْ اَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهٖ مَاشِئْتَ، فَمَا ظَنُّكُمْ؟

رواه النسائی، باب من خان غازیا فی اهله، رقم: ٣١٩٢

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے ہوئے لوگوں کی عورتوں کی عزت اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نہ جانے والوں پر ایسی ہے جیسی خود ان کی ماؤں کی عزت ان کے لئے ہے (لہٰذا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والوں کی عورتوں کی عزت و آبرو کا خاص طور پر خیال رکھا جائے) اگر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جانے والے نے کسی شخص کو اپنے اہل وعیال کا نگراں بنایا پھر اس نے اس کے اہل وعیال (کی عزت و آبرو) میں خیانت کی تو قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ شخص جس نے (تمہارے پیچھے) تمہارے اہل وعیال کے ساتھ برا معاملہ کیا تھا لہٰذا اس کی نیکیوں میں سے جتنا چاہو لے لو۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی حالت میں تمہارا کیا خیال ہے (کیا وہ اس کی نیکیوں میں سے

کچھ نیکیاں چھوڑ دے گا کیونکہ اس وقت آدمی ایک ایک نیکی کو ترس رہا ہوگا)۔ (نسائی)

﴿ 96 ﴾ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ: هٰذِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: لَكَ بِهَا، یَوْمَ الْقِیَامَةِ، سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ، کُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ.

رواه مسلم، باب فضل الصدقة فی سبیل اللّٰه......،رقم:٤٨٩٧

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نکیل پڑی ہوئی اونٹنی لیکر آیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں یہ اونٹنی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں (دیتا ہوں) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں قیامت کے دن اس کے بدلے میں ایسی سات سو اونٹنیاں ملیں گی کہ ان سب میں نکیل پڑی ہوئی ہوگی۔ (مسلم)

فائدہ: نکیل پڑے ہونے کی وجہ سے اونٹنی قابو میں رہتی ہے اور اس پر سواری آسان ہوتی ہے۔

﴿ 97 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ اَنَّ فَتًی مِنْ اَسْلَمَ قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللہِ! اِنِّیْ اُرِیْدُ الْغَزْوَ وَلَیْسَ مَعِیَ مَا اَتَجَهَّزُ، قَالَ: اِئْتِ فُلاَنًا فَاِنَّهٗ قَدْ کَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ، فَاَتَاهُ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ یُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ: اَعْطِنِی الَّذِیْ تَجَهَّزْتَ بِهٖ، قَالَ: یَا فُلاَنَةُ! اَعْطِیْهِ الَّذِیْ تَجَهَّزْتُ بِهٖ، وَلَا تَحْبِسِیْ عَنْهُ شَیْئًا، فَوَاللہِ! لَا تَحْبِسِیْ مِنْهُ شَیْئًا فَیُبَارَكَ لَكِ فِیْهِ .

رواه مسلم، باب فضل اعانة الغازی......،رقم:٤٩٠١

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کے ایک نوجوان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں جہاد میں جانا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس تیاری کے لئے کوئی سامان نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فلاں شخص کے پاس جاؤ۔ انہوں نے جہاد کی تیاری کی ہوئی تھی اب وہ بیمار ہوگئے ہیں (ان سے کہنا کہ اللہ کے رسول ﷺ تمہیں سلام کہہ رہے ہیں اور ان سے یہ بھی کہنا کہ تم نے جہاد کے لئے جو سامان تیار کیا تھا وہ مجھے دیدو) چنانچہ وہ نوجوان اُن انصاری کے پاس گئے اور کہا کہ رسول ﷺ نے تمہیں سلام کہلوایا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ مجھے وہ سامان دیدیں جو آپ نے جہاد کے لئے تیار کیا ہے۔ انہوں نے (اپنی بیوی سے) کہا: فلانی! میں نے جو سامان تیار کیا تھا وہ ان کو دے دو اور اس سامان میں سے کوئی چیز روک کر نہ رکھنا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! تم اس

میں سے جو چیز بھی روک کر رکھو گی اس میں تمہارے لئے برکت نہیں ہوگی۔ (مسلم)

﴿ 98 ﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ حَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ سِتْرَهُ مِنْ نَارٍ. رواه عبد بن حميد، المسند الجامع ٥٤٧/٥

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں گھوڑا وقف کیا تو اس کا یہ عمل جہنم کی آگ سے آڑ بنے گا۔ (عبد بن حمید، مسند جامع)

کرنے لگے (کہ جس زیادتی اور سرکشی کی وجہ سے ہم تبلیغ نہ کر سکیں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک میں تم دونوں کے ساتھ ہوں، سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہوں یعنی تمہاری حفاظت کروں گا اور فرعون پر رعب ڈال دوں گا تاکہ تم پوری تبلیغ کر سکو۔ (ط)

وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ ۗ اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴾ [آل عمران:١٥٩]

رسول اللہ ﷺ سے خطاب ہے: اے نبی! یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی مہربانی ہے کہ آپ ان صحابہ کے حق میں نرم دل واقع ہوئے۔ اور اگر کہیں آپ تند خُو اور دل کے سخت ہوتے تو یہ لوگ کبھی کے آپ کے پاس سے منتشر ہو چکے ہوتے۔ سو اب آپ ان کو معاف کر دیجئے اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کیجئے اور ان سے اہم کاموں میں مشورہ کرتے رہا کیجئے۔ پھر جب آپ کسی چیز کا پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیجئے۔ بیشک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ○ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللهِ ۗ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴾ [الاعراف: ١٩٩-٢٠٠]

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: درگذر کرنے کو آپ اپنی عادت بنائیے اور نیکی کا حکم کرتے رہئے اور (جو اس نیکی کے حکم کے بعد بھی جہالت کی وجہ سے نہ مانے تو ایسے) جاہلوں سے اعراض کیجئے یعنی ان سے الجھنے کی ضرورت نہیں اور اگر (ان کی جہالت پر اتفاقاً) آپ کو شیطان کی طرف سے (غصہ کا) کوئی وسوسہ آنے لگے تو اس حالت میں فوراً اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کیجئے۔ بلاشبہ وہ خوب سننے والے، خوب جاننے والے ہیں۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی:﴿ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ﴾ [المزمل:١٠]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور یہ لوگ جو تکلیف دہ باتیں کرتے ہیں آپ ان باتوں پر صبر کیجئے اور خوش اُسلوبی کے ساتھ ان سے علیحدہ ہو جائیے یعنی نہ تو شکایت

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے کے آداب اور اعمال

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ○ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى○ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْيَخْشٰى○ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى○ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى﴾

[طٰہ:٤٢-٤٦]

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو فرعون کے پاس دعوت کے لئے بھیجا تو فرمایا: اب تم اور تمہارے بھائی دونوں میری نشانیاں لے کر جاؤ اور تم دونوں میرے ذکر میں سستی نہ کرنا۔ تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہوگیا ہے۔ پھر وہاں جا کر اس سے نرم بات کرنا شاید وہ نصیحت مان لے یا عذاب سے ڈر جائے۔ دونوں بھائیوں نے عرض کیا: اے ہمارے رب! ہم اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ ہم پر زیادتی نہ کر بیٹھے یا وہ اور زیادہ سرکشی نہ

پاس بھیجا ہے کہ آپ ان کفار کے بارے میں جو چاہیں اسے حکم دیں۔ اس کے بعد پہاڑوں کے فرشتہ نے مجھے آواز دے کر سلام کیا اور عرض کیا: اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی وہ گفتگو جو آپ سے ہوئی سنی، میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں، مجھے آپ کے رب نے آپ کے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ آپ مجھے جو چاہیں حکم فرمائیں۔ آپ کیا چاہتے ہیں؟ اگر آپ چاہیں تو میں مکہ کے دونوں پہاڑوں (ابوقبیس اور احمر) کو ملادوں (جس سے یہ سب درمیان میں کچل جائیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں میں سے ایسے لوگوں کو پیدا فرمائیں گے جو ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کریں گے۔ (مسلم)

﴿ 100 ﴾عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَاَقْبَلَ اَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: اِلٰى اَهْلِيْ قَالَ: هَلْ لَكَ فِيْ خَيْرٍ؟ قَالَ: وَمَاهُوَ؟ قَالَ: تَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، قَالَ: مَنْ شَاهِدٌ عَلٰى مَاتَقُوْلُ؟ قَالَ: هٰذِهِ الشَّجَرَةُ فَدَعَا هَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَاَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ خَدًّا حَتّٰى جَاءَ تْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا فَشَهِدَتْ اَنَّهٗ كَمَا قَالَ، ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَنْبَتِهَا وَرَجَعَ الْاَعْرَابِيُّ اِلٰى قَوْمِهٖ وَقَالَ: اِنْ يَتَّبِعُوْنِيْ آتِيْكَ بِهِمْ وَاِلَّا رَجَعْتُ اِلَيْكَ فَكُنْتُ مَعَكَ.

رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح، رواه ابويعلى ايضا والبزار، مجمع الزوائد ٨/٥١٧

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ سامنے سے ایک دیہاتی شخص آتے ہوئے نظر آئے۔ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچے تو ان سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا اپنے گھر جا رہا ہوں۔ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں کوئی بھلی بات چاہئے؟ انہوں نے کہا وہ بھلی بات کیا ہے؟ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: تم کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھ لو۔ انہوں نے کہا جو بات آپ کہہ رہے ہیں اس پر کون گواہ ہے؟ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: یہ درخت گواہ ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس درخت کو بلایا جو وادی کے کنارہ پر تھا وہ درخت زمین کو پھاڑتا ہوا آپ ؐ کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ آپ ؐ نے اس سے

کیجئے اور نہ ہی انتقام کی فکر کیجئے۔ (مزمل)

احادیث نبویہ

﴿ 99 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ أَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ؟ فَقَالَ: لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ، وَكَانَ أَشَدُّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ، فَلَمْ يُجِبْنِيْ إِلٰى مَا أَرَدْتُ، فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ، فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِيْ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيْهَا جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَنَادَانِيْ، فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ، قَالَ: فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ: يَامُحَمَّدُ! إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ، وَقَدْ بَعَثَنِيْ رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِيْ بِأَمْرِكَ، فَمَاشِئْتَ؟ (إِنْ شِئْتَ) أَطْبَقْتُ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بَلْ أَرْجُوْ أَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ، لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا. رواه مسلم، باب مالقى النبى ﷺ من اذى المشركين والمنافقين، رقم: ٤٦٥٣

اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر اُحُد کے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن گزرا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تمہاری قوم سے بہت زیادہ تکلیفیں اٹھانی پڑیں۔ سب سے زیادہ تکلیف عَقَبَہ (طائف) کے دن اٹھانی پڑی۔ میں نے (اہل طائف کے سردار) ابن عبد یالیل بن عبد کُلال کے سامنے اپنے آپ کو پیش کیا (کہ مجھ پر ایمان لاؤ اور میری نصرت کرو اور مجھے اپنے ہاں ٹھہرا کر دعوت کا کام آزادی سے کرنے دو) لیکن اس نے میری بات نہ مانی۔ میں (طائف سے) بہت غمگین اور پریشان ہو کر اپنے راستے پر (واپس) چل پڑا، قرن ثعالب، مقام پر پہنچ کر (میرے اس غم اور پریشانی میں) کچھ کمی آئی تو میں نے اپنا سر اٹھایا تو دیکھا کہ ایک بادل کا ٹکڑا مجھ پر سایہ کئے ہوئے ہے۔ میں نے غور سے دیکھا تو اس میں حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے۔ انہوں نے مجھے پکارا اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی وہ گفتگو جو آپ سے ہوئی سنی اور ان کے جوابات سنے اور پہاڑوں پر متعین فرشتے کو آپ کے

دوسرے کو ہدایت مل جائے جس کا اجر تمہیں بھی ملے گا اور بے شمار نیکیوں سے نوازے جاؤ گے۔

(مظاہر حق)

﴿103﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا بَعَثَ بَعْثًا قَالَ: تَاَلَّفُو النَّاسَ، وَتَاَنَّوْا بِهِمْ، وَلَا تُغِيْرُوْا عَلَيْهِمْ حَتّٰى تَدْعُوْهُمْ فَمَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ اِلَّا وَاَنْ تَاْتُوْنِيْ بِهِمْ مُسْلِمِيْنَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَقْتُلُوْا رِجَالَهُمْ، وَتَاْتُوْنِيْ بِنِسَائِهِمْ۔ المطالب العالية ٢/١٦٦، وذكر صاحب الاصابة بنحوه ٣/١٥٢

حضرت عبدالرحمان بن عائذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کوئی لشکر روانہ کرتے تو اس سے فرماتے کہ لوگوں سے الفت پیدا کرو یعنی ان کو اپنے سے مانوس کرو، ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو اور جب تک ان کو دعوت نہ دے دو ان پر حملہ نہ کرو کیونکہ روئے زمین پر جتنے کچے اور پکے مکان ہیں یعنی جتنے شہر اور دیہات ہیں ان کے رہنے والوں کو اگر تم مسلمان بنا کر میرے پاس لے آؤ یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تم ان کے مردوں کو قتل کرو اور ان کی عورتوں کو میرے پاس (باندیاں بنا کر) لے آؤ۔ (مطالب عالیہ، اصابہ)

﴿104﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَسْمَعُوْنَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ، وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ۔ رواه ابو داؤد، باب فضل نشر العلم، رقم: ٣٦٥٩

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج تم مجھ سے دین کی باتیں سنتے ہو، کل تم سے دین کی باتیں سنی جائیں گی۔ پھر ان لوگوں سے دین کی باتیں سنی جائیں گی جن لوگوں نے تم سے دین کی باتیں سنی تھیں (لہذا تم خوب دھیان سے سنو اور اس کو اپنے بعد والوں تک پہنچاؤ پھر وہ لوگ اپنے بعد والوں تک پہنچائیں اور یہ سلسلہ چلتا رہے)

(ابوداؤد)

﴿105﴾ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا اَنَا اَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ لَيْثٍ وَاَخَذَ يَدِيْ فَقَالَ: اَلَا اُبَشِّرُكَ؟ قُلْتُ: بَلٰى! فَقَالَ: هَلْ تَذْكُرُ اِذْ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِلٰى قَوْمِكَ بَنِيْ سَعْدٍ فَجَعَلْتُ اَعْرِضُ عَلَيْهِمُ الْاِسْلَامَ وَ اَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ فَقُلْتَ اَنْتَ اَنَّكَ تَدْعُوْ اِلَى الْخَيْرِ وَتَاْمُرُ بِالْخَيْرِ وَاِنَّهٗ لَيَدْعُوْ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُ بِالْخَيْرِ فَبَلَّغْتُ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ،

تین مرتبہ گواہی طلب فرمائی، اس نے تین مرتبہ گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا فرما رہے ہیں ویسا ہی ہے پھر وہ درخت اپنی جگہ واپس چلا گیا (یہ سب کچھ دیکھ کر دیہات کے رہنے والے وہ شخص بڑے متاثر ہوئے) اور اپنی قوم کے پاس واپس جاتے ہوئے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اگر میری قوم والوں نے میری بات مان لی تو میں ان سب کو آپ کے پاس لے آؤں گا ورنہ میں خود آپ کے پاس واپس آؤں گا اور آپ کے ساتھ رہوں گا۔

(طبرانی، ابویعلی، بزار، مجمع الزوائد)

﴿101﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ يَوْمَ خَيْبَرَ: اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ، حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيْهِ، فَوَاللهِ! لَاَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔ (وهو جزء من الحديث) رواه مسلم،باب من فضائل علي بن ابي طالب رضي الله عنه، رقم: ٦٢٢٣

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم اطمینان سے چلتے رہو یہاں تک کہ خیبر والوں کے میدان میں پڑاؤ ڈالو۔ پھر ان کو اسلام کی دعوت دو اور اللہ تعالیٰ کے جو حقوق ان پر ہیں ان کو بتانا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ سے ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دیں یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے بہتر ہے۔　(مسلم)

فائدہ: عربوں میں سرخ اونٹ بہت قیمتی مال سمجھا جاتا تھا۔

﴿102﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً۔ (الحديث) رواه البخاري،باب ما ذكر عن بني اسرائيل، رقم: ٣٤٦١

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری طرف سے پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔　(بخاری)

فائدہ: حدیث کا مقصد یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے دین کی بات کو پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ تم جس بات کو دوسروں تک پہنچا رہے ہو گو وہ بہت مختصر ہو مگر اس سے

رہے ہو وہ چاندی کا بنا ہوا ہے یا تانبے کا؟ اس مشرک کی یہ بات رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بھیجے ہوئے قاصد کو بہت ناگوار گذری۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو مشرک کی یہ بات بتائی۔ آپؐ نے صحابی سے ارشاد فرمایا: تم دوبارہ اس مشرک کو جاکر دعوت دو۔ چنانچہ انہوں نے دوبارہ جاکر دعوت دی۔ مشرک نے اپنی پہلی بات دہرائی۔ وہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور مشرک کی بات بتائی۔ آپؐ نے پھر ارشاد فرمایا: جاؤ اس کو دعوت دو (چنانچہ وہ صحابی تیسری مرتبہ دعوت دینے کے لئے تشریف لے گئے) پھر واپس آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو اس مشرک کو (بجلی کی کڑک بھیج کر) ہلاک کردیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ میں تھے آپؐ کو اس واقعہ کا علم نہیں تھا اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نازل ہوا: وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللهِ **ترجمہ**: اور اللہ تعالیٰ زمین کی طرف بجلیاں بھیجتے ہیں پھر جس پر چاہے گرا دیتے ہیں اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ (مسند احمد، ابویعلی)

﴿107﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِيْنَ بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ: اِنَّكَ سَتَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ، فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلَى اَنْ يَشْهَدُوْا اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ، فَاِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ۔ رواه البخاري، باب اخذ الصدقة من الاغنياء......، رقم: ١٤٩٦

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان کو یہ ہدایات دیں کہ تم ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہے۔ جب تم ان کے پاس پہنچ جاؤ تو ان کو اس بات کی دعوت دینا کہ وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو پھر ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو پھر ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں

فَكَانَ الْاَحْنَفُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَمَلِيْ شَيْءٌ اَرْجٰى لِيْ مِنْهُ.

رواه الحاكم في المستدرك ٣/٦١٤

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا کہ اتنے میں قبیلہ بنولیث کے ایک آدمی آئے۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کیا میں تم کو ایک خوشخبری نہ سنادوں؟ میں نے کہا ضرور سنادیں۔ انہوں نے کہا کیا تمہیں یاد ہے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمہاری قوم بنی سَعْد کے پاس (اسلام کی دعوت دینے کے لئے) بھیجا تھا تو میں نے ان پر اسلام کو پیش کرنا شروع کیا اور ان کو اسلام کی دعوت دینے لگا۔ اس وقت تم نے کہا تھا کہ تم ہمیں بھلائی کی دعوت دے رہے ہو اور بھلی بات کا حکم کر رہے ہو اور وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بھی بھلائی کی دعوت دے رہے ہیں اور بھلی بات کا حکم کر رہے ہیں یعنی تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی تصدیق کی تو میں نے تمہاری یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچادی تھی۔ آپؐ نے (تمہاری) اس (تصدیق) پر فرمایا تھا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ "یا اللہ! احنف بن قیس کی مغفرت فرما دیجئے"۔ حضرت احنف رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا سے زیادہ اپنے کسی عمل پر بخشش کی امید نہیں۔ (مستدرک حاکم)

﴿106﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَجُلاً مِنْ اَصْحَابِهِ اِلٰى رَاْسٍ مِنْ رُؤُوْسِ الْمُشْرِكِيْنَ يَدْعُوْهُ اِلَى اللهِ فَقَالَ: هٰذَا الْاِلٰـهُ الَّذِيْ تَدْعُوْ اِلَيْهِ اَمِنْ فِضَّةٍ هُوَ؟ اَمْ مِنْ نُحَاسٍ هُوَ؟ فَتَعَاظَمَ مَقَالَتُهُ فِيْ صَدْرِ رَسُوْلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَرَجَعَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ: ارْجِعْ اِلَيْهِ فَادْعُهُ اِلَى اللهِ، فَرَجَعَ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ: ارْجِعْ اِلَيْهِ فَادْعُهُ اِلَى اللهِ، وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الطَّرِيْقِ لَا يَعْلَمُ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ اَنَّ اللهَ قَدْ اَهْلَكَ صَاحِبَهُ وَنَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ " وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللهِ". رواه ابويعلى، قال المحقق: اسناده حسن ٣/٣٥١

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو مشرکین کے سرداروں میں سے ایک سردار کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے کے لئے بھیجا (چنانچہ انہوں نے جاکر اس کو دعوت دی) اس مشرک نے کہا کہ جس معبود کی طرف تم مجھے دعوت دے

سے لے کر ان کے غریبوں کو دی جائے گی۔ اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو پھر ان کے عمدہ مالوں کے لینے سے بچنا یعنی زکوٰۃ میں درمیانہ درجہ کا مال لینا عمدہ مال نہ لینا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی آڑ نہیں۔ (بخاری)

﴿108﴾ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، قَالَ الْبَرَاءُ: فَكُنْتُ فِيْمَنْ خَرَجَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ فَاَقَمْنَا سِتَّةَ اَشْهُرٍ يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَلَمْ يُجِيْبُوْهُ، ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَمَرَهُ اَنْ يُقْفِلَ خَالِدًا اِلَّا رَجُلًا كَانَ مِمَّنْ مَعَ خَالِدٍ فَاَحَبَّ اَنْ يُعَقِّبَ مَعَ عَلِيٍّ فَلْيُعَقِّبْ مَعَهُ، قَالَ الْبَرَاءُ: فَكُنْتُ فِيْمَنْ عَقَّبَ مَعَ عَلِيٍّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْقَوْمِ خَرَجُوْا اِلَيْنَا ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى بِنَا عَلِيٌّ ثُمَّ صَفَّنَا صَفًّا وَاحِدًا ثُمَّ تَقَدَّمَ بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَقَرَاَ عَلَيْهِمْ كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَسْلَمَتْ هَمْدَانُ جَمِيْعًا، فَكَتَبَ عَلِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِاِسْلَامِهِمْ، فَلَمَّا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْكِتَابَ خَرَّ سَاجِدًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ: "اَلسَّلَامُ عَلٰى هَمْدَانَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى هَمْدَانَ" قال البيهقي: رواه البخاري مختصرا من وجه آخر عن ابراهيم بن يوسف، البداية والنهاية ١٠١/٥

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے یمن بھیجا۔ حضرت خالد بن ولید کے ساتھ جانے والی جماعت میں، میں بھی تھا۔ ہم چھ مہینے وہاں ٹھہرے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ ان کو دعوت دیتے رہے لیکن انہوں نے اس دعوت کو قبول نہ کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو وہاں بھیجا اور ان سے فرمایا کہ حضرت خالد کو تو واپس بھیج دیں اور ان کے ساتھیوں میں سے جو تمہارے ساتھ وہاں رہنا چاہیں وہ رہ جائیں۔ چنانچہ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ٹھہر گئے۔ جب ہم یمن والوں کے بالکل قریب پہنچے تو وہ بھی نکل کر ہمارے سامنے آگئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر ہمیں نماز پڑھائی پھر ہماری ایک صف بنائی اور ہم سے آگے بڑھ کر ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط سنایا۔ خط سن کر قبیلہ ہمدان سارا ہی مسلمان ہوگیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ ہمدان کے مسلمان ہونے کی خوشخبری کا خط بھیجا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ خط پڑھا تو (خوشی

کی وجہ سے) سجدہ میں گر گئے، پھر آپ ﷺ نے سجدہ سے سر اٹھا کر قبیلہ ہمدان کو دعا دی کہ ہمدان پر سلامتی ہو، ہمدان پر سلامتی ہو۔ (بخاری، بیہقی، البدایۃ والنہایۃ)

﴿109﴾ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ كُتِبَتْ لَهٗ سَبْعُمِائَةِ ضِعْفٍ۔ رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن،باب ماجاء في فضل النفقة في سبيل الله، رقم: ١٦٢٥

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کچھ خرچ کرتا ہے وہ اس کے نامۂ اعمال میں سات سو گنا لکھا جاتا ہے۔ (ترمذی)

﴿110﴾ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالذِّكْرَ يُضَاعَفُ عَلَى النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ۔

رواه ابوداؤد،باب في تضعيف الذكر في سبيل الله عزّوجلّ رقم: ٢٤٩٨

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نماز، روزہ اور ذکر کا ثواب اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کے ثواب سے سات سو گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿111﴾ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الذِّكْرَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ يُضَعَّفُ فَوْقَ النَّفَقَةِ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ۔ قال يحيىٰ في حديثه: بِسَبْعِمِائَةِ أَلْفِ ضِعْفٍ۔

رواه احمد ٤٣٨/٣

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ذکر کا ثواب (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں) خرچ کرنے کے ثواب سے سات سو گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ سات لاکھ گنا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ (مسند احمد)

﴿112﴾ عَنْ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَاَ اَلْفَ آيَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ كَتَبَهُ اللهُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ، وَالصِّدِّيْقِيْنَ، وَالشُّهَدَاءِ، وَالصَّالِحِيْنَ۔

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٨٧/٢

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہزار آیتیں تلاوت کیں اللہ تعالیٰ اسے انبیاء علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور نیک لوگوں کی جماعت میں لکھ دیں گے۔ (مستدرک حاکم)

﴿113﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَاكَانَ فِيْنَا فَارِسٌ يَوْمَ بَدْرٍ غَيْرَ الْمِقْدَادِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا فِيْنَا اِلاَّ نَائِمٌ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ يُصَلِّيْ وَ يَبْكِيْ حَتّٰى اَصْبَحَ

رواه احمد ۱/۱۲۵

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بدر کے دن حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں اور کوئی گھوڑے پر سوار نہیں تھا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے علاوہ ہم سب سوئے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتے رہے اور روتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ (مسند احمد)

﴿114﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاعَدَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

رواه النسائي، باب ثواب من صام......، رقم: ۲۲٤۷

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک دن اللہ تعالیٰ کے راستہ میں روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس ایک دن کے بدلہ دوزخ اور اس شخص کے درمیان ستر سال کا فاصلہ کر دیں گے۔ (نسائی)

﴿115﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعُدَتْ مِنْهُ النَّارُ مَسِيْرَةَ مِائَةِ عَامٍ۔

رواه الطبراني في الكبير والاوسط ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ۳/٤٤٤

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک دن اللہ تعالیٰ کے راستہ میں روزہ رکھا اس سے جہنم کی آگ سو سال کی مسافت کے بقدر دور ہو جائے گی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿116﴾ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ

سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ. رواه الترمذی ،وقال: هذا حديث غريب، باب ماجاء في فضل الصوم في سبيل اللّٰهِ رقم: ١٦٢٤

حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان اتنی بڑی خندق کو آڑ بنادیتے ہیں جتنا آسمان وزمین کے درمیان فاصلہ ہے۔　(ترمذی)

﴿117﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اَكْثَرُنَا ظِلًّا مَنْ يَسْتَظِلُّ بِكِسَائِهِ، وَاَمَّا الَّذِيْنَ صَامُوْا فَلَمْ يَعْمَلُوْا شَيْئًا، وَاَمَّا الَّذِيْنَ اَفْطَرُوْا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوْا وَعَالَجُوْا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ.

رواه البخاری،باب فضل الخدمة في الغزو، رقم: ٢٨٩٠

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہم میں سب سے زیادہ سایہ والا شخص وہ تھا جس نے اپنی چادر سے سایہ کیا ہوا تھا۔ جنہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا وہ تو کچھ نہ کرسکے اور جنہوں نے روزہ نہیں رکھا تھا انہوں نے سواریوں کو (پانی پینے اور چرنے کے لئے) بھیجا اور خدمت کے کام محنت اور مشقت سے کیے۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن لوگوں نے روزہ نہیں رکھا وہ آج سارا ثواب لے گئے۔　(بخاری)

﴿118﴾ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ، فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، فَلَا يَجِدُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ، يَرَوْنَ اَنَّ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ، فَاِنَّ ذٰلِكَ حَسَنٌ، وَيَرَوْنَ اَنَّ مَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَاَفْطَرَ، فَاِنَّ ذٰلِكَ حَسَنٌ. رواه مسلم،باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان......،رقم: ٢٦١٨

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رمضان کے مہینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ (جنگ) میں جایا کرتے تھے تو ہمارے کچھ ساتھی روزہ رکھ لیتے اور کچھ ساتھی روزہ نہ رکھتے۔ روزہ دار روزہ نہ رکھنے والوں پر ناراض نہ ہوتے اور روزہ نہ رکھنے والے روزہ داروں پر ناراض نہ ہوتے۔ سب یہ سمجھتے تھے کہ جو اپنے میں ہمت محسوس کرتا ہے اور اس نے روزہ رکھ لیا اس کے لئے ایسا کرنا ہی ٹھیک ہے اور جو اپنے میں کمزوری محسوس کرتا ہے اور اس نے

روزہ نہیں رکھا اس نے بھی ٹھیک کیا۔ (مسلم)

﴿119﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ الْخَطْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ: أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ أَعْمَالِكُمْ۔

رواه ابوداؤد، باب فی الدعاء عند الوداع، رقم: ٢٦٠١

حضرت عبداللہ خطمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی لشکر کو روانہ فرمانے کا ارادہ کرتے تو ارشاد فرماتے: أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ أَعْمَالِكُمْ **ترجمہ:** میں تمہارے دین کو، تمہاری امانتوں کو اور تمہارے اعمال کے خاتموں کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہوں (جس کی حفاظت میں دی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں)۔ (ابوداؤد)

فائدہ: امانتوں سے مراد اہل وعیال، مال ودولت اور ساز وسامان ہے کہ یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کے پاس امانت کے طور پر رکھوائی گئی ہیں، اسی طرح وہ امانتیں بھی مراد ہیں جو جانے والے مسافر کے پاس لوگوں کی رکھی ہوئی ہوں یا لوگوں کے پاس اس مسافر نے رکھوائی ہوں۔ اس مختصر جملہ میں کیسی جامع دعا دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دین کی اہل وعیال کی مال ودولت کی حفاظت فرمائے اور تمہارے اعمال کا خاتمہ بخیر فرمائے۔ (بذل المجہود)

﴿120﴾ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحٰنَكَ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، ثُمَّ ضَحِكَ، فَقِيْلَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ، ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ؟ قَالَ: إِنَّ رَبَّكَ تَعَالٰى يَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ: اِغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ، يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِيْ۔

رواه ابوداؤد، باب مایقول الرجل اذا رکب، رقم: ٢٦٠٢

حضرت علی بن ربیعہؒ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ کے سامنے سواری کے لئے ایک جانور لایا گیا۔ جب آپ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو فرمایا:

بِسْمِ اللهِ، پھر جب سواری کی پشت پر بیٹھ گئے تو فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پھر فرمایا: سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے قابو میں کردیا جب کہ ہم تو اس کو قابو میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم اپنے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔
پھر تین مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے کے بعد فرمایا: سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ **ترجمہ**: آپ پاک ہیں بیشک میں نے (نافرمانی کرکے) اپنے اوپر بہت ظلم کیا، آپ مجھے معاف فرمادیجئے آپ کے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنسے۔ آپ سے پوچھا گیا: آپ کس وجہ سے ہنسے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا جیسے میں نے کیا (کہ آپ نے دعا پڑھی) پھر ہنسے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کس بات پر ہنسے؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: تمہارے رب اپنے بندے سے خوش ہوتے ہیں جب وہ کہتا ہے میرے گناہوں کو معاف فرمادیجئے اس لئے کہ بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں۔

(ابوداؤد)

فائدہ: رکاب لوہے سے بنے ہوئے اُس حلقے کو کہتے ہیں جو گھوڑے کی زین میں دونوں طرف لٹکتا رہتا ہے اور سوار اس پر پاؤں رکھ کر گھوڑے پر چڑھتا ہے۔

﴿121﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا اِلٰى سَفَرٍ، كَبَّرَ ثَلَاثًا، قَالَ: سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ! اِنَّا نَسْاَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ! هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ، وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ، وَزَادَ فِيْهِنَّ: آئِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

رواه مسلم، باب استحباب الذكر اذا ركب دابته......، رقم: ٣٢٧٥

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں جانے کے لئے سواری پر بیٹھ جاتے تو تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فرماتے پھر یہ دعا پڑھتے: سُبْحَانَ الَّذِيْ

سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ! اِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَ التَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ! هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا،وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَ كَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ۔

ترجمه: پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے قابو میں کردیا جبکہ ہم تو اس کو قابو میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم اپنے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں آپ سے نیکی اور تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے آپ راضی ہوں۔ اے اللہ ہمارے اس سفر کو ہمارے لئے آسان فرمادیں اور اس کی دوری کو ہمارے لئے مختصر فرمادیں۔ اے اللہ! آپ ہی ہمارے اس سفر میں ہمارے ساتھی ہیں اور ہمارے پیچھے آپ ہی ہمارے گھر والوں کے نگہبان ہیں۔ اے اللہ! میں آپ سے سفر کی مشقت سے، سفر میں کسی تکلیف دہ منظر کو دیکھنے سے اور واپسی پر مال اور اہل وعیال میں کسی تکلیف دِہ چیز کے پانے سے پناہ چاہتا ہوں۔

اور جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہی دعا پڑھتے اور ان الفاظ کا اضافہ فرماتے:
آئِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ۔ ''ہم سفر سے واپس آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں''۔ (مسلم)

﴿122﴾ عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَرَ قَرْيَةً يُرِيْدُ دُخُوْلَهَا إِلاَّ قَالَ حِيْنَ يَرَاهَا: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا أَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَإِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا، وَشَرِّ مَا فِيْهَا.

رواه الحاكم وقال هذا حديث صحيح الإسناد ووافقه الذهبي ١٠٠/٢

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی بستی میں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو اسے دیکھ کر یہ دُعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا أَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ

فَإِنَّـا نَسْـأَلُكَ خَيْـرَ هٰـذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا، وَشَرِّ مَا فِيْهَـــا۔ ترجمہ: اے اللہ! جو رب ہیں ساتوں آسمانوں کے اور ان تمام چیزوں کے جن پر ساتوں آسمان سایہ کئے ہوئے ہیں، اور جو رب ہیں ساتوں زمینوں کے اور ان تمام چیزوں کے جن کو ساتوں زمینوں نے اُٹھایا ہوا ہے، اور جو رب ہیں تمام شیاطین کے اور ان سب کے جن کو شیاطین نے گمراہ کیا ہے، اور جو رب ہیں ہواؤں کے اور ان چیزوں کے جنہیں ہواؤں نے اُڑایا ہے، ہم آپ سے اس بستی کی خیر اور اس بستی والوں کی خیر مانگتے ہیں، اور آپ سے اس بستی کے شر اور اس بستی والوں کے شر اور اس بستی میں جو کچھ ہے اس کے شر سے پناہ مانگتے ہیں۔ (مستدرک حاکم)

﴿123﴾ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمِ السُّلَمِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ، حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ۔ رواه مسلم، باب في التعوذ من سوء القضاء......، رقم: ٦٨٧٨

حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کسی جگہ پر اتر کر اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ پڑھے ''میں اللہ تعالیٰ کے سارے (نفع دینے والے، شفا دینے والے) کلمات کے ذریعہ اس کی تمام مخلوق کے شر سے پناہ چاہتا ہوں'' تو اسے کوئی چیز اس جگہ سے روانہ ہونے تک نقصان نہیں پہنچائے گی۔ (مسلم)

﴿124﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُوْلُهُ فَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ: نَعَمْ! اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا قَالَ: فَضَرَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وُجُوْهَ اَعْدَائِهٖ بِالرِّيْحِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِالرِّيْحِ۔

رواه احمد ٣/٣

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق کے دن ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اس موقع پر پڑھنے کے لئے کوئی دعا ہے جسے ہم پڑھیں کیونکہ کلیجے منہ کو آچکے ہیں یعنی سخت گھبراہٹ کا حال ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں یہ دعا پڑھو: اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا **ترجمه:** یا اللہ! (دشمن کے مقابلہ میں) جو ہماری کمزوریاں ہیں

ان پر پردہ ڈال دیں اور ہمیں خوف کی چیزوں سے امن عطا فرمائیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (کہ ہم نے یہ دعا پڑھنی شروع کر دی جس کی برکت سے) اللہ تعالیٰ نے سخت ہوا بھیج کر دشمنوں کے چہروں کو پھیر دیا (اور یوں) اللہ تعالیٰ نے ان کو ہوا کے ذریعہ شکست دیدی۔ (مسند احمد)

﴿125﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ دَعَاہُ خَزَنَۃُ الْجَنَّۃِ، کُلُّ خَزَنَۃِ بَابٍ: اَیْ فُلُ ھَلُمَّ، قَالَ اَبُوْبَکْرٍ: یَا رَسُوْلَ اللہِ اِذَاکَ الَّذِیْ لَاتَوٰی عَلَیْهِ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ مِنْھُمْ۔

رواہ البخاری، باب فضل النفقۃ فی سبیل اللّٰہ، رقم: ۲۸۴۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی چیز کا جوڑا (مثلاً دو گھوڑے، دو کپڑے، دو درہم، دو غلام وغیرہ) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرے گا تو اسے جنت کے (تمام) داروغہ بلائیں گے (جنت کے) ہر دروازے کا داروغہ (اپنی طرف بلائے گا) کہ اے فلاں! اس دروازے سے (اس پر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر تو اس شخص کو کوئی خوف نہیں رہے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے پوری امید ہے کہ تم بھی انہیں میں سے ہوگے (جنہیں ہر دروازے سے بلایا جائے گا)۔ (بخاری)

﴿126﴾ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: اَفْضَلُ دِیْنَارٍ دِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰی عِیَالِهِ، وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ عَلٰی فَرَسِهِ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ، وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰی اَصْحَابِهِ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ۔ رواہ ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ صحیح ۱۰/۵۰۳

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: افضل دینار وہ ہے جسے آدمی اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے، اور وہ دینار افضل ہے جسے آدمی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنے گھوڑے پر خرچ کرتا ہے، اور وہ دینار افضل ہے جسے آدمی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے (دینار سونے کے سکے کا نام ہے)۔ (ابن حبان)

﴿127﴾ وَیُرْوٰی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ: مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَکْثَرَ مَشْوَرَۃً لِاَصْحَابِهِ مِنْ رَسُوْلِ اللہِ ﷺ۔ رواہ الترمذی، باب ماجاء فی المشورۃ، رقم: ۱۷۱۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا یعنی آپ بہت زیادہ مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ (ترمذی)

﴿128﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ نَزَلَ بِنَا اَمْرٌ لَيْسَ فِيْهِ بَيَانُ اَمْرٍ وَلَا نَهْيٍ فَمَا تَاْمُرُنَا؟ قَالَ: شَاوِرُوْا فِيْهِ الْفُقَهَاءَ وَالْعَابِدِيْنَ وَلَا تُمْضُوْا فِيْهِ رَأْىَ خَاصَّةٍ.

رواه الطبراني في الاوسط ورجاله موثقون من اهل الصحيح،مجمع الزوائد ١/٤٢٨

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر ہمارے ساتھ کوئی ایسا معاملہ پیش آجائے جس میں ہمارے لئے آپ کی طرف سے کوئی واضح حکم کرنے یا نہ کرنے کا نہ ہو تو اس بارے میں آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس صورت میں دین کی سمجھ رکھنے والوں اور عبادت گذاروں سے مشورہ کرلیا کرو اور کسی کی انفرادی رائے پر فیصلہ نہ کرنا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿129﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ﴾ الْآيَة قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَمَا اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ غَنِيَّانِ عَنْهَا وَلٰكِنْ جَعَلَهَا اللّٰهُ رَحْمَةً لِاُمَّتِيْ، فَمَنْ شَاوَرَ مِنْهُمْ لَمْ يَعْدِمْ رُشْدًا وَمَنْ تَرَكَ الْمَشْوْرَةَ مِنْهُمْ لَمْ يَعْدِمْ عَنَاءً.

رواه البيهقي ٦/٧٦

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ''اور ان سے اہم کاموں میں مشورہ کرتے رہا کیجئے'' تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو تو مشورہ کی ضرورت نہیں ہے البتہ اللہ تعالیٰ نے اس کو میری امت کے لئے رحمت کی چیز بنادیا۔ چنانچہ میری امت میں سے جو شخص مشورہ کرتا ہے وہ سیدھی راہ پر رہتا ہے۔ اور میری امت میں سے جو مشورہ نہیں کرتا وہ پریشان ہی رہتا ہے۔ (بیہقی)

﴿130﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: حَرْسُ لَيْلَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ لَيْلَةٍ يُقَامُ لَيْلُهَا وَيُصَامُ نَهَارُهَا. رواه احمد ١/٦١

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک رات کا پہرہ دینا ان ہزار راتوں سے بہتر ہے جن میں

رات بھر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور دن میں روزہ رکھا جائے۔ (مسند احمد)

﴿131﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ (يَوْمَ حُنَيْنٍ): مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ؟ قَالَ اَنَسُ بْنُ اَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: فَارْكَبْ، فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ وَجَاءَ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُوْنَ فِي اَعْلَاهُ، وَلَا نُغَرَّنَّ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِلٰى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ اَحْسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ؟ قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا اَحْسَسْنَاهُ، فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّيْ وَهُوَ يَتَلَفَّتُ اِلَى الشِّعْبِ حَتّٰى اِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَبْشِرُوْا فَقَدْ جَاءَ كُمْ فَارِسُكُمْ، فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ اِلٰى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ فَاِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ وَقَالَ: اِنِّي انْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِي اَعْلٰى هٰذَا الشِّعْبِ حَيْثُ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اطَّلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا، فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا مُصَلِّيًا اَوْ قَاضِيًا حَاجَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَدْ اَوْجَبْتَ فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا.

رواه ابوداؤد، باب في فضل الحرس في سبيل الله عزوجل، رقم: ۲۵۰۱

حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (حنین کے موقع پر) ارشاد فرمایا: آج رات ہمارا پہرہ کون دے گا؟ حضرت انس بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یا رسول اللہ! میں (پہرہ دوں گا) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوار ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے۔ آپؐ نے ان سے ارشاد فرمایا: سامنے اس گھاٹی کی طرف چلے جاؤ اور اس گھاٹی کی سب سے اونچی جگہ پہنچ جاؤ۔ (وہاں پہرہ دینا اور خوب چوکنا ہو کر رہنا) کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے آج رات ہم دشمن کے دھوکے میں آجائیں (حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کی جگہ پر تشریف لے گئے اور دو رکعت (فجر کی سنتیں) پڑھیں۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں اپنے سوار کا کچھ پتہ لگا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں تو ان کا کچھ پتہ نہیں۔ پھر نماز (فجر) کی اقامت ہوئی، نماز کے دوران رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کی توجہ گھاٹی کی طرف رہی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پوری فرما کر سلام پھیرا تو ارشاد فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو تمہارا سوار آ گیا ہے۔ ہم لوگوں نے گھاٹی کے درختوں کے درمیان دیکھنا شروع کیا تو حضرت انس بن ابی مَرثَد آ رہے تھے۔ چنانچہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا اور عرض کیا کہ میں (یہاں سے) چلا اور چلتے چلتے اس گھاٹی کی سب سے اونچی جگہ پہنچ گیا جہاں جانے کا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا (میں رات بھر وہاں پہرہ دیتا رہا) جب صبح ہوئی تو میں نے دونوں گھاٹیوں پر چڑھ کر دیکھا، مجھے کوئی نظر نہ آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: کیا تم رات کو کسی وقت اپنی سواری سے نیچے اترے؟ انہوں نے کہا نہیں، صرف نماز پڑھنے اور قضائے حاجت کے لئے اترا تھا۔ آپ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ تم نے (آج رات پہرہ دے کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے لئے جنت) واجب کر لی ہے لہٰذا (پہرہ کے) اس عمل کے بعد اگر تم کوئی بھی (نفلی) عمل نہ کرو تو تمہارا کوئی نقصان نہیں۔ (ابوداؤد)

﴿132﴾ عَنِ ابْنِ عَائِذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ فَلَمَّا وُضِعَ قَالَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ: لَا تُصَلِّ عَلَيْهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهُ رَجُلٌ فَاجِرٌ، فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ: هَلْ رَآهُ اَحَدٌ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلِ الْاِسْلَامِ، فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حَرَسَ لَيْلَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَحَثَى التُّرَابَ عَلَيْهِ وَقَالَ: اَصْحَابُكَ يَظُنُّوْنَ اَنَّكَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَقَالَ: يَا عُمَرُ! اِنَّكَ لَا تُسْاَلُ عَنْ اَعْمَالِ النَّاسِ وَلٰكِنْ تُسْاَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ. رواه البيهقي في شعب الايمان ٤/٤٣

حضرت ابن عائذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے جنازے کے لئے باہر تشریف لائے۔ جب وہ جنازہ رکھا گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں کیونکہ یہ ایک فاسق شخص تھا (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے اس کو اسلام کا کوئی کام کرتے دیکھا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! انہوں نے ایک رات اللہ تعالیٰ کے راستے میں پہرہ دیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کی قبر پر مٹی بھی ڈالی۔ اس کے بعد (میت کو مخاطب کر کے) فرمایا: تمہارے ساتھیوں کا تو گمان یہ ہے کہ تم دوزخی

ہو اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تم جنتی ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمر! تم سے لوگوں کے اعمال بد کے بارے میں نہیں پوچھا جا رہا ہے بلکہ نیک اعمال کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے۔ (بیہقی)

﴿133﴾ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ جُمْهَانَ قَالَ: سَأَلْتُ سَفِيْنَةَ عَنِ اسْمِهِ، فَقَالَ: اِنِّيْ مُخْبِرُكَ بِاسْمِيْ، سَمَّانِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَفِيْنَةَ، قُلْتُ: لِمَ سَمَّاكَ سَفِيْنَةَ؟ قَالَ: خَرَجَ وَمَعَهُ اَصْحَابُهُ، فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ مَتَاعُهُمْ فَقَالَ: اُبْسُطْ كِسَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ فَجَعَلَ فِيْهِ مَتَاعَهُمْ، ثُمَّ حَمَلَهُ عَلَيَّ فَقَالَ: احْمِلْ مَا اَنْتَ اِلَّا سَفِيْنَةٌ قَالَ: فَلَوْ حَمَلْتُ يَوْمَئِذٍ وِقْرَ بَعِيْرٍ اَوْ بَعِيْرَيْنِ اَوْ خَمْسَةٍ اَوْ سِتَّةٍ، مَا ثَقُلَ عَلَيَّ. حلية الاولياء ١/٣٦٩ وذكره في الاصابة بنحوه ٢/٢٥٨

حضرت سعید بن جمہانؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے ان کے نام کے بارے میں پوچھا (کہ یہ نام کس نے رکھا ہے؟) انہوں نے کہا: میں تمہیں اپنے نام کے بارے میں بتاتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام سفینہ رکھا۔ میں نے پوچھا: آپ کا نام سفینہ کیوں رکھا؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ سفر میں تشریف لے گئے اور آپؐ کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ ان کا سامان ان پر بھاری ہو گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اپنی چادر بچھاؤ، میں نے بچھا دی۔ آپ نے اس چادر میں صحابہ کا سامان باندھ کر میرے اوپر رکھ دیا اور فرمایا: اسے اٹھالو تم تو سفینہ یعنی کشتی ہی ہو۔ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اس دن میں ایک یا دو تو کیا پانچ یا چھ اونٹوں کا بھی بوجھ اٹھالیتا تو وہ مجھ پر بھاری نہ ہوتا۔ (حلیہ، اصابہ)

﴿134﴾ عَنْ اَحْمَرَ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ فَجَعَلْتُ اُعَبِّرُ النَّاسَ فِيْ وَادٍ اَوْ نَهْرٍ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا كُنْتَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ اِلَّا سَفِيْنَةً. الاصابة ١/٢٣

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام حضرت احمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے (ایک وادی یا نہر پر سے ہم لوگوں کا گذرا ہوا) تو میں لوگوں کو وادی یا نہر پار کرانے لگا۔ یہ دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم تو آج سفینہ (کشتی) بن گئے ہو۔ (اصابہ)

﴿135﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلٰى بَعِيْرٍ قَالَ: فَكَانَ اَبُوْلُبَابَةَ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ زَمِيْلَيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَكَانَتْ اِذَا جَائَتْ عُقْبَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَا: نَحْنُ نَمْشِيْ عَنْكَ، قَالَ: مَااَنْتُمَا بِاَقْوٰى مِنِّيْ وَمَا اَنَا بِاَغْنٰى عَنِ الْاَجْرِ مِنْكُمَا. رواه البغوی فی شرح السنة، قال المحق: اسناده حسن ١١/٣٥

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بدر کے دن ہماری یہ حالت تھی کہ ہم میں سے ہر تین آدمیوں کے درمیان ایک اونٹ تھا جس پر باری باری سوار ہوتے تھے۔ حضرت ابو لُبابہ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کے شریکِ سفر تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اترنے کی باری آتی تو حضرت ابولُبابہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما عرض کرتے کہ آپ کے بدلے ہم پیدل چلیں گے (آپ اونٹ پر ہی سوار رہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تم دونوں مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں ہو اور میں اجر وثواب کا تم سے کم محتاج نہیں ہوں۔ (شرح السنہ)

﴿136﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَادِمُهُمْ فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِخِدْمَةٍ لَمْ يَسْبِقُوْهُ بِعَمَلٍ اِلَّا الشَّهَادَةَ.

رواه البيهقي في شعب الايمان ٦/٣٣٤

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفر میں جماعت کا ذمہ داران کا خادم ہے۔ جو شخص خدمت کرنے میں ساتھیوں سے آگے بڑھ گیا تو اس کے ساتھی شہادت کے علاوہ کسی اور عمل کے ذریعہ اس سے آگے نہیں بڑھ سکتے (یعنی سب سے بڑا عمل شہادت ہے اس کے بعد خدمت ہے)۔ (بیہقی)

﴿137﴾ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ. (وهو بعض الحديث) رواه عبد الله بن احمد والبزار و الطبراني ورجالهم ثقات، مجمع الزوائد ٥/٩٢

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جماعت (کے ساتھ مل کر چلنا) رحمت ہے اور جماعت سے الگ ہونا عذاب ہے۔

(مسند احمد، بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿138﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ، مَاسَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ. رواه البخاری، باب السیر وحده، رقم: ۲۹۹۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو تنہا سفر کرنے میں ان (دینی اور دنیاوی) نقصانات کا علم ہو جائے جو مجھے معلوم ہیں تو کوئی سوار رات میں تنہا سفر کرنے کی ہمت نہ کرے۔ (بخاری)

﴿139﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ، فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ. رواه ابوداؤد، باب فی الدلجة، رقم: ۲۵۷۱

حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جب سفر کرو تو رات کو بھی ضرور کچھ سفر کر لیا کرو کیونکہ رات کے وقت زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جب تم کسی سفر کے لئے گھر سے نکلو تو محض دن کے چلنے پر قناعت نہ کرو بلکہ تھوڑا سا رات کے وقت بھی چلا کرو کیونکہ رات کے وقت دن جیسی رکاوٹیں نہیں ہوتیں تو سفر آسانی کے ساتھ جلدی طے ہو جاتا ہے۔ اس مفہوم کو زمین کے لپیٹ دیئے جانے سے تعبیر فرمایا ہے۔ (مظاہر حق)

﴿140﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ. رواه الترمذی وقال: حدیث عبداللہ بن عمرو احسن، باب ماجاء فی کراهية ان یسافر وحده، رقم: ۱۶۷۴

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک سوار ایک شیطان ہے، دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار جماعت ہیں۔ (ترمذی)

فائدہ: حدیث پاک میں سوار سے مراد مسافر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تنہا سفر کرنے والا ہو یا دو سفر کرنے والے ہوں شیطان ان کو بڑی آسانی سے برائی میں مبتلا کر سکتا ہے۔ اس بات کو واضح کرنے کے لئے تنہا سفر کرنے والے یا دو سفر کرنے والوں کو شیطان فرمایا۔ اس لئے سفر میں کم از کم تین آدمی ہونے چاہئیں تا کہ شیطان سے محفوظ رہیں اور نماز با جماعت ادا کرنے اور

دوسرے کاموں میں ایک دوسرے کے مددگار رہوں۔ (مظاہر حق)

﴿141﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الشَّيْطَانُ يَهُمُّ بِالْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ فَاِذَا كَانُوْا ثَلاَثَةً لَمْ يَهُمَّ بِهِمْ.

رواه البزار وفيه عبد الرحمن بن ابى الزناد وهو ضعيف وقد وثق، مجمع الزوائد ٣/٤٩١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان ایک اور دو (مسافروں) کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے یعنی نقصان پہنچانا چاہتا ہے لیکن جب (مسافر) تین ہوں تو ان کے ساتھ برائی کا ارادہ نہیں کرتا۔ (بزار، مجمع الزوائد)

﴿142﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِثْنَانِ خَيْرٌ مِنْ وَاحِدٍ وَثَلاَثٌ خَيْرٌ مِنِ اثْنَيْنِ وَاَرْبَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ ثَلاَثَةٍ فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ لَنْ يَجْمَعَ اُمَّتِیْ اِلَّا عَلٰی هُدًی. رواه احمد ٥/١٤٥

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص سے دو بہتر ہیں اور دو سے تین بہتر ہیں اور تین سے چار بہتر ہیں لہٰذا تم جماعت (کے ساتھ رہنے) کو لازم پکڑو کیونکہ اللہ تعالیٰ میری امت کو ہدایت پر ہی جمع فرمائیں گے (یعنی ساری امت گمراہی پر کبھی مجتمع نہیں ہوسکتی لہٰذا جماعت کے ساتھ رہنے والا گمراہی سے محفوظ رہے گا)۔ (مسند احمد)

﴿143﴾ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ شُرَيْحٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ يَدَ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ يَرْكُضُ. (وهو بعض الحديث)

رواه النسائى، باب قتل من فارق الجماعة......، رقم:٤٠٢٥

حضرت عرفجہ بن شریح اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی خاص مدد جماعت کے ساتھ ہوتی ہے لہٰذا جو شخص جماعت سے علیحدہ ہوجاتا ہے شیطان اس کے ساتھ ہوتا ہے اور اسے اُکساتا رہتا ہے۔

(نسائی)

﴿144﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَخَلَّفُ فِی الْمَسِيْرِ فَيُزْجِی الضَّعِيْفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُوْ لَهُمْ. رواه ابو داؤد، باب لزوم الساقة، رقم:٢٦٣٩

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں (تواضع، دوسرں کی مدداور خبر گیری کے لئے) قافلے سے پیچھے چلا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمزور (کی سواری) کو ہانکا کرتے اور جو شخص پیدل چل رہا ہوتا اس کو اپنے پیچھے سوار کر لیتے اور ان (قافلہ والوں) کے لئے دعا فرماتے رہتے۔ (ابوداؤد)

﴿145﴾ عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِیْ سَفَرٍ فَلْیُؤَمِّرُوْا اَحَدَھُمْ. رواہ ابوداؤد، باب فی القوم یسافرون......، رقم:٢٦٠٨

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تین شخص سفر میں نکلیں تو اپنے میں سے کسی ایک کو امیر بنالیں۔ (ابوداؤد)

﴿146﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِیْ عَمِّیْ، فَقَالَ اَحَدُ الرَّجُلَیْنِ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَمِّرْنَا عَلٰی بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ، وَقَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اِنَّا وَاللّٰہِ لَا نُوَلِّیْ عَلٰی ھٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَهُ، وَلَا اَحَدًا حَرِصَ عَلَیْهِ. رواہ مسلم، باب النھی عن طلب الامارۃ والحرص علیھا، رقم:٤٧١٧

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے ساتھ میرے دو چچازاد بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن علاقوں کا والی بنایا ہے ان میں سے کسی علاقہ کا ہمیں امیر مقرر فرما دیجئے، دوسرے شخص نے بھی اسی طرح کی خواہش کا اظہار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم ان امور میں کسی بھی ایسے شخص کو ذمہ دار نہیں بناتے جو ذمہ داری کا سوال کرے یا اس کا خواہشمند ہو۔ (مسلم)

﴿147﴾ عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَاسْتَذَلَّ الْاِمَارَةَ لَقِیَ اللّٰہَ وَلَا وَجْهَ لَهُ عِنْدَهُ.

رواہ احمد ورجالہ ثقات، مجمع الزوائد ٥/٤٠١

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہوا اور امیر کی امارت کو حقیر جانا تو اللہ تعالیٰ اس سے

اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کا کوئی رتبہ نہ ہوگا یعنی اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے گر جائے گا۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿148﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ اَحَفِظَ اَمْ ضَيَّعَ.
رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحيح علی شرطهما ۱۰/ ۳۴۴

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر نگراں سے اس کی ذمہ داری میں دی ہوئی چیزوں کے بارے میں پوچھیں گے کہ اس نے اپنی ذمہ داری کی حفاظت کی یا اسے ضائع کیا (یعنی اس ذمہ داری کو پورے طور پر ادا کیا یا نہیں)۔

(ابن حبان)

﴿149﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، اَلْاِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي اَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ اَبِيْهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.

رواه البخاري، باب الجمعة في القرى والمدن، رقم: ۸۹۳

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم سب ذمہ دار ہو تم میں سے ہر ایک سے اس کی اپنی رعیّت (ماتحتوں) کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حاکم ذمہ دار ہے اس سے اپنی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اس سے اس کے گھر والوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی ذمہ دار ہے اس سے اس کے گھر میں رہنے والے بچوں، وغیرہ کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ ملازم اپنے مالک کے مال کا ذمہ دار ہے اس سے مالک کے مال و اسباب کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ بیٹا اپنے باپ کے مال کا ذمہ دار ہے اس سے باپ کے مال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (بخاری)

﴿150﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَسْتَرْعِي اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى عَبْدًا رَعِيَّةً قَلَّتْ اَوْ كَثُرَتْ اِلَّا سَاَلَهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ : اَقَامَ فِيْهِمْ اَمْرَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَمْ اَضَاعَهُ حَتّٰى يَسْاَلَهُ عَنْ اَهْلِ بَيْتِهِ خَاصَّةً. رواہ احمد ۲/۱۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کو بھی کسی رعیّت کا نگراں بناتے ہیں خواہ رعیت تھوڑی ہو یا زیادہ تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کی رعیّت کے بارے میں قیامت کے دن ضرور پوچھیں گے کہ اس نے اس میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو قائم کیا تھا یا برباد کیا تھا یہاں تک کہ خاص طور پر اس سے اس کے گھر والوں کے متعلق پوچھیں گے۔ (مسند احمد)

﴿151﴾ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ ! اِنِّيْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا، وَاِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ، لَا تَاَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ.

رواہ مسلم، باب کراھة الامارة بغیر ضرورة، رقم: ۴۷۲۰

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (شفقت کے طور پر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے) ارشاد فرمایا: ابوذر! میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں (کہ تم امارت کی ذمہ داری کو پورا نہ کر پاؤ گے) اور میں تمہارے لئے وہ چیز پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں، تم دو آدمیوں پر بھی ہرگز امیر نہ بننا اور کسی یتیم کے مال کی ذمہ داری قبول نہ کرنا۔ (مسلم)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے جو ارشاد فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر میں تمہاری طرح کمزور ہوتا تو کبھی دو پر بھی امیر نہ بنتا۔

﴿152﴾ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ؟ قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلٰى مَنْكِبِيْ، ثُمَّ قَالَ : يَا اَبَاذَرٍّ! اِنَّكَ ضَعِيْفٌ، وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ، وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ، اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا.

رواہ مسلم، باب کراھة الامارة بغیر ضرورة، رقم: ۴۷۱۹

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے امیر کیوں نہیں بناتے؟ رسول اللہ ﷺ نے میرے کندھے پر ہاتھ مار کر ارشاد فرمایا: ابوذر! تم کمزور ہو اور یہ

امارت ایک امانت ہے (کہ جس کے ساتھ بندوں کے حقوق متعلق ہیں) اور یہ (امارت) قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا سبب ہوگی لیکن جس شخص نے اس امارت کو صحیح طریقہ سے لیا اور اس کی ذمہ داریوں کو پورا کیا (تو پھر یہ امارت قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا ذریعہ نہ ہوگی)۔ (مسلم)

﴾153﴿ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ (لِيَ) النَّبِيُّ ﷺ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ: لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُوْتِيْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُوْتِيْتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا.

(الحديث) رواه البخاري، باب قول الله تبارك وتعالى 'لا يؤاخذ كم الله......'، رقم: ٦٦٢٢

حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمان بن سمرہ! امارت کو طلب نہ کرو، اگر تمہارے طلب کرنے پر تمہیں امیر بنا دیا گیا تو تم اس کے حوالہ کر دیئے جاؤ گے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری کوئی مدد اور رہنمائی نہ ہوگی) اور اگر تمہاری طلب کے بغیر تمہیں امیر بنا دیا گیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس میں تمہاری مدد کی جائے گی۔ (بخاری)

﴾154﴿ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْإِمَارَةِ، وَسَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ.

رواه البخاري، باب مايكره من الحرص على الامارة، رقم: ٧١٤٨

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک وقت ایسا آنے والا ہے جب کہ تم امیر بننے کی حرص کرو گے حالانکہ امارت تمہارے لئے ندامت کا ذریعہ ہوگی۔ امارت کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک دودھ پلانے والی عورت کہ ابتداء میں تو بڑی اچھی لگتی ہے اور جب دودھ چھڑانے لگتی ہے تو وہی بہت بری لگنے لگتی ہے۔ (بخاری)

فائدہ : حدیث شریف کے آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ جب امارت کسی کو ملتی ہے تو اچھی لگتی ہے جیسے بچے کو دودھ پلانے والی اچھی لگتی ہے اور جب امارت ہاتھ سے جاتی ہے تو یہ بہت برا لگتا ہے جیسے دودھ چھوڑنا بچے کو بہت برا لگتا ہے۔

﴿155﴾ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنْ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ عَنِ الْإِمَارَةِ، وَمَا هِيَ؟ فَنَادَيْتُ بِأَعْلٰى صَوْتِيْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: وَمَا هِيَ يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَوَّلُهَا مَلَامَةٌ، وَثَانِيْهَا نَدَامَةٌ، وَثَالِثُهَا عَذَابٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ عَدَلَ، وَكَيْفَ يَعْدِلُ مَعَ قَرَابَتِهِ؟۔ رواه البزار والطبرانی فی الکبیر والاوسط باختصار ورجال الکبیر رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۳۶۳/۵

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس امارت کی حقیقت بتاؤں؟ میں نے بلند آواز سے تین مرتبہ پوچھا: یا رسول اللہ! اس کی حقیقت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا پہلا مرحلہ ملامت ہے، دوسرا مرحلہ ندامت ہے، تیسرا مرحلہ قیامت کے دن عذاب ہے، البتہ جس شخص نے انصاف کیا وہ محفوظ رہے گا (لیکن) آدمی اپنے قریبی (رشتہ دار وغیرہ) کے معاملات میں عدل وانصاف کیسے کرسکتا ہے یعنی باوجود عدل وانصاف کو چاہتے ہوئے بھی طبیعت سے مغلوب ہو کر عدل وانصاف نہیں کر پاتا اور رشتہ داروں کی طرف جھکاؤ ہو جاتا ہے۔ (بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو شخص امیر بنتا ہے اس کو ہر طرف سے ملامت کی جاتی ہے کہ اس نے ایسا کیا، ویسا کیا۔ اس کے بعد وہ لوگوں کی اس ملامت سے پریشان ہو کر ندامت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے میں نے اس منصب کو کیوں قبول کیا۔ پھر آخری مرحلہ انصاف نہ کرنے کی صورت میں قیامت کے دن عذاب کی شکل میں ظاہر ہوگا غرض یہ کہ دنیا میں بھی ذلت ورسوائی اور آخرت میں بھی حساب کی سختی ہوگی۔

﴿156﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنِ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ عِصَابَةٍ وَفِيْ تِلْكَ الْعِصَابَةِ مَنْ هُوَ أَرْضٰى لِلّٰهِ مِنْهُ فَقَدْ خَانَ اللهَ وَخَانَ رَسُوْلَهُ وَخَانَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ رواه الحاکم فی المستدرک وقال: هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه ۹۲/٤

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی کو جماعت کا امیر بنایا جب کہ جماعت کے افراد میں اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والا شخص ہو تو اس نے اللہ تعالیٰ سے خیانت کی اور ان کے رسول سے خیانت کی اور ایمان والوں سے خیانت کی۔ (مستدرک حاکم)

فائدہ: اگر افضل کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کو امیر بنانے میں کوئی دینی مصلحت ہو تو پھر اس وعید میں داخل نہیں۔ چنانچہ ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وفد بھیجا جس میں حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ یہ تم میں زیادہ افضل نہیں ہیں لیکن بھوک اور پیاس پر زیادہ صبر کرنے والے ہیں۔ (مسند احمد)

﴿157﴾ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ اَمِيْرٍ يَلِيْ اَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُلَهُمْ وَيَنْصَحُ، اِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ۔

رواه مسلم،باب فضيلة الامير العادل، رقم: ٤٧٣١

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو امیر مسلمانوں کے معاملات کا ذمہ دار بن کر مسلمانوں کی خیر خواہی میں کوشش نہ کرے وہ مسلمانوں کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ (مسلم)

﴿158﴾ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَامِنْ وَالٍ يَلِيْ رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

رواه البخاري،باب من استُرْعِيَ رعيةً فلم ينصح،رقم: ٧١٥١

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان رعیت کا ذمہ دار بنے پھر ان کے ساتھ دھوکے کا معاملہ کرے اور اسی حالت پر اس کی موت آجائے تو اللہ تعالیٰ جنت کو اس پر حرام کر دیں گے۔ (بخاری)

﴿159﴾ عَنْ اَبِيْ مَرْيَمَ الْاَزْدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ وَلَّاهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ شَيْئًا مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ احْتَجَبَ اللهُ عَنْهُ دُوْنَ حَاجَتِهٖ وَخَلَّتِهٖ وَفَقْرِهٖ۔

رواه ابوداؤد،باب فيما يلزم الامام من امرالرعية......،رقم: ٢٩٤٨

حضرت ابو مریم ازدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے کسی کام کا ذمہ دار بنایا اور وہ مسلمانوں کے حالات، ضروریات اور ان کی تنگدستی سے منہ پھیرے (یعنی ان کی ضرورت کو پورا نہ کرے اور

نہ ان کی تنگدستی کے دور کرنے کی کوشش کرے) تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے حالات، ضروریات اور تنگدستی سے منہ پھیر لیں گے یعنی قیامت کے دن اس کی ضرورت اور پریشانی کو دور نہیں فرمائیں گے۔ (ابوداؤد)

﴿160﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ اَحَدٍ يُؤَمَّرُ عَلٰى عَشَرَةٍ فَصَاعِدًا لَا يُقْسِطُ فِيْهِمْ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الْاَصْفَادِ وَالْاَغْلَالِ.

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبی ۸۹/٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دس یا دس سے زائد افراد پر امیر بنایا جائے اور وہ ان کے ساتھ عدل وانصاف کا معاملہ نہ کرے تو قیامت کے دن بیڑیوں اور ہتھکڑیوں میں (بندھا ہوا) آئے گا۔ (مستدرک حاکم)

﴿161﴾ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ رَحِمَهُ اللهُ اَنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ بِشْرَبْنَ عَاصِمٍ عَلٰى صَدَقَاتِ هَوَازِنَ فَتَخَلَّفَ بِشْرٌ فَلَقِيَهُ عُمَرُ، فَقَالَ: مَاخَلَّفَكَ، اَمَا لَنَا عَلَيْكَ سَمْعٌ وَطَاعَةٌ، قَالَ: بَلٰى! وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ وُلِّيَ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ شَيْئًا اُتِيَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُوْقَفَ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ. (الحديث) اخرجه البخاری من طريق سويد، الاصابة ۱/۱۵۲

حضرت ابووائل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت بشر بن عاصم رضی اللہ عنہ کو (قبیلہ) ہوازن کے صدقات (وصول کرنے کے لئے) عامل مقرر فرمایا لیکن حضرت بشر نہ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ان سے ملاقات ہوئی۔ حضرت عمر نے ان سے پوچھا تم کیوں نہیں گئے کیا ہماری بات کو سننا اور ماننا تمہارے لئے ضروری نہیں ہے؟ حضرت بشر نے عرض کیا: کیوں نہیں! لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جسے مسلمانوں کے کسی کام کا ذمہ دار بنایا گیا اسے قیامت کے دن لاکر جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا (اگر ذمہ داری کو صحیح طور پر انجام دیا ہوگا تو نجات ہوگی ورنہ دوزخ کی آگ ہوگی)۔ (اصابہ)

﴿162﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ اَمِيْرِ عَشَرَةٍ اِلَّا يُؤْتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُوْلًا حَتّٰى يَفُكَّهُ الْعَدْلُ اَوْيُوْبِقَهُ الْجَوْرُ.

رواه البزار والطبرانی فی الاوسط ورجال البزار رجال الصحيح،مجمع الزوائد ۵/۳۷۰

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرامیر چاہے دس آدمیوں کا ہی کیوں نہ ہو قیامت کے دن اس طرح لایا جائے گا کہ اس کی گردن میں طوق ہوگا یہاں تک کہ اس کو طوق سے اس کا عدل چھڑوائے گا یا اس کا ظلم اس کو ہلاک کردے گا۔ (بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿163﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَيَلِيْكُمْ أُمَرَاءُ يُفْسِدُوْنَ وَمَا يُصْلِحُ اللهُ بِهِمْ أَكْثَرُ، فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِطَاعَةِ اللهِ فَلَهُمُ الْأَجْرُ وَعَلَيْكُمُ الشُّكْرُ، وَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِمَعْصِيَةِ اللهِ فَعَلَيْهِمُ الْوِزْرُ وَعَلَيْكُمُ الصَّبْرُ.

رواه البيهقي في شعب الإيمان ١٥/٦

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے کچھ امیر ایسے ہوں گے جو فساد اور بگاڑ کریں گے (لیکن) اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ جو اصلاح فرمائیں گے وہ اصلاح ان کے بگاڑ سے زیادہ ہوگی لہٰذا ان امیروں میں سے جو امیر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری والے کام کرے گا تو اسے اجر ملے گا اور اس پر تمہارے لئے شکر کرنا ضروری ہوگا۔ اسی طرح ان امیروں میں سے جو امیر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کام کرے گا تو اس کا گناہ اس کے سر ہوگا اور تمہیں اس حالت میں صبر کرنا ہوگا۔ (بیہقی)

﴿164﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ بَيْتِيْ هٰذَا: اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ، فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ، فَارْفُقْ بِهِ. رواه مسلم، باب فضيلة الامير العادل......، رقم: ٤٧٢٢

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس گھر میں یہ دعا کرتے ہوئے سنا "اے اللہ! جو شخص میری امت کے (دینی و دنیاوی) معاملات میں سے کسی بھی معاملہ کا ذمہ دار بنے پھر وہ لوگوں کو مشقت میں ڈالے تو آپ بھی اس شخص کو مشقت میں ڈالئے۔ اور جو شخص میری امت کے کسی بھی معاملہ کا ذمہ دار بنے اور لوگوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے تو آپ بھی اس شخص کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرمائیے"۔ (مسلم)

﴿165﴾ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ وَ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ وَعَمْرِو بْنِ الْاَسْوَدِ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ

وَاَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْاَمِیْرَ اِذَا ابْتَغَی الرِّیْبَةَ فِی النَّاسِ اَفْسَدَهُمْ۔

رواه ابوداؤد، باب في التجسس، رقم: ٤٨٨٩

حضرت جبیر بن نفیر، حضرت کثیر بن مرہ، حضرت عمرو بن اسود، حضرت مقدام بن معدیکرب اور حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: امیر جب لوگوں میں شک وشبہ کی بات ڈھونڈھتا ہے تو لوگوں کو خراب کر دیتا ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جب امیر لوگوں پر اعتماد کے بجائے ان کے عیوب تلاش کرنے لگے اور ان پر بدگمانی کرنے لگے تو وہ خود ہی لوگوں میں فساد اور انتشار کا ذریعہ بنے گا، اس لئے امیر کو چاہئے کہ لوگوں کے عیوب پر پردہ ڈالے اور ان کے ساتھ اچھا گمان رکھے۔ (بذل المجہود)

﴿166﴾ عَنْ اُمِّ الْحُصَیْنِ رَضِیَ اللہُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: اِنْ اُمِّرَ عَلَیْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ اَسْوَدُ یَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللہِ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِیْعُوْا۔

رواه مسلم، باب وجوب طاعة الامراء......، رقم: ٤٧٦٢

حضرت اُم حصین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم پر کسی ناک، کان کٹے ہوئے کالے غلام کو بھی امیر بنایا جائے جو تمہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ذریعہ یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چلائے تو تم اس کا حکم سنو اور مانو۔ (مسلم)

﴿167﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: اِسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا، وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَیْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِیْبَةٌ۔

رواه البخاري، باب السمع والطاعة للامام......، رقم: ٧١٤٢

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امیر کی بات سنتے اور مانتے رہو اگرچہ تم پر حبشی غلام ہی امیر کیوں نہ بنایا گیا ہو جس کا سر گویا (چھوٹے ہونے میں) کشمش کی طرح ہو۔ (بخاری)

﴿168﴾ عَنْ وَائِلِ الْحَضْرَمِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: اِسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَیْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَیْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ۔

رواه مسلم، باب في طاعة الامراء وان منعوا الحقوق، رقم: ٤٧٨٣

حضرت وائل حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم امیروں کی بات سنو اور مانو کیونکہ ان کی ذمہ داریوں کے بارے میں ان سے پوچھا جائے گا (مثلاً انصاف کرنا) اور تمہاری ذمہ داریوں کے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا (مثلاً امیر کی بات ماننا، لہٰذا ہر ایک اپنی اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے میں لگا رہے خواہ دوسرا پورا کرے یا نہ کرے)۔ (مسلم)

﴿169﴾ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اُعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَاَطِيْعُوْا مَنْ وَلَّاهُ اللهُ اَمْرَكُمْ وَلَا تُنَازِعُوا الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَلَوْ كَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ، وَعَلَيْكُمْ بِمَا تَعْرِفُوْنَ مِنْ سُنَّةِ نَبِيِّكُمْ وَالْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، وَعَضُّوْا عَلٰى نَوَاجِذِكُمْ بِالْحَقِّ۔ رواه الحاكم وقال: هذا اسناد صحيح على شرطهما جميعا ولا اعرف له علة ووافقه الذهبي ١/٩٦

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو ان کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے کاموں کا ذمہ دار بنایا ہے ان کی مانو اور امیر سے امارت کے بارے میں نہ جھگڑو چاہے امیر سیاہ غلام ہی ہو۔ اور تم اپنے نبی ﷺ کی سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے طریقہ کو لازم پکڑو اور حق کو انتہائی مضبوطی سے تھامے رہو۔ (مستدرک حاکم)

﴿170﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ اللهَ يَرْضٰى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا، يَرْضٰى لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا وَاَنْ تَنَاصَحُوْا مَنْ وَلَّاهُ اللهُ اَمْرَكُمْ وَيَسْخَطُ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ۔ رواه احمد ٢/٣٦٧

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری تین چیزوں کو پسند فرماتے ہیں اور تین چیزوں کو ناپسند فرماتے ہیں۔ تمہاری اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، ان کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے رہو (الگ الگ ہو کر) بکھر نہ جاؤ، اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارا ذمہ دار بنایا ہے ان کے لئے خلوص، وفاداری اور خیر خواہی رکھو۔ اور تمہاری ان باتوں کو ناپسند فرماتے ہیں کہ تم فضول بحث ومباحثہ کرو، مال ضائع کرو اور زیادہ سوالات کرو۔ (مسند احمد)

﴿171﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللهَ، وَمَنْ اَطَاعَ الْاِمَامَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ، وَمَنْ عَصَی الْاِمَامَ فَقَدْ عَصَانِیْ۔ رواه ابن ماجه، باب طاعة الامام،رقم: ٢٨٥٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے مسلمانوں کے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے مسلمانوں کے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ (ابن ماجہ)

﴿172﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ رَاٰی مِنْ اَمِیْرِهٖ شَیْئًا یَکْرَهُهٗ فَلْیَصْبِرْ، فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ، فَمِیْتَةٌ جَاهِلِیَّةٌ۔

رواه مسلم،باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين......رقم: ٤٧٩٠

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص اپنے امیر کی ایسی بات دیکھے جو اسے ناگوار ہو تو اسے چاہئے کہ اس پر صبر کرے کیونکہ جو شخص مسلمانوں کی جماعت یعنی اجتماعیت سے بالشت بھر بھی جدا ہوا (اور توبہ کئے بغیر) اسی حالت میں مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ (مسلم)

فائدہ: ''جاہلیت کی موت مرا'' سے مراد یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ آزاد رہتے تھے نہ وہ اپنے سردار کی اطاعت کرتے تھے نہ اپنے رہنما کی بات مانتے تھے۔ (نووی)

﴿173﴾ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَاطَاعَةَ فِی مَعْصِیَةِ اللهِ، اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ۔ (وهو بعض الحديث) رواه ابوداؤد، باب فى الطاعة، رقم:٢٦٢٥

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہ کرو، اطاعت تو صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔ (ابوداؤد)

﴿174﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِیْمَا اَحَبَّ اَوْکَرِهَ اِلاَّ اَنْ یُّؤْمَرَ بِمَعْصِیَةٍ فَاِنْ اُمِرَ بِمَعْصِیَةٍ فَلاَ سَمْعَ عَلَیْهِ وَلَا طَاعَةَ۔ رواه احمد ٢/١٤٢

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امیر کی بات سننا اور ماننا مسلمان پر واجب ہے ان چیزوں میں جو اسے پسند ہوں یا ناپسند ہوں مگر یہ کہ اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دیا جائے تو جائز نہیں لہٰذا اگر کسی گناہ کے کرنے کا حکم دیا جائے تو اس کا سننا اور ماننا اس کے ذمہ نہیں۔　(مسند احمد)

﴿175﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا سَافَرْتُمْ فَلْیَؤُمَّكُمْ اَقْرَاُكُمْ، وَاِنْ كَانَ اَصْغَرَكُمْ، وَاِذَا اَمَّكُمْ فَهُوَ اَمِیْرُكُمْ.

رواہ البزار واسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۲/۲۰۶

حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم سفر کرو تو تمہارا امام وہ ہونا چاہئے جس کو قرآن کریم زیادہ یاد ہو (اور مسائل کو زیادہ جاننے والا ہو) اگرچہ وہ تم میں سب سے چھوٹا ہو اور جب وہ تمہارا نماز میں امام بنا تو وہ تمہارا امیر بھی ہے۔　(بزار، مجمع الزوائد)

فائدہ: بعض دوسری روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے کبھی کسی خاص صفت کی وجہ سے ایسے شخص کو بھی امیر بنایا جن کے ساتھی ان سے افضل تھے جیسا کہ حدیث نمبر ۱۵۶ کے فائدے میں گذر چکا ہے۔

﴿176﴾ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَنْ عَبَدَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَایُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا فَاَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَی الزَّكَاةَ وَسَمِعَ وَاَطَاعَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یُدْخِلُهُ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ وَلَهَا ثَمَانِیَةُ اَبْوَابٍ وَمَنْ عَبَدَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَایُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا وَاَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَی الزَّكَاةَ وَسَمِعَ وَعَصٰی فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی مِنْ اَمْرِهٖ بِالْخِیَارِ اِنْ شَاءَ رَحِمَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ. رواہ احمد والطبرانی ورجال احمد ثقات، مجمع الزوائد ۵/۳۸۹

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی اس طرح عبادت کی کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا، نماز کو قائم کیا، زکوٰۃ ادا کی اور امیر کی بات کو سنا اور مانا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے وہ چاہے گا جنت میں داخل فرمائیں گے۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ اور

جس نے اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کی کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی اور امیر کی بات کو سنا (لیکن) اسے نہ مانا تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے چاہے اس پر رحم فرمائیں چاہے اس کو عذاب دیں۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿177﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغٰى وَجْهَ اللهِ، وَاَطَاعَ الْاِمَامَ، وَاَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ، وَيَاسَرَ الشَّرِيْكَ، وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ، فَاِنَّ نَوْمَهُ وَنَبْهَهُ اَجْرٌ كُلُّهُ، وَاَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْاِمَامَ، وَاَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ، فَاِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ. رواه ابو داؤد، باب فيمن يغزو ويلتمس الدنيا، رقم: ٢٥١٥

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاد میں نکلنا دو قسم پر ہے: جس نے جہاد کے لئے نکلنے میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو مقصود بنایا، امیر کی فرمانبرداری کی، اپنے عمدہ مال کو خرچ کیا، ساتھی کے ساتھ نرمی کا معاملہ کیا اور (ہر قسم کے) فساد سے بچا تو ایسے شخص کا سونا جاگنا سب کا سب ثواب ہے۔ اور جو شخص جہاد میں فخر اور دکھلانے اور لوگوں میں اپنے چرچے کرانے کے لئے نکلا، امیر کی بات نہ مانی اور زمین میں فساد پھیلایا تو وہ جہاد سے خسارے کے ساتھ لوٹے گا۔ (ابوداؤد)

﴿178﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! رَجُلٌ يُرِيْدُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَهُوَ يَبْتَغِيْ عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا اَجْرَ لَهُ، فَاَعْظَمَ ذٰلِكَ النَّاسُ وَقَالُوْا لِلرَّجُلِ: عُدْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَلَعَلَّكَ لَمْ تُفَهِّمْهُ، فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ! رَجُلٌ يُرِيْدُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَهُوَ يَبْتَغِيْ عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا؟ قَالَ: لَا اَجْرَ لَهُ. فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ: عُدْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ لَهُ: لَا اَجْرَ لَهُ.

رواه ابو داؤد، باب فيمن يغدو ويلتمس الدنيا، رقم: ٢٥١٦

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! ایک آدمی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کے لئے اس نیت سے جاتا ہے کہ اسے دنیا کا کچھ سامان مل جائے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے کوئی ثواب نہ ملے گا۔ لوگوں نے اس کو بہت بڑی بات سمجھا اور اس شخص سے کہا تم اس بات کو رسول اللہ ﷺ سے دوبارہ پوچھو شاید تم اپنی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھا نہیں سکے۔ اس شخص نے دوبارہ عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک آدمی جہاد میں اس

نیت سے جاتا ہے کہ اسے دنیا کا کچھ سامان مل جائے گا؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ لوگوں نے اس شخص سے کہا اپنا سوال پھر سے دہراؤ چنانچہ اس شخص نے تیسری مرتبہ پوچھا آپؐ نے تیسری مرتبہ بھی اس سے یہی فرمایا کہ اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ (ابوداؤد)

﴿179﴾ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: وَکَانَ النَّاسُ اِذَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْزِلًا تَفَرَّقُوْا فِی الشِّعَابِ وَالْاَوْدِیَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ تَفَرُّقَکُمْ فِیْ ھٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْاَوْدِیَةِ اِنَّمَا ذٰلِکُمْ مِنَ الشَّیْطَانِ، فَلَمْ یَنْزِلْ بَعْدَذٰلِکَ مَنْزِلًا اِلَّا انْضَمَّ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ حَتّٰی یُقَالَ: لَوْ بُسِطَ عَلَیْھِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّھُمْ۔

رواہ ابوداؤد، باب ما یؤمر من انضمام العسکر وسعتہ، رقم: ۲۶۲۸

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جگہ ٹھہرنے کے لئے پڑاؤ ڈالا کرتے تھے تو صحابہ رضی اللہ عنہم گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر کر ٹھہرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا یہ گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر جانا شیطان کی طرف سے ہے (جو تم کو ایک دوسرے سے جدا رکھنا چاہتا ہے) اس ارشاد کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں بھی ٹھہرتے تمام صحابہ اکٹھے مل جل کر ٹھہرتے یہاں تک کہ انہیں (ایک دوسرے سے قریب قریب دیکھ کر) یوں کہا جانے لگا کہ اگر ان سب پر ایک کپڑا ڈالا جائے تو وہ ان سب کو ڈھانپ لے۔ (ابوداؤد)

﴿180﴾ عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِھَا وَکَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِیَّةً اَوْجَیْشًا بَعَثَھَا مِنْ اَوَّلِ النَّھَارِ، وَکَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا، وَکَانَ یَبْعَثُ تِجَارَتَهٗ مِنْ اَوَّلِ النَّھَارِ، فَاَثْرٰی وَکَثُرَ مَالُهٗ۔ رواہ ابوداؤد، باب فی الابتکار فی السفر، رقم: ۲۶۰۶

حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِھَا ''یا اللہ! میری امت کے لئے دن کے ابتدائی حصہ میں برکت عطاء فرمادیں'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر روانہ فرماتے تو اس کو دن کے ابتدائی حصہ میں روانہ فرماتے۔ حضرت صخر رضی اللہ عنہ جو ایک تاجر تھے اپنا تجارتی مال دن کے ابتدائی حصہ میں ملازمین کے ذریعہ فروخت کے لئے بھیجتے تھے چنانچہ وہ غنی ہو گئے اور ان کا مال بڑھ گیا۔

(ابوداؤد)

فائدہ: حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کا مقصد یہ ہے کہ میری امت کے لوگ دن کے ابتدائی حصہ میں سفر کریں یا کوئی دینی یا دنیوی کام کریں تو اس میں انہیں برکت حاصل ہو۔

﴿181﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِاَكْثَمَ بْنِ الْجَوْنِ الْخُزَاعِيِّ: يَا اَكْثَمُ! اغْزُ مَعَ غَيْرِ قَوْمِكَ يَحْسُنْ خُلُقُكَ، وَتَكْرُمُ عَلٰى رُفَقَائِكَ، يَا اَكْثَمُ! خَيْرُ الرُّفَقَاءِ اَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُمِائَةٍ، وَخَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَنْ يُغْلَبَ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ۔　　رواہ ابن ماجہ، باب السرایا، رقم: ۲۸۲۷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اکثم بن جون خزاعی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: اکثم! اپنی قوم کے علاوہ دوسروں کے ساتھ مل کر بھی جہاد کیا کرو، اس سے تمہارے اخلاق اچھے ہو جائیں گے اور ان اخلاق کی وجہ سے تم اپنے رفقاء اور ساتھیوں کی نظر میں عزت والے ہو جاؤ گے۔ اکثم! (سفر کے لئے) بہترین ساتھی (کم سے کم) چار ہیں اور بہترین سَرِیّہ (چھوٹا لشکر) وہ ہے جو چار سو افراد پر مشتمل ہو اور بہترین جیش (بڑا لشکر) چار ہزار کا ہے۔ بارہ ہزار افراد اپنی تعداد کی کمی کی وجہ سے شکست نہیں کھا سکتے (البتہ دوسری کوئی وجہ شکست کی ہو تو اور بات ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی کسی نافرمانی میں مبتلا ہو جانا وغیرہ)　　(ابن ماجہ)

﴿182﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِيْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَةٍ لَهُ، قَالَ: فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلٰى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ، وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلٰى مَنْ لَا زَادَ لَهُ، قَالَ: فَذَكَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ، حَتّٰى رَاَيْنَا اَنَّهُ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِنَّا فِيْ فَضْلٍ۔　　رواہ مسلم، باب استحباب المؤاساۃ بفضول المال، رقم: ٤٥١٧

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ اچانک ایک صاحب سواری پر آئے اور (اپنی ضرورت کے اظہار کے لئے) دائیں بائیں دیکھنے لگے (تا کہ کسی ذریعہ سے ان کی ضرورت پوری ہو سکے) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس (اپنی ضرورت سے) زائد سواری ہو وہ اُس کو دیدے

جس کے پاس سواری نہ ہو اور جس کے پاس (اپنی ضرورت سے) زائد کھانے پینے کا سامان ہو وہ اُس کو دیدے جس کے پاس کھانے پینے کا سامان نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ اس طرح آپؐ نے مختلف قسم کے مالوں کا ذکر کیا یہاں تک (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب سے) ہمیں یہ احساس ہونے لگا کہ ہم میں سے کسی کا اپنی زائد چیز پر کوئی حق نہیں ہے (بلکہ اس چیز کا حقیقی مستحق وہ شخص ہے جس کے پاس وہ چیز نہیں ہے) (مسلم)

﴿183﴾ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ اَرَادَ اَنْ يَغْزُوَ قَالَ: يَا مَعْشَرَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ! اِنَّ مِنْ اِخْوَانِكُمْ قَوْمًالَيْسَ لَهُمْ مَالٌ وَلَا عَشِيْرَةٌ فَلْيَضُمَّ اَحَدُكُمْ اِلَيْهِ الرَّجُلَيْنِ اَوِ الثَّلَاثَةَ.

(الحديث)۔ رواه ابوداؤد، باب الرجل يتحمل بمال غيره يغزو، رقم:٢٥٣٤

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ پر جانے لگے تو ارشاد فرمایا: مہاجرین وانصار کی جماعت! تمہارے بھائیوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے پاس نہ مال ہے نہ ان کے رشتہ دار ہیں اس لئے تم میں سے ہر ایک ان میں سے دو یا تین کو اپنے ساتھ ملالے۔ (ابوداؤد)

﴿184﴾ عَنِ الْمُطْعِمِ بْنِ الْمِقْدَامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا خَلَّفَ عَبْدٌ عَلٰى اَهْلِهٖ اَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يَرْكَعُهُمَا عِنْدَهُمْ حِيْنَ يُرِيْدُ سَفَرًا.

رواه ابن شيبة حديث ضعيف، الجامع الصغير ٢/٤٩٥، ورد عليه صاحب الاتحاف وملخص كلامه ان الحديث ليس بضعيف، اتحاف السادة ٣/٤٦٥

حضرت مطعم بن مقدام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی جب سفر پر جانے لگے تو سب سے بہتر نائب جسے وہ اپنے اہل وعیال کے پاس چھوڑ کر جائے وہ دو رکعتیں ہیں جو ان کے پاس پڑھ کر جائے۔ (جامع صغیر)

﴿185﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا، وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا. رواه البخاري، باب ما كان النبي ﷺ يتخولهم بالموعظة.....، رقم: ٦٩

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں

کے ساتھ آسانی کا برتاؤ کرو اور ان کے ساتھ سختی کا برتاؤ نہ کرو، خوشخبریاں سناؤ اور نفرت نہ دلاؤ۔ (بخاری)

یعنی لوگوں کو نیک کام کرنے پر اجر وثواب کی خوشخبریاں سناؤ اور ان کو ان کے گناہوں پر ایسا مت ڈراؤ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو کر دین سے دور ہو جائیں۔

﴿186﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ.

رواہ ابوداؤد، باب فی فضل القفل فی الغزو، رقم: ۲۴۸۷

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد سے لوٹ کر آنا بھی جہاد میں جانے کی طرح ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے پر جو اجر وثواب ملتا ہے وہی اجر وثواب اللہ تعالیٰ کے راستہ سے واپس آنے کے بعد مقام پر رہتے ہوئے بھی ملتا ہے جبکہ نیت یہ ہو کہ جس ضرورت کی وجہ سے واپس لوٹا تھا جونہی ضرورت پوری ہو جائے گی یا جب بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ کا بلاوا آجائے گا فوراً اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکل جاؤں گا۔ (مظاہر حق)

﴿187﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْحَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْاَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيْرَاتٍ وَيَقُوْلُ: لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ.

رواہ ابوداؤد، باب فی التکبیر علی کل شرف فی المسیر، رقم: ۲۷۷۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جہاد، حج یا عمرے سے لوٹتے تو ہر بلندی پر تین مرتبہ تکبیر کہتے اس کے بعد یہ کلمات پڑھتے لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہیں، ان کا کوئی شریک نہیں، انہی کے لئے بادشاہت ہے، انہی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہیں۔ ہم واپس ہونے والے

ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اور سجدہ کرنے والے ہیں۔ اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کردیا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور انہوں نے تنہا دشمنوں کو شکست دی۔ (ابوداؤد)

﴿188﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَاهُ اِلَى الْاِسْلَامِ، وَقَالَ لَهُ: يَاعَمْرَوبْنَ مُرَّةَ: اَنَا النَّبِيُّ الْمُرْسَلُ اِلَى الْعِبَادِكَافَّةً اَدْعُوْهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَآمُرُهُمْ بِحَقْنِ الدِّمَاءِ، وَصِلَةِ الْاَرْحَامِ، وَعِبَادَةِ اللهِ، وَرَفْضِ الْاَصْنَامِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، شَهْرٍ مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا، فَمَنْ اَجَابَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ عَصٰى فَلَهُ النَّارُفَآمِنْ بِاللهِ يَاعَمْرُو يُؤَمِّنْكَ اللهُ مِنْ هَوْلِ جَهَنَّمَ، قُلْتُ: اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ، وَآمَنْتُ بِكُلِّ مَا جِئْتَ بِهٖ بِحَلَالٍ وَحَرَامٍ، وَاِنْ اَرْغَمَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا مِنَ الْاَقْوَامِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَرْحَبًا بِكَ يَاعَمْرَوبْنَ مُرَّةَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ، اِبْعَثْنِيْ اِلٰى قَوْمِيْ لَعَلَّ اللهَ اَنْ يَمُنَّ بِيْ عَلَيْهِمْ كَمَا مَنَّ بِكَ عَلَيَّ فَبَعَثَنِيْ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ وَالْقَوْلِ السَّدِيْدِ، وَلَا تَكُنْ فَظًّا وَلَا مُتَكَبِّرًا وَلَا حَسُوْدًا، فَاَتَيْتُ قَوْمِيْ فَقُلْتُ: يَابَنِيْ رِفَاعَةَ، يَا مَعْشَرَ جُهَيْنَةَ، اِنِّيْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اِلَيْكُمْ، اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاُحَذِّرُكُمُ النَّارَ، وَآمُرُكُمْ بِحَقْنِ الدِّمَاءِ، وَصِلَةِ الْاَرْحَامِ، وَعِبَادَةِ اللهِ، وَرَفْضِ الْاَصْنَامِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، شَهْرٍ مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا، فَمَنْ اَجَابَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ عَصٰى فَلَهُ النَّارُ، يَامَعْشَرَ جُهَيْنَةَ، اِنَّ اللهَ –عَزَّوَجَلَّ– جَعَلَكُمْ خِيَارَمَنْ اَنْتُمْ مِنْهُ، وَبَغَّضَ اِلَيْكُمْ فِيْ جَاهِلِيَّتِكُمْ مَا حُبِّبَ اِلٰى غَيْرِكُمْ، مِنْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ، وَيَخْلُفُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ عَلٰى امْرَاَةِ اَبِيْهِ، وَالْغَزَاةِ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَاَجِيْبُوْا هٰذَا النَّبِيَّ الْمُرْسَلَ مِنْ بَنِيْ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ، تَنَالُوْا شَرَفَ الدُّنْيَا وَكَرَامَةَ الْآخِرَةِ، وَسَارِعُوْا فِيْ ذٰلِكَ يَكُنْ لَكُمْ فَضِيْلَةٌ عِنْدَ اللهِ، فَاَجَابُوْهُ اِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا. رواه الطبرانی مختصرا من مجمع الزوائد ٨/ ٤٤١

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دعوت دی اور فرمایا: عمرو بن مُرّہ میں اللہ تعالیٰ کے تمام بندوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ میں انہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں اور میں ان کو حکم دیتا ہوں کہ وہ خون کی حفاظت کریں (کسی کو ناحق قتل نہ کریں) صلہ رحمی کریں، ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں، بتوں کو چھوڑ دیں، بیت اللہ کا حج کریں اور بارہ مہینوں میں سے ایک ماہ رمضان میں روزے رکھیں۔ جو ان باتوں کو مان لے گا اسے

جنت ملے گی اور جو نہیں مانے گا اس کے لئے جہنم ہوگی۔ عمرو! اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ وہ تمہیں جہنم کی ہولناکیوں سے امن عطا فرمائیں گے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بیشک آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور آپ جو حلال وحرام لے کر آئے ہیں میں اس سب پر ایمان لایا۔ اگرچہ یہ بات بہت سی قوموں کو ناگوار گذرے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشی کا اظہار فرمایا اور کہا: عمرو تمہیں مرحبا ہو۔

پھر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ مجھے میری قوم کی طرف بھیج دیں، ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر بھی میرے ذریعہ سے فضل فرمادیں جیسے آپ کے ذریعہ سے مجھ پر فضل فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا اور یہ ہدایات دیں کہ نرمی سے پیش آنا، صحیح اور سیدھی بات کہنا، سخت کلامی اور بدخُلقی سے پیش نہ آنا، تکبر اور حسد نہ کرنا۔ میں اپنی قوم کے پاس آیا اور میں نے کہا: بنی رِفاعہ! جُہینَہ کے لوگو! میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں۔ میں تمہیں جنت کی دعوت دیتا ہوں اور تم کو جہنم سے ڈراتا ہوں۔ اور میں تمہیں اس بات کا حکم دیتا ہوں کہ تم خون کی حفاظت کرو یعنی کسی کو ناحق قتل نہ کرو، صلہ رحمی کرو، ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، بتوں کو چھوڑ دو، بیت اللہ کا حج کرو اور بارہ مہینوں میں سے ایک ماہ رمضان میں روزے رکھو۔ جو ان باتوں کو مان لے گا اسے جنت ملے گی اور جو نہیں مانے گا اس کے لئے دوزخ ہوگی۔ قبیلہ جُہینَہ والو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں عربوں میں سے بہترین قبیلہ بنایا ہے اور جو بری باتیں عرب کے دوسرے قبیلوں کو اچھی لگتی تھیں اللہ تعالیٰ نے زمانہ جاہلیت میں بھی تمہارے دلوں میں ان کی نفرت ڈالی ہوئی تھی مثلاً دوسرے قبیلہ والے دو بہنوں سے اکٹھی شادی کر لیتے تھے اور اپنے باپ کی بیوی سے شادی کر لیتے تھے اور ادب وعظمت والے مہینے میں جنگ کر لیتے تھے (اور تم یہ غلط کام زمانہ جاہلیت میں بھی نہیں کرتے تھے) لہٰذا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بھیجے ہوئے رسول کی بات مان لو جن کا تعلق بنی لُؤی بن غالب قبیلہ سے ہے تو تم دنیا کی شرافت اور آخرت کی عزت پالو گے۔ تم ان کی بات قبول کرنے میں جلدی کرو تمہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں سے (اسلام میں پہل کرنے کی) فضیلت حاصل ہوگی چنانچہ ان کی دعوت پر ایک آدمی کے علاوہ ساری قوم مسلمان ہوگئی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: ادب وعظمت والے مہینے چار تھے جن میں عرب جنگ نہیں کرتے تھے۔محرم، رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ۔ (تفسیر ابن کثیر)

﴿189﴾ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى، فَاِذَا قَدِمَ، بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ، فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ.

رواه مسلم، باب استحباب ركعتين في المسجد......، رقم: ١٦٥٩

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ دن میں چاشت کے وقت سفر سے واپس تشریف لاتے اور آنے کے بعد پہلے مسجد جاتے، دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر مسجد میں بیٹھتے۔ (مسلم)

﴿190﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ (لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ) :اِئْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

رواه البخاري باب الهبة المقبوضة وغير المقبوضة......رقم: ٢٦٠٤

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ہم (سفر سے واپس) مدینہ آگئے تو رسول اللہ ﷺ نے (مجھ سے) ارشاد فرمایا: مسجد جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو۔ (بخاری)

﴿191﴾ عَنْ شِهَابِ بْنِ عَبَّادٍ رَحِمَهُ اللهُ اَنَّهُ سَمِعَ بَعْضَ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاشْتَدَّ فَرَحُهُمْ بِنَا، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَى الْقَوْمِ اَوْسَعُوْا لَنَا فَقَعَدْنَا، فَرَحَّبَ بِنَا النَّبِيُّ ﷺ وَدَعَا لَنَا، ثُمَّ نَظَرَ اِلَيْنَا، فَقَالَ: مَنْ سَيِّدُكُمْ وَزَعِيْمُكُمْ؟ فَاَشَرْنَا بِاَجْمَعِنَا اِلَى الْمُنْذِرِ بْنِ عَائِذٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَهٰذَا الْاَشَجُّ؟ فَكَانَ اَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ عَلَيْهِ هٰذَا الْاِسْمُ بِضَرْبَةٍ لِوَجْهِهٖ بِحَافِرِ حِمَارٍ، قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَتَخَلَّفَ بَعْدَ الْقَوْمِ، فَعَقَلَ رَوَاحِلَهُمْ وَضَمَّ مَتَاعَهُمْ، ثُمَّ اَخْرَجَ عَيْبَتَهٗ فَاَلْقٰى عَنْهُ ثِيَابَ السَّفَرِ وَلَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهٖ، ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ بَسَطَ النَّبِيُّ ﷺ رِجْلَهٗ وَاتَّكَاَ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ الْاَشَجُّ اَوْسَعَ الْقَوْمُ لَهٗ، وَقَالُوْا: هٰهُنَا يَا اَشَجُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوٰى قَاعِدًا وَقَبَضَ رِجْلَهٗ: هٰهُنَا يَا اَشَجُّ فَقَعَدَ عَنْ يَمِيْنِ النَّبِيِّ ﷺ فَرَحَّبَ بِهٖ وَاَلْطَفَهٗ، وَسَاَلَهٗ عَنْ بِلَادِهٖ، وَسَمّٰى لَهٗ قَرْيَةً قَرْيَةَ الصَّفَا وَالْمُشَقَّرِ وَغَيْرَ ذٰلِكَ مِنْ قُرٰى هَجَرَ، فَقَالَ: بِاَبِيْ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ! لَاَنْتَ اَعْلَمُ بِاَسْمَاءِ قُرَانَا مِنَّا، فَقَالَ: اِنِّيْ قَدْ وَطِئْتُ بِلَادَكُمْ وَفُسِحَ

لِیْ فِیْھَا قَالَ: ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَی الْاَنْصَارِ فَقَالَ: یَامَعْشَرَ الْاَنْصَارِ! اَکْرِمُوْا اِخْوَانَکُمْ فَاِنَّھُمْ اَشْبَاھُکُمْ فِی الْاِسْلَامِ، اَشْبَهُ شَیْءٍ بِکُمْ اَشْعَارًا، وَاَبْشَارًا، اَسْلَمُوْا طَائِعِیْنَ غَیْرَ مُکْرَھِیْنَ وَلَا مَوْتُوْرِیْنَ اِذْ اَبٰی قَوْمٌ اَنْ یُسْلِمُوْا حَتّٰی قُتِلُوْا، قَالَ: فَلَمَّا اَنْ اَصْبَحُوْا قَالَ: کَیْفَ رَاَیْتُمْ کَرَامَةَ اِخْوَانِکُمْ لَکُمْ وَضِیَافَتَھُمْ اِیَّاکُمْ؟ قَالُوْا: خَیْرُ اِخْوَانٍ، اَلَانُوْا فِرَاشَنَا، وَاَطَابُوْا مَطْعَمَنَا، وَبَاتُوْا وَاَصْبَحُوْا یُعَلِّمُوْنَنَا کِتَابَ رَبِّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَسُنَّةَ نَبِیِّنَا ﷺ، فَاَعْجَبَتِ النَّبِیَّ ﷺ وَفَرِحَ بِھَا، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا رَجُلًا رَجُلًا، فَعَرَضْنَا عَلَیْهِ مَا تَعَلَّمْنَا وَعُلِّمْنَا فَمِنَّا مَنْ عُلِّمَ التَّحِیَّاتِ وَاُمَّ الْکِتَابِ وَالسُّوْرَةَ وَالسُّوْرَتَیْنِ وَالسُّنَنَ.

(الحدیث)۔ رواہ احمد ۳/۴۳۲

حضرت شہاب بن عبادؒ فرماتے ہیں قبیلہ عبد قیس کا جو وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گیا تھا ان میں سے ایک صاحب کو اپنے سفر کی تفصیل بتاتے ہوئے اس طرح سنا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہمارے آنے کی وجہ سے مسلمانوں کو انتہائی خوشی ہوئی۔ جس وقت ہم رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں پہنچے لوگوں نے ہمارے لئے جگہ کشادہ کر دی، ہم وہاں بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خوش آمدید کہا اور دعا دی۔ پھر ہماری طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا: تمہارا سردار اور ذمہ دار کون ہے؟ ہم سب نے مُنذِر بن عائذ کی طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ اَشج یعنی زخم کے نشان والے تمہارے سردار ہیں؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں (اَشج اُسے کہتے ہیں جس کے سر یا چہرے پر کسی زخم کا نشان ہو) ان کے چہرے پر گدھے کے کُھر لگنے کے زخم کا نشان تھا اور یہ سب سے پہلا دن تھا جس میں ان کا نام اَشج پڑا۔ یہ ساتھیوں سے پیچھے ٹھہر گئے تھے انہوں نے ساتھیوں کی سواریوں کو باندھا اور ان کا سامان سنبھالا۔ پھر اپنی گٹھری نکالی اور سفر کے کپڑے اتار کر صاف کپڑے پہنے پھر رسول اللہ ﷺ کی طرف چل دیئے۔ (اس وقت) رسول اللہ ﷺ پیر مبارک پھیلا کر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ جب حضرت اشج رضی اللہ عنہ آپ کے قریب آئے تو لوگوں نے ان کے لئے جگہ بنادی اور کہا: اشج! یہاں بیٹھیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاؤں سمیٹ کر سیدھے بیٹھ گئے۔ اور فرمایا اشج یہاں آؤ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی دائیں طرف بیٹھ گئے۔ آپؐ نے انہیں خوش آمدید فرمایا اور شفقت کا معاملہ فرمایا۔ ان سے ان کے علاقوں کے بارے میں دریافت فرمایا اور ہجر کی ایک ایک بستی صفا،

مُشَقَّر وغیرہ کا ذکر کیا۔ حضرت اشج رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ تو ہماری بستیوں کے نام ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے لئے تمہارے علاقے کھول دیئے گئے ہیں اُن میں چلا پھرا ہوں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے انصار! اپنے بھائیوں کا اکرام کرو کیونکہ یہ تمہاری طرح مسلمان ہیں ان کے بالوں اور کھالوں کی رنگت تم سے بہت زیادہ ملتی جلتی بھی ہے۔ اپنی خوشی سے اسلام لائے ہیں ان پر زبردستی نہیں کی گئی اور یہ بھی نہیں کہ (مسلمانوں کے لشکر نے حملہ کر کے ان پر غلبہ پالیا ہو اور) ان کا تمام مال، مالِ غنیمت بنالیا ہو یا انہوں نے اسلام سے انکار کیا ہو اور انہیں قتل کیا گیا ہو۔ (وہ وفد انصار کے ہاں رہا) پھر جب صبح ہوئی تو آپؐ نے دریافت فرمایا: تم نے اپنے بھائیوں کے اکرام اور مہمان نوازی کو کیسا پایا؟ انہوں نے کہا: بہت اچھے بھائی ہیں، ہمیں نرم بستر پیش کئے، عمدہ کھانے کھلائے اور صبح وشام ہمیں ہمارے رب کی کتاب اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں سکھائیں۔ آپؐ کو یہ بات پسند آئی اور اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے۔ پھر آپؐ نے ہم میں سے ایک ایک آدمی کی طرف توجہ فرمائی۔ جو ہم نے سیکھا تھا اور جو ہمیں سکھایا گیا تھا وہ ہم نے آپؐ کو بتایا۔ ہم میں سے کسی کو التحیات، کسی کو سورۂ فاتحہ، کسی کو ایک سورت، کسی کو دو سورتیں اور کسی کو کئی سنتیں سکھائی گئی تھیں۔ (مسند احمد)

﴿192﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهِ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَوَّلَ اللَّيْلِ۔ رواہ ابوداؤد، باب فی الطروق، رقم: ۲۷۷۷

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر سے واپس آنے والے مرد کے لئے اپنے گھر والوں کے پاس پہنچنے کا بہترین وقت رات کا ابتدائی حصہ ہے (یہ اس صورت میں ہے کہ گھر والوں کو آنے کے بارے میں پہلے سے علم ہو یا قریب کا سفر ہو)۔

(ابوداؤد)

﴿193﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا اَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ، اَنْ يَاْتِيَ اَهْلَهُ طُرُوْقًا۔ رواہ مسلم، باب کراھة الطروق......، رقم: ٤٩٦٧

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: جب کسی انسان کی گھر سے غیر حاضری کا زمانہ زیادہ ہوجائے یعنی اس کو سفر میں زیادہ دن لگ جائیں تو وہ (اچانک) رات کو اپنے گھر نہ جائے۔ (مسلم)

فائدہ: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ طویل سفر کے بعد اچانک رات کے وقت گھر جانا مناسب نہیں کہ اس صورت میں گھر والے پہلے سے ذہنی طور پر استقبال کے لئے تیار نہ ہوں گے البتہ اگر آنے کا علم پہلے سے ہو تو رات کے وقت جانے میں کوئی حرج نہیں۔

(نووی، بخاری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لایعنی سے بچنا

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ط اِنَّ الشَّیْطَانَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ ط اِنَّ الشَّیْطَانَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا﴾ [بنی اسرائیل: ۵۳]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور آپ میرے بندوں سے فرما دیجئے کہ وہ ایسی بات کہا کریں جو بہتر ہو (اس میں کسی کی دل آزاری نہ ہوتی ہو) کیونکہ شیطان دل آزار بات کی وجہ سے آپس میں لڑا دیتا ہے واقعی شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ (بنی اسرائیل)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾ [المؤمنون: ۳]

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی ایک صفت یہ ارشاد فرمائی کہ وہ لوگ بے کار لایعنی باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔ (مؤمنون)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَیْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّ تَحْسَبُوْنَهٗ هَیِّنًا ق وَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمٌ ر وَلَوْ لَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا یَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ق سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ د یَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖ اَبَدًا اِنْ

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ [النور: ١٥-١٧]

(منافقوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر ایک مرتبہ تہمت لگائی، بعض بھولے بھالے مسلمان بھی سنی سنائی اس افواہ کا تذکرہ کرنے لگے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم اس وقت عذاب کے مستحق ہو جاتے جب کہ تم اپنی زبانوں سے اس خبر کو ایک دوسرے سے نقل کر رہے تھے اور اپنے منہ سے ایسی باتیں کہہ رہے تھے جن کی حقیقت کا تم کو بالکل علم نہ تھا اور تم اس کو معمولی بات سمجھ رہے تھے (کہ اس میں کوئی گناہ نہیں ہے) حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی سخت بات تھی۔ اور جب تم نے اس بہتان کو سنا تھا تو اس بہتان کو سنتے ہی یوں کیوں نہ کہا کہ ہمیں تو ایسی بات کا زبان سے نکالنا بھی مناسب نہیں۔ اللہ کی پناہ! یہ تو بڑا بہتان ہے۔ مسلمانو! اللہ تعالیٰ تم کو نصیحت کرتے ہیں کہ اگر تم ایمان والے ہو تو آئندہ پھر کبھی ایسی حرکت نہ کرنا (کہ بغیر تحقیق کے غلط خبریں اڑاتے پھرو)۔ (نور)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا﴾ [الفرقان: ٧٢]

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی ایک صفت یہ بیان فرمائی ہے: اور وہ بیہودہ باتوں میں شامل نہیں ہوتے اور اگر اتفاقاً بیہودہ مجلسوں کے پاس سے گزریں تو سنجیدگی اور شرافت کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔ (فرقان)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ﴾ [القصص: ٥٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب کوئی بیہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ (قصص)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ﴾ [الحجرات: ٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مسلمانو! اگر کوئی شریر تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے (جس میں کسی کی شکایت ہو) تو اس خبر کی خوب چھان بین کر لیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اس کی بات پر اعتماد

کر کے کسی قوم کو نادانی سے کوئی نقصان پہنچادو پھر تمہیں اپنے کیے پر پچھتانا پڑے۔ (حجرات)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴾ [ق:١٨]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: انسان جو بھی کوئی لفظ زبان سے نکالتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ انتظار میں تیار بیٹھا ہے (جو اُسے فوراً لکھ لیتا ہے)۔ (ق)

احادیثِ نبویہ

﴿ 1 ﴾ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالَا يَعْنِيْهِ. رواه الترمذی وقال: هذاحدیث غریب، باب حدیث من حسن اسلام المرء، رقم: ۲۳۱۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے اسلام کی خوبی اور کمال یہ ہے کہ وہ فضول کاموں اور باتوں کو چھوڑ دے۔ (ترمذی)

فائدہ: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ بے ضرورت باتیں نہ کرنا اور فضول مشغلوں سے بچنا کمالِ ایمان کی نشانی ہے اور آدمی کے اسلام کی رونق وزینت ہے۔

﴿ 2 ﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ يَضْمَنْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ. رواه البخاری، باب حفظ اللسان، رقم: ٦٤٧٤

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھے اپنے دونوں جبڑوں اور دونوں ٹانگوں کے درمیان والے اعضاء کی ذمہ داری دے دے (کہ وہ زبان اور شرمگاہ کو غلط استعمال نہیں کرے گا) تو میں اس کے لئے جنت کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ (بخاری)

﴿ 3 ﴾ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَخْبِرْنِيْ بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَمْلِكْ هٰذَا وَأَشَارَ إِلٰى لِسَانِهِ.

رواه الطبرانی باسنادین واحدهما جید، مجمع الزوائد ١٠/٥٣٦

تو سیدھی رہے گی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہوجائیں گے (اور پھر اس کی سزا بھگتنی پڑے گی)۔ (ترمذی)

﴿ 10 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ، قَالَ: تَقْوَی اللهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ، وَسُئِلَ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ، قَالَ: الْفَمُ وَالْفَرْجُ۔

رواه الترمذي وقال: هذا حديث صحيح غريب، باب ماجاء في حسن الخلق، رقم: ٢٠٠٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کس عمل کی وجہ سے لوگ جنت میں زیادہ داخل ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: تقویٰ (اللہ تعالیٰ کا ڈر) اور اچھے اخلاق۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کس عمل کی وجہ سے لوگ جہنم میں زیادہ جائیں گے؟ ارشاد فرمایا: منہ اور شرمگاہ (کا غلط استعمال)۔ (ترمذی)

﴿ 11 ﴾ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللهِ! عَلِّمْنِیْ عَمَلًا یُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ فِیْ اَمْرِهٖ اِیَّاهُ بِالْاِعْتَاقِ وَفَکِّ الرَّقَبَةِ وَالْمِنْحَةِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ: فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِکَ فَکُفَّ لِسَانَکَ اِلَّا مِنْ خَیْرٍ۔

رواه البيهقي في شعب الايمان ٤/٢٣٩

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہات کے رہنے والے (صحابی) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتادیجئے جو مجھے جنت میں داخل کردے؟ رسول اللہ ﷺ نے چند اعمال ارشاد فرمائے جس میں غلام کا آزاد کرنا، قرضدار کو قرض کے بوجھ سے آزاد کرانا اور جانور کے دودھ سے فائدہ اٹھانے کے لئے دوسرے کو دینا تھا اس کے علاوہ دوسرے کام بھی بتلائے۔ پھر ارشاد فرمایا: اگر یہ نہ ہو سکے تو اپنی زبان کو بھلی بات کے علاوہ بولنے سے روکے رکھو۔ (بیہقی)

﴿ 12 ﴾ عَنْ اَسْوَدَ بْنِ اَصْرَمَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللهِ اَوْصِنِیْ، قَالَ: تَمْلِکُ یَدَکَ، قُلْتُ: فَمَاذَا اَمْلِکُ اِذَا لَمْ اَمْلِکْ یَدِیْ؟ قَالَ: تَمْلِکُ لِسَانَکَ، قُلْتُ: فَمَاذَا اَمْلِکُ اِذَا لَمْ اَمْلِکْ لِسَانِیْ؟ قَالَ: لَا تَبْسُطْ یَدَکَ اِلَّا اِلٰی خَیْرٍ وَلَا تَقُلْ بِلِسَانِکَ اِلَّا مَعْرُوْفًا۔

رواه الطبراني و اسناده حسن، مجمع الزوائد ١٠/٥٣٨

حضرت اسود بن اصرم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرما دیجئے! ارشاد فرمایا: اپنے ہاتھ کو قابو میں رکھو (کہ اس سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے) میں نے عرض کیا: اگر میرا ہاتھ ہی میرے قابو میں نہ رہے تو پھر اور کیا چیز قابو میں رہ سکتی ہے؟ یعنی ہاتھ تو میرے قابو میں رہ سکتا ہے۔ ارشاد فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھو میں نے عرض کیا اگر میری زبان ہی قابو میں نہ رہے تو پھر اور کیا چیز قابو میں رہ سکتی ہے؟ یعنی زبان تو میرے قابو میں رہ سکتی ہے۔ ارشاد فرمایا: تو پھر تم اپنے ہاتھ کو بھلے کام کے لئے ہی بڑھاؤ اور اپنی زبان سے بھلی بات ہی کہو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 13 ﴾ عَنْ اَسْلَمَ رَحِمَهُ اللهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِطَّلَعَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ يَمُدُّ لِسَانَهُ قَالَ، مَا تَصْنَعُ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ؟ قَالَ: اِنَّ هٰذَا الَّذِيْ اَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ، اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْجَسَدِ اِلَّا يَشْكُوْ ذَرَبَ اللِّسَانِ عَلٰى حِدَّتِهِ۔

رواه البيهقي في شعب الايمان ٤/٢٤٤

حضرت اسلمؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نظر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر پڑی تو (دیکھا کہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی زبان کو کھینچ رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اللہ کے رسول کے خلیفہ! آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہی زبان مجھے ہلاکت کی جگہوں میں لے آئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جو زبان کی بدگوئی اور تیزی کی شکایت نہ کرتا ہو۔ (بیہقی)

﴿ 14 ﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَجُلاً ذَرِبَ اللِّسَانِ عَلٰى اَهْلِيْ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ قَدْ خَشِيْتُ اَنْ يُدْخِلَنِيْ لِسَانِي النَّارَ قَالَ: فَاَيْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ؟ اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةً۔ رواه احمد ٥/٣٩٧

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری زبان میرے گھر والوں پر بہت چلتی تھی یعنی میں ان کو بہت برا بھلا کہتا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ڈر ہے کہ میری زبان مجھ کو جہنم میں داخل کر دے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر استغفار کہاں گیا؟ (یعنی استغفار کیوں نہیں کرتے جس سے تمہاری زبان کی اصلاح ہو جائے) میں تو دن میں

سومرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ (مسند احمد)

﴿ 15 ﴾ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَيْمَنُ امْرِئٍ وَاَشْاَمُهُ مَابَيْنَ لَحْيَيْهِ. رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ١٠/٥٣٨

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی نیک بختی اور بدبختی اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے یعنی زبان کا صحیح استعمال نیک بختی اور غلط استعمال بدبختی کا ذریعہ ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 16 ﴾ عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ يَقُوْلُ: بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: رَحِمَ اللهُ عَبْدًا تَكَلَّمَ فَغَنِمَ اَوْسَكَتَ فَسَلِمَ. رواه البيهقي في شعب الايمان ٤/٢٤١

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندہ پر رحم فرمائیں جو اچھی بات کرے اور دنیا و آخرت میں اس کا فائدہ اٹھائے یا خاموش رہے اور زبان کی لغزشوں سے بچ جائے۔ (بیہقی)

﴿ 17 ﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَمَتَ نَجَا. رواه الترمذي وقال: هذا حديث غريب، باب حديث من كان يؤمن بالله......، رقم: ٢٥٠١

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چپ رہا وہ نجات پا گیا۔ (ترمذی)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے بری اور فضول باتوں سے زبان کو روکے رکھا اسے دنیا اور آخرت کی بہت سی آفتوں، مصیبتوں اور نقصانات سے نجات مل گئی کیونکہ عام طور پر انسان جن آفتوں میں مبتلا ہوتا ہے ان میں سے اکثر کا ذریعہ زبان ہی ہوتی ہے۔ (مرقاۃ)

﴿ 18 ﴾ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَطَّانَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: لَقِيْتُ اَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَوَجَدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا بِكِسَاءٍ اَسْوَدَ وَحْدَهُ فَقَالَ: يَا اَبَاذَرٍّ مَا هٰذِهِ الْوَحْدَةُ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ وَاِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوْتِ وَالسُّكُوْتُ خَيْرٌ مِنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ.

رواه البيهقي في شعب الايمان ٤/٢٥٦

حضرت عمران بن حطانؒ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان کو مسجد میں اس حالت میں دیکھا کہ ایک کالی کملی لپیٹے ہوئے اکیلے بیٹھے ہیں۔ میں نے عرض کیا: ابوذر! یہ تنہائی اور یکسوئی کیسی ہے یعنی آپ نے بالکل اکیلے اور سب سے الگ تھلگ رہنا کیوں اختیار فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: برے ساتھی کے ساتھ بیٹھنے سے اکیلے رہنا اچھا ہے اور اچھے ساتھی کے ساتھ بیٹھنا تنہائی سے بہتر ہے۔ اور کسی کو اچھی باتیں بتانا خاموشی سے بہتر ہے اور بری باتیں بتانے سے بہتر خاموش رہنا ہے۔ (بیہقی)

﴿ 19 ﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْصِنِیْ، فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِہٖ اِلٰی اَنْ قَالَ: عَلَیْکَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّہٗ مَطْرَدَۃٌ لِلشَّیْطَانِ وعَوْنٌ لَکَ عَلٰی اَمْرِ دِیْنِکَ، قُلْتُ: زِدْنِیْ، قَالَ: اِیَّاکَ وَ کَثْرَۃَ الضِّحْکِ فَاِنَّہٗ یُمِیْتُ الْقَلْبَ وَیَذْھَبُ بِنُوْرِ الْوَجْہِ. (وھو بعض الحدیث) رواہ البیھقی فی شعب الایمان ٤/٢٤٢

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرما دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیادہ وقت خاموش رہا کرو۔ (کہ بلاضرورت کوئی بات نہ ہو) یہ بات شیطان کو دور کرتی ہے اور دین کے کاموں میں مددگار ہوتی ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: مجھے کچھ اور وصیت فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زیادہ ہنسنے سے بچتے رہنا کیونکہ یہ عادت دل کو مردہ کر دیتی ہے اور چہرے کے نور کو ختم کر دیتی ہے۔ (بیہقی)

﴿ 20 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَقِیَ اَبَاذَرٍّ فَقَالَ: یَا اَبَا ذَرٍّ! اَلاَ أَدُلُّکَ عَلٰی خَصْلَتَیْنِ ھُمَا اَخَفُّ عَلَی الظَّھْرِ وَاَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ مِنْ غَیْرِھِمَا؟ قَالَ: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ: عَلَیْکَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ وَطُوْلِ الصَّمْتِ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ مَا عَمِلَ الْخَلاَ ئِقُ بِمِثْلِھِمَا. (الحدیث) رواہ البیھقی ٤/٢٤٢

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوذر کیا میں تمہیں ایسی دو خصلتیں نہ بتا دوں جن پر

عمل کرنا بہت آسان ہے اور اعمال کے ترازو میں دوسرے اعمال کی بہ نسبت زیادہ بھاری ہیں؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ضرور بتلا دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھے اخلاق اور زیادہ خاموش رہنے کی عادت بنالو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے تمام مخلوقات کے اعمال میں ان دو عملوں جیسے اچھے کوئی عمل نہیں۔ (بیہقی)

﴿ 21 ﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَكُلُّ مَا نَتَكَلَّمُ بِهِ يُكْتَبُ عَلَيْنَا؟ فَقَالَ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ، وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ فِي النَّارِ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ، إِنَّكَ لَنْ تَزَالَ سَالِمًا مَا سَكَتَّ فَإِذَا تَكَلَّمْتَ كُتِبَ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ. قلت: رواه الترمذی، باختصار من قوله: إِنَّكَ لَنْ تَزَالَ إلى آخره

رواه الطبرانی باسنادین ورجال احدهما ثقات، مجمع الزّوائد ١٠/٥٣٨

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: جو بات بھی ہم کرتے ہیں کیا یہ سب ہمارے اعمال نامہ میں لکھی جاتی ہیں (اور کیا ان پر بھی پکڑ ہوگی)؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تجھ کو تیری ماں روئے! (اچھی طرح جان لو کہ) لوگوں کو ناک کے بل دوزخ میں گرانے والی ان کی زبان ہی کی بری باتیں ہوں گی۔ اور جب تک تم خاموش رہو گے (زبان کی آفت سے) بچے رہو گے اور جب کوئی بات کرو گے تو تمہارے لئے اجر یا گناہ لکھا جائے گا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: ''تجھ کو تیری ماں روئے'' عربی محاورہ کے مطابق یہ پیار کا کلمہ ہے بددعا نہیں ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَكْثَرُ خَطَايَا ابْنِ آدَمَ فِي لِسَانِهِ. (وهو طرف من الحديث) رواه الطبرانی ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ١٠/٥٣٨

﴿ 22 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَكْثَرُ خَطَايَا ابْنِ آدَمَ فِي لِسَانِهِ. (وهو طرف من الحديث)

رواه الطبرانی ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد، ١٠/٥٣٨

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: انسان کی اکثر غلطیاں اس کی زبان سے ہوتی ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 23 ﴾ عَنْ اَمَةِ بْنَةِ اَبِي الْحَكَمِ الْغِفَارِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَدْنُوْ مِنَ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَايَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا قِيْدُ ذِرَاعٍ فَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ فَيَتَبَاعَدُ مِنْهَا اَبْعَدَ مِنْ صَنْعَاءَ۔ رواه احمد ورجاله رجال الصحيح غير محمد بن اسحاق وقد وثق،مجمع الزوائد ١٠/٥٣٣

حضرت ابوالحکم غفاریہ کی صاحبزادی کی باندی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایک شخص جنت کے اتنے قریب ہوجاتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر کوئی ایسا بول بول دیتا ہے جس کی وجہ سے جنت سے اس سے بھی زیادہ دور ہوجاتا ہے جتنا (مدینہ سے یمن کا شہر) صنعاء دور ہے۔

(مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿ 24 ﴾ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ مَايَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ، وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ۔

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في قلة الكلام، رقم: ٢٣١٩

حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے والی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کو وہ بہت زیادہ اہم نہیں سمجھتا لیکن اس بات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے اس سے راضی ہونے کا فیصلہ فرمادیتے ہیں۔ اور تم میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کو وہ بہت زیادہ اہم نہیں سمجھتا لیکن اس بات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے اس سے ناراض ہونے کا فیصلہ فرمادیتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 25 ﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يُرِيْدُ بِهَا بَاْسًا اِلَّا لِيُضْحِكَ بِهَا الْقَوْمَ فَاِنَّهُ لَيَقَعُ مِنْهَا اَبْعَدَ مِنَ السَّمَاءِ۔ رواه احمد ٣/٣٨

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: آدمی صرف لوگوں کو ہنسانے کے لئے کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا لیکن اس کی وجہ سے جہنم میں زمین آسمان کے درمیانی فاصلہ سے بھی زیادہ گہرائی میں پہنچ جاتا ہے۔ (مسند احمد)

﴿ 26 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالاً يَهْوِيْ بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ۔ رواه البخاري،باب حفظ اللسان، رقم: ٦٤٧٨

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کو وہ اہم بھی نہیں سمجھتا لیکن اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرمادیتے ہیں اور بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کی وہ پرواہ بھی نہیں کرتا لیکن اس کی وجہ سے جہنم میں گرجاتا ہے۔ (بخاری)

﴿ 27 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ مَا فِيْهَا يَهْوِيْ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

رواه مسلم،باب حفظ اللسان، رقم: ٧٤٨٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ کبھی بے سوچے سمجھے کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے مشرق ومغرب کے درمیانی فاصلہ سے بھی زیادہ دور دوزخ میں جا گرتا ہے۔ (مسلم)

﴿ 28 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرٰى بِهَا بَأْسًا يَهْوِيْ بِهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فِي النَّارِ۔ رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب،باب ماجاء من تكلم بالكلمة......،رقم: ٢٣١٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کوئی بات کہہ دیتا ہے اور اس کے کہنے میں حرج نہیں سمجھتا لیکن اس کی وجہ سے جہنم میں ستر سال کی مسافت کے برابر (نیچے) گرجاتا ہے۔ (ترمذی)

﴿ 29 ﴾ عَنْ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَقَدْ أُمِرْتُ اَنْ اَتَجَوَّزَ فِي الْقَوْلِ فَاِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَيْرٌ۔

(رواه ابوداؤد، باب ماجاء في التشدق في الكلام، رقم: ٥٠٠٨)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مجھے مختصر بات کرنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ مختصر بات کرنا ہی بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

﴿ 30 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَصْمُتْ۔ (الحديث) رواه البخاري، باب حفظ اللسان، رقم ٦٤٧٥

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اُس کو چاہئے کہ خیر کی بات کہے یا خاموش رہے۔ (بخاری)

﴿ 31 ﴾ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَلَامُ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ، اَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ اَوْ ذِكْرُ اللهِ۔ رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب منه حديث كل كلام ابن آدم عليه لا له، الجامع الصحيح لسنن الترمذي، رقم: ٢٤١٢

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی کا حکم کرنے یا برائی سے روکنے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے علاوہ انسان کی تمام باتیں اس پر وبال ہیں یعنی پکڑ کا ذریعہ ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 32 ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تُكْثِرِ الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ، فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ، وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ۔ رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب منه النهي عن كثرة الكلام الا بذكر الله، رقم ٢٤١١

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ زیادہ باتیں نہ کیا کرو، کیونکہ اس سے دل میں سختی (اور بے حسی) پیدا ہوتی ہے اور لوگوں میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور وہ آدمی ہے جس کا دل سخت ہو۔ (ترمذی)

﴿ 33 ﴾ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلاَثًا: قِيْلَ وَقَالَ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ۔

رواه البخاري، باب قول اللهِ عزوجل لا يسالون الناس الحافا، رقم: ١٤٧٧

حضرت مُغیرہ بن شُعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تین چیزوں کو ناپسند فرمایا ہے۔ ایک (بے فائدہ) اِدھر اُدھر کی باتیں کرنا، دوسرے مال کو ضائع کرنا، تیسرے زیادہ سوالات کرنا۔ (بخاری)

﴿ 34 ﴾ عَنْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا، كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ۔ رواه ابو داؤد، باب في ذي الوجهين، رقم: ٤٨٧٣

حضرت عمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں جس شخص کے دو رُخ ہوں (یعنی منافق کی طرح مختلف لوگوں سے مختلف قسم کی باتیں کرے) تو قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔ (ابوداؤد)

﴿ 35 ﴾ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ مُرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ: آمِنْ بِاللهِ وَقُلْ خَيْرًا، يُكْتَبُ لَكَ وَلَا تَقُلْ شَرًّا فَيُكْتَبُ عَلَيْكَ۔

رواه الطبراني في الاوسط، مجمع الزّوائد ١٠/٥٣٩

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور بھلی بات کہو، تمہارے لئے اجر لکھا جائے گا اور بری بات نہ کہو تمہارے لئے گناہ لکھا جائے گا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 36 ﴾ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: وَيْلٌ لِلَّذِيْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ، وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ۔ رواه الترمذي وقال:

هذاحديث حسن، باب ماجاء من تكلم بالكلمة ليضحك الناس، رقم: ٢٣١٥

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اس شخص کے لئے بربادی ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولے۔ اس کے لئے تباہی ہے، اس کے لئے تباہی ہے۔ (ترمذی)

﴿ 37 ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهٖ۔ رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن جيد غريب، باب ماجاء في الصدق والكذب، رقم: ١٩٧٢

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔ (ترمذی)

﴿ 38 ﴾ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَسِيْدِ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: كَبُرَتْ خِيَانَةً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاكَ حَدِيْثًا هُوَ لَكَ بِهٖ مُصَدِّقٌ وَاَنْتَ لَهٗ بِهٖ كَاذِبٌ۔

رواه ابوداؤد، باب في المعاريض، رقم: ٤٩٧١

حضرت سفیان بن اسید حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی جھوٹی بات بیان کرو حالانکہ وہ تمہاری اس بات کو سچا سمجھتا ہو۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جھوٹ اگرچہ بہت سنگین گناہ ہے لیکن بعض صورتوں میں اس کی سنگینی اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ ان میں سے ایک صورت یہ بھی ہے کہ ایک شخص تم پر پورا اعتماد کرے اور تم اس کے اعتماد سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اس سے جھوٹ بولو اور اس کو دھوکا دو۔

﴿ 39 ﴾ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا اِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ۔ رواه احمد ٥/٢٥٢

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن میں پیدائشی طور پر ساری خصلتیں ہوسکتی ہیں (خواہ اچھی ہوں یا بُری) البتہ خیانت اور جھوٹ کی (بُری) عادت نہیں ہوسکتی۔ (مسند احمد)

﴿ 40 ﴾ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهٗ قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقِيْلَ لَهٗ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِيْلًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقِيْلَ لَهٗ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا؟ قَالَ: لَا۔ رواه الامام مالك في الموطا، ماجاء في الصدق والكذب ص ٧٣٢

حضرت صفوان بن سلیمؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کیا مؤمن بزدل ہوسکتا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ہوسکتا ہے۔ پھر پوچھا گیا: کیا بخیل ہوسکتا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ہوسکتا ہے۔ پھر پوچھا گیا: کیا جھوٹا ہوسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ (مؤطا)

﴿ 41 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَقَبَّلُوْا لِيْ سِتًّا، اَتَقَبَّلُ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ قَالُوْا: مَا هِيَ؟ قَالَ: اِذَا حَدَّثَ اَحَدُكُمْ فَلاَ يَكْذِبْ، وَاِذَا وَعَدَ فَلاَ يُخْلِفْ، وَاِذَا اؤْتُمِنَ فَلاَ يَخُنْ، وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ، وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ۔

رواه ابويعلى ورجاله رجال الصحيح الا ان يزيد بن سنان لم يسمع من انس،وفي الحاشية: رواه ابويعلى وفيه سعيد اوسعد بن سنان وليس فيه يزيد بن سنان وهو حسن الحديث، مجمع الزّوائد ١٠/٥٤١

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے بارے میں مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہارے لئے جنت کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ (۱) جب تم میں سے کوئی بولے تو جھوٹ نہ بولے۔ (۲) جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی نہ کرے۔ (۳) جب کسی کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کرے۔ (۴) اپنی نگاہوں کو نیچی رکھو یعنی جن چیزوں کو دیکھنے سے منع کیا گیا ہے ان پر نظر نہ پڑے۔ (۵) اپنے ہاتھوں کو (ناحق مارنے وغیرہ سے) روکے رکھو۔ (۶) اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو۔ (ابویعلی، مجمع الزوائد)

﴿ 42 ﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ، وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا، وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ، وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا۔ رواه مسلم باب قبح الكذب......،رقم: ٦٦٣٧

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ سچ بولنا نیکی کے راستہ پر ڈال دیتا ہے اور نیکی جنت تک پہنچا دیتی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ کے یہاں صدیق (بہت سچا) لکھ دیا جاتا ہے۔ اور بلاشبہ جھوٹ برائی کے

راستے پر ڈال دیتا ہے اور برائی اس کو دوزخ تک پہنچا دیتی ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اسے کذاب (بہت جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔ (مسلم)

﴿ 43 ﴾ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔ رواہ مسلم، باب النهی عن الحديث بكل ماسمع، رقم:٧

حضرت حفص بن عاصم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اسے (بغیر تحقیق) کے بیان کردے۔ (مسلم)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ کسی سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے بیان کرنا بھی ایک درجہ کا جھوٹ ہے جس کی وجہ سے لوگوں کا اس آدمی پر سے اعتماد اٹھ جاتا ہے۔

﴿ 44 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔ رواہ ابوداؤد، باب التشديد في الكذب، رقم: ٤٩٩٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے گنہگار ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے بیان کرے۔ (ابوداؤد)

﴿ 45 ﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اَثْنٰى رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِيْكَ. ثَلاَثًا. مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: اَحْسِبُ فُلاَنًا وَاللهُ حَسِيْبُهُ، وَلَا اُزَكِّيْ عَلَى اللهِ اَحَدًا، اِنْ كَانَ يَعْلَمُ۔

رواہ البخاری، باب ماجاء فی قول الرجل ويلك، رقم: ٦١٦٢

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے دوسرے آدمی کی تعریف کی (اور جس کی تعریف کی جارہی تھی وہ بھی وہاں موجود تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افسوس ہے تم پر، تم نے تو اپنے بھائی کی گردن توڑ دی۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی (پھر فرمایا کہ) اگر تم میں سے کوئی شخص کسی کی تعریف کرنا ہی ضروری سمجھے اور اس کو یقین بھی ہو کہ وہ اچھا آدمی ہے پھر بھی یوں کہے کہ فلاں آدمی کو میں اچھا

سمجھتا ہوں، اللہ تعالیٰ ہی اس کا حساب لینے والے ہیں (اور وہی اس کو حقیقت میں جاننے والے ہیں کہ اچھا ہے یا برا) میں تو اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کی تعریف یقین کے ساتھ نہیں کرتا۔ (بخاری)

﴿ 46 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ، وَاِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ اَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا، ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ: يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ۔ رواه البخاری،باب ستر المؤمن علی نفسه،رقم: ٦٠٦٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری ساری امت معافی کے قابل ہے سوائے اُن لوگوں کے جو کھلّم کھلاّ گناہ کرنے والے ہوں گے۔ اور کھلم کھلا گناہ کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ آدمی رات میں کوئی برا کام کرے اور پھر صبح کو باوجود اس بات کے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈال دیا (اسے لوگوں پر ظاہر نہ ہونے دیا) وہ کہے فلانے! میں نے گذشتہ رات فلاں فلاں (غلط) کام کیا تھا۔ حالانکہ اس نے رات اس طرح گزاری تھی کہ اس کے رب نے اس کی پردہ پوشی کردی تھی اور یہ صبح کو وہ پردہ ہٹا رہا ہے جو (رات) اللہ تعالیٰ نے اس پر ڈال دیا تھا۔ (بخاری)

﴿ 47 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ: هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ۔ رواه مسلم،باب النهی عن قول هلك الناس،رقم:٦٦٨٣

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ لوگ تباہ ہو گئے تو وہ شخص ان میں سب سے زیادہ تباہ ہونے والا ہے (کیونکہ یہ کہنے والا دوسروں کو حقیر سمجھنے کی وجہ سے تکبّر کے گناہ میں مبتلا ہے)۔ (مسلم)

﴿ 48 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: تُوُفِّیَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ يَعْنِیْ رَجُلًا: اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَوَ لَا تَدْرِیْ، فَلَعَلَّهٗ تَكَلَّمَ فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهٗ۔ رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب حديث من حسن اسلام المرء......رقم: ٢٣١٦

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ میں سے ایک شخص کا انتقال ہو گیا تو ایک

دوسرے شخص نے (مرحوم کو مخاطب کر کے) کہا: تمہیں جنت کی بشارت ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے ارشاد فرمایا: یہ بات تم کس طرح کہہ رہے ہو جبکہ حقیقتِ حال کا تمہیں علم نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس شخص نے کوئی ایسی بات کہی ہو جو بے فائدہ ہو یا کسی ایسی چیز میں بخل کیا ہو جو دیئے جانے کے باوجود کم نہیں ہوتی (مثلاً علم کا سکھانا یا کوئی چیز عاریۃً دینا یا اللہ تعالیٰ کی مرضیات میں مال کا خرچ کرنا کہ یہ علم اور مال کو کم نہیں کرتا) (ترمذی)

فائدہ: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ کسی کے جنتی ہونے کا حکم لگانے کی جرأت نہیں کرنی چاہئے البتہ اعمال صالحہ کی وجہ سے امید رکھنی چاہیے۔

﴿ 49 ﴾ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: كَانَ شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ سَفَرٍ فَنَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ لِغُلَامِهِ: ائْتِنَا بِالسُّفْرَةِ نَعْبَثْ بِهَا، فَاَنْكَرْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا تَكَلَّمْتُ بِكَلِمَةٍ مُنْذُ اَسْلَمْتُ اِلَّا وَاَنَا اُخْطِمُهَا وَاُزَمُّهَا غَيْرَ كَلِمَتِيْ هٰذِهٖ فَلَا تَحْفَظُوْهَا عَلَيَّ وَاحْفَظُوْا مَا اَقُوْلُ لَكُمْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِذَا كَنَزَ النَّاسُ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ فَاكْنِزُوْا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ، وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَاَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَاَسْئَلُكَ حُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَاَسْئَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا، وَاَسْئَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا، وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. رواه احمد ۳۳۸/۲۸

حضرت حسان بن عطیہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ ایک سفر میں تھے۔ ایک جگہ پڑاؤ ڈالا اور اپنے غلام سے کہا: دسترخوان لاؤ تا کہ کچھ شغل رہے۔ (حضرت حسانؒ فرماتے ہیں) میرے لئے ان کی یہ بات عجیب تھی پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: میں جب سے مسلمان ہوا ہوں جو بات بھی میں نے کہی ہمیشہ سوچ سمجھ کر کہی (بس آج چوک ہوگئی) اس بات کو یاد نہ رکھنا بلکہ اب جو میں تم سے کہوں گا اسے یاد رکھنا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لوگ جب سونے اور چاندی کا خزانہ جمع کرنے لگ جائیں تو تم ان کلمات کو خزانہ بنالینا یعنی انہیں کثرت سے پڑھتے رہنا: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ، وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَاَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَاَسْئَلُكَ حُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَاَسْئَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا، وَاَسْئَلُكَ

لِسَانًا صَادِقًا، وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ."

ترجمہ : یااللہ میں آپ سے ہر کام میں ثابت قدمی اور رشد و ہدایت پر پختگی مانگتا ہوں اور آپ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق مانگتا ہوں اور آپ کی اچھی طرح عبادت کرنے کی توفیق مانگتا ہوں اور آپ سے (کفر و شرک سے) پاک دل کا سوال کرتا ہوں اور آپ سے سچی زبان کا سوال کرتا ہوں اور آپ کے علم میں جتنی خیر ہے اسے مانگتا ہوں اور آپ کے علم میں جتنے شر ہیں اُن سے پناہ مانگتا ہوں اور میرے جتنے گناہوں کو آپ جانتے ہیں میں آپ سے ان تمام گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں۔ بیشک آپ ہی غیب کی تمام باتوں کو جاننے والے ہیں۔

(مسند احمد)

مراجع

اتحاف السادة لمحمد بن محمد الزبيدى	دار الفكر، بيروت
ارشادالسارى لشرح البخارى للقسطلانى المتوفى سنة ٩٢٣ھ	داراحياء التراث العربى بيروت
الاستيعاب لابن عبدالبر	داراحياء التراث العربى
الاصابة للعسقلانى المتوفى سنة ٨٥٢ھ	داراحياء التراث العربى
اقامة الحجة لعبد الحى الكهنوى المتوفى سنة ١٣٠٣ھ	الفاروق الحديثة، القاهرة
انجاح الحاجة للمجددى المتوفى سنة ١٢٩٥ھ	قدیمی کتب خانہ، کراچی
البداية والنهاية لابن كثير المتوفى سنة ٧٧٤ھ	دار الحديث، القاهرة
بذل المجهود فى حل ابى داؤد للسهارنفورى المتوفى سنة ١٣٤٦ھ	معہد الخلیل، کراچی
بیان القرآن مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ	میر محمد کتب خانہ
ترجمہ مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ	انجمن خدام الدین، لاہور
ترجمان السنۃ، مولانا بدر عالم میرٹھی رحمہ اللہ	ادارہ اسلامیات، لاہور
ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین ومولانا فتح خاں جالندھری رحمہ اللہ	تاج کمپنی کراچی
الترغيب والترهيب للمنذرى المتوفى سنة ٦٥٦ھ	داراحياء التراث العربى
تفسيرعثمانى مولانا شبير احمد عثمانى رحمه الله	مطبع الملك فهد
تفسير القرآن العظيم لابن كثير المتوفى سنة ٧٧٤ھ	دار المعرفة بيروت
التفسير الكبير للرازى	دار الكتب العلمية بيروت
تقريب التهذيب لابن حجر العسقلانى المتوفى سنة ٨٥٢ھ	دار الرشيد، سوريه
تكملة فتح الملهم مولانا محمد تقى عثمانى	مكتبه دار العلوم كراچى
تنزيه الشريعة المرفوعة للكنانى المتوفى سنة ٩٦٣ھ	دار الكتب العلمية
تهذيب الاسماء واللغات للنووى المتوفى سنة ٦٧٦ھ	دار الكتب العلمية
تهذيب الكمال فى اسماء الرجال للمزى المتوفى سنة ٧٤٢ھ	دار الفكر
جامع الاحاديث للسيوطى المتوفى سنة ٩١١ھ	دار الفكر

(ب)

جامع الاصول لإبن اثير الجزرى المتوفى ٦٠٦ھ	دارالفکر
جامع بیان العلم وفضله لابن عبدالبر	دارالکتب العلمیة
الجامع الصحیح للترمذي المتوفى ٢٧٩ھ	دارالباز، المکة المکرمة
الجامع الصغیر للسیوطی المتوفى ٩١١ھ	دارالفکر
جامع العلوم والحکم لابن الفرج	دارالعلوم الحدیثة، بیروت
حلیة الاولیاء لابی نعیم المتوفى ٤٣٠ھ	دارالفکر
الدرر المنتثرة للسیوطی المتوفى ٩١١ھ	دارالفکر
ذخیرة الحفاظ للحافظ محمد ابن طاهر المتوفى ٥٠٧ھ	دارالسلف،ریاض
الرائد لجبران مسعود	دارالعلم للملایین، بیروت
الروض الانف، للسهیلی المتوفى ٥٨١ھ	داراحیاء التراث العربی
سنن الدارمی المتوفى ٢٥٥ھ	قدیمی کتب خانه
السنن الکبری للبیهقی المتوفى ٤٥٨ھ	دار المعرفة
شرح سنن ابی داؤد للعینی المتوفى ٨٥٥ھ	مکتبة الرشد الریاض
شرح السنة للبغوی المتوفى ٥١٦ھ	المکتب الاسلامی بیروت
شرح السنوسی للامام محمد سنوسی المتوفى ٨٩٥ھ	مکتبه دار الباز
شرح الطیبی علی مشکاة المصابیح للطیبی المتوفى ٧٤٣ھ	ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة کراچی
الشذرة فی الاحادیث المشتهرة لابن طولون المتوفى ٩٥٣ھ	دارالکتب العلمیة
شعب الایمان للبیهقی المتوفى ٤٥٨ھ	دار الکتب العلمیة
الشمائل المحمدیة للترمذی المتوفى ٢٧٩ھ	مکتبة نزار مصطفی الباز المکة المکرمة
صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان المتوفى ٧٣٩ھ	مؤسسة الرسالة،بیروت
صحیح ابن خزیمه المتوفى ٣١١ھ	المکتب الاسلامی

(ج)

صحیح البخاری بشرح الکرمانی للبخاری	داراحیاء التراث العربی
صحیح مسلم بشرح النووی المتوفی ٦٧٦ھ	داراحیاء التراث العربی
عارضة الاحوزی بشرح الترمذی لابن العربی المتوفی ٥٤٣ھ	دارالکتب العلمیة
العلل المتناهیة فی الاحادیث الواهیة لابن الجوزی	دارالکتب العلمیة
عمدة القاری شرح البخاری للعینی المتوفی ٨٥٥ھ	مکتبه مدینه، لاهور
عمل الیوم واللیلة لابن السنی المتوفی ٣٦٤ھ	مکتبة الشیخ، کراچی
عمل الیوم واللیلة للنسائی المتوفی ٣٠٣ھ	مؤسسة الرسالة
عون المعبود لابی الطیب مع شرح ابن قیم	دارالفکر
غریب الحدیث لابن الجوزی المتوفی ٥٩٧ھ	دارالکتب العلمیة
فتح الباری بشرح البخاری لابن حجر العسقلانی	مکتبة حلبی، بمصر
الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی	داراحیاء التراث العربی
فیض القدیر شرح جامع الصغیر للمناوی المتوفی ١٠٣١ھ	دارالباز
قواعد فی علوم الحدیث مولانا ظفر احمد عثمانی المتوفی ١٣٩٤ھ	شرکة العبیکان للنشر الریاض
الکاشف للذهبی المتوفی ٧٤٨ھ	المکتبة التجاریة، مکة
کتاب الموضوعات لابن الجوزی المتوفی ٥٩٧ھ	محمد سعید اینڈسنز، کراچی
کشف الخفاء للعجلونی المتوفی ١١٦٢ھ	دار احیاء التراث العربی
کشف الرحمان، مولانا احمد سعید دہلوی رحمہ اللہ	مکتبہ رشیدیہ، کراچی
لسان العرب لجمال الدین المتوفی ٧١١ھ	داربیروت للطباعة والنشر
لسان المیزان فی اسماء الرجال لابن حجر	ادارة تالیفات اشرفیه، ملتان
اللآلی المصنوعة فی الاحادیث الموضوعة للسیوطی	دارالکتب العلمیة
مجمع بحار الانوار للشیخ محمد طاهر المتوفی ٩٨٦ھ	مکتبة دارالایمان المدینه المنوره
مجمع البحرین فی زوائد المعجمین للهیثمی	مکتبة الرشد، ریاض

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للهیثمی المتوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر
مختار الصحاح لابی بکر الرازی	المرکز العربی للثقافة بیروت
مختصر سنن ابی داؤد للمنذری المتوفی ۶۵۶ھ	المکتبة الاثریة باکستان
مرقاة المفاتیح لملا علی قاری المتوفی ۱۱۱۱ھ	مکتبہ امدادیہ ملتان
المستدرک علی الصحیحین للحاکم المتوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفة
مسند ابی یعلی الموصلی المتوفی ۳۰۷ھ	دار القبلة، جده
مسند الامام احمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر
مسند الامام احمد بن حنبلؒ المتوفی ۲۴۱ھ	موسته الرسالة
المسند الجامع لجماعة من العلماء	دار الجیل بیروت
مسند الشافعی المتوفی ۲۰۴ھ	دار الکتب العلمیة
مشکاة المصابیح للخطیب التبریزی المتوفی ۷۳۷ھ	المکتب الاسلامی بیروت
مشکاة المصابیح للخطیب التبریزی	قدیمی کتب خانہ کراچی
مصابیح السنة للبغوی المتوفی ۵۱۶ھ	دار المعرفة بیروت
مصباح الزجاجة لابی بکر الکنانی المتوفی ۸۴۰ھ	الجنان للطباعة والنشر بیروت
مصنّف ابن ابی شیبه المتوفی ۲۳۵ھ	ادارة القرآن، کراچی
المصنّف لعبد الرزاق المتوفی ۲۱۱ھ	المکتب الاسلامی
المطالب العالیة بزوائِد المسانید الثمانیة للعسقلانی	دار الباز
مظاهر حق	دار الاشاعت
معارف السنن للشیخ البنوری المتوفی ۱۳۹۷ھ	المکتبة البنوریة، کراچی
معجم البلدان لعبد الله البغدادی المتوفی ۶۲۶ھ	دار احیاء التراث العربی
المعجم الکبیر للطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ	ادارة القرآن، کراچی
المعجم الوسیط لجماعة من المتقدمین	دفتر نشر فرهنگ اسلامی ایران

(ل)

مفتاح كنوز السنة لمحمد فؤاد الباقی	سهیل اکیڈمی، لاهور
المقاصد الحسنة للسخاوی المتوفی ۹۰۲ھ	دارالباز للنشروالتوزيع
المنجد فی اللغة للویس معلوف	دارالمشرق،بیروت
موسوعة الاحادیث والآثار الضعیفة لجماعة من العلماء	مکتبة المعارف للنشر والتوزیع
موسوعة الحدیث الشریف للکتب الستة	دارالسلام،ریاض
الموضوعات الکبری لملاعلی قاری المتوفی ۱۱۱۱ھ	المکتبة الاثریة
موطأ الإمام مالک المتوفی ۱۷۹ھ	نور محمد، کراچی
میزان الاعتدال فی نقد الرجال للذهبی المتوفی ۷۴۸ھ	المکتبة الاثریة
النهایة لابن الجزری المتوفی ۶۰۶ھ	اسماعیلیان،ایران
الوابل الصیب لابن قیم الجوزیة المتوفی ۷۵۱ھ	مکتبة دارالبیان،دمشق

ISBN 81-7101-052-0

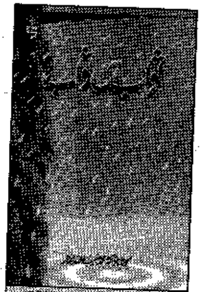

ISBN 81-7101-351-1

ISBN 81-7101-301-5

ISBN 81-7101-384-8

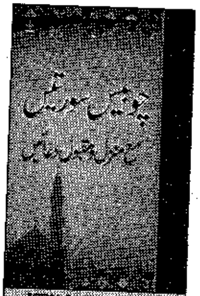

ISBN 81-7101-245-4

ISBN 81-7101-430-5

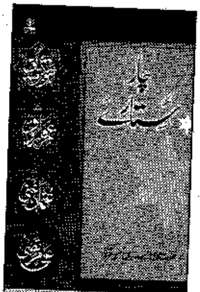

ISBN 81-7101-037-7

ISBN 81-7101-379-1

ISBN 81-7101-302-3

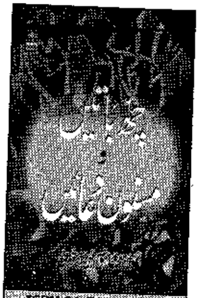

ISBN 81-7101-092-X

ISBN 81-7101-093-8

ISBN 81-7101-034-2

ISBN 81-7101-055-5

ISBN 81-7101-364-3

ISBN 81-7101-094-6

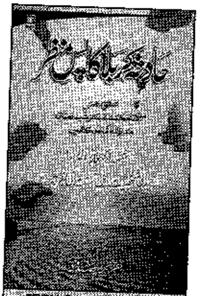

ISBN 81-7101-386-4